# Provincial Assembly of West Pakistan

## Debates

5th June, 1968.
8th Rabi-ul-Awwal, 1388 A.H.

Vol. VII—No. 26

OFFICIAL REPORT

26-X-71

CONTENTS

*Wednesday, the 5th June, 1968* — Page

Recitation from the Holy Qur'an ... ... ... 6799
Starred Questions and Answers .. ... ... 6800
Answers to Starred Questions laid on the Table ... ... 6846
Adjournment Motions—
*Demolition without notice of a house in Clifton Colony, Lahore by the Lahore Improvement Trust.* ... ... ... 6865
*Execution of four persons under the sentence of death passed by some Maliks of Darra Adam Khel.* ... ... ... 6866
*Failure of Govt. to maintain supply of drinking water to Govt. Girls High School, Chauburji Gardens Estate, Lahore.* ... 6867
Private Member's Business—
Resolutions—
*re: levy of Rice Cess for building better roads, schools and dispensaries in the rice growing areas of West Pakistan.* ... 6868

Printed by Western Printers, Lahore

# PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

## SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

---

Wednesday, the 5th June, 1968.

چہار شنبہ ۸ - ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

---

*The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K , in the Chair.*

---

*Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ
يَّصَّدَّقُوْا ۚ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ
عَذَابًا عَظِيْمًا ۝

(پ ۵ - س ۴ - ع ۱۱ - آیات ۹۲ تا ۹۳)

اور کسی مومن کو شایاں نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کر دے مگر غلطی سے اور جو غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کر دے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور دوسرے مقتول کے وارثوں کو خوں بہا دے۔ ہاں اگر معاف کر دیں تو ان کو اختیار ہے پس اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیئے اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جنکے اور تمہارے درمیان صلح کا معاہدہ ہو تو مقتول کے وارثوں کو خوں بہا دینا چاہیئے اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے یہ (کفارہ) اللہ کی طرف سے قبول توبہ کے لئے ہے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور جو شخص مسلمان کو قصداً کرے گا۔ اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ جلے گا۔ اور اللہ کا اس پر غضب ہوگا۔ اور اس کی لعنت ہوگی۔ اور ایسے شخص کے لئے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

## STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

**Mr. Speaker :** Now the Question Hour. Mr. Hamza.

### DECISION OF INDUSTRIAL COURT, LAHORE ABOUT EMPLOYEE'S UNION OF NATIONAL BANK OF PAKISTAN, LAHORE

***10470 Mr. Hamza :** Will the Minister for Labour be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Industrial Court at Lahore has decided that the employees' Union of National Bank of Pakistan, Lahore cannot get a remedy from the said Court as their services have been declared essential;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the remedy Government intend to make available to the employees of the said Bank to get their grievances redressed?

**Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din) :** (a) Yes.

The Industrial Court (Northern Zone) at Lahore has held that in view of the National Bank of Pakistan having been declared as an Essential Service under the Essential Services (Maintenance) Act, 1952, the Industrial Court cannot take cognizance of the industrial disputes filed with it after issuance of the failure certificate by the Conciliation Officer. The Conciliation Officer also cannot initiate conciliation proceedings and issue failure certificate in case of failure.

(b) The D. L. W. in exercise of the powers conferred on him under Section 6 of the Essential Services (Maintenance) Act, 1952 made recommendation on the wages and other conditions of services of the employees of the National Bank of Pakistan to the Central Government.

It has been learnt, of late, that a bi-lateral agreement has been reached between the management and the employees, according to which the Bank has agreed to pay special allowance to its employees from Ist January 1968 and the total financial impact would be Rs. 21 lakh per annum.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر محنت صاحب مجھے یہ بتا سکتے ہیں ۔ کہ بے قراری میں جن لوگوں کو قرار دیا جائے یا بقول آپ کے وہ اس ملازمت سے تعلق رکھنے والے نہ ہوں وہ صنعتی عدالت کے روبرو پیش ہو سکتے ہیں ۔ یا وہ اپنے مقدمات صنعتی عدالت میں لے جا سکتے ہیں یا مصالحتی افسر ان کے درمیان مفاہمت کرا سکتا ہے ۔ اگر ان میں تنازعہ ہوتا ہے تو اس کو رفع کرنے کا یا حل کرنے کا کیا طریقہ کار تجویز فرمایا ہے ؟

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ ایسے تنازعات کے سلسلہ میں قانون (برقراری) لازمی خدمات ۱۹۵۲ء کی دفعہ ۶ کے تحت محکمہ محنت کے افسران کی وساطت سے عام طور پر متنازعہ معاملات کے بارے میں فریقین کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اگر ان کے درمیان سمجھوتہ نہ ہو تو دونوں فریقین کی آرا اور ان کے مطالبات کے بارے میں غور و خوض کرنے کے بعد ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر اپنا ایک خیال مرتب کرتے ہیں اور وہ سفارشات کی صورت میں اس کو مرکزی حکومت کے پاس بھیج دیتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ایسی ملازمتوں کے بارے میں جو تنازعات کے فیصلے کا طریقہ کار جس کا ذکر ابھی آپ نے کیا ہے محض انتظامی ہے عدالتی نہیں ہے ۔ اگر محض انتظامی ہے تو کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نے عدالتی طریقہ کار کو کیوں پسند نہیں کیا ؟

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ ظاہر ہے کہ یہ انتظامی طریقہ کار ہے اور اس قانون کے تحت یہ طریق کار مناسب سمجھا گیا ہے لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ طریق کار موثر نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ نادرست ہے ۔ اوشنل بنک کا کیس اس بات کی بین مثال ہے کہ مغربی پاکستان کے

محکمہ محنت کی سفارشات مرکزی حکومت کو بھیجی گئیں پہلی بار ان سفارشات کو نامنظور کر دیا گیا لیکن ہماری کوششوں سے اور ان کو دوبارہ یاد دہانی کرانے سے اور معاملات کی نوعیت کی بھر سے وضاحت کرنے سے انہوں نے ہم سے اتفاق کیا اور نیشنل بنک کے مالکان اور منتظمین کو اس بات پر آمادہ کیا گیا اور انہوں نے اپنے ملازمین کے ساتھ براہ راست سمجھوتے پر دستخط کر دیئے جیسا کہ جواب میں دیا گیا ہے کہ ان کا سمجھوتہ ہو گیا تھا اور اس سمجھوتے کے تحت تقریباً ۲ ، لاکھ روپیہ سالانہ انہیں اپنے ملازمین کو دینا پڑتا ہے۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ نیشنل بنک کے ملازمین کو اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال کرنی پڑی اور اس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ؟

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انہوں نے ہڑتال کی جس ہڑتال کو غیر قانونی قرار دیا گیا تھا لیکن اس ضمن میں جو تمام کوششیں کی گئیں وہ ہڑتال کے بعد کی گئیں اور محکمہ محنت کی کوشش سے ہی ملازمین اور بنک کے منتظمین کے درمیان سمجھوتہ عمل میں لایا گیا تھا ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آپ نے ان کے لئے کوئی قانونی راستہ نہیں چھوڑا تھا اس لئے انہوں نے مجبوراً بقول آپ کے ہڑتال کی ؟

وزیر محنت ۔ مجھے حمزہ صاحب کے اس خیال کے ساتھ اتفاق نہیں ہے ۔

*۱۰۴۷۷ - **مسٹر گل حمید خان** - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے قبضے میں کل کتنی بسیں ہیں اور ان میں ان کی تعداد کتنی ہے (اول) جو کار آمد ہیں (دوئم) اچھی حالت میں ہیں اور (سوئم) بالکل ناکارہ ہیں -

(ب) ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو کل کتنی آمدنی ہوئی ، کتنے اخراجات برداشت کرنے پڑے اور کس قدر منافع ہوا ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** (خان محمد اقبال خان جدون) : (الف) مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی تحویل میں ۱,۸۷۶ بسیں تھیں ، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے -

(i) کار آمد بسیں ۱,۲۳۶

(ii) اچھی حالت میں ۸۴۸

(iii) قطعی بے کار بسیں ۶۴۰

(ب) ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی آمدنی ۷,۱۷,۲۴,۷۷۷ روپے، خرچ ۷,۰۵,۵۱,۸۱۹ روپے اور منافع ۱۱,۷۲,۹۵۸ روپے ہوا -

نوٹ:-(i) ۱,۸۶۷ بسیں جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے - ان میں ۸۴ غیر مسافر بردار گاڑیاں شامل نہیں ہیں - سوال نمبر ۸۴۸۴ میں کل تعداد ۱,۹۶۰ دکھائی گئی تھیں - جن میں ۸۴ غیر مسافر بردار گاڑیاں شامل تھیں -

(ii) جو بسیں اچھی حالت میں دکھائی گئی ہیں وہ اپنی میعاد کے پانچویں سال میں چل رہی ہیں اور یہ ۱۲۳۶ بسوں میں شامل ہیں ۔

(iii) جو بسیں بالکل بیکار دکھائی گئی ہیں وہ یا تو مرمت کے لئے یا فروخت کرنے کے لئے ہیں اور ان میں ۲۷۱ بسیں وہ ہیں جو اپنی چلنے کی مدت پوری کر چکی ہیں ۔

**میاں محمد شفیع** ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جو ۱,۲۳۶ بسیں کارآمد ہیں وہ کس ماڈل کی ہیں اور وہ کس روٹ پر چل سکتی ہیں ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ جناب سپیکر ۔ جو گاڑیاں بیکار بتائی گئی ہیں ان میں سے جواب کے حصہ "ب" کے جزو (سوم) میں ۲۷۱ بسیں اپنی چلنے کی مدت پوری کر چکی ہیں ۔

**میاں محمد شفیع** ۔ ان کے چلنے کی مدت کتنی ہوتی ہے ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ سات سال سے زائد ہے ۔

**میاں محمد شفیع** ۔ بقایا گاڑیوں کے متعلق کیا ہے ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ باقی میجر مرمت کے لئے ورکشاپ میں پڑی ہیں ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب والا ۔ میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو خرچ دکھایا گیا ہے اس میں بسوں کی خرید بھی شامل ہے ۔ یا بسوں کی خرید اس سے علاوہ ہے ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ بسوں کی خرید بھی اس میں شامل ہے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ جناب والا ۔ انہوں نے غلط جواب دیا ہے ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتا سکتے ہیں کہ ان کی مدت ختم ہو گئی ہے اور دوسرے ان کے چلنے کی مدت کتنی ہوتی ہے ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ جناب والا ۔ جو بسیں ڈسٹرکٹ روٹ پر چلائی جاتی ہیں ان کے چلنے کی میعاد ۷ سال ہوتی ہے جو ڈبل ڈیکر بسیں ہوتی ہیں ان کی میعاد ۱۲ سال ہوتی ہے ۔

**میاں محمد شفیع** ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ۷۷۷ ، ۲۴ ، ۱۷ ، ۷ روپیہ میں بسوں کی خرید بھی شامل ہے ۔ ان کی دیکھ بھال پر کتنا خرچ آیا ہے اور بقایا اخراجات کیا ہیں اور اس میں بسوں کی قیمت کتنی ہے ؟

**Mr. Speaker :** The Member should give a fresh notice.

**Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) :** The statement with regard to the cost of buses included in the expenditure is subject to verification. I am not able to say whether it is correct or incorrect. It may not be correct. If you will kindly allow us we will make a statement on it during the course of the day.

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا بھی اس سلسلہ میں ضمنی سوال تھا ۔ وزیر صاحب اردو میں جواب دیں ۔

**وزیر قانون** ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جو پیسے خرچ کے بتائے گئے ہیں اس میں شاید بسوں کی قیمت شامل نہ ہو ۔ میں اس وقت یہ نہیں کہہ سکتا کہ خرچ اس میں شامل ہے یا نہیں ہے اس لئے میں نے

سپیکر صاحب سے عرض کیا تھا کہ اگر آپ فرمائیں تو وقفہ سوالات کے آخر میں میں اس کے متعلق ایک بیان دے دوں گا تاکہ ہاؤس کو صحیح اطلاع مل سکے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ جناب والا ۔ میں نے جلدی جلدی حساب لگایا ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کے کل سرمائے پر ان کو صرف ڈیڑھ فیصد منافع ہوتا ہے ۔ اس حقیقت کے پیش نظر کیا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ ان کا یہ کاروبار صحیح طریقے پر چل رہا ہے ؟

**Minister for Law** : Sir, I will make a submission. Actually of late, there has been increase in the expenditure on account of several reasons, for instance, the price of petrol has increased by 25 paisas per gallon ; there is Defence Surcharge on fuel, oils and lubricants. There has also been an increase in the cost of spare parts and general stores besides the increase in the salaries and wages and other allowances and honorarias. There has also been an increase in the provision for building insurance expenditure, etc. Therefore, during the year 1966-67, the expenditure rose by Rs. 61,44,842. Naturally on account thereof, there is less profit and this is something which cannot be helped. We are, however, trying our best to run it as economically as possible.

**ملک محمد اسلم خان** ۔ جناب والا ۔ انہوں نے گیارہ لاکھ بہتر ہزار نو سو اٹھاون روپے کا منافع ۱۹۶۶ء میں ظاہر کیا ہے جبکہ انکے پاس بسوں کی کل تعداد ۱۲۳۶ تھی ۔ اس حساب سے فی بس نو ہزار روپے سالانہ منافع بنتا ہے یعنی چھبیس روپے فی بس روزانہ منافع ہوا ہے ۔ کیا حکومت ان کی اس کارکردگی سے خوش ہے ۔

**وزیر قانون** ۔ جناب والا ۔ حکومت اس کی اس کارکردگی سے اس لئے خوش ہے کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں ۔ اس کا اندازہ

آپ کو اس بات سے بھی ہوگا کہ گزشتہ بیس سالوں میں روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے کرایوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا جبکہ اس کے برعکس ریلوے اور پی - آئی - اے کے کرایوں میں کئی مرتبہ اضافہ کیا گیا ہے - اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی عوام کی زیادہ خدمت کر رہی ہے -

**میاں محمد شفیع** - جناب والا - جناب وزیر موصوف نے ابھی ابھی فرمایا تھا کہ ان کا خرچ بہت زیادہ ہے لیکن جس قدر sale ان کی ہوتی ہے اگر کسی دوسری پرائیویٹ کمپنی کی ہوتی تو اس پر پندرہ فیصد منافع کے حساب سے انکم ٹیکس لگتا جس صورت میں ان کے ادارے نقصان اٹھاتے - تو کیا آپ اس کی پڑتال کرنے کے لئے تیار ہیں کہ آپ کا یہ منافع کم کیوں ہے -

**وزیر قانون** - جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ جن حالات میں روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کام کر رہی ہے اس کے پیش نظر یہ منافع کافی ہے -

**ملک محمد اسلم خان** - جناب والا - جناب وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ پچھلے سات سالوں میں ریلوے اور پی - آئی - اے - کے کرایوں میں کئی بار اضافہ کیا گیا ہے - تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے کرائے نجی ٹرانسپورٹ کے کرایوں سے کم ہیں یا زیادہ -

**Mr. Speaker :** The Member should give a fresh notice for that.

---

## SETTING UP OF A HIGH POWERED COMMITTEE TO EXAMINE DEMANDS OF ROAD TRANSPORT WORKERS, AND OPERATORS

***10861. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Government have appointed a High Powered Committee under the Chairmanship of Member, Board of Revenue to examine the demands of the road transport workers and operators;

(b) whether it is a fact that on 2nd October, 1967 the said Committee held its meeting and heard various representatives of the transport workers and operators;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether the Committee has submitted its recommendations; if so, the nature of recommendations made by the Committee and the action taken by Government thereon?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) Yes. (b) Yes.

(c) A summary of recommendations made by the Committee to Government is given in the Appendix.* They are being submitted to Governor for final orders and action on them will be taken in the light of his orders.

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ بورڈ آف ریونیو کے ممبر نے کچھ سفارشات کی تھیں اور ان میں سفارش نمبر ۸ تازہ روٹ پرمٹ دینے کے بارے میں ہے اس پر حکومت نے کیا عمل کیا ہے ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ ان کی سفارشات کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے اور امید ہے کہ جلد ہی ان کو implement کیا جائے گا ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب سپیکر ۔ ان سفارشات کو تو آٹھ مہینے گزر چکے ہیں اور یہ اب بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ ان سفارشات کی روشنی میں عمل درآمد ہوگا ۔ آپ نے تو اس کو ابھی تک اسے متعلقہ افسران کے پاس بھیجا ہی نہیں ہے اس لئے پہلے آپ ان کے پاس بھیجیں گے

---

* *Please see Appendix I at the end.*

پھر اس پر غور ہو گا اور اس کے بعد اس پر عمل درآمد کیا جائے گا ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس پر سال دو سال میں عمل درآمد کیا جائے گا ۔

**وزیر قانون** (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) ۔ یہ ایسا نہیں ہے بلکہ اور محکموں کا بھی اس میں دخل ہے ۔ کمیٹی کی سفارشات محکمہ امور داخلہ کو بھیجی گئی ہیں تاکہ وہ اپنا نقطۂ نظر بیان کرکے حکم صادر کریں ۔ یہ سفارشات بیس مارچ ۱۹۶۸ء کو منظور کر لی گئی ہیں ۔ اب ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اس کی جانچ پڑتال کر رہا ہے اور امید ہے کہ جلد از جلد اس پر اقدام کئے جائیں گے ۔

**ملک محمد اسلم خان** ۔ جناب والا ۔ صفحہ نمبر ۶ پر نمبر شمار نمبر ۲۳ پر انہوں نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آتی شاید وزیر قانون کچھ سمجھا سکیں کہ یہ بچے غیر قانونی ہیں یا یہ نشستیں غیر قانونی ہیں ۔

**Minister of Law :** Sir, this requires clarification.

**خواجہ محمد صفدر** ۔ جناب والا ۔ دراصل بات یہ ہے کہ آج کل بسوں میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ بچوں کے لئے کوئی علیحدہ نشست نہیں دی جائے گی اور بس کنڈیکٹر اصرار کرتے ہیں کہ سواریاں بچوں کو گود میں بٹھائیں ۔ تو ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ غلط طریقہ ہے اور اس کی ممانعت کر دی جائے ۔

**وزیر قانون** ۔ بچوں کے لئے بھی انتظام کر دیا جائے گا ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب وزیر قانون نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ اس کمیٹی

کی سفارشات حکومت نے مارچ ۱۹۶۸ء کو منظور کر لی تھیں تو سفارش نمبر ۱۰ کی ذیلی سفارش نمبر ۲ میں یہ لکھا ہے کہ

"Subletting of route permits be curbed by restricting issue of route permits to such vehicles which are exclusively owned and possessed by grantee."

میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس پر کیا عمل کیا ہے۔

**وزیر قانون** ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ سفارشات منظور کر لی گئی ہیں اور اب ٹرانسپورٹ کے محکمے والے اس کی جانچ پڑتال کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اب جلد ہی اس کو implement کیا جائے گا۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ جناب والا ۔ ان سفارشات کے نمبر شمار نمبر ۲۶ پر ایک سفارش یہ ہے کہ "West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963. (1) It should continue". اس کے متعلق یہ سفارش تو ہے لیکن جیسا کہ میں نے گزشتہ اجلاس اسمبلی میں بھی عرض کیا تھا کہ وزراء صاحبان اس بس سٹینڈ کی حالت زار بھی دیکھیں اور جناب وزیر قانون نے مجھے فرمایا تھا کہ وہ مجھے اپنے ہمراہ لیکر وہاں جائیں گے ۔ لیکن وہ ابھی تک نہیں گئے ۔ البتہ میں جاتا رہتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ ابھی تک اس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور اب تو بارش کا موسم بھی آنے والا ہے اگر اس وقت اس میں کوئی چھوٹا موٹا بچہ گر گیا تو اس بس سٹینڈ کے کیچڑ میں گم ہو جائے گا ۔ یعنی اب اس کی یہ حالت ہو گئی ہے اور اس سے پچھلے سال اور اس سے بھی پچھلے

سال اس کی یہی حالت تھی ۔ کیا جناب وزیر قانون اس کے متعلق غور فرمائیں گے ؟

**وزیر قانون** ۔ خواجہ صاحب کو یاد ہو گا کہ ہم نے اس پر بارہا گفتگو کی ہے ۔ میں نے حکام سے معلوم کیا ہے اور میری معلومات کے مطابق اب وہاں پر وہ مشکلات نہیں ہیں جن کا ذکر خواجہ صاحب نے فرمایا تھا اور میرا خیال ہے کہ خواجہ صاحب بھی مطمئن ہو گئے تھے کیونکہ اس کے بعد انہوں نے مجھے کوئی شکایت نہیں کی اور وہ اسی لئے کہ اب وہاں وہ حالت نہیں ہے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ میں تو اب بھی پندرہ دن ہوئے وہاں سے ہو کر آیا ہوں ۔

**وزیر قانون** ۔ اگر خواجہ صاحب کا کہنا یہ ہے کہ اب بھی وہاں پر ویسی ہی حالت ہے تو میں ان کو وہاں لے جانے کے لئے تیار ہوں ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ اگر اجازت ہو تو اس سلسلے میں میں بھی کچھ عرض کروں ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ ضرور ارشاد فرمائیے ۔ You are most welcome, Sir.

**مسٹر سپیکر** ۔ اسکی یہ صورت ہے کہ جنرل بس سٹینڈ کے متعلق امپروومنٹ ٹرسٹ گوجرانوالہ اور میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ کے درمیان کافی دیر سے جھگڑا چل رہا تھا کہ جو زمین ہے وہ میونسپل کمیٹی کو منتقل کیجائے یا نہ کیجائے۔ وٹو صاحب نے ان کی ایک میٹنگ بلائی تھی اور ان کی صدارت میں ان کا آپس میں تصفیہ ہو گیا ہے اور امپروومنٹ ٹرسٹ نے میونسپل کمیٹی کو وہ زمین منتقل کرلی منظور کر لی ہے اور شرائط بھی طے ہو چکی ہیں اب اس کا

نقشہ Consultant Architect کے پاس تیار ہو رہا ہے اور وہ اس پر کارروائی کر رہے ہیں ۔ اور خیال ہے کہ جونہی یہ نقشہ تیار ہو جائے گا میونسپل کمیٹی تعمیر کا کام شروع کر دے گی ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ شکریہ ۔

---

*۱۰۸۷۴ ۔ **ملک محمد اختر** ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل ڈویژنل کونسل سرگودھا نے ایک قرار داد منظور کی تھی جس میں حکومت سے سفارش کی گئی تھی کہ سرگودھا ڈویژن کے لئے ایک خود مختار ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی قائم کی جائے ۔ اگر ایسا ہو تو حکومت نے اس قرارداد پر کیا کارروائی کی ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** (خان محمد اقبال خان جدون) ۔ جی ہاں ۔ سرگودھا ڈویژنل کونسل نے ایک قرار داد اپنے اجلاس منعقدہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۷ء کو منظور کی تھی کہ سرگودھا کے لئے علیحدہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی قائم کی جائے ۔ لیکن گورنمنٹ نے مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے اس قرارداد سے اتفاق رائے نہیں کیا ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ کیا اس طرح وہ لوگ جو کہ سرگودھا ڈویژن میں رہتے ہیں کی حق تلفی نہیں ہوتی کیونکہ آر ۔ ٹی ۔ اے کے لاہور میں ہونے سے جناب گورنر صاحب لوگوں کو یہیں روٹ پرمٹ دینے کیلئے احکامات دے دیتے ہیں جسکی وجہ سے سرگودھا ڈویژن والے پیچھے رہ جاتے ہیں ۔

**وزیر قانون** ۔ یہ صحیح نہیں ہے ۔

**ملک محمد اسلم خان** ۔ سوال کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ اس

وقت اجازت نہیں دی گئی تھی کہ ایک نئی آر - ٹی - اے سرگودھا میں بنائی جائے - لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اب سرگودھا میں ایک نئی آر - ٹی - اے بن چکی ہے جس کے متعلق ہمیں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے نہیں بتایا -

**پارلیمنٹری سیکرٹری** - یہ درست ہے کہ اب سرگودھا کے لئے آر-ٹی-اے بن چکی ہے -

**مسٹر حمزہ** - پھر آئندہ گورنر صاحب کی اجازت کے بغیر روٹ پرمٹ مل جائیں گے ؟

**Mr. Speaer :** Disallowed.

**وزیر خوراک** - آپ درخواست دیں تو پھر دیکھیں گے اور آپ کی درخواست پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا -

**ملک محمد اسلم خان** - یہ جناب والا - آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ آج جو پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب دیا ہے وہ درست نہیں تھا - اب دوبارہ جو میرے سپلیمنٹری پر جواب دیا ہے - وہ درست ہے پہلے جو انہوں نے جواب دیا ہے اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ آر-ٹی-اے سرگودھا میں نئی نئی بنی ہے - تو کیا آپ انہیں اس بات کی تنبیہ کریں گے کہ latest جو جواب ہے - وہ ایوان میں پیش کیا کریں -

**مسٹر سپیکر** - بہر حال صورت حال آپ پر واضح کر دی گئی ہے -

---

## DISTRIBUTION OF WHEAT AND ATTA IN LAHORE

***11017. Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister for Food be pleased to state :—

(a) the dates on which atta and wheat were de-rationed in Lahore after Independence;

(b) the total population of Lahore at the time of de-rationing ;

(c) the quantity of atta or wheat as was consumed per month during the rationing period in Lahore, alongwith rate per maund at which it was supplied ;

(d) the quantity of wheat or atta being distributed in Lahore now-a-days and at what rate ;

(e) whether there is a scheme to re-introduce the rationing of wheat or atta in Lahore ; if so, when and at what rate ?

**Parliamentary Secretary** (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Rationing of atta and wheat was discontinued in Lahore in February, 1950.

(b) About 9 lacs.

(c) About 4150 bags of atta daily at the issue rate of Rs. 13 per maund.

(d) About 6500 bags of atta daily at the issue rate of Rs. 18.75 per maund.

(e) No.

**میاں محمد شفیع** - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ جب لاہور کی آبادی ۹ لاکھ تھی تو ۴۵۰ بوری آٹا سپلائی کیا گیا اور اب کہ ۲۰ اور ۲۵ لاکھ کے درمیان آبادی ہے - تو کیا اس تناسب سے آٹا کم نہیں ہے ؟

**وزیر خوراک** (ملک خدا بخش) - آبادی کے لحاظ سے تو آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہو گا کہ آج کل ہم جتنا آٹا سپلائی کرتے ہیں وہ تو لے آئیے - مگر بہر حال آبادی کے لحاظ سے زیادہ بھی ضرورت ہو تو ہمارے

پاس کوئی کمی نہیں ہے ہم آٹا دینے کو تیار ہیں آپ آٹے کو کیوں نہیں اٹھاتے دیسی گندم کی وجہ سے دیسی گندم کو ترجیح دیتے ہیں ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب نے جواب دیا ہے کہ لوگ ہم سے آٹا نہیں لیتے ۔ کیا اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ آٹا پہلے ۱۳ روپے من تھا اور اب ۱۸٫۷۵ روپے من ہے ۔ گرانی کی وجہ سے نہیں لیتے ؟

**وزیر خوراک** ۔ حاجی صاحب اگر ملاحظہ کیا جائے ۔ تو اس لحاظ سے ۱۸٫۷۵ روپے گراں نہیں ہے ۔ اور بفضل تعالیٰ ہمارے ملک میں جو آٹے کی قیمت ہے دوسرے ممالک سے بہت کم ہے ۔ اور میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں ۔ آگے بھی شاید میں نے عرض کیا تھا کہ اس وقت ہمارے ہمسایہ ملک یعنی ہندوستان میں ۴۰ روپے من گندم ہے ۔ اس لئے آپ کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ یہاں پر فصل اچھی ہوئی ہے اور حالات بہتر ہو رہے ہیں ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں اس کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں کہ آٹے کی قیمت تو بڑھ گئی ہے لیکن درجہ سوم اور چہارم کے ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ نہیں کیا گیا ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ Next question

---

## RICE PROCURED AND SUPPLIED TO RATION DEPOTS

***11059. Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(a) the total quantity of rice of all qualities procured in West Pakistan during 1965, 1966 and 1967;

(b) the quantity of rice of all qualities supplied to Ration Depots

for distribution in West Pakistan in 1966 and 1967 and proposed to be supplied in 1968;

(c) the quantity of rice reserved at present for export ?

**Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :**

| | | Tons |
|---|---|---|
| | (a) 1965 | 3,70,831 |
| | 1966 | 3,75,653 |
| | 1967 | 3,35,378 |
| (b) 1966 | | 21,022 |
| 1967 | | 16,583 |

1968 Releases of rice during the year 1968 cannot at this stage be accurately estimated. A quantity of 861 tons was released upto the 30th April, 1968.

(c) Export is the subject of the Central Government.

**پیر علی گوہر چشتی** - کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جو چاول غیر ممالک کو بھیجا جاتا ہے تو اس سے حاصل شدہ آمدنی کا کچھ حصہ کاشتکاروں کو بونس کے طور پر دیا جائے گا ؟

**وزیر خوراک (ملک خدا بخش)** - جناب والا - آمدنی کے متعلق آپ کو سن کر خوشی ہو گی کہ تقریباً ۲۲ اور ۲۵ کروڑ کے درمیان اس سے زر مبادلہ کمایا جا رہا ہے اور علاوہ اس کے کہ سات اور ۱۵ کروڑ کے قریب مشرقی پاکستان کو چاول بھیجا جا رہا ہے اب سوال رہا یہ کہ ان سے کاشتکاروں کو کچھ ملتا ہے یا نہیں - تو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر سکتا ہوں کہ تقریباً ۱۰ کروڑ روپے کی subsidy fertilizer کی صورت میں دی جاتی ہے - وہ بھی کاشتکاروں کے فائدے کے لئے ہوتی ہے اور تقریباً تین کروڑ

روپے کی جراثیم کش ادویات subsidy pesticide کی صورت میں دی جاتی ہے وہ بھی کاشتکاروں کے فائدے کے لئے ہوتی ہیں اور تقریباً دو تین کروڑ روپے کے قریب subsidy مشینری کی قیمت پر دی جاتی ہے وہ بھی کاشتکاروں کے فائدے کے لئے ہوتی ہے حکومت اس بات کے لئے تیار نہیں کہ ایک چیز سے جو آمدنی حاصل ہو اس کے لئے صرف کر دی جائے ۔ یہ پھر مشکل ہو جاتا ہے ۔

**چودھری محمد ادریس** ۔ مثلاً جناب والا ۔ آپ ملک کی مختلف categories کے producers کو مراعات دیتے ہیں مثلاً کمرشل producers کو جو export کرتا ہے ۔ اس کو بونس وغیرہ ملتا ہے تو اس category کو آپ کیوں deprive کرتے ہیں ؟

**وزیر خوراک** ۔ جناب والا ۔ یہ export کا مسئلہ جو سنٹرل گورنمنٹ کے متعلق ہے ۔ میں اس کے متعلق کیا عرض کر سکتا ہوں لیکن یہ سوال تو ان کے کسی بھائی کو ادھر کرنا چاہئے تھا ۔ مگر بہر حال یہ گورنمنٹ کی ایک پالیسی ہے کہ جو پرائمری products ہیں مثلاً کپاس ، پٹ سن گندم چاول اگر ان پر بونس ووچر دے دیا جائے تو International Monetary Fund اس کو devaluation قرار دے دیگا اور اس لحاظ سے پھر ہمیں devaluation کرنا پڑتا ہے ۔ ان حالات کی بنا پر جو میں عرض کر رہا ہوں شاید نہیں دیا جا رہا ۔ مگر مناسب یہ ہو گا ، کہ اس سوال کو متعلقہ ایوان میں دریافت کیا جائے ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب آخر میں کہا گیا ہے کہ ۳۰ اپریل ۶۸ء تک آٹھ سو ٹن چاول تقسیم کیا گیا تھا ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس سے پہلے جو وزن دکھایا گیا ہے وہ من ہے یا ٹن ۔ اور (الف) اور (ب) میں جو جواب دیا گیا ہے وہ من ہے یا ٹن ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ ٹن ہے ۔ جو ۲۷ من اور کچھ سیر کا ہوتا ہے ۔ من اور ٹن میں یہ فرق ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میرے سوال کے حصہ (الف) اور (ب) میں جو وزن دکھایا گیا ہے وہ وزن منوں میں ہے یا ٹنوں میں ۔

وزیر خوراک ۔ وہ ٹنوں کا وزن ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ نے ۱۹۶۶ء میں ۳۳۳۶۳۱ ٹن باہر بھیجے ہیں اور یہاں ۳۱۰۲۲ ٹن رکھا ہے ۔ باہر اور یہاں کے لئے گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے ۔

وزیر خوراک ۔ جناب حاجی صاحب کس اعداد و شمار کی بھول بھلیاں میں الجھ گئے ہیں ۔ دراصل بات یہ ہے کہ سوال یہ تھا کہ حکومت نے کتنا چاول حاصل کیا ہے میں نے اس کا جواب دے دیا ہے تو پھر باہر جانے کا اور اندر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کچھ اس میں سے گیا ہو گا مشرقی پاکستان اور کچھ باہر ۔ تو اس لحاظ سے ۔ ۔ ۔ ۔

**Mr. Speaker :** Next question.

---

## ROUTE PERMITS GRANTED BY REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY LAHORE IN JANUARY 1968

***11249. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state the names of the parties and their addresses to whom Route Permits were granted by the Regional Transport Authority Lahore in its meeting held on 17th, 18th and 27th January, 1968 ?

**Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) :**

The names of the parties alongwith their addresses to whom route permits were granted by the Regional Transport Authority, Lahore in its meeting held on the 17th, 18th and 27th January, 1968 are given in the enclosed statement.*

**Malik Muhammad Akhtar :** Is the Parliamentary Secretary in a position to give the names of the political persons who are the owners of the concerns given in the list ?

**Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) :** These are not given on political considerations.

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ یہ اس سال کی سب سے بڑی غلط بیانی شمار کی جا سکتی ہے ۔

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ جناب سپیکر ۔ اگر یہ اس سال کی سب سے بڑی غلط بیانی تصور کی جاتی تو میرے خیال میں درست یہ ہوتا کہ سب سے پہلے حمزہ صاحب کو خوش کرنے کے لئے روٹ پرمٹ دے دیا جاتا ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری مجھے بتا سکتے ہیں کہ اتنی تعداد میں جو روٹ پرمٹ جاری کئے گئے اس سے پہلے ان تمام علاقوں میں جہاں بسیں نہیں چلتیں آپ نے کوئی باقاعدہ سروے کیا ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ جی ہاں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا تھا کہ سیاسی وجوہات کی بناء پر یہ روٹ پرمٹ نہیں دئیے گئے ۔ اگر دیئے جاتے تو لازماً میرا بھی اس میں کچھ نہ کچھ حصہ پڑ جاتا ۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ اگر میں درخواست دوں تو آپ اس کے ساتھ ساتھ مجھے بے ضمیر بننے پر مجبور تو نہیں کریں گے ؟

---

*Please see Appendix II at the end.*

**Mr. Speaker** : Disallowed.

---

## SUPPLY OF WHEAT AND RICE TO THE PEOPLE OF THAR SUB-DIVISION OF THARPARKAR DISTRICT

*11288. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(a) the population of such areas of Thar Sub-Division of Tharparkar District where the movement of rice and wheat is restricted ;

(b) the monthly quantity of wheat supplied to the shopkeepers of the said area since the year 1962 to be issued to individuals on permits;

(c) whether it is a fact that the quantity mentioned in (b) above was insufficient for the requirements of the population of the said area; if so, the steps Government is intending to take in this respect ?

**Parliamentary Secretary** (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 376,000.

(b) Movement permits for foodgrains are issued under orders of the Deputy Commissioner. No monthly quotas are fixed, but transport permits are issued to the dealers of this area by the Mukhatiarkar of the taluka concerned in accordance with the local requirements. Permits for the following quantities were issued during the year 1962 to 1967 :—

| | | Maunds |
|---|---|---|
| 1962 | ... | 53,320 |
| 1963 | ... | 33,070 |
| 1964 | ... | 10,856 |
| 1965 | . | 19,532 |
| 1966 | ... | 42,500 |
| 1967 | ... | 78,228 |

(c) The quantity mentioned in reply to (b) was adequate to meet the requirements of the population of this area.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ جواب کے حصہ (ج) میں درج کیا گیا ہے ۔

"یہ مقدار اس علاقہ کی آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی تھی"

میں پوچھتا ہوں کہ تین لاکھ چھیاسٹھ ہزار آدمیوں کے لئے ۷۸،۲۸۸ من گیارہ سیر فی کس سال میں بنتا ہے ۔ آپ کس طرح سے اس کو پورا سمجھتے ہیں ؟ حالانکہ وہ تھر کا علاقہ ہے جہاں آبادی نہیں ہوتی ۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ آپ نے صحیح فرمایا ہے کہ تھر کا علاقہ ہے ۔ اس میں باجرہ ۔ جوار اور دیگر بارانی فصلات کافی مقدار میں ہوتی ہیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ فرق ہے ۔ تفاوت ہے اس میں ۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ جب فصلات اچھی ہو جاتی ہیں تو پھر کم بھیجنا پڑتا ہے ۔ جب فصلات اچھی نہ ہوں تو پھر زیادہ بھیجنا پڑتا ہے ۔ اور اس دفعہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا باجرہ اتنا اچھا ہو گیا ہے کہ ہمارا خیال ہے کہ ان کے پاس دو سال کے لئے خوراک ہے ۔ جہاں تک گندم کا سوال ہے ۔ یہ ان کی خوراک نہیں ہے ۔ یہ ان کے لئے بنیادی خوراک نہیں ہے ۔ بلکہ یہ ان کو دی جاتی ہے ان حالات میں جب کہ ان کے پاس توڑا ہو گیا ہو ۔ ان حالات میں، ان کی اپنی خوراک اور ان کی اپنی جو پیداوار ہوتی ہے ۔ اس کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے تو گیارہ سیر کی تو بات نہیں ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس جواب سے آپ مطمئن ہیں کہ یہ اس علاقہ کی آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہے ؟

وزیر زراعت و خوراک ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ غیر مطمئن ہیں ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں غیر مطمئن ہوں ۔ اسی لئے تو پوچھا تھا ۔

وزیر زراعت و خوراک ۔ آپ مجھ سے ملیں ۔ بیٹھ کے بات کریں گے ۔ اگر وہاں تکلیف ہے تو میرا فرض ہے کہ اس کو دور کروں ۔ ممکن ہے مجھے صحیح اطلاع نہ ہو ۔

---

CREATION OF JOB OPPORTUNITIES FOR THE HOLDERS OF VARIOUS DEGEES AND DIPLOMAS

*11299. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Labour be pleased to state :—

(a) whether the Government is aware of the fact that there is acute unemployment among the educated classes all over West Pakistan ;

(b) if reply to (a) above be in the affirmative, the steps taken or intended to be taken by the Government to solve this problem ;

(c) whether the Labour Department maintains lists of persons who have passed Matric, F.A., B.A., B.Sc., B.Sc. (Engineering) M.Sc., M.A., B.A., B.Ed., F.A.C.T., S.V., J.V., and Diploma in Civil Eegineering Examination during 1958 to 1968 ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, the number of persons out of that who have not been provided with jobs ;

(e) in case such list is not maintained, reasons therefor ?

**Parliamentary Secretary** (Mian Miraj Din) : (a) Yes.

(b) The Government counselling and guidance services have been provided at Karachi to impart guidance to such educated persons as need it. It is also hoped to extend such guiding service at other places according to the availability of funds.

(c) No.

(d) Does not arise.

(e) Registration with Employment Exchanges is only voluntary.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جواب کے جزو (الف) میں فرمایا ہے "جی ہاں" ۔ یعنی وہ تسلیم کرتے ہیں کہ بے روزگاری بہت زیادہ ہے ۔ اور لکھے پڑھے لوگ دھکے کھاتے پھر رہے ہیں ۔ کیا یہ درست نہیں کہ بے روزگاروں میں دیہاتیوں کی تعداد زیادہ ہے ؟

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ اس بارے میں صحیح طور پر نہیں کہہ سکتا کہ دیہاتیوں کی تعداد زیادہ ہے یا شہریوں کی تعداد زیادہ ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کیا وزیر محنت اس بات پر غور فرمائیں گے کہ ہمارے پاس اپنے صوبہ میں تمام پڑھے لکھے بے روزگار آدمیوں کی پوری فہرست ہونی چاہئے جس میں ان کے ناموں کے ساتھ ان کی qualifications بھی درج ہوں ۔ کیا یہ ضروری نہیں ہے تاکہ ہم معلوم کر سکیں کہ کس قدر لوگ بے روزگار ہیں ؟

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ یہ سوال سوالات کی گذشتہ باری پر بھی پوچھا گیا تھا ۔ اس سے قبل پچھلے سیشن میں بھی اس سوال کو دہرایا گیا تھا ۔ اور اس بارے میں تفصیل سے میں جواب دے چکا

ہوں ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ سوال بار بار کیوں دھرایا جا رہا ہے ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اب پھر عرض کرتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے بے روزگاری کے دفاتر صوبہ بھر میں تمام بڑے شہروں میں کھولے گئے ہیں اور ان کا مقصد صرف یہی ہے کہ تمام بے روزگار اشخاص خواہ وہ پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ ہوں ، وہ اپنا نام وہاں رجسٹر میں درج کرائیں ۔ پھر جونہی ان دفاتر میں یہ اطلاعات فراہم کی جاتی ہیں بعض اداروں کی طرف سے کہ یہاں اس قسم کی اسامیاں خالی ہیں تو ان اسامیوں کی نوعیت کے مطابق ان امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق ملازمتیں حاصل کر سکتے ہیں ۔ لیکن جناب والا ۔ یہ خیال کہ صوبہ بھر میں تمام تعلیم یافتہ اشخاص کے ناموں کی لازمی طور پر رجسٹریشن کرائی جائے ، مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے ۔ میں اس سے قبل بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ مسئلہ ایک انتہائی دقیق مسئلہ ہے اور اہم بھی ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ اس مشق پر جس قدر بے پناہ اخراجات ہوں گے ، ان کے مقابلہ میں ہمیں اس سے جتنا فائدہ ہو سکے گا ، حکومت کے finances اس کے متحمل نہیں ہو سکتے ۔

دوسرے جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ عام طور پر جو تعلیم یافتہ اشخاص بے روزگاری کا شکار ہو رہے ہیں ، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ زیادہ تر طلباء آرٹس کے مضامین کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔ صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ ۔ ۔ ۔ ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ سیدھا سوال ہے کہ اعداد و شمار اکٹھے کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں ؟ آپ اس کا جواب دیں ۔

**وزیر محنت** ۔ یہ تو جناب والا ۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ

ہمارے خیال میں لازمی طور پر تعلیم یافتہ افراد کے اعداد و شمار کو اکٹھا کرنا مفید نہیں ۔

**ملک معراج خالد** ۔ کیا وزیر موصوف اس تجویز سے اتفاق فرمائیں گے کہ ایک آسان طریقہ اختیار کیا جائے ۔ وہ یہ کہ جتنے تعلیم یافتہ افراد مختلف محکموں میں ملازم ہیں یا دوسری جگہوں میں ملازم ہیں ۔ ان کی ایک فہرست تیار کر لی جائے ۔ جو اس فہرست سے باہر ہوں ۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں سے تعلیم یافتہ اشخاص کی ایک علیحدہ فہرست تیار کر لی جائے ۔ پہلی فہرست باروزگار اشخاص کی، فہرست شمار کی جائے کہ وہ روزگار پر ہیں اور باقی تمام بے روزگار ہیں ۔ اس سے سروے کا کام آسان تر ہو جائے گا ۔

**Mr. Speaer :** That is a suggestion for action.

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ کراچی میں Counselling and Guidance Services قائم کی گئی ہیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ services کہاں پر ہیں ؟ ان کا طریق کار کیا ہے ؟ ان کا دفتر کہاں ہے ؟ میں نے تو کراچی میں ایسا آفس کہیں نہیں دیکھا جس کا نام Counselling and Guidance Services ہو ۔

**وزیر محنت** ۔ جناب والا ۔ یہ صرف ابھی تجرباتی دور میں سے گزر رہا ہے ۔ اس وقت پندرہ سکولوں میں اس قسم کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔ جہاں حکومت کی طرف سے متعین افسران ان سکولوں میں طلباء کا ذہنی طور پر جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کون سے مضامین کی طرف زیادہ رجوع رکھتے ہیں یا مائل ہیں ۔ اور کون سے پیشوں سے زیادہ رغبت رکھتے ہیں ۔ اس کے مطابق وہ انفرادی طور پر طلباء کے بارے میں اپنی رائے قائم کرتے ہیں اور ان کے والدین سے بھی رابطہ قائم کرتے ہیں اور ان کے مستقبل کے لئے جو

پیشہ یا روزگار وہ مفید سمجھتے ہیں ۔ اس سے ان کو مطلع کیا جاتا ہے ۔

**رانا پھول محمد خان** ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر صاحب مجھے بتائیں گے کہ آیا اس کا صحیح حل یہ نہیں ہو گا کہ زیادہ تر بے روزگار لکھے پڑھے دیہات میں ہیں اگر حکومت اس قسم کا حکم جاری کرے کہ خالی اسامیوں پر ۸۵ فیصد دیہاتیوں کو لگا دیا جائے اور شہر کے لکھے پڑھے افراد کو پرائیویٹ فرموں میں جگہہ دی جائے تو کیا اس سے بے روزگاری ختم نہیں ہو سکتی ؟

**وزیر محنت** ۔ یہ سوال میرے محکمہ سے متعلق نہیں اس لئے میں جواب نہیں دے سکتا ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ اس قسم کی منصوبہ بندی کے لئے اپنی افرادی قوت کا صحیح جائزہ لینا انتہائی ضروری ہے ۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ؟

**وزیر محنت** ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ نہایت ضروری اور اہم مسئلہ ہے اس کا صرف جائزہ لینے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک ہم مؤثر طور پر اس کا سدباب کرنے کے لئے حل تلاش نہ کر لیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب وزیر محنت نے بتایا ہے کہ یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ محکمہ محنت کا اہم فریضہ ہے کہ وہ افراد جو بے روزگار ہیں اور بے روزگاری جب خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے حکومت باقاعدہ اور باضابطہ صحیح اعداد و شمار اکٹھا کرے ۔ اگر اکٹھا نہیں کر رہی تو کیا یہ مجرمانہ غفلت نہیں ؟

**وزیر محنت** ۔ جناب والا ۔ حال ہی میں مرکزی حکومت کی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ man powers services کی کمیٹی مقرر کی جائے ۔ جو ان تمام امور کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ ارسال کرے گی ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ میرے ایک ضمنی سوال کے جواب میں وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ افسر مقرر کئے ہیں جو بچوں کی رہنمائی کریں گے کہ وہ آگے کون سی تعلیم حاصل کر سکیں گے ۔ یہ افسر ان بچوں سے پوچھتے ہیں جو آٹھویں جماعت سے نویں میں جاتے ہیں کہ آپ کیا subjects لیں گے تاکہ ان کا رجحان دیکھ کر آگے ان کی تعلیم کا بندوبست ہو سکے ۔ جیسا کہ جواب میں لکھا ہے ۔

> "The Government counselling and guidance services have been provided at Karachi to impart guidance to such educated persons as need it."

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہاں جو لوگ تعلیم یافتہ ہیں ان کی رہنمائی کے لئے ادارہ قائم کیا گیا ہے میں نے پوچھا تھا کہ وہ ادارہ کہاں ہے اور جواب میں وہ یہ کہتے ہیں کہ قائم نہیں تو پھر وہ ادارہ تو نہ ہوا ۔

**وزیر محنت** ۔ سکولوں میں قائم نہیں ۔ یہ ایک علیحدہ ادارہ ہے ۔ تمام افسران جب سکولوں میں معائنہ کرنے کے لئے جاتے ہیں تو ٹیچروں اور طلبا سے گفتگو کرتے ہیں بچوں سے پوچھتے ہیں ۔ ان کے والدین سے رابطہ قائم کرتے ہیں ان کے بچوں کے بارے میں اور بچوں کے interest کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں ۔ پھر ان معلومات کی بناء پر وہ اپنی رپورٹ مرتب کرتے ہیں جو بچوں کے والدین کو دی جاتی ہے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ آیا

ایسا ادارہ قائم ہے جو تعلیم یافتہ لوگوں کی جن کو ملازمت نہ ملتی ہو رہنمائی کرتا ہے ۔ لیکن سکولوں میں جا کر جو بچوں کی رہنمائی کرتے ہیں وہ تو آئندہ کے لئے ہے ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ ماسوائے سکولوں کے اس کا علیحدہ کوئی انتظام نہیں ؟

**وزیر محنت** ۔ جی نہیں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ تو پھر یہ جواب صحیح نہیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ مرکزی حکومت کے احکامات کے تحت افرادی قوت کی سروے کی جا رہی ہے تو میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ اس کا فیصلہ کب ہوا اور کب تک وہ سروے مکمل کر لیں گے ؟

**وزیر محنت** ۔ میں اس کی تاریخ تو نہیں بتا سکتا ۔ یہ فیصلہ گذشتہ دو ماہ کے اندر ہوا کہ ایک man power committee قائم کی جائے جو اس بات کا جائزہ لے اور اپنی رپورٹ حکومت کو دے ۔

---

## STAGE CARRIAGE PERMITS GRANTED BY REGIONAL TRANSPORT AUTHORITY RAWALPINDI

***11314 Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state the names of companies and number of stage carriage permits along with the names of routes granted by the Regional Transport Authority Rawalpindi in its meeting held on the 13th and 15th January, 1968 ?

**Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) :** The names of companies and number of stage carriage permits along with

the names of routes granted by the Regional Transport Authority Rawalpindi in its meeting held on the 13th and 15th January, 1968 are given in a statement placed on the table of the Assembly.*

مسٹر حمزہ - کیا آپ بتائیں گے کہ جنوری کے مہینے میں روٹ پرمٹ دینے کی بھرمار جو اس فہرست سے نمودار ہوتی ہے - اس ماہ میں اتنے روٹ پرمٹ دینا کیوں پسند کیا گیا ؟

**Minister for Law :** The Regional Transport Authority, Rawalpindi, had declared open 77 routes including the district and inter-district routes. After conducting proper survey and inviting applications for the grant of permits and observing all the formalities provided by law and keeping in view the provisions of section 49, these permits were granted.

---

## ABOLITION OF POSTS OF STENOGRAPHERS AT GOVERNMENT TRANSPORT SERVICE, SUKKUR AND HYDERABAD

*11523. **Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state whether it is a fact that the posts of Stenographers at Government Transport Service, Sukkur and Hyderabad were abolished by the Road Transport Corporation after the receipt of the award of the Industrial Court fixing pay of Stenographer of Government Transport Service, Hyderabad in the pay scale of Rs. 250/ and new posts of Stenotypists were created in the lower pay scale of Rs. 150/ which both the Stenographers at Sukkur and Hyderabad were asked to accept after giving them notice for the termination of their services ; if so, reasons thereof ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : The Award of the Industrial Court fixing the minimum pay of Rs. 250/ for the Stenographer of Government Transport Service, Hyderabad was received on 30th August 1967 and implemented accordingly. The posts of Stenographers at Government Transport Service, Hyderabad and Sukkur were not abolished but down graded to that of Stenotypists in the scale

---

**Please see Appendix III at the end.*

of Rs. 150—8—190/10—300 - *vide* an order dated 16th January 1968 in the interest of economy. The incumbents of the posts of Stenographers were offered the lower posts and since then they have been working against these posts.

---

REVERTION OF MR. M.U. KHAN CONFIRMED CHIEF ACCOUNTANT IN FORMER SIND ROAD TRANSPORT BOARD

***11524. Kazi Muhammad Azam Abbasi :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state whether it is a fact that Mr. M.U. Khan who was a confirmed Chief Accountant in the former Sind Road Transport Board on the eve of Integratian and was officiating as Controller of Accounts (Director Accounts) has been reverted to the post of Accounts Officer in the scale of Rs. 750—1,500 and a deputationist from East Pakistan Railways has been appointed as Controller of Accounts ; if so, reasons thereof ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : It is correct that Mr. M.U. Khan was a confirmed Chief Accountant in the former Sind Transport Board in the scale of Rs. 460—30—700 on the eve of Integration of Boards in 1957. Much later, i.e. in June, 1961, he was appointed Deputy Chief Accounts Officer by the former West Pakistan Road Transport Board in a higher scale, viz. 600—1150. Mr. Khan was appointed Controller of Accounts in addition to his duties purely on temporary basis on two occasions in September, 1962 and in August, 1964 when the post fell vacant. In April, 1965 he was given an officiating charge of the post of Controller of Accounts until a regular appointment to the said post was made. As soon as the post of Controller of Accounts was filled in, in November, 1963 on the first occasion and in July, 1965 on the second occasion Mr. Khan was relieved of the additional/officiating charge. The post of Controller of Accounts (now Director of Accounts) in the Junior Administrative Grade carried a fixed pay of Rs. 1400/-. There was a general revision of pay scales in 1963-64 and the corresponding grade for officers of the Central Superior Service was revised to Rs. 1600-1700. The present incumbent was drawing pay in this grade with the concurrence of the Provincial

Government, and only senior officers possessing qualifications as prescribed by Government can be appointed to it. The present incumbent is a very senior officer of the Pakistan Railway Accounts Service. Mr. Khan who was in a very junior grade of pay (Rs. 460-30-700) at the time of Integration cannot claim this appointment as a matter of right.

---

GOVERNMENT TRANSPORT SERVICE IN PESHAWAR AND D I. KHAN DIVISIONS

*11572. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(a) the month-wise income of the Government Transport Service in the Peshawar and D.I. Khan Divisions since January 1966 upto date ;

(b) the number of routes within the said Division on which the Government buses were plying during the said period ;

(c) in case the monthly income from the said source has decreased during the year 1968, reasons for the same ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) Road Transport Corporation does not maintain statistics of its Services Division-wise. However, Peshawar and D.I. Khan Divisions are within the operational area of G.T.S., Peshawar. Accordingly, month-wise income of G.T.S., Peshawar since January 1966 upto date is given in Annexure 'A'.*

(b) The number of routes operated by G.T.S. Peshawar most of which cover Peshawar and D.I. Khan Divisions is shown in Annexure 'A'.*

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب جو کہ حسن اتفاق سے سابقہ صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں اور ٹرانسپورٹر بھی ہیں مجھے بتائیں

---

*Please see Appendix IV at the end.

گے کہ جنوری ۱۹۶۶ء میں جب ۹۹ روٹ پر بسیں چلتی تھیں اور ماہانہ آمدنی ۱۱۲۲۸۱۶ روپیہ تھی - اس کے مقابلہ میں دسمبر ۶۷ء جنوری ۶۸ء اور فروری ۶۸ء میں علی الترتیب ۹۱-۹۳ اور ۹۲ روٹ پر بسیں چلتی تھیں لیکن آمدنی ۸۵۳۸۳۴, ۹۸۱۵۷۶ اور ۸۸۹۵۵۸ روپیہ تھی اس کی کیا وجوہات تھیں ؟

**Minister for Law** (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : It is clear in the answer —

"The drop in the income during January to March, 1968, as compared to corresponding periods of 1966 and 1967 is mainly due to shortage of buses and grant of route permits by R.T.As. to private operators."

**مسٹر حمزہ** - آپ نے یہ فرمایا ہے کہ باقاعدہ سروے کر کے روٹ پرمٹ دیئے گئے ہیں - اور مفاد عامہ کے مطابق دیئے جا رہے ہیں - یہ اعداد و شمار جو گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس کے ہیں ان میں بسوں کی تعداد تو کافی رہی ہے لیکن آمدنی میں فرق ہے یہ جو تضاد ہے اس کی وجوہات بتائیں ؟

**Minister for Law** : Naturally, when there is competition and there are so many route permits on which so many buses are plying, the number of passengers is divided. Therefore, there is drop in income.

**حاجی سردار عطا محمد** - جواب میں آپ نے امید دلائی ہے کہ باقی مہینوں میں آمدنی بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے - یہ تو لوگوں کی مرضی پر منحصر ہے جو سواری کریں گے - آپ کس طریقہ سے آمدنی بڑھائیں گے ؟

**وزیر قانون** - ہم ان کو زیادہ سہولتیں دیں گے اور tempt کریں گے تاکہ وہ ہماری بسوں میں سفر کریں -

**مسٹر حمزہ** - جناب سپیکر - جب آپ نے مجھے پشاور میں مجلس قائمہ

میں شمولیت کے لئے بھیجا تھا تو میں نے وہاں یہ صورت حال دیکھی تھی ۔ کیا جناب وزیر قانون کو بھی یہ علم ہے کہ ڈیرہ اسمعیل خان اور پشاور ریجن میں بعض حکمرانوں کی بسیں چلتی ہیں اور ان کی بسوں اور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں میں competition ہی نہیں بلکہ حکمرانوں کی بسوں میں لوگوں کو زبردستی لیجایا جاتا ہے اور ان پر قانون کی کوئی پابندی نہیں ہے اس وجہ سے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس کی آمدنی کم ہے ۔

**وزیر قانون** ۔ یہ کہنا غلط ہے کہ حکمرانوں کی بسیں چلتی ہیں اور باقی جتنے الزامات ہیں وہ بھی غلط ہیں ۔

**راجہ غلام سرور** ۔ حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ملک میں تعداد سواریوں کی کم ہے جس سے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی گاڑیاں زیادہ تر خالی رہتی ہیں اس لئے پرائیویٹ کمپنیوں میں اضافہ نہیں ہونا چاہئے ۔ میں عرض کروں گا کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ میں زیادہ پابندیوں کی وجہ سے عوام کم سفر کرتے ہیں اور اس کے برعکس پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کمپنیوں میں کافی سہولتیں ہیں اور رعایتیں ہیں جس سے پبلک زیادہ پرائیویٹ کمپنی کی بسوں میں سفر کرنا پسند کرتی ہے اس لئے جتنا پرائیویٹ کمپنیوں کی بسوں میں اضافہ ہو گا عوام کے لئے سہولت ہو گی ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ میں نے پرائیویٹ بسوں کا ذکر نہیں کیا ہے میں نے حکمرانوں کی بسوں کا ذکر کیا ہے ۔

---

*۱۱۶۸۵ - **چودھری محمد نواز** ۔ کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائیٹیز ساہیوال (ہیڈ کوارٹر) سے یہ شکایت کی گئی تھی کہ محکمہ کوآپریشن کے کچھ انسپکٹر

اور سب انسپکٹر امیدواروں کے لئے کنویسنگ کرتے رہے ہیں
اور سنٹرل کوآپریٹو بنک ساہیوال کے ڈائرکٹروں اور
وائس چیئرمین کے الیکشن کے دوران جو ۱۴-۴-۶۸ کو منعقد ہوا
ووٹروں کو جیپوں میں لاتے رہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کیا
کارروائی کی گئی یا کرنے کا ارادہ ہے اور اگر نہیں تو اسکی
کیا وجوہات ہیں ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** (خان مکرم خان) : (الف) جیسے کہ مورخہ ۱۶-۵-۱۹۶۸ کو اس ایوان میں جواب دیا گیا تھا کہ مورخہ ۱۴-۴-۱۹۶۸ کو اسسٹنٹ رجسٹرار ساہیوال (شمالی) کو ایک زبانی شکایت بغیر کسی تفصیل کے کی گئی تھی - بہر کیف ۷-۵-۱۹۶۸ کو اسسٹنٹ رجسٹرار کو ایک تحریری شکایت موصول ہوئی تھی -

(ب) اسسٹنٹ رجسٹرار نے تحقیقات کی تھی اور اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ الزامات ثابت نہیں ہوئے -

**چودھری محمد نواز** - جناب والا - جس وقت یہ سوال پچھلی دفعہ دریافت کیا گیا تھا تو اس وقت بھی آپ کے محکمہ نے صرف اس بات پر اکتفا کیا تھا کہ یہ زبانی شکایت کی گئی ہے لیکن جب میں نے یہاں ایوان میں اصرار کیا اور آپ سے درخواست کی کہ یہ غلط ہے تو آپ نے فرمایا تھا کہ تحریری شکایت دی گئی اور ۷ مئی کو یہ شکایت ملی تھی جس کی تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ شکایت درست نہیں ہے - ایک بات تو یہ کہ یہ تاریخ جو دی ہے وہ بھی غلط ہے اور دوسرے یہ کہ تحقیقات کرنے پر

معلوم ہوا کہ یہ شکایت درست نہیں ہے یہ بھی غلط ہے تو کیا وزیر موصوف اس کی تحقیقات کرانے کا کوئی اور ذریعہ تلاش کریں گے ۔

**وزیر امداد باھمی** (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ واقعات یوں ہیں کہ پہلے زبانی طور پر شکایت کی گئی جس وقت ہمیں یہ سوال ملا ہم نے وہاں سے جواب حاصل کیا اس وقت تک صورت حال یہ تھی کہ ایک زبانی شکایت ان کے پاس موجود تھی جو اس سوال کے آنے کے بعد پیش کی گئی اس کے بعد بذریعہ رجسٹری ۷ مئی کو ان کی یہ درخواست موصول ہوئی لہذا پہلے سوال کا جو جواب دیا گیا وہ بھی غلط نہیں تھا کیوں کہ اس تاریخ تک اس افسر کے پاس تحریری شکایت پیش نہیں کی گئی تھی ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ آپ نے ۷ مئی کو جواب دیا تھا ؟

**وزیر امداد باھمی** ۔ ۷ مئی کو ہی دیا ہو گا ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ ملک صاحب آپ نے ۷ مئی کے بعد ہی جواب دیا ہو گا ۔

**وزیر امداد باھمی** ۔ جناب جواب تو اس وقت دیا ہو گا جب جواب موصول ہوا تھا ۔

**Mr. Speaker :** That may be a fortnight before that, or may be a month before that ?

**Minister for Co-operation :** No Sir, I don't think so.

**چودھری محمد نواز** ۔ ملک صاحب جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ غلط ہے میرے پاس اس کا ثبوت موجود ہے ۔

**وزیر امداد باھمی** ۔ میرے پاس بھی ایک ثبوت موجود ہے ۔

جناب والا ۔ میں عرض کروں گا اگر آپ مجھے اجازت دیں کہ چونکہ یہ ان کی اپنی درخواست ہے اس لئے یہ میرے کمرے میں آ جائیں تو میں

ان کو سمجھا دوں بجائے اس کے کہ میں کوئی ایسی ویسی بات اپنے محکمہ کے لئے کہہ دوں یا ان کو مشکل میں ڈالدوں۔

---

IMPLEMENTATION OF RESOLUTION REGARDING SETTING UP A COMMITTEE TO INVESTIGATE INTO UNEMPLOYMENT OF EDUCATED PEOPLE.

***11763. Khawaja Muhammad Safdar :** Will the Minister for Labour be pleased to state :—

(a) the steps Government have so far taken to implement the resolution passed by the Provincial Assembly of West Pakistan on the 10th of October, 1967 urging upon the Government to set up a Committee to investigate into the question of unemployment of educated people and the reasons thereof, adult education and its feasibility and technical education facilities ;

(b) in case any Committee was set up in pursuance of the said resolution of the Assembly, the details of its recommendations and if no action has been taken, reasons therefor ?

**وزیر محنت** (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ یہ سوال چونکہ محکمہ تعلیم سے متعلق تھا اس لئے یہ محکمہ تعلیم کو بھیج دیا گیا ہے اور وہ اس کا جواب مرتب کر رہے ہیں ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ کب وہاں بھیجا گیا ہے ؟

**وزیر محنت** ۔ سوال موصول ہونے کے بعد ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ جناب یہ سوال میں نے دو یا تین مہینے ہوئے کیا تھا ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ اس کا نوٹس آپ نے ۳۰ اپریل کو دیا تھا ۔

**خواجہ محمد صفدر** - تو جناب پھر بھی دو مہینے ہو گئے -

---

*۱۱۸۶۳ - **قاضی محمد اعظم عباسی** - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پرائیویٹ فیکٹری کے مالکان اور صنعتی آجر پولی ٹیکنیک گریجوایٹ تک سے الیکٹریکل سپروائزرز طور پر تصدیق نامہ اہلیت اور پرمٹ پیش کرنے پر زور دیتے ہیں اور جب تک وہ متذکرہ سرٹیفیکیٹ پیش نہ کریں وہ ملازم نہیں رکھے جاتے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس معاملے میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** (میاں معراج دین) - معلوم نہیں - حکومت کے متفرق احکامات کے تحت چند قسم کی ملازمتوں کے لئے قابلیت مقرر کی گئی ہے بطور الیکٹریکل سپروائزر بعض ملازمتوں کے لئے "تصدیق نامہ اہلیت" ضروری ہے - پولی ٹیکنیک گریجوایٹوں کے متعلق معلوم نہیں کہ انہیں الیکٹریکل سپروائزر کے تصدیق نامہ اہلیت کے امتحان سے مستثنیٰ کیا گیا ہے یا نہیں -

(ب) اس معاملے میں کوئی کارروائی کرنا ضروری تصور نہیں کیا گیا -

---

SUPPLY OF SUPERIOR QUALITY OF RICE

*11963. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister for Food be pleased to state :—

(a) the total quantity of superior quality of rice produced in West Pakistan in 1967 ;

(b) the quantity of rice out of that mentioned in (a) above, as was (i) reserved for consumption in West Pakistan and (ii) reserved for export ;

(c) the District-wise supply of rice mentioned in (b) (i) and whether the supplies were made through Government sale depots or private traders ?

**Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :** (a) About 6·66 lac tons.

(b) (i) No rice has so far been reserved for internal distribution. The entire marketable surplus is being purchased for export.

(ii) A quantity of about 1·98 lac tons is likely to be purchased for export.

(c) In view of reply to (b) above, question does not arise.

**خان اجون خان جدون** ۔ جناب والا ۔ (الف) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ بڑھیا قسم کا چاول ۱۹۶۷ء میں ۶ لاکھ ۶۶ ٹن پیدا ہوا ۔ اور جو یہ ایکسپورٹ کرنا چاہتے ہیں وہ صرف ۱ لاکھ ۹۸ ہزار ٹن ہے باقی ۴ لاکھ ۶۸ ہزار ٹن رہ جاتا ہے تو کیا باقی صوبوں کے حصوں کو مہیا کرنے کی کوئی کوشش کی گئی ہے اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

**وزیر خوراک** (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس میں ۳۳ فیصد تک تو ٹوٹا رہ جاتا ہے جو دوسرے صوبوں کے حصوں میں بھیجا جاتا ہے اس کے بعد یہ جن علاقوں میں پیدا ہوتا ہے وہاں کوئی ۲۰ لاکھ خاندان آباد ہیں اگر وہ ایک ایک بوری بھی اپنی ضرورت کے لئے اور اپنے گزارہ کے لئے رکھ لیں تو کوئی فاضل پیداوار نہیں بچتی ۔ اس

سلسلے میں ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ جو ۳۳ فیصد ٹوٹا ہے اس پر گزارہ ہو سکتا ہے اور اکثر حالات میں کچھ نہ کچھ قربانیاں دینا ہی پڑتی ہیں تاکہ اس سے زرمبادلہ کمایا جا سکے اور اس وقت ہمارا خیال تو یہی ہے کہ اچھا پلاؤ کم کھائیں اور بندوقیں زیادہ حاصل کریں ۔

**خان اجون خان جدون** ۔ جناب والا ۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ کمایا جائے لیکن میں عرض کروں گا کہ جو چاول اس ملک میں رہ جاتا ہے وہ آپ کے علم میں ہے کہ وہ بعض مقامات پر بہت زیادہ قیمت پر فروخت ہوتا ہے اور لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے تو وہ خریدتے ہیں ۔ ایسی صورت میں میں عرض کروں گا کہ جیسے کہ پہلے راشن سسٹم ہوا کرتا تھا اور ایک کوٹہ سسٹم جو مختلف ریجنوں کے لئے ہوا کرتا تھا وہ کیوں نہیں آپ شروع کر دیتے اور راشن ڈپو کے ذریعہ بھی عام لوگوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اچھے چاول اپنی ضرورت کے مطابق حاصل کر سکیں ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ جو چاول ایکسپورٹ سے اس ملک میں بچ جاتا ہے وہ راشن ڈپو کے ذریعہ لوگوں کو مہیا کیا جائے ۔

**وزیر خوراک** ۔ میں نے گزارش کی ہے کہ ۲ لاکھ ٹن کے قریب اندرون صوبہ اچھے چاول کی کھپت ہے باقی ۲ لاکھ ٹن باہر بھیجا جاتا ہے اس میں سے کچھ بیج کے لئے بھی رکھا جاتا ہے کچھ ضائع ہو جاتا ہے اور کچھ اس علاقہ میں رہ جاتا ہے جو اس کو پیدا کرتے ہیں تو ان حالات میں اس دفعہ یہ خیال کیا گیا کہ چاول راشن ڈپو کے ذریعہ سے نہ دیا جائے اور زرمبادلہ کمانے کے لئے باہر بھیجا جائے ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب وزیر خوراک نے یہ فرمایا ہے کہ ہمارے لئے دو راستے ہیں یا تو ہم پلاؤ کھائیں یا بندوقیں درآمد کریں ۔ کیا ان کے یہ علم میں ہے کہ بندوقیں تو ہمارے ملک میں بنتی ہیں لیکن یہ بھی امر واقعہ ہے کہ لپ سٹکس اور موٹر کاریں دوسرے ممالک سے سمگل ہو جاتی ہیں اور لوگ چاول سے محض پلاؤ نہیں پکاتے ۔

**Mr. Speaker :** The Member should better ask this question in the National Assembly.

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ میں جناب وزیر زراعت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ویسٹ پاکستان کے جنوبی علاقہ میں ٹوٹہ چاول ۷۰ روپے من فروخت ہو رہا ہے کیا یہ درست ہے ؟

**وزیر خوراک** ۔ میرے پاس واضح اطلاع تو نہیں ہے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ کیا جناب وزیر زراعت یہ فرمائیں گے کہ کیا ان کو یہ احساس ہے کہ اس سال ہی نہیں بلکہ گزشتہ ۵/۶ سال سے عوام حکومت کی موجودہ چاولوں کی پالیسی سے سخت پریشان ہیں ۔

**وزیر خوراک** ۔ مجھے پالیسی کے سلسلے میں ان کی پریشانی کا علم نہیں ۔ لیکن مجھے احساس ہے کہ ہم ان کو چاول مہیا نہیں کر رہے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ چاول ان کی خوراک کا ایک جزو تھا اور شادی غمی کی رسومات میں استعمال ہوتا تھا اس لئے میں چاہتا تھا کہ یہ بھی بحث ہو جائے ۔ اگر آپ مجھے کوئی مفید مشورہ دیں تو میں اس ضمن میں سوچنے کے لئے تیار ہوں کہ زرمبادلہ کمانا بہتر ہے یا ہتھیار مول لینا ۔ اس کے لئے میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور میرا خیال ہے آپ اشارے ہی سے سمجھ جائیں گے کہ زرمبادلہ کمانے کے سیاسی نتائج کتنے دور رس ہیں اور اچھے ہیں ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ ملک صاحب اشارہ ایسا ہونا چاہئے جس کو تمام ایوان سمجھے ۔ (قہقہے)

**خواجہ محمد صفدر** ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر خوراک کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ مجھے اس کا پورا احساس ہے کہ ہمارے ملک کو اور خاص کر ہمارے مغربی پاکستان کو زرمبادلہ کمانا چاہئے اور چاول ایک ایسا ذریعہ ہیں جن سے زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے اور ہم کما رہے ہیں لیکن جیسا خان جدون صاحب نے ابھی بڑا اچھا سوال کیا تھا اور جس کا جواب میرا خیال ہے تسلی بخش نہیں دیا گیا کہ جب ہم تقریباً سات لاکھ ٹن باسمتی چاول یہاں پیدا کرتے ہیں تو اس میں سے اس سال دو لاکھ ٹن کے قریب ہم procure کر رہے ہیں ۔ باقی ۵ لاکھ ٹن میں سے دو لاکھ ٹن جیسا کہ محترم وزیر خوراک نے ارشاد فرمایا ہے ٹوٹہ چاول شامل ہے ۔ باقی تین لاکھ ٹن کراچی میں ۳۰۰ روپیہ فی من اور لاہور میں ۲۰۰ روپیہ فی من فروخت ہوتا ہے علیٰ ھذالقیاس جب ہم چاول پیدا کرنے والے علاقوں سے دور ہٹتے جائیں تو چاول کی قیمت بڑھتی جاتی ہے اور یہ امر واقعہ ہے کہ ہم شادی غمی کے موقعوں پر چاول ضرور پکاتے ہیں اور یہ ہماری خوراک کا اہم جزو رہا ہے ۔ اور یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس صوبے میں چاول خوراک کا حصہ ہیں کوئی دعوت اس چیز کے بغیر نہیں ہوتی تو اندریں حالات میں پوچھتا ہوں کہ عوام کو سیدھے راستے چاول دینا مناسب نہ ہوگا بجائے اس کے کہ وہ قانون شکنی کریں اور پھر جا کر اپنی دعوتوں میں چاولوں کے پکانے کا انتظام کریں ۔ اور اپنے اور دوسروں کے لئے مصیبت کا باعث بنیں ۔ کیا اس قسم کی پالیسی سے آپ صوبے کے لوگوں کو قانون شکن نہیں بنا رہے ہیں ۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ موجودہ پابندیاں چاولوں پر سے ہٹا لی جائیں ۔ مجھے یقین ہے کہ ان کے

ہٹانے سے ہمارے زرمبادلہ کی کمائی میں فرق نہیں پڑے گا ۔ ایک بات اور کہوں گا اور دعوے سے کہوں گا اور مجھے ذاتی علم ہے کہ صوبائی حکومت ہر سال مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ یہ پابندیاں ہٹائی جائیں یہ صوبائی حکومت کی کمزوری ہے کہ وہ اپنا مطالبہ مرکزی حکومت سے منوا نہیں سکتی اور اپنی کمزوری کی وجہ سے مرکزی حکومت کے سامنے ہر سال ہتھیار ڈال دیتی ہے ۔

وزیر خوراک ۔ میں اس کی پوری ذمہ داری سے تردید کرتا ہوں کہ ان دو حکومتوں میں کسی قسم کا اختلاف ہے ۔ کچھ نہ کچھ فرق طریقہ کار کے متعلق ضرور ہوتا ہے ۔ ہماری بحث چلتی رہتی ہے لیکن یہ کہنا کہ ہم ان کے ساتھ کسی اصولی بات پر اختلاف کرتے ہیں خواجہ صاحب کی اطلاع مجھے نہایت ادب سے کہنا پڑتا ہے درست نہیں ہے ۔ دوسری بات آپ نے دو لاکھ ٹن کے بارے میں فرمائی تو جناب والا ۔ وہ بڑی مشکل سے اور بڑی محنت سے اور پوری کوشش کے بعد حکومت یہ ۲ لاکھ ٹن کے قریب حاصل کرتی ہے ۔ میں نے بار بار خواجہ صاحب کی خدمت میں اخباری دنیا کی معرفت زبانی عرض کیا ہے کہ کیا خواجہ صاحب کا یہ منشاء ہے کہ باسمتی چاول پیدا کرنے والے اضلاع سیالکوٹ ۔ شیخوپورہ ۔ گوجرانوالہ ،اور لاہور اس کی کاشت کرنے سے محروم ہو جائیں ۔ اگر ایک ایک یا دو دو بوری بھی رکھ لی جائیں تو یہ ۲ لاکھ ٹن جو ہوتا ہے باقی رہ جاتا ہے ۔ پھر خواجہ صاحب کا اعتراض قیمت کے بڑھنے کے متعلق ہے ۔ خواجہ صاحب خود ماہر معاشیات ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جتنی زیادہ پابندیاں ہوں گی قیمت بھی اسی تناسب سے بڑھتی ہے اس میں تو انہیں ہمارا ہمنوا ہونا چاہئے۔ بہر حال جو بھی میری اطلاع ہے ہوتا یوں رہا ہے کہ کچھ پرانا چاول پڑا ہے وہ لوگ استعمال کرتے ہیں ۔ پھر ہم نے اجازت دے رکھی ہے کہ

۵ میر تک چاول لے جائیں اور لے جا کر ان کو استعمال کر لیں ۔ بحث اگر کی جاتی ہے تو کاشتکار اور صارفین کے نقطہ نگاہ سے کی جاتی ہے اور میں پھر یہ ضرور کہدینا چاہتا ہوں کہ مرکزی اور صوبائی حکومت کے مابین ہم آہنگی ہے اور کوئی اختلاف نہیں ہے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ کمزور کا طاقت ور سے اختلاف نہیں ہو سکتا ۔

**وزیر خوراک** ۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس سے تو ضرور متفق ہوں گے کہ زر مبادلہ کمایا جانا زیادہ بہتر ہے اور یہ سیاسی اور اقتصادی نقطۂ نگاہ سے بہت ضروری ہے ۔ بہر حال اس میں سارے پہلو ہیں ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ میں جناب سپیکر ۔ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وقفہ سوالات ایوان کی کارروائی کا ایک بڑا اہم جزو ہے بلکہ معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ ہی یہی ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک قسم کا رجحان ہو گیا ہے کہ سوالات کے جوابات ہمارے بعض ذمہ دار حضرات کی طرف سے غلط پیش کئے جاتے ہیں ۔ غلط بیانات دیئے جاتے ہیں اور اس طرح گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔

**وزیر خوراک** ۔ میں اس بات کی پورے زور سے تردید کرتا ہوں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ وزراء حضرات اور پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان ایوان میں سوالات کے جوابات دیتے وقت بعض اوقات غلط اطلاع دیتے ہیں mislead کرتے ہیں اور side track کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اس کی ایک مثال تو یہ ہے کہ سرگودھا کی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے سلسلہ میں پہلے

یہ کہا گیا کہ وہاں کوئی ٹرانسپورٹ اتھارٹی قائم نہیں ہے ۔ جب گفتگو چلی تو معلوم ہوا کہ جواب صحیح نہیں وہاں ٹرانسپورٹ اتھارٹی قائم ہو چکی ہے ۔ دوسری مثال ۔ حمزہ صاحب کے ایک سوال کے جواب میں جناب وزیر محنت نے فرمایا کہ کراچی کے تعلیم یافتہ لوگوں کو ملازمت کے حصول میں مدد دینے کیلئے ایک Counselling and Guidance Service کا ادارہ قائم ہے ۔ جناب میں وہاں کے حالات سے واقف ہوں ۔ وہاں اس قسم کا کوئی ادارہ قائم نہیں ۔ جو تعلیم یافتہ لوگوں کی حصول ملازمت میں رہنمائی کرتا ہو ۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ آپ ان حضرات کو متنبہ کریں کہ وہ اراکین کے حق کا احترام کریں ۔ ایوان کا احترام کریں ۔ اور ایوان کو صحیح جوابات دیں جن سے لوگ mislead نہ ہوں ۔

**وزیر محنت** (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے یہ تاثر لیا ہے حالانکہ میں نے واضح طور پر کہا ہے کہ وہ ادارہ وہاں کام کر رہا ہے ۔ اور ساتھ ہی مجھے یہ سن کر افسوس ہوا کہ جناب فاروقی صاحب کو اس ادارے کے بارہ میں علم نہیں ہے ۔ انہوں نے ایک مرتبہ اپنی لا علمی کا اعتراف کرنے کے بعد پھر یہ اعتراض کرنا شروع کر دیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس سوال کا جواب بالکل درست دیا گیا ہے ۔ تمام تعلیم یافتہ افراد کے لئے یہ سہولت فراہم کی گئی ہے اور وہ اس ادارہ سے رابطہ قائم کرکے امداد حاصل کر رہے ہیں ۔ ساتھ ہی ساتھ ۵، سکولوں میں زیر تعلیم طلباء کے لئے بھی یہ ادارہ کام کر رہا ہے ۔ وہ مختلف سکولوں کا معائنہ کرتے ہیں اور طلباء اور ان کے والدین سے رابطہ قائم کرکے ان کے رجحانات کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے ہیں ۔ یہ جواب کہ ادارہ تعلیم یافتہ افراد کے لئے قائم ہے یہ بالکل درست ہے تمام تعلیم یافتہ

افراد اس ادارے سے رابطہ قائم کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاروقی صاحب میرا ذاتی تاثر یہ ہے کہ جہاں تک سوالات کا تعلق ہے ان کے جوابات یہاں مکمل طور پر دیئے جاتے ہیں ۔ تمام وزراء صاحبان اور پارلیمنٹری سیکرٹری صاحبان اس چیز کو دیکھتے ہیں کہ محکمہ کی طرف سے تمام سوالات کے جوابات بر وقت مہیا ہوں اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ سوالات کی جو فہرست شائع ہوتی ہے اکثر اس میں تمام جوابات موجود ہوتے ہیں ۔ اگر تفاصیل میں تھوڑا بہت تضاد واقع ہو جائے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ۔ آپ کا یہ تاثر ہے کہ وزراء صاحبان سوالات کے جوابات میں پوری دلچسپی نہیں لیتے مگر مجھے معلوم ہے کہ ہر روز کی فہرست میں تمام سوالات کے جوابات موجود ہوتے ہیں آپ کو ان کے مطالعہ کا موقعہ ملتا ہے اور آپ ان پر سپلیمنٹری کر سکتے ہیں ۔ (تالیاں)

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) ۔ جناب والا ۔ میں سوال نمبر ۱۰۴۷۷ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے آپ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کے میز پر رکھیں ۔

**Parliamentary Secretary (Transport):** Sir, rest of the answers are placed on the Table of the House.

**Parliamentary Secretary (Food & Agriculture):** Sir, answers to questions relating to Food Department are placed on the Table of the House.

پارلیمنٹری سیکرٹری (امداد ہاشمی) ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کے میز پر رکھتا ہوں ۔

**Minister of Labour :** Sir, I beg to lay the rest of the answers on the Table of the House.

پارلیمنٹری سیکرٹری (مواصلات) ۔ سوال نمبر ۱۰۴۷۷ کے جواب میں میں نے اخراجات کے متعلق عرض کیا تھا ۔ یہ جو سات کروڑ ۵ لاکھ ۵۱ ہزار ۸۱۹ روپے کی رقم ہے اس کے متعلق میں نے عرض کیا تھا کہ اس میں بسوں کی قیمت شامل ہے اس میں بسوں کی قیمت شامل نہیں صرف depreciation کی رقم شامل ہے ۔

---

## ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

### PRODUCTION OF SUGAR

***11964. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Minister for Food be pleased to state the number of Sugar Factories in Hyderabad Division alongwith (i) quantity of Sugar produced by each factory during the period from 1st August 1967 to 15th April 1968 ; (ii) quantity of Sugar Cane crushed by each factory during the said period ?

**Minister for Food** (Malik Khuda Bakhsh) : The requisite information is placed at the Table.

STATEMENT

| Name of Sugar Factory. | Quantity of cane crushed from 1.8.67 to 15.4.68 | Quantity of sugar produced from 1.8.67 to 15.4.68. | | |
|---|---|---|---|---|
| | | From cane | From Gur/ Shakkar/ Khandsari | Total. |
| | (Tons) | | (Tons) | |
| 1. Fauji Sugar Mills, Ltd., Tando Muhammad Khan, District Hyderabad. | 2,07,481 | 21,053 | — | 21,053 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 2. Bawany Sugar Mills, Ltd., Talhar, District Hyderabad. | 1,44,801 | 13,430 | 1,106 | 14,536 |
| 3. Mirpurkhas Sugar Mills, Ltd., Mirpurkhas, District Tharparkar. | 96,079 | 8,971 | 738 | 9,709 |
| | 4,48,361 | 43,454 | 1,844 | 45,298 |

---

PHYSICAL VERIFICATION OF STORES OF CENTRAL STORES ORGANIZATION OF ROAD TRANSPORT CORPORATION

*12008. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a physical verification of stores of Central Stores Organization of the R.T.C. was carried out on 30th June 1959 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is also a fact that on the said physical verification shortage of stores worth Rs. 16,87,321 was detected ;

(c) if answer to (b) above be in affirmative, the amount recovered so far from the officials responsible for the shortage of stores alongwith the action taken or intended to be taken against each of the said officials, and if no action has been taken, reasons therefor ?

**Parliamentery Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) Yes.

(b) Yes. There were shortages of stores worth Rs. 16,92,662 but there were excesses amounting to Rs. 15,61,158 which were adjusted against the shortages of items bearing the same or similar nomenclature. There was thus a net shortage of Rs. 1,31,504 only.

(c) An enquiry was conducted and as a result thereof two Store Keepers were dismissed from service. No amount could be recovered from the persons held responsible and shortages of Rs. 1,31,504 were written off under orders of the competent authority.

---

INSTALLING SUGAR MILL IN DISTRICT MUZAFFARGARH

*12016. **Sheikh Fazal Hussain** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that sugarcane produced in District Muzaffargarh is taken to Sukkur for preparing sugar ;

(b) whether it is a fact that Sukkur is more than 200 miles away from Muzaffargarh ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether there is any proposal to instal a Sugar Mill at Muzaffargarh ;

(d) whether it is also a fact that Sugar Mill at Leiah does not accept sugarcane produced in the area of Muzaffargarh District ?

**Minister for Food** (Malik Khuda Bakhsh) : (a) This is not in the knowledge of the Government.

(b) Yes.

(c) A party was sponsored to Pakistan Industrial Credit and Investment Corporation (PICIC) in August, 1965 for financial assistance to set up a Sugar Mill in Muzaffargarh District. Later on the party did not show any interest and the sanction was withdrawn on 1st April, 1968. Sufficient provision for setting up new Sugar Mills is still available in the Comprehensive Industrial Investment Schedule for the Third Plan Period. It is entirely upto the Private Sector to apply to the sanctioning agencies for being considered for setting up Sugar Mills.

(d) The Sugar Mills in the Province have normally to meet their requirements of cane from within their Zone Areas. There is no bar to

the Mills purchasing cane from outside their Zones after intimation to the Cane Commissioner.

---

REPAIRABLE AND CONDEMNED BUSES AT ROAD TRANSPORT CORPORATION DEPOTS

*12054. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(a) the present number of repairable and condemned buses separately at the Road Transport Corporation depots in Sukkur, Hyderabad, Multan Lahore and Peshawar ;

(b) the number of buses repaired at each of the said depots during the last 12 months ;

(c) the arrangements made to repair the Government buses in the Province and the steps taken to further improve these arrangements ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) The details are appended below :—

| Sr : No. | Name of Service | No : of Repairable buses. | No : of condemned buses. |
|---|---|---|---|
| 1. | GTS Sukkur | 33 | 9 |
| 2. | GTS Hyderabad. | 55 | 33 |
| 3. | GTS Multan. | 28 | 3 |
| 4. | LOS Lahore. | 176 | 86 |
| 5. | GTS Peshawar. | 113 | 85 |
| | Total : | 405 | 216 |

(b) No : of buses repaired at each of the said depot during the last 12 months are as under :—

| Sr : No. | Name of Service | No : of buses repaired during last 12 months. |
|---|---|---|
| 1. | GTS Sukkur. | 8890 |
| 2. | GTS Hyderabad. | 18164 |
| 3. | GTS Multan. | 1298 |
| 4. | LOS Lahore. | 5766 |
| 5. | GTS Peshawar. | 9906 |
| | Total : | 44024 |

(c) There is a chain of well equipped Workshops throughout the Province at the District Headquarters as well as their sub-offices and repairs to Government vehicles are exclusively carried out at our own Workshops. To improve the capacity, quality and output and to moderanize the workshops of Road Transport Corporation machinery worth Rs. 30,00,000/- is being purchased, but because of tight foreign exchange position, machinery will take some time to arrive. When the proposed machinery is received and installed at Road Transport Corporation Workshops the output will further improve.

---

## VERIFICATION OF STORES OF CENTRAL STORES ORGANIZATION OF THE ROAD TRANSPORT CORPORATION

*12184. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that physical verification of stores of Central Stores Organization of the R.T.C. was carried out in 1959 ;

(b) if the answer to (a) above, be in affirmative, whether it is also a

fact that on the said physical verification shortage of stores worth Rs. 10,87,321 come to light ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative (i) the amount so far recovered from the officials responsible (ii) reasons of delay in recovering the amount and (iii) action taken against the officials responsible for not recovering the said amount ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) Yes.

(b) Yes. There were shortage of stores worth Rs. 16,92,662 but there were excesses amounting to Rs. 15,61,158 which were adjusted against the shortages of items bearing the same or similar nomenclature. There was thus a net shortage of Rs. 1,31,504 only.

(c) (i) Nil.

(ii) and (iii). An enquiry was conducted and as a result thereof, two Store Keepers were dismissed from service. No amount could be recovered from the persons held responsible. According to legal opinion the filing of a Civil Suit for the recovery of shortages was not considered advisable. As recovery was not possible the net shortages amounting to Rs. 1,31,504 were written off under orders of the competent authority.

---

## BUSES FOR G.T.S. HYDERABAD, SUKKUR MULTAN, LYALLPUR, RAWALPINDI, LAHORE AND PESHAWAR

*12194. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(a) the number of buses which were to be given to G.T.S. Hyderabad, Sukkur, Multan, Lyallpur, Lahore and Peshawar during 1967-68 ;

(b) the number of buses out of those mentioned in (a) above, which have been given to each of the said regions so far ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (a) The number of buses due to Government Transport Services, Hyderabad, Sukkur, Multan, Lyallpur, Rawalpindi, Lahore and Peshawar in accordance with the provisions in the Third Plan for 1967-68 is given below :—

| Name of Service. | Single Deckers | Double Deckers |
|---|---|---|
| Hyderabad. | 84 | 4 |
| Sukkur. | 11 | — |
| Multan. | 6 | — |
| Lyallpur. | 54 | 3 |
| Rawalpindi & Islamabad. | 13 | 5 |
| Lahore. | 7 | 12 |
| Peshawar. | 89 | 3 |

(b) The number of buses out of those mentioned in (a) above which have since been supplied is given below ;—

| Name of Service. | Single Deckers. | Double Deckers. |
|---|---|---|
| Hyderabad. | 19 | 4 |
| Sukkur. | 11 | — |
| Multan. | 6 | — |
| Lyallipur. | 54 | 3 |
| Rawalpindi & Islamabad. | 13 | 5 |
| Lahore. | 7 | 12 |
| Peshawar. | 55 | 3 |

*Note* :—65 single deck buses outstanding against G.T.S., Hyderabad and 34 against G.T.S., Peshawar have already been arranged and are under body fabrication. These will be supplied within the next 4/5 months.

---

FILLING UP OF GAZETTED POSTS IN LABOUR DEPARTMENT

***12331. Mr. Hamza** : Will the Minister for Labour be pleased to state :—

(a) the names of Class I officers in the Labour Department who have been given extension in service under the latest Retirement rules after attaining the age of 55 years ;

(b) whether it is a fact that certain class II gazetted posts in the said Department have been filled in since 1962, by departmental promotions ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, whether the cases of the promotees were referred to the West Pakistan Public Service Commission for approval within the stipulated period ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether any observations were made by the Commission on any of the said cases ; if so, the copies thereof be placed on the Table of the House ?

**Minister for Labour** (Malik Allah Yar Khan) : The position in respect of the various Wings of the Labour Directorate is given below :—

**(1) Labour Welfare Wing.**

(a) Mr. A.K. Kureshi, Assistant Director.

(b) Yes.

(c) Yes.

(d) A copy of Commission's letter No. 2954—GCI—PSC/275—G, dated 17-9-1965 containing its observations about the promotion of Labour Officers is enclosed.* Proposals for promotion on the basis of regional cadres (as desired by the Commission) have been sent in Oct., 1966 but have not yet been finalised by the Commission.

**(2) Manpower and Employment Wing.**

(a) (i) Mr. N.A. Qureshi, Joint Director.

(ii) Mr. G.N. Nasir, Deputy Director.

(iii) Mr. L.A. Zaidi, Assistant Director.

(iv) Mr. Nariman Dorabji, Regional Manager

(v) Mr. G. Rasul Niazi, Regional Manager.

---

**Please see Appendix V at the end.*

(b) Yes.

(c) No.

(d) Copies of Public Service Commission's letters No. 11-G-PSC-GG2/67/12-G, dated 24-5-1967, No. 728-GG II-PSC-67/92-G, dated 3-10-1967 and No, 151-PSC-GG II-68/124-G, dated 16-4-1968, containing the observations of the Commission are enclosed.* All the cases have not yet been finally settled. The advice of S & GAD has been sought on certain recommendations of the Commission.

**(3) Technical Training Wing.**

(a) Nil.

(b) Yes.

(c) No.

(d) A copy of the Commission's letter No. 465-GG II-PSC-66/13/G, dated 24-5-1967 approving the promotions is enclosed.*

**(4) Inspectorate of Mines and Coal Mines Labour Welfare Fund Organization.**

Nil.

---

UNITED UNION OF P. W. R. WORKERS

*12344. **Major Muhammad Aslam Jan** : Will the Minister for Labour be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Railway Administration is still continuing to provide financial aid and other support in the shape of special passes and special leave and office and other accommodation to United Union of P. W. R. workers inspite of the award of the Chairman of the Industrial Court of West Pakistan, Northern Zone dated 26th June 1965,

*Please see Appendix V at the end.*

published in the Gazette of West Pakistan dated 12th September 1966, decision of the High Court of West Pakistan in Writ Petition No. 2101/65 and the decision the Registrar of Trade Unions, dated 5th January 1967 on the complaint of the P. W. R. Union dated 16th July 1965, that it is an unfair labour practice ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the steps taken by the Government against the Railway Administration and in case no steps have been taken, reasons therefor ?

**Minister for Labour (Malik Allah Yar Khan)**: (a) Yes. Special passes and special leave to restricted number of trade union workers on restricted occasions is allowed by the Railways to the United Union of P. W. R. Workers—a registered and recognised trade union. It is not to the knowledge of Government if office or other accommodation has been provided by the Railways to the United Union of P. W. R. Workers.

The award of the Industrial Court of West Pakistan, Northern Zone, dated 26th June 1965 published in the *Gazette of West Pakistan*, dated 12th September 1966 did not relate to the issues raised in this question. Neither the Railways Administration nor any of this Trade Union of Railways Workers was a party in this case. This award was on a reference made by Government in the case of Trade Unions of Nationl Bank of Pakistan on the question of Management having provided accommodation for the offices of their trade union. Government has not been able to trace out the decision of the High Court of West Pakistan in the Writ Petition No. 2101/65, without knowledge of the names of the parties involved in the writ.

The Director of Labour Welfare took no decision on 5th January 1967 that the Railway Administration has committed unfair labour practice. In fact, on 5th January 1967 the Director of Labour Welfare in a letter to Government sought clarification of certain issues.

The award of the Industrial Court dated 26th June 1965 is not at all concerned with the matter referred to in this question, particularly—(a) the parties in that case were different, and (b) only the question of provision

of accommodation was raised in that case which is not so in the present case.

(b) The matter was referred to the Railway Administration which held that this concession to recognised trade unions had been allowed on the analogy of the award of the Industrial Tribunal set up to adjudicate in the dispute between the East Bengal Railway Administration and the East Bengal Railway Employees League as amended by the Central Legislature *vide*,—Government of Pakistan, Ministry of Labour No. LR-2157, dated 29th September 1954. This contention of the Railway Administration is under examination of Government and further clarification is being sought from the Railways. Appropriate steps will be taken by Government when all the issues have duly been examined.

---

MIXING OF OTHER GRAINS WHILE GRINDING WHEAT

***12360. Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the owners of flour mills are permitted to mix a certain percentage of other grains while grinding wheat ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the percentage of maize or *'Charri'* permissible to be mixed with wheat alongwith the steps taken or intended to be taken by Government to check misuse of the said permission ?

**Minister for Food** (Malik Khuda Bakhsh) : (a) Mixing of 10 per cent sorghum with wheat in the milling process has been discontinued with effect from 16-5-1968.

(b) Does not arise in view of answer to (a) above.

---

CREATION OF CLASS II POSTS IN CO-OPERATIVE DEPARTMENT

***12366. Syed Muhammad Murad Shah** : Will the Minister for Co-operation be pleased to state :—

(a) the names of the posts created in Class II service in the Co-operative Department on all West Pakistan basis between the period 14th October 1955 to 30th June 1958 ;

(b) the names of the persons appointed against the said posts during the said period ;

(c) whether promotions to the said posts were made on all West Pakistan basis; if not, why, if so, the procedure adopted on this respect ?

**Minister for Co-operation (Malik Khuda Bakhsh) :** (a) The following posts in the West Pakistan Co-operative Service Class II were created from 14th October 1955 to June 1958 :—

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1. | Technical Officer | ... | 1 |
| 2. | Planning Officer | — | 1 |
| 3. | Principals (Institutes) | ... | 2 |
| 4. | Professors in Institutes/College | ... | 5 |
| 5. | Assistant Registrar, Farming in Hyderabad | ... | 1 |
| 6. | Revenue Officer in P.C.S. scale | ... | 1 |
| 7. | Agricultural Advisor | ... | 1 |
| 8. | Research Officer | ... | 1 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| (b) | 1. | Technical Officer | Qazi Muhammad Asad. |
| | 2. | Planning Officer | Mir Shamsher Ali Jafri. |
| | 3. | Principal, Co-operative Training. Institute, Hyderabad. | (i) Ch. Abdul Rashid.<br>(ii) Mr. G. A Qureshi. |
| | 4. | Principal, Co-operative Institute, Peshawar. | Khan Muhammad Ayub Khan. |
| | 5. | Professors in the Cooperative Training College, Lyallpur. | (i) Ch. Muhammad Sharif.<br>(ii) Ch. Abdul Majid.<br>(iii) Ch. Abdul Hafiz. |

| | | |
|---|---|---|
| | | (iv) Ch. Muhammad Yousaf. |
| | | (v) Ch. Ahmad Khan. |
| | | (vi) Malik Gul Nawaz. |
| | | (vii) Khan Abdullah Khan. |
| 6. | Assistant Registrar Farming, Hyderabad. | (i) Raja Muhammad Ashraf. |
| | | (ii) Mr. Faiz Muhammad Awan. |
| 7. | Revenue Officer (P. C. S. cadre). | Not availed of. |
| 8. | Agricultural Advisor | Ch. Rashid Ahmad. |
| 9. | Research Officer | (i) Mr. Muhammad Khan Kundi. |
| | | (ii) Ch. Shahabuddin |
| | | (iii) Ch. Abdul Hafeez. |

(c) Yes. The promotions were made on the basis of seniority.

---

DISTRICT CO-OPERATIVE OFFICERS OF FORMER SIND PROVINCE

*12367. **Syed Muhammad Murad Shah** : Will the Minister for Co-operation be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that District Co-operative Officers of the former Sind Province were in the gazetted cadre of Rs. 200—20—400 and they were superior in rank and grade to the Inspectors of the Co-operative Department of the Integrating Units, who were in the non-gazetted cadre of Class III service in the scale of Rs. 120-10-300 ;

(b) whether it is a fact that the posts created in class II in the Co-oprative Department on all West Pakistan basis after integration during the period from 14th October 1955 to 30th June 1958 were filled by promoting Inspectors of the former Punjab in supersession of the District Co-operative

Officers of former Sind area; if so, the names of the District Co-operative Officers of former Sind Unit thus affected ;

(c) whether it is a fact that the representations of the said District Co-operative Officers, now working as Assistant Registrars, in respect of their seniority, are still pending and undecided with the Government and that instead of deciding their representations, two more promotions to the posts of Deputy Registrar of Co-operative Societies were made by Government in September 1967; if so, the names of such promotees ?

**Minister for Co-operation** (Malik Khuda Bakhsh) : (a) Yes.

(b) No. The integrated seniority of District Co-operative Officers and Inspectors of the former Sind area and Inspectors of the former Punjab Area was prepared on the basis of their original date of appointment as Inspector and on the basis of this seniority list promotions to the posts of Assistant Registrars were made.

(c) (i) The question of seniority of Assistant Registrars vis-a-vis District Co-operative Officers of former Sind area has since been decided. The representations of Assistant Registrars of former Sind Area for their *interse* seniority with Assistant Registrars of other regions have been examined by a tribunal of three senior officers consisting of two Joint Registrars and Chief Auditor. Their recommendations have been incorporated in the revised tentative seniority list which is under print. The revised tentative seniority list will be circulated among all Assistant Registrars and their representations shall be finally decided by Government.

(ii) M/s. Abdul Rashid and Sardar Ali have been promoted on ad hoc basis on the basis of the present tentative seniority list.

---

## PROMOTION OF CH : ABDUL RASHID AS PRINCIPAL, CO-OPERATIVE TRAINING INSTITUTE, HYDERABAD

*12368. **Syed Muhammad Murad Shah** : Will the Minister for Co-operation be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Ch. Abdul Rashid a former Inspector of Co-operative Department in the former Punjab Unit was promoted as Principal, Co-operative Training Institute, Hyderabad after integration in supersession of the District Co-operative Officers of former Sind who were working in the Hyderabad Region at that time and were superior in rank and grade to the said person ;

(b) whether it is a fact that the above named officer has again been given a second promotion as Deputy Registrar, Co-operative Societies by ignoring the claims and representations of the said District Co-operative Officers, now working as Assistant Registrars; if so, why a second promotion has been given to him before deciding the representations of these former District Co-operative Officers (now Assistant Registrars) and how long will it take to redress the wrong done to them ?

**Minister for Co-operation (Malik Khuda Bakhsh)** : (a) Yes.

Ch. Abdul Rashid was promoted as he was senior on the integrated seniority list of Inspectors which was prepared on the basis of their original dates of appointment as Inspector.

(b) Yes. The above mentioned officer has been given promotion as Deputy Registrar, on ad hoc basis on the basis of the present seniority list of Assistant Registrars. The representations of the former District Co-operative Officers of former Sind area for their inter se seniority with Assistant Registrars of other units has been decided. But the question of their Inter se seniority as Assistant Registrars with Assistant Registrars of other intergrating units has been examined by a tribunal of three senior officers consisting of two Joint Registrars and one Chief Auditor. Their recommendations have been incorporated in the revised tentative seniority list which is under print. The revised tentative seniority list will be circulated among all Assistant Registrars and their further representation, if any, shall be finally decided by Government. They will be given their due right when their representations are finally decided.

## ATTA SUPPLIED IN KARACHI

*12424. **Malik Mir Hazar Khan** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(a) whether Government is aware of the fact that Atta supplied on Ration Cards in Karachi is not suitable for human consumption and that stomach trouble has assumed an alarming proportion due to it ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, what steps Government intend to take to check the said adulteration ?

**Minister for Food** (Malik Khuda Bakhsh) : (a) No.

(b) Does not arise in view of answer to (a) above.

---

## WHEAT PROCURED FROM GROWERS OF HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*12475. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Food be pleased to state :—

(a) the quantity of wheat so far procured from growers of Hyderabad and Khairpur Divisions this year ;

(b) whether it is a fact that major quantity of wheat has been purchased in the said Divisions from dealers instead of growers ; if so, reasons therefor ;

(c) whether it is a fact that Rs. 1.50 per bag is being demanded as advance money before the Bardana is made available to the growers ; if so, reasons therefor ;

(d) whether it is a fact that for purpose of procurement Government has prescribed that gross weight of one bag of wheat should be 2 maunds 28 seers 4 chattaks whereas the standard weight of such a bag in Southern Region 2 maunds 20 seers; if so, whether Government would consider the advisability of procuring wheat according to the standard weight ?

**Minister for Food** (Malik Khuda Bakhsh) : (a) The quantities of indigenous wheat procured in Hyderabad and Khairpur Divisions upto 27th May, 1968 were as follows :—

| | | | |
|---|---|---|---|
| Hyderabad Division | ... | ... | 35,244 tons. |
| Khairpur Division | ... | ... | 13,620 tons. |

(b) Wheat is purchased at the floor price of Rs. 17 per maund, subject to quality deductions, if offered on voluntary basis by the growers/dealers. A category-wise account of purchases is not maintained.

(c) Yes. A security of Rs. 3.00 per gunny bag is obtained which is refunded to the growers/dealers no sooner the wheat stocks are delivered by them in gunny bags to the Food Department.

(d) It is correct that a uniform filling weight of a wheat bag has been fixed as 2 maunds 28 seers and 14 chattaks net.

---

## QUOTA FIXED FOR WEST PAKISTAN CO-OPERATIVE SERVICES CLASS I FOR FORMER SIND UNIT

***12482. Syed Muhammad Murad Shah** : Will the Minister for Co-operation be pleased to state :—

(a) whether any quota has been fixed in the West Pakistan Co-operative Services Class I for former Sind Unit ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the quota so fixed and how it was fixed ?

**Minister for Co-operation** (Malik Khuda Bakhsh) : (a) No.

(b) Does not arise.

---

## NON-GAZETTED OFFICIALS OF LABOUR DEPARTMENT SUSPENDED FROM SERVICE FROM 1963 TO 1967

***12484. Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Minister for Labour be pleased to state :—

(a) the names of the non-gazetted officials of the Labour Department who were suspended from service from 1963 to 1967 alongwith the period of suspension of each of them and whether any of them was punished;

(b) in case any of the said suspended officials were subsequently re-instated due to their being innocent, what action was taken against the Officer responsible for suspension ;

(c) whether the promotions made in the Directorate of Labour Welfare and its subordinate offices since 1963 were according to the gradation lists of those offices ;

(d) whether the said gradation lists were brought to the notice of the staff concerned ; if so, when these were last circulated amongst them ;

(e) in case the gradation lists have not been finally prepared and circulated amongst the said staff, what criteria was adopted for making their promotions during the period from 1963 to 1967 ?

**Minister for Labour** (Malik Allah Yar Khan) : The relevant information is being collected from the various subordinate offices and will be placed before the House as soon as possible.

---

GRANT OF ROUTE PERMITS BY R. T. A. MULTAN

***12509. Sahibzada Noor Hassan** : Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state the names of the persons granted route permits by R. T. A. Multan in 1967 and 1968 alongwith, the details of the routes and the grounds for the grant of such permits ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : The statement showing the names of persons granted temporary stage carriage permits from 1. 1. 1967 to date is at Annexure A.* Similarly names of persons granted permanent stage carriage permits from 1. 1. 1967 to date is at Annexure B.*

---

**Please see Appendix VI at the end.*

## G. T. S. BUSES PLYING ON THATTA-HYDERABAD, THATTA - KARACHI AND FERRY-KARACHI ROUTES

***12560. Syed Bashir Ahmed Shah :** Will the Parliamentary Secretary Transport be pleased to state :—

(a) the number of G. T. S. buses plying on the following routes (i) Thatta-Hyderabad, (ii) Thatta-Karachi, and (iii) Ferry-Karachi routes in the year 1960 and at present ;

(b) whether it is a fact that the present number of the said buses do not meet the requirements of the residents of Thatta District ;

(c) whether it is a fact that the residents of the said District do not enjoy the facilities of railway and the only means of transport available to them are buses ;

(d) if answers to (b) and (c) above be in the affirmative, whether Government intend to ply more buses on the said routes ; if so, when alongwith the details thereof, and if not, reasons therefor ?

**Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) :**

(a) Number of GTS : Buses plying on the routes in 1960 and at present is as under :—

| | 1960 | 1968 |
|---|---|---|
| (i) Thatta Hyderabad | 6 | 13 |
| (ii) Thatta-Karachi | - | 17 |
| (iii) Ferry-Karachi | - | - |

(b) The present number of buses is adequate to meet the requirements of the residents of Thatta District.

(c) It is not a fact that the residents of the said District do not enjoy the facilities of railway and the only means of transport available to them are buses. The distance between Thatta and Jangshahi

Railway Station is only 13 miles and GTS is operating 16 daily services to provide adequate road transport link with the railways for the residents of Thatta.

(d) GTS do not intend to ply more buses on the said routes for the present, because the existing number of buses is adequately catering for the traffic offering on the said routes. More buses will, however, be added as and when traffic requirements justify increase in the No. of services.

---

## ADJOURNMENT MOTIONS

### DEMOLITION WITHOUT NOTICE OF A HOUSE IN CLIFTON COLONY, LAHORE BY THE LAHORE IMPROVEMENT TRUST

**Mr. Speaker :** We will now take up the adjournment motions. First adjournment motion is No. 260.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir I beg to ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the demolition of the newly built House of Headmistress of the Government Girls Pilot School, Lahore, situated in Clifton Colony Lahore by the employees of the Improvement Trust, Lahore, on 29th May, 1968, without notice. This illegal and high-handed action of the staff of Improvement Trust Lahore has caused widespread resentment amongst the public.

**Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) :** Mr. Speaker, Sir, this adjournment motion pertains to the Basic Democracies Department. The learned Minister is out of Lahore today. I would request that this may kindly be taken up tomorrow or rather on the 7th.

**Mr. Speaker :** The Minister means day after tomorrow ?

**Minister of Law :** Yes Sir.

**Mr. Speaker :** I hope Khawaja Sahib has no objection.

**Khawaja Muhammad Safdar :** No objection Sir.

**Mr. Speaker :** We will take it up on the day after tomorrow.

---

EXECUTION OF FOUR PERSONS UNDER THE SENTENCE OF DEATH PASSED BY SOME MALIKS OF DARRA ADAM KHEL.

**Mr. Speaker :** Next is 261.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the death sentence passed by some Maliks of Darra Adam Khel on four persons. As a result of the same four persons were shot there and then, their dead bodies were mutilated and sent to their homes in Peshawar. This heinous crime has sent a wave of deep indignation amongst the public of the province.

**Minister for Tribal Areas (Mr. Ghulam Sarwar Khan) :** I oppose this motion. Sir, this motion was received yesterday evening in the Home Department, who secured information from the Deputy Commissioner. The Deputy Commissioner has not so far supplied complete information, but whatever he could send, I think that should satisfy the Member, and that is that both the parties were proclaimed offenders living in Darra Adam Khel. They were discussing some affair of theirs when there was a quarrel between them and they fired at each other, and all of them were killed there and then. No Malik gave a verdict against anybody nor is it the job of a tribal Malik to pass such orders. So this part of the story cannot be correct Sir.

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ check up کر لیں شاید آپ کی اطلاع صحیح نہ ہو ۔

وزیر قبائلی امور ۔ یہ رواج نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کل تک اس ڈپٹی کمشنر کی رپورٹ منگوا لیں تاکہ ان واقعات کی تصدیق ہو سکے۔

وزیر قبائلی امور۔ ہم نے منگوائی ہے۔ یہ ٹرائیبل طریقہ نہیں ہے کہ مقتول کے بدلہ میں قاتل کو یہ اختیار دیا جائے کہ تم خود ان لوگوں کو قتل کرو۔

**Mr. Speaker :** We will take up this motion tomorrow.

---

FAILURE OF GOVT. TO MAINTAIN SUPPLY OF DRINKING WATER TO GOVT. GIRLS HIGH SCHOOL, CHAUBURJI GARDENS ESTATE, LAHORE.

**Mr. Speaker :** Next is 262 by Mr. Hamza.

**Mr. Hamza :** Sir I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to maintain supply of drinking water in the Government Girls High School, Chauburji Gardens Estate, Multan Road, Lahore, during this hottest period of summer. The flow of water in the water pumps of the school has practically become nil. Water is not available within the premises of the school. The matter was brought to my notice today by the parents of the students of the said institution.

**Minister of Law (Mr. A. B. Akhund) :** This also relates to the Basic Democracies Department.

**Mr. Speaker :** We will take up this motion the day after tomorrow.

---

## PRIVATE MEMBER'S BUSINESS

## RESOLUTIONS

### RE : LEVY OF RICE CESS FOR BUILDING BETTER ROADS, SCHOOLS AND DISPENSARIES IN THE RICE GROWING AREAS OF WEST PAKISTAN.

**Mr. Speaker :** We will now take up Orders of the Day. The first resolution on the Orders of the Day is from Chaudhri Muhammad Idrees.

*(Just then the Member entered the Chamber)*

The Member should be in his seat at the proper time if he is interested in his Resolution. He may now move his resolution.

**Chaudhri Muhammad Idrees :** I am sorry, Sir.

I beg to move—

> This Assembly is of the opinion that in order to build better roads, schools, dispenseries, etc, in the rice growing areas of the Province of West Pakistan, Rice Cess should be levied on the sale of rice to Government under the Monopoly Procurement Scheme like Sugarcane Cess in the Sugarcane areas.

**Mr. Speaker :** The resolution moved is—

> This Assembly is of the opinion that in order to build better roads, schools, dispensaries, etc, in the rice growing areas of the Province of West Pakistan, Rice Cess should be levied on the sale of rice to Government under the Monopoly Procurement Scheme like Sugarcane Cess in the Sugarcane areas.

As there is no opposition I will put the question.

The question is —

> This Assembly is of the opinion that in order to build better roads, schools, dispensaries, etc., in the rice growing areas of the Province of West Pakistan, Rice Cess should be levied on the sale of rice to Government under the Monopoly Procurement Scheme like Sugarcane Cess in the Sugarcane areas.

*The motion was carried.*

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - اس ریزولیوشن پر میری ترمیم تھی -

مسٹر سپیکر - اگر اس ریزولیوشن پر آپ کی ترمیم تھی تو آپ کو اس کی مخالفت کرنا چاہئے تھی کہ اس شکل میں ریزولیوشن پاس نہیں کرنا چاہئے - اب وہ وقت گزر چکا ہے -

We now pass on to the next Resolution by Malik Miraj Khalid.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - کیا میں رپٹ درج کروا سکتا ہوں کہ ملک معراج خالد صاحب کو باہر حکومتی پارٹی نے پکڑ لیا ہے - ابھی وہ ایوان میں تھے اور وہ وقفہ سوالات میں پوری دلچسپی لے رہے تھے -

مسٹر سپیکر - میرا خیال ہے آپ تھانے میں تشریف لے جائیں - (قہقہہ) اگلا ریزولیوشن ملک قادر بخش کا ہے -

مسٹر حمزہ - جناب والا - کیا میں ان کی جانب سے یہ ریزولیوشن پیش کر سکتا ہوں ؟

**Mr. Speaker :** Has the Member his authority in writing ?

**Khan Ajoon Khan Jadoon :** I want to move it on his behalf.

**Mr. Speaker :** Rules are very clear on this point.

**Khan Ajoon Khan Jadoon :** I assume the responsibility.

**Mr. Speaker :** There is no question of assuming responsibility.

Please see rule 81 —

> "The Member may, with the permission of the Speaker, authorise, in writing, any other Member to move the resolution on his behalf and the Member so authorised may move accordingly."

If the Member has any authority, in writing, then I can allow him.

چودھری محمد قاسم میلہ ۔ جناب والا ۔ میرے پاس اتھارٹی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کے پاس اتھارٹی ہے تو پیش کیجئے ۔

چودھری محمد قاسم میلہ ۔ جناب والا ۔ اتھارٹی اس وقت تو نہیں ہے ۔

**Khan Ajoon Khan Jadoon :** It says with the permission of the Speaker.

**Mr. Speaker :** If the Member has got the authority in writing.

**Khan Ajoon Khan Jadoon :** Authority can be produced later on. There is no bar to it.

**Mr. Speaker :**

> "The Member may with the permission of the Speaker, authorise, in writing....."

It should be in writing.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ ریزولیوشن نہایت ہی نیک کام کے لئے ہے اور یہ بہت ضروری ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر یہ نیک کام کے لئے ہے تو جواء کی امتناع کے بارے میں جو قرار داد ہے وہ بھی التہائی ضروری ہے ۔

چودھری محمد قاسم میلہ ۔ جناب والا ۔ میں ایک گھنٹہ تک اتھارٹی لے آؤں گا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ آپ اس کو defer کر دیں ۔ ان کے پاس اتھارٹی ہے وہ لے آئیں گے ۔

**Mr. Speaker :** Alright, the Member can produce the authority. We will take up this Resolution last of all.

---

## RE : ABOLITION OF THE AUTONOMOUS STATUS OF WAPDA AND ITS CONVERTION INTO A REGULAR DEPTT. OF THE WEST PAKISTAN GOVT. INSTEAD

**Mr. Speaker :** Next Resolution is by Chaudhri Muhammad Sarwar Khan. Please move it.

**Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** I beg to move—

> Whereas the WAPDA has completely failed to maintain and supply electricity to the Province of West Pakistan, this Assembly is of the opinion that the maintenance and supply of electricity in the Province of West Pakistan should be entrusted to private sector.

**Mr Speaker :** The resolution moved is—

> Whereas the WAPDA has completely failed to maintain and supply electricity to the Province of West Pakistan, this Assembly is of the opinion that the maintenance and supply of electricity in the Province of West Pakistan should be entrusted to private sector.

**Minister for Irrigation & Power :** Opposed.

**Haji Sardar Atta Muhammad :** Opposed.

**چودھری محمد سرور خان** (سیالکوٹ - ۳) - جناب صدر - یہ کوئی بڑا خوشگوار واقعہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی بڑا خوشگوار فرض ہے جس کے لئے کہ میں یہ ریزولیوشن اس ہاؤس میں لا رہا ہوں - یہ ردعمل اس بات کا ہے کہ جب سے اس صوبہ میں رہنے والوں کے لئے ۱۹۵۸ء میں واپڈا قائم کیا گیا تھا تو جو توقعات اس سے وابستہ کی تھیں یہ اس کا قدرتی طور پر رد عمل ہے - کیوں کہ وہ توقع جو ہم نے واپڈا سے وابستہ کی تھی وہی توقعات امریکہ میں جب اس قسم کے ادارے قائم کئے گئے تھے کی گئی تھیں - انہوں نے انہیں اپنے ملکی ایڈمنسٹریشن کے سرخ فیتے سے نجات دلائی - ترقی اور تعمیر کی جو منازل ہم نے جس تیز رفتاری سے طے کی ہیں وہی توقعات واپڈا سے اس روز سے تھیں جس روز واپڈا کا قیام عمل میں لایا گیا - جناب والا - یہ ضروری بات ہے کہ سرکاری محکمے بجٹ کے تمام اعداد و شمار کے تابع ہوتے ہیں - جب بجٹ پرانے نظام کے تابع ہوتے تھے تو ان کی ترقی کی رفتار کو اس قدر تیز نہیں کیا جا سکتا تھا جس قدر نیم خود مختار اداروں کے اختیارات کے تحت کی جا سکتی ہے تو اسی صورت حال کے تحت ہم نے ۱۹۵۸ء میں یہ ادارہ قائم کیا جس کو سرکاری طور پر نیم خود مختار

ادارے کی حیثیت دیدی اور اس سے ہم نے وہ توقعات وابستہ کر لیں ۔ جو کہ دوسرے ممالک میں اس قسم کے لیم خود مختار اداروں کے متعلق سنی تھیں ۔ لیکن اس ادارے کے پہلے دو سال تو منصوبہ بندی کی نذر ہو گئے جس کے متعلق ہم کوئی شکوہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس دوران میں ان سے کسی قسم کی کارکردگی کی توقع کی جا سکتی تھی ۔ لیکن ان دو سالوں کے بعد واپڈا نے ہمیں اس ملک اور اس صوبے کی تعمیر و ترقی کے سلسلے میں اپنی کارگزاری دکھانی تھی ۔ لیکن ہوا یہ کہ واپڈا بذات خود تو بڑھتا اور پھیلتا چلا گیا لیکن اس کی کارگزاری مقابلتاً کم تر ہوتی گئی ہر روز ہر افسر نے یہی کوشش کی کہ اس کے متعلقہ شعبے میں زیادہ سے زیادہ عملہ بھرتی کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے اپنے اختیارات میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہوتا چلا گیا ۔ ڈائریکٹریٹ پر ڈائریکٹریٹ قائم ہوتے چلے گئے لیکن افسر بیکار بیٹھے مکھیاں مارتے رہے ۔ کون نہیں جانتا کہ واپڈا میں ضرورت سے زیادہ عملہ بھرتی کیا ہوا ہے جو کہ اس ملک پر بہت بڑا ظلم ہے کہ اس ملک کے غریب عوام جو کہ ٹیکس دھندہ ہیں ان کے ادا کئے ہوئے ٹیکسوں کی رقوم سے یہ افسران اپنی تنخواہیں وصول کریں اور اپنی نجی مصروفیات میں وقت صرف کریں اور سرکاری ٹرانسپورٹ کو اپنی نجی ضروریات کے لئے استعمال کریں اس کے بعد ان کی کارکردگی کا معیار یہ ہو کہ واپڈا کا نام نااہلی کے مترادف بن گیا ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ گزشتہ روز بھی یہ بات ہوئی تھی کہ اگر کوئی بس یا کوئی اور مشینری خراب ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ اسے "واپڈا" ہو گیا ہے ۔ یعنی اس صوبے میں واپڈا کو بیماری سمجھا جاتا ہے اس کی بیماریاں اور برائیاں گنوانا تو اب مشکل ہی ہو گیا ہے ۔ لیکن واپڈا کی سب سے بڑی بیماری رشوت ہے ۔ رشوت نے اس محکمے کی ان جگہوں میں راہ پائی ہے اور ایسے ایسے شعبوں میں راہ پائی ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے واپڈا نے وہ وہ طریقے ایجاد کئے ہیں

جو ہم نے پہلے کبھی نہیں سنے تھے ۔ مثال کے طور پر پہلے لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی یہاں بجلی مہیا کیا کرتی تھی لیکن آج بھی کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ٹیوب ویل کے لئے بجلی تو در کنار کسی بڑے زرعی مقصد کے لئے بجلی کی فراہمی کے لئے بھی اس نے کبھی کسی سے رشوت حاصل کی ہو یا اس نے کسی کو گھروں میں بجلی مہیا کرنے کے لئے کسی سے رشوت وصول کی ہو ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وزیر واپڈا بھی اپنے ضلع کے کسی آدمی کو پیش نہیں کر سکتے جو یہ کہہ سکے کہ اس نے اپنے مکان میں بجلی کا کنکشن بغیر رشوت دئیے ہی حاصل کیا ہے ۔ آپ کو اور ہر ایک کو اس کا علم ہے کہ آج کل کے دور میں پانی اور بجلی کی فراہمی کس قدر ضروری ہے اور جب ہم نے اس ملک میں زرعی انقلاب برپا کرنا ہے تو ہماری تین چوتھائی کاوش بجلی سے متعلق ہے دائمی نہروں کے علاوہ پیداوار کے لئے ہر جگہ آبپاشی کا انحصار واپڈا پر ہی ہے اور بجلی حاصل کرنے میں مزدوروں کو جو مشکلات پیش آ رہی ہیں وہ اس صوبے میں رشوت کے تمام سابقہ ریکارڈ مات کرتا ہے ۔ اور M.C.G. کی ایجاد کا سہرا بھی واپڈا ہی کے سر ہے اور اس صوبے میں اس سلسلے میں جو بےقاعدگیاں اور زیادتیاں واپڈا کر رہا ہے وہ بھی اظہرمن‌الشمس ہے اور جو زمیندار اس معاملہ میں تھوڑا سا شعور بھی رکھتا ہو اس کو معلوم ہے کہ واپڈا کی بےقاعدگیاں زبان زد خاص و عام ہو چکی ہیں اور یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ بجلی کی پیداوار کے علاوہ بجلی کی تقسیم کا کام بھی واپڈا کے تحت ہے اور اسی لئے اگر بجلی کی تقسیم کا کام نجی کمپنیوں کے حوالے کیا جائے اور ان کو امداد باہمی کے اصولوں پر چلایا جائے تو یہ ایک مدبرانہ اقدام ہو گا جس سے کہ بجلی کی تقسیم کے سلسلے میں صحت مندانہ مقابلہ بھی پیدا ہو گا اور اس کے ساتھ ساتھ گاہکوں کی تعداد بھی بڑھے گی ۔ اس طرح سے کھیت کھیت میں بجلی پہنچ جائیگی

جس طرح کہ سوئی گیس حاصل کرنا ایک کمپنی کے ذمہ ہے اور اس کی تقسیم دوسری کمپنی کی ذمہ داری ہے ۔ یہ کمپنیاں خالص تجارتی اصولوں پر کام کر رہی ہیں اور اسی لئے ہم نے آج تک کسی سے بھی ان کے بارے میں کوئی شکایت نہیں سنی کہ وہ رشوت لیتے ہیں لیکن ہم نے یہ کبھی بھی کسی سے نہیں سنا کہ بجلی کے کنکشن کی فراہمی کے لئے رشوت نہ طلب کی گئی ہو یا رشوت کے بغیر آسانی سے بجلی کا کنکشن کسی کو مل گیا ہو ۔

**Minister for Irrigation & Power :** Question !

**چودھری محمد سرور خان** ۔ یہ تو جب آپ کی باری آئے گی تو آپ اپنی کلاسیکی تقریر میں واپڈا کو defend کریں گے اور ہم آپ کو سنیں گے ۔ دراصل واپڈا ایک بہت بڑا ادارہ بن چکا ہے اور اس کی نگرانی کرنے والے عملے پر نگاہ رکھنا اعلیٰ افسران کے بس کا روگ نہیں ہے ۔ کیوں کہ واپڈا میں بے شمار چھوٹے چھوٹے cells قائم ہو چکے ہیں جو کہ بذات خود خود مختار ہیں تو ان حالات میں نا اہلی اور رشوت ستانی کا بازار گرم نہ ہو تو اور کیا ہو ۔ اگر واپڈا کے ذمے آبپاشی کے نئے وسائل پیدا کرنا اور بجلی کی پیدائش کر دی جائے اور باقی تمام کام مکمل طور پر دوسرے اداروں کے سپرد کیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا ۔ یہ چیز ہم نے کبھی نہ کبھی کرنی ہی ہے تو جس قدر جلد ہو اسی قدر بہتر ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں درخواست کروں گا کہ اس قرارداد کو اتفاق رائے کے ساتھ منظور کیا جائے۔

**مسٹر سپیکر** ۔ حاجی صاحب ۔ اب آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مجوزہ قرار داد میں سطر نمبر ۵ میں وارد
ہونے والے الفاظ "کا کام کسی پرائیویٹ سیکٹر
کو تفویض کیا جائے" کی بجائے الفاظ "کے کام
کو بہتر بنانے کے لئے واپڈا کی خود مختارانہ
حیثیت کو ختم کر دیا جائے اور اسے حکومت
مغربی پاکستان کا ایک باقاعدہ محکمہ بنا دیا
جائے" ثبت کئے جائیں ۔

**Mr. Speaker :** Resolution under consideration, amendment moved is :

> That in the proposed Resolution, between the words "that" and "the" occurring in line 6, the words "in order to improve", be inserted ; and for the words "should be entrusted to private sector" occurring in lines 9-10, the comma and words, "the autonomous status of WAPDA should be abolished and instead it should be formed a regular department of the Government of West Pakistan", be substituted.

**Minister for Irrigation & Power :** Opposed.

**حاجی سردار عطا محمد** (خیر پور ۔۲) ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ تجویز اس لئے پیش کی ہے کہ اس خود مختار ادارے کے اخراجات اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں ہے اور اس کا عالم بھی ایسا ہی جیسے کہ ایک افسر کو مگرمچھ کھا گیا لیکن اس کے گھر والے اس کی تنخواہ اور بھتا اور سفر خرچ وغیرہ اس بہانے سے وصول کرتے رہے کہ وہ مگرمچھ کے پیٹ میں ریسرچ کرنے کے لئے گیا ہے ۔ تو اس محکمے کا بھی یہی حال ہے ۔ سکھر کے تھرمل پاور سٹیشن کی دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ

سے گزشتہ چھ ماہ میں وہاں پر کم و بیش پانچ سو نقائص پیدا ہو گئے ہیں جس سے لاکھوں روپے کا زر مبادلہ ضائع ہو گیا ہے یا سامان یارڈ میں باہر پڑا ہوا ہے ۔ ملتان کے پاور ہاؤس کی غلط تنصیب ہوئی جس کی وجہ سے لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ۔ حیدرآباد کے تھرمل پاور ہاؤس کا بائلر پھٹ گیا ۔ حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن میں اس محکمے کی کارکردگی کا یہ عالم ہے کہ وہاں کے ریونیو آفیسر نے جو کہ وہاں پر ایک سال سے تعینات ہے اتنے جونیئر کلرک اور سینئر کلرک رکھے ہوئے ہیں اور ان کا کوئی domicile certificate بھی نہیں ہے اور نہ ہی وہ مقامی لوگ ہیں ۔ خدا جانے وہ کہاں کے رہنے والے ہیں ۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے کیوں کہ انہوں نے پاکستانی تو رکھے ہوئے ہیں لیکن مجھے ان کے رکھنے کے معیار پر اعتراض ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ دو دو تین تین اور چھ چھ ہزار روپے لیکر انہیں رکھتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ۶۸-۶۷ء میں انہوں نے بہتر گاؤں میں میں بجلی پہنچائی ہے لیکن جنوبی علاقوں میں صرف بارہ گاؤں میں انہوں نے بجلی پہنچائی ہے ۔ یہ ان کی مرضی پر منحصر ہے کیوں کہ جیسا کہ چودھری محمد سرور خان نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھی دو تین ہزار روپیہ دیتا ہے یہ ان کو بجلی دیتے ہیں ۔ اور وہاں کے لوگ بہت غریب ہیں اور ان پڑھ ہیں ۔ میں خیرپور کا رہنے والا ہوں ۔ وہاں ایک واپڈا کالونی ہے ۔ اور وہاں کے جو باورچی خانے ہیں وہ بھی ایئرکنڈیشنڈ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساجی صاحب ذرا تشریف رکھئے گا ۔ (وقفہ) ہاں اب تقریر کیجئے گا ۔ ادھر جناب والا ۔ انہوں نے ہمارے سامنے چار پانچ کروڑ روپے کی ایک عمارت کھڑی کر دی ہے ۔ جس کے گیراج بھی ایئرکنڈیشنڈ ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خود مختار ادارہ ہے اس کی مرضی

ہے جیسے وہ چاہے کرے ۔ اور وہاں کے ملازمین کا بھی کوئی defence نہیں ہے ۔ ایسے ایسے ملازم جن کو کام کرتے ہوئے آٹھ آٹھ نو نو برس ہو گئے ہیں ۔ مگر ان کو ابھی تک confirm نہیں کیا گیا ۔ اور جب ان کے متعلقہ افسران وزیر صاحب سے شکایت کرتے ہیں تو شاید وزیر صاحب ان کی بات ہی نہیں سنتے وہ ان کی مخالفت کرتے ہیں ۔ ان کی کوئی شنوائی نہیں ۔ اور جس کو confirm کرنا ہوتا ہے اس سے دو ہزار روپیہ رشوت مانگتے ہیں ۔ اور واپڈا کی یہ حالت ہے ۔ جیسا کہ ابھی چودھری سرور صاحب نے بتایا ہے کہ جو کام خراب ہو جائے کہا جاتا ہے کہ اسے ''واپڈا'' ہو گیا ہے ایک طرف اگر کوئی افسر غلط یا غیر قانونی بات کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ واپڈا کا منسٹر ہے ۔ اس لحاظ سے میں گزارش کروں گا کہ اس خود مختار ادارے کو بنانے کی بجائے یہ محکمہ ویسٹ پاکستان کی زیر نگرانی کیا جائے ۔ اور اس لئے میں اپنی ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

(اس مرحلہ پر رانا پھول محمد خان تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب میں عرض کر دوں کہ اس وقت ایوان کے سامنے حاجی صاحب کی ترمیم پیش ہے اگر آپ ترمیم کے حق میں یا ترمیم کے خلاف تقریر کرنا چاہتے ہیں تو اس وقت فرمائیے ۔ اگر آپ ریزولیوشن کے متعلق تقریر کرنا چاہتے ہیں تو ان دو ترامیم کے بعد ہی جو ملک معراج خالد صاحب اور حاجی صاحب نے پیش کی ہیں تقریر فرما سکتے ہیں ۔ اگر آپ اس وقت فرمانا چاہیں تو تقریر کر سکتے ہیں ۔ مگر مخدوم صاحب جواب نہیں دیں گے ۔ کیوں کہ انہوں نے اسے oppose کیا تھا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں حاجی صاحب کی ترمیم کی حمایت کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Yes please.

رانا پھول محمد خان (لاہور ۔ ۷) ۔ جناب سپیکر ۔ ہمارے صوبے میں اس ادارے کو واپڈا نہیں بلکہ عام لوگ ان پڑھ ہونے کی وجہ سے سفید ہاتھی کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب کی ترمیم کی میں اس لئے حمایت کرتا ہوں ۔ کہ اس محکمہ میں رشوت انتہا سے بڑھ چکی ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ واپڈا کی وجہ سے ہمارے دیہاتوں میں بجلی پہنچی اور اس بجلی سے ہماری زراعت کو ترقی ہوئی ۔ لیکن یہ ہم ہی جانتے ہیں ۔ کہ اس کی ترقی کی قیمت ہمیں کتنی ادا کرنی پڑی ۔ جناب والا ۔ مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا ۔ ایک انگریز تھا ۔ اس نے دنیا کے تمام مذاہب اختیار کئے ۔ آخر میں آ کر وہ مسلمان ہو گیا ۔ اور اس کے مسلمان ہونے کے دس پندرہ دن کے بعد رمضان شریف آ گیا ۔ اب اسکو پانچ وقت کی نماز پڑھنی پڑی تہجد بھی پڑھنی پڑی ۔ روزے بھی رکھنے پڑے بیس تراویح بھی پڑھنی پڑی ۔ وہ عیدکے بعد پھر مرتد ہوگیا ۔ وہ اپنی ڈائری میں لکھتا ہے ۔ کہ دنیا کے تمام مذاہب کو میں نے اختیار کیا ۔ لیکن سب سے اچھا مذہب اسلام ہے ۔ لیکن یہ fatigue بہت مانگتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ واپڈا سے ہمارے بہت سے اداروں نے ترقی کی ۔ ہمارے دیہات میں بجلی پہنچی ہے ۔ ہمارے کارخانوں کو فائدہ پہنچا ہے ۔ لیکن جہاں تک اس سفید ہاتھی کا تعلق ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ اس محکمہ کے افسران اس محکمہ کے کلرک ۔ اس محکمہ کے اوورسیئر جو گورنمنٹ کے ملازمین نہیں ہیں ۔ کسی ادارے کے ملازم نہیں ہیں ۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں ۔ انکو کوئی کام نہیں ہوتا ۔

اگر اوورسیئر کو ایک سگریٹ کی ڈبیا بھی منگانی ہوتی ہے ۔ تو اس کے لئے جیپ موجود ہے ۔ اور کسی جنگل یا کسی نہر پر کوئی کام کر رہے ہوں ۔ یا کسی جگہ پاور ہاؤس بنا رہے ہوں ۔ وہاں جا کر آپ دیکھئے ۔ کہ واپڈا کا ریسٹ ہاؤس بھی ایئرکنڈیشنڈ ہوتا ہے ۔ ان دیہات میں ان جنگلوں میں کہ جہاں ہاتھ کا پنکھا بھی نصیب نہیں ہوتا ۔ جناب والا ۔ جس ملک نے ترقی کرنی ہو ۔ اور جس ملک کی ترقی کا انحصار ایسے اداروں پر ہو ۔ وہ ادارے ایئرکنڈیشنز کے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ وہ ملک کی ترقی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ملک اور قوم کا پیشہ ضائع کر رہے ہیں جناب والا ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ کہ ملک کو بجلی کی وجہ سے ٹیوب ویل لگانے سے اس قدر ترقی مل رہی ہے ۔ جس قدر تعریف کی جائے وہ کم ہے ۔ لیکن اس کا دوسرا پہلو اگر آپ دیکھیں تو میں سمجھتا ہوں ۔ کہ جناب وزیر موصوف کو وہ اختیارات نہیں ہیں ۔ کہ اس محکمہ کو پوری طرح سے کنٹرول کر سکیں ۔ ان کے پاس ایک جزوی حصہ ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ مسٹر احمد میاں سومرو کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

تو جناب والا ۔ میں وزیر آبپاشی سے یہ گزارش کروں گا ۔ کہ وہ آبپاشی و قوت برقی کے ساتھ ویسے ہی لگے ہوئے ہیں ۔ لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں ان کا اس میں کوئی اختیار نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک زمینداروں کو فائدہ پہنچنے کا تعلق ہے ۔ وہ میں ایک مثال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور جناب مخدوم صاحب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس کی تحقیقات کریں ۔ کہ میری تحصیل کے ایک چک نمبر ۵۳ میں ایک

زمیندار ہے - جس نے ایک ٹیوب ویل لگایا ہوا ہے - اور اس ٹیوب ویل کا connection حاصل کرنے کے لئے اس نے کافی رقم ادا کی - اس کے بعد جب اس کو بل آنے شروع ہوئے - ایک ماہ کا بل آتا ہے اس کو ۷۲ روپے اور دوسرے ماہ کا بل ۹۴ روپے آتا ہے - اور سردیوں میں آپ کو پتہ ہے کہ بارش ہوتی رہی ہے - ٹیوب ویل بند رہے ہیں - اس عرصہ کے لئے ۳۰۴۲ روپے کا بل آتا ہے - آپ اندازہ لگائیے - کہ جس محکمہ کی حالت یہ ہے - اور وہاں نہ کوئی ریڈنگ کارک پہنچتا ہے - اب اگر ان سے کوئی پوچھے کہ پہلے دو مہینے کے بل جب ۷۲ روپے اور ۹۴ روپے بھیجے ہیں - تو اب یہ ۳۰۴۲ روپے کا بقایا کہاں سے آ گیا - جناب والا - یہ اس محکمے کی حالت ہے - میں جناب سے یہ گزارش کروں گا - کہ اس طرح سے M.C.G. "جھولو" ہے - جن زمینداروں نے رشوت نہ دی - یقین کیجئے کہ ان کو پندرہ - بیس ہزار روپے کا بل پہنچ جاتا ہے - وہ M.C.G. میں انگریزی نہیں جانتا مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیا بلا ہے لیکن جب زمیندار کے سامنے اس کا نام آ جائے تو اس کا دم خشک ہو جاتا ہے - اور وہ سوچتا ہے کہ پندرہ ہزار روپے کی نہ میری گندم ہے ، نہ چاول ہے ، نہ کپاس ہے - اب میں کدھر جاؤں - اور پھر وہ بھاگتا ہے اور بدقسمتی سے اسی جگہ کی طرف بھاگنا پڑتا ہے - اور انہیں بھاگنا کہاں پڑتا ہے ؟ بھارت بلڈنگ کی طرف - جناب والا - اس بھارت بلڈنگ میں پہنچنے کے بعد کند چھری سے ان زمینداروں کو ذبح کیا جاتا ہے //

ایک ممبر - اب نام تبدیل ہو گیا ہے -

رانا پھول محمد خان - جہاں میں ذبح ہوا تھا ، مجھے یاد ہے کہ وہ

بھارت بائنگ تھی جس سے ہمارے ملک کے ہر شخص کو نفرت ہے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ واپڈا ہاؤس کو دیکھنے کے بعد ہر آدمی اندازہ لگاتا ہے کہ اس محکمہ نے بہت ترقی کی ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ air-conditioners کی خرید۔ جیپوں کی خرید ۔ بےکار عملے کی بھرتی، ان چیزوں میں اس محکمہ نے بہت ترقی کی ہے ۔ اگر آپ صحیح معنوں میں دیکھیں تو انہوں نے اس صوبہ میں بسنے والے دیہاتی عوام کا خون چوسا ہے ۔ اس لئے اس خون چوسنے کی وجہ سے ہم آج رو رہے ہیں ، چیخ رہے ہیں ۔ میں حاجی صاحب کی اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں کہ واپڈا کوگورنمنٹ کے ایک باقاعدہ محکمہ میں تبدیل کر دیا جائے ۔ کم از کم بجلی کی سپلائی کو اس کے ہاتھوں سے لے لیا جائے ۔ اور اس سفید ہاتھی سے خدا کے لئے ہماری جان چھڑائی جائے ۔ اس میں جو افسر ہیں وہ امریکہ کے سوا اس ملک کی بات نہیں سمجھتے ۔ اس ملک کی زبان نہیں سمجھتے ۔ پاکستانی ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو امریکن ہی سمجھتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ آج اس ایوان میں چودھری غلام سرور صاحب نے یہ قرار داد ۔۔۔ ۔ (قطع کلامیاں) جناب سپیکر ۔ میں نے غلطی سے 'غلام' کہدیا ہے ۔ ان کے بارے میں میرے sub-conscious میں کچھ خیالات ہوں گے جو میری زبان پر آ گئے ہیں ۔ میں معافی چاہتا ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ آج تو ان کو بالکل ہی 'غلام' نہیں کہنا چاہئے تھا کیونکہ انہوں نے آج آزادی ۔ ذہن کی آزادی اور عمل کی آزادی کا ایک زندہ ثبوت دیا ہے ۔ میں معافی چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ چودھری محمد سرور صاحب نے یہ قرار داد اس ایوان میں پیش کرکے اس صوبہ کے عوام پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ میں حاجی عطا محمد صاحب کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس قسم کی ترمیم اس ایوان میں پیش کی ہے ۔ میں ان کی جزوی حمایت کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ ان کی قرار داد ایک بہت ہی جرأت مندانہ اقدام ہے ایسا حوصلہ بہت ہی کم دیکھنے اور سننے میں آتا ہے ۔ اور خصوصی طور پر حکومت کی پارٹی کے معزز ارکان میں تو اس حوصلہ کا بہت ہی فقدان تھا مگر آج جس حوصلے اور حق گوئی کا ثبوت انہوں نے دیا ہے ۔ یہ انتہائی قابل داد ہے ۔ انہوں نے بہت سی ایسی باتیں کہی ہیں جو کہ محض ہمارا حصہ تھیں اور جن کی بناء پر بیشتر اوقات ہماری ملک سے وفاداری کو بھی شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھا جاتا رہا ہے ۔

**چودھری محمد نواز** ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب ترمیم کے کون سے حصے پر تقریر کر رہے ہیں ؟ وہ فرما رہے ہیں کہ یہ ہمارا حصہ ہے اور وہ آپ کا حصہ ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آج سے قریباً دو ماہ پہلے جناب گورنر مغربی پاکستان نے ایک رسم افتتاح کے دوران واپڈا کی انتہائی تعریف کی تھی بلکہ یہ WAPDA Weekly میرے ہاتھ میں ہے اس میں لکھا ہے :-

"Governor pays tribute to WAPDA. WAPDA laying sound economic basis."

جناب سپیکر ۔ فارسی میں ایک کہاوت ہے "من چہ می سرایم و

تنبورۂ من چہ می سراید، ۔ گورنر صاحب کچھ فرماتے ہیں اور گورنمنٹ کی محبوب و مقبول پارٹی کے معزز ارکان کا فرمان بالکل ہی مختلف ہے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ یعنی کہ یہ سرکار کے تنبورہ ہیں ؟

**مسٹر حمزہ** ۔ کوئی تنبورہ کہتا ہے ۔ کوئی "جمورا" کہتا ہے ۔ مجھے اس کے بارے میں کوئی پتہ نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ میں ان کو قابل داد اس لئے کہتا ہوں کہ اس ماحول میں بھی سچی بات کبھی کبھی آدمی کے منہ سے غلطی سے نکل ہی جاتی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ان کی جو عظمت ہے ، اگر اس سے میں انکار کروں تو یہ انتہائی زیادتی ہو گی ۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے آج جس جرأت مندی کا ثبوت دیا ہے میں دوسرے معزز ارکان کو بھی درخواست کروں گا کہ وہ ان کی تقلید کرنے کی کوشش کریں ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ حمزہ صاحب نے ابھی کہا ہے کہ کبھی کبھی سچی بات غلطی سے منہ سے نکل جاتی ہے ۔ میں اس سے اختلاف کرتا ہوں ۔

**مسٹر ڈپٹی سپیکر** ۔ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے آپ کا ؟

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ ہر آدمی کا فطرتی حق ہے اور وہ فطرت سے مجبور ہے اس لئے وہ سچی بات کرتا ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** That is no point of order.

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں واپڈا کے

دائرہ اختیار اور احاطہ اختیار میں اضافہ ہوتا رہا ہے اس کے مسائل اسی قدر پیچیدہ ہوتے رہے ہیں اور اس صوبہ کے عوام اسی قدر اس کی کارگذاریوں سے بیزاری کا اظہار کرتے رہے ہیں ۔ واپڈا ایک ایسا خود مختار ادارہ تھا جس کی تشکیل سے حکومت کا منشاء یہ تھا (جبکہ پہلے یہ معرض وجود میں آیا) کہ یہ تعمیرات اور ترقیات کے کام میں دوسرے اسی قسم کے خود مختار اداروں کی رہنمائی کرے گا ۔ لیکن آج اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ واپڈا بدانتظامی ۔ قومی وسائل کے غلط استعمال اور قومی اور انفرادی قوت اور وسائل کے ضیاع کی بدترین مثال ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میرے سامنے ایک بہت بڑے ماہر اقتصادیات کا ایک مضمون ہے ۔ اس میں خودمختار ادارے کے لوازمات کے بارے میں انہوں نے بعض خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ ان کا فرمانا یہ ہے کہ کسی خودمختار ادارے کے چلنے کے لئے یہ لازم ہے کہ اس ادارے کے مقاصد واضح ہوں ۔ اس کو مکمل اور کلی اختیارات حاصل ہوں ۔ اسے سیاست سے علیحدہ رکھا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا حساب و کتاب بالکل صحیح ہو ۔ آگے چل کر وہ فرماتے ہیں کہ نوکر شاہی سے اسے دور رکھنا چاہئے ۔ یا محض انتہائی لائق ۔ محنتی ۔ تجربہ کار اور نئے خیالات کے مالک افراد کو یہ کام سونپا جانا چاہئے ۔ اور اس ادارے کو اس طریقے سے چلایا جانا چاہئے جس طریقے سے ایک پرائیوٹ ادارہ اپنا کاروبار یا کام چلاتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک واضح مقاصد یا کلی اختیارات دینے کا تعلق ہے ، یا سیاست سے علیحدہ رکھنے کا تعلق ہے ، میں سمجھتا ہوں یہ تمام لوازمات اس خودمختار ادارے کو حاصل رہے ہیں لیکن جہاں تک نوکر شاہی کا تعلق ہے ، نوکر شاہی اس ادارے پر مسلط رہی ہے اور آج بھی مسلط ہے ۔ جہاں تک

حساب و کتاب کا تعلق ہے ۔ اس ادارے کو اس طریقے سے چلایا جاتا رہا ہے کہ جو وسائل اس کے سپرد کئے گئے ہیں ۔ ان کا حساب و کتاب اس دنیا کے ختم ہونے کے بعد یا قیامت کے دن بھی نہیں لیا جائے گا ۔ اور اگر کوئی پرائیوٹ کاروباری ادارہ اس طریقہ سے کام کرتا جس طریقہ سے واپڈا کر رہا ہے ۔ تو یقیناً اس کا دیوالہ نکل جاتا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اس ادارے کی ناکامی کا اندازہ لگائیں ۔ آج سے دو دن پہلے جناب وزیر برقیات نے اس ایوان میں میرے ایک سوال کے بارے میں بتایا تھا کہ منگلا کا عظیم منصوبہ جس کی تکمیل پر قوم فخر کر رہی ہے گورنر صاحب کو بھی فخر تھا ۔ اس میں جو generating سیٹ لگائے گئے ہیں ان سے ۳۰۰ میگا واٹ بجلی پیدا ہو سکتی ہے لیکن اس وقت ۲۳۰ میگاواٹ بجلی استعمال ہو رہی ہے ۔ یعنی واپڈا یا واپڈا کا محکمہ اس حد تک دور اندیش نہیں تھا کہ جب منگلا سے بجلی پیدا ہونا شروع ہوئی تو پہلے بجلی کو main transmission lines تک پہنچانے کا باقاعدہ اور مناسب انتظام کرتا ۔ آج کسی کو اس حقیقت سے انکار نہیں کہ منگلا کی بجلی کو ان transmission lines تک پہنچانے کے لئے مناسب انتظام موجود نہیں ۔ اور قوم کا کروڑوں روپیہ ضائع ہو رہا ہے ۔ میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا آپ کو علم ہے کہ تمام بجلی گھر جو اس صوبہ میں واپڈا نے نصب کئے ہیں ان میں سے ۵۰ فیصد بجلی گھر بھاپ سے چلتے ہیں ان کو تھرمل پاور سٹیشن کہتے ہیں ۔

**Mr. Deputy Speaker :** 15 minutes is the time limit. I will give the Member two minutes more.

**مسٹر حمزہ** ۔ ان تھرمل پاور سٹیشنوں کی generating capacity ۵ لاکھ

کلوواٹ ہے لیکن تھرمل پاور سٹیشن ٹھیک طور پر کام نہیں کرتے جہاں تک بجلی کی voltage کی کمی بیشی کا تعلق ہے ۔ عام لوگوں کی ٹیوب ویل کی مشینری یا بجلی کی دیگر مشینری کی خرابی کا رونا اکثر رویا جاتا ہے۔ حکومت نے اس ادارہ کی نااہلی اور ناکامی کے باعث کروڑ ھا روپیہ کا نقصان اٹھایا ہے لیکن جناب صدر صاحب نے فرمایا ہے ۔ واپڈا ناکام ہونا ملک کا سب سے بڑا سانحہ ہے لیکن میں پوچھتا ہوں اگر ناکام ہوئی ہے تو کیا اسے کسی ٹھیکیدار کے سپرد کر دیا جائے گا ۔ اگر آپ اسے محکمہ امداد باھمی کے سپرد کر دیں آپ کو اس بات کا علم ہے کہ امداد باھمی کا محکمہ کس طریقہ سے چل رہا ہے ۔ میں انتہائی دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں انسان بری طرح ناکام ہوئے ہیں یہ ناکامی حکمرانوں کی بدعنوانیوں اور بدکرداری کی وجہ سے ہے ۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ خواہ کوئی محکمہ ہو اس میں رشوت ستانی بڑھ چکی ہے اور بدعنوانیوں کا دور دورہ ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The ameodment is that the Member wants WAPDA to be a regular department of the Government.

مسٹر حمزہ ۔ آپ مجھے موقع دیں ۔ تو میں بتاؤں گا کہ واپڈا کی ناکامی کی وجوہات کیا ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس وقت موقع ہے آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے متعلق بھی کچھ کہہ لیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ واپڈا کا محکمہ یا اتھارٹی کے ذمہ اتنے زیادہ کام لگائے گئے ہیں کہ وہ ان تمام کاموں کو بطریق احسن سرانجام نہیں دے سکتی ۔ اس لئے حاجی عطا محمد صاحب کی یہ تجویز کہ بجلی کی پیداوار اور تقسیم کا کام کسی علیحدہ محکمہ کے

سپرد کیا جائے ۔ ایک معقول تجویز ہے ۔ اور جناب صدر نے بھی اس قسم کی ہدایات جاری کی تھیں ۔ ہو سکتا ہے کہ اگر اس کے کام کو مختلف محکموں میں یا حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور جانچ پڑتال کی جائے تو جو نقائص ابھر آئے ہیں یا شکایات کی بھرمار جو سننے میں آتی ہے ان میں کمی ہو جائے ۔ اگر سرور صاحب کی تجویز پر عمل کیا جائے اور یہ ادارہ پرائیوٹ سیکٹر کے سپرد کر دیا جائے تو پھر آپ کو چاہئے کہ پاکستان کی حکومت چلانے کے لئے بین الاقوامی ٹینڈر طلب کریں اور اس ملک کو کسی غیرملکی فرم کے سپرد کر دیا جائے ۔

Mr. Deputy Speaker : That is not relevant.

چودھری محمد ادریس (جھنگ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ محترم سرور صاحب کا ریزولیوشن یہ ہے کہ واپڈا ناکام ہو چکا ہے لہذا اس کو پبلک سیکٹر سے پرائیویٹ سیکٹر میں تبدیل کر دیا جائے ۔ حاجی صاحب کی ترمیم یہ ہے کہ اگر اس کی کارکردگی معیاری نہیں تو اسے گورنمنٹ کا محکمہ بنا دیا جائے اور واپڈا کو پبلک سیکٹر میں ہی رہنے دینا چاہئے خواہ وہ کیسا ہی کام کرے ۔ یہ ایک اچھی بات ہے اس لئے میں حاجی صاحب کی ترمیم کی تائید کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔

جناب والا ۔ اگر جسم میں کوئی مرض پیدا ہو جائے یا جسم کا کوئی حصہ ناکارہ ہو جائے تو کیا اس حصہ کو کاٹ کر پھینک دینا چاہئے ؟ بہتر یہ ہے کہ اگر جسم کے کسی حصہ کو کوئی مرض ہو جائے تو اس کا علاج کیا جائے ۔ اگر محترم سرور صاحب کا ریزولیوشن موجودہ شکل میں منظور کر لیا جائے تو دیکھنا یہ ہے کہ اس ملک کے لئے مفید ہے یا نہیں ۔ یا اگر ان کی تجویز کو اس لئے accept کر لیا جائے کہ واپڈا کی کارکردگی معیاری نہیں اور اسے پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیا جائے تو پھر ریلوے کے متعلق

بھی اس قسم کی شکایات ہیں ۔ روڈ ٹرانسپورٹ کے متعلق بھی اس قسم کی شکایات ہیں ۔ پی ڈبلیو ڈی کے متعلق اس قسم کی شکایات ہیں اور اسی طرح ٹیلیفون کے متعلق بھی شکایات ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : Telephone is a Central subject.

چودھری محمد ادریس ۔ اسی طرح انڈسٹریز کے متعلق اس قسم کی شکایات ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ پولیس کے متعلق بھی اسی قسم کی شکایات ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ تو پھر کیا آپ ان تمام محکموں کو پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیں گے ۔

سردار محمد اشرف خان ۔ کونسا محکمہ ہے جس کے متعلق کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ وہ صرف وزارت ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ شکایات تو ہوتی ہیں بعض جائز ہوتی ہیں اور بعض ناجائز ہوتی ہیں خیر و شر یہ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں لیکن اگر کوئی معقول شکایت ہو تو اس کے ساتھ کچھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں ۔ اگر کسی محکمہ کا کام معیاری نہیں تو یہ کہنا کہ اسے پرائیویٹ سیکٹر کو دے دیا جائے موجودہ حالات میں کسی طرح بھی میرے خیال اور میرے نقطہ نظر سے مناسب نہیں ۔ اس طرح تو ایک مثال قائم ہو جائے گی ۔ اور چھوٹے چھوٹے بہت سے محکمے جن سے پبلک کو برابر فائدہ حاصل ہوتا ہے چند لوگوں کے ہاتھ میں چلے جائیں گے ۔ اور ملک کے لئے نقصان دہ

ثابت ہونگے ۔ ان سے عوام کو فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں مل سکے گا ۔ جناب والا ۔ یہ ایک ایسی مثال قائم ہو جائے گی کہ ہم اس محکمہ کو ایک علیحدہ ادارہ کے ماتحت دے دیں جو نا قابل عمل ہو گا ۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ بجلی کی پیداوار تو واپڈا کرے گا اور بجلی کی تقسیم ایک اور ادارے کو دیدی جائے یہ نا قابل عمل چیز ہو گی اور اس پر کسی طرح بھی عمل نہیں ہو گا ۔ جناب والا ۔ چودھری محمد سرور کو اتفاق سے سوئی گیس کی مثال مل گئی ہے ۔ سوئی گیس produce نہیں کی جاتی بلکہ یہ زمین سے نکل رہی ہے اس کو صرف آگے transmit کر دیا جاتا ہے اور تقسیم کا علیحدہ کاروبار ہے اس کو produce نہیں کیا جاتا جب کہ بجلی produce کرنے کے لئے بہت سے process adopt کرنے پڑتے ہیں ۔ بجلی کی تقسیم ایک ٹیکنیکل job ہے ۔ سوئی گیس کی طرح اس کو کنواں کھود کر نہیں نکالا جاتا کہ آگے اس کو تقسیم کر دیا جائے ۔ یہاں اس کو پہلے produce کرنا ہو گا اور اس کو produce ٹیکنیکل process سے کیا جاتا ہے اگر اس کا production اور تقسیم دو علیحدہ علیحدہ اداروں میں دے دیا جائے تو ایک ناقابل عمل چیز ہو جائے گی ۔ فرض کیجئے production کے وقت کسی ایک action کی وجہ سے ایک لائن میں خرابی ہو جاتی ہے تو تقسیم کرنے والا ادارہ کیا کرے گا وہ بیکار ہو جائے گا ۔ تقسیم کرنے والا ادارہ production کرنے والے ادارے پر الزام لگائے گا اور production کرنے والا ادارہ تقسیم کرنے والے ادارہ پر الزام لگائے گا اور دونوں اداروں میں دو عملی ہونے کی وجہ سے لڑائی ہوتی رہے گی اور اس آپس کی لڑائی کے نتیجہ میں دونوں کو نقصان ہو گا لہذا یہ تجویز کہ اس کی تقسیم ایک پرائیویٹ ادارہ کو دے دی جائے ناقابل عمل ہو گی اور میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ آج دنیا میں حالات جس طرح تبدیل ہو رہے ہیں اور جس تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں اور ہمارے ملک کے ارد گرد کے حالات جس تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ ملک میں دولت آفرین وسائل پر یا کم سے کم بڑے بڑے دولت آفرین وسائل پر حکومت کا قبضہ ہو اور سٹیٹ کا قبضہ ہو تاکہ اس ملک کے ہر آدمی کو برابر کا حق مل سکے اگر ہم ان وسائل کو پرائیویٹ ہاتھوں میں دیتے چلے گئے تو اس اصول کو نقصان پہنچے گا کہ ملک کے وسائل سے ہر آدمی کو فیضیاب ہونے کا حق حاصل ہے چونکہ جناب سرور صاحب کے اس ریزولیوشن سے اس اصول کی نفی ہوتی ہے کہ دولت آفرین وسائل پر سٹیٹ کے ہر آدمی کا حصہ ہونا چاہئے اور ہر آدمی کو اس سے فیض یاب ہونے کا حق حاصل ہے اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اور حاجی صاحب کی ترمیم کی تائید کرتا ہوں ۔

مسٹر نثار محمد خان (پشاور ۔ ۵) ۔ جناب والا ۔ میں حاجی صاحب کی ترمیم کی پر زور تائید کرتا ہوں اور وہ بات جو خواجہ صاحب نے اس ایوان میں کچھ دن پہلے بتائی تھی کہ جو چیز خراب ہو جائے اسے کہا جاتا ہے کہ اسے "واپڈا" ہو گیا ہے ۔ اسی بات کو دہراتے ہوئے میں کہوں گا کہ پشتو میں بھی واپڈا کے متعلق ایک لفظ بنا لیا گیا ہے بلکہ اس کا نام ہی بدل دیا گیا ہے واپڈا کو پشتو میں "واپا بڑا" کہتے ہیں ۔ "واپا بڑا" کا مطلب پشتو میں رشوت اور چوری سے ہے جناب والا ۔ جو دلائل ابھی رانا پھول محمد خان نے دئیے ہیں میرے خیال میں اب ضرورت نہیں ہے کہ اس کے لئے کوئی اور مثال دی جائے جس سے یہ ثابت کیا جائے کہ واپڈا کیا ہے ۔ حقیقت میں واپڈا رشوت اور چوری کا محکمہ ہے ۔ جناب والا ۔ ضرورت ہے کہ اس محکمہ کو باقاعدہ حکومت مغربی پاکستان کا محکمہ بنایا جائے تاکہ

اس میں سے خرابیاں دور ہوں ۔ لہذا میں حاجی صاحب کی اس ترمیم کی پوری تائید کرتا ہوں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** (کراچی ۔ ۸) ۔ جناب والا ۔ اگر کسی محکمہ کی ترقی کا انحصار اس بات پر ہے کہ جس ملک کے کروڑوں انسانوں کو اپنے سر کو دھوپ سے محفوظ رکھنے کے لئے معقول چھت میسر نہیں ہے ان ہی کے پیسے سے ان کا منہ چڑانے کے لئے ۳ ۔۴ کروڑ روپے سے ایئر کنڈیشنڈ عمارت تعمیر کرکے کھڑی کر دی جائے ۔ جناب والا ۔ اگر ترقی کی تعریف یہی ہے کہ جس ملک کے عوام چاول پیدا کرتے ہوں تو بندوق حاصل کرنے کے لئے ان کو اپنی فصلوں سے محروم کر دیا جائے اور اس سے دوسرے ملکوں سے سامان تعیش برآمد کیا جائے اور اس کی گاڑھے پسینے کی کمائی سے جو زرمبادلہ حاصل کیا جائے اسے اس سفید ہاتھی پر خرچ کر دیا جائے جس میں ۴ کروڑ کی لاگت میں سے نصف رقم زر مبادلہ کی شامل ہو ۔ جناب والا ۔ اگر ترقی کی تعریف صرف یہ ہے کہ کسی محکمہ کے افسر ان کو بڑی بڑی تنخواہیں دے کر ان کی تنخواہ کے علاوہ عوام سے رشوت وصول کرنے کے لئے آزاد کر دیا جائے تو یقیناً واپڈا نے ایسی صورت میں بڑی خدمات انجام دی ہیں ۔ جناب والا ۔ ابھی چند دنوں پہلے آپ کو یاد ہو گا کہ اس ایوان میں جب واپڈا بل زیر بحث تھا تو اس طرف کے لوگوں نے بھی اور ہمارے دوسرے معزز ساتھیوں نے بھی واپڈا کی خرابیوں پر بڑی سیر حاصل گفتگو کی تھی تو بجائے اس کے کہ وہ لوگ جو واپڈا کے انتظامات دیکھنے کے ذمہ دار ہیں اس پر کوئی توجہ دیتے ان کا کام صرف یہ رہ گیا ہے کہ ان کے محکموں کی جو بھی برائی کی جائے اس پر جو بھی تنقید کی جائے وہ کھڑے ہو کر اس کی تردید کریں اور اپنے رشوت خور افسروں کی حمایت کے لئے اس ایوان کا وقت ضائع کریں ۔ جناب والا ۔ میں مثال کے طور پر صرف ایک بات عرض

کروں گا کہ ابھی چند دنوں پہلے انجنیئرز کی ایسوسی ایشن کے چیئرمین نے واپڈا کی کارکردگی کے بارے میں ایک مفصل مقالہ لکھا جس میں انہوں نے بتایا کہ واپڈا نے اپنی مشینری خریدنے، ہوائلر جنریٹر کے خریدنے اور پاور equipment کے خریدنے میں کیا کیا کوتاہیاں اور خرابیاں کی ہیں اور جب اس ایوان میں اس کی طرف نشاندہی کی گئی تو وزیر محترم نے یہ فرمایا کہ یہ انجینئر واپڈا کا ملازم تھا اور چونکہ disgruntled تھا اس نے یہ شاخسانہ اٹھایا ہے ۔ disgruntled کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کوئی مفاد حاصل کرنا چاہتا ہے اور جب اس کو وہ مفاد حاصل نہیں ہوتا تو اس کے خلاف آواز بلند کرتا ہے میں پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ بتاتا ہوں کہ جب چیئرمین کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ نہ وہ واپڈا کا ملازم تھا اور نہ اس نے کبھی واپڈا کی ملازمت کے لئے درخواست دی جناب والا ۔ یہ واپڈا کی کارکردگی کا نمونہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ۔ اب سوال یہ ہے کہ جب کسی محکمہ کی خرابیاں ایسی ہو جائیں تو اس محکمہ کے بارے میں کیا کیا جائے ؟ آیا اس کو پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیا جائے یا حکومت کو فوری طور پر اسے دے دیا جائے ۔ میں چودھری صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ جب جسم کا کوئی عضو خراب ہو جائے تو اس کو علیحدہ کرنا ہی اس کا علاج نہیں ہے بلکہ اس کا علاج ان اسباب کا کھوج لگانا ہے جن کی وجہ سے جسم کا عضو بیکار ہوا اس کا علاج حکومت کے پاس اس محکمہ کو کلی طور پر دے دینے سے نہیں ہو گا ۔ اگر اس محکمہ کو صرف حکومت کی نگرانی ہی کی ضرورت ہے اور یہی اس کی اصل خرابی کی وجہ ہے تو حکومت اس خرابی کو رفع نہیں کر سکے گی ۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ یہ خرابیاں کیوں ہوئیں اور ان کا کیا علاج ہے ۔ تو میں اس حق میں نہیں ہوں کہ کلی طور پر اس کو حکومت کے سپرد کر دیا جائے یا اس کو پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیا جائے بلکہ میں یہ عرض

کرنا چاہتا ہوں اور وزیر موصوف کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ ان کو واپڈا کی کارکردگی کا جائزہ لینا چاہئے کہ آخر اس کے نظام میں کیا خرابی ہے اس کا کھوج لگانے کی ضرورت ہے تو کوئی شخص اس سے مطمئن نہیں ہے ۔ لوگ شکایتیں کرتے ہیں ہم بھی شکایت کرتے ہیں ۔ ہر شخص شکایت کرتا ہے ۔ صرف بجلی کے متعلق دیکھ لیں جب ہم اسمبلی کے زمانے میں لاہور آتے ہیں تو روزانہ بجلی کا بریک ڈاؤن ہوتا ہے ۔ ایسا ہونا ایک یقینی امر ہے ۔ آپ کراچی میں ایسی صورت حال نہیں دیکھیں گے وہاں آپ یہ نہیں دیکھیں گے کہ میز کے دراز میں موم بتی رکھی ہو ۔ وہاں بجلی کا انتظام اچھا ہے اور وہاں کے لوگوں کو بجلی والوں پر پورا اعتماد ہے ۔ وہاں بجلی شاذ و نادر ہی فیل ہوتی ہے ۔ آپ لاہور کے کسی ہوٹل میں جائیں کسی دوکان پر جائیں وہاں میز کے دراز میں موم بتی رکھی ہوئی ملے گی وہ اس لئے کہ یہاں لوگوں کو بجلی کے محکمہ پر اعتماد نہیں رہا انہیں اعتماد نہیں رہا کہ یہ واپڈا کا نظام انہیں صحیح طور پر بجلی مہیا کر سکتا ہے ۔ میں حکام سے درخواست کروں گا کہ وہ اس طرف اپنی توجہ دیں ۔ اور نہ تو حاجی صاحب کی ترمیم منظور کریں اور نہ اس قرار داد کو منظور کریں جو کہ چودھری سرور صاحب نے پیش کی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ایوان کی آواز کا کوئی وزن نہیں آپ کسی بات کو بھی منظور کریں ۔ آپ کی قراردادیں اور تمام مطالبات جو آپ اس ایوان میں پیش کرتے ہیں ان کا کوئی وزن نہیں ۔ تو ایک شریف آدمی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ جب وہ محسوس کرے کہ اس کی بات کا وزن نہیں ہے تو وہ اس کو پریس کرنا چھوڑ دے ۔ میں درخواست کر رہا ہوں کہ آپ قراردادیں پیش نہ کریں آپ نے پچھلی دفعہ قرارداد پیش کی کہ صوبہ کے تمام بیکار لوگوں کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے لیکن آپ دیکھیں گے کہ آج تک اس مسئلہ پر عمل درآمد نہیں ہوا ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The Member is not relevant to the amendment.

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ میں اس چیز کے حق میں ہوں کہ قرارداد پیش نہ کی جائے اور اس کی وجہ میں نے اس سے قبل بیان کر دی ہے ۔ میری عرض یہ ہے کہ اس ترمیم کو ایوان منظور نہ کرے اور اس کی وجہ میں بتا رہا ہوں کہ کیوں نہ منظور کرے ۔ میں ایک قدم اور آگے جاتا ہوں آپ کو یاد ہوگا کہ جولائی سن ۶۵ میں آپ کے ایوان نے متفق ہو کر یہ منظور کیا تھا کہ شراب بندی کی جائے ۔ تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے کہ وہ آپ کی قرارداد اور آپ کی تمام خواہشات حکومت کے سرد خانے میں پڑی ہوئی ہیں اور کسی نے اس پر توجہ نہیں دی کہ فوری طور پر حکومت مغربی پاکستان اس چیز کی طرف توجہ دے ۔ حکومت آج تک کوئی کارروائی نہیں کر سکی ۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ شریف آدمی کی عزت نفس کا یہ تقاضا ہے کہ جب وہ محسوس کرے کہ میری بات کا کوئی وزن نہیں ہے تو بہتر ہے کہ وہ خاموش ہو جائے ۔ اس قرارداد کو اس ایوان میں پیش کرکے آپ کیوں اس کو دنیا کے سامنے رسوا کرتے ہیں اور آپ اس کی عزت اور وقار کیوں مٹانے کے درپے ہیں ۔ حکومت سے مطالبہ بھی کریں کہ عوام کی خواہشات پر ہمدردی سے غور کیا جائے لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس پر کوئی کارروائی ہی نہیں ہوتی اور سرے ہی سے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا جاتا تو ظاہر ہے کہ اس قرارداد کو ایوان میں پیش نہیں کرنا چاہئے اس سے سوائے اس بات کے کہ ایوان کا وقار مجروح ہو اور کچھ حاصل نہیں ہے ۔

**صاحبزادہ نورحسن** (بہاول نگر ۔ ۴) ۔ جناب والا ۔ مجھے اس بات کا پورا یقین ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے ہماری آواز اکثر صدا بصحرا ثابت ہو

گی کیوں کہ سابقہ کارروائیوں سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اپنی اجتماعی تنقید کے باوجود ہم بعض مسائل کا حل نہیں کرا سکے جن کے لئے ہم سب کوشاں رہے ۔ تو جناب والا ۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ جو بات قومی مفاد کے خلاف جاتی ہو اس وقت ہم اپنی رائے کا اظہار کریں اور تنقید کریں ۔ میں چند باتیں حاجی صاحب کی حمایت میں عرض کرتا ہوں ۔ ممکن ہے کہ ہمارے محترم مخدوم صاحب کو ناگوار گزریں ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Address the Chair not the Minister.

**صاحبزادہ نور حسن ۔** میں آپکی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ۔

**مسٹر حمزہ ۔** وہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں ۔

**وزیر آبپاشی و برقیات ۔** بشرطیکہ وہ بات دیانتداری سے نہ کی گئی ہو ۔

**صاحبزادہ نور حسن ۔** جب بھی مخدوم صاحب نے اپنے محکمہ کی طرف سے سوالات کا جواب دیا تو انہوں نے دفاعی پوزیشن اختیار کی ۔

**چودھری محمد ادریس ۔** مگر وہ aggressor نہیں ہوئے ۔

**صاحبزادہ نور حسن ۔** قدرت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اس صورت حال پر بھی ایسے کمزور وزیر کا انتخاب کیا گیا ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The Member is not relevant to the amendment. He may please come to the amendment.

صاحبزادہ نور حسن ۔ میں اسی کے متعلق عرض کر رہا ہوں کہ جس کی کمزوری اور کارگزاری پر کنٹرول وہ نہیں فرما سکتے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کمزوری کو کیسے آزمائیں گے آپ ؟

صاحبزادہ نور حسن ۔ واپڈا ہاؤس کی تعمیر سے یہ ظاہر نہیں ہوتا بلکہ کروڑوں روپیہ کے تعمیر شدہ پاور ہاؤسسز اور ان کا اکثر و بیشتر فیل ہو جانا جس کی وجہ سے قوم کا کروڑوں روپیہ ضائع ہوا اور ان کو یہ نقصان برداشت کرنا پڑا ۔ تو یہ اس کی کارکردگی کا مظہر ہے ۔ قومی دولت کا اس قدر ضیاع ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو نیم خودمختار ادارہ نہیں رہنے دیا جانا چاہئے بلکہ اس کو ایسے ادارے میں تبدیل کیا جائے کہ جس سے باز پرس کی جا سکے اور اس ایوان کو حق حاصل ہو کہ وہ اس سے باز پرس کر سکے اور محکمہ موجودہ خود مختار ادارے کی شکل میں نہ رہے ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی (قلات لس بیلہ) ۔ جناب والا ۔ محترم دوستوں کی طرف سے واپڈا کے متعلق بہت سی شکایات آئیں ۔ میں بھی اس سلسلے میں ان کے ساتھ شامل ہونا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ جہاں تک واپڈا کے محکمے کا تعلق ہے میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ آیا اس کو نیم خود مختار سرکاری ادارہ بھی کہنا چاہئے یا نہ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ محترم وزیر صاحب بھی اس محکمے کو سمجھ نہیں سکے ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس محکمے کے افسران کا تعلق ہے ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامی)

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ آپ تو نہیں سمجھتے میں سمجھتا ہوں ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمے کے افسران کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے اور وہ اپنی مصروفیات میں اس قدر مشغول

ہیں کہ ان کی سمجھ میں بھی نہیں آتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں ۔ اور وہ کس قسم کے افسر ہیں ۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ محکمہ کیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں مختصر الفاظ میں صرف یہ کہوں گا اور میں جناب سرور صاحب اور حاجی صاحب دونوں کی مخالفت کرتے ہوئے وزیر صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس سلسلے میں خود سوچیں کہ واپڈا کا محکمہ کیا ہے اس پر کنٹرول کیسے کیا جائے ۔ پچھلی دفعہ جتنے سوالات بھی واپڈا کے متعلق کئے گئے تھے ۔ اور دو سال کے عرصہ میں جتنے سوالات بھی پوچھے گئے میں دریافت کرتا ہوں کہ اتنے عرصہ میں اتنی کوشش کے باوجود ان کا کیا بنا ؟ اور اس ہاؤس میں ۔ اس معزز ہاؤس میں وزیر موصوف جو یہاں جواب دینے کے ذمہ دار ہیں وہ مجبور تھے ۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ واپڈا کے محکمہ والے مجھے جواب نہیں دیتے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** This is not relevant to the amendment.

**چودھری انور عزیز ۔** پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں نہایت ادب سے آپ کے رولنگ سے اختلاف کرتا ہوں ۔ حاجی صاحب نے اپنی ترمیم پیش کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اس محکمہ کو گورنمنٹ کا محکمہ بنا دیا جائے ۔ اس کے حق میں دلیل یہ پیش کی جا رہی ہے کہ یہ محکمہ گورنمنٹ کا بن جانے میں اس میں کون سی تبدیلی واقعہ ہو گی ۔ اگر یہ وزیر برقیات کا محکمہ ہو جائے گا تو اس محکمہ والوں کو مجبوراً ہمارے سوالات کے جواب دینے پڑیں گے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** He is not supporting the amendment, he says.

**Chaudhri Anwar Aziz :** He might be.

**Mr. Deputy Speaker :** I have given a ruling. The Member may please resume his seat.

**مسٹر محمد ہاشم لاسی** ۔ بہتر یہ ہو گا کہ وزیر موصوف اس سلسلہ میں خود ہی سوچیں اور بجائے اس کے کہ اس ہاؤس میں واپڈا کی وکالت کریں وہ اس کے متعلق یہاں کوئی ایسی تجویز لائیں جس سے پبلک اور ممبران کی شکایت کو دور کیا جا سکے ۔ میں دوبارہ عرض کروں گا کہ اتنے بڑے سفید ہاتھی کے لئے ایک کمزور وزیر رکھا گیا ہے ۔ اس کے متعلق وہ سوچیں اور عوام کی شکایات دور کرنے کے لئے کوشش کریں ۔

**میجر محمد اسلم جان** (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میرے دوسرے معزز دوستوں نے فرمایا ہے کہ ایک منہ زور گھوڑے کے لئے ایک طاقتور شہسوار کی ضرورت ہوتی ہے ۔

**ایک ممبر** ۔ سب سے پہلے لگام کی ضرورت ہوتی ہے ۔

**میجر محمد اسلم جان** ۔ اور لگام کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور مہمیز کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ یہاں واپڈا میں نہ لگام ہے نہ اس کے اوپر کاٹھی ہے۔ نہ اسے دوڑانے کے لئے کوئی شہسوار ہے۔ ہمارے شریف اور نیک سیدھے سادے اور بھولے بھالے مخدوم صاحب جو بھی یہ محکمہ والے کہہ دیتے ہیں وہ اس پر یقین کر لیتے ہیں ۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ لابی میں بیٹھ کر وہ خود بھی اعتراف کر لیتے ہیں کہ اس محکمہ میں یہ خرابیاں موجود ہیں ۔ مگر اس معزز ایوان میں آ کر وہ محکمہ کو کسی طریق سے ناراض نہیں کرنا چاہتے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Is the Member in favour of the amendment or against it ?

**Major Muhammad Aslam Jan :** In favour of the amendment.

جناب والا ۔ اس کے اوپر کافی بحث ہو چکی ہے یہ واپڈا ہاؤس ۴ کروڑ

۳۰ لاکھ روپے میں بنا ہے مگر یہاں سوالات کے جوابات میں انہوں نے خود کہا ہے کہ اب بھی واپڈا کے دفتر باہر ہیں ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The resolution is pertaining to electricity, that they have not maintained the supply of electricity and there should be a Government department, and not the construction of the WAPDA House.

**میجر محمد اسلم جان ۔** جناب والا ۔ اس کی ایک مثال ہے ۔ کہ کوئی آدمی جب ایک ڈیپارٹمنٹ میں جاتا ہے تو اسے کسی نہ کسی وجہ سے چکروں میں ڈال دیا جاتا ہے کارکردگی کا جو معیار ہے وہ بہت پست ہے ۔

**مسٹر حمزہ ۔** پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ مجھے یہ فرمائیں کہ واپڈا ہاؤس جو تعمیر کیا گیا ہے اس میں کتنے دفاتر ہیں ۔ اس میں واپڈا کا دفتر ہے ۔ کیا وہ بجلی کی پیداوار اور اس کی تقسیم سے متعلق نہیں ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Not the maintenance of electricity.

**مسٹر حمزہ ۔** اس کا انتظام اور انصرام اور دیکھ بھال تمام افسر اسی ہیڈ آفس سے کر رہے ہیں ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The resolution is : "Whereas WAPDA has completely failed to maintain and supply electricity to the province of West Pakistan..." It does not say about the construction of WAPDA House. That is my ruling.

**میجر محمد اسلم جان ۔** جناب والا ۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے ۔ میں ان چیزوں کی تفصیل میں بالکل نہیں جاؤں گا ۔ آپ بجلی کے فیل ہونے کو دیکھیں ۔ کیا یہ اس ملک کی بدقسمتی نہیں کہ تمام الیکٹریسٹی واپڈا کے حوالے کر دی گئی ہے ۔ ۔ ۔ جناب والا ۔ یہ واپڈا کی ذمہ داری ہے کہ تمام

صوبہ میں صبح شام بجلی فیل ہوتی رہتی ہے ۔ انہوں نے یہاں کہا تھا کہ ایک دن بجلی فیل ہونے سے ایک کروڑ کا نقصان ہوتا ہے ۔ یہ تو حکومت کا نقصان ہے اور لوگوں کا جو نقصان دن رات ہوتا ہے ان کے apparatus جو دن رات چلتے ہیں وہ بند ہو جاتے ہیں اگر لوگوں کو اس کا معاوضہ دیا جائے تو وہ بہت بڑی رقم بن جائے مگر یہاں پر قانون ایسا ہے کہ لوگ عدالت میں مطالبہ نہیں کر سکتے ۔ خاص طور پر پیپلز میں روزانہ بجلی فیل ہو جاتی ہے ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ پیپلز میں بجلی اس دن فیل ہوتی ہے ۔ جب دوسرے دن یہاں محکمہ برقیات کے جواب آتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : That is not a point of order ; Ruled out of order.

میجر محمد اسلم جان ۔ کاش ۔ جناب مخدوم صاحب کسی ایسے مکان میں رہتے جہاں سپیشل جنریٹر نہ لگے ہوں تو انہیں احساس ہوتا ۔ اگر انہیں پیپلز ہاؤس میں رکھا جائے تو انہیں معلوم ہو کہ بجلی فیل ہونے سے لوگوں کو کتنی تکلیف ہوتی ہے ۔ ہم لوگ کام نہیں کر سکتے اس گرمی کے زمانے میں رات کے دو دو بجے تک بجلی بند رہتی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ آپ کو آرام دینا چاہتے ہوں گے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ یہ روزانہ کا معمول ہے ۔

After all, we are saying it is a welfare State, and we are trying to make it a welfare State.

Mr. Deputy Speaker : They want to give mental rest to you.

میجر محمد اسلم جان - جسمانی آرام نہ ہو - تو ذہنی آرام کہاں ہو سکتا ہے - لوگوں کے apparatus بند ہو جاتے ہیں - میری اطلاع یہ ہے کہ بجلی کی تار یورپ کے بعض ملکوں نے condemn کرکے پھینک دی تھی انہوں نے اسے اونے پونے داموں خرید لیا حکومت سے زیادہ پیسے وصول کئے اور یہاں لا کر لگا دیا - اب وہ فیل ہو جاتی ہے اور کئی دن تک بجلی نہیں آتی - کیونکہ ان کے پاس متبادل بجلی کی تار نہیں ہے - اگر انہوں نے تانبے کی جگہ ایلومینیم کی تار لگانی تھی تو اس کی متبادل بھی لانی چاہئے تھی - اب یہاں کروڑوں روپے کے جنریٹر ہیں جو خراب ہو رہے ہیں اور کام نہیں کر رہے - اور اس وجہ سے تمام صنعت خراب ہو رہی ہے - انہیں اس کی کوئی صحیح پلاننگ کرنی چاہیئے تھی - میں تو یہ سمجھتا ہوں جیسے عوام کہتے ہیں - واپڈا کی کوئی انکوائری ہونی چاہئے - عوام یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں ہاتھوں سے ہی نہیں کھاتے بلکہ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں یعنی چاروں سے کھانے کی کوشش کر رہے ہیں - پہلے زمانہ میں جب کوئلہ سے بجلی کے جنریٹر چلتے تھے - ان دنوں عوام کو اتنی تکلیف نہیں ہوتی تھی - مگر اب آئے دن یہ خراب ہوتے رہتے ہیں - راولپنڈی میں سڑک کے ایک طرف واپڈا کی لائن جا رہی ہے اور دوسری طرف راولپنڈی الیکٹرک سپلائی کمپنی کی- واپڈا والوں کی لائن برابر فیل ہو رہی ہے اور دوسری لائن فیل نہیں ہوتی - ایک دن ایک دوست واپڈا کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ دال میں کچھ کالا ہے - دال میں کچھ کالا نہیں بلکہ یہ ساری دال ہی کالی معلوم ہوتی ہے - اس میں پانی ڈالیں سب اسکی کالک باہر نکلے گی - آپ خدارا سوچئے عوام کے ساتھ ظلم کیوں کر رہے ہیں ؟ آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو defend کرتے ہیں - اگر آپ ایسا نہیں کرینگے تو بھی آپ کے ٹیوب ویلوں کو بجلی ملتی رہے گی -

**Mr. Deputy Speaker :** Don't be personal.

میجر محمد اسلم جان ۔ اگر اس کام کو واپڈا والے نہیں چلا سکتے ہیں تو براہ کرم یہ کام کسی پرائیویٹ کمپنی کو دے دیں ۔

**Mr. Deputy Speaker** : The Member said that he was supporting the amendment but now he is saying that it should be given to private sector. I thought the Member said that he was supporting the amendment.

**Major Muhammad Aslam Jan** : I am opposing the amendment of Haji Sardar Atta Muhammad.

**Mr. Deputy Speaker** : Initially the Member said that he was supporting it.

**Major Muhammad Aslam Jan** : The main Resolution.

**Mr. Deputy Speaker** : The Member may please take his seat.

چودھری انور عزیز (سیالکوٹ ۔ ۳) ۔ جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ بہت سے دوستوں نے تقاریر کی ہیں اور اس ترمیم پر جتنی تقاریر ہوئی ہیں وہ متعلقہ ہو چکی ہیں ؟ اگر کوئی آدمی ان تقاریر کے اوپر تقریر کرے تو کیا وہ تقریر متعلقہ ہو گی ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں آپ کا پوائنٹ نہیں سمجھا ہوں ۔

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ میرے کچھ دوستوں نے اس ترمیم پر تقریریں کی ہیں ۔ میں ان تقاریر کے اوپر تقریر کرنا چاہتا ہوں ۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو تقریر کروں ۔

**Mr. Deputy Speaker** : The Member can speak but so far as it is relevant to the amendment.

چودھری انور عزیز ۔ آج آپ کچھ قانون کی باریکیوں میں جا رہے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ اس لئے یہ ہمارا زمانہ ہے ۔ (قہقہہ)

چودھری انور عزیز ۔ آپ کی باریکیوں کے پیش نظر آپ سے پوچھ لیا ہے کہ آیا اسکی اجازت ہے یا نہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ آپ ان کی ہمت بندھائیں ۔ یہ بہت ڈرتے ہیں ۔ (قہقہہ)

چودھری انور عزیز ۔ جناب والا ۔ کچھ لوگوں کو غلط فہمی ہو گئی ہے کہ میں ڈرا ہوا ہوں ۔ ۔ ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ ڈرے ہوئے ہیں ۔ (قہقہہ)

چودھری انور عزیز۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ میں ڈرا ہوا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب والا ۔ دو تین باتیں یہاں کہی گئی ہیں یعنی وزیر برقیات سے متعلق حوالے دیئے گئے ہیں ۔ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ہمارے تمام وزراء صاحبان ہم ممبروں سے خاصی محبت رکھتے ہیں وہ ہمیشہ ہمارے جذبات کا احترام کرتے ہیں ۔ اس سلسلہ میں مخدوم صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے سوالوں کے جوابات وقت پر نہیں دیئے ہیں یا وہ اس محکمہ کو کنٹرول نہیں کر سکے سراسر ناانصافی ہے ۔

جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ جب آپ ایک سسٹم کے ماتحت کام کر رہے ہیں آپ اس پورے سسٹم کو اپنی ذات سے نہیں بدل سکتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں) (اگر حمزہ صاحب کی تقریر ساتھ ساتھ جاری رہی تو جناب والا آپ کو یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ تقریر کون کر رہا ہے)۔ حضور

والا ۔ گذارش یہ ہے کہ جہاں تک autonomous body کا تعلق ہے ان کو اس قسم کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں کہ ان کو کنٹرول کرنے کے لئے وزیر موصوف کے پاس کوئی قانونی ہتھیار نہیں ہے ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جب کسی آدمی کو اختیار کل دے دیئے جائیں تو آہستہ آہستہ اسے احساس ہونے لگتا ہے کہ وہ عقل کل ہے ۔ حالانکہ وہ عقل کل نہیں ہوتا ۔ وہ سمجھتا ہے کہ مجھے اختیار کل حاصل ہیں اور ان اختیارات کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا ۔ کوئی مجھے پوچھ نہیں سکتا ۔ آہستہ آہستہ اسے وہم گزر سکتا ہے کہ میں عقل کل ہوں ۔ ہمارے واپڈا کی جو کنٹرولنگ اتھارٹی ہے وہ اسی حساب کی رو سے کوچ کر گئی ہے اور اسے آہستہ آہستہ یقین ہو چکا ہے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ درست کر رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں میں مخدوم صاحب کے متعلق یہی کہہ سکتا ہوں کہ

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہیں جو سو آپ کریں اور ہم کو عبث بدنام کیا

جناب والا ۔ اب میں حاجی سردار عطا محمد صاحب کی ترمیم کے متعلق اپنی گذارشات پیش کرتا ہوں حاجی صاحب کے خیال کے مطابق یہ ہے کہ یہ کام حکومت مغربی پاکستان کے ایک باقاعدہ محکمہ کے سپرد کیا جائے وہ ہی اس کو اچھی طرح سے چلا سکتا ہے ما سوائے مغربی پاکستان ۔ دنیا کا یہ تجربہ ہے اگر مفاد عامہ کے کام کسی پرائیویٹ سیکٹر کو دیئے جائیں وہ بہتر طریق پر سرانجام پاتے ہیں ۔ واپڈا کے متعلق یہ عرض ہے کہ یہ ایک طرف autonomous body ہے اور دوسری طرف یہ ایک تجارتی ادارہ ہے ۔ یہ لوگوں کو بجلی سپلائی کرتے ہیں اور ان سے پیسے لیتے ہیں ۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ گورنمنٹ کے محکموں کی طرح تمام مراعات حاصل

کرتے ہیں ۔ دوسرے ممالک میں جہاں بجلی پرائیویٹ کمپنیوں کے پاس ہے اگر کسی آدمی کا نقصان بجلی کے بند ہو جانے سے ہو جائے تو وہ اس کمپنی کے خلاف دعویٰ کر دیتا ہے تو اس کا جتنا نقصان ہوتا ہے وہ بجلی کی سپلائی کرنے والی کمپنی اس نقصان کو پورا کر دیتی ہے لیکن یہاں ہزاروں کارخانے اور ٹیوب ویلز ہیں ان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے چونکہ یہ گورنمنٹ کا محکمہ ہے اور یہ گورنمنٹ کے احاطہ اختیار میں ہے اس لئے وہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور جگہ کوئی کیس نہیں کیا جا سکتا ہے کہ لوگوں کا جو نقصان ہوا ہے وہ پورا کر سکیں ۔ میری یہ گذارش ہے کہ اگر آپ اس محکمہ کو گورنمنٹ کی تحویل میں دے دیں گے ۔ (قطع کلامی)

(مخدوم صاحب اگر چاہیں تو میں جناب کی وساطت سے تفصیل میں جا کر ان کو بتا سکتا ہوں ۔ آپ نے صرف یہ قانون نہیں بنایا ہوا ہے کہ جو act of God ہو جائے اس وقت ہم پر مقدمہ نہیں چل سکتا) آپ کو بہت مراعات حاصل ہیں ۔ آپ لوگوں کے ساتھ بجلی سپلائی کرنے کے contract کرتے ہیں ۔ آپ سپیشل کلاز لکھوا لیتے ہیں کہ اگر ہم کسی وقت یا کسی وجہ سے بجلی سپلائی نہ کر سکے تو ہمارے اوپر کوئی مقدمہ نہیں کیا جا سکے گا کیونکہ آپ کا ایک ہی ادارہ ہے جو بجلی سپلائی کرتا ہے ۔ یہ لوگ مجبور ہیں کہ آپ سے بجلی خریدیں ۔ جو بھی آپ ان سے شرائط لکھواتے ہیں وہ ہمیشہ ان کے خلاف ہوتی ہیں جو سپلائر ہوتا ہے وہ شرائط اسکے حق میں ہوتی ہیں ۔ اسکا نتیجہ آجتک یہ نکلا ہے کہ کوئی مقدمہ نہیں ہوا ورنہ آپ کے اوپر اتنے مقدمات ہوتے کہ جتنا آپ کا بجٹ ہے وہ لوگوں کا نقصان پورا کرنے میں خرچ ہو جاتا ۔ لوگوں کی بھٹیاں چل رہی

ہوتی ہیں ان میں لوھا پڑا ہوا تھا بجلی کے بند ہو جانے کی وجہ سے تمام لوھا خراب ہو جاتا ہے ۔ پلاسٹک کے کارخانوں میں ہزاروں روپے کا مال پڑا ہوا ہوتا ہے جب کام شروع ہو جاتا ہے اس وقت ان کی بجلی بند ہو جاتی ہے ۔ Incubator میں انڈے رکھے ہوتے ہیں ان کے ۱۹ دن پورے ہو چکے ہوتے ہیں دو دن کے بعد بچے نکلنے ہوتے ہیں ۔ آپ کی بجلی چار گھنٹے کے لئے بند ہو جاتی ہے وہ ہزاروں چوزے مر جاتے ہیں ۔ یہ اتنے چوزوں کے مرنے کا نقصان آپ کی گردن پر آتا ہے ۔ (قہقہہ) میں یہ بات درست عرض کر رہا ہوں کہ آپ کا محکمہ مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہو کہ آپ کے محکمہ کی کارکردگی کی وجہ سے آپ کے اوپر مقدمہ چلایا جا سکے تو لوگوں کو اتنے زیادہ پیسے دینے پڑیں گے کہ آپ کا بجٹ ماشاء اللہ سارے کا سارا ادھر چلا جائیگا ۔ میں حاجی صاحب کی ترمیم کی اس لئے مخالفت کرتا ہوں کہ اگر یہ محکمہ گورنمنٹ کو دے دیا گیا یا یہ اس کا ایک ڈیپارٹمنٹ بن گیا تو جو خامیاں ہم اس وقت دیکھ رہے ہیں وہ دور نہیں ہو سکیں گی ۔ اگر یہ پرائیوٹ سیکٹر کو کام دے دیا جائے تو یقینی بات ہے کہ وہ لوگ اس کے ذمہ دار ہوں گے ۔ ان کو باقاعدہ کاروباری طور پر اسے چلانا ہو گا ۔ اس لئے بہتر ہے کہ چودھری محمد سرور صاحب کے ریزولیوشن کو پاس کیا جائے اور حاجی عطا محمد صاحب کی ترمیم کو نامنظور کیا جائے ۔

**چودھری محمد نواز** (ساہیوال ۔ ۲) ۔ میں اس قرار داد کے محرک چودھری محمد سرور خان صاحب کو مبارکباد کا مستحق سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایک عظیم خرابی کی نشاندھی کی ہے اور اس کے ساتھ ہی میں اپنے معزز دوست مخدوم صاحب کو بھی مبارکباد کا مستحق سمجھتا ہوں کیونکہ انہوں نے اس قرار داد کی مخالفت نہیں کی ہے جس کا مطلب یہ ہے

کہ انہوں نے اس محکمے کی خامیوں اور غلطیوں کو تسلیم کیا ہے۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ یہ خود مختار ادارے اس لئے معرض وجود میں آتے ہیں کہ کسی کام کو یا کسی عظیم منصوبے کو بطریق احسن پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ لیکن یہ ادارے یا خود مختار ادارے یا یہ واپڈا جس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا اس کے حالات اس مقصد کے بالکل برعکس ہیں۔ اس ادارے میں جو خرابیاں موجود ہیں اس کے متعلق آج بھی اور اس سے پیشتر بھی بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ اس ایوان میں مختلف اوقات میں میرے سوالوں کے جو جوابات اس محکمے کے متعلق دیئے گئے ہیں وہ میں مختصر طور پر عرض کئے دیتا ہوں جن سے یہ معلوم ہو گا کہ یہ محکمہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں کس طرح ناکام رہا ہے۔ مثال کے طور پر میرا ایک سوال نمبر ۱۱۴۷۸ تھا۔ میں نے اس سوال میں یہ پوچھا تھا کہ بجلی کی کل پیداوار کتنی ہے اور یہ کہ آپ کی حقیقی consumption کتنی ہے اور اسکے علاوہ آپ کی بجلی پیدا کرنے کی استعداد کتنی ہے۔ انہوں نے اس کا جواب دیتے ہوئے جو اعداد و شمار فراہم کئے تھے وہ یہ تھے۔ بجلی کی پیداوار ۳۹۲۳۰۸۴ ملین۔ consumption ۲۸۱۱۰۳۱ ملین۔ اس کے بعد جب میں نے پوچھا کہ جو بجلی آپ پیدا کرتے ہیں کیا وہ ساری کی ساری صرف ہو جاتی ہے اور اگر نہیں تو اسکی وجوہات دریافت کی تھیں۔ یعنی یہ کہ جس قدر بجلی پیدا ہوتی ہے اگر وہ تمام صرف نہیں ہوتی تو آیا بقایا بجلی چوری ہو جاتی ہے یا اس کا کوئی اور سبب ہے۔ تو انہوں نے اس سوال کا جواب یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

"However, the difference in Units generated and Units sold comprises mostly of Units used in auxiliary power stations, Grid, stations etc."

یعنی وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس محکمے میں خرابیاں ہیں لیکن انہوں نے یہ جو کہا ہے کہ

"A percentage of energy is also lost due to stealing."

میں ان سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ ان کے اپنے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق جو چوری ہوتی ہے یا جو بجلی ضائع ہوتی ہے اسکی مقدار کل پیداوار کا تیس فیصد حصہ ہے تو کیا یہ small percentage ہے۔ یہ میں ان کے جواب سے حوالہ دے رہا ہوں اور یہ بتا رہا ہوں کہ یہ جواب غلط دیا گیا ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس محکمے کی نااہلی کس مقام پر پہنچ چکی ہے۔

اس کے بعد ایک اور سوال میں نے پوچھا تھا کہ واپڈا نے مختلف سالوں میں کتنے ٹیوب ویل نصب کئے ہیں جس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا تھا کہ ۱۹۶۱-۶۲ء سے لیکر ۱۹۶۵-۶۶ء تک ۲۰۹۶ ٹیوب ویل نصب کئے گئے تھے ۔ اس کے متعلق میں نے مزید یہ دریافت کیا تھا کہ جو ٹیوب ویل انہوں نے نصب کئے تھے ان میں سے فوری طور پر یعنی اسی وقت لگائے تو گئے تھے لیکن چالو نہیں کئے گئے تھے ان کی تعداد کیا تھی ۔ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ ایسے ٹیوب ویل پچاس تھے اس کے بعد میں نے پوچھا تھا ان ٹیوب ویلوں کی تعداد کیا ہے جو نصب کئے جانے کے کچھ عرصہ کے بعد خراب ہو گئے ۔ انہوں نے اس کی تعداد ۳۸۳ بتائی تھی ۔ تو اگر ان اعداد و شمار کو دیکھا جائے اور ان کے محکمے کی کارکردگی کو دیکھا جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ محکمہ اپنی ذمہ داروں کو پورا کرنے میں بالکل ناکام رہا ہے اور اس طرح انہوں نے حکومت کا اور قوم کا روپیہ ضائع کیا ہے ۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے

کہ چودھری محمد سرور خان صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے کہ بجلی کی پیداوار اور اس کی تقسیم نجی اداروں کو سونپ دی جائے ۔ آیا یہ بہتر ہو گا یا نہیں ۔ تو میرے خیال میں میں ان کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی مرض کا علاج یہ نہیں ہے کہ اس کو لاعلاج سمجھ کر چھوڑ دیا جائے بلکہ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ آخر اس کا حل کیا ہے ۔ جیسا کہ حاجی صاحب نے فرمایا ہے مجھے ان سے اتفاق ہے کہ حکومت کا اپنا کوئی ادارہ بنا کر اس کے متعلق کچھ سوچ بچار کرنا چاہیئے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ اگر اس محکمے کو دو مختلف اداروں میں تقسیم کر دیا جائے اور ایک کے ذمے بجلی کی پیداوار اور دوسرے کے سپرد اس کی تقسیم کا کام کر دیا جائے تو میرے خیال میں اس سے بہتر نتائج برآمد ہوں گے ۔ ان معروضات کے ساتھ میں حاجی صاحب کی تحریک کی تائید کرتا ہوں ۔

**Mr. Deputy Speaker :** I will now put the amendment to vote.

The question is :

> That in the proposed Resolution, between the word "that" and "the" occurring in line 6, the words "in order to improve", be inserted ; and for the words should be entrusted to private sector" occurring in lines 9-10, the comma and words, "the autonomous status of WAPDA should be abolished and instead it should be formed a regular department of the Government of West Pakistan", be substituted.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** In case of the second amendment the required notice has not been given. It is ruled out of order. Before I put the Resolution as amended I would ask the Minister of Food if he wishes to say something, on the main Resolution as amended.

**چودھری محمد نواز** ۔ آپ نے ان کی دو دفعہ opinion لی ہے اب مخدوم صاحب پھر اسی ترمیم پر بولنا چاہتے ہیں ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Not on the amendment. He wishes to speak on the main resolution as amended. The Resolution stands in the name of Chaudhri Muhammad Idrees.

**چودھری محمد ادریس** ۔ ابھی تو جناب main resolution زیر بحث نہیں آیا main resolution تو آپ اب put کر رہے ہیں وہ اب زیر بحث آئے گا ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ آپ معزز وزرا کو کہیں کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں ۔ وزیر تعمیرات ہمارے محرک قرار داد کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ وہ ان کو یہ نہ کہہ دیں کہ اپنی قرار داد واپس لے لیں ۔

**Khan Malang Khan :** Point of order.

**Mr. Deputy Speaker :** Just a minute.

*(A short pause)*

**Mr. Deputy Speaker :** Yes, what is the Member's point of order ?

**خان ملنگ خان** ۔ جناب والا ۔ نہ تو اس resolution کی وزیر صاحب نے مخالفت کی اور نہ ہی اس ترمیم کی مخالفت ہوئی ہے resolution بمع ترمیم کے انہوں نے منظور کر لیا ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker**: No. No. That is not the position. The amendment is carried and I will now put the Resolution as amended to the House. It is now upto any one to oppose or unoppose it.

> "Whereas the WAPDA has completely failed to maintain and supply electricity to the Province of West Pakistan, this Assembly is of the opinion that in order to improve the maintenance and supply of electricity in the Province of West Pakistan the autonomous status of WAPDA should be abolished and instead it should be formed a regular department of the Government of West Pakistan", be substituted.

**Minister of Irrigation & Power** (Makhdum Hamid-ud-Din): I oppose it.

جناب سپیکر ۔ مجھے بخلاف توقع اس ریزولیوشن پر کچھ کہنا ہو گا ۔ اس سے پہلے ہم واپڈا کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال چکے ہیں ۔ اس کی مبادیات اور اس کی تفصیلات کی پورے طور پر تشریح کر چکے ہیں ۔ مجھے آج کوئی تشویش اس لئے لا حق نہیں ہے ۔ اور جناب سپیکر ۔ آج میں آپ کو مطمئن اس لئے دکھائی دے رہا ہوں ۔ کہ اس سے پیشتر واپڈا آرڈیننس کے متعلق میں اس معزز ایوان میں vote of confidence حاصل کر چکا ہوں ۔ داد تحسین لے چکا ہوں ۔ مگر بخلاف احتیاج مجھے اس ریزولیوشن کے متعلق کچھ عرض کرنا ہو گا ۔

جناب والا ۔ پہلے تو میں حاجی صاحب کی ترمیم کے متعلق جسے میں oppose کر چکا ہوں ۔ کچھ عرض کروں گا ۔ اس میں کوئی ایسی خاص بات تو نہیں تھی البتہ انہوں نے یہ کہا کہ فلاں یونٹ ۔ فلاں یونٹ خراب ہے ۔ باقی تو مجھے ان سے اتفاق نہیں البتہ حیدرآباد کے متعلق اس

حد تک اختلاف ہے کہ وہاں اس وقت مقابلتاً ضرورت کے برقی قوت کی کمی ہے ۔ کیونکہ ناردرن گرڈ اس وقت تک وہاں expand نہیں ہوا ۔ مگر ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم دو نئے turbines وہاں لگا کر کوٹری سے اسے link کرکے حیدرآباد کی ضروریات کے لئے برقی قوت جلد از جلد مہیا کر رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ خیرپور میں جو واپڈا کالونی ہے ۔ وہاں مرغیوں کے رہنے کی جگہ بھی air-conditioned ہے ۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے ۔ البتہ وہاں اس کالونی میں لوگوں کی families رہتی ہیں ۔ consultants کی families بھی رہتی ہیں لیکن میں ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں جا کر انہوں نے کب یہ مرغیاں دیکھی تھیں ؟ اور کیسے معلوم ہوا کہ ان کے رہنے کی جگہ air-conditioned ہے مجھے تو اس کے متعلق کچھ علم نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ محترم رانا پھول محمد خان صاحب نے دو چار باتیں عوام کی شکایات کے متعلق کی ہیں ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے بسا اوقات ممبران حضرات سے عرض کیا ہے کہ جب بھی آپ کو واپڈا کی رشوت ستانی یا میٹر ریڈنگ کے متعلق یا کسی قسم کی اور کوئی شکایت ہو تو بجائے اس کے کہ مجمل صورت میں ، اسے generalise کرکے کوئی opinion دی جائے ، جب آپ کو اس قسم کے کسی مخصوص واقعہ کا علم ہو تو از راہ عنایت آپ اگر مجھے بتلا سکیں ، نشاندھی کر سکیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہاں سے کوئی سپیشل پولیس آفیسر یا جو الکوائری ڈیپارٹمنٹ complaints کا ہے ۔ اس کا کوئی آدمی physically آپ کے ساتھ جائیگا اور اس موقع پر پہنچ کر کارروائی کرے گا اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی ۔ مگر جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ، مجھے بصد افسوس یہ عرض کرنا پڑے گا کہ میرے اپنے

دوستوں میں سے بعض صاحبان شکایات لائے ہیں ۔ میں نے کہا کہ آپ یہ شکایات کم سے کم ہمیں دے تو دیں ۔ وہ تیار ہو گئے لیکن جب ہم نے ان سے یہ درخواست کی کہ آپ یہ شکایات درج کرا دیں کیونکہ اس میں تھوڑا سا ذمہ داری کا involved, element ہو جاتا ہے اور آپ کے ساتھ اسی وقت ہمارا جو سپیشل پولیس افسر ہوتا ہے ، وہ جائے گا یا Investigation Officer جائے گا تو انہوں نے انکار کر دیا ۔ تو جب تک اس کے متعلق دونوں طرف سے تعاون نہیں ہو گا کسی قسم کی generalised statement کر دینے سے یہ تو ٹھیک ہے کہ اطلاع ہو جائے گی مگر اس کا مداوا یا تدارک نہیں ہو سکتا ۔ بہر حال میں یہ عرض کروں گا ۔ میجر صاحب فرما رہے تھے کہ لابی میں میں نے اعتراف کیا ہے ۔ میں نے اعتراف اس حد تک کیا ہے اور اب بھی کرتا ہوں کہ معاشرے میں اس قسم کی چیزیں ضرور ہیں ۔ تو ابھی میں عرض کر رہا تھا کہ کچھ ایم پی اے میرے دوست میری اس درخواست پر لائے بھی کچھ آدمی ۔ مجھے چیئرمین واپڈا نے کہا کہ وہ generalised شکایت تو ممکن ہے فرما دیں مگر تعاون نہیں کریں گے ۔ مجھے معلوم ہے ۔ میں نے ایک دو دفعہ اس کا trial کرکے دیکھا ۔ انہوں نے شکایت درج کرانے سے انکار کر دیا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جب تک کچھ نہ کچھ تھوڑا سا آپ تعاون نہیں فرمائیں گے اس وقت تک میں نہیں سمجھتا کہ ان مشکلات کا ازالہ ہو سکے ۔ تو میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ جو شخص اس بات کے لئے تیار ہو اور یہ کوئی پولیس سٹیشن پر شکایت درج کرانا تو نہیں ہے ۔ ہمارے پاس کم از کم ایک رکن complaint درج کرانے کے لئے تیار ہو تو میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے ساتھ اسی وقت ہمارا Inquiry Officer یا Investigation Department کا یا پولیس کا افسر آپ کے ساتھ جائے گا ۔

اور انشاءاللہ شکایت رفع ہو جائے گی ۔ جہاں تک رانا پھول محمد خان کے دوسرے سوال کا تعلق ہے میں ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کراؤں گا کہ انہوں نے اپنے question میں مجھ سے یہ دریافت کیا تھا کہ یونین کونسل کا ایک آدمی meter reading کے لئے جانا چاہیئے اور اس سلسلہ میں انہوں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا تو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ میں آج بھی اس بات کو قبول کرتا ہوں کہ جب کسی یونین کونسل کا چیئرمین یہ کہے گا کہ یونین کونسل کی boundary میں عوامی سطح پر کوئی انتظام کیا جائے کہ جس سے meter reading کا کام check کیا جا سکے تو ہم عملہ کو ہدایت کریں گے کہ وہ آپ کے عوامی نمائندگان سے اور یونین کونسل کے ممبران سے تعاون کریں ۔ وہ اسکی اطلاع دیں گے کہ فلاں میٹر ہم check کرنے جا رہے ہیں کوئی آدمی جا کر دیکھ سکتا ہے کہ وہ کس حد تک صحیح کر رہا ہے یا غلط کر رہا ہے ۔ تو اس قسم کی directions ہم نے اپنے محکمہ کو بھیج دی ہیں کہ جب کوئی یونین کونسل اس قسم کی تحقیق کرنا چاہے تو آپ کو چاہیئے کہ اطلاع دے کر جائیں کہ ہم فلاں فلاں جگہ جا رہے ہیں ۔ وہ جہاں اس بات کی چیکنگ کرنا چاہیں ، کر سکتے ہیں ۔ تو یہ بات بھی میں ان کی قبول کرتا ہوں ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مجھے ۔ ۔ ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The Minister may please address the Chair.

**وزیر آبپاشی و برقیات** ۔ میں ان کو جواب دے رہا ہوں ۔

باقی سوالات کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ واپڈا نے سوالات کا جواب نہیں دیا ۔ اس کے متعلق جو غلط فہمی ہے ۔ میں اس کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ اس کی وجہ یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ صحیح ہے کہ ان کو procedure کا علم نہیں تھا ۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ جملہ سوالات جو ہیں ، یہ pool کر دیئے جاتے ہیں ۔ تو اس سلسلہ میں ان کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ جیسے ہی نوٹس دیا جائے ۔ ویسے ہی اس کے مطابق جوابات دیئے جانے ہوتے ہیں ۔ اور اتفاق سے ابتدا میں وہی سوال آگئے جن کے وہ جواب نہیں بھیج سکے تھے ۔ باقی بہت کافی جوابات وہ دے چکے تھے ۔ اب جب کہ ان کو سمجھا دیا گیا ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی کمی نہیں رہے گی ۔

جہاں تک محترم حمزہ صاحب کا تعلق ہے ۔ مجھے ان کو سمجھانا تو نہیں چاہیئے مگر میں دیگر دوستوں سے عرض کروں گا کہ آپ اس کو اس شکل میں نہ دیکھیں کہ تین سو میگاواٹ capacity ہے اور دو سو تیس چل رہی ہے ۔ باقی ستر میگاواٹ کا ضیاع ہو رہا ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ ہم نے مختلف stations کو co-ordinated رکھنا ہے ۔ جہاں جتنی ضرورت ہو اس کے مطابق generation کے سلسلہ میں regulation کر دیتے ہیں ۔ جب ہماری demand بڑھ جائے گی تو regulation ہماری product-ion کو بڑھا دے گی ۔ تو یہ غلط فہمی ہے کہ تین سو generate ہو کر ستر ضائع ہو رہی ہے ۔ وہ تین سو generate ہی نہیں ہو رہی ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The Minister should please address the Chair.

**وزیر آبپاشی و برقیات** ۔ مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ میری طرف توجہ نہیں فرما رہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** That is not the reason for not addressing the Chair.

**Minister of Irrigation & Power :** I am supposed to address the Chair, and I am addressing the Chair. With this intention I am speaking that I am addressihg the Chair. Because sometimes Sir, as you know, a regular commentary goes on, and when most responsible members, like Khawaja Sabib, speak, naturally out of nature I have to divert my attention towards them.

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان کو کسی قسم کا اس بات کا احتمال نہیں ہونا چاہیئے ۔ اس وقت بھی جتنی firm capacity ہے یا ملک کی demand ہے ۔ اسکے مطابق ہمیں ہر سٹیشن کو moving condition میں رکھنا ہوتا ہے ۔ کسی کو ultimate بند نہیں کر سکتے ۔ اس لئے کہ اس سے voltage problems ہوتی ہیں ویسے تو منگلا سےشروع کریں تو ملتان تک چلا جائے گا ۔ یا خدا جانے کہاں تک چلا جائیگا ۔ مگر اس میں involved, voltage problems ہوں گی ۔ لہذا reduced capacity پر ہمیں اپنے مختلف generators کو run کرنا پڑتا ہے ۔ تو جتنی demand ہے ۔ اتنی اس کے مطابق ہماری generation ہو رہی ہے ۔ یہ نہیں ہے کہ generation تین سو ہو کر دو سو تیس consume کر رہے ہیں ۔ میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ وہ از راہ عنایت اپنی اس غلط فہمی کی تصحیح فرما لیں ۔

تو جناب والا ۔ اب میں اصل subject کی طرف آتا ہوں جس کے متعلق یہ ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ جب کوئی irrelevant بات ہو یا بحث ہو تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو اس کا جواب نہ دیا جائے لیکن یہ چیز احترام کے منافی ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Who is to decide whether it is relevant or not-the Chair or the Minister ?

**Minister for Irrigation & Power :** Of course, the Chair.

**Mr. Deputy Speaker :** When I have allowed that they are relevant. .. ..

**Minister for Irrigation & Power :** I am not questioning or contradicting that but I am merely expressing what I have heard and this is what I have expressed. I don't ask for your pronouncement with regard to the ruling. If the worthy Chair is that liberal ; it is alright. I don't question it. I always seek assistance and help from you.

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اصل ریزولیوشن جس کے متعلق یہ بحث ہو رہی ہے اور جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس محکمہ کو bifurcate کر دیا جائے اور اسے پبلک سیکٹر منتقل کر دیا جائے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ آپ کا مطلب ہے پرائیویٹ سیکٹر کو منتقل کر دیا جائے ۔

**وزیر آبپاشی و برقیات** ۔ جی ہاں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب بڑی دلچسپی سے سن رہے ہیں ۔

**صاحبزادہ نور حسن** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ معاملہ تو ختم ہو چکا ہے ۔ That is finished. The resolution stands amended

**Mr. Deputy Speaker :** He has a right to speak on it.

**وزیر آبپاشی و برقیات** ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا اور معزز ارکان میری گذارشات کی طرف متوجہ ہوں گے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Private sector is out of question because now the question is that it should be a Department of Government.

**وزیر آبپاشی و برقیات** ۔ جناب والا ۔ بعض مخصوص حالات کے پیش نظر حکومت نے اس بات کو اس حد تک محسوس کیا ہے کہ اس احتجاج کے تابع ایک کمیٹی بنائی جائے بلکہ بنا دی گئی ہے جو اس بارے میں اس چیز کو exploit اور explain کر رہی ہے ۔ کہ آیا یہ مناسب ہو گا کہ واپڈا کی activities کو bifurcate کر دیا جائے یا اس کی پیداوار اور تقسیم کو ایک طرف کر دیا جائے ۔ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ بعض مخصوص حالات کو appreciate کرتے ہوئے اور بعض ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے حکومت کافی عرصہ پہلے اس سلسلہ میں ایک High Power Committee مقرر کر چکی ہے ۔ جو اس بارے میں اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے گی کہ آیا یہ مناسب ہو گا کہ واپڈا کی activities کو bifurcate کر دیا جائے یا نہ کیا جائے ۔ میں اس ہاؤس کو اس بات سے روشناس کرانا چاہتا ہوں کہ حاجی صاحب نے جو ترمیم پیش کی ہے بادی النظر میں اس میں بہت سی مشکلات ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ایک تو پرائیویٹ سیکٹر کو کروڑوں روپیہ یعنی زر کثیر خرچ کرنا ہو گا ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Private sector has already been rejected by the House.

**Minister for Irrigation & Power :** Original resolution related to private sector.

**Mr. Deputy Speaker :** In the original resolution the recommendation was that it should be taken up by private sector and it has been

rejected. In its place an amendment has been accepted that it should not be an autonomous body but a department of government. Now, the resolution before the House is that it should not be an autonomous body but a department of government and the Minister has opposed that.

**Minister for Irrigation & Power :** That it should remain as it is.

آپ کا مطلب ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کو کیوں نہیں دینا چاہئے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The House has already rejected its being taken over by private sector. The Minister should not go into the private sector past of it.

**خواجہ محمد صفدر ۔** آپ اس بات کے متعلق ارشاد فرمائیں ۔ کہ واپڈا کو ایک محکمہ کیوں نہیں بنانا چاہئے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The Minister has said that it being made an attached department is under consideration.

**Minister for Irrigation & Power :** It can be considered through various aspects. It is up to the Committee.

**حاجی سردار عطا محمد ۔** اب وزیر صاحب کو کون سمجھائے ۔

**وزیر آبپاشی و برقیات ۔** اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ یہ چیز بھی زیر غور ہے کہ اس کے operation کو separate کر دیا جائے اور ایک کارپوریشن بنا دی جائے ۔ یہ بات بھی زیر غور آ سکتی ہے اور اس کو کسی شکل میں attached department بنایا جا سکتا ہے اس چیز کا امکان ہے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ کتنا امکان ہے ۔

**وزیر آبپاشی و برقیات** ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ چارٹر کا purpose بھی یہی تھا ۔ اس خیال کے پیش نظر کہ اس ریزولیوشن کے متعلق کہ پبلک سیکٹر سے پرائیویٹ سیکٹر کو منتقل کرنے کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The House has already rejected it being in the private sector.

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب ۔ آپ نے وزیر صاحب کو پندرہ منٹ دیئے ہیں آپ ذرا دیکھ لیں ۔ سمجھ لیں ۔

**مسٹر ڈپٹی سپیکر** ۔ میں ان کو ۳۰ منٹ بھی دے سکتا ہوں ۔

**وزیر آبپاشی و برقیات** ۔ واپڈا کے اتنے وسیع کام کے لئے جو ایک چارٹر مرتب کیا گیا تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ ڈویلپمنٹ کے کام کو تیز رفتار سے برقرار رکھا جائے ۔ اب اگر اس چارٹر کو amend کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ speedy development کے لئے جو objective تھا وہ ضائع ہو جائے گا اور وہ مقصد فوت ہو جائے گا اس وقت جتنی جلد ترقی ہو سکتی ہے اور چارٹر کی وجہ سے جس کام کو تکمیل پذیر کیا جا سکتا ہے اگر اس میں ترمیم کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں ہمیں نقصان لا حق ہو گا ۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اس ریزولیوشن as amended کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اور معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کی تائید نہ فرمائیں ۔

**Mr. Deputy Speaker :** I will now put the Resolution as amended. The question is :

> That whereas the WAPDA has completely failed to maintain and supply electricity to the Province of West Pakistan, this Assembly is of the opinion that in order to improve the maintenance and supply of electricity in the Province of West Pakistan, the autonomous status of WAPDA should be abolished and instead it should be formed a regular department of the Government of West Pakistan."

Those who are in favour of it should say 'AYE'.

*(Voices - 'AYE')*

Those who are against should say 'NOE'.

*(Voices - 'NOE')*

I think 'NOES' have it ;

**Mr. Hamza :** I claim division Sir.

**Mr. Deputy Speaker :** Airight ; those Members who are in favour of the Resolution being passed should rise in their places.

*(Five Members rose in their places).*

Now, those Members who are against should rise in their places.

*(28 Members rose in their places).*

The Resolution stands rejected.

مسٹر حمزہ ۔ صرف اتنی ہی تکلیف دینا ہے اس سے زیادہ نہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ قول و فعل میں اتنا تضاد ہے ۔ چودھری محمد سرور تو اٹھ ہی نہیں رہے ہیں شاید ضمیر سلامت نہیں کر رہا ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی - اسمبلی کی تاریخ میں شاید یہ پہلی چیز ہو گی کہ مجوز اس کے خلاف کھڑا ہو رہا ہے -

---

## RE : CONSTRUCTION OF A MOSQUE AT THE 'PIPALS' (M.P.A's RESIDENTIAL QUARTERS).

**Mr. Deputy Speaker :** Next Resolution by Malik Qadir Bakhsh ; the Member has authorised Chaudhri Muhammad Qasim Mela to move the Resolution on his behalf. Yes please.

چودھری محمد قاسم میلہ - میں تحریک پیش کرتا ہوں

کہ ارکان صوبائی اسمبلی کے رہائشی کوارٹرز میں ایک مسجد کی اشد ضرورت ہے لہذا اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ ۱۹۶۸ء کے دوران وہاں ایک چھوٹی سی خوبصورت مسجد تعمیر کی جائے اور اس مقصد کے لئے ۶۹ - ۱۹۶۸ء کے بجٹ میں سرمایہ مختص کیا جائے -

**Mr. Deputy Speaker :** The Resolution moved is :

> That whereas the need of a mosque at the 'Pipal's (M.P.A's Residential Quarters) cannot be over-emphasised, this Assembly is of the opinion that a small and beautiful mosque be constructed there during 1968 and that funds for this purpose be allocated in the Budget for 1968-69.

*(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Yusaf Ali Shah, occupied the Chair).*

مسٹر حمزہ (لائل پور - ۶) - Opposed جناب سپیکر - عرض یہ ہے

کہ میں اس ایوان میں معزز ارکان کے جذبات کو مجروح نہیں کرنا چاہتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسی ایوان میں شراب کے استعمال کو خلاف قانون قرار دینے کے لئے جب مسودہ قانون پیش ہوئے تو میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ احکام خداوندی جن کا واضح طور پر قرآن میں ذکر ہے مسلمانوں کے تمام کے تمام فرقوں کے نقطہ نظر سے جن چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے جن کے متعلق کسی کو بھی اختلاف نہیں ۔ لیکن اس اسمبلی کے بہت سے ممبران نے ان حرام چیزوں کو حلال قرار دینے کے لئے تو میں نہیں کہہ سکتا مگر ان کو جاری رکھنے کے حق میں ووٹ دیئے ۔ جناب سپیکر ۔ نماز ادا کرنا مسلمانوں کے نزدیک فرائض میں سے ایک فرض ہے اور مجھے بھی جب موقع ملتا ہے نماز ادا کرتا ہوں لیکن اگر ہمارے قول و فعل میں اس قسم کا تضاد ہے کہ ہم مسجدیں تو بناتے ہیں نمازیں ادا کرتے ہیں اور جمہوریہ پاکستان کے معزز شہری کہلاتے ہیں اس آئین کا احترام کرتے ہیں اس کا حلف اٹھاتے ہیں اور وہ آئین جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنائیں گے ۔ میرے نزدیک جو شخص حرام کو حلال قرار دیتا ہو یا اس کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرتا ہو وہ شخص جو کہ اس حکومت کی حمایت کرتا ہو اور شراب کو ممنوع قرار نہیں دیتا اور جوئے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اسے مسجد بنانے کی فکر نہیں ہونی چاہئے ۔ جب ہماری جانب سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ شراب کے استعمال کو ناجائز قرار دیا جائے ام الخبائث کے استعمال کی سختی سے مخالفت کی جائے لیکن مجھے نہایت دکھ کے ساتھ نہایت افسوس کے ساتھ اور مجبوری کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ معزز ارکان نے اس کو جانتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے حکومت کی حمایت کرنا مناسب سمجھا ۔ آج عملی زندگی میں جو شدید قسم کا بحران لا حق ہے اس کی

بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں ۔ آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ ہم نے آج سے چند دن پہلے ایسے قوانین پیش کئے جن کے تحت ایک قاتل جس کو قاتل قرار دیا جائے موت کی سزا نہیں دی جائے گی ۔

**ملک معراج خالد** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس ریزولیوشن میں ایک میری ترمیم تھی کیا اسے move کرنے سے پہلے حمزہ صاحب اس کو oppose کر سکتے ہیں ۔ میرے خیال میں وہ amendment پہلے آنا چاہئے تھی ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ اس ریزولیوشن سے پہلے تو معراج خالد صاحب کا ایک ریزولیوشن بھی تھا اس کو پہلے آنا چاہئے تھا ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ وہ بہت اہم ریزولیوشن ہے اور وہ اس کو move کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ حمزہ صاحب ابھی آپ تشریف رکھئے اس ریزولیوشن میں ملک معراج صاحب خالد کی ایک ترمیم ہے قاعدہ کے مطابق وہ پہلے ترمیم پیش ہونی چاہئے اس کے بعد اس پر بحث ہو سکتی ہے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ ملک معراج خالد صاحب

کو اس سٹیج پر اس ترمیم کو پیش کرنے کی اجازت دیتے ہیں تو آپ ان پر رحم کیجئے اور انہوں نے جو قرار داد ریس کورس کے بارے میں دی تھی جسے وہ پیش کرنے والے تھے اسے بھی پیش کرنے کی اجازت دیجئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب ملک معراج خالد صاحب کو اپنے جذبہ اسلامی دکھانے اور اپنی پوزیشن واضح کرنے کا موقع مہیا کیا جائے ۔ اس سے کیا فائدہ کہ ایک طرف تو مسجدیں بنانے کے لئے تیار ہیں اور دوسری طرف ریس کورس میں جؤا کھیلنے کا انتظام کر رہے ہیں ۔

**Malik Miraj Khalid :** Sir, I beg to move :

> That in the proposed Resolution, the words and figures "and that funds for this purpose be allocated in the Budget for 1968-69" occurring in lines 5-6, be deleted.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Resolution under consideration, amendment moved is :

> That in the proposed Resolution, the words and figures "and that funds for this purpose be allocated in the Budget for 1968-69" occurring in lines 5-6, be deleted.

It is not opposed. I will put the question.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The question is :

> That in the proposed Resolution, the words and figures "and that funds for this purpose be allocated in the Budget for 1968-69" occurring in lines 5-6, be deleted.

*The motion was carried.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the Resolution as amended to the House.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Does Mr. Hamza oppose it. ..... .....
*(interruptions)*

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ریزولیوشن باقی کیا رہ گیا ۔ ریزولیوشن ہے کہ مسجد بنائی جائے یا نہ ۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ پیسے کہاں سے آئیں گے ۔

ملک معراج خالد ۔ کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی اس لئے مسجد بننی چاہئے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Does Mr. Hamza oppose it ?

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب صدر اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ پیش ہو چکی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ وہ جناب انگریزی میں ہے سمجھ نہیں آئی ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ابھی چند دن پہلے ایک ہنگامی قانون اس ایوان میں پیش کیا گیا جس کے تحت فیصلہ کیا گیا کہ قاتل کو موت کی سزا نہ دی جائے حالانکہ قرآن میں واضح طور پر احکامات ہیں کہ قتل کے بدلے قتل اور خون کے بدلے خون ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker:** The Member is not relevant to the Resolution.

آپ ریزولیوشن کے متعلق فرمائیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ صرف دو تین حزب اختلاف کے اراکین وہاں رہتے ہیں اور نماز اپنے کمرے میں ہی پڑھ لیتے ہیں ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ اب آپ متعلقہ بات کہہ رہے ہیں ۔ دوسری باتوں کا ذکر کریں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ جب تک نماز کے ساتھ انسان با عمل نہ ہو اوپر نیچے ہونا بالکل بے معنی ہے ۔ ممکن ہے کہ میرے ایسا کہنے سے کسی شخص کے جذبات مجروح ہوتے ہوں لیکن میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں اور مجھے یہ بات کہتے ہوئے بڑا دکھ ہوتا ہے کہ اگر ہم دین کو اپنانے کے لئے تیار نہیں اور خدا کے احکام ماننے کے لئے تیار نہیں محض رسومات کیا معنی رکھتی ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے ذاتی طور پر 'Pipals' میں رہنے کا اتفاق ہوتا ہے ۔ مجھے علم ہے کہ وہ لوگ جو ماشاءاللہ بہت دولت مند ہیں وہ اس ضمن میں بہت کچھ کر سکتے ہیں اگر ان کو یہاں مسجد بنانے کی ضرورت تھی شوق تھا تو وہ دریا دلی کا ثبوت دے سکتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سینکڑوں مربعے اور بہت سی دولت دے رکھی ہے بلکہ میں نے بعض ایسے حضرات دیکھے ہیں جو کہ اپنے ساتھ پانچ پانچ سات سات ملازم بمعہ اپنے کتوں کو لاتے ہیں ۔ اگر وہ ان پر خرچ کر سکتے ہیں تو وہ دین کو کیوں اہمیت نہیں دیتے ۔ اگر وہ کتوں پر صرف کرنے کی بجائے مسجد پر صرف کر دیتے یا کر دیں کیا وہ دربدر نہ ہوتا ۔ بات دراصل یہ ہے کہ

دین تو حکومت کے نزدیک ایک دکھلاوا سا ہو کر رہ گیا ہے ۔ لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کا یہ ایک ذریعہ ہے ۔ ایک نعرہ ہے ۔ اللہ میاں کو انسانوں کی نیتوں کا حال معلوم ہے ۔ اس کو غیب کا علم ہے لیکن میں نے جو عملی زندگی میں ایوان میں یا اس کے باہر دیکھا ہے وہ یہ کہ کلمۂ حق کہنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوتی ۔ مسجد میں جا کر نماز پڑھنا بڑا آسان کام ہے کیونکہ وہاں تو کسی کی مخالفت مول نہیں لینی پڑتی ۔ آپ کو اتفاق ہوا ہو گا 'Pipals' میں رہنے کا ۔ وہاں ایک کمرہ نماز ادا کرنے کے لئے مخصوص ہے اور کوئی کسی کو وہاں نماز ادا کرنے سے منع نہیں کرتا ۔ وہاں چٹایاں بھی بچھی ہوئی ہیں اور چھکو کی قسم کی ٹوپیاں بھی رکھی ہوئی ہیں ۔ کسی کو یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم لوگ وہاں نماز ادا کرنے جاتے ہیں وہاں امام بھی ہونا چاہئے ۔ وہاں تو بیچارہ ایک ایسا آدمی نماز پڑھاتا ہے ۔ جس کو نہ قرأت آتی ہے اور نہ ہی اس کا تلفظ ٹھیک ہے ۔

**وزیر صحت** (بیگم زاہدہ خلیق الزمان) ۔ تو مولانا کو وہاں لے جائیے نا ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ کیا کریں ۔ کراچی کے لوگ تو ایسے ہی ہوتے ہیں اور نہ آپ کبھی ہمارے ہاں آ کر ٹھہرتی ہیں اور نہ کبھی انہوں نے ہمارے پاس آ کر ٹھہرنا گوارا کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ مسجد تو عموماً خالی ہی پڑی ہوتی ہے البتہ بیشتر اوقات نماز مغرب ادا کرنے کے لئے بعض معزز اراکین اکٹھے ہوتے ہیں افسوس یہ ہے ۔ اگر کسی آدمی نے اپنا علاج معالجہ کرانا ہو تو وہ اچھا ڈاکٹر تلاش کرتا ہے ۔ میرے نزدیک رہنمائی یا دین کے بارے میں علم کسی خاص طبقے کے لئے مخصوص نہیں ۔ اس میں کوئی اجارہ داری نہیں ہے لیکن امامت کے فرائض تو وہ شخص

سر انجام دے جس کو دین کے بنیادی اصولوں سے واقفیت ہو ۔ ایسا شخص جس کو قرأت بھی نہ آتی ہو اور وہ قرآن کے الفاظ صحیح طریقہ سے ادا نہ کر سکے ایسا آدمی امامت کے فرائض کیسے انجام دے سکتا ہے ۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ نے اسمبلی میں قرأت کا انتظام کیا ہوا ہے ۔ یہاں ہر روز تلاوت فرمائی جاتی ہے لیکن ارکان اسمبلی کو قرأت سے اس حد تک لگاؤ ہے کہ جب تلاوت شروع ہوتی ہے تو میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ۵/۷ ارکان سے زیادہ یہاں ارکان موجود نہیں ہوتے اور بعض لوگ دیدہ دانستہ نہیں آتے ۔ قرآنی آیات کا ترجمہ بھی کیا جاتا ہے وہ سوچتے ہیں کہ دیکھو اللہ میاں کیا کہتا ہے اور ہم کیا کرتے ہیں اس لئے بہتر ہے کہ تلاوت و ترجمہ سنو ہی نہیں ۔ آپ نے ایک قاری ۳۰۰/۴۰۰ روپیہ ماہوار پر مقرر کئے ہوئے ہیں وہ بہت خوش الحان ہیں ۔ الفاظ کو ٹھیک طریقہ سے ادا کرتے ہیں اور جو لوگ عربی نہیں جانتے وہ ان کے لئے ترجمہ بھی کر دیتے ہیں ۔ آپ کے دل میں قرآن سننے کی اہمیت اس قدر ہے کہ آپ قرآن سننے کے لئے تشریف نہیں لاتے لیکن اگر کوئی بھولے سے سن بھی لے تو وہ اس پر عمل نہیں کرتے ۔ میں بھی ایک گناہ گار انسان ہوں ۔ میں نے کبھی پارسائی کا دعویٰ نہیں کیا لیکن ہم دیکھتے یہ ہیں کہ عمل کرنے کا جو خانہ ہے ہم نے اس کو ویسے ہی ختم کیا ہوا ہے ۔ ہمارے ہاں مسجدیں بنانے کا بہت شوق ہے لیکن ان کو آباد کرنے کا نہیں ۔ مغرب کی نماز میں تقریباً ۵/۶ ایم ۔ پی ۔ اے ہوتے ہیں باقی غریب لوگ اللہ کو زیادہ مانتے ہیں ۔ دولت مند کم مانتے ہیں ۔ اس کی وجوہات کبھی وقت ملا تو بیان کروں گا۔ بیچارے غریب اللہ کو زیادہ یاد کرتے ہیں ۔ امیر لوگوں کو دولت کا زیادہ نشہ ہوتا ہے اور وہ نماز کا فریضہ ادا کرنا پسند نہیں کرتے ۔ ہم اپنے فرائض بحیثیت مسلمان ادا نہیں کرتے اور اگر

کرتے بھی ہیں تو محض نماز کی حد تک اور اس کے بعد عمل کرنا پسند نہیں کرتے ۔ اذان دینا شروع کریں تو چند حضرات آ جاتے ہیں ۔ اگر وہاں چند ہزار روپیہ خرچ کرکے مسجد تعمیر بھی کر دی جائے تو پھر وہ بیچاری آباد نہیں ہو سکے گی وہ خالی پڑی رہے گی اور اللہ میاں ہم پر زیادہ ناراض ہوں گے ۔ جناب سپیکر ۔ میں مسجد کے خلاف نہیں ہوں ۔ میرے نقطۂ نظر سے وہاں مسجد موجود ہے اگر وہاں مسجد تعمیر کی گئی تو وہاں ایک درخت ہے جو بہت سبز ہے وہ کاٹ دیا جائے گا ۔ آپ کو پتہ ہے کہ بڑے شہروں میں درختوں کی بڑی ضرورت ہوتی ہے ۔ سائنس دان ہمیں بتاتے ہیں اور خاص طور پر ڈاکٹر صاحبان ہمیں بتاتے ہیں اور وزیر محترمہ صحت بھی میرا خیال ہے میری تائید فرمائیں گی کہ یہ رات کو کاربن ڈائی آکسائیڈ چھوڑتے ہیں اور دن کو جذب کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فضا میں جو کاربن ڈائی آکسائیڈ ہوتی ہے اس میں کمی آ جاتی ہے اس لئے عام شہروں کی فضا جس میں بہت زیادہ دھواں ہوتا ہے کو صاف کرنے میں یہ درخت بہت زیادہ اہم رول ادا کرتے ہیں ۔ 'Pipals' کا نام ہی 'Pipals' اسلئے ہے کہ یہاں بہت سے اونچے اونچے پیپل کے درخت ہوا کرتے تھے ۔ ہندو اس درخت کو متبرک سمجھتے تھے ۔ اور اس کی معقول وجوہات ہیں ۔ درخت اللہ تعالیٰ کی ثناء کرتے ہیں ۔ اور لوگ ان کے سائے میں آ کر بیٹھے رہتے ہیں ۔

**مسٹر محمد ہاشم لاسی** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حمزہ صاحب مسجد بنانے کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ یہ صاف کہہ دیں تاکہ ہماری سمجھ میں ان کی بات آ جائے ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ مجھے خطرہ یہ ہے کہ وہاں ایک بہت ہی گھنا پیپل کا درخت ہے ۔

**راجہ غلام سرور خان** ۔ حمزہ صاحب کو کیا پتہ ہے کہ وہ مسجد اسی درخت کی جگہ بنائی جائے گی ؟

**مسٹر حمزہ** ۔ وہاں باہر ان درختوں کے نیچے بے شمار سادہ دیہاتی جو ہم لوگوں کو ملنے کے لئے آتے ہیں بیٹھے رہتے ہیں ۔ ہمارے کمروں میں تو اتنی گنجائش نہیں اور یہ درخت ان کے لئے کمروں کا کام دیتے ہیں ۔ اگر ہم ان درختوں کو تیزی سے ذبح کرتے رہے تو وہ ختم ہو جائیں گے ۔

مجھے یہ ڈر ہے کہ مسجد تو آپ وہاں بنا لیں گے ۔ مگر اسے آباد نہیں کریں گے ۔ اس وقت ان معزز اراکین کی تعداد جو وہاں رہتے ہیں پچاس ساٹھ کے لگ بھگ ہے لیکن عشا ، فجر اور ظہر کی نمازوں کے اوقات میں کوئی رکن نماز با جماعت ادا نہیں کرتا ۔ جناب وزیر تعمیرات تو یقینی طور پر اس کی حمایت کریں گے اور ایگزیکٹو انجینئر یا چیف انجینئر سے کہیں گے کہ مسجد پر روپیہ لگا دو اور وہ اس طرح جنت کا ٹکٹ حاصل کر لیں گے ۔ لوگوں نے دین کو تماشا بنا رکھا ہے ۔ محکمہ تعمیرات بھی مسجد بنانے میں پیش پیش ہو گا ۔ اگر وہ مسجد بنائیں گے تو میرے نقطہ نگاہ سے آپ انہیں رشوت کا روپیہ لگانے کا یا رشوت لینے کا ذریعہ مہیا کر دیں گے ۔ ملک معراج خالد صاحب نے جو ترمیم پیش کی ہے میں اس کی کچھ حمایت کرتا ہوں ۔ اگر آپ کو مسجد بنانے سے اس حد تک عقیدت ہے تو حکومت سے مطالبہ کرنے کی بجائے جو قوم امریکہ سے بھیک مانگنے پر فخر کرتی ہے ۔ جو کافروں سے قرضہ لے کر فخر کرتی ہے ۔ ایسے روپے سے مسجد بنانے کی بجائے بہتر ہے کہ ہم خود چندہ جمع کرکے مسجد بنا لیں ۔ میں اس کی حمایت اس دن کروں گا جب کم از کم چالیس ممبران ایک مہینہ تک وہاں نماز ادا کریں مسجد پہلے موجود ہے ۔ اس میں باقاعدہ پنجگانہ نماز ادا

کریں ۔ لیکن اگر آپ کی سابقہ روایات برقرار رہیں تو ان حالات میں محض مسجد بنانے کو پسند نہیں کرتا ۔

**میجر محمد اسلم جان** (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ کہا جاتا ہے ۔

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے

جیسے حمزہ صاحب نے فرمایا ہے آپ نے دیکھا ہو گا مسجد تو ہر گلی کوچہ میں موجود ہے ۔ جب کسی نے کوشش کی چندہ اکٹھا کیا اور مسجد بنا دی ۔ مشکل یہ ہے کہ نمازیوں کی کمی ہے ۔

**ایک ممبر** ۔ نمازی بھی بہت ہیں ۔

**میجر محمد اسلم جان** ۔ میرے محترم دوست فرما رہے ہیں کہ نمازی بہت ہیں ۔ میں بھی 'Pipals' میں رہتا ہوں وہاں نماز یا جماعت میں بمشکل تمام آٹھ یا دس آدمی ہوتے ہیں ۔

**ایک ممبر** ۔ بھائی وہاں مسجد نہیں ہے ۔

**میجر محمد اسلم جان** ۔ مسلمان کے لئے ضروری نہیں ہے کہ مسجد ہی میں نماز یا جماعت ادا کریں آپ جہاں پر چاہیں نماز پڑھ سکتے ہیں ۔ ہندوؤں کی طرح مندر میں یا عیسائیوں کی طرح صرف گرجا میں جانا مسلمان کے لئے ضروری نہیں ۔ آپ نماز یا جماعت کے لئے کسی جگہ اکٹھے ہو جائیں ۔ لیکن آپ اکٹھے ہی نہیں ہوتے ۔ یہاں کئی ایسے قوانین ہیں جن کے مطابق ہم ان چیزوں کو جائز قرار دیتے ہیں جو اسلام میں ممنوع ہیں ۔ مثلاً جو جوا کے لئے قانون ہے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The Member is not relevant.

**میجر محمد اسلم جان** ۔ شراب وغیرہ یہ سب چیزیں جائز ہیں ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ آپ صرف مسجد بنانے یا نہ بنانے کے متعلق کہیں ۔

**میجر محمد اسلم جان** ۔ ہمیں دل سے مسلمان ہونا چاہیئے ۔

**نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی** ۔ آج حاجی صاحب حمزہ صاحب کی تائید میں کیوں نہیں بولتے ؟

**میجر محمد اسلم جان** ۔ ہمیں آج کل کتے پالنے کا ، تیتر پالنے کا ، بٹیر پالنے کا اور بیس بیس نوکر اپنے ساتھ رکھنے کا شوق ہے ۔ لیکن ہمیں نماز با جماعت کا شوق نہیں۔ میں مسجد بنانے کے حق میں ہوں۔ میں اس کی مخالفت نہیں کرتا ۔ میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ کہہ دینا کہ مسجد بنائی جائے ۔ سستی شہرت حاصل کرنا ہے ۔ بجائے اس کے کہ ایک محلہ میں ایک مسجد ہو ۔ یہ بہتر ہے کہ دس محلوں میں ایک مسجد ہو اور سب لوگ وہاں جمع ہوں ۔ اگر ہر محلہ میں ایک مسجد ہو اور وہ خالی پڑی رہے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا ۔ بہرحال میرے دوست جو کہتے ہیں مسجد بننی چاہیئے چاہے نمازی ہوں یا نہ ہوں ۔ اگر ان کی یہ ضد ہے تو ہمارے نوجوان وزیر تعمیرات تو ایسے ہیں کہ جب کوئی انہیں اچھی صلاح دیتا ہے تو وہ ہمیشہ مانتے ہیں ۔ میں نے انہیں ایسی صلاحیں دیں جو انتہائی مشکل تھیں مگر وہ بھی انہوں نے مانیں ۔ میں تو ان کا انتہائی احترام کرتا ہوں اور میرا تمام حلقہ جس کی میں نمائندگی کرتا ہوں وہ ان کا مشکور ہے ۔ میں تو اس کی مخالفت نہیں کروں گا اور ساتھ یہ ضرور

کہوں گا کہ مسجد بنا دی جائے لیکن آپ مسجد بنانے کے ساتھ نمازی بھی پیدا کریں ۔ ایک طرف آپ مخالفت کرتے ہیں اور جس وقت ووٹ کا سوال آتا ہے آپ ووٹ نہیں دیتے ہیں ۔

**خان اجون خان جدون** (مردان ۔ ۳) ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے اس قرار داد کی مخالفت کرکے ایک بحث چھیڑ دی ہے میں سمجھتا ہوں کہ 'Pipals' میں ایک چھوٹی سی مسجد کی تعمیر انتہائی ضروری ہے۔ ملک قادر بخش صاحب نے یہ قرار داد پیش کرکے ایک اہم ضرورت کی نشان دھی کی ہے ۔ 'Pipals' میں نہ صرف اسمبلی کے ممبر صاحبان اسمبلی سیشن کے دوران ٹھہرتے ہیں بلکہ جب سیشن نہیں ہوتا ہے وہاں اکثر و بیشتر سٹینڈنگ کمیٹیوں کے سلسلہ میں یا اپنے ذاتی کاروبار کے سلسلہ میں جب وہ لاہور آتے ہیں تو وہ 'Pipals' میں ٹھہرتے ہیں ۔ اس لئے میں پھر عرض کروں گا کہ نہ صرف مسجد ضروری ہے بلکہ مسجد کے لئے ایک امام بھی ہونا لازمی ہے ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے اس آڑ میں ممبران پر ایک الزام لگانے کی کوشش کی ہے کہ یہ نماز نہیں پڑھتے ہیں اس لئے مسجد کی تعمیر نہیں ہونی چاہیئے ۔ ان کو کیا پتہ ہے کہ ممبر نماز پڑھتے ہیں یا نہیں پڑھتے ہیں ۔ اگر ممبر نماز پڑھیں تو وہ پہلے حمزہ صاحب سے حاضری لگوائیں ۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی ہے ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ وہاں جتنے ممبر ہوتے ہیں ان میں اکثریت نماز پڑھنے والوں کی ہوتی ہے ۔ وہاں مسجد موجود نہیں ہے اس لئے باجماعت نماز کبھی نہیں ہوتی ہے ۔ مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہاں باقاعدہ نماز ہو اس لئے اس بحث کو زیادہ طول نہیں دینا چاہئے اور اس قسم کے اعتراضات ممبران کو آپس میں ایک دوسرے پر نہیں کرنے چاہئیں کہ وہ نماز نہیں پڑھتے ہیں ۔ وہ اس قابل نہیں ہیں ۔ وہ اس بات کا مطالبہ کریں یا وہ اس

بات کو یہاں پیش کریں کہ وہاں مسجد بنائی جائے اس قسم کے الزامات لگانا یا اس مسئلہ کو طول دینا اس ایوان کے ممبران کے لئے مناسب نہیں ہے -

جناب والا - میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس کی جائے -

**ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ** (سیالکوٹ - ۲) - جناب والا - میں مسجد بنانے کے تو حق میں ہوں مگر اس ریزولیوشن کے حق میں نہیں ہوں - اس کی وجہ یہ ہے کہ 'Pipals' میں کوئی موزوں جگہ نہیں ہے جہاں مسجد تعمیر کی جائے دوسرے اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ سیکرٹریٹ میں ایک بہت شاندار مسجد موجود ہے جس میں ہم آسانی کے ساتھ جا سکتے ہیں - اگر ہم چند قدم چل کر مسجد میں جائیں اس کا ثواب بھی زیادہ مل سکتا ہے - اس کے علاوہ یہ بھی ایک بات ہے کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم عوام کے ساتھ مل کر نماز ادا کریں اس طرح ہمیں عوام کے ساتھ ملنے کے مواقع مل سکتے ہیں اگر مسجد ضرور ہی بنانی ہے تو ہمیں خود چندہ جمع کرکے مسجد تعمیر کرنی چاہئے -

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** (کراچی - ۸) - جناب والا - مسجد مسلمانوں کے شعار میں سے ہے کہ جہاں مسلمانوں کی آبادی ہو ان کی شان زندگی میں یہ بات ہے کہ وہاں ایک مسجد ہو - مسلمانوں کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ اگر دو سے زیادہ آدمی ہوں یا ایک سے زائد آدمی ہو بجائے الگ نماز پڑھنے کے یا تنہا پڑھنے کے باجماعت نماز ادا کرے - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جب مسجد میں اذان ہو اور لوگ اذان کی آواز سن کر گھروں میں بیٹھے رہیں میرا جی چاہتا ہے کہ

لکڑیاں اکٹھی کرکے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں ۔ جو مسجد میں نہیں آتے یا گھر میں نماز پڑھ رہے ہوں ۔ جناب والا ۔ جن اصحاب نے یہ تجویز پیش کی ہے انہوں نے خلوص دل سے یہ تجویز پیش کی ہے اور میں اس تجویز کی حمایت کرتا ہوں ۔ میں اس تجویز کی حمایت اس لئے کرتا ہوں تاکہ صبح و شام اللہ اکبر کی آواز 'Pipals' میں آئے اور مغربی پاکستان کے وہ نمائندے جو لاکھوں کروڑوں افراد کی نمائندگی کرتے ہیں اسمبلی میں آنے سے پہلے ان کے کان میں یہ آواز پڑے کہ سنو اللہ بہت بڑا ہے ۔ سنو جس کی تم حمایت جائز یا ناجائز کرنے جا رہے ہو ان سے بھی کوئی بڑی طاقت ہے ۔ سنو اسمبلی میں جاکر سود کے خلاف آواز بلند کرو تمہیں کوئی چیز خوف سے نہیں روک سکتی ۔ اس خوف کو دل سے نکال دو ۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اگر اس کا حکم مانو گے تو

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

موذن کا یہ پیغام ان لوگوں کے کانوں میں پڑے گا جو مختلف علاقوں سے اپنے اپنے علاقے کی نمائندگی کرنے کے لئے ایوان میں تشریف لائے ہیں ۔ میں اس تجویز کی اس لئے حمایت کرتا ہوں تاکہ وہاں نماز پڑھی جائے ۔ جو وہاں موذن ہو یا امام ہو وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرے کہ دیکھیں جس نے میرا حکم ماننے کے بعد اس کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں ۔ جب اس ہاؤس میں ممبر صاحبان تشریف لائیں اور سود کا مسئلہ پیدا ہو تو وہ کسی خوف یا کسی دباؤ سے بے نیاز ہو کر حکومت کے خلاف اپنی آواز بلند کریں ۔ حق کی آواز پر اپنے ضمیر کو آمادہ کریں ۔

جناب والا ۔ میں مسجد بنانے کی تائید کرتا ہوں اور اس لئے تائید کرتا ہوں کہ جب صبح و شام وہاں نماز ہو جب ایوان میں تلاوت قرآن کی آواز ممبران کے کانوں میں پڑے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ جوئے کو حرام قرار دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ جوئے کو ہر شکل میں خواہ وہ گھوڑ دوڑ کی شکل میں ہو ۔ خواہ تاش کے پتوں کی شکل میں ہو خواہ کسی شکل میں ہو حرام قرار دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ شراب کو بھی حرام قرار دیتا ہے خواہ وہ کسی شکل میں ہو ۔ خواہ بیئر کی صورت میں ہو ۔ خواہ وہ دیسی کی صورت میں ہو ۔ خواہ ولائتی کی صورت میں ہو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ و سلم اس پر لعنت بھیجتے ہیں ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ فاروقی صاحب آپ موضوع زیر بحث سے ہٹ گئے ہیں ۔ مسجد بنانی ہے یا نہیں بنانی ہے اس کے متعلق آپ فرمائیں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ اس کی تائید کر رہا ہوں کہ مسجد کا بننا ضروری ہے ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ سر دست یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ مسجد بنے یا نہ بنے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ میں اس کی تائید میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ مسجد کس لئے بنے ۔ مسجد کا کیا فائدہ ہے ۔ مسجد کوئی پتھر تو نہیں ہے ۔ یا یہ واپڈا کی بلڈنگ تو نہیں ہے ۔ اس کے بنانے کا کوئی فائدہ ہو گا ؟ اس کے بنانے میں فائدہ یہ ہے کہ ہمارے معزز ممبران نے بیشک اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کی ہو گی یا اسے پڑھا ہوگا لیکن

جب وہ ایوان میں آتے ہیں وہ مختلف زندگی سے متعلق خدا کے احکامات کو بھول جاتے ہیں ۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ اس حکومت سے بھی بڑی کوئی طاقت ہے ۔ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ دنیا میں پیدا کرنے والا صرف خدا ہے ۔ سب سے بڑی قوت اس کے ہاتھ میں ہے ۔ حق و انصاف کی آواز کو بلند کرنے والوں پر جب مشکل آئے اس کو حل کرنے کی طاقت خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ یہ ایمان پیدا ہو ۔ یہ ضمیر پیدا ہو ۔ ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو ۔ موذن کی آواز اور امام کی تلاوت کے کلمات سے اعتماد پیدا ہو ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ وہاں ایک مسجد بنے ۔ جو صبح و شام خدا کی یاد دلائے ۔ اس ایوان میں آ کر وہ خود بھول جاتے ہیں کہ وہ خدا کے احکام کے خلاف اپنی رائے کو استعمال کرتے ہیں ۔ رائے سب سے بڑی قوت ہے ۔ رائے تلوار کی قوت رکھتی ہے ۔ جس نظام میں جس طرح تلوار اسلام کے خلاف استعمال کی جائے تو آپ کہیں گے کہ وہ شخص اسلام کا مجرم ہے اس لئے جو رائے عوام نے ہمارے سپرد کی ہے وہ رائے عوام کی ہے ۔ اگر ہم نے خدا کی مرضی کے خلاف رائے استعمال کی تو وہ خدا کے احکام کے خلاف اعلان بغاوت ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ مسجد بنے اور ان کے ذہنوں میں وہ باتیں تازہ ہوں ۔ رائے کی جو تلوار دے کر عوام نے ہمیں بھیجا ہے اس کو اٹھانے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے ۔ اس رائے کو تلوار کی طرح حق کے لئے استعمال کر سکیں ۔ آپ حق کے خلاف بھی استعمال کر سکتے ہیں تو سنو کہ اللہ کا کلام تم کو کیا بتاتا ہے کہ تم کیا کرو ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو معزز ساتھی وہاں پر رہتے ہیں ان کی سہولت کے لئے کہ وہ وہاں نماز قائم کر سکیں اور اس بات کے لئے صبح و شام خدا کا کلام ان تک پہنچتا رہے یہ مسجد ضرور تعمیر ہونی چاہئے ۔

**حاجی سردار عطا محمد** (خیر پور - ۲) - جناب سپیکر - مسجد کی تعمیر کے متعلق جو قرار داد اس ایوان میں پیش کی گئی ہے میں اس کی حمایت میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں اور ملک معراج خالد صاحب نے جو ترمیم اس قرار داد میں تجویز کی ہے میں اس کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں - انہوں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اس مسجد کی تعمیر کے لئے سال آئندہ کے بجٹ میں کوئی رقم مختص نہ کی جائے - تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ ترمیم حکومت کی ایماء پر اس غرض سے دی گئی ہے تاکہ وہاں مسجد کی تعمیر ہو ہی نہ سکے - کیونکہ اگر آپ اس کے لئے رقم مختص نہیں کریں گے تو یہ مسجد کیسے تعمیر ہو گی -

**وزیر تعمیرات** - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - حاجی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس وقت ملک معراج خالد صاحب کی مجوزہ ترمیم زیر بحث نہیں ہے بلکہ یہ قرار داد زیر بحث ہے -

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** - حاجی صاحب - آپ قرار داد پر تقریر فرمائیں کیونکہ اس وقت وہ ترمیم زیر بحث نہیں ہے -

**حاجی سردار عطا محمد** - بہر حال جناب سپیکر - جب حمزہ صاحب نے اس قرار داد کی مخالفت کی تو سارے معزز اراکین انکی طرف حیرت سے دیکھ رہے تھے - حالانکہ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ جو مسجد ضرار بنی ہے یہ منافقت اور عداوت کے لئے بنی ہے اس کو مسمار کر دو کیونکہ یہ مسلمانوں کے مفاد کے لئے تعمیر نہیں کی گئی - تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ وہ مسجد نہیں ہے اس لئے ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں -

اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ "مجھ سے ڈرو" ۔ مسجد کی تعمیر اس لئے ضروری ہے کہ وہ خدا کے کلام کو سنتے رہیں کہ جس میں ہر وقت یہ کہا جاتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی سے مت ڈرو ۔ تو جب ہم یہاں آتے ہیں تو کسی دباؤ کے تحت یا لالچ یا خوف کی وجہ سے ہم اپنے ووٹ کا صحیح استعمال اگر نہیں کرتے ہیں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے الفاظ یاد رہیں ۔ اس لئے ہم جیسے ضعیف لوگوں پر حمزہ صاحب کو رحم کرنا چاہئے کہ ہم مسجد میں یہاں پر کی گئی اپنی غلطیوں کے لئے ہر وقت توبہ کرتے رہیں اور اپنے گناہوں پر پشیمان ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ان غلطیوں کے لئے عفو و درگزر کے لئے دعا مانگتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتے رہیں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ آپ حمزہ صاحب سے بھی کہیں کہ وہ اپنی تقریر کے لئے توبہ کر لیں ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ وہ تو اپنی تقریر کے لئے مسجد میں شکرانے کے نفل پڑھیں گے ۔ وہ تقریر کرتے وقت سوائے اللہ کے اور کسی سے نہیں ڈرتے ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر مسجد کی تعمیر اس لئے بھی لازمی ہے کہ جب صبح ہم یہاں پر آتے ہیں تو وہاں نماز پڑھ کر آئیں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگ کر آئیں کہ ہمیں حق بات کہنے کی اللہ تبارک و تعالیٰ جرأت عطا فرمائے اور یہاں آ کر ہمیں جو ڈر محسوس ہوتا ہے وہ ہمارے دل میں جگہ نہ پا سکے اور ہم مسجد میں اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کر سکیں اور یہاں پر آ کر

اپنی قوم کی صحیح نمائندگی کر سکیں ۔ ان معروضات کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ اس مسجد کی تعمیر ضرور اور جلد ہونا چاہئے اور ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ ایک طرف سے تو ہم اپنے ایک مطالبے کے لئے ایک قرار داد پیش کر دیں اور دوسری طرف ہم اسے بے اثر بنانے کیلئے اس قسم کی ترامیم پیش کریں جس قسم کی ترمیم ملک معراج خالد صاحب نے پیش کی ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس قرار داد کی تائید کرتا ہوں ۔

وزیر تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ جناب والا ۔ ملک قادر بخش صاحب نے یہ جو قرار داد پیش کی ہے اس کے متعلق پہلے تو میرا یہ تاثر تھا کہ اس کے پیش ہونے پر جتنے بھی معزز اراکین ہیں وہ اس کی حمایت کریں گے لیکن جناب حمزہ صاحب کی تقریر سننے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اتنے اچھے ریزولیوشن کی بھی مخالفت کی جا سکتی ہے اور شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں اور اگر ہماری طرف سے کوئی معزز رکن خواہ کوئی مفید تجویز ہی کیوں نہ پیش کرے انہوں نے اس کی مخالفت برائے مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھ لیا ہے ۔ ورنہ اگر اس قرار داد کو پڑھا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہاں پر تشریف فرما دیگر ممبران نے اس کی حمایت میں جو تقاریر کی ہیں وہ ایسا کرنے میں حق بجانب تھے ۔ اس میں شک نہیں کہ وہاں پر مسجد کی تعمیر کی ضرورت کافی پہلے سے محسوس ہو رہی تھی اور جناب چودھری محمد قاسم میلہ صاحب تو جب بھی ملتے تھے وہ ہمیشہ مجھ سے اس مسجد کی تعمیر کا مطالبہ کرتے تھے ۔ آج ملک قادر بخش صاحب اس ایوان میں یہ قرار داد لے آئے ہیں کہ ممبروں کے ہوسٹل 'Pipals' میں آئندہ سال ایک مسجد تعمیر کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔

**ملک معراج خالد** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب جونیجو صاحب کی تقریر کے بعد آپ نے اس قرار داد کو ایوان کی منظوری کے لئے پیش کرنا ہے اور ممکن ہے کہ آپ اس کے بعد اجلاس کی کارروائی کل تک کے لئے ملتوی کر دیں ۔ تو میں دوبارہ یہ گزارش کرنے کے لئے اٹھا ہوں کہ قاعدہ نمبر ۳۵ کے تحت آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ آپ میری قرار داد کو ایوان کے سامنے پیش کرنے کی اجازت دیں ۔ چونکہ یہ ایک بہت ہی اہم قرار داد ہے اس لئے اگر اس کو ایوان میں پیش کر دیا جائے تو سب دوست اس پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں گے ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ فی الحال آپ تشریف رکھیں ۔ فاضل وزیر صاحب کی تقریر کے بعد ہی میں اس کے متعلق کچھ عرض کر سکوں گا ۔

**وزیر تعمیرات** ۔ جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب نے اپنی تقریر کے دوران یہ فرمایا ہے کہ اس قرار داد میں ملک معراج خالد صاحب نے جو ترمیم پیش کی تھی اس سے ان کو یہ اندیشہ ہے کہ شاید حکومت اس مسجد کی تعمیر کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور یہ کہ ہمارا ارادہ شاید یہ ہے کہ یہاں پر صرف قرار داد منظور کی جائے لیکن مسجد کی تعمیر نہ کی جائے ۔ میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ قرار داد یہاں پر منظور ہو گئی تو اس کے باقی مراحل پر ہم ہمدردانہ طریقے سے کوشش کریں گے کہ یہ مسجد ممبروں کے اس ہوسٹل میں جلد تعمیر ہو ۔ اس کے علاوہ ایک اور اندیشہ جو کہ حمزہ صاحب نے بیان فرمایا ہے کہ جہاں پر فی الحال اس کے تعمیر کرنے کی جگہ ہے وہاں پر پیپل کا ایک درخت ہے اور ممکن ہے کہ اسے کاٹنا پڑے ۔

تو میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسجد کی تعمیر کے لئے میں جناب سپیکر صاحب ، قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کو درخواست کروں گا کہ وہ ہمارے پلان کو دیکھنے کے بعد خود تجویز کریں کہ کس جگہ پر اس مسجد کی تعمیر کی جائے ۔ کیونکہ ان کو اس ہوسٹل کی تمام جگہوں کا علم ہے اور اس لئے جو جگہ وہ تجویز کریں گے اس سے یقیناً کسی معزز رکن کو بھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا اور اس طرح مسجد کی تعمیر کے بعد معزز اراکین کو جو تکلیف اس وقت ہوتی ہے وہ نہ ہو گی ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ میں جناب وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ وہ ہوسٹل میں رات کو نہ آئیں بلکہ دن کے وقت آئیں ۔

**وزیر تعمیرات** ۔ میں حمزہ صاحب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے اپنی لمبی چوڑی تقریر میں جو الزامات لگائے ہیں اور یہ کہا ہے کہ ہمیں پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہاں پر نماز کے وقت کم از کم چالیس ممبران موجود ہوں ورنہ مسجد تعمیر نہیں کرنی چاہیئے ۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ اسمبلی کے اجلاس کے دوران کم از کم ستر یا اسی معزز اراکین وہاں پر رہتے ہیں اور اس کے علاوہ کم و بیش دو چار سو آدمی انہیں ملنے کے لئے روزانہ ہی آیا کرتے ہیں تو اس لئے ان کا یہ ارشاد کہ اگر نماز پڑھنے والے ممبروں کی کوئی مخصوص تعداد موجود ہو تو اس کے بعد ہی مسجد تعمیر کی جائے میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو مناسب سمجھتے ہیں ارشاد فرمائیں لیکن میں ان کی اس دلیل سے اتفاق نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس مسجد کی تعمیر سے صرف معزز اراکین کو ہی سہولت نہیں ہو گی بلکہ جو لوگ ان کو ملنے کے لئے وہاں پر آتے ہیں ان کو بھی اس سے سہولت ہو گی کہ جب نماز کا وقت ہو تو وہ وہاں پر جا کر نماز ادا کریں ۔ اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ وہی جذبہ ہے جس کا اظہار آپ

اسمبلی میں پیش ہونے والے دوسرے معاملات میں کرتے ہیں ورنہ یہ بڑا سادہ سا ریزولیوشن ہے جس کی حمایت ہمارے اس ایوان کے زیادہ ممبر کریں گے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the Resolution to the House. The question is :

> Whereas the need of a mosque mosque at Pipal's (M.P.A's Residential Quarters) cannot be over emphasized, this Assembly is of the opinion that a small and beautiful mosque be constructed there during 1968.

*The motion was carried.*

ملک صاحب نے ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا ملک صاحب میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے Rules of Procedure کی جس شق کا حوالہ دیا ہے ۔ وہ ذرا آپ ملاحظہ فرمائیں ۔ یہ رول ۲۵ (۲) ہے ۔ اس میں یہ صاف واضح ہے ۔

> 25 (2) Save as otherwise provided by these Rules, business not included in the Orders of the Day shall not be transacted at any sitting without the special leave of the Speaker.

تو جہاں تک اس کا تعلق ہے یہ اس پر لاگو نہیں ہوتا کیونکہ یہ اس میں included تھا اور آپ نے پیش نہیں کیا ۔

**Malik Miraj Khalid :** With you special leave it can be ..... –

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ سپیشل leave اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ جو چیز Orders of the Day میں include نہ ہو تو وہ سپیشل leave لینے کے بعد include ہو سکتی ہے ۔ اس کے متعلق یہ رول بالکل واضح ہے ۔ اس کے اوپر وہ applicable نہیں ہے ۔

**Mr. Zain Noorani** (Karachi—1) : Sir, before you give your ruling may I say a few words in support of what Malik Miraj Khalid has said. He has pointed out that there is no bar to prevent you from permitting a Resolution which was to have been moved in a particular order and because of the absence of the mover from the House it was not permitted to be moved later on. What Malik Miraj Khalid has quoted is in support of his stand which he has been taking since the last two hours. Even if his Resolution was not on the list of business to be transacted today then too the Chair can allow him. It is your discretion not to allow. But the discretion to allow, in the absence of any bar, is also there. If, say Mr. Hamza or anybody else wants to move a Resolution which is not included on the agenda it can be allowed. The people who drafted these Rules of Procedure have specifically provided for this. In other Assemblies, say in India and other places, the wording is different. There special Resolutions not on the list of business of the House are permitted at a particular time, on ceremonial occasions. Our Rules are different and it has been made possible to move a Resolution not included in the list of business.

**Minister of Communications & Works** (Mr. Muhammad Khan Junejo) : Sir, I remember when Malik Miraj Khalid was called upon to move his Resolution he was not present in the House. But subsequently he came and raised a point of order asking for Mr. Speaker's permission to move it and I think it was ruled out of order. This is my impression if you could check it from the record. Now, if Mr. Speaker has already given a Ruling will it be possible to revise the Ruling.

**Mr. Zain Noorani** : He was not present in the House when his Resolution was called out and when another Resolution had been called out he wanted to move his Resolution. Therefore, the Speaker very rightly did not allow him to move it at that stage. The situation now is very different. We have gone through all the Resolutions which are on the Order of the Day. He is now seeking permission to move his Resolution after the entire business on the list, has peen finished. He can be given permission.

**Mr. Senior Deputy Speaker** : As the Ruling has been given already by Mr. Speaker this Resolution cannot be allowed to be moved at this stage. Dr. Cheema may please move his Resolution.

---

## RE : METALLING OF THE ROAD BETWEEN JAMKE AND WAZIRABAD

**Dr. Sultan Ahmed Cheema** : I beg to move :

> That this Assembly is of the opinion that road between Jamke and Wazirabad should be metalled.

**Mr. Senior Deputy Speaker** : The Resolution moved is :

> That this Assembly is of the opinion that road between Jamke and Wazirabad should be metalled.

**Haji Sardar Atta Muhammad** : Opposed.

**Mr. Senior Deputy Speaker** : The first amendment is from Haji Sardar Atta Muhammad.

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں —

> کہ مجوزہ قرار داد میں سطر ۱ , ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ "وزیر آباد" اور "کے" کے درمیان الفاظ "لیز گمبٹ اور رپڑی اور زالی پور اور سوبھو ڈیرو" ثبت کئے جائیں ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker** : Resolution under consideration, amendment moved is :

That in the proposed Resolution, between the words "Wazirabad" and "should" occurring in line 2, the commas and words "Gambat and Rupri, and Ranipur and Sobho Dhiro", be inserted.

**Minister of Communications & Works :** Opposed.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Yes please.

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے ایک ترمیم دی ہے اس پر بھی انہوں نے مخالفت کی آواز اٹھا دی ہے ۔

**خان اجون خان جدون** ۔ جناب والا ۔ یہ جو سڑک بنانے کی تجویز کی گئی ہے ۔ وہ تو وزیر آباد جامکے روڈ ہے انہوں نے یہ جو امنڈمنٹ دی ہے ۔ وہ آؤٹ آف آرڈر ہے ۔ کیونکہ یہ تو کسی اور جگہ کی سڑک اس میں ڈال رہے ہیں ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** But this amendment has already been allowed.

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ مجھے افسوس ہے ۔ کہ اجون خان صاحب کو بڑا دکھ ہوا ہے کیوں کہ میں نے دو اور سڑکوں کا اس میں اضافہ کر دیا ہے ۔ میں ان سے التماس کرونگا کہ وہ بھی کوئی سڑکیں بڑھا دیں اور ہم ان کی تائید کریں گے ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں کہ گمبٹ اور رپڑی کے درمیان دس میل کا ٹکڑا ہے یہ ۱۹۵۵ء میں جب خیر و سٹیٹ تھی تو انہوں نے اس راستے پر پتھر ڈال دیا تھا ۔ اور اب اس کو تیرہ ، چودہ برس ہو گئے ہیں ۔ یہ سڑک ابھی تک پکی نہیں بنائی گئی ۔ تو اس سے اتنی تکلیف ہے کہ نہ بیل گاڑی جا سکتی ہے ، نہ کوئی گھوڑے سوار جا سکتا ہے ۔ نہ کوئی جانور جا سکتا ہے ۔ تو اس دس میل کے درمیان جتنے بھی

گاؤں ہیں ان کا رابطہ ٹوٹ گیا ہے ان کے آنے جانے کا connection ٹوٹ گیا ہے ۔

**مسٹر محمد ہاشم لاسی** ۔ حاجی صاحب انگریزی کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں ۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ اردو میں بات کریں ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** This is not a point of order.

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب والا ۔ وہاں کے لوگ بہت تکلیف اور دکھ میں ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

**چودھری محمد سرور خان** ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ حاجی صاحب انگریزی کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں ۔ تو جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے ۔ کہ کیا کوئی آنریبل ممبر کہ وہ چیز جس کے لئے دوسرے کو ٹوکے اور وہ خود اپنے لئے روا رکھ سکتا ہے ؟

**Mr. Senior Deputy Speaker :** This is not a point of order.

**چودھری محمد ادریس** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ پوائنٹ آف آرڈر اس لئے پیدا ہوا ہے کہ حاجی صاحب کا جو فقرہ ہے کہ کنکشن ٹوٹ گیا ہے آدمیوں کا آپس میں ۔ اس کی تشریح کریں ۔ اسکو explain کریں کیوں کہ پتہ نہیں چلا کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ افسوس ہے کہ چودھری محمد ادریس کی طرف سے بھی اعتراض ہوا ہے کہ وہ کنکشن ٹوٹنے کو نہیں سمجھے ۔ میں سمجھاتا ہوں میں نے بیان کیا ہے کہ گمبٹ اور رہڑی کے درمیان دس میل ہیں ۔ اور وہاں رہڑی میں کافی آبادی ہے ۔ تو وہاں سے لوگ نہ اپنی اجناس منڈی

میں لا سکتے ہیں ۔ نہ کسی ڈاکٹر کو گھبٹ سے رپڑی لے جا سکتے ہیں ۔ نہ کوئی گھوڑا سوار آ سکتا ہے ۔ نہ گدھا گاڑی آ سکتی ہے ۔ نہ پیدل آ سکتا ہے ۔ بہر حال وہاں بھی لوگ بستے ہیں ہزاروں کی تعداد میں ۔ تیرہ برس گزر چکے ہیں ۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ اس سڑک کو پکا کیا جائے ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ حاجی صاحب لوگ وہاں کیسے جاتے ہیں ؟ آپ فرما رہے ہیں کہ وہاں پیدل بھی نہیں جا سکتے تو وہاں لوگ کیسے پہنچتے ہیں ؟

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جانا پڑتا ہے ۔ ایسے جاتے ہیں جیسے قبائلی علاقوں میں لوگ پہاڑوں پر جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

**Mr Senior Deputy Speaker :** Order, please.

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے راستے کے لئے جو تجویز دی ہے اس میں یہ بھی شامل کر لیا جائے میں درخواست کروں گا کہ تیرہ چودہ برس ہو گئے ہیں ۔ بہر حال وہ بھی پاکستان کا حصہ ہے ۔لوگوں کو کیوں مایوس کرتے ہیں ۔ میں وزیر مواصلات سے گزارش کروں گا کہ جب گورنر صاحب آئے تھے تو ہزاروں لوگوں نے چلایا تھا ۔ تو گورنر صاحب نے وعدہ کیا تھا ۔ کم از کم آپ گورنر صاحب کے وعدے کا تو احترام کیجئے ۔

**ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی** (پی ۔ ڈبلیو ۔ ۱۵۲ ۔ زون ۔ ۲) ۔ محترم صدر ۔ مجھے اس سے کوئی مخالفت نہیں ہے کہ جامکے اور وزیرآباد کے درمیان جو راستہ ہے اس کو پکا کیا جائے ۔ لیکن میری گزارش یہ ہے کہ ہر ریجن میں کئی ایسے راستے ہیں جن کی حالت اتنی خراب ہے کہ ان کو پکا بنانا

اشد ضروری ہے ۔ ابھی حاجی صاحب نے بتایا ہے کہ ان کے ریجن میں کوئی راستہ ہے جس کو وہ پکا بنانا چاہتے ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب کے ریجن میں بھی کوئی راستہ ہے جس کو وہ پکا بنانا چاہتے ہیں ۔ ایسے ہی میرے ریجن میں بھی کئی راستے ہیں جو پکے بننے ہیں ۔ تو آج اگر یہ ریزولیوشن پاس ہو گیا تو کل ہم اپنا ۔ ۔ ۔ ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ یہ بھی آپ کے ریجن میں ہے ۔

**Dr. Mrs. Ashraf Abbasi :** I mean constituency.

میرا ریجن بہت بڑا ہے ۔ تو میرا مقصد یہ تھا کہ اگر ہم ایسے ریزولیوشن پاس کرنے لگیں اور پھر ان پر عمل نہ کر سکیں اور راستے نہ بن سکیں تو یہ سب کے لئے بہت مشکل ہو گا ۔ ممبروں کے وقار کو بھی ٹھیس لگے گی اگر یہ ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد راستہ نہ بنا سکے ۔ تو یہ تو policy matter ہوتا ہے ۔ آج اگر یہ ریزولیوشن پاس ہو گیا تو دوسرے پرائیویٹ ممبر بھی ایسے ریزولیوشن لے آئیں گے ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ جب ہم یہاں کوئی ریزولیوشن لائیں تو اس کا کوئی general مقصد ہونا چاہئے جس سے سارے پاکستان کو کچھ فائدہ ہو ۔ اور اگر ہم ایسے ریجنل ۔ ۔ ۔ ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ بیگم صاحبہ ۔ اس وقت ریزولیوشن پر بحث نہیں ہو رہی ۔ اس وقت حاجی صاحب کی ترمیم پر بحث ہو رہی ہے ۔

**ڈاکٹر بیگم اشرف عباسی** ۔ یہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ آج وہ اپنی ترمیم لے آئے ہیں ۔ کل میں اپنی ترمیم لے آؤں گی کہ ہماری لاڑکانہ کی سڑک پکی بن جائے ۔ اس لئے میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ایسا ریزولیوشن ہونا چاہئے جو general فائدے کا ہو ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جولیجو) ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب نے جو ترمیم دی ہے اور دو سڑکوں کے نام بھی دیئے ہیں یعنی گمبٹ رہڑی اور رانی پور سوبھو ڈیرو اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ ان دو سڑکوں کو بھی ریزولیوشن میں شامل کر لیا جائے اور یہ سڑکیں بھی پکی بن جائیں ۔ میں حاجی صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ یہ حقیقت ہے کہ خیر پور ڈسٹرکٹ میں ۱۹۵۵ء میں دس سڑکیں منظور ہوئی تھیں کہ ہم ان کو پکا کریں گے اور ان سڑکوں کے لئے phased programme بنایا گیا تھا ۔ پہلے انہوں نے کہا کہ یہاں earth work کیا جائے ۔ اس کے بعد ان کو stone-sole کیا جائے اس کے بعد ان کو black top کیا جائے ۔ تو اس دوران میں انہوں نے earth work بھی مکمل کر دیا ۔ پتھر بھی بچھا دیئے ۔ لیکن ان کو metal نہیں کر سکے اور گذشتہ چند سال سے اس اسمبلی میں بھی حاجی صاحب اور دوسرے ممبر صاحبان یہ تقاضا کرتے رہے ہیں کہ ان سڑکوں کو آپ metal کریں اور ہم نے اسی سال کے A.D.P میں (جو سال اب ایک مہینے کے بعد ختم ہونے والا ہے) چار سڑکوں کو شامل کیا ہے ۔ اور وہ جو چار سڑکیں ہیں ان دس سڑکوں میں سے ، وہ ہیں ٹنڈو مستی کھوڑا روڈ ۔ کوٹ ڈیجی ٹنڈو مستی روڈ ۔ سوبھو ڈیرو سامی روڈ اور سٹھارجا ٹھیری روڈ ۔ تو اب ہم نے گورنمنٹ level پر یہ سوچا کہ یہ دس stone-soled roads جو ہیں ، ان کو ہم phased programme کے تحت پکا کریں ۔ پہلے پروگرام تھا کہ ان چار سڑکوں کو پکا کریں ۔ یہ جب پکی ہو جائیں گی تو پھر بعد میں جو چھ سڑکیں ہیں ، ان کو ہم ڈویلپمنٹ پروگرام میں include کریں گے ۔ تو میں نے حاجی صاحب سے بھی بات کی تھی اس سے پہلے کہ جو چار سڑکیں ہم نے اس سال A.D.P. میں include کی ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ہم مکمل کریں آئندہ سال اور اس کے بعد جو باقی آپ کی stone-soled roads ہیں ، ان کو ہم

پکا کریں گے ۔ تو میں یہ درخواست کروں گا کہ ان کی ترمیم کا ہمیں پورا احساس ہے لیکن ابھی straightaway ہم ان کو metal کرنے کے لئے آپ کے ساتھ وعدہ نہیں کرتے ۔ آپ ہمیں اجازت دیں کہ یہ جو چار سڑکیں پہلے ہمارے ہاتھ میں ہیں ، ان کو مکمل کر لیں ۔ پھر ایک سال گذرنے کے بعد آپ کی باقی جو چھ سڑکیں ہیں ۔ وہ بھی ہم انشاء اللہ پکی کریں گے ۔ میں حاجی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس ترمیم کو press نہ کریں تو اچھا ہے ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب والا ۔ نوجوان وزیر مواصلات نے جو تسلا دی ہے ۔ اس سے میں اتفاق کرتا ہوں لیکن ان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ وہ جو چار سڑکیں آپ نے بتائی ہیں ۔ ان کا کام بہت ڈھیلا چل رہا ہے ۔ امید ہے کہ آپ اس کے ڈھیلے پن کو تیز کریں گے تاکہ وہ جلدی ہو جائے اور اسی لحاظ سے باقی چھ سڑکوں ۔ ۔ ۔ ۔

**چودھری محمد نواز** ۔ حضور والا ۔ حاجی صاحب کچھ ایسے لفظ بول رہے ہیں جن کی ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ۔ مثلاً ابھی انہوں نے "تسلا" کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ "تسلا" کا مطلب ہے بہت بڑی تسلی ۔ (قہقہہ)

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ میں اگر اپنی ترمیم سے دست بردار نہ بھی ہوں تو بھی کچھ ہو نہیں سکتا ہے ۔ بہر حال میں ان کی تسلی پر یہ گذارش کرتا ہوں کہ یہ بہت اہم رستے ہیں اور سال میں (اگر ابھی نہیں تو اخیر سال تک) بنا دیں ۔ ان گذارشات کے ساتھ میں اپنی ترمیم کو واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ ہاؤس سے درخواست کریں کہ آپ کی یہ ترمیم واپس لینے کی اجازت دی جائے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ اجازت لیتا ہوں اور ہاؤس تو ان کے ساتھ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ آپ ہاؤس سے اجازت کے لئے درخواست کریں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں نے تین برس میں دیکھا ہے کہ ہاؤس کا اپنا ووٹ ہے ہی نہیں ۔ وہ تو وزیر صاحب کے حوالے ہے ۔ اس لئے میں اپنی توہین سمجھتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will put the amendment to the vote of the House.

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ وہ تو amendment واپس لے رہے ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ ہاؤس کی بجائے آپ سے درخواست کر رہے ہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ وہ تو ہاؤس سے واپس لے رہے ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب کیا آپ ایوان سے واپس لینے کی درخواست کر رہے ہیں ؟ آپ ایوان سے اجازت لینا چاہتے ہیں ؟

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ اگر انہوں نے آئندہ ایسی

غلطی کی تو پھر ہم نہیں مانیں گے ۔ اس دفعہ تو ہم جانے دیتے ہیں ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ حاجی صاحب آپ ایوان سے اس ترمیم کو واپس لینے کی اجازت لینا چاہتے ہیں ؟

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ حضور والا ۔ سارے ایوان کو کہنا تو میں ابھی توہین سمجھتا ہوں لیکن کچھ ممبر ہیں جن کو میں عرض کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو واپس لینے کی اجازت دی جائے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Has the Member leave of the House to withdraw his amendment ?

*(The amendment was, by leave, withdrawn).*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment from Chaudhri Muhammad Idrees and Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani.

**Chaudhri Muhammed Idrees :** Amendment not moved Sir.

**ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ** (سیالکوٹ ۔ ۲) ۔ جناب والا ۔ یہ سڑک جس کا ذکر اس ریزولیوشن میں کیا گیا ہے دراصل چولڈہ وزیر آباد سڑک کا حصہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ چولڈہ کی سڑک کو کتنی اہمیت ہے ۔ اس کا پتہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد سب کو چل گیا ہے ۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر بڈیانہ تک پختہ کر دیا ہے۔ بڈیانہ سے اموترا تک پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی نے سڑک بنائی ہے ۔ اموترا سے جامکے تک soling ہو گئی ہے اور جامکے سے آدم کے تک پختہ ہو گئی ہے ۔ اس کے بعد ویرو وال کی طرف چولڈہ سے دس پندرہ میل آگے کچی ہے ۔ اگر اس سڑک کو بھی پختہ کر دیا جائے تو ایک اہم شاہراہ بن

جائے گی۔ یہ سڑک تحصیل پسرور تحصیل ڈسکہ تحصیل وزیر آباد کے جو بڑے زرخیز علاقے اور بڑے بڑے دیہات ہیں ان میں سے گذرتی ہے ۔ اگر یہ سڑک پختہ ہو جائے تو ان دیہات کے ذرائع نقل و حمل میں ترقی ہو جائے گی اور زمینداروں کو اپنا غلہ وزیر آباد کی منڈی تک لے جانے میں بڑی سہولتیں ہوں گی۔ اس سڑک پر چار ہائی سکول ہیں اور تین دیہاتی شفاخانے ہیں۔ مریضوں کو آمد و رفت میں کافی سہولت ہو گی اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سڑک فوجی نقطہ نظر سے بھی بڑی اہم ہے ۔

**مسٹر محمد ہاشم لاسی** (لاس بیلا و قلات) ۔ جناب والا ۔ ڈاکٹر صاحب نے جو ریزولیوشن پیش کیا ہے میں اس کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ میں اس چیز کی مخالفت نہیں کر رہا کہ چونڈہ اور وزیر آباد کے درمیان سڑک نہیں بننی چاہئے ۔ اس کی اہمیت کو ہر شخص جانتا ہے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ تو پھر آپ کس چیز کی مخالفت کر رہے ہیں ۔

**مسٹر محمد ہاشم لاسی** ۔ میں اس سلسلہ میں گذارش کر رہا تھا کہ ہر علاقہ میں ایسی اہم سڑکیں ہیں جن کی تعمیر ضروری ہے ۔ اس لئے ہمیں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا چاہئے اور حکومت کو اپنی ذمہ داری کو نظر میں رکھنا چاہئے کہ کن کن مقامات کو زیادہ اہمیت دینی چاہئے یا کن کن مقامات کو وہ زیادہ ضروری سمجھتے ہیں ۔ جہاں تک ممبران اسمبلی کا تعلق ہے ان کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ جات کی سڑکوں کی ضرورت کو محسوس کریں اور وزراء کا جن جن علاقوں سے تعلق ہے وہ وہاں کی سڑکوں کا خیال رکھیں ۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ ریزولیوشن پیش کرکے ایک

اچھا قدم اٹھایا ہے لیکن اگر اس ریزولیوشن کو پاس کیا گیا اور اس قسم کی بنیاد یا رسم ڈال دی گئی تو ہم سب کو موقع مل جائے گا کہ ہم اپنے اپنے علاقوں کی تکالیف پیش کریں ۔ جب یہ اسمبلی ایسا ریزولیوشن پاس کرے گی تو حکومت کے لئے ضروری ہو جائے گا کہ اس پر عمل درآمد کرے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ میرا یہ مشورہ ہے کہ ایک سیشن بلا لیا جائے تاکہ تمام علاقوں کی سڑکوں کو زیر غور لایا جائے ۔

**مسٹر محمد ہاشم لاسی** ۔ اگر اس ریزولیوشن کو پاس کر دیا گیا تو یہ حکومت کے فرائض میں آ جائے گا کہ تمام اہم سڑکیں چھوڑ کر اس سڑک کو پہلے تعمیر کیا جائے ۔ اس لئے میں ان سے گذارش کروں گا کہ وہ اسے واپس لے لیں ۔

**وزیر مواصلات و تعمیرات** (مسٹر محمد خان جولیجو)۔ جناب والا۔ میں اس ریزولیوشن کی مخالفت کر رہا ہوں ۔ اگر اس قسم کے ریزولیوشن individually اس ہاؤس میں پاس ہوتے رہے تو یہ مناسب نہیں ہوگا کیونکہ صوبہ میں سڑکوں کی Priority کو lay down کیا گیا ہے ۔ کہ کون سی سڑک پہلے پختہ ہونی چاہئے اور کون سی بعد میں ۔ اس میں شک نہیں کہ سڑکوں کے متعلق ہر جگہ سے demands آ رہی ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب کے ریزولیوشن کی support میں جن معزز ممبران نے تقریریں کی ہیں اور اپنے علاقوں کے لئے سڑکیں demand کی ہیں کہ وہاں سڑکیں بنانا

چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ اتنی ہی ضروری ہیں جتنی کہ وہ کہہ رہے ہیں - لیکن ہمیں دوسری طرف بھی سوچنا چاہئے کہ ان سب علاقوں کے علاوہ مغربی پاکستان میں اور بھی کتنے علاقے ہیں جو کافی important ہیں لیکن وہ ابھی تک پکی سڑک سے connected نہیں ہیں - حکومت نے اس چیز کو محسوس کیا ہے اور ایک plan بنایا ہے کہ کہاں کہاں پکی سڑکیں تعمیر کی جائیں - دو سال پہلے یہ کام ماہرین کی ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا کہ وہ important cities اور important mandi towns میں traffic کی figures حاصل کریں - اور اس کے بعد سفارش کریں کہ کون کون سے علاقے ہیں اور کون کون سے شہر ہیں جو پکی سڑکوں کے ساتھ ملے ہوئے نہیں ہیں - ان کی priority lay down کریں - وہ دو سال سے کام کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ عنقریب وہ رپورٹ دے دیں گے - جب یہ plan ہمارے سامنے آئے گا تو ہم justify کر سکیں گے کہ جو سڑکیں پکی نہیں ان کو کس طرح set down principles کے تحت مکمل کیا جائے -

۷۰ - ۱۹۶۹ء کے A.D.P. میں تبدیلی کرکے ماہرین جو مشورہ دیں گے اور priority کے تحت نئی سڑکیں بنائی جائیں گی تو اس طرح کسی ممبر صاحب کو یہ شکایت نہیں رہے گی کہ کسی کے ساتھ favouritism ہو رہا ہے - جب ہم کسی laid down principles کے تحت چلیں گے اور important شہروں میں سڑکیں بنائیں گے تو عوام کو سہولت ہو گی -

اس specific ریزولیوشن کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ کی سڑک جس قدر اہمیت رکھتی ہے ہمیں اس کا پورا پورا احساس ہے - ہم جانتے ہیں - دو برس پہلے جب ہندوستان نے ہمارے ملک

پر حملہ کیا تو ضلع سیالکوٹ کے بارڈر علاقہ جات کے لئے کس قدر مشکلات درپیش تھیں - جہاں پہلے سڑکیں نہیں تھیں - وہاں سڑک نہ ہونے کی وجہ سے کتنی دقت پیش آئی تھی - یہ سب باتیں ہمارے سامنے ہیں اور planning کرتے وقت سب ہماری نظر میں ہیں - ہم اس سڑک کو بھی نظر انداز نہیں کریں گے لیکن جس طریقہ سے یہ ریزولیوشن ہمارے سامنے آیا ہے اصولاً ہم اسے accept نہیں کریں گے - اس لئے میں ڈاکٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس ریزولیوشن کو واپس لے لیں لیکن جہاں تک ان کی سڑک کا تعلق ہے اس کے اوپر ہم ہمدردانہ غور کریں گے -

**Dr. Sultan Ahmed Cheema :** Sir, in view of the speech of the Minister for Communications and Works, I ask leave of the House to withdraw my amendment.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Has the Member leave of the House to withdraw his Resolution.

*The Resolution was, by leave, withdrawn.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The House is adjourned to meet again at 5.30 p.m. today.

*The Assembly then adjourned (at 1.00 p.m.) till 5 30 p.m. the same evening.*

## EVENING SITTING

*The Assembly met at 5 30 p m. Mr. Deputy Speaker, Mr. Ahmedmian Soomro, in the Chair.*

*Recitation from the Holy Qur'an and its translation.*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا
مُّنِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ
اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ
سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ
مُقَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ
بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝

(پ ۱۹ - س ۲۵ - ع ۴ - آیات از ۶۱ تا ۶۷)

بڑی برکت والی ہے اللہ کی ذات جس نے آسمانوں میں بُرج بنائے اور ان میں روشن آفتاب اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا۔ اور وہی تو ہے جس نے رات و دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔ یہ باتیں اس شخص کے سمجھنے کے لئے ہیں جو غور کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے۔ اور اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ اُن سے جاہلانہ گفتگو کرتے ہیں تو وہ ان کو سلام کر لیتے ہیں۔ اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کر کے اور عجز و ادب سے کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں۔ اور وہ جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھنا اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے اور جہنم ٹھہرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے۔ اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بیجا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں۔ بلکہ اعتدال کے ساتھ رہتے ہیں نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔

وما علینا الا البلاغ

## CONSIDERATION AND APPROVAL OF THE DRAFT RULES OF THE PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN (*concd*)

**Mr. Deputy Speaker :** The House will now resume consideration of the draft Rules of Procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan. Mr. Hamza may please resume his speech on his amendment to Rule No. 50.

**مسٹر حمزہ** (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - میں کل اپنی ترمیم کی حمایت میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایوان کے استحقاق کا سوال بڑا ہی اہم اور انتہائی نازک ہوتا ہے اس لئے تحریک استحقاق اگر جناب سپیکر یا جناب صدر اپنے چیمبر میں ہی رد کر دیں یا اس کو خلاف ضابطہ سمجھیں یا اس کو غیر ضروری سمجھیں تو اس طرح استحقاق کی اہمیت متاثر ہوتی ہے - مجھے اس امر کا احساس ہے کہ جناب سپیکر کو اس ایوان کے تمام حلقوں کا اعتماد حاصل ہے وہ انتہائی غیر جاذب دار شخصیت ہیں لیکن اس کے باوجود میرا ذاتی خیال ہے بلکہ میری یہ انتہائی سوچی سمجھی رائے ہے کہ استحقاق کی تحریک کو پہلے محرک ایوان میں پیش کرے تاکہ ایوان میں جملہ حاضر ارکان اسمبلی کو یہ علم ہو جائے کہ محرک کولسا نکتہ استحقاق یا سوال استحقاق اٹھانا چاہتا ہے - اس طرح میرے خیال میں جناب سپیکر کا کام بھی ہلکا ہو جائے گا - جناب سپیکر کے کندھوں پر جو بہت ہی اہم اور بڑی ذمہ داری ہے کم ہو جائے گی -

اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ جناب صدر یا جناب سپیکر ایک غیر متنازعہ فیہ شخصیت ہوتے ہیں - حتی الامکان ان کو اس قسم کے اختیارات نہیں دیئے جانے چاہئیں یا انہیں اس قسم کے اختیارات کو استعمال نہیں کرنا چاہئے جن میں انہیں متنازعہ فیہ مسائل میں اپنی رائے کا اظہار کرنا پڑے - جناب سپیکر - مجھے اس امر کا بھی احساس ہے کہ

بعض اوقات اس ایوان میں ایسے نکتہ ہائے استحقاق بھی اٹھائے گئے جو کہ اس قدر اہمیت کے حامل نہیں تھے کہ ان کو ایوان میں پیش کیا جاتا۔ لیکن عملی طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جب بھی کسی معزز رکن نے اس رعایت یا اس ضابطے کے تحت دئیے گئے اختیار کو استعمال کیا ہے یا غیر ضروری طور پر استعمال کیا ہے تو سپیکر صاحب کی معمولی سی سرزنش اس کے اعادہ کو روکنے کے لئے کافی ثابت ہوئی ہے۔ جہاں تک نکتہ استحقاق یا سوال استحقاق کے پیش کرنے کا تعلق ہے اگر جناب سپیکر اس نکتہ کو ایوان میں پیش کئے جانے کے بعد اور اپنے خصوصی نقطہ نظر کے مطابق اس کو رد کر دیتے ہیں اور محرک کو بھی اس بات کا احساس دلاتے ہیں کہ یہ معاملہ اسقدر اہم اور ضروری نہیں تھا کہ اسے نکتہ استحقاق کے طور پر پیش کیا جاتا۔ تو اس قسم کے غیر ضروری نکتہ استحقاق کے پیش کرنے کی صورت میں ایسے رولنگ اہم کردار ادا کرتے ہیں بلکہ ایسے نکتہ ہائے استحقاق کے لئے زہر قاتل کا کام دیتے ہیں جناب سپیکر۔ میں اپنی اس ترمیم کو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا اس لئے بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ آمریت کا یہ خاصا ہوتا ہے بلکہ آمریت اسے کہتے ہیں کہ مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ کے اختیارات فرد واحد کے ہی ہاتھ میں ہوں اور مجھے ذاتی طور پر اس بات کا علم ہے کہ بعض مسائل پر بحث کرنا حکمرانوں کو سخت ناگوار گزرتا ہے اور یہی آمریت کا خاصا ہے ہم جس دور سے گزر رہے ہیں۔ اس دور میں بہت سے رہنمائی کے میناروں کی روشنی روز بروز مدھم پڑتی جا رہی ہے۔ حکمرانوں نے وقتاً فوقتاً وہ افراد یا وہ ادارے جن کی غیر جانبدارانہ انصاف پسندی مثالی ہوتی تھی اور جن کے جانبدار ہونے کا کبھی کسی کو تصور بھی نہیں تھا ان کی غیر جانبداری کو بھی مجروح کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر جناب سپیکر نکتہ استحقاق پر اپنی رولنگ اس کے ایوان میں پیش کئے جانے کے بعد دیں گے تو وہ اس طرح سے اس قسم کے دباؤ سے

جو کہ مجھے خدشہ ہے کہ حکومت کی جانب سے بعض اوقات استعمال کیا جاتا ہے ، بچ جائیں گے اور اس طرح سے ان کی شخصیت غیر متنازعہ ہو گی ، غیر جانبدار ہو گی اور ایوان کے تمام حلقے ان کو بدستور ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھتے رہیں گے ۔ میں ذاتی طور پر جناب سپیکر کی ذات کو اس مسئلے میں الجھانا نہیں چاہتا کہ جو متنازعہ فیہ ہو اور جس سے ان کے احترام کے مجروح ہونے کا احتمال ہو ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی ترمیم کی حمایت کرتا ہوں ۔

**Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund)**: Mr. Speaker, Sir, I oppose this amendment because what the amendment seeks to do is to take away the power of the Speaker to give consent to the moving of a privilege motion. Sir, the Speaker is an elected member. He is elected twice ; he is elected first as a Member of the Assembly, and then he is elected by a majority of the Members of the province as Speaker of the Assembly. He, Sir, discharges his duties with utmost sense of responsibility, and if we have to keep up the dignity of the House, we have to repose confidence in the Speaker. This power is not given to a Minister or any executive authority so that anyone in this House may have some kind of suspicion that the power is likely to be mis-used. If we cannot repose confidence in the Chair, Sir, then I don't know whether we can repose confidence in any one. On the other hand, you will have noticed, Sir, that during the last week or so, certain privilege motions did come up before this House and at the end the Speaker was constrained to observe that this is a very valuable right of a Member and, therefore, it should be sparingly used. In other words, he hinted at this that it is not being used . . .

**Malik Muhammad Akhtar** : On a point of order Sir. Does he want to open a debate on that issue ?

**Minister of Law** : No.

**Mr. Deputy Speaker :** What is the Member's point of order ?

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, he is referring to the ruling of the Chair. Does he want to have an answer to it ? He should not mention it.

**Mr. Deputy Speaker :** What is wrong in referring to the ruling of the Chair ?

**Malik Muhammad Akhtar :** Could the ruling be referred to in other words as well ?

**Mr. Deputy Speaker :** The ruling is always meant to be referred to.

**Malik Muhammad Akhtar :** But not in a sarcastic tone, which the Law Minister is using. It is an objectionable tone, whatever the ruling.

**Mr. Deputy Speaker :** What is the objection in referring to a ruling of the Chair ?

**Malik Muhammad Akhtar :** Supposing I defend the position, which was otherwise

**Mr. Deputy Speaker :** The Member has every right.

**Malik Muhammad Akhtar :** I don't want to do that ; I have great respect for the ruling of the Speaker.

**Mr. Deputy Speaker :** The Member may please take his seat.

**Minister of Law :** I begin to understand that the wearer only knows where the shoe pinches. In any case, Sir, the power of the Speaker must be preseved and must be kept in tact. If the control is not exercised by the Speaker over the affairs of this House, I don't see any other authority, which will be able to exercise the control. Therefore, I, for one, feel very strongly on the point and I am prepared to give all the power to the Speaker for regulating the business of the House.

With these words, I oppose this amendment.

**Mr. Deputy Speaker :** I will now put the amendment to the House. The question is—

> That in Rule 50 of the Rules, the comma appearing after the word "thereof" in line 3 be replaced by a full-stop and the words following thereafter be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker :** I will now put the Rule to the House.

The question is—

> That Rule 50 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 51 as recommended by the Special Committee. There is an amendment by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir I beg to move –

> That in Rule 51 of the Rules, for the word "shall" occurring in line 5, the word "may" be substituted ; and after Rule so amended, the comma and words "unless the Member satisfies the Speaker that the document is not readily available" occurring in lines 6-7, be deleted.

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved is—

> That in Rule 51 of the Rules, for the word "shall" occurring in line 5, the word "may" be substituted ; and after Rule so amended, the

comma and words "unless the Member satisfies the Speaker that the document is not readily available" occurring in lines 6-7, be deleted.

**Minister for Law :** Opposed Sir.

**Malik Muhammad Akhtar (Lahore - II) :** Sir, before I open debate on my amendments I would like to give assurance to the House . . . . .

**Mr. Deputy Speaker :** What does the Member mean by debate on amendments ?

**Malik Muhammad Akhtar :** Before discussing my amendments.

**Mr. Deputy Speaker :** Then say like that.

**Malik Muhammad Akhtar :** It is the same word. Its interpretation may be different. We are going to finish the rules within the prescribed time and I am not going to prolong the discussion. I will be expressing myself on different amendments and leaving most of them.

مسٹر حمزہ - پنجابی کا محاورہ ہے کہ کسی پر احسان کر کے جتلانا نہیں چاہیئے --

**Malik Muhammad Akhtar :** What I seek to amend with this amendment is that it may not be made mandatory for a Member who raises a question involving breach of privilege to append documents to his privilege motion. As you know, Sir, a privilege motion has to be raised at the earliest possible opportunity and if a breach of privilege occurs today necessarily it has to be brought in at the earliest opportunity and documents have to be appended. Although the practice in this House has been very liberal and in certain cases certain persons have been accommodated and they have been bringing forward privilege motions days and days and months after the occurrence but in other cases the rules were observed strictly; so strictly that many motions had to be ruled out of order for

lack of documents. In a single case I lost three motions because I could not obtain official documents.

**Mr. Deputy Speaker :** What does that imply ? Does the Member mean to say that the ruling of the Speaker was not correct ?

**Malik Muhammad Akhtar :** The ruling was correct according to the prevailing rules but now I have moved an amendment to the effect that it may not be made necessary to file documents alongwith privilege motions. Some times the documents are in possession of the Government and a request can be made to the Speaker that he may kindly direct the Government Department concerned to produce those documents . . . . .

**Mr. Deputy Speaker :** Unless the Member satisfies the Speaker that the documents are not readily available.

**Malik Muhammad Akhtar :** Why not to make the amendment that it may not be made mandatory. I don't want to add anything but I only want to say that this is a denial of the right to move privilege motions if it is made mandatory for a Member to file documents alongwith the privilege motions because privilege motions have to be raised at the earliest opportunity. Of course, newspapers and such like documents could be readily available but certain documents such as attested copies from courts could not be obtained very quickly. In a recent privilege motion one of the Members had to obtain certain documents from Karachi . . . .

**Mr. Deputy Speaker :** That is clear. Please take your seat.

The question is :

> That in Rule 51 of the Rules, for the word "shall", occurring in line 5, the word "may" be substituted; and after the rule so amended, the comma and words, "unless the Member satisfies the Speaker that the documents is not readily available", occurring in lines 6-7, be deleted.

*The motion was lost.*

The question is :

That rule 51 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 52.

**Malik Muhammad Akhtar :** I beg to move :

That in para (i) of rule 52 of the Rules, for the word "one", occurring in line 1, the word "three" be substituted.

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved is :

That in para (i) of rule 52 of the Rules, for the word "one", occurring in line 1, the word "three" be substituted.

**Minister for Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar (Lahore - II) :** I beg to submit that it has been provided in the rules, and it is rather reckless, that a single question is allowed to be raised at a time relating to a single specific instance where a breach of privilege has occurred. I have gone through the rules of procedure of many Parliaments and I don't find such restrictions anywhere. Moreover, if you allow me to say a word over here I would mention that in the House of Commons, the powers to punish by reprimand, imprisonment or fine for breach of privilege are exerted at the discretion of the Members. Not only do they punish outside offenders but even the Members are punished for making derogatory speeches. They have got the power to summon in cases of contempt, breach of privilege and wilfull disobedience of an order; if a person is charged with a breach of privilege, in order to protect parliamentary privilege and to compel testimony. It is a sacred right and I consider that we should follow the democratic countries like U.K., the Senate and the House of Representatives in U.S.A. Even the Colonial Assemblies have exercised such powers

to prosecute for contempt and may I give a quotation with your permission.

Mr. Justice Tori defended this right and said—

"Now, by common law, the power to punish for contempt of this nature belongs incidentally to the courts of justice and each House of the Parliament. No man ever denied its existence. As to our Colonial. . . ."

**Mr. Deputy Speaker :** The Member is not relevant because it is a question of breach of privilege and not contempt.

**Malik Muhammad Akhtar :** I was just emphasizing my point. What I beg to submit, through this amendment, is that this is a sacred light; the only right provided under the existing rules whereby a person could come forward and now even that right has been snatched away from this august House. Although we have passed a rule whereby we have given powers to the Speaker for which I spoke in the highest terms yesterday while referring to the Speaker of the House of Commons .....

**Mr. Deputy Speaker :** Not relevant.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, if the Speaker of the House of Commons wants to seek election he is allowed to be elected without any opposition. He can continue to be the Speaker as long as he desires.

**Mr. Deputy Speaker :** I will put the amendment to the vote of the House.

The question is :

> That in para (i) of rule 52, of the Rules, for the word "one", occurring in line 1, the word "three" be substituted.

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment No. 53 is ruled out of order.

I will now put the question.

The question is :

That rule 52 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 53. The question is :

That rule 53 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 54. The question is :

That rule 54 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 55. The question is :

That rule 55 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 56.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

That for Rule 56 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"56. (1) The Committee on Rules of Procedure shall examine every question referred to it and determine with

reference to the facts of each case whether a breach of privilege is involved and, if so, the nature of the breach and the circumstances leading to it, and make such recommendations as the circumstances may require.

(2) The Provincial Government shall be bound to take action as recommended by the Assembly.

(3) If the accused person is a Member of Central Service of Pakistan and is in service of the Provincial Government for the time being, he shall be ordered to hand over the charge forthwith and Central Government will be asked by the Provincial Government to implement the recommendations of the Assmbely :

Provided that action under sub-rules' (2) and (3) shall only be taken after the recommendations of the Committee are approved by the Assembly."

**Mr. Deputy Speaker** : Not tangible; ruled out of order.

**The question is :**

That Rule 56 approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker** : Rule 57; amendment by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir I beg to move :

That in sub-rule (1) of Rule 57 of the Rules,

for the words "one month" occurring in line 7, the words "two weeks" be substituted.

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved is :

That in sub-rule (1) of Rule 57 of the Rules, for the words "one month" occurring in line 7, the words "two weeks" be substituted.

**Minister for Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore - 11) : Sir, the original rule provides that when a question of privilege is referred to a Committee, the Committee shall immediately take action and report to the Assembly within one month of the day on which reference to the Committee was made. Of course, if the Assembly is not in session, it will be made immediately on the commencement of the next session of the Assembly. Sir, I compare here the actions of the Committees on the Rules of Procedure and Privilege, of the House of Commons and the Senate. Without taking more time, I would refer two instances. According to Galloway, the House Committee on un American Activities has been the most active Investigation Committee, as established by the Congress from 1945 to 195-. It held 130 public hearings at which more than 25,000 persons were.....

**Mr. Deputy Speaker :** The Member's amendment is to reduce the period so he should be relevant to that.

**Malik Muhammad Akhtar :** I mean to say that in democratic countries, the right of raising a question of breach of privilege is considered to be a sacred right and in England. it was a right so granted, In American Constitution as well, of 1789, it is there. Our Constitution also grants such right to the Members. What I mean to say is the Rules of Procedure and the interpretation of the provisions of Constitution made to these Rules by our present Govt. as the rules were originally enforced by the President of Pakistan and adopted by the Governor of West Pakistan and with minor modifications.....

**Mr. Deputy Speaker** : Malik Sahib may please be relevant to the amendment and confine his speech to that.

**Malik Muhammad Akhtar** : I will Sir, It is a very important matter and it should be taken immediately. I will refer that the Committees in other democratic countries continuously sit for years trying such cases. That is my arguments Sir, and I support my amendment.

**Mr. Deputy Speaker** : The question is :

> That in sub-rule (1) of Rule 57 of the Rules, for the words "one month" occurring in line 7, the words "two weeks" be substituted.

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker** : Next amendment.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, I beg to move :

> That in sub-rule (5) of Rule 57 of the Rules, the colon appearing after the word "Assembly" at the end be replaced by a full-stop and the proviso following thereafter be deleted.

**Mr. Deputy Speaker** : Amendment moved is :

> That in sub-rule (5) of Rule 57 of the Rules, the colon appearing after the word "Assembly" at the end be replaced by a full-stop and the proviso following thereafter be deleted.

**Minister for Law** : Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore - II) : Sir, generally the privilege motions are admitted —I do not want to cast any reflection on any such opinion which may injure the feelings of my friends in power on the other

side —but it has been felt that in most of the cases external influences are exercised and delaying tactics are used against the persons who raise the question of privilege to kill the privilege motions. Once a Committee has made a report, I do not consider that there should be such provisions that the report be referred back to it. This is in order to protect the rights and feelings of the Members. You know Sir, we are human beings and are subjected to influence and pressure. I consider that if this proviso is there, the question will be referred again and again back to the Committees. Hence there should be only one report.

**Mr. Deputy Speaker :** The question is :

> That in sub-rule (5) of Rule 57 of the Rules, the colon appearing after the word "Assembly" at the end be replaced by a full-stop and the proviso following thereafter be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker :** The question is :

> That Rule 57 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 58 ; the question is :

> That Rule 58, as recommeneded by the Second Special Committee be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 59; the question is :

> That Rule 59 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 60 ; the question is :

That Rule 60 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** New Rule. Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

That after Rule 60 of the Rules, the following be added, namely :—

"60-A. When a Member is detained under the executive order the Speaker shall cause the attendance of the Member in the Assembly during Session.".

*(a short pause)*

**Mr. Deputy Speaker :** This would be an amendment in the Act and not in the Rules of Procedure.

**Malik Muhammad Akhtar :** You know, Sir, I only mean that when a person is detained under an executive order, not in a criminal case, during that period he is deprived of the right of the presentation of views of his constituents. If it is provided that during that time he would be just allowed to come and attend the Session it would be much better. Sir, they are taking a similar attitude in the Army. They don't chain or put the military officers in a lock up. They simply put a guard on the officers and the officers are allowed to move about.

**Mr. Deputy Speaker :** Ruled out of order.

The question is :

That Rule 61 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 62. The question is :

That Rule 62 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 63.

**Maluk Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

That for Rule 63 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"63. A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance may be made by a Member.".

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved is :

That for Rule 63 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"63. A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance may be made by a Member.".

**Minister of Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore-II) : I want three changes in the present Rule.

**Mr. Deputy Speaker :** Even if it is out of order he may be permitted to make a motion, irrespective of the fact what the considerations are ?

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, motions should be made in the House and then the Speaker can make his observations. The Speaker has powers which he uses in ruling out the adjournment motion. These

inherent powers are always with the Speaker. I seek to omit the words "recent" and "with the consent of the Speaker" as provided in the original Rule.

Sir, may I mention that this is the same Rule which we have been having in our Rules of Procedure for the last many years and Sir, during the Budget Session of 1965 out of five adjournment motions moved four were out of order and one was held in order but not admitted by the Assembly. In the Winter Session of 1965 out of six all the six were out of order. In the Budget Session of 1966, thirty-one were moved, eleven were not pressed, nine were out of order on two leave was refused and consent was withheld on five. The remaining were held in order but were not admitted by the Assembly. In the Budget Session 1967, 186 were moved, consent withheld 126, out of order 32 Not pressed 14, held in order but not admitted by the Assembly 14. In the winter session 1967, 236 were moved, consent withheld 94, out of order 103, leave refused by the Assembly 8, not moved 31.

Sir, this is the state of affairs as the Rules stand and the question of withholding the consent by the Speaker is there. Sir, undoubtedly I agree that the Speaker has got great confidence of this House and I am the person who has always cheerfully and happily accepted his decision and I consider that ours is an Assembly which is functioning in a more cooperative spirit than any other Assembly of Pakistan. Yet, Sir, you know when an adjournment motion is moved the entire Department is just shivering They move from the peon upto the Minister. The explanations are there.

**Mr. Deputy Speaker** : Is the Member sure about that ?

**Malik Muhammad Akhtar** : Yes Sir.

**Minister of Food** (Malik Khuda Bakhsh) : If 'shiver' means that we have a sense of responsibility and we respect the wishes of the Members of the Opposition—if he means that, then it is absolutely correct. If he means that we are in any way afraid of adjournment motions he is wrong.

**Malik Muhammad Akhtar** : I mean that if an adjournment motion is

made it should not be killed in the Chamber. Let it be read out in the House.

**Mr. Deputy Speaker :** No repetition.

**Malik Muhammad Akhtar :** Then the word "recent". Could you guide me whether this word "recent", this sacred doctrine "recent" been defined anywhere ? Could you put some limit to the occurrence which is recent and to such occurrences which are not recent. Sir, may I submit that in the Standing Orders of the House of Commons exactly the same provision exists. Sir, there is no provision in the Rules of Procedure of the United Kingdom or Canada that an adjournment motion will be killed in the Chamber nor there is provision in the Rules of Procedure of these democratic countries that the consent of the Speaker would be there.

Sir, the adjournment motion is a great privilege for the Members of the Opposition. The grievance of the public can only be ventilated through an adjournment motion. The matter which concerns vitally with the public is brought in the House and, Sir, with such restrictions you will be imposing Section 144 in this House as well. Sir, in the Standing Orders of the House of Commons in England, I mean to say Standing Order No : 9 the word "recent" appears in the Ruling of the Speaker but not in the Standing Order itself. Could you guide me what is the dictionery meaning of the word "recent" and how could we define it and how could we decide whether an incident was fresh and recent or not. Sir, we are only creating difficulties for you for whom I have great respect and regard. Why should we quarrel over the word "recent" ?

**Sahibzada Noor Hassan :** On a point of order. Sir, he is reading the script that he has in his hand.

**Mr. Deputy Speaker :** He is justified because he is probably referring to his notes.

**Malik Muhammad Akhtar :** I am not reading.

Sir, why need we leave the admissibility of the adjournment motions to the Speaker.

**Mr. Deputy Speaker :** No repetition. I will now put the Member's amendment to the vote of the House.

The question is :

> That for Rule 63 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "63. A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance may be made by a Member."

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Next amendment by Mr. Hamza.

**Mr. Hamza :** Sir I hereby move—

> That in Rule 63 of the Rules, the words "with the consent of the Speaker" occurring in line 4, be deleted.

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved is—

> That in Rule 63 of the Rules, the words "with the consent of the Speaker" occurring in line 4, be deleted.

**Minister of Law :** Opposed Sir.

مسٹر حمزہ (لائل پور -٦) - جناب سپیکر - اس قسم کی ترمیم میں نے تحریک استحقاق کے رول یا ضابطہ میں بھی دی تھی - مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ جناب وزیر قانون نے میری معروضات کو

جو رنگ دیا ہے وہ سخت قابل اعتراض تھا میں ان کے ان تاثرات اور اعتراضات پر شدید احتجاج کرتا ہوں انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ ترمیم کو پیش کرتے ہوئے میں نے جناب سپیکر پر عدم اعتماد کا اظہار کیا تھا یہ سراسر غلط ہے ۔ دنیا میں کوئی چیز بھی حتمی نہیں ہو سکتی اسکو بہتر بنانے کے امکانات ہمیشہ موجود رہتے ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ میں جناب وزیر قانون کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ انکو یہ علم ہونا چاہئیے کہ پہلی اسمبلی میں جو طریقہ کار ہم اپناتے رہے ہیں اور پورے تین سال اس پر عمل کرتے رہے ہیں چیمبر کے اندر تحریک التواء کو kill کرلے اسکو ختم کر دینے کا جو موجودہ طریقہ ہے وہ اس عرصہ میں اپنایا نہیں گیا تھا محض آپ کی آمد سے یہ طریقہ ہمیں ملا ہے ۔ میں نے کبھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ جناب سپیکر اس ایوان کے ایک منتخب رکن نہیں یا وہ اس ایوان کے ایک منتخب شدہ سپیکر نہیں ۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ آپ منتخب سپیکر ہیں اور آپ کو انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ انکے بعض فیصلے ایسے ہیں جو نیشنل اسمبلی کے سپیکر سے بھی زیادہ عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور وہ زیادہ غیر جانبدار ہوتے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود میں کسی شخص کو بھی اس حد تک بلند و بالا نہیں سمجھتا کہ اسکی ذات پر کوئی اعتراض نہ کیا جا سکے یا ان کی بعض rulings میں کوئی نقص نہ ہو انسان میں نقائص ہوتے ہیں ۔ کسی انسان کے کسی نقص کی نشاندھی کر دینا کوئی جرم نہیں ہے یہ اسپر عدم اعتماد کا اظہار نہیں ہوتا ۔ وزیر صاحب نے یہ بتایا تھا کہ جناب سپیکر اس ایوان کے منتخب شدہ صدر ہوتے ہیں میں انکو ایک محض سپیکر نہیں سمجھتا بلکہ انکو ایک کنبہ کا سرپرست اعلیٰ کہتا ہوں وہ اس کنبہ کے سرپرست اعلیٰ ہیں ۔ میرے نزدیک کسی سرپرست اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس نہیں کیا جا سکتا

اس کو اس کے عہدے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر مجھ سے کوئی ذاتی طور پر دریافت کرے کہ ایک شخص جسکو کہ ہم سرپرست اعلیٰ چن لیں ۔ ویسے حالانکہ کنبہ کا سرپرست اعلیٰ چنا نہیں جاتا لیکن اگر ایک بار کوئی سرپرست اعلیٰ چن لیا جائے یا اگر ایک بار سپیکر بن جاتا ہے اسکے بعد اگر اسکو اس عہدہ سے علیحدہ کیا جائے یا عہدہ سے علیحدہ رکھنے کی گنجائش رکھی جائے یہ اسکی توہین ہے ۔ اگرچہ میں ان کو سر پرست اعلیٰ سمجھتا ہوں مگر اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ اگر کسی شخص سے مودبانہ اختلاف کیا جائے تو یہ زندگی کی ایک نشانی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ اور اگر اتفاق کیا جائے تو وہ کیا نشانی ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ بیشتر اوقات اتفاق ہوتا ہے لیکن اگر قائد ایوان خوشامد پسندی کو اپنا طرہ امتیاز سمجھیں اور اگر انگریز آئیں تو انکے سامنے بھی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جائیں اور اگر کوئی پاکستانی آ جائے تو اس سے بھی کہیں کہ ہم آپ کے وفادار ہیں ۔ میں اس قسم کی وفاداری کو وفاداری نہیں سمجھتا ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر زراعت ۔ میں جواب دینا نہیں چاہتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں اسکو وفادای نہیں سمجھتا ایسے میں احترام نہیں سمجھتا ۔ میں آپ کے سامنے دو زندہ مثالیں پیش کرتا ہوں کہ اس رول کے تحت اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے بعض اوقات ایسے مسائل جو کہ اس ایوان میں پیش ہونا چاہئے تھے پیش نہیں ہوئے ۔ مثال کے طور پر اس اسمبلی کے اجلاس میں میں نے ایک تحریک التواء پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا اور وہ تحریک التوا یہ تھی کہ بنوں کے ضلع میں یا اسکے قریبی قبائلی علاقہ

میں مروت بنوچی اور وزیریوں کی آپس میں سخت مڈبھیڑ ہوئی اور تین دن تک باقاعدہ جنگ ہوتی رہی میں نے اخبارات کے ذریعہ اور پشاور سے بھی جو معلومات حاصل کیں کے مطابق تقریباً ۳۰ - ۳۵ آدمی مارے گئے اور ۶۰ - ۷۰ آدمی گولیوں سے زخمی ہوئے میں نے اسکے بارے میں جب تحریک التواء اس ایوان میں پیش کرنے کا نوٹس دیا تو جناب سپیکر نے فرمایا کہ

".....the discussion of this adjournment motion would be against the public interest."

میں نہیں سمجھا کہ آخر پھر یہ اسمبلی کاہے کیلئے ہے - کیا مفاد عامہ اسمیں ہے کہ پاکستانی بھائی ایک دوسرے کو قتل کریں یا مفاد عامہ اسمیں ہے کہ وہ تحریک اس ایوان پیش ہوتی اور اسپر تمام حلقے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہم اکٹھے بیٹھکر سر جوڑ کر یہ سوچتے کہ اس قسم کا ہنگامہ کیوں ہوا اور آئندہ ہمیں اس کا کیا تدارک کرنا چاہئے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس مسئلہ کو ایوان میں پیش کیا جاتا اور اسکو لازماً پیش کیا جانا چاہئے تھا تو یہ مفاد عامہ میں تھا اور اسکو پیش نہ کیا جانا مفاد عامہ کے خلاف تھا اور اس تحریک التواء کو چیمبر میں ختم کیا گیا۔ جناب سپیکر - اسکے علاوہ میں نے ایک تحریک التواء ۲۰ - اپریل ۱۹۶۸ء کو یونیورسٹی ہال میں یوم اقبال کے سلسلے میں پبلک جلسہ کے متعلق دی جس میں غنڈہ گردی کیگئی اور آپ کو یہ سنکر انتہائی دکھ ہوگا کہ اس جلسہ کی صدارت جناب چیف جسٹس عدالت عالیہ مغربی پاکستان کر رہے تھے اور مشرقی پاکستان کے سابقہ چیف جسٹس جناب سید محبوب مرشد بھی وہاں پر موجود تھے - میں نے اس غنڈہ گردی کے خلاف تحریک التواء پیش کی مگر مجھ سے یہ کہا گیا کہ چونکہ یہ جلسہ حکومت نے نہیں کروایا

اسلئے اس پر بحث نہیں کی جا سکتی اسلئے اسکو مناسب ہے کہ چیمبر ہی میں ختم کیا جائے - میں بیسیوں مثالیں پیش کر سکتا ہوں کہ پبلک جلسوں میں غنڈہ گردی کی گئی لیکن ایوان میں تحریک التواء پیش ہونے سے روک دی - میں انتہائی عزت و احترام کیساتھ یہ کہتا ہوں کہ جناب سپیکر نے جو اختیار استعمال کیا ہے اپنی دانست میں درست کیا ہو گا لیکن اس ضابطہ میں اس قسم کی گنجائش رکھکر ہم نے حکومت کو یہ موقع مہیا کیا ہے کہ سپیکر یا وہ شخص جو یہ فیصلہ کرے اس پر اپنا دباؤ ڈالے اور مجھے یہ بڑے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ X X X X X X X X X*

**Mr. Deputy Speaker** : That is not right and not justified. These remarks are expunged. The Member may please withdraw those remarks.

**Mr. Hamza** : I withdraw Sir.

**Mr. Deputy Speaker** : These remarks are expunged from the proceedings of the House.

مسٹر حمزہ - آپ کے حکم کے مطابق میں واپس لیتا ہوں مگر جناب سپیکر میں ایسی تحاریک التواء کی نشاندھی کر سکتا ہوں- ملک محمد اختر نے ایک تحریک التواء پیش کی تھی اسکا نمبر بھی میرے پاس موجود ہے میں اپنی تقریر کو لمبا نہیں کرنا چاھتا کہ کراچی میں ایک عورت بس میں سفر کر رہی تھی وہ اسمیں سے گر گئی اور زخمی ہوگئی - - - - -

**Minister of Labour** : On a point of order Sir. May I know whether any Member can criticise the ruling of the Speaker ?

**Mr. Deputy Speaker** : That he has already withdrawn.

---

**Expunged as ordered by the Deputy Speaker.*

**Minister of Labour** : He is referring to another incident where probably the Speaker has given a ruling.

**Mr. Deputy Speaker** : That is why he has withdrawn, and those have been expunged from the record.

**Minister for Labour** : The Member is now repeating.

**Mr. Deputy Speaker** : Let me hear him. I can't anticipate what he is going to say. I am not going to allow any criticism on the rulings given by the Speaker.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میرا ان پر نکتہ چینی کرنیکا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو گنجائش رکھی ہے اس سے حکومت کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور تحریک التواء کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے ۔ اگر آپ مجھے بتائیں کہ پہلے تین سال سے اسمبلی میں اس طریقہ کار پر عمل کیا جاتا رہا ہے تو اب کون سی مصیبت نازل ہوئی تھی کونسی مجبوری تھی ؟ آپ کو پتہ ہے کہ پچھلی اسمبلی میں حزب اختلاف کی تعداد ۲۲/۲۳ ارکان پر مشتمل تھی اور اس وقت ان کی تعداد تین یا چار ہے ۔ اس کے باوجود آپ چاہتے ہیں کہ حزب اختلاف کو دبا کر رکھا جائے اس کے باوجود آپ اتنی چھوٹی سی اقلیت کو برداشت نہیں کرتے اور ان کو ان کے حقوق دینے کو تیار نہیں ہیں جو ان کا پیدائشی حق ہے ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ایک تحریک التواء تھی جو ملک محمد اختر صاحب کی طرفسے پیش کی گئی ۔ اس میں انہوں نے بتایا کہ ایک عورت بس میں سفر کر رہی تھی ۔ اور سفر کرتے کرتے گر گئی ۔ بس والے نے بس کھڑی نہ کی ۔ وہ تھانے گئی لیکن پرچہ درج نہ ہوا ۔ یہ تحریک التواء ایوان میں پیش کی گئی مگر اجازت نہ ملی میں دو اور زندہ مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ میں نے ایک تحریک التواء پیش کرنیکی کوشش کی لیکن مجھے اجازت نہیں دی گئی

بلکہ اس کو ایوان میں پڑھنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی ۔ تو میں اس صورتحال کے پیش نظر آپ سے التجا کروں گا کہ جناب صدر کی شخصیت بلند و بالا اور غیر جانبدار ہوتی ہے اس کے اوپر تمام حلقوں کا اعتماد ہوتا ہے اگر آپ اس کو مجروح نہیں کرنا چاہتے تو آپ میری اس ترمیم کو قبول فرما لیں ورنہ میں سمجھوں گا کہ آپ ایسی شخصیت کو بالکل غیر جانبدارانہ کام کرنے کی اجازت نہیں دے رہے اس لئے لوگ کہہ رہے ہیں کہ ملک میں آمریت ہے ۔

**Minister for Labour :** I will also be speaking.

**ملک محمد اختر ۔** جناب والا ۔ میری اگلی ترمیم نہیں آ سکے گی مجھے اس وقت بولنے کا موقعہ دیا جائے ۔ جناب والا۔ میں نے ضابطہ قانون میں یہ ترمیم پیش کی ہے کہ ایڈجرن منٹ موشن کے ایوان میں پیش ہونے کے لئے سپیکر کی اجازت کی شرط نہ لگائی جائے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The Member has already spoken on this point in his previous amendment.

**Malik Muhammad Akhtar :** I will be quoting an instance.

**Mr. Deputy Speaker :** Alright, let me first hear Mr. Farooqi.

**مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔** جناب والا ۔ ملک صاحب کو کہہ لینے دیجئے ۔

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I will not be moving my next seven amendments if I am given five minutes now.

**Mr. Deputy Speaker :** Then I will give the Member seven minutes instead of five because he is leaving seven amendments.

**Malik Muhammad Akhtar :** I want to be fair to the House because this topic has been debated upon thoroughly.

**Mr. Deputy Speaker :** The Member has already wasted two minutes.

**Malik Muhammad Akhtar :** I know you will be kind enough to accommodate me and will give me two more minutes.

**Mr. Deputy Speaker :** The Member will, I am afraid, consume all the seven minutes like that. *(laughter)*

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب والا - آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ایوان کے ضابطہ قانون میں جو مختلف شقوں پر بحث ہوتی رہی ہے اس میں اگر ہم کوئی ترمیم پیش کریں تو کسی فرد کے اختیارات کو کم کرنے لئے اور ادارے کے اختیارات کو بڑھانے کے لئے اس قسم کی کوئی ترمیم پیش کر دی جاتی ہے - جب اس حکومت کیطرفسے بات ہوتی ہے تو یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ ہم اس ایوان کے بارے میں قانون بنا رہے ہیں - یا یہ جو حاکم یہاں بیٹھے ہیں یا جو سپیکر صاحب اس وقت چیئر میں بیٹھے ہیں ان کے بارے میں قانون ہم بنا رہے ہیں اس وقت چودھری محمد انور صاحب سپیکر ہیں - ویسے میں سمجھتا ہوں سرسرو صاحب یا کوئی زید بکر سپیکر ہوسکتے ہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - محمود اعظم فاروقی صاحب بھی سپیکر ہوسکتے ہیں -

وزیر مال - کبھی نہیں -

ملک محمد اختر - فاروقی صاحب ہو سکتے ہیں - یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو اس وقت خزانہ بینچوں پر بیٹھے ہیں وہ حزب اختلاف میں چلے آئیں اور جو حزب اختلاف میں بیٹھے ہیں وہ خزانہ بینچوں پر چلے جائیں - قانون کو اس طرح بنانا چاہئے کہ یہ دیکھا جائے کہ آئندہ چل کر اس کا اثر کس

پر اور کس طرح پڑتا ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ سپیکرصاحب بھی ایوان کے ایک رکن ہوتے ہیں بالکل ویسے ہی رکن جیسے اس ایوان کے باقی ۱۵۰ رکن ہیں ۔ وہ بھی منتخب ہوتے ہیں جیسے دوسرے ارکان ہوتے ہیں ۔ ان سب کی رائے سے وہ سپیکر بنتا ہے اور وہ پھر اسمبلی کے سپیکر کے فرائض سرانجام دینے لگ جاتے ہیں تاکہ اسمبلی کا نظم و ضبط قائم رکھا جا سکے ۔ اگر سپیکر صاحب دیکھیں کہ کسی کی حق تلفی ہو رہی ہے تو وہ اسے اس کا حق دلائیں ۔ اگر کسی کے حقوق پر ڈاکہ زنی ہو رہی ہو تو وہ اس کے حقوق کو محفوظ رکھ سکیں ۔ یعنی ایوان کے نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے لئے سپیکر کو اس کرسی پر متمکن کیا جاتا ہے اور پبلک کے مفاد کو محفوظ کرنے کا اس کو بچانے کا حق اس کو پہنچتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کے اراکین کو اتنا ہی حق پہنچتا ہے جتنا کہ ان کو خود ایک نمائندہ ہونے کی حیثیت میں پہنچتا ہے ۔ اس لئے ضابطہ میں شرط لگانا کہ سپیکر فیصلہ کرے کہ جو تحریک التواء پیش ہو گی اس کے لئے سپیکر کی اجازت طلب کیجائے گی میں سمجھتا ہوں یہ نادرست ہے اور اگر یہ حق ارکان سے لے لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی حق تلفی ہے اور ان کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کیا جاتا ہے ۔ میں اس کو ارکان اسمبلی کی توہین تصور کرتا ہوں اور یہ قانون کے خلاف ہے ایک فرد واحد کو اختیار دینا نہ صرف ایوان کے حقوق کی تلفی ہے بلکہ اس شخص کے ساتھ زیادتی ہے جو ایوان کا ممبر ہے ۔ رکن اسمبلی اس بات پر زور دیتا ہے کہ معاملہ اہمیت عامہ کا حامل ہے اس لئے اس پر بحث کی جائے لیکن سپیکر کا یہ فیصلہ کرنا کہ یہ ایسا نہیں ہے یہ چیز انصاف کے خلاف ہو جاتی ہے ۔ ایوان کا حق ہے کہ وہ اس تحریک التواء پر بحث کر لے اور سپیکر صاحب اپنی طرفسے اپنا رولنگ دے سکتے ہیں ۔

The Second Standing Order of the House of Commons lays down that –

Every Member is free to move an adjournment motion and to seek the leave of the House for moving that adjournment motion and thereafter if 40 Members do not rise then the adjournment motion is not over-ruled. There is an alternative provision that if less than 40 persons but not less than 10 persons rise in their places, the question whether the Member has the leave to move the adjournment motion is determined by division. By this manner it is decided whether the adjournment motion is in order and should be discussed or not. In the House in Canada, when leave to make a motion for the adjournment of the House is sought for the purposes of discussing a definite matter of urgent public importance, it can be asked after the ordinary daily routine business has been concluded. If a Member desires to move a motion he will simply rise in his place and ask that leave be granted to discuss a definite matter of urgent public importance.

In Canada, if 20 or more than 20 Members rise, the Speaker calls upon the Member who has sought leave to make an adjournment motion, and if less than 20 but not less than five members rise in their places, the question whether a Member has got the leave of the House, is to be moved and put to division. What I mean to say is this that here we have got to take leave from 25 Members ; then their is a consent by the Speaker, when the motion is held in order. What is the fun in having this chapter of adjournment motions. Under these circumstances ; let us do away with the adjournment motions, as has been done in the United States. I may add that they were contemplating to amend their Rules of Procedure to introduce the right of moving an adjournment motion.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے اس ترمیم پر حزب اختلاف کی تقاریر سن کر بے حد افسوس ہوا ہے ۔ جب حزب اختلاف کے اراکین کا یہ خیال ہے کہ سپیکر کی شخصیت اتنی قابل احترام ہے کہ ان کے بارہ میں جناب حمزہ صاحب نے اس حد تک فرما دیا ہے کہ ان کے خلاف

عدم اعتماد کا ووٹ لانا مناسب نہیں ہے ۔ لیکن وہ اس بات کو مناسب اور جائز سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کا سپیکر جسے ایوان نے کثرت رائے سے اپنا صدر منتخب کیا ہے ۔ جسے حمزہ صاحب نے اپنے کنبہ کا سر پرست اعلیٰ گردانا ہے ۔ اس کو یہ حق حاصل نہیں کہ بعض ان معاملات اور امور کے بارہ میں جس پر ایوان نے بحث کرنی ہے ۔ جن کے بارہ میں اس ایوان نے وقت صرف کرنا ہے ۔ ان امور کے بارہ میں اپنی یہ رائے دے سکیں کہ وہ خلاف قاعدہ ہیں یا نہیں ہیں ۔

جناب والا ۔ جب مسٹر سپیکر کو اس حد تک احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ انہیں ایوان کا سرپرست اعلیٰ سمجھا جاتا ہے ۔ ان کے رولنگز کے بارہ میں حمزہ صاحب نے اشارہ فرمایا ہے کہ وہ اتنے اچھے ہیں کہ شاید قومی اسمبلی کے سپیکر نے بھی اتنے اچھے رولنگز نہ دئیے ہوں گے مگر اس کے باوجود وہ اس بات کو ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ اختیارات سپیکر سے لے لئے جائیں ۔ کہ وہ تحریک التواء کے بارہ میں فیصلہ صادر نہیں کر سکے گا کہ وہ خلاف قاعدہ ہے یا نہیں ہے میں اس ضمن میں جناب کی وساطت سے اس ایوان کو بالعموم اور جناب حمزہ صاحب کو بالخصوص مے کی پارلیمنٹری پریکٹس کے صفحہ نمبر ۳۶۰ کے پیرا (۳) کے ان الفاظ کی جانب توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔

> "Its use by unofficial Members is limited by S. O. No. 9 in point to the period between questions and the commencement of public business, and in subject matter to the raising of what is accepted by the Speaker as a definite matter of urgent public importance."
>
> If the Speaker considers the terms of the motion to be in order, he inquires whether the Member has the leave of the House."

جناب والا ۔ میں نے یہ اس ملک کی پارلیمانی پریکٹس کا حوالہ دیا ہے ۔ جسے جناب حمزہ صاحب اور ان کے رفقائے کار جمہوریت کا قبلہ اول سمجھتے ہیں میں سمجھ نہیں سکتا کہ انہیں کس طرح یہ محسوس ہوا یا خیال ہوا کہ یہ قاعدہ جو ان کے قبلہ اول کے قواعد میں دیا ہوا ہے یہاں مناسب نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ جناب والا میں بھارت کی لوک سبھا کے رولز آف پروسیجر کی طرف جناب کو اور حمزہ صاحب اور ان کے رفقائے کار کو توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ یہ قاعدہ ۵۶ ہے ۔ جس میں تحریر ہے ۔

> "56. Subject to the provisions of these Rules, a motion for adjournment of the business of the House for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance, may be made with the consent of the Speaker."

جناب والا ۔ یہ ان پارلیمانوں کے قواعد ہیں ۔ یہاں پارلیمانی طرز حکومت ہے اور جنہیں حمزہ صاحب اور ان کے رفقائے کار صحیح معنوں میں جمہوریت کے علمبردار اور آئینہ دار کہتے ہیں جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ملک اختر صاحب اور محمود اعظم فاروقی صاحب کی اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

**Mr. Deputy Speaker :** I will now put the amendment to vote.

The question is :

> That in Rule 63 of the Rules, the words "with the consent of the Speaker" occurring in line 4, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker :** Next amendment by Malik Muhammad Akhtar is not moved.

The question is :

That Rule 63 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 64 ; Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving, Sir.

**Mr. Deputy Speaker :** The question is :

That Rule 64 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 65 ; amendment by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** I am not moving the three amendments.

**Mr. Deputy Speaker :** The question is :

That Rule 65 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 66. The question is :

That Rule 66 be approved,

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 67 ; Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving Sir.

**Mr. Deputy Speaker :** The question is :

That Rule 67 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 68. The question is :

> That Rule 68 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 69.

**Malik Muhammad Akhtar :** Both the amendments, I am not moving.

**Mr. Deputy Speaker :** The question is :

> That Rule 69 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 70 ; Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That in sub-rule (4) of the Rules, between the word "Speaker" and the full-stop appearing at the end, the words "whose decision shall be final", be inserted.

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved is :

> That in sub-rule (4) of the Rules, between the word "Speaker" and the full-stop appearing at the end, the words "whose decision shall be final", be inserted.

**Minister of Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) :** Sir, the amendment relates to the giving of notice of Private Members' Bill. It has been provided in Rule 70 that a Private Member shall have to seek leave of the House before moving a Bill. What is happening is this that many Members draft the Bills and they are immediately brought on the agenda. But when the leave is sought to introduce the Bills, they are killed at the introduction stage.

Sir, I want that . . . .

**Mr. Deputy Speaker :** Let me know that difference does the Member's amendment make ?

**Malik Muhammad Akhtar :** Let the Speaker say that it is out of order in the House and refuse the leave. That is all. I want nothing more to say.

**Mr. Deputy Speaker :** The question is :

> That in sub-rule (4) of Rule 70 of the Rules, between the word "Speaker" and the full-stop appearing at the end, the words "whose decision shall be final", be inserted.

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 70. The question is :

> That Rule 70 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 71. No : 69.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That for sub-rules (2) and (3) of Rule 71 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "(2) After a brief explanatory statement by the Member introducing the Bill, the Speaker will declare that the Bill stands introduced.".

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved is :

That for sub-rules (2) and (3) of Rule 71 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(2) After a brief explanatory statement by the Member introducing the Bill, the Speaker will declare that the Bill stands introduced.".

**Minister of Law** : Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, I only seek to amend . . . .

**Mr. Deputy Speaker** : If the sub-rule stands as it is, is the Member's amendment intelligibl

**Malik Muhammad Akhtar** : No Sir.

**Mr. Deputy Speaker** : Shall I permit him to ask for leave of the House to withdraw his amendment ?

**Malik Muhammad Akhtar** : Yes Sir. I ask the leave of the House to withdraw my amendment.

**Mr. Deputy Speaker** : Has the Member leave of the House to withdraw his amendment ?

*The amendment was, by leave, withdrawn.*

**Mr. Deputy Speaker** : Rule 71. The question is :

That Rule 71 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker** : Rule 72. The question is :

That Rule 72 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker** : Rule 73. The question is :

That Rule 73 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 74. Amendment No : 70.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir I beg to move :

> That for Rule 74 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "74. Upon introduction a Bill shall be referred to the Standing Committee concerned with the subject-matter of the Bill.".

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved is :

> That for Rule 74 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "74. Upon introduction a Bill shall be referred to the Standing Committee concerned with the subject-matter of the Bill.".

**Minister of Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) :** Sir, this is a very important amendment, and I would like to emphasize in this House that it concerns the Bills which are moved by a Minister or a Parliamentary Secretary and the proviso to the Rule is :

> "That the Member-in-Charge may move that the requirements of this rule may be dispensed with, and if the motion is carried, the provision of Rule 75 shall apply to the Bill as if the report of the Standing Committee on the Bill were presented on the day on which the motion is carried."

"That the Member-in-Charge may move that the requirements of this rule may be dispensed with. . . . ."

Sir, what I mean to say is that according to the Rules of Business of the Provincial Government it is the administratively concerned Department which makes the draft of a Bill. The draft is sent to the Finance Department if there is any financial implication and, Sir, after their opinion is sought it is sent to the Council of Ministers and there they decide whether a Bill be taken into consideration at once ; whether the Bill be circulated for eliciting public opinion ; whether the Bill be sent to some Committee ; and, Sir, whatever is the decision of the Council of Ministers that is carried out by the Party in power. After a party 'caucus' as they term it in the USA a Bill can be rushed through this House if this Rule is allowed to stand as it is.

Sir, may I be permitted to say that this House had an opportunity of passing 81 Ordinances which were similarly drafted and 15 Bills were introduced excluding the Bills which are to be considered in this session. In these 81 Ordinances and in all these Bills not more than fifty amendments were moved. And Sir, may I quote a statement in this House that what did it cost, what is the colossal cost at which this Assembly is maintained. If you look into the Head of Account of the Province concerning the money paid to the Members and staff . . . .

**Mr. Deputy Speaker :** The Member is not relevant.

**Malik Muhammad Akhtar :** I mean to say that in three years we have spent one crore of rupees for fifty amendments. . . . . .

**Mr. Deputy Speaker :** The Member may please explain how all that is relevant. His amendment is that upon introduction a Bill should be referred to the concerned Standing Committee.

**Malik Muhammad Akhtar :** Yes Sir, I am coming to that. Sir, if a Bill is referred to a Standing Committee we will have their opinion.

There are different Committees. These Committees will have an opportunity to calmly and quietly consider the provisions of the Bill. May I refer that in the Hindu-dominated Central Legislature our worthy Quaid-e-Azam was able to get a Bill passed relating to Auqaf. As you know, Sir, the atmosphere in the Committees is calm and quiet and cool and there we can sit and discuss all the pros and cons of the Bill. In the alternative if a Bill is brought and rushed through the House no Member can possibly contribute to this hasty legislation. And, Sir, in a way, in an indirect way all the powers of this House are taken away by this very Rule. Sir, I would again repeat. . . .

**Mr. Deputy Speaker :** Repetition is not allowed.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, the Rules of Procedure are there to interpret the provisions of the Constitution.

And Sir if we frame such rules, these are negation of our rights and I wish that all the bills must necessarily go to the Committee.

**Mr. Deputy Speaker :** The question is—

> That for Rule 74 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "74. Upon introduction a Bill shall be referred to the Standing Committee concerned with the subject-matter of the Bill.".

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 74. The question is—

> That Rule 74 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 75. Amendment of Malik Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar** : Not moving, Sir.

**Mr. Deputy Speaker** : Amendment not moved. The question is—

That Rule 75 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker** : Rule 76. The question is—

That Rule 76 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker** : Rule 77. Amendment by Malik Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir I beg to move—

That for Rule 77 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"77. If a Member raises an objection that a Bill as a whole or any part of the Bill is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah, the Speaker shall decide the objection. If the Speaker upholds the objection or holds it to be prima facie maintainable the question shall stand referred to the Advisory Council of Islamic Ideology for advice whether the Bill or any part thereof is repugnant to the teachings and requirements of Islam and thereafter the Bill shall be proceeded with only after the advice is received.".

**Mr. Deputy Speaker** : May I know from Malik Akhtar, what does the Constitution say ?

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, may I refer to the Article.

**Mr. Deputy Speaker** : Did the Constitution not say when such a question arises, it is the House who decides ?

**Malik Muhammad Akhtar :** Let us see the Article Sir.

**Mr. Deputy Speaker :** Could the Law Minister kindly also help us in this matter. I think when such a question arises, it is for the House to decide.

(*pause*)

Yes, it is Article 204 (3), which says : "Where the Assembly, the President or the Governor, as the case may be, considers that, in the public interest, the making of the proposed law in relation to which the question arose should not be postponed until the advice is furnished, the law may be made before the advice is furnished."

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I consider my amendment is inconsistant with the Constitution.

**Mr. Deputy Speaker :** It is ruled out of order. Now the question is—

That Rule 77 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 78. The question is—

That Rule 78 be approved.

*The motion was carried.*

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب سپیکر ۔ نماز کیلئے کارروائی ملتوی کر دیں کیونکہ سات بجکر دس منٹ پر مغرب کی نماز ہوتی ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 79. The question is—

> That Rule 79 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 80. There is an amendment of Malik Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir I beg to move—

> That in sub-rule (2) of Rule 80 of the Rules, the words "unless the Speaker suspends this sub-rule and allows the report to be taken into consideration" occurring in lines 7-9, be deleted.

**Mr. Deputy Speaker :** Amendment moved is—

> That in sub-rule (2) of Rule 80 of the Rules, the words "unless the Speaker suspends this sub-rule and allows the report to be taken into consideration" occurring in lines 7-9, be deleted.

**Minister of Law :** Opposed Sir.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, it has been provided that the Speaker . . . .

**Mr. Deputy Speaker :** I don't think there is any need of a sepech. It is quite clear. I will put it to the House.

The question is—

> That in sub-rule (2) of Rule 80 of the Rules, the words "unless the Speaker suspends this sub-rule and allows the report to be taken into consideration" occurring in lines 7-9, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker :** I don't think Malik Akhtar will move No. 74.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving Sir.

**Minister of Law :** I think Sir, rule 80 will have to be put now.

**Mr. Deputy Speaker :** The question is—

That Rule 80 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 81. The question is—

That Rule 81 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 82. The question is—

That Rule 82 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 83. The question is—

That Rule 83 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 84. The question is—

That Rule 84 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 85. The question is—

That Rule 85 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 86. The question is—

That Rule 86 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 87. The question is—

That Rule 87 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 88. The question is—

That Rule 88 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 89. The question is—

That Rule 89 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Rule 90. The question is—

That Rule 90 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** The House is adjourned till 7.25 P.M. for Maghrib Prayers.

*The Assembly then adjourned (at 7.10 P.M.) till 7.25 p.m.*

*The Assembly met at 7.30 p. m. Mr. Speaker in the Chair.*

**Mr. Speaker :** Rule 91.

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ میں یہاں ہر روز crown کا نشان دیکھتا ہوں ۔ یہ کیا چیز ہے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ یہ crown کا نشان نہیں یہ احمد شاہ ابدالی کا گرز ہے ۔

**وزیر خوراک** ۔ اس پر تو بڑی بحث ہو چکی ہے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ جی ہاں ۔ یہ احمد شاہ ابدالی کا گرز ہے جس کا دستہ چھوٹا کر کے یہاں رکھا گیا ہے ۔

**Mr. Speaker :** Amendment No : 75 by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That in sub-rule (1) of Rule 91 of the Rules, for the word "five" occurring in line 3, the word "three" be substituted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That in sub-rule (1) of Rule 91 of the Rules, for the word "five" occurring in line 3, the word "three" be substituted.

**Minister of Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, the existing rule says that :

> "A member may move a resolution for the disapproval of an Ordinance under clause (2) of Article 79 of the Constitution after giving five clear days' notice of his intention to do so."

Sir, what I have provided is that this notice should be for three days instead of five days. And, Sir, I need not make any more explanations on this amendment. I just want to give more opportunity to Members to move their amendments.

**Mr. Speaker :** The question is :

> "That in sub-rule (1) of Rule 91 of the Rules for the word "five" occurring in line 3, the word "three" be substituted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendment No: 76.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving.

**Mr. Speaker :** No : 77.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That in sub-rule (3) of Rule 91 of the Rules, for the words "the latter resolution shall have precedence over the resolution for the disapproval of the Ordinance" occurring in lines 5-7, the words "the resolution for disapproval shall have precedence over the resolution for the approval of the Ordinance", be substituted.

**Mr. Speaker :** The amendment moved is .....

**Khawaja Muhammad Safdar :** This is against the Constitutional provision.

**Malik Muhammad Akhtar :** Yes it is. May I explain it before you rule it out. The sole object of moving this amendment was to point out a lacuna in the Constitution to the framers of the Constitution.

**Mr. Speaker :** Which the Member can't do. The amendment is ruled out of order.

Next. No : 78.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That proviso to sub-rule (4) of Rule 91 of the Rules, the words "unless the Speaker suspends this proviso and allows the amendment to be moved" occurring in lines 4-6 be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That proviso to sub-rule (4) of Rule 91 of the Rules, the words "unless the Speaker suspends this proviso and allows the amendment to be moved" occurring in lines 4-6 be deleted.

**Minister of Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore - II) : Sir, it has become customary in this House not to rise at the proper occasion and make last-minute amendments. As far as consequential amendments are concerned, as our worthy Leader of the Opposition generally picks up such lacunas, this rule could be justified and restricted to that extent. There has been abuse of this Rule and the Government Party has been, of course, abusing it. In case of the Opposition there is no such provision and generally our amendments are moved well in time. We move with proper notice. They want to have wider powers to suspend this Rule, which should have been only the inherent power of the Speaker and that too to be used sparingly. If you make such provision in the Rules then there are chances of abuse of this Rule. And so, Sir, I quite realise the state of affairs and having gone through the procedure and practice for the

last three years may not have moved this amendment if the use of this Rule had been restricted to the consequential amendments. Then there is a provision whereby you can refer a draft of an Ordinance which is amended or draft of a Bill after it is amended to a Sub-Committee and the Committee can make consequential amendments. So, Sir, I don't consider there is any necessity of that Rule. It is redundant and it is only there as a weapon to be used against the Opposition by the Ruling Party, because in such circumstances we cannot give due deliberation and cannot duly consider the amendments which have just come, sometimes a moment before they are to be moved in the House.

**Mr. Speaker :** The question is :

> That proviso to sub-rule (4) of Rule 91 of the Rules, the words "unless the Speaker suspends this proviso and allows the amendment to be moved" occurring in lines 4-6 be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next, No. 79.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That sub-rule (7) of Rule, 91 of the Rules, be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That sub-rule (7) of Rule 91 of the Rules, be deleted.

**Minister of Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar :** It is again inconsistent with the Constitution.

**Mr. Speaker :** It is ruled out of order.

The question is :

> That Rule 91 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 92. The question is :

> That Rule 92 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 93. Amendment No : 80— **Malik** Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir I beg to move—

> That in sub-rule (1) of Rule 93 of the Rules, for the word "seven" occurring in line 2, the word "three" be substituted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

> That in sub-rule (1) of Rule 93 of the Rules, for the word "seven" occurring in line 2, the word "three" be substituted.

**Minister of Law :** Opposed Sir.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore - II) : Sir, rule 93 concerns notice of a Resolution by a Private Member, and Sir, it is required that only its notice shall be given to submit a resolution. Of course, a copy of the resolution will be filed along with the notice. Sir, I will not repeat, but if you look into the duration of the Assembly, after every five working days of Government business, we have got one working day for a Private Member, and, Sir, after ten days' working is done and Government business is conducted, we get two days. One of the days is just for moving bills and dealing with the bills already introduced, while the second day is for the resolutions. In this way if seven days notice be declared to be necessary and a provision is made, I consider the Members will have to be more and more vigilant, and many a time, Sir, if you look into the affairs of the leave applications, you will find that a Member has sometimes an urgent call and he goes back. In such cases, the Member, who

is away from Lahore, cannot possibly give seven days notice of a resolution. So, I have tried to make this necessary amendment to just facilitate my friends who are from the remote parts of the province, so that they could have an opportunity of moving resolutions at a shorter notice.

**Mr. Speaker :** The question is :

> That in sub-rule (1) of Rule 93 of the Rules, for the word "seven" occurring in line 2, the word "three" be substituted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** The question is :

> That Rule 93 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr Speaker :** Rule 94. Amendment No. 81 by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir I beg to move :

> That for Rule 94 of the Rules, the following be substituted, namely : —
>
> "94. A resolution may be in the form of a declaration of opinion or recommendation [or may be in the form so as to record either approval or disapproval, convey message, or comment, urge or request an action, or call attention to a matter or situation for consideration for Government :
>
> Provided that the resolution shall satisfy the following conditions, namely :—
>
> (a) it shall be clearly and precisely expressed ;
>
> (b) it shall not contain arguments, inferences, ironical expressions, imputations or defamatory statements ;
>
> (c) it shall not contain a reflection on the Judge of the Supreme Court or a High Court.".

**Mr. Speaker** : Amendment moved is :

> That for Rule 94 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "94. A resolution may be in the form of a declaration of opinion or recommendation or may be in the form so as to record either approval or disapproval, convey message, or comment, urge or request an action, or call attention to a matter or situation for consideration for Government ;
>
> Provideded that the resolution shall satisfy the following conditions, namely :—
>
> (a) it shall be clearly and precisely expressed;
>
> (b) it shall not contain arguments, inferences, ironical expressions, imputations or defamatory statements ;
>
> (c) it shall not contain a reflection on the Judge of the Supreme Court or a High Court.".

**Minister of Law** : Opposed Sir.

**Khawaja Muhammad Safdar** : Sir, instead of the word 'comment', it should be 'command, ; approval or disapproval, it is a command.

**Mr. Speaker** : This is a 'comment' ; whatever language he uses.

**Minister of Law** : He means comment.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore - II) : Sir, this is a very sacred right of this House, which is being denied by the original rule. May I refer to the original rule, which reads : "A resolution shall be in the form of a declaration of opinion by the Assembly. (2) It shall relate to a matter which is primarily the concern of the Provincial Government or to a matter in which the Provincial Government have substantial financial interest : Provided that a resolution seeking to recommend to the Provincial Government to approach the Central Government or communicate the views of the Assembly to that Government in a matter which is not primarily the concern of the Provincial Government shall be admissible."

Sir, what I mean is this that let any matter, of whatsoever nature it may be, be commented upon on one of the ten working days, which are fixed for discussion of resolution. Sir, tomorrow supposing there is an aggression by India and this Assembly likes to disapprove certain action of India or certain action by Bharat in Kashmir, Sir, we need not be debarred when the basic democracies, the most insignificant bodies, these union, committees, these third class municipal committees, have a right to pass resolutions requesting the President of Pakistan to contest the elections. When their rights are unfettered, when their privileges are unchanged and they express their opinion, I wonder why this House be debarred, which is the only representative body in the province to come forward and take any of the political issues and debate it. Sir, I will not take more time of the House. I would merely suggest that we need not restrict the power of discussing any legitimate subject. Of course, there are restrictions imposed by me in my amendment that it shoul l be clear, it shall not contain ironical expressions, imputations or defamatory statements, and it shall not contain a reflection on the Judge of the Supreme Court or a High Court. Beyond that I consider all the matters on earth should be open for discussion in this august House.

**Mr. Speaker :** The question is :

> That for Rule 94 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "94. A resolution may be in the form of a declaration of opinion or recommendation or may be in the form so as to record either approval or disapproval, convey message, or comment, urge or request an action, or call attention to a matter or situation for consideration for Government ;
>
> Provided that the resolution shall satisfy the following conditions, namely :—
>
> (a) it shall be clearly and precisely expressed ;
>
> (b) it shall not contain arguments, in ferences, ironical expressions, imputations or defamatory statements ;

(c) it shall not contain a reflection on the Judge of the Supreme Court or a High Court.".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next amendment No. 82 by Mr. Hamza.

**Minister of Law :** It is substantially the same as before Sir.

**Mr. Hamza :** It is quite different ; Mr. Akhtar's amendments says : "Provided that the resolution shall satisfy the following conditions, ...."

**Minister of Law :** Yes, this is not in the Member's amendment ; otherwise it is the same.

**Mr. Hamza :** Sir I hereby move—

That for Rule 94 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"94. The resolution may be in the form of a declaration of opinion, or recommendation or may be in the form so as to record either approval or disapproval by the Assembly of an act or policy of Government, or convey a mess ge, or command, or urge or request an action, or call attention to a matter or situation for consideration by Government or in such other form as the Speaker may consider appropriate.".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That for Rule 94 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"94. The resolution may be in the form of a declaration of opinion, or recommendation or may be in the form so as to record either approval or disapproval by the Assembly of an act or policy of

of Government, or convey a message, or command, or urge or request an action, or call attention to a matter or situation for consideration by Government or in such other form as the Speaker may consider appropriate.".

**Minister of Law :** Opposed Sir.

**مسٹر حمزہ** (لائلپور ۔۶) ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ سپیشل کمیٹی نے پہلی بار اس ترمیمی یا متبادل ضابطہ کی میں جو نے پیش کیا تھا کس شکل میں سفارش کرنا پسند کی تھی ۔ آپ کو یہ علم ہے کہ ہمارے ملک کے آئین کے تحت صوبائی حکومتوں کو کافی اختیارات حاصل ہیں لیکن ان تمام تر اختیارات کے زبانی یا تحریری حاصل ہونے کے باوجود عملی طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے اختیارات جو صوبائی حکومت کے ہیں اور اس کو حاصل ہونے چاہئیں عملاً مرکزی حکومت کے اقدامات کی وجہ سے معطل یا بے معنی ہو کر رہ گئے ہیں ۔ میرے اس متبادل ضابطہ کو پیش کرنے کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس ایوان کے اختیارات بڑھائے جائیں ۔ اس ایوان کے اندر اور باہر بھی میں نے متعدد بار یہ سنا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس ایوان کے اختیارات انتہائی محدود ہیں اور آئین کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے اگر ہم اس ایوان کے اختیارات کو بڑھائیں تو اس سے ایوان کی عزت و احترام میں اضافہ ہو گا اور ہم کو موثر طریقہ سے نمائندگی کرنے کا موقع مل سکے گا ۔ جناب سپیکر ۔ جس شکل میں کہ رولز میں اور رول ۹۴ میں تجویز کیا گیا ہے اس سے جناب وزیر قانون کا منشاء یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی قرار داد کے ذریعے وہ معاملات جن کا تعلق صوبائی اسمبلی سے نہیں ہے محض رابطہ پیدا کرنے کی درخواست کر سکتی ہے یا مرکزی اسمبلی کو اپنے خیالات سے آگاہ کر سکتی ہے ۔ یا یہ کہ مرکزی اسمبلی کو اپنے خیالات سے آگاہ

کرنے کی درخواست یا اس پر اصرار کر سکتی ہے ۔ جناب سپیکر صوبائی اسمبلی آئین کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ایک خود مختار اور قانون ساز ادارہ ہے اس کا یہ حق ہے اور ہونا بھی چاہئے کہ وہ حکومت کی بعض پالیسیوں کی حمایت یا اس کی مخالفت کر سکے اور حکومت کے کسی اقدام یا کسی پالیسی کی حمایت کے ساتھ ساتھ اس پر نکتہ چینی بھی کر سکے۔ اور اس کا کام محض رابطہ پیدا کرنا نہیں بلکہ وہ مرکزی اسمبلی کو پیغام بھی بھیج سکتی ہے اور بعض اوقات حکمنامہ بھی جاری کر سکے اور کسی پالیسی پر عمل کے لئے زور ڈال سکے یا یہ کہ وہ کسی خاص معاملہ کی جانب توجہ مبذول کرا سکے ۔ اسمبلی کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے لیکن جہاں تک قرار داد کے دائرہ کو محدود کرنے کا تعلق ہے میں اس کے خلاف ہوں ۔ ہم نے عملی زندگی میں دیکھا ہے بہت سے ایسے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں جب ہمیں مرکزی اسمبلی کے اقدامات کی حمایت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے یا بعض اوقات ان کی مخالفت کرنے کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے اسمبلی کے قانون ساز ادارہ ہونے کی حیثیت میں یہ ہمارا حق بھی ہے ۔ سپیشل کمیٹی نے ضابطہ کار میں یہ گنجائش رکھی تھی لیکن مجھے معلوم نہیں کہ دوسری بار جب اس پر غور و خوض کیا گیا ان کو کن وجوہات کی بناء پر انتہائی محدود کر دیا گیا ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ قرار داد کے اس ضابطہ پر سپیشل کمیٹی میں باقاعدہ ووٹنگ ہوئی تھی اور اس معزز ایوان کے وہ ارکان جو سپیشل کمیٹی میں اپنے فرائض سر انجام دے رہے تھے کی اکثریت نے اس کے حق میں ووٹ دیا تھا لیکن میں حیران ہوں کہ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے اس اسمبلی کے ارکان اپنے ہی اختیارات کو محدود کرتے جا رہے ہیں ۔ میں نے کوئی ادارہ ایسا نہیں دیکھا جو اپنے اختیارات کو کم کرنے میں فخر

محسوس کرے ۔ ایک طرف تو ان کا طرز عمل یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ کے اختیارات نہیں ہیں آپ لوگوں کی نمائندگی نہیں کرتے تو وہ فوری طور پر ہمارے خلاف آوازیں کستے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم خواہ مخواہ ہم پر نکتہ چینی کرتے ہو لیکن اس کے بر عکس اس ضابطہ میں یا رولز آف پروسیجر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے رفقائے کار نے ایک بار اختیارات دے کر دوبارہ کم کرنا پسند کیا ہے جو کسی بھی لحاظ سے مناسب نہیں ۔ میں ان معروضات کے ساتھ ایوان سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اس پر ذرا غور فرمائیں ۔ سپیشل کمیٹی کے ارکان بعض مجبوریوں کا شکار ہو گئے ہیں لیکن آپ اپنے ہی اختیارات پر پابندی نہ لگائیں اور وہ اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کریں جو آپ کا حق ہے جن کا آپ کو آئینی حق حاصل ہے بلکہ ان کے لئے آپ جد و جہد کریں ۔ میں التجا کروں گا کہ آپ حزب اختلاف یا حکمران پارٹی کی مجبوریوں یا پابندیوں کو سامنے نہ رکھیں کیونکہ یہ معاملہ کسی پارٹی کا نہیں بلکہ سارے ایوان کا ہے ۔ اس لئے میں توقع کرتا ہوں کہ آپ میری اس تجویز کی حمایت فرمائیں گے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** (کراچی ۔ ۸) ۔ جناب والا ۔ ضابطہ ۹۴ کے لئے متبادل تجویز جو میں نے پیش کی ہے اس کے ماحصل آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا وہ یہ ہے کہ اس ایوان کے اراکین کو پورا اختیار ہو کہ وہ مغربی پاکستان نہیں بلکہ پورے پاکستان سے متعلق کسی مسئلے پر حکومت کی کسی بھی پالیسی حکومت کے کسی بھی اقدام پر بلا روک ٹوک اور بلا کسی قید کے اپنی رائے کا اظہار اپنی قرار داد کی شکل میں کر سکیں اور میں سمجھتا ہوں کہ قرار داد کی صورت میں رائے کا اظہار یہ ایسا اہم حق ہے ایوان کے ارکان کا کہ اس پر کسی قسم کی پابندی عائد کرنی ایوان کے اراکین کے ساتھ زیادتی کے مترادف ہو گی۔ دوسری ضروری ترمیم جو پہلے پیش ہوئی وہ یہ ہے کہ موجودہ قانون میں

سٹینڈنگ کمیٹی کے ارکان نے جو سفارشات پیش کی ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں - ان میں ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ اس ایوان کو قرار داد پیش کرنے کا یا اس کو منظور کرنے کا حق حاصل اس لئے نہیں ہو گا جب کہ صدر مملکت یا سر براہ صوبہ پر کسی قسم کی کوئی بات کی گئی ہو یا ان کے کردار پر کسی قسم کی reflection cast ہو رہی ہو - میں کل بھی اس ایوان میں بڑی تفصیل سے عرض کر چکا ہوں کہ ایوان کے اراکین کو سوالات کے سلسلہ میں یا قرار دادوں کے سلسلہ میں پوری طرح رائے کے اظہار کا موقع ہونا چاہیئے آپ انہیں موقع دیں کہ وہ صدر مملکت ، سر براہ صوبہ کے ایڈریس پر تنقید کر سکیں یا اپنی رائے کا اظہار کر سکیں - انہیں ایسا موقع نہ دینا جمہوری روایات کے منافی ہے - دنیا کے مہذب اور متمدن ممالک نے ایک عرصہ کی جد و جہد کے بعد جو جمہوری روایات قائم کی ہیں یہ ان کے مطابق نہیں - اسلام نے اظہار رائے کا جو بنیادی حق دیا ہے اور کسی شخص کو تنقید سے بالاتر ہونے کا مقام عطا نہیں کیا - اس تعلیم سے بھی اس کا تضاد ہے اس ایوان کے اراکین تو بہت معزز لوگ ہیں اور عوام کے نمائندہ ہیں - میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ کسی شخص یا کسی شہری کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ کسی بڑے سے بڑے آدمی کے بارہ میں اس کے کردار یا پالیسی کے بارہ میں جو پبلک لائف سے تعلق رکھتی ہو اظہار رائے نہ کر سکے - دنیا کی تاریخ میں اسلام کا طرہ امتیاز یہ ہے - اسلام کی سب سے بہتر contribution یہ ہے کہ اس نے دنیا کے لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ تمہارا جو حاکم اعلیٰ یا بادشاہ یا سر براہ مملکت ہو وہ کوئی شخص بھی ہو تمہارے ہاتھ اس کے گریبان تک پہنچ سکتے ہیں - اور تم اسے اسکی غلطی پر ٹوک سکتے ہو - میں نے کل آپ کو بتایا تھا کہ اسلامی تاریخ میں جناب رسول اکرم اور

خلفائے راشدین کے دور ہی میں نہیں بلکہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی جب خلفائے بنوامیہ اور بنو عباس کی بادشاہت اور ملوکیت اپنے عروج پر تھی جب بادشاہ کا لفظ قانون ہوتا تھا ۔ اس وقت بھی لوگوں پر یہ رعب نہ تھا بلکہ ایک شخص ایوان حکومت میں کھڑا ہو کر خلیفہ کے اوپر شدید ترین اعتراض کر سکتا تھا ۔ اس ترمیم کا سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ یہ ایوان ملک کے کسی مسئلہ کے سلسلہ میں سربراہ مملکت یا صوبہ کے سر براہ کے کردار کے بارہ میں اگر کوئی رائے دینا چاہے تو اس پر کوئی پابندی نہ ہو ۔ ہم ایوان کے لئے ایک ضروری حق حاصل کر رہے ہیں ۔ اور مجھے توقع ہے کہ دوسری طرف بیٹھنے والے ہمارے ساتھی قانون کو اس لحاظ سے دیکھیں گے ۔ اور اس لحاظ سے نہیں دیکھیں گے کہ اس وقت کون صدر اور کون گورنر ہے ۔ قانون کی حیثیت مستقل ہے ۔ کوئی بھی صدر ہو یا کوئی بھی گورنر ہو آپ یہ خوف نہ کیجئیے کہ وہ آپ کے خلاف کوئی اقدام کریں گے ۔ یا اگر آپ نے ان پر تنقید کی تو وہ آپ کو کسی شکنجہ میں کسیں گے ۔ اپنے حق کو حاصل کیجئیے ۔ ڈرنے کی کیا بات ہے ۔

**Mr. Speaker :** The question is :

> That for Rule 94 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "94. The resolution may be in the form of a declaration of opinion, or recommendation or may be in the form so as to record either approval or disapproval by the Assembly of an act or policy of Government, or convey a message, or command, or urge or request an action, or call attention to a matter or situation for consideration by Government or in such other form as the Speaker may consider appropriate.".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** The question is :

That Rule 94 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 95. The question is :

That Rule 95 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 96. The question is :

That Rule 96 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 97. Amendment by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving Sir.

**Mr. Speaker :** The question is :

That Rule 97 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 98. The question is :

That Rule 98 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 99. Amendment by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving Sir.

**Mr. Speaker :** The question is :

That Rule 99 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 100. The question is :

That Rule 100 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 101. The question is :

That Rule 101 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 102. Amendment by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Both the amendments not moving Sir.

**Mr. Speaker :** The question is :

That Rule 102 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 103. The question is :

That Rule 103 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 104. Mr. Hamza.

**Mr. Hamza :** Sir, I beg to move :

That in Rule 104 of the Rules, between the word "concerned" and full-stop appearing at the end, the following words be inserted, namely :—

"and the Government shall report the action it has taken on such Resolution to the Assembly in the Session next after the Session in which the Resolution is adopted".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

That in Rule 104 of the Rules, between the word "concerned" and full-stop appearing at the end, the following words be inserted, namely :—

"and the Government shall report the action it has taken on such Resolution to the Assembly in the Session next after the Session in which the Resolution is adopted".

**Minister for Law :** Opposed.

**مسٹر حمزہ** (لائلپور - ٦) - جناب سپیکر - جب جناب اخوند صاحب وزیر قانون بنے - آپ یقین کیجئیے کہ مجھے دلی مسرت ہوئی تھی - مجھے یقین تھا کہ وہ ہر اچھی بات میں ہماری حمایت کریں گے - مگر ماحول اور حالات اور مجبوریاں بعض اچھے اچھے انسانوں کو پامال کر دیتی ہیں - جناب سپیکر - ہم نے ان قواعد و ضوابط میں قرار داد پاس کرنے کی گنجائش رکھی ہے اور وہ قرارداد جن معاملات کے بارہ میں پیش کی جائیگی انہیں اچھا خاصا محدود کر دیا گیا ہے - لیکن ان محدود معاملات یا مسائل یا موضوعات جن کے بارہ میں ہم قرارداد پیش کر سکتے ہیں اگر اسے پیش کرنے کے بعد ہماری اسمبلی اسے پاس کرتی ہے اگر ہم نے یہاں بیٹھ کر محض باتیں کرنی ہیں تو یہ نشستند و گفتند و برخاستند کی سی کیفیت ہے اس صورت میں ہمیں قرارداد کی گنجائش ہی نہیں رکھنی چاہئیے - آپ کو علم ہے کہ اس ایوان میں قراداد محض حکومتی پارٹی کی حمایت سے پاس ہو سکتی ہے - ہماری تو مجال ہی نہیں کہ ہم اپنی عددی قوت کے زور سے اسے پاس کرا سکیں - اگر جناب وزیر قانون صاحب کو ہمارے جذبات

یا خیالات کا احترام نہیں تو انہیں اس پارٹی کے جذبات کا احترام چاہئیے جس سے کہ وہ تعلق رکھتے ہیں اور جس کی حمایت کی وجہ سے وہ وزیر بنے ہیں - میں مانتا ہوں کہ آپ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کے باوجود آپکو اس پارٹی کے معزز اراکین کی حمایت حاصل ہے اگر ان کی آپ کو حمایت حاصل نہ ہوتی تو شائد جناب گورنر صاحب آپ کو وزیر بنانا یا آپکو وزیر رکھنا پسند نہ کرتے -

جناب سپیکر - اگر آپ نے ان ضوابط میں قرارداد پاس کرنے کی گنجائش رکھی ہے تو آپکی حکومت قرار داد کو اس کاغذ جتنی بھی اہمیت نہیں دیتی جس پر وہ لکھی ہوئی ہوتی ہے اس ایوان کی اس سے بڑی توہین اور کچھ نہیں ہو سکتی -

"من ترا سعدی بگوئیم تو مرا حافظ بگو"

کی سی اس دیوان میں رہتی ہے اور ہم وقتاً فوقتاً یہ کہتے رہتے ہیں کہ یہ خود مختار ادارہ ہے - یہ قانون ساز ادارہ ہے - یہ نمائندہ ادارہ ہے - یہ ساڑھے پانچ یا چھ کروڑ آبادی کا نمائندہ ادارہ ہے - ہم لوگوں کے نمائندہ ہیں - میں حیران ہوں کہ ان تمام دعوؤں کے باوجود - - - - میں تو کہتا ہوں کہ ہم پولیس اور ڈپٹی کمشنر کے نمائندے ہیں تو اس پر آپ خفا ہوتے ہیں آپ برہم ہو جاتے ہیں -

دروغ گو را حافظہ نہ باشد

آپ خود ہی اپنا پاؤں کاٹنا شروع کر دیتے ہیں خود ہی دنیا کو یہ بتاتے ہیں کہ ہم منہ سے کچھ کہتے ہیں اور عمل ہمارے کچھ اور ہیں - جناب سپیکر - اگر آپ کسی قرارداد کو پاس کرنا پسند کرتے ہیں آپ نابالغ

نہیں ۔ نا سمجھ نہیں ۔ بے شعور نہیں ہیں آپ میں سے بیشتر افراد تو ماشاءاللہ بہت ہی تجربہ کار اور ذہین ہیں ۔ اور لوگوں کا نمائندہ ہونے کا انہیں فخر حاصل ہے ۔ آپ مجھے بتائیں کیا قرارداد پاس کرتے وقت آپ بغیر سوچے سمجھے ووٹ دے دیتے ہیں ۔ مجھے ذاتی طور پر اس حد تک علم ہے کہ جس روز اس ایوان میں قراردادیں پیش ہونی ہوتی ہیں یا پرائیویٹ ممبروں کے مسودات قانون پیش ہوتے ہوتے ہیں حکومتی پارٹی کی ایک روز پہلے باقاعدہ میٹنگ ہوتی ہے اس میں ایجنڈا منظور کیا جاتا ہے ۔ اگر اسکو پاس کرنے کے باوجود آپ کی اپنی حکومت اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتی ۔ میں کہتا ہوں کہ چلئے وہ اہمیت دینے کیلئے تیار نہیں تو نہ ہو لیکن آپ اسکو اس حد تک اہمیت دینے کیلئے بھی تیار نہیں کہ جب کوئی قرارداد اسمبلی کے ایک اجلاس میں پاس ہو جائے تو اسکے بارے میں اگلے اجلاس میں اطلاع دی جائے کہ اس پر کیا کارروائی کی گئی ہے ۔ آخر ہم کونسا غلط مطالبہ کرتے ہیں آپ ان سے کون سی غلط توقع وابستہ کرتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ ہماری جانب سے یہ ترمیم پیش کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ آپ کو یہ علم ہے کہ پچھلی اسمبلی کی زندگی کے دوران امتناع شراب کی ایک قرار داد پاس کی گئی لیکن وقفہ سوالات میں جناب احمد سعید کرمانی صاحب کے جوابات سے ظاہر ہوتا تھا کہ ہمارے صوبہ میں روز بروز شراب کا استعمال بڑھ رہا ہے ۔ یہ اسی قرارداد کا اثر ہے کہ امتناع شراب کی بجائے شراب کے استعمال کی حوصلہ افزائی شروع ہو گئی ہے ۔ جناب والا ۔ اسکے ساتھ ہی ساتھ آپکو یہ بھی یاد ہو گا کہ اس ایوان میں ایک قرار دار کے ذریعہ طے کیا گیا تھا

کہ مغربی پاکستان کی حکومت میڈیکل سکولوں کا اجراء کرے لیکن اسکی بھی پروا نہیں کی گئی - آج ہی خواجہ محمد صفدر صاحب کا ایک سوال تھا جس میں یہ دریافت کیا گیا ہے کہ ۱۰ - اکتوبر ۱۹۶۷ء کو اسمبلی نے ایک قراردار پاس کی تھی جس میں حکومت سے دست بستہ درخواست کی گئی تھی کہ پڑھے لکھے لوگوں میں جو بے روزگاری عام ہو رہی ہے اسکی تحقیقات کے لئے یا بے روزگاری کو رفع کرنے یا اسکو ختم کرنے کی تجاویز پیش کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے لیکن اس پر بھی قطعی طور پر عمل نہیں کیا گیا - جناب سپیکر - آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ قراردادیں بعض اوقات بغیر سوچے سمجھے اور جذباتی طور پر پاس کر دی جاتی ہیں جہاں دوسری تمام آبادی کو بے شعور قرار دیا ہے وہاں ہم بھی بے شعور ہیں - آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری حکومت نامزد کردہ ہے - ان وزراء کے بنانے میں کم از کم ہمارا کوئی دخل نہیں ہے لیکن خدارا وہ قراردادیں جو آئین کے تقاضوں کو پورا کرتی ہیں - جن کا تعلق ہمارے ملک کے انتہائی اہم مسائل سے ہے - جن کے ذریعہ ہم نے تجویز کیا ہے کہ ملک کے انتہائی اہم مسائل کو حل کیا جائے جن کو حل نہ کرنے سے یقین کریں ہمارے ملک کی سالمیت خطرے میں ہے ہم نے آپ سے کوئی کارروائی کرلے کی درخواست نہیں کی - ہم نے تو آپ سے محض اتنا مطالبہ کیا تھا کہ آپ ایک ایسی کمیٹی مقرر کریں جو محض یہ تحقیقات کرے کہ پڑھے لکھے بے روزگار لوگوں کو روزگا مہیا کرنے کے لئے حکومت کو کیا اقدامات کرنے چاہئیں آپ اس پر عمل بھی نہیں کرتے - عمل کرنے کی بجائے آپ یہ بھی سننے کے لئے تیار نہیں کہ محض دو دن یا تین دن کے بعد نہیں بلکہ آئندہ اجلاس تک اسپر کیا کارروائی کی گئی - آئین میں

صدر ایوب کو یہ نہیں سوجھی تھی وہ بہت سیدھے آدمی ہیں - - - -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب آپ غیر متعلقہ بات کر رہے ہیں - آپ موضوع زیر بحث کے متعلق فرمائیں -

مسٹر حمزہ - آئین میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے - (مجھے تعریف تو کر لینے دیا کریں) کہ اسمبلی کے دونوں اجلاس کے درمیان یعنی ایک اجلاس کے اختتام اور دوسرے اجلاس کے شروع ہونے تک ۶ ماہ سے زائد عرصہ نہیں ہونا چاہئے - اگر آئین میں یہ گنجائش نہ ہوتی تو یقیناً اس اسمبلی کا اجلاس سال میں ایک بار بلایا جاتا - ایک سال کے بعد ہمارے عزیز اور مہمان دوست جو دیکھنے میں بہت بھلے - خوبصورت اور دیدہ زیب ہیں ان سے ملنے کا اتفاق ہو جایا کرتا - جب اسمبلی کا اجلاس ۶ ماہ کے بعد بلایا جاتا ہے تو آپکو یاد ہوگا کہ اسمبلی کا اجلاس بلانے کیلئے ہمارے معزز بھائی اور اراکین اسمبلی requisition کرسکتے ہیں - مطالبہ کر سکتے ہیں - لکھ کر دے سکتے ہیں - ایک بار ہمارے مرحوم ساتھی نوابزادہ رحمدل خان صاحب نے جسارت کی اور ہم سے دستخط کروا کر قائد ایوان کو مطالبہ دے دیا - قائد ایوان نے اسکو پھاڑ دیا - ہم بہت بے بس ہیں - ہم پر رحم کیجئیے - ہم بہت کمزور ہیں - ہم آپ سے قراردادوں کیلئے خیرات کی درخواست کرتے ہیں - ہم آپ سے بھیک مانگتے ہیں - جب ہم بھیک مانگنے جاتے ہیں تو یہ لوگ اس قدر با ضمیر ہیں - اس قدر فیاض ہیں کہ فقیر کو کہدیتے ہیں کہ معاف کرو - - - -

مسٹر سپیکر - رول کے متعلق بھی فرمائیں -

**مسٹر حمزہ** - میں اسی کے متعلق کہہ رہا ہوں -

**مسٹر سپیکر** - آپ اس کے بارے میں نہیں فرما رہے ہیں بلکہ آپ عام بات کر رہے ہیں اس ریزولیوشن کے مطابق ترمیم یہ ہے کہ اگلے سیشن تک قرارداد پر جو کارروائی کی جائے حکومت اسکو ایوان میں پیش کرے -

**مسٹر حمزہ** - لیکن ہمیں جواب سے بھی نوازا نہیں جاتا - جناب سپیکر۔ جو قرارداد کسی خاص حالات سے متعلق ہوتی ہے اس کے ذریعے کچھ مطالبات کئے جاتے ہیں اگر یہ اگلے اجلاس میں ہمیں نہ بتائیں کہ کیا کارروائی ہوئی ہے تو ہم انہیں مجبور نہیں کر سکتے - جو کچھ سفارش کی ہے یا جس چیز کے متعلق سفارش کی گئی ہے آپ اسکو منظور نہ کریں - ہمیں اتنا تو بتا دیں کہ اگر آپ بھیک دینے کیلئے تیار نہیں ہیں کم از کم بھکاری کی حیثیت سے ہمارا حق بنتا ہے ان معروضات کے ساتھ میں جناب وزیر قانون صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ اتنے سخت دل نہ بن جائیں - آپ دوسروں کیطرح نمک کی کان میں نہ چلے جائیں - آپ اپنی شخصیت اور انفرادیت کو قائم رکھیں - کبھی تو یہاں سے نکل کر عوامی زندگی میں جانا ہے -

10 8/81

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** (کراچی - ۸) - جناب والا - چونکہ مجھے میرے قائد نے کہا ہے کہ میں اسے مختصر کروں اس لئے میں صرف دو باتیں ہی اس سلسلے میں عرض کروں گا - جب جناب وزیر قانون نے اسکی مخالفت کی تو مجھے بڑی حیرت ہوئی - کیونکہ ہم نے صرف یہ مطالبہ کیا ہے کہ اگر یہ ایوان کسی قرارداد کو منظور کرتا ہے تو اسکے بعد اسمبلی کی اگلی نشست میں حکومت ایوان کو یہ بتائے کہ اس سلسلے میں کیا کارروائی کی گئی ہے -

جناب والا ۔ پارلیمانی روایات کے مطابق وزرائے کرام اس ایوان کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں اور ایوان کسی معاملے میں ان سے مطالبہ کر سکتا ہے اور جواب طلب کر سکتا ہے کہ ایوان نے ان کو جو ہدایت کی تھی اس پر انہوں نے کیا کارروائی کی ہے ۔ لیکن صدارتی نظام کے تحت وزرائے کرام اس بات کے لئے ایوان کے سامنے جوابدہ نہیں ہیں ۔ کیونکہ وہ ایک سربراہ حکومت کے مقرر کردہ افراد ہوتے ہیں اور ایوان اور انتظامیہ کے درمیان ایک رابطہ قائم کئے ہوتے ہیں ۔ اس شق کی عدم موجودگی میں پچھلے دنوں اس ایوان کا جو وقار مجروح ہوا ہے ۔ میں صرف اس کی طرف نشاندھی کروں گا ۔ حمزہ صاحب نے ضمناً بتایا تھا کہ ۱۹۶۵ء میں اس ایوان نے ایک قرارداد منظور کی تھی کہ اس صوبے میں شراب نوشی بند کر دی جائے ۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے شرم آتی ہے اور مجھے عوام کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے جب وہ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ اسمبلی میں بیٹھکرآپ ایک سو پچپن اراکین نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی تھی ۔ اس کا کیا ہوا ۔ میں آپ کو ایک واقعہ بتاتا ہوں کہ اس ایوان سے باہر مختلف پارٹیوں اور کلبوں میں اس ملک میں رہنے والے بیرونی ممالک کے لوگوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ چونکہ اسمبلی کے رکن ہیں آپ بتائیے کہ جب آپ لوگوں نے متفقہ طور پر ایک قرارداد شراب نوشی کو بند کرنے کے سلسلے میں منظور کی تھی تو پھر یہاں شراب کیوں کھلے عام بکتی ہے کیا یہی آپ کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے ۔ تو اگر اس بات سے ان کو شرم نہیں آتی تو نہ آئے مجھے ضرور آتی ہے ۔ باہر عوام ہمیں کہتی ہے کہ آپ ایک قرارداد کے ذریعے متفقہ طور پر ایک مطالبہ کرتے ہیں تو اس پر نہ صرف یہ کہ حکومت کوئی کارروائی نہیں

کرتی بلکہ اس پر کی گئی کارروائی کے متعلق بتانے پر بھی وہ مجبور نہیں ہے - تو پورے ایوان کا وقار اس طرح سے مجروح ہوتا دیکھکر کم از کم مجھے تکلیف ہوتی ہے اور اسی لئے میں استدعا کروں گا کہ کم از کم یہ تو ہمیں بتائیں کہ ہماری درخواست پر کچھ کارروائی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی -

**Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) :** Sir, neither the prestige of any member nor of the Assembly is involved if this amendment is not approved. All that this amendment wants to do is that in the Assembly shall be placed a report with regard to the action, but this is not the only way of eliciting information. You know, Sir, last time there was a resolution with regard to which there was a question in this Assembly, and I have replied to that question. Information can always be elicited by way of a question, and we are always ready to place the information before the House. We have not kept back the information from the House. I think it is unnecessary when a question can always be put. If any report is given, that would unnecessarily lead to a debate. On the contrary if any question is put, you have been allowing and we have been replying. So I don't think this amendment is necessary.

**Mr. Speaker :** The question is—

> That in Rule 104 of the Rules, between the word "concerned" and full-stop appearing at the end, the following words be inserted, namely :—
>
> "and the Government shall report the action it has taken on such Resolution to the Assembly in the Session next after the Session in which the Resoution is adopted."

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next amendment No. 88 by Malik Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving Sir.

**Mr. Speaker :** The question is—

That Rule 104 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** There is a notice of a new rule by Mr. Hamza.

**Mr. Hamza :** Sir I hereby move—

That after Rule 104 of the Rules, the following new Rule be added, namely :—

"104-A. The Speaker shall allot reasonable time to all the Resolutions set down in the List of Business under Rule 24 (d), so as to enable the Assembly to discuss all the Resolutions included in the List of Business.".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That after Rule 104 of the Rules, the following new Rule be added, namely :—

"104-A. The Speaker shall allot reasonable time to all the Resolutions set down in the List of Business under Rule 24 (d), so as to enable the Assembly to discuss all the Resolutions included in the List of Business.".

**Minister of Law :** Opposed Sir.

**مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) :** جناب سپیکر - میں نے قراردادوں کے متعلق یہ ترمیمی اضافی قاعدہ اس لئے تجویز کیا ہے کہ آج سے تقریباً دس پندرہ روز پہلے جب اس ایوان میں قراردادوں پر بحث ہو رہی تھی تو اس دن نمبر ۱ قرارداد جناب قیصرانی صاحب کی جانب سے اس غرض سے پیش کی گئی تھی کہ

ڈیرہ غازی خان کے پسماندہ علاقوں کو جلد از جلد ترقی دی جائے ۔ ان کی قرارداد کے بعد ایک دوسری قرارداد کی باری آئی تھی اور وہ انتہائی اہم قرارداد تھی جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ روٹ پرمٹ دینے یا ان کی تقسیم کے موجودہ طریق کار کو ترک کر دیا جائے اور اس کی بجائے روٹ پرمٹوں کو نیلام کرکے جو رقوم وصول ہوں ان کو سرکاری خزانہ میں جمع کرکے اس آمدنی کو تعلیمی مقاصد کے لئے وقف کیا جائے ۔ قیصرانی صاحب کی قرارداد پیش ہونے کے بعد تمام معزز اراکین اسمبلی نے اس پر تقاریر کرنا پسند کیا جس کی وجوہات کا علم خود ان کو ہی ہوگا اور میرے خیال میں جو بقیہ چار قراردیں اہمیت میں اس قرار سے کم نہ تھیں ۔ لیکن ان پر کوئی بات نہیں کی جا سکی اور صرف اسی ایک قراداد پر ہی ایوان کا تمام وقت صرف کر دیا گیا ۔ حالانکہ اسمبلی کی کارروائی چلانے کے لئے جو موجودہ قواعد و ضوابط ہیں ان کے تحت میں نے closure motion بھی move کیا تھا جسکو قبول کرنا آپ نے پسند نہیں فرمایا جسکے نتیجے میں تمام کا تمام وقت ایک ہی قرارداد پر بحث کرنے میں ختم ہو گیا ۔ جناب سپیکر ۔ میری یہ ایک بڑی معصوم سی ترمیم ہے ۔ مجھے روٹ پرمٹوں کے دینے لینے میں کوئی کد نہیں ہے ۔ لیکن آپ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے بدنام سیاستدانوں نے بھی ان روٹ پرمٹوں کو کس غرض کیلئے استعمال کیا تھا ۔ اگر ہماری حکومتی پارٹی ایک ہی قرارداد کو زیر بحث لانا چاہتی ہے اور اپنی عددی قوت کے بل بوتے پر مغربی پاکستان کی تمام آبادی کو تمام قراردادوں پر بحث کرنے کے حق سے محروم کرتی ہے ۔ میں مغربی پاکستان کی تمام آبادی کی محرومیت کی بات اس لئے کر رہا ہوں کہ

میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں عام لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کرتا ہوں بلکہ صرف مجھ پر ہی موقوف نہیں ہے حزب اختلاف کے تمام اراکین عام لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں ۔ بلکہ میرے ساتھیوں نے اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کر دیا ہے ۔ لیکن پھر بھی یہ کہا جاتا ہے کہ روٹ پرمٹ رشوت کے طور نہیں دئیے جاتے ۔ لیکن جب ان روٹ پرمٹوں کے موجودہ طریق تقسیم کو ترک کرنے کی غرض سے کوئی قرارداد اس ایوان میں پیش کی جاتی ہے تو اسکو زیر بحث آنے سے دیدہ دانستہ روکا جاتا ہے اور اسکو زیر بحث نہیں لایا جاتا ۔ یہ اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ اس طریقہ کار کو قائم رکھنا چاہتے ہیں شاید اس میں ان کا کوئی ذاتی مفاد مضمر ہو ۔

جناب سپیکر ۔ دنیا میں ہم نے کوئی ایسا ایوان اور کوئی ایسا فرد کبھی نہیں دیکھا کہ جو بدنامی سے بے نیاز ہو ۔ اگر یہ معزز اراکین یہ پسند کرتے ہیں کہ جب ہم باہر جائیں تو لوگ ہمارا تمسخر اڑاتے ہیں تو اڑاتے رہیں لیکن کم از کم ہم اس میں شامل نہیں ہو سکتے ۔ میں آپ کی عزت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی میری عزت کریں ۔ میں آپ کی عزت کو اپنی عزت سمجھتا ہوں ۔ لیکن خدارا جو چیزیں آپ اپنی زبان سے کہتے ہیں ان کو اپنانے کی بھی کوشش کریں ۔ آپ کی اپنی ہی پارٹی کے ایک معزز رکن نے ایک قرارداد پیش کی تھی اور ان کی قرارداد قرعہ اندازی میں نکل بھی آئی تھی جو کہ ایجنڈے پر بھی آگئی تھی لیکن آپ نے قطعاً یہ پسند نہیں کیا کہ اس پر بحث کی جائے میں اس سے کیا نتیجہ

اخذ کر سکتا ہوں ۔ ایک جانب تو آپ یہ کہتے ہیں کہ صوبے میں رشوت ستانی کا قلع قمع کیا جائے اور دوسری جانب بدنام زمانہ سیاستدانوں کے رشوت دینے کا جو معروف طریقہ ہے آپ اسکو قائم رکھنا چاہتے ہیں ۔ اگر حکومتی پارٹی یہ چاہتی ہے کہ محض ایک ہی قرارداد پر بحث کی جائے اور دوسری قراردادیں ویسی کی ویسی ہی رہ جائیں تو میں اس بات کی اجازت کبھی بھی نہیں دے سکتا ۔ میں جناب سپیکر کو اس ترمیم کے ذریعے یہ اختیار دینا چاہتا ہوں کہ وہ کسی قرارداد پر بحث کرنے کے لئے وقت مختص کر سکیں ۔

**Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) :** May I have one minute, Sir ? As you know, the time for today's sitting is fixed and, I think, we have just reached about that time. According to the agreement, which had the approval of all sections of the House, we have to conclude our deliberations and pass these rules today. So, I would request that you kindly agree to extend the sitting of this House up to the time we have concluded the rules. If that is not possible, in the first instance, the time should be extended for one hour so that we are able to conclude these rules. I hope in the absence of Khawaja Muhammad Safdar, my friend Mr. Hamza will agree to this suggestion.

**Mr. Speaker :** The time of the House is extended by one hour.

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس ترمیم کے ذریعہ یہ اختیارات آپ کو دینا چاہتا ہوں ۔ کہ قراردادوں پر بحث کے دوران آپ ہی یہ فیصلہ کریں کہ کس قرار داد کو کتنے عرصے کے لئے اس ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر قرار داد کے لئے برابر کا وقت مختص کیا جائے ۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ ایک قرار داد بہت اہم ہے ۔ آپ اس کے لئے زیادہ

وقت مقرر کر سکتے ہیں ۔ لیکن یہ طریقہ قطعاً نامناسب ہے ۔ کہ جب پانچ قرار دادیں ایجنڈے پر ہوں ۔ محض ایک قرار داد پر بحث کی جائے اور دوسری چار قرار دادوں کو ویسے کا ویسا چھوڑ دیا جائے یہ ایک معقول تجویز ہے ۔ میں پھر یہ کہوں گا ۔ کہ حکومتی پارٹی اپنی عددی قوت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے ۔ آپ کو چاہیئے اس قرار داد کو منظور فرماویں ۔ اگر آپ اس بات پر تلے ہوئے ہیں ۔ کہ آپ اپنی عددی قوت سے ہر جائز اور ناجائز کام جو آپ کی حکومت کر رہی ہے ۔ اس کی آپ نے حمایت کرنی ہے ۔ یہ آپ کی منشاء ہے اور مرضی ہے ۔ ہم اپنے آپ کو عوام اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ سمجھتے ہیں ۔ اپنی اپنی صوابدید ہے ۔ اپنا اپنا نقطہ نظر ہے اگر آپ اپنے لئے اس رویہ کو اس طریقے کو پسند فرماتے ہیں ۔ یہ پھر آپ کو قبول ہو بلکہ مبارک ہو ۔

**Mr. Speaker :** The question is :

> That after Rule 104 of the Rules, the following new rule be added, namely :—
>
> "104-A. The Speaker shall allot reasonable time to all the Resolutions set down in the List of Business under Rule 24 (d), so as to enable the Assembly to discuss all the Resolutions included in the List of Business."

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Rule 105. The question is—

> That Rule 105 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 106. There is an amendment.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving.

**Mr. Speaker :** The amendment is not moved.

The question is—

> That Rule 106 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** There are no amendments in Rules 107 to 123. I will put all these Rules to the vote of the House.

The question is—

> That Rules 107 to 123 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 124. Minister for Law to move his amendment.

**Minister for Law :** I beg to move—

> That in Rule 124 (1), line 2, the words "by the Speaker or", be inserted between the words "it" and "by".

**Mr. Speaker :** Amendment moved, the question is—

> That in Rule 124 (1), line 2, the words "by the Speaker or", be inserted between the words "it" and "by".

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** The question is—

That Rule 124, as amended, be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 125. The question is—

That Rule 125 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rules 126 and 127.

The question is—

That Rules 126 and 127 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 128. Malik Muhammad Akhtar to move his amendment.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving.

**Mr. Speaker :** The amendment is not moved.

The question is—

That Rule 128 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rules 129—132.

The question is—

> That Rules 129 to 132 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 133. Malik Muhammad Akhtar to move his amendment.

**Malik Muhammad Akhtar :** I beg to move—

> That for Rule 133, of the Rules the following be substituted, namely :—
>
> "133. All the procedure before the Committee, including the evidence given before a Committee shall be laid on the Table of the Assembly.".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That for Rule 133, of the Rules the following be substituted, namely :—
>
> "133. All the procedure before the Committee, including the evidence given before a Committee shall be laid on the Table of the Assembly."

**Minister for Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) :** Sir, this august House has got every right to know as to what were the deliberations and proceedings of a Committee and the documents, whether privileged or not, which were

produced before the Committee should necessarily be produced this House. We are causing a breach of the rights and privileges of this House when we say that the documents and the evidence produced before a Committee be not disclosed in this House particularly when we provide that the evidence and all other documents produced before a Committee be not produced before the Members of this august House. In this manner we are giving certain rights and privileges to a Committee by just negativing those rights and privileges enjoyed by the Members of this House.

**Mr. Speaker :** The question is :

> That for Rule 133, of the Rules the following be substituted, namely :—
>
> "133. All the procedure before the Committee, including the evidence given before a Committee shall be laid on the Table of the Assembly.".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** The question is :

> That Rule 133 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 134. Amendment is not moved.

The question is—

> That Rules 134 to 136 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 137 and there is an amendment by the Law Minister.

**Minister for Law :** I beg to move :

> That for sub-rule (1) of Rule 137, the following be substituted :—
>
> "(1) Report of a Committee shall be presented within the time limit fixed by the Speaker under rule 74 or thirty days from the date on which reference was made to it by the Assembly unless the Assembly, on a motion being made, directs that the time for presentation of the report be extended to a date specified in the motion."

**Mr. Speaker :** Amendment moved, the question is :

> That for sub-rule (1) of Rule 137, the following be substituted :—
>
> "(1) Report of a Committee shall be presented within the time limit fixed by the Speaker under rule 74 or thirty days from the date on which reference was made to it by the Assembly unless the Assembly, on a motion being made, directs that the time for presentation of the report be extended to a date specified in the motion."

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** The question is :

> That Rule 137, as amended, be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rules 138 & 139 ; the question is :

That Rule 138 and 139 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 140 ; Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir I beg to move :

That for sub-rule (1) of Rule 140 of the Rules, the following be substituted namely :—

"(1) The business of the Committee and the agenda for each meeting of the Committee shall be determined by the Chairman of the Committee.".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

That for sub-rule (1) of Rule 140 of the Rules, the following be substituted namely :—

"(1) The business of the Committee and the agenda for each meeting of the Committee shall be determined by the Chairman of the Committee.".

**Minister for Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) :** Sir, as originally provided the arrangement of business of a Committee and its agenda shall be determined by the Chairman of the Committee in consultation with the Minister or, in his absence, the Parliamentary Secretary concerned. I consider that there is no need of such consultation. The Chairman of the Committee should be authorised and empowered to fix agenda

and issue it. This is a restriction which I consider most undemocratic. The Chairman should be empowered to use his discretion and should not be guided rather directed by the Minister or the Parliamentary Secretary concerned.

**Mr. Speaker** : The question is :

> That for sub-rule (1) of Rule 140 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "(1) The business of the Committee and the agenda for each meeting of the Committee shall be determined by the Chairman of the Committee.".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker** : Next amendment by Mr. Hamza, Mr. Farooqi, Major Muhammad Aslam Jan ; they are not present. I will now put the rule. Thequestion is :

> That Rule 140 be approved.

*The motion was carried.*

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, I will be moving my amendment in Rule 181.

**Mr. Speaker** : Alright ; I will put Rules 140 to 179 to vote ; the question is :

> That Rules 140 to Rule 179 be approved.

*The motiod was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 180. The question is :

That Rule 180 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 181. Malik Muhammad Akhtar.

**Minister for Law :** Sir, if you will kindly excuse me, I will point out that Rule 179, has been deleted according to the recommendation of the Second Special Committee. Therefore, the announcement that Rules 140 to 179 stand approved, will have to be modified.

**Mr. Speaker :** Whatever has been reported by the Committee, that has been approved. We are approving the recommendation of the Committee and these will be re-numbered accordingly, Yes Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

That in sub-rule (1) of Rule 181 of the Rules, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

"Provided that if five Members express their desire to speak, the Speaker shall declare that the motion is an infringement of the right of minority.".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

That in sub-rule (1) of Rule 181 of the Rules, the full-stop appearing at the end be replaced by

a colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

"Provided that if five Members express their desire to speak, the Speaker shall declare that the motion is an infringement of the right of minority.".

**Minister for Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore - II) : Sir, Rule 181 provides that if at any time after a question has been proposed, a Member may rise in his place and move that the question be put. In that case, the question will be put forthwith. This is a very wide power and I consider that at any time by moving this motion, the entire amendments can be just ruled out of order. This is Sir, a very harsh provision and I have tried to amend this by moving a closure. May I refer, in this connection, to the practice obtaining in democratic countries ? In 1917, in American Senate, Henry Clay attempted to revive previous question and all efforts failed to remedy obstruction in the Senate. Then in 1917, Rule No. XXII which permitted closure, was adopted. Rule of 1917, proved ineffective and it was invoked 19 times between 1917 and 1949 and after that it was amended. Even in that Rule in which closure was sought, it was provided that a two-third majority shall be required to move such rule and this rule was done away with altogether in 1947 by an amendment. I mean to say that we do find such rules of closure in American Senate but it has been used very sparingly. Therefore, there is a proviso that Rule can only be used if there is support of the majority of two-third Members of the House. So Sir, I consider that this Rule could be abused many times and this is my suggested amendment on this Rule.

**Mr. Speaker :** The question is :

That in sub-rule (1) of Rule 181 of the Rules, the full-stop appearing at the end be replaced by a

colon and the following proviso be added thereafter, namely :—

"Provided that if five Members express their desire to speak, the Speaker shall declare that the motion is an infringement of the right of minority.".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next amendment No. 106.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving Sir.

**Mr. Speaker :** The question is :

That Rule 181 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 182. The question is :

That Rule 182 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 183. Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

That in sub-rule (2) of Rule 183 of the Rules, for the word "fifteen" occurring in line 9, the word "three" be substituted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added, namely :—

"Provided that such action shall be deemed to have been carried only if not less than two-third of the members present in the House vote in its favour.".

**Minister of Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore-II) : Sir, Rule 200 relates to "Suspension of Rules" and it has been provided therein :

"Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules, any Member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Assembly and if the motion is carried the rule in question shall stand suspended."

Sir, this is a very very wide rule. By mere motion of a Member the entire Rules of Procedure of the Assembly can be suspended and the Assembly can conduct its business. Sir, whatever we have been doing, whatever we have passed that is all lost and negatived by merely one Rule i.e. "Suspension of rules". Sir, may I quote from the domocratic countries what is the practice over there and you will find that there will be some restrictions on the suspension of rules. There is a quotation on what Speaker Longworth said about this procedure of suspension of rules :

"Suspension of rules is not a normal legislative procedure. In a sense it is a trifle unfair in that it limits debate and does not permit the right of an amendment. But there are times when suspension of the rules is vitally necessary to dispatch public business, and the Chair must use his dis-

cretion, when he believes it is in the interest of a large majority of the House.

Another member of the Rules Committee, Mr. Colmer, expressed his resentment against "the high-handed totalitarian methods employed here in gagging us into taking the Bill as it was written by the Pentagon brass with no opportunity afforded for needed amendments or free debate. There is neither rhyme, reason nor precedent for this action. This is a major piece of legislation which should be considered under the normal rules of the House and there is absolutely no necessity for a suspension of the rules. The gentlemen-in-charge of this Bill could have appeared before the Rules Committee at any time during the past week and secured an open rule for the consideration of this important Bill."

So, Sir, after giving this quotation I would stress that there are provisions for suspension of rules and the provisions even in the House of Representatives relating to which I have made a quotation before this august House is that it is suspended by a majority of two-thirds not otherwise.

**Mr. Speaker** : The question is :

That in Rule 200 of the Rules, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added, namely :—

"Provided that such action shall be deemed to have been carried only if not less than two-third of the members present in the House vote in its favour."

*The motion was lost.*

**Malik Muhammad Akhtar** : No more amendment from me Sir.

**Mr. Speaker :** The question is—

That Rule 200 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 201. The question is—

That Rule 201 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Schedules I to V. The question is—

That Schedules I to V be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 5 please.

**Minister of Law :** Sir I beg to move—

That for Rule 5, the following rules, be substituted, namely : —

"5. (1) After a general election and until the first meeting of the Assembly after such election, a person elected as a Member may make before the outgoing Speaker or any outgoing Deputy Speaker nominated by the outgoing Speaker, the oath set out in the First Schedule to the Constitution applicable to a Member.

(2) The outgoing Speaker, if he has been re-elected to the Assembly, shall take the oath set out in the First Schedule to the Constitution for a Member of an Assembly before the outgoing

Senior Deputy Speaker, and if he be absent before the outgoing other Deputy Speaker and in the absence of both of them before the Member nominated by the Governor under rule 8 (2).

(3) At the first meeting of the Assembly after a general election, the oath set out in the First Schedule to the Constitution for a Member of an Assembly shall be administered separately to each person elected to the Assembly who is present has not already taken the oath, by the outgoing Speaker, and in his absence by the outgoing Senior Deputy Speaker, and if he too be absent, by the outgoing other Deputy Speaker, and if all of them be absent, by the person elected as Member and nominated by the Governor under rule 8 (2).

(4) Any person elected to the Assembly who has not already taken the perscribed oath under the provisions of sub-rule (1) or sub-rule (2), may do so before the Speaker or any of the Deputy Speakers nominated by the Speaker.".

**Mr. Speaker :** Amendment moved, the question is—

That for rule 5, the following rule be substituted, namely :—

"5. (1) After a general election and untill the first meeting of the Assembly after such election, a person elected as a Member may make before the outgoing Speaking or any outgoing Deputy Speaker nominated by the outgoing Speaker, the oath set out in the First Schedule to the Constitution applicable to a Member.

(2) The outgoing Speaker, if he has been re-elected to the Assembly, shall take the oath set

That in sub-rule (2) of Rule 183 of the Rules, for the word "fifteen" occurring in line 9, the word "three" be substituted.

**Minister for Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar (Lahore - II) :** Sir, Rule 183 relates to the powers of the Speaker to order a Member to withdraw from the sittings of the Assembly, and, Sir, it has been provided that if a Member repeatedly obstructs the proceedings the Speaker may direct a Member to absent himself from the meetings of the Assembly for a period not longer than fifteen days and the Member so directed shall absent himself accordingly.

Sir, this is a very harsh provision. In the heat of the moment a Member's conduct may become so disorderly that he may be ordered to quit the House and, Sir, normally after a day or two the member may cool down and such a long period of absence is to deprive him from the right of representation of his constituents and fifteen days is the maximum limit and I have made an amendment (if it is approved by the House) that no Member should be ordered to abstain from the sittings of the Assembly under the directions of the Speaker for more than three days.

**Mr. Speaker :** The question is :

That in sub-rule (2) of Rule 183 of the Rules, for the word "fifteen" occurring in line 9, the word "three" be substituted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendment No : 108.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving.

**Mr. Speaker :** No : 109.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving.

**Mr. Speaker :** The question is :

That Rule 183 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 184. The question is :

That Rule 184 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 185. The question is :

That Rule 185 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 186. Amendment No : 110.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving.

**Mr. Speaker :** No : 111.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

That after sub-rule (2) of Rule 186 of the Rules, the following be added, namely :—

"(3) The sitting of the Assembly shall not ordinarily be held in secret but secret sitting subject to the provision of sub-rule (1) may be held if

a proclamation of emergency has been made under Article 30 of the Constitution or there is an imminent danger of war.".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

That after sub-rule (2) of Rule 186 of the Rules, the following be added, namely :—

"(3) The sitting of the Assembly shall not ordinarily be held in secret but secret sitting subject to the provision of sub-rule (1) may be held if a proclamation of emergency has been made under Article 30 of the Constitution or there is an imminent danger of war.".

**Minister of Law :** Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore-II) : Sir, I beg to restrict the powers of the House of holding secret sittings. You will appreciate that the only forum in this Province is this sacred House, this august House. We are privileged under Article 111 of the Constitution. We can criticise. Of course we have got our own code of honour. We are bound by that. Otherwise, believing honestly, whatever is correct we can do constructive criticism in the House. If criticism is made secret and the Press is not allowed to attend and report and if our constituents are not there to criticise us and to scrutinise our conduct I consider all the functions, all the affairs and all the purposes for which this Legislature has been constituted would be lost So, I seek to move this amendment.

**Mr. Speaker :** The question is :

That after sub-rule (2) of Rule 186 of the Rules, the following be added, namely :—

"(3) The sitting of the Assembly shall not

ordinarily be held in secret but secret sitting subject to the provision of sub-rule (1) may be held if a proclamation of emergency has been made under Article 30 of the Constitution or there is an imminent danger of war."

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** The question is :

That Rule 186 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rules 187 to 199. The questjon is :

That Rules 187-199 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 200. Amendment No : 112.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

That in Rule 200 of the Rules, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following proviso be added, namely :—

"Provided that such action shall be deemed to have been carried only if not less than two-third of the members present in the House vote in its favour.".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

That in Rule 200 of the Rules, the full-stop

out in the First Schedule to the Constitution for a Member of an Assembly before the outgoing Senior Deputy Speaker, and if he be absent before the outgoing other Deputy Speaker, and in the absence of both of them before the Member nominated by the Governor under rule 8 (2).

(3) At the first meeting of the Assembly after a general election, the oath set out in the First Schedule to the Constitution for a Member of an Assembly shall be administered separately to each person elected to the Assembly who is present and has not already taken the oath, by the outgoing Speaker, and in his absence by the outgoing Senior Deputy Speaker, and if he too be absent, by the outgoing other Deputy Speaker, and if all of them be absent, by the person elected as Member and nominated by the Governor under rule 8 (2).

(4) Any person elected to the Assembly who has not already taken the prescribed oath under the provisions of sub-rule (1) or sub-rule (2), may do so before the Speaker or any of the Deputy Speakers nominated by the Speaker."

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** The question is—

That Rule 5, as substituted, be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Rule 8 please.

**Minister of Law :** Sir I beg to move—

That for sub-rule (1) of rule 8, the following sub-rule be substituted, namely :—

"(1) At the first meeting of the Assembly after a general election and after the persons elected as Members, who are present and have not already taken the oath, have taken the oath, the Assembly shall before proceeding to the depatch of any other business, proceed to elect the Speaker in the following manner.".

**Mr. Speaker** : Amendment moved, the question is—

That for sub-rule (1) of rule 8, the following sub-rule be subsutituted, namely :—

"(1) At the first meeting of the Assembly after a general election and after the persons elected as Members, who are presented and have not already taken the oath, have taken the oath, the Assembly shall before proceedins to the deapatch of any other business, proceed to elect the Speaker in the following manner.".

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker** : Next amendment please.

**Minitster of Law** : Sir I beg to move—

That in rule 8, after sub-rule (11) the following explanation be added, namely :—

"EXPLANATION.—For the purposes of sub-rule (3), (4) and (11), 'Member' includes a person elected as a Member.".

**Mr. Speaker** : The sub-rule (2) says that "the meeting of the Assembly shall be presided over by the outgiong Speaker, and if he be absent by the outgoing Senior Deputy Speaker, and if he too be absent, by the

autgoing other Deputy Speaker, but in case all of them be absent, the meeting shall be presided over by such Member as may be nominated by the Governor for that purpose". Should it not cover (2) also, because he would nominate a Member.....

**Minister of Law** : Yes Sir, therefore, it should be Explanation for (2), (3), (4) and (11).

**Mr. Speaker** : Amendment moved, the question is—

> That in rule 8, after sub-rule (11), the following explanation be added, namely :—
>
> "EXPLANATION.—For the purposes of sub-rules (2), 3, (4) and (11), 'Member' includes a person elected as a Member.".

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker** : The question is—

> That Rule 8, as amended, be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker** : Rule 1. The question is—

> That Rule 1 be approved.

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker** : Next motion please.

**Minister of Law** : Sir, I move —

> That Draft Rules of Procedure as approved by the Assembly be the Rules of Procedure of the

Provincial Assembly of West Pakistan with effect from the 15th of July 1968.

**Mr. Speaker :** Motion moved, the question is—

That Draft Rules of Procedure as approved by the Assembly be the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of West Pakistan with effect from the 15th of July 1968.

*The motion was carried.*

**Minister for Law** (Mr. Allah Bachaye Ghulam Ali Akhnud : Sir, I rise to congratulate you on the stupendous task that has been performed during this short time and under your very kind and able guidance this House has successfully passed the rules which but for the cooperation of all the Members would have been very difficult to perform within a short span of time. I will also congratulate the distinguished Leader of the House and the eminent Leader of Opposition and the Members of the Government side who have tried their level best to see that utmost cooperation is lent in the passage of these rules and with the passage of these rulesth is Assembly will turn a new leaf of life. I hope and pray that these rules will hold ground for a long, long time to come and the Assembly shall continue to be guided and governed by these rules which will help it in making the best possible laws and the best possible statutes for the Province and by these the Province will gain. I hope everything that has been said will be forgotten and we will turn a new leaf of life with the passage of these rules.

Once again, I thank you, Sir, for your kind cooperation and I thank everybody on behalf of myself, on behalf of the Ministers and on behalf of the Government. Everybody has done his best in this regard. May God guide us all along the right lines.

مسٹر سپیکر ۔ پیشتر اس کے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے میں اس موقع پر ایوان کی اور معزز ممبران کی خدمت میں مبارک باد پیش کرلی چاہتا ہوں کہ آج یہ پہلا موقع ہے کہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط منظور کئے گئے

ہیں ۔ میں اس سلسلے میں لیڈر آف دی ہاؤس اور قائد حزب اختلاف کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے ہاؤس کے اندر اور باہر بھی اس کام کے لئے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر پورا پورا تعاون فرمایا اور یہ انہیں کا حصہ ہے کہ انہوں نے یہ موقع فراہم کیا کہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کم سے کم عرصہ میں پیش کر دئے جائیں ۔ میں اس موقع پر جناب وزیر قانون کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے نہایت قابلیت اور فہم و فراست سے اسمبلی کے اندر اور دونوں کمیٹیوں نے اپنے قابلیت کا ثبوت دیتے ہوئے تعاون فرمایا اور جب کبھی ہمیں کوئی مشکل پیش آئی تو انہوں نے ہماری رہنمائی کی ۔ اس کے علاوہ میں جناب قائد حزب اختلاف کا بھی بے حد ممنون ہوں جنہوں نے شروع سے ہی ایسا رویہ رکھا جس میں کافی تعاون تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہر مرحلہ پر اپنا تعاون پیش فرمایا ۔ کمیٹی کے اندر بھی میں سمجھتا ہوں کہ جتنا کم سے کم اختلاف ہو سکتا تھا وہ انہوں نے کیا اور اس کے علاوہ ان کا طرز فکر بھی تعمیری تھا کمیٹی کے اندر اور باہر اور اس ہاؤس میں ہمیں موقع ملا کہ ہم اپنے قواعد و ضوابط مرتب کر لیں اور میں خاص طور پر ملک محمد اختر صاحب کا بھی ممنون ہوں اور شکر گزار ہوں کیونکہ جو تعاون انہوں نے ہمارے ان قواعد و ضوابط کے طے کرنے میں پیش کیا وہ یقیناً مثالی تھا ۔ میں ان کی محنت کا معترف ہوں کہ انہوں نے نہایت محنت سے جو پہلے کمیٹی نے رپورٹ کی اس پر اپنا اختلافی نوٹ لکھا ۔ دوسرا بھی اسی قسم کا نوٹ لکھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے شب و روز اس پر کام کیا اور جتنا تعاون انہوں نے ہمیں دیا میں ایوان کی جانب سے اور اپنی جانب سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں تمام ہاؤس کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ڈبل نشستیں کر کے اس کام کو کیا اور وہ یہاں تشریف لائے اور آج ہمیں موقع مل رہا ہے کہ ہم اپنے قواعد و ضوابط بنا لیں میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی نے جس محنت سے کام کیا اور اس میں جس قدر دلچسپی کا

اظہار کیا وہ آئندہ آنے والے ایام بتائیں گے کہ گو ہمارے پہلے سال ھا سال سے رولز چلے آ رہے تھے لیکن اب جتنے اچھے رولز بن سکتے تھے وہ بنے ہیں اور کوشش کی گئی ہے کہ ان کو اچھا اور بہتر بنایا جائے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم زیادہ کامیابی کے ساتھ ان قواعد و ضوابط کو بروئے کار لا سکیں اور اسمبلی کی کارروائی کو ان قواعد کی رو سے زیادہ سے زیادہ بہتر بنا سکیں ۔

**Minister for Law :** Sir, I will be failing in my duties if I do not pay compliments for the hard work that has been done by the Secretary of the Assembly and the Joint Secretary of the Law Department, namely, Messrs Muhammad Iqbal Chaudhri and Z. A. Channa. They have been of utmost help and cooperation and at every step they have guided the Committee rightly and properly.

**Mr. Speaker :** The House is adjourned to meet again tomorrow, the 6th June, 1968, at 8.00 A.M.

*The Assembly then adjourned (at 9.15 p.m.) till 8.00 a.m. on Thursday, the 6th June, 1968.*

## APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 10861)

### SUMMARY OF RECOMMENDATIONS MADE BY THE COMMITTEE ON TRANSPORT SET UP IN SEPTEMBER, 1967.

1. Traffic Checking : Home Department may be requested to direct Superintendents of Police to co-ordinate their traffic checking programme and to detail Deputy Superintendents of Police and higher Officers to carry out frequent surprise checks to supervise the work of the Police staff doing traffic checking.

2. On the spot prosecutions and imposition of heavy fines :

(i) Home Department may be requested to ask Traffic Magistrates to keep strict watch on the activity of the staff attached with them and to make personal verification of the alleged violations pointed out to them at the spot.

(ii) Heavy fines are necessary and the existing system of recovery of fine should continue.

3. Receipt for fine : Home Departmemt may be asked to arrange supply of receipt books to Traffic Magistrates in sufficient quantity. Instead of counter-foil, carbon copies be provided.

4. Double punishment : This system must continue. However, R.T.A. may take necessary steps to fix responsibility of transporters in traffic cases by calling representative of A.I.G. (T) or by other means.

5. Warning in traffic irregularities : No such provision in the law. Police staff is, however, already doing so under executive instructions. May leave it to Magistrates' discretion not to proceed against offenders detected committing very minor irregularity.

6. Challans in cases of fatal accidents : Unqualified driver or drivers whose driving licences have been cancelled/suspended involved in fatal

accidents may be charge-sheeted under section 304, P. P. C. Similarly a driver who brings on road a mechanically defective vehicle knowing it to be mechanically defective may be prosecuted likewise. Ordinarily section 304-A , P.P. C. applied. Investigating officer may, however, exercise his discretion in such cases.

7. H. T. V. driving : After obtaining a L.T.V. licence if a person drives a heavy transport vehicle continuously for two years on learner's licence, he may be issued H. T. V. licence.

8. Grant of fresh permits : (i) Law Department may be asked to expedite publication of West Pakistan Motor Vehicles Rules which include rules regarding the procedure for conducting surveys.

(ii) Preference in the matter of grant of permits be given to large-sized transport companies.

(iii) R. T. As be directed to fix the number of permits to be granted on a particular route for atleast oneyear.

9. Temporary permits : Committee approves instructions issued by the Provincial Transport Authority, West Pakistan in this regard.

10. Formation of sizeable transport companies : (i) Preference in the matter of grant of route permits be given to sizeable companies.

(ii) Subletting of route permits be curbed by restricting issue of route permits to such vehicles which are exclusively owned and possessed by grantee.

(iii) Replacement of vehicles for cogent reasons alone be allowed.

11. Plying of buses without route permits : Registration of a bus in the name of a company/individual be allowed on production of route permits only.

12. Time table for stage carriages : (i) R. T. As be directed to fix time tables and allocate timings to various buses by draw of lots within a period of three months.

(ii) Draw of lots should be held every year.

(iii) Time tables should be prominently displayed.

13. Bus Stand : (i) B. D. Department may be asked to direct local bodies to set up stands where there is no general bus stand.

(ii) Association of transporters be asked to direct local bodies to set up stands where there is no general bus stand or where local bodies are not willing to set up bus stands.

(iii) Establishment of 'D' class stands by individual operators be discouraged.

14. Bus Fares : P. T. A. West Pakistan may be directed to submit a report within a period of four months on the desirability of any increase in the present rates of bus fares.

15. Loading capacity of trucks : (i) P. T. A. West Pakistan may be asked to re-check manufacturers' specifications and raise the loading capacity to that extent but not beyond that.

(ii) Fixation of extra springs to carry more load be stopped.

16. Speed limits of trucks : Subject to local restrictions P. T. A. West Pakistan may be asked to increase speed limit of trucks to 40 m.p.h. on an experimental basis on Peshawar-Lahore-Multan-Karachi road.

17. Height of trucks : No. relaxation should be given. However, P. T. A. may appoint a technical committee to advise on the desirability of extending the height limit.

18. Rationalization of goods transport : P. T. A., West Pakistan be asked to enforce rules relating to Goods Forwarding Agencies as soon as possible.

19. Import of spare parts on commercial licences : Transport Planning Cell may examine this issue and make necessary recommendations to Centre.

20. Diesel duty : Demand for decrease in duty on diesel is not acceptable.

21. Model restrictions : (i) R. T. As be directed to withdraw these restrictions as these are illegal.

(ii) A. I. G. (T) to direct M. V. Es to be very careful in the inspection of vehicles of older models.

22. Passengers for short distances : (i) R. T. As be directed to advise transporters to arrange way side booking booths.

(ii) Complaint books should be maintained by all stage carriages.

23. No. seats for Children : R. T. As and Traffic Police be directed to strictly deal with it as it is illegal.

24. Training for drivers/conductors : P. T. A., West Pakistan to evolve procedure.

25. "Naka System" in Hyderabad and Khairpur Divisions : B. D. Department may be directed to ensure that Government orders regarding abolition of this system are implemented immediately by the concerned Municipal Committees.

26. West Pakistan Bus Stands and Traffic Control (Gujranwala) Ordinance, 1963 : (i) It should continue.

(ii) R. T. As may advise the operators to ensure that the entrance gates of buses are closed while passing through the specified areas.

(iii) G. M. Gujranwala may be asked to personally deal with cases registered under this Ordinance, to ensure fair treatment to accused parties.

27. Free travel by Police Officials in Buses : (i) Finance Department may be asked to give adequate funds to Police Department.

(ii) Home Department may be asked to provide for travel vouchers to be issued to Policemen desirous of travelling in buses.

28. Labour Laws : Labour laws in respect of the transport workers should be effectively enforced and for this purpose adequate staff be given to Labour Department.

29. Re-organization of the Transport Department : (i) Transport Department be asked to expedite implementation of its reorganization scheme so as to ensure co-ordinated efforts in the field of transport.

(ii) Finance Department may be requested to create requisite number of posts for the new set-up.

## APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 11249)

Statement showing the Route Permits granted by the Regional Transport Authority, Lahore in its meeting held on 17, 18 H and 27th January, 1968, alongwith complete addresses of the grantees.

| Serial No. | Name of the Company | Limited/ Registered | Route | No. of permits granted |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
| 1 | Kamal Transport Co., Badami Bagh, Lahore. | ... | Lahore to Gujranwala | 2 |
| 2 | M/s. Shami Bus Service, 127 - Shahrah-e-Shami, Lahore Cantt. | Registered | Ditto | 1 |
| 3 | Alumi Transport Co., 15 - C Gulberg II, Lahore. | ... | Ditto | 1 |
| 4 | Noman Bus Service 3 - Shadman Race Course, Lahore. | Registered | Ditto | 1 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 5 | Aziz Bhatti Shaheed Bus Service, 60 - Shahrah-e-Sarwar, Lahore Cantt. | ... | Ditto | 1 |
| 6 | J.B. Transport Co., 52 - F Gulberg III, Lahore. | ... | Lahore to Gujrat | 2 |
| 7 | Al-Afzal Transport Service, 59 - Ghulam Rasul Buildings, Badami Bagh, Lahore. | ... | Ditto | 1 |
| 8 | Ittefaq Transport Co., 90 - Railway Road, Lahore. | ... | Lahore to Qadarabad *via* Gujranwala. | 1 |
| 9 | Sarwar Shaheed Transport Co., Race Course, Lahore. | ... | Ditto | 1 |
| 10 | Anwar Transport Co., Badami Bagh, Lahore. | Limited | Lahore to Rawalpindi | 1 |
| 11 | Shaban Transport Co., 97, Ferozepur Road, Lahore. | ... | Ditto | 1 |
| 12 | Anwar Transport Co., Badami Bagh, Lahore. | Limited | Kasur to Pattoki | 2 |
| 13 | Fazal Transport Co., Pattoki. ... | Limited | Ditto | 1 |
| 14 | Asgar Ali Transport Co. care of Ch. Shah Muhammad, Usmanwala District, Lahore. | Registered | Kasur to Usmanwala | 1 |
| 15 | Tariq Ismail Transport Co., 19 - Birdwood Road, Lahore. | Limited | Kasur to Usmanwala | 1 |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 16 | Tahir Islam Bus Service, General Bus Stand, Lahore. | Limited | Kasur to Raiwind | 1 |
| 17 | Haider Transport Co., House No. 1 Gali No. 27, Chowk Rajgarh, Lahore. | Registered | Ditto | 1 |
| 18 | Pak Roadway Transport Co., 8, Shafi Building, Badami Bagh, Lahore. | Do. | Lahore to Raiwind *via* Ali Razabad. | 1<br>1 |
| 19 | Hilal Motor Transport Service, General Bus Stand, Badami Bagh, Lahore. | Do. | Ditto | 1 |
| 20 | Blue Star Transport Service, General Bus Stand, Badami Bagh, Lahore. | Limited | Ditto | 1 |
| 21 | Lucky Friends, 11 - T, Gulberg. Lahore. | Registered | Ditto | 1 |
| 22 | Star Light Transport Service, 12 - Sulemrn Park, Baghbanpura, Lahore. | Do. | Lahore to Multan *via* Khanewal. | 1 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 23 | Tariq Ismail Transport Co., 19, Birdwood Road, Lahore. | Limited | Lahore to D.G. Khan. | 1 |
| 24 | New Ittefaq Transport Co., Badami Bagh, Lahore. | ... | Lahore to Bahawalnagar *via* Kasur Depalpur. | 1 |
| 25 | Khokhar Transport Service 93, General Bus Stand, Badami, Bagh, Lahore. | Registered | Ditto | 1 |
| 26 | Anwar Transport Co., 679, Shadbagh, Lahore. | Do. | Lahore to Bahawalnagar *via* Sahiwal, Arifwala, Kabula. | 1 |
| 27 | Rehman Transport Service, 14 - A, Peoples Colony, Lyallpur. | ... | Lahore to Haroonabad | 1 |
| 28 | Malik Hayat Khan Transport Co., Village Gulliana, District Lahore. | Registered | Lahore to Halla | 2 |
| 29 | Khawar Transport Operators, 35/9 Jaswant Street, Ramgarh, Mughalpura, Lahore. | Do. | Lahore to Haryana *via* Burki. | 2 |
| 30 | Nishan-i-Manzil Transport Co. Sheikhupura. | ... | Sheikhupura to Gujranwala. | 1 |
| 31 | The Noorani Bus Service, Sultanpura, Registered, Lahore. | Limited | Do. | 1 |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 32 | Abid Transport Service, Braick Office, Sheikhupura. | Registered | Do. | 1 |
| 33 | Public Bus Service, Sub-Office, Sheikhupura. | Limited | Sheikhupura to Jandiala Sher Khan | 1 |
| 34 | Bhawana Bus Service, G.G. Jhang Saddar. | Registered | Lahore to Jhang | 1 |
| 35 | Al Asar Transport Co. Near Excise and Customs Office, Kuchery Road, Sialkot. | — | Ditto | 1 |
| 36 | Tahir Raza Transport Co., Kuchery Road, Jhang. | Registered | Ditto | 1 |
| 37 | Darhal Transport Co., 103, Badami Bagh, Lahore. | Do. | Ditto | 1 |
| 38 | Chohan Bus Service./P/187, Circular Road, Lyallpur. | Do. | Lyallpur to Chishtian *via* Chichawatni. | 2 |
| 39 | Chaudhry Bus Service, Jhang Saddar. | Do. | Ditto | 1 |
| 40 | Rana Transport Co., Bhai Pheru, Lahore. | Do. | Ditto | 1 |
| 41 | New Karwan Transport Co., 66 - J, Model Town, Lahore. | Do. | Ditto | 1 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 42 | Ihsan Transport Co., 132, Multan Road, Lahore. | Do. | Ditto | 1 |
| 43 | Inayat Ullah Transport Co., Chak 224/RB, Lyallpur. | Do. | Lyallpur to Tandlianwala *via* Samundri. | 2 |
| 44 | Ashraf Transport Co., 35/C, Peoples Colony, Lyallpur. | ... | Ditto | 1 |
| 45 | Stara Raza Transport Co., T.T. Singh, Lyallpur. | Registered | Ditto | 1 |
| 46 | Hamiyat Transport Co. Jinnah Colony, Lyallpur. | ... | Ditto | 2 |
| 47 | Tariq Saleem Transport Co., Lyallpur. | Limited | Lyallpur to Sargodha | 1 |
| 48 | Faran Bus Service, 8/D, Samanabad, Lahore. | ... | Ditto | 1 |
| 49 | New Rajput Bus Transport Co., Sargodha. | Limited | Ditto | 1 |
| 50 | Lali Transport Co., Village Kanwalwali, Jhang. | Registered | Ditto | 1 |
| 51 | Hashmat Ali and Co., General Bus Stand, Lyallpur. | ... | Lyallpur to Sahiwal *via* Chichawatni. | 1<br>1 |
| 52 | New Ittefaq Transport Co., Ward No. 6 Nankana Sahib, District Sheikhupura. | ... | Ditto | 1 |
| 53 | Blue Bird Express Bus Service, Siddiqi Street No. 7, Lahore. | Registered | Ditto | 1 |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 54 | Khalid Transport Co., 79, Multan Road, Lahore. | Registered | Ditto | 1 |
| 55 | Kangra Bus Service, 160 Jinnah Colony, Lyallpur. | -- | Ditto | 1 |
| 56 | Iqbal Brothers Mai-di-Jhuggi, Lyallpur. | Registered | Ditto | 1 |
| 57 | Jaranwala Transport Co., Jranawala. | Do. | Ditto | 1 |
| 58 | Zamindara Bus Service, Gojra ... ... | Limited | Ditto | 1 |
| 59 | Lyallpur Sahiwal Bus Service, 11-B, Temple Road, Lahore. | Registered | Ditto | 1 |
| 60 | Al-Afzal Transport Service, 59, Ghulam Rasul Building, Badami Bagh, Lahore. | -- | Ditto | 1 |
| 61 | Awan Transportation, 1305/B, Peoples Colony, Lyallpur. | Limited | Ditto | 2 |
| 62 | Pak Shaheen Bus Service, 29/C, Satellite Town, Sargodha. | Registered | Lyallpur to Multan *via* Chichawatni. | 2 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 63 | Tufail Shaheen Bus Service, P.A.F., Lahore Cantt. | ... | Ditto | 1 |
| 64 | Raza Transport Co., Lahore ... | Registered | Lyallpur to Sindhilianwali. | 2 |
| 65 | Pakistan Lyallpur Samundri Transport Co., Lyallpur. | Limited | Lyallpur to Chak 484 G.B. | 1 |
| 66 | Chohan Bus Service, P/187, Circular Road, Lyallpur. | Registered | Ditto | 1 |
| 67 | Niaz Bus Service, General Bus Stand, Lyallpur. | Limited | T.T. Singh to Chichawatni. | 1 |
| 68 | Pak Punjab Transport Service 44/D, Peoples Colony, Lyallpur. | Do. | Ditto | 1 |
| 69 | Zamindara Bus Service, Gojra. ... | Do. | Ditto | 1 |
| 70 | New Caravan Transport Company, 66/J, Model Town, Lahore. | ... | Ditto | 1 |
| 71 | Kharal Transport Service, Syedwala, District Sheikhupura. | ... | Jaranwala to Syedwala | 1 |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 72 | Muhammad Aslam Transport Co. 385, Jinnah Colony, Lyallpur. | ... | Ditto | 1 |
| 73 | Ali Transport Company, Civil Lines, Jhang Saddar. | Registered | Jhang to Multan *via* T.T. Singh Ch'cha-watni. | 1 |
| 74 | Chohan Bus Service, P/187, Circular Road, Lyallpur. | Registered | Ditto | 1 |
| 75 | Soan Valley Transport Company, Village Jubb, Sargodha. | Do. | Sargodha to Rawalpindi *via* Chakwal-Sohawa. | 1 |
| 76 | Sajjadia Transport Co., Block No. 23, Sargodha. | ... | Sargodha to Chak 113 *via* Chak No. 104 N.B. | 1 |
| 77 | Aamir Transport Co., Limited Sargodha. | Limited | Sargodha to Bhera *via* Chakwal. | 1 |
| 78 | Bundial Bus Service, Qaidabad, Sargodha. | ... | Ditto | 1 |
| 79 | Blue Bird Express Bus, Siddiqi Street H. No. 7, P.O. Ferozesons, Lahore. | Registered | Ditto | 2 |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 80 | New Shaheen Transport Co., Chakwal. | Do. | Sargodha to Choasaidan Shah | 1 |
| 81 | Jehanzeb Transport Co. 55, Lawrence Road, Lahore. | ... | Ditto | 1 |
| 82 | Al Munir Transport Co. Badami Bagh Lahore. | Registered | Sargodha to Gujrat | 1 |
| 83 | Blue Bird Express Bus, Lahore. ... | Do. | Ditto | 1 |
| 84 | Noor Bus Service, General Bus Stand, Sargodha. | Do. | Sargodha to Jhang | 1 |
| 85 | Bhawana Bus Service, Jhang. ... | Do. | Ditto | 1 |
| 86 | Muslim Bus Service, 106/A, Satellite Town, Sargodha. | Do. | Jamil *via* Jauharabad | 1 |
| 87 | Shan-i-Amir Transport Co. Sargodha. | Limited | Chak 16 S.B. via Chak 1 S.B. | 1 |
| 88 | Bundial Bus Service, Qaidabad Sargodha. | ... | Mianwali to Multan via Darya Khan | 1 |
| 89 | New Bundial Bus Service, Sargodha. | ... | Ditto | 1 |
| 90. | Mianwali Transport Co., Isakhel Group, Mianwali. | Limited | Ditto | 1 |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 91 | Amjad Transportation Co. 65/A, Ferozepur Road, Lahore. | Limited | Ditto | 1 |
| 92 | Hamid Bus Service, Mianwali ... | Registered | Mianwali to WAPDA Camp Kundian. | 2 |
| 93 | New Indus Transport, Lahore. ... | Limited | Mianwali to Talagang | 1 |
| 94 | Bhakhar Transport Co, Bhakkar. ... | Registered | Bhakkar to Karor via Serai Krishana. | 2 |
| 95 | Salt Range Transport Co., Sargodha. | Do. | Unchhali to Rawalpindi | 1 |

## APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 11314)

### STATEMENT

| Serial No. | Name of Company | No of permits granted | Name of Route |
|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 |
| 1 | M/s. New Sarhad Transport Co. Gunjmandi, Rawalpindi. | 3 | Rawalpindi to Lahore. |
| 2 | M/s. Kharian Bus Service Limited, Kharain. | 2 | Ditto. |
| 3 | M/s. Rizwan Transport Service, 1585, Deans Street, Rawalpindi. | 2 | Ditto. |
| 4 | M/s. Pindi-Hazara Transport Co. Limited, Rawalpindi. | 2 | Rawalpindi to Lyallpur via Gujranwala Sheikhupura. |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 5 | M/s. Shahzada Transport Co. Registered, Rawalpindi. | 2 | Ditto. | |
| 6 | M/s. Khalid Transport Co. Registered, Gujranwala. | 1 | Rawalpindi to Gujranwala. | |
| 7 | M/s. Muhammad Yar Transport Co. Registered, Haripur (Hazara) Sub-Office Rawalpindi. | 2 | Ditto. | |
| 8 | M/s. Agha Bus Service, Registered, 313-E Peshawar Board, Rawalpindi. | 1 | Ditto. | |
| 9 | M/s. Grand National Transport Limited, P.O. Box No. 76, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi to Gumti via Chowk Pandari. | |
| 10 | M/s. Eastern Transport Co. Registered, 4317, Gowalmindi, Rawalpindi. | 1 | Ditto. | |
| 11 | M/s. Gujar Khan Rawalpindi Muslim Transport Co. Limited, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi to Hazro via Hattian. | |
| 12 | M/s Burhan Transport Service, Limited The Mall, Wah Cantt. | 2 | Ditto. | |
| 13 | M/s. Chachi Transport Co. Registered, Gowalmandi, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi to Ghurghashti via Hattian. | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 14 | M/s. Sher-e-Islam Bus Service Registered Pul Shah Nazar, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi to Tarbela via Hattian-Ghurghashti. |
| 15 | M/s. New Pervez Bus Service Registered, The Mall, Wah Cantt. | 1 | Ditto. |
| 16 | M/s. Aslam Transport Co. Ganjmandi of New Hazara Goods Forwarding Agency, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi to Abbotabad via Lora. |
| 17 | M/s, Kohisar Corporation Registered, C/7 Satellite Town, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 18 | M/s. Anwar Transport Co., Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi to Jabbar Darwash via Rewat. |
| 19 | M/s. Mirza Transport Co. Registered, C/1587 Sabri Building, Saddar Bazar, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 20 | M/s. Burhan Transport Service Limited, The Mall, Wah Cantt | 2 | Wah Cantt.—Sialkot via Wazirabad. |
| 21 | M/s. New Motors Service, Limited Liaqat Road, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi—Sialkot via Wazirabad. |
| 22 | M/s. Kamran Transport Service, Edwards Road, Rawalpindi. | 2 | Ditto. |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 23 | Ibis Pak United Transport Co. Reg. Liaqat Road, Rawalpindi. | 1 | Ditto. | |
| 24 | M/s. Sipra Bus Service, Registered, Dharekan Kalan, District Gujrat. | 1 | Gujrat—Dharekan Kalan via Pharianwali. | |
| 25 | M/s. Soldier Bus Service, Choa Saidan Shah District Jhelum. | 1 | Jhelum Choa Saidan Shah via Dhok Tahlian. | |
| 26 | M/s. Raja Anar Khan and Co. Registered, Jhelum. | 1 | Ditto. | |
| 27 | M/s. International Transport Engineering Co. Registered, Chakwal, District Jhelum. | 1 | Jhelum to Choa Saidan Shah via Chakwal Kallarkahar. | |
| 28 | M/s. New Shaheen Transport Co. Registered, Jhelum. | 1 | Chakwal to Lahore via Sohawa. | |
| 29 | M/s. Iqbal Bus Service, Registered Mandi Baha-ud-Din. | 1 | Serai Alamgir to Mandi Baha-ud-Din via Kharian, Dinga. | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 30 | M/s. Friends Transport Society Limited G.T. Road, Lala Musa. | 1 | Kharian Cantt. to Lahore. |
| 31 | M/s. Mughal Mujahid Co. Registered, Rasool. | 1 | Serai Alamgir to Mandi Baha-ud-Din via Kharian Dingar. |
| 32 | M/s Midway (Pakistan) Limited 10, The Mall, Lahore. | 1 | Kharian Cantt. to Rawalpindi. |
| 33 | M/s. Friends Transport Society Limited G.T. Road, Lala Musa. | 1 | Ditto. |
| 34 | M/s. New Shaheen Transport Co. Registered Jhelum. | 2 | Chakwal to Sialkot via Wazirabad. |
| 35 | M/s. Friends Transport Society Limited G.T. Road, Lala Musa. | 1 | Kharian Cantt. to Gujrat. |
| 36 | Ditto. | 1 | Local Omnibus within Kharian Cantt. |
| 37 | M/s. Faran Transport Co. Registered, Muslimabad, Gujrat. | 2 | Gujrat to Tanda via Jalalpur Jattan. |
| 38 | M/s. Hilal Bus Service Limited, Gujrat. | 2 | Gujrat to Tanda via Jalalpur Jattan. |

| 1 | 2 | 3 | |
|---|---|---|---|
| 39 | M/s. Faran Transport Co. Registered, Gujrat. | 2 | Gujrat to Miana Gondal via Phalia. Mandi Baha-ud-Din. |
| 40 | M/s. Mustaqeem Bus Service, Registered, Sargodha Road, Gujrat. | 1 | Ditto. |
| 41 | M/s. Fazal Transport Co. care of Ch. Muhammad Akram, Mandi Baha-ud-Din. | 1 | Ditto. |
| 42 | M/s. Indonesia Bus Service, Registered, Mandi Baha-ud-Din. | 1 | Gujrat—Phalia. |
| 43 | M/s. Phalia Bar Bus Service, Registered, Mandi Baha-ud-Din, District Gujrat. | 1 | Ditto. |
| 44 | M/s. Kamran Transport Service, Edwards Road, Rawalpindi. | 1 | Gujrat to Lahore. |
| 45 | M/s Phalia Corporation Limited, Gujrat. | | Ditto. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 46 | M/s. Uppal Transport Registered, 36/2 Parade Road, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 47 | M/s Haroon Bus Service, Registered, Circular Road, Gujrat. | 1 | Gujrat to Lahore. |
| 48 | M/s. New Gujranwala Bus Service, Gujranwala. | 2 | Gujranwala to Karial Kalan via Naushera Virkan. |
| 49 | M/s. Cheema Transport Co. Registered, Wazirabad, District Gujranwala. | 1 | Ditto. |
| 50 | M/s. Afzal and Brothers Transport Registered, Bazar Kharadian, Gujranwala. | 1 | Gujranwala to Qaidirabad. |
| 51 | M/s Rahim Bukhsh Pehalwan Transport Co. Talwandi Rahwali, Gujranwala. | 1 | Ditto. |
| 52 | M/s. Mailsiphon Bus Service, Registered, Qaidabad Colony. | 1<br>1 | Ditto.<br>Ditto. |
| 53 | M/s. Tanweer Bus Service, Registered, Small Industries, Estate, Gujranwala. | | |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 6 | 7 |
|---|---|---|---|---|---|
| 54 | M/s. New Kisan Bus Service, Registered Mohallah Baban Bukhari. Hafizabad, Gujranwala. | | 1 | Ditto. | |
| 55 | M/s. Gujranwala Bus Service, Registered Civil Lines, Gujranwala. | | 1<br>1 | Ditto.<br>Gujranwala to Zafarwal via Daska Pasrur. | |
| 56 | M/s. Khalid Transport Co. Registered Gujranwala. | | | | |
| 57 | M/s. Data Transport Registered 41-A Harding Road, Rawalpindi. | | 1 | Ditto. | |
| 58 | M/s. Haroon Bus Service, Registered Circular Road, Gujrat. | | 1 | Ditto. | |
| 59 | M/s. Tazgam Bus Service, Registered, Omar House Murree, Branch Office Satellite. Town, Gujranwala. | | 1 | Ditto. | |
| 60 | M/s. Chenab Valley Transport Co. Registered, Gujranwala. | | 1 | Vane-ke-Gujranwala via Hafizabad. | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 61 | M/s. New Kisan Bus Service Registered. Mohallah Baban Bukhari, Hafizabad, District Gujranwala. | 2 | Kot Nikka.—Naushera Virkan via Pindi Bhattian. Jalalpur-Nau Hafizabad—Gujranwala. |
| 62 | M/s. Chenab Valley Transport Service, Registered Gujranwala. | 1 | Kalo Tarar-Gujranwala via Hafizabad. |
| 63 | M/s. Iftikhar Transport Co. Gujranwala. | 2 | Gujranwala-Sialkot via Ghuenk . |
| 64 | M/s. New Parvez Bus Service, Regd., The Mall, Wah Cantt. | 2 | Ditto. |
| 65 | M/s. Khalid Transport Co. Regd., Gujranwala. | 1 | Ditto. |
| 66 | M/s. Highway Transport Co., Regd., Rawalpindi. | 2 | Sialkot-Lahore via Sambrial. |
| 67 | M/s. Kamran Transport Service, Bank Road, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 68 | M/s. Union Transport Service, Ltd., 115-Ravi Park, Lahore. | 1 | Ditto. |
| 69 | M/s. Wasiq Transport Co. Krishan Nagar No. 7, Gujranwala. | 2 | Ditto. |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 70 | M/s. Hussain Transport Co. Regd., Sialkot. | 2 | Sialkot-Head Maral a via Gondal. | |
| 71 | Ditto | 2 | Sialkot-Saidpur. | |
| 72 | M/s. New Sialkot Transport Co., Regd. Iqbal Chowk, Railway Road, Sialkot. | 2 | Sialkot-Shakargarh via Pasrur. | |
| 73 | M/s. Hazar Bus Service, Regd., Sialkot. | 1 | Sialkot-Satrah via Pasrur. | |
| 74 | M/s. Bari Cheema Transport Co. Regd., Sialkot. | 1 | Ditto. | |
| 75 | M/s. Malik Transport Co. Regd., Sialkot. | 1 | Sialkot-Qila Sobba Singh. | |
| 76 | M/s. Sunbeam Transport Co. Regd., Railway Road, Sialkot. | 1 | Ditto. | |
| 77 | M/s. District Transport Co-operative Society, Ltd., Lahore. | 1 | Wazirabad-Pasrur via Sialkot. | |
| 78 | M/s. Kausar Express Bus Service, Regd., Lalamusa. | 1 | Ditto. | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 79 | M/s. New Attock Transport Co., Regd., Cambellpur. | 1 | Rawalpindi Attock via Hattian. |
| 80 | M/s. Tariq Farooq Transport Co. Regd., Gunjmandi, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi-Campbellpur via Hattian-Gondal. |
| 81 | M/s. Pindi Hazara Transport Co. Ltd., Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 82 | M/s. Burhan Transport Service, Ltd., The Mall, Wah Cantt. | 1 | Ditto. |
| 83 | M/s. Khizri Transport Co. Ltd., Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi-Sialkot via Wazirabad. |
| 84 | M/s. New Mujahid Transport Co. Regd., Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 85 | M/s. Kausar Express Bus Service, Regd., Lalamusa. | 1 | Ditto. |
| 86 | M/s. Ex-Serviceman Public Transport Co. Regd., Jhelum. | 1 | Rawalpindi-Domeli via Sohawa. |
| 87 | M/s. Pindi Domeli Bus Service, Regd., Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 88 | M/s. International Corporation, Regd., 33/C, Rawalpindi. | 1 | Wahoola-Chakwal via Choa Saiden Shah. |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 89 | M/s. International Transport Engineering Co. Regd., Chakwal. | 1 | Ditto. |
| 90 | M/s. Sikandar Bus Service Regd., Jhelum. | 1 | Wahoola-Jhelum via Choa Saiden Shah. |
| 91 | M/s. Kahoon Bus Service Regd., c/o Malik Muhammad Afzal, U/320, Nia Kotra, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 92 | M/s. Sikandar Bus Service, Regd., Jhelum. | 1 | Wahoola-Rawalpindi via Sohawa. |
| 93 | M/s. Kahoon Bus Service Regd. c/o Malik Muhammad Afzal, U/320, Nia Kotra, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 94 | M/s. New Jhelum Transport Co. Ltd., Jhelum. | 1 | Jhelum-Domeli. |
| 95 | M/s. Aftab Qamar Transport Co. G.T. Road, Jhelum. | 1 | Ditto. |
| 96 | M/s. Saeed Transport Co. Regd., Jhelum. | 1 | Jhelum-Padhri. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 97 | M/s. Sultan Transport Co., Regd., Civil Lines, Jhelum. | 1 | Ditto. |
| 98 | M/s. Munshi Talib Hussain and Syed Ghulam Sarwar Shah Transport Co. Sohawa, District Jhelum. | 1 | Jhelum-Mirpur via Mangla-Dina. |
| 99 | M/s. Shabbir Transport Service, Regd., 40/13 Lawrence Road, Rawalpindi. | 2 | Ditto. |
| 100 | M/s. Gujrat Local Bus Service, Regd., Arya Mohalla No. 2. H. No. H/273, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 101 | M/s. Aftab Qamar Transport Company, G.T. Road, Jhelum. | 1 | Ditto. |
| 102 | M/s. Shahzad Bus Co. Regd., 301, Peshawar Road, Rawalpindi. | 2 | Gujrat-Lahore. |
| 103 | M/s. Shamim International Transport Co. Regd., General Bus Stand, Gujranwala. | 1 | Ditto. |
| 104 | M/s. Daud Transport Co. Regd., Lahore. | 1 | Ditto. |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 105 | M/s. Hasbmat Ali & Co. Regd., Lyallpur. | 1 | Ditto. |
| 106 | M/s. Regal Transport Service, Qila Didar Singh, Gujranwala. | 1 | Gujranwala-Sialkot via Sambrial. |
| 107 | M/s. Punjab Public Bus Service, Regd., 144 Murree Road, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 108 | M/s. Noor Transport Service, Sibtul Husain. Sambrial. | 2 | Ditto. |
| 109 | M/s. Shahana Bus Service, Regd., Gujranwala. | 1 | Gujranwala-Sialkot via Sambrial. |
| 110 | M/s. Sultan Express Bus Service, Regd., 300, R.A. Bazar, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 111 | M/s. Punjab Public Bus Service, Regd., No. 144, Muree Road, Rawalpindi. | 1 | Lahore-Sialkot via Sambrial. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 112 | M/s. Qamar Transport Co. Regd. | 2 | Ditto. |
| 113 | M/s. Sikandar Bus Service, Regd., Jhelum. | 2 | Rawalpindi-Chakwal via Mandra-Dhudial. |
| 114 | M/s. International Transport Engineering Co. Regd., Chakwal. | 1 | Ditto. |
| 115 | M/s. New Shaheen Transport Co. Regd., Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 116 | M/s. Jamshed Corporation, Ltd. Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi-Sagri via Rewat. |
| 117 | M/s. Sethi Transport Co. Regd., Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 118 | M/s. Eastern Transport Co. Regd., 4317, Gowalmandi, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi-Plakhar via Rewat Kallar Sroha. |
| 119 | M/s. Shamsi Transport Co., Thoak Cloth Stores, Raja Bazar, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi-Choa via Chowk Pandori. |
| 120 | M/s. New Green Transport Co. Regd., W/443, Gunjmandi, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi-Kuntrila via Sohawa Miana Mahera-Dhera Badhal. |
| 121 | M/s. Javed Bus Service, Regd., Gujar Khan, District Rawalpindi. | 1 | Ditto. |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 122 | M/s. Chishti Bus Service, Regd., Maira Sharif, Tehsil Pindigheb. | 1 | Rawalpindi-Maira Sharif via Khair-Pindigheb Ikhlas Chowk. |
| 123 | M/s Pirzada Transport Co. Regd., Maira Sharif. Tehsil Pindigheb. | 1 | Ditto. |
| 124 | M/s Faiz Transport Co. Regd., C/197/9, Murree Road, Rawalpindi. | 2 | Rawalpindi-Bagh Jamari via Kallar Kot. |
| 125 | M/s. Zahoor Transport Co. Regd., Railway Road, Gujar Khan. | 1 | Gujar Khan-Bagh Jamari via Dhawali. |
| 126 | M/s. Awami Bus Service, Regd., Rawalpindi. | | Ditto. |
| 127 | M/s. Wiqar Transport Co. Regd., X/654, Ratta Amral, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi-Ghilla Kalan via Rewat-Herrka. |
| 128 | M/s. Hamdani Transpart Co. Regd., Bakarmandi, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 129 | M/s Kiani Bus Service, Regd., Gunjmandi, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi-Thalian via Tama Railway Crossing. |
| 130 | Ditto | 1 | Rawalpindi-Thalian via Noon. |
| 131 | M/s. Hussaini Transport Co. Regd., Ratta Amral, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi-Chakri via Rewat. |
| 132 | M/s. Sowan Valley Transport Co. Regd., Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 133 | M/s. Munir Bus Service, Regd., Mokran S.O., Charkri. | 1 | Rawalpindi-Parial via Rewat. |
| 134 | M/s. Adhwal Bus Service, Regd., Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 135 | M/s. New Gujranwala Bus Service Regd., Civil Lines, Gujranwala. | 2 | Eminabad-Gujranwala. |
| 136 | M/s Sayyara Transport Co. Regd., Railway Road, Gujrat. | 1 | Jhelum-Gujrat. |
| 137 | M/s. J.S. Karavan Transport Co. Ltd., Gujrat. | 1 | Ditto. |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 138 | M/s. Sultan Transport Co. Civil Lines, Jhelum. | 1 | Ditto. |
| 139 | M/s. Qureshi Transport Co. Railway Road, Gujrat. | 1 | Ditto. |
| 140 | M/s. Sikandar Bus Srvice Regd., Jhelum. | 1 | Choa Sidan Shah-Sargodha, via Kallar-Pai Pidrar. |
| 141 | M/s. Jameel Transport Service, Ltd., Jhelum. | 1 | Sargodha-Gujrat via Bhalwal Mandi Baha-ud-Din. |
| 142 | M/s. Barki Transport Co. Regd., Gujrat. | 1 | Ditto. |
| 143 | M/s. Rehman Transport Co. Regd., Sabri Building, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 144 | M/s. J.S. Karavan Transport Co. Ltd., Gujrat. | 1 | Sialkot- Mirpur via Jhelum. |
| 145 | M/s. Al Fiaz Transport Co. A/ 62, City Sadar Road, Rawalpindi. | 1 | Lahore-Gujranwala. |
| 146 | M/s. Fayyaz Express Bus Service, Regd., 127 - Circular Road, Shah Alam Gate, Lahore. | 1 | Ditto. |
| 147 | M/s. Saeed Transport Co. Regd,, Civil Lines, Gujranwala. | 1 | Ditto. |
| 148 | M/s. Shami Bus Service, Regd., Shahrai Shami Lahore Cantt. | 1 | Lahore-Qadirabadvia Gujranwala. |
| 149 | M/s. New Kisan Bus Service, Hafizabad, District Gujranwala. | 1 | Ditto. |
| 150 | M/s. Chenab Valley Transport Co. Gujranwala. | 1 | Ditto. |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 151 | M/s. Rehman Transport Co. Regd., Sabri Building, Sadar Bazar, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 152 | M/s. Sikandar Bus Service, Regd., Chakwal. | 1 | Rawalpindi-Chakwal via Mandra-Pirplai. |
| 153 | M/s. Kausar Express Bus Service Regd., Lalamusa. | 1 | Wazirabad-Gujrat. |

# APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No. 11572)

## ANNEXURE 'A'

| *Month and year* | | *Monthly income* | *Total routes operated.* |
|---|---|---|---|
| | | Rs. | |
| January, 1966 | ... | 11,22,816 | 99 |
| February, 1966 | . | 11,00,146 | 107 |
| March, 1966 | ... | 12,43,957 | 109 |
| April, 1966 | ... | 13,52,359 | 109 |
| May, 1966 | .. | 13,21,129 | 108 |
| June, 1966 | .. | 13,48,425 | 110 |
| July, 1966 | .. | 13,60,659 | 110 |
| August, 1966 | .. | 13,76,872 | 110 |
| September, 1966 | .. | 12,92,652 | 108 |
| October, 1966 | ... | 12,77,818 | 106 |
| November, 1966 | ... | 13,17,101 | 107 |
| December, 1966 | ... | 10,94,793 | 109 |
| January, 1967 | ... | 11,41,533 | 104 |
| February, 1967 | ... | 10,49,079 | 101 |
| March, 1967 | ... | 11,38,601 | 100 |
| April, 1967 | ... | 11,21,394 | 96 |
| May, 1967 | ... | 10,99,215 | 98 |
| June, 1967 | .. | 10,52,453 | 100 |
| July, 1967 | ... | 10,02,667 | 102 |
| August, 1967 | ... | 11,88,527 | 103 |
| September, 1967 | .. | 11,94,598 | 101 |
| October, 1967 | ... | 11,98,756 | 105 |
| November, 1967 | ... | 11,20,620 | 97 |
| December, 1967 | ... | 8,53,834 | 91 |
| January, 1968 | ... | 9,81,576 | 93 |
| February, 1968 | ... | 8,89,858 | 92 |
| March, 1968 | ... | 11,85,274 | 89 |

(c) In order to assess decrease in income of G.T.S. Peshawar during January to March 1968 it has been compared below with the corresponding periods of 1966 and 1967 :—

| *Month* | | 1966 | 1967 | 1968 |
|---|---|---|---|---|
| | | Rs. | Rs. | Rs. |
| January | ... | 11,22,816 | 11,41,533 | 9,81,576 |
| February | — | 11,00,146 | 10,49,079 | 8,89,858 |
| March | — | 12,43,957 | 11,38,601 | 11,85,274 |

The drop in income during January to March, 1968 as compared to corresponding periods of 1966 and 1967 is mainly due to shortage of buses and grant of route permits by R.T.As to Private Operators. However, effort is being made to increase income during the remaining months of the year.

## APPENDIX V

(Ref : Starred Question No. 12331)

CONFIDENTIAL

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

From

Mr. F. D. Saifey, M. A. LL. B.,
Secretary, West Pakistan Public Service Commission, Lahore.

To

The Director,
Labour Welfare, West Pakistan,
Lahore.

No. 2954-GCI-65-PSC/275-C, dated Lahore, the 17th September, 1965.

Subject :- STOP-GAP APPOINTMENTS OF LABOUR OFFICERS.

Sir,

With reference to the correspondence resting with your letter No. LO-SAP/4-11/10553 dated the 12th June, 1965 on the subject noted above, I am directed to say that as the service Rules for these posts have not yet been notified, the promotion of Labour Officers will be governed by the Government Policy Letter No. SOXIX-Misc-I/62 dated the 16th April, 1963. According to this, promotion to Class II services and posts are to be made from the corresponding Class III officers of the Region where the vacancies occur. In the Commission's letter No. 4177-GCI-64-PSC/94-C, dated the 7th April, 1965, you were requested to send the Regional Seniority Lists with a proposal for promotion on regional basis. The proposal forwarded with your letter under reference is not on regional basis and the seniority lists have been forwarded on all West Pakistan basis. This is irregular and in accordance with the above Government Policy letter, the proposal cannot be accepted. The arguments given in para 2 of your letter under reference for not preparing the seniority lists on regional

basis are, in the opinion of the Commission, not convincing. The Commission observe that difficulties explained by you were faced by other Departments also. They have finalised regional seniority lists and have sent proposal on regional basis. It is, therefore, requested that the regional seniority lists may kindly be finalised without further delay and the proposal sent on regional basis.

2. It is further pointed out that in para 6 of the Government letter dated the 16th April, 1963 referred to above, it is provided that "vacancies in Regional Sub-Cadres of Class II services and posts to be filled by promotion shall be filled from among corresponding Class III officers of the Regional where the vacancies occur". Accordingly promotion to the posts of Labour Officers is to be made from amongst the Assistant Labour Officers of the Region where the vacancies occur. The seniority lists already sent show that certain Superintendents and Senior Superintendents have also been promoted as Labour Officers on ad-hoc basis. They are ministerial Government Servants. It may kindly be intimated why these ministerial Government servants have been promoted as Labour Officers.

3. The West Pakistan Public Service Commission, however, agree to the continued ad-hoc appointments of 23 Labour Officers, named below up to 30.9.65 or till the selectees of the Commission are available, whichever is earlier :-

1. Mr. K. D. Brohi.
2. Mr. Miraj Din.
3. Mr. Gul Muhammad.
4. Mr. Muhammad Hafeez.
5. Mr. Abdul Waheed.
6. Mr. N. A. Farooqi.
7. Mr. Abdul Shakoor.
8. Mr. Shaukat Mukhtar.
9. Mr. Muhammad Shafi.

10 Mr. Ghulam Mustafa Butt.

11. Mr. Muhammad Sharif.

12. Mr. Ahmad Atta Ullah.

13. Mr. A. Akhwand.

14. Mr. N. M. Ghadiali.

15. Mr. Ali Ahmad.

16. Mr. N. M. Siddiqui.

17. Mr. Fiaz Hameed Niazi.

18. Mr. Sh. Abdul Rahim.

19. Mr. Mumtaz Ahmad.

20. Mr. Muhammad Sharif.

21. Mr. Muhammad Aslam.

22. Mr. Abdur Rauf Khan.

23. Mr. Y. A. Talpur.

1. Mr. A. S. Kausar.

2. Mr. N. A. Leghari.

3. Mr. Mohd. Saeed Anwar.

4. Mr. Shaid Hussain.

5. Mr. A. D. Khan.

6. Mr. Bashir Ullah.

It is stated in your letter under reference that the "Commission agreed to the ad-hoc continuance of *all these officers* upto 30.6. 1965" including the six officers noted above. The Commission's office record shows that they did not approve of the continuance of these 6 officers. I am therefore, to request you to clarify the position indicating the number of the Commissions letter with which approval was conveyed in respect of these officers. Approval to their continuance will be conveyed on receipt of your reply.

5. I am further to state that in the meantime the seniority lists may kindly be drawn on regional basis and proper proposals forwarded to the Commission immediately but not latter than 30. 9. 65., failing which further extension to the continuance of these officers will not be accorded by the Commission beyond that date.

6. The requisite certificate for Audit purposes is given below :-

"Certified that the Commission have agreed to the temporary appointments of the above noted 23 (twenty-three) officers as Labour Officers, purely as a stop-gap measure, upto 30.9.1965 or till the selectees of the Commission are appointed, whichever is earlier".

7. I am to add that the character roll stated to have been forwarded separately under sealed cover were never received in the Commission's office and to request that the complete and up-to-date character rolls of all officials proposed for promotion, as well as those proposed for supersession, may kindly be forwarded while forwarding proper proposal to the Commission.

An acknowledgement of this letter is requested.

Your obedient servant,

Sd/-

ADMINISTRATIVE

OFFICER,

for SECRETARY.

CONFIDENTIAL/IMMEDIATE
Employment Exchange Wing.

From

Mr. Tariq Fehmi Rizvi, C. S.P.,
Secretary, West Pakistan Public Service.
Commissioner, Lahore.

To

The Director Labour Welfare,
(M&E Wing), West Pakistan,
Lahore.

No. 11-G-PSC. GG2/67/12-G Dated Lahore, the 24th May, 1967

Subject :- APPOINTMENT TO THE POSTS OF MANAGERS (EMPLOYMENT EXCHANGES) CLASS II GAZETTED.

Sir,

With reference to the correspondence resting with your letter No. DLW/EE(A)-475/63/2110, dated 31st January, 1967, on the above subject, I am directed to state that the percentage of 33 for promotion to the posts of Managers of Employment Exchanges was fixed by the Central Government in consultation with the Central Public Service Commission when the department was under its control. This ratio was at first maintained by the Provincial Government after the control of the department was transferred to it. It has, however, been stated that subsequently the ratio has been raised to 50% on the recommendations of a Committee" but it is not clear as to what was the composition of the Committee and who had appointed it. The Commission observe that this is a matter of policy and the approval of the Services and General Administration Department for the proposed changes in the percentage is necessary. I am, therefore, to request you to obtain and convey their approval, if it has not already been done so. Until this is done, the original ratio of 33% is to be maintained. According to this ratio only one post is available for promotion as five out of six posts having been already filled.

2. The Service Rules governing appointment to Class II posts in the Labour Welfare Department have not yet been notified. The draft service rules which have been cleared by the service Rules Sub Committee are for the Labour Wing while these posts are to the M&E Wing for which separate rules are yet to be framed. In this connection I am to state that according to the Government Policy letter No. S. O. XIX-Misc.I/62, dated 16-4-62 promotion to Class II posts are to be confined to the personnel serving in the region in which the vacancies occur. I am, therefore, to request you to forward a revised proposal accordingly at an early date.

3. The Character Rolls of the officials received with your letter under reference and lettter No. DLW/EE (A)-475/63, dated the 9th October, 1964, are returned herewith.

An acknowledgement of this letter is requested.

Your obedient servant,
sd/- Deputy Secretary.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN ("CONFIDENTIAL")

From

Mr. Amir Yousaf Ali Khan, C. S. P.,
Secretary, West Pakistan Public Service
Commission, Lahore.

To

The Director Labour Welfare,
West Pakistan, Lahore.

No. 728-GGII-PSC-67/92-G Dated Lahore, the 3rd October, 1967

Subject :- APPOINTMENT TO THE POSTS OF MANAGERS, EMPLOYMENT EXCHANGES.

Sir,

With reference to the correspondence resting with your letter No. DLW/EE(A)-475/63/9556, dated the 19th August, 1967, on the subject noted above, I am directed to say that after going through the record made available to them, the West Pakistan Public Service Commission consider the following persons suitable for promotion to the posts of Managers, Employment Exchanges, subject to the rights of their senior :-

1. Mr. Israr Hussain.
2. Mr. Waheed Bux Chaudhri.
3. Mr. Haq Nawaz Khan.

2. The Commission do not agree to the proposed superaession of M/S Mohd Muzammil and Abdul Qaddus. They consider them suitable and recommended them for promotion subject to the rights of their seniors. They shall retain their original seniority as in the lower cadre.

3. The Commission observe that Mr. Muhammad Muzammil is a very senior officer and his record is quite satisfactory. It is not understood on what grounds he was left out for promotion on ad-hoc basis by the Department. The officer next below him has been promoted towards. the end of 1962. Normally on the basis of his record Mr. Muhammad Muzammil should have got this vacancy. He has thus been kept out unfairly for five years. The Commission have never been approached for

approving his ad-hoc appointment or for its extension. This is a grave irregularity and the Commission have taken a serious notice of it. It is being noted down for mention in the Commission's Annual Report and is also being reported to Govt. in the Service and General Administration Department.

4. The Commission have deferred consideration of the case of Mr. Muhammad Mohsin Malik for want of his confidential Report for the year 1966 which may kindly be made available immediately.

5. The Commission have to see the Character Roll of the following Officers which may kindly be furnished to them at a very early date :—

| | | |
|---|---|---|
| 1. | Mr. Abdul Aziz Khan. | He has been reported to have retired but as a vacancy was available long before his retirement he has have to be considered. |
| 2. | Mr. Azizur Rehman. | —do— |
| 3. | Mr. Shoukat Danyal. | As he has got a lien on the post of Supdt. in the Deptt. he is also to be considered and if found suitable will be recommended. |
| 4. | M. Amin-ud-Din. | He has been left out because he has been appointed by direct rectt. but if an earlier promotion vacancy is available he should get benefit of it. |

6. I am further request you to expedite forwarding of proposal in respect of appointment made after 1962.

7. The Character Rolls of all the officers except Mr. Mohd Mohsin Malik received with your letter under reference are returned herewith. Please acknowledge receipt.

Yours obedient servant,
sd/— Deputy Secretary.

CONFIDENTIAL.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN.

From

Mr. Amir Yousuf Ali Khan. CSP,
Secretary, West Pakistan Public
Service Commission, Lahore.

To

The Director Labour Welfare, West Pakistan,
(M.&.E.) Wing. Lahore.
No. 151-PSC-GGII-68/124-G, dated Lahore, the 16.4.1968.

Subject : APPOINTMENT TO THE POST OF MANAGER EMPLOYMENT EXCHANGE IN THE LABOUR WELFARE DEPARTMENT.

Sir,

With reference to the correspondence resting with your letter No. DLW/EE(A)-475/66. dated the 17th Feb. 1968, on the subject noted above, I am directed to state that it has been recommended by you that the promotions may be made under the formula that 50% of the posts may go to the promotees as envisaged in the draft service rules. It has been observed that the proposed draft service Rules have not been approved/considered by the Rules sub-Committee and therefore, the formula as proposed has no force. According to the Central Public Service Commission letter No. F-12/8/55-55-G, dated the 5th June, 1962, for the purposes of promotion to the above posts, the Superintenedents of the Employment Exchange and Manpower Survey Officer are to be considered first and if none of them is found suitable then Assistants, Statistical Assistant and Stenographer of the Directorate who are permanent or eligible for confirmation in these grades are to be considered for appointments as Manager Employment Exchanges. However, in the absence of suitable officers forth coming from above categories, these posts are to be transferred to the quota of direct recruitment. Accordingly the Commission

re-iterate their previous advice contained in para I of their letter No. 11-G-PSC/GG II-67/12-G, dated the 24th May, 1967, that 33½ vacancies should be filled by promotion.

2. After 16th April, 1963 all promotions to class II posts are to be made keeping in view the regional sub-cadre of the subordinate services in West Pakistan vide Govt. Instructions conveyed to all the Departments vide S&GADs letter No. S. O. XIX-Misc-1/62, dated 16.4.1963 pending finalization of service rules the following principals are to be observed from filling in Class II Vacancies by the Department :—

"Vacancies in the regional sub-cadres of Class II service and posts to be filled by promotion shall be filled from among corresponding class III officers of the region where the vacancies occur."

I am accordingly to request you to re-examine the position and make out the proposal in the light of Govt. instruction referred to above.

3. The Commission do not agree to the proposed supersession of Mr. Mohsin Malik. They consider him suitable and recommend him for promotion to the post of Manager, Employment Exchanges against the 6th vacancy subject to the right of his senior. He shall retain his original seniority as in the lower cadre.

4. The character rolls received with your letter Nos. DLW/EE(A)-475/63/5s3, dated 16.1.1968. (ii) DLW/EE (A) 475/66, dated 29.3. 1968 and (iii) DLW/EE (A) 475/63/6556, dated 19.8.1967 are returned herewith.

An acknowledgement of this letter is requested.

Your obedient servant,

Sd/-

Secretary.

SECRETARY.

Telephone No. 63110 CONFIDENTIAL Tech. Trg. Wing.

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

From

Mr. Tefiq Tehmi, CSP,
Secretary, West Pakistan Public Service Commission, Lahore.

To

The Director,
Labour Welfare, West Pakistan, Lahore.
No. 465-GGII-PSC-66/13-G, dated Lahore, the 24.5.1967.

Subject: APPOINTMENT TO THE POSTS OF VICE PRINCIPALS, TECHNICAL TRAINING CENTRES.

Sir,

With reference to the correspondence resting with your letter No. DLW/A&C/TA-1407/1968, dated 31/1/1967, on the subject noted above, I am directed to state that the West Pakistan Public Service Commission have gone through the records made available to them and they agree to the promotions of M/s Sher Muhammad, M. A. Babry, A. K. Khan and A. G. Idris, subject to the conditions hereafter mentioned :—

(i) That the seniority of the promottees will be consistent with their seniority in the sub-cadre for the record of none of them justifies supersession.

(ii) That as there are no rules the draft rules cannot be acted upon. According to the Central Govt. Rules governing the posts when they were with that government, 20% were to be filled by promotion and 80 by direct recruitment. The department propose to change this ratio to 50:50 but departure from the Central Govt. Rules would need quite a stro-

ng justification. The main consideration would be the number of posts in the sub-cadre and the number of posts in the cadres under consideration for the chances of promotion to be provided for should be in lines with those in the others services of the Provincial Govt. Hence till this point is decided promotion to 20% posts may be regular and that to the remaining posts tentative for the posts falling to the share of direct recruitment shall have to be advertised.

2. The Character Rolls of the above mentioned four officers, received with your letter under reference are returned herewith.

An acknowledgement of this letter is requested.

Your obedient servant,

Sd/-

(Deputy Secretary).

## APPENDIX VI

(Ref : Starred Question No. 12509)

### ANNEXURE A

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF THE TRANSPORT COMPANIES TO WHOM TEMPORARY STAGE CARRIAGE PERMITS HAVE BEEN GRANTED WITH EFFECT FROM 1. 1. 1967 TO DATE.

| Serial No. | Name and address of the C grantee. | Name of the route on which permits granted. | No. of permits granted. | Reasons for granted. |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | | 4 |
| 1. | M/s Al-Qadaria Bus Service Regd., Lahore. | (1) R. Y. Khan—Lodhran via Khanpur.<br>(2) Vehari—Bahawalpur. | 1<br>1 | In the public interest. |
| 2. | M/s Hyesons Mills Ltd., Jatta Bhutta. | (1) Jatta—Bhutta—Khanpur. | 2 | —do— |
| 3. | M/s New Muzaffar Trpt. Co., Limited, Multan. | (1) Multan—Bahawalpur. | 2 | —do— |
| 4. | M/s New Khan Bus Service Regd., Khanpur. | (1) Khanpur—Obbaro w. | 2 | —do— |
| 5. | M/s Bangla Ichha Trpt. Co., Regd., D.G. Khan. | (1) Bangla Ichha to Sadiqabad. | 2 | —do— |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 6. | M/s Fleet Masters Ltd., MTN. | (1) Multan—Lahore via Khanewal. | 2 | —do— |
| 7. | M/s Sherwala Bus Service Ltd., Sherwala. | (1) —do— | 2 | —do— |
| 8. | M/s Mirza Bus Service Regd., Multan. | (1) Multan—Jatoi. | 2 | —do— |
| 9. | M/s Sardar Transport Co., Regd., Sahiwal. | (1) Montgomery—Lahore. | 2 | —do— |
| 10. | M/s Syed Khurran Trpt. Co., Regd., Sahiwal. | (1) Chak Mir Jaffar Ali Shah to Jhang. | 2 | —do— |
| 11. | M/s New Hyderia Trpt. Co, Multan. | Multan—Leiah. | 2 | —do— |
| 12. | M/s Afzal Trpt. Co., Ltd., MTN. | Multan—Mianchannu. | 2 | —do— |
| 13. | M/s Swan Roadways Ltd., Haroonabad. | Haroonabad—Arifwala. | 2 | —do— |
| 14. | M/s Fortabbas Trpt. Co., Fortabbas. | Multan—Fortabbas. | 2 | —do— |
| 15. | M/s Indus Trpt. Co., D.G. Khan. | D. G. Khan—Chati Bala. | 2 | —do— |
| 16. | M/s Al-Farooq Bus Service, Multan. | Multan Ghugh. | 2 | —do— |
| 17. | M/s Rafiq & Co., Ltd., Okara. | Bahadurnagar—Pakpattan. | 2 | —do— |
| 18. | M/s Doaba Trpt. Co., Khanpur. | R. Y. Khan—Liaqatpur. | 2 | —do— |
| 19. | M/s Pb. BWP. Transport Service, Khanpur. | Khanpur—Liaqatpur. | 2 | —od— |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 20. | M/s Afzal Trpt. Co., Ltd., MTN. | Multan—Mailsiphon. | 2 | —do— |
| 21. | M/s Bodla Trpt. Co. Ltd., Sahiwal. | Sahiwal—Lyallpur. | 2 | —do— |
| 22. | M/s Faradia Nazkia Trpt. Co., Bahawalpur. | BWP—Alipur via Uch. | 2 | —do— |
| 23. | M/s Mirza Bus Service, Regd., Multan. | Multan—Ahmadpur Sial. | 2 | —do— |
| 24. | M/s Sardar Trpt. Co. Ltd.. Multan. | Multan—Lahore via Vehari. | 6 | —do— |
| 25. | —do— | Multan—Bahawalpur. | 4 | —do— |
| 26. | M/s Al-Farooq Bus Service. Multan. | Multan—Kot Addu. | 2 | —do— |
| 27. | M/s New Iqbal Trpt. Co., MTN. | Multan—Matotli via Shujabad. | 2 | —do— |
| 28. | M/s Tariq and Yaqub Bus Service. | Sahiwal—Haveli | 2 | —do— |
| 29. | M/s Sowan Roadways Ltd., Haroonabad. | Haroonabad—Lahore via Vehari. | 2 | —do— |
| 30. | M/s Pak Punjab Regional Trpt. Service. | Sahiwal—Lyallpur via C. Watni. | 2 | —do— |
| 31. | M/s New Indus Trpt. Co., Ltd., Lahore. | Multan—Mianwali. | 4 | —do— |
| 32. | M/s Re-Publician Trpt. Co., BWP. | BWP—Chishtian. | 2 | —do— |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 33. | M/s Mahboob Safdar Trpt. Co. BWP. | Bahawalpur—Haroonabad. | 2 | —do— |
| 34. | M/s Rafiq & Co., Ltd., Okara. | Sahiwal—Nankana | 2 | —do— |
| 35. | Amir Bus Service, Alipur. | Multan—Leiah. | 2 | —do— |
| 36. | M/s Al-Farooq Bus Service, MTN. | Multan—Kot Addu. | 2 | —do— |
| 37. | M/s Saba Trpt. Service, Okara. | Okara—Basirpur. | 2 | —do— |
| 38. | M/s Sardar Trpt. Co., Ltd., Multan. | Bahawalnagar—Lahore. | 2 | —do— |
| 39. | M/s Rais Bus Service, R.Y. Khan. | (1) Noor Ahmadabad—R. Y. Khan. | 2 | —do— |
| | | (2) Soon Miani—R. Y. Khan. | 2 | —do— |
| 40. | M/s Fortabbas Trpt. Co., Fortabbas. | Fortabbas—Bahawalnagar. | 2 | —do— |
| 41. | M/s Taunsa Sharif Trpt. Co., MTN. | D. G. Khan—Lahore via Multan Khanewal. | 2 | —do— |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 42. | M/s New Motor Service, Ltd., Okara. | Okara—Basirpur. | 2 | —do— |
| 43. | M/s New Nili Bar Trpt. Co., Sahiwal. | Sahiwal—Multan | 2 | —do— |
| | | Sahiwal—Fortabbas. | 1 | —do— |
| 44. | M/s Karim Trpt. Co., Multan. | Multan—Lahore via Khanewal. | 1 | —do— |
| 45. | M/s Zamindara Trpt. Co., Sahiwal. | Multan—Ahmadpur East. | 2 | —do— |
| 46. | M/s Taj Trpt. Co., Regd., Multan. | Multan—Shujabad. | 2 | —do— |
| 47. | M/s Faiz Trpt. Co., Regd., Multan. | —do— | 2 | |
| 48. | M/s Zamindara Bus Service, Sahiwal | Noor Shah—Chak 45/12—L. | 2 | —do— |
| 49. | M/s Arif Bus Service, Bahawalpur. | BWP—BNG. via Chishtian. | 2 | —do— |
| 50. | M/s Hasnat Bus Service, Sahiwal. | (1) Sahiwal—Multan. | 1 | —do— |
| | | (2) Sahiwal—Fortabbas. | 1 | —do— |
| 51. | M/s Qaumi Bus Service, Multan. | Multan—Bahawalpur. | 2 | —do— |
| 52. | M/s Sherwala Bus Service, Sahiwal | Sahiwal—Multan. | 2 | —do— |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 53. | M/s Rehbar Bus Service, Sahiwal. | (1) Sahiwal—Jhang. | 2 | —do— |
| | | (2) Sahiwal—H/Abad. | 2 | —do— |
| | | (3) Sahiwal—Lyallpur. | 2 | —do— |
| 54. | M/s Kassowal Bus Service, Sahiwal. | Sahiwal—Mianchannu. | 2 | —do— |
| 55. | M/s Qasrani Trpt. Co., D.G. Khan. | Multan—D. G. Khan. | 2 | —do— |
| 56. | M/s M. Ahmad Trpt. Co., Sahiwal. | Sahiwal—Multan. | 2 | —do— |
| 57. | M/s Fazal Siddique Trpt. Co. | Mubarikpur—Ahmadpur. | 2 | —do— |
| 58. | M/s Rajha Trpt. Co., Multan. | Multan—Lyallpur. | 2 | —do— |
| 59. | M/s Tahir Rizwan Transport Co. Multan | Multan—Lahore via KWL. | 2 | —do— |
| 60. | M/s Miss Nasim Tufail Trpt. Co. | —do— | 1 | —do— |
| 61. | Abbasi Trpt. Co, Multan. | Multan—Lodhran via Shujabad. | 2 | —do— |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 62. | M/s Sial Bus Service, Multan. | Multan—Qasur. | 2 | —do |
| 63. | New Muzaffar Trpt. Co., Multan. | Multan—Lyallpur. | 2 | —do— |
| 64. | M/s Riasat Trpt. Co. Okara. | Okara—Mari Pattan. | 2 | —do— |
| 65. | M/s New Pak Shaheen Bus, MTN. | Multan—Sargodha. | 2 | —do— |
| 66. | Al-Haq Trpt. Co , Bahawalpur. | BWP. Head Sulemanki. | 2 | —do— |
| 67. | M/s Aziz Bus Service, R.Y. Khan. | R. Y. Khan—Chak No. 264/P. | 1 | —do— |
| 68. | M/s New Baluch Trpt. Co., Multan. | Multan—Okara. | 2 | —do— |
| 69. | M/s S.M. Naseer Trpt. Co., Lahore. | Burewala—Lahore. | 2 | —do— |
| 70. | M/s Ali Trpt. Co., Regd., Lyallpur. | Multan—Lyallpur. | 2 | —do— |
| 71. | M/s Malik Trpt. Co., Regd , Multan. | Multan—Sahiwal. | 2 | —do— |
| 72. | M/s Wahid Bus Service, Sahiwal. | Okara—Basirpur. | 2 | —do— |
| 73. | M/s Niazi Bus Service, Sahiwal. | Sahiwal—Mir Jafar Shah. | 2 | —do— |
| 74. | M/s New Kamand Trpt. Co., Sahiwal. | Sahiwal—Lyallpur. | 2 | —do— |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 75. | Rahi Trpt. Service, Okara. | Bahadurnagar—Pakpattan. | 2 | —do— |
| 76. | —do— | Multan—Qasur. | 2 | —do— |
| 77. | M/s Zahid Bus Service, Sahiwal. | Chak No. 166—Sahiwal. | 2 | —do— |
| 78. | M/s Tahir Rizwan Trpt. Co., MTN. | Multan—Lahore via KWL. | 1 | —do— |
| 79. | Riaz Trpt. Co., Okara. | Okara—Pakpattan. | 2 | —do— |
| 80. | M/s Saleem Trpt. Co., Multan. | Multan—Ghugh. | 2 | —do— |
| 81. | M/s Saleem Bus Service, Okara. | Okara—Chichawatni. | 2 | —do— |
| 82. | M/s Aziz Motor Regd., Multan. | Multan—Yazman. | 2 | —do— |
| 83. | M/s Zafar Trpt. Co., Bahawalpur. | BWP—Chishtian. | 2 | —do— |
| 84. | M/s Khalil Babar Trpt., Co., Bahawalpur. | BWP—R. Y. Khan via Uch. | 2 | —do— |
| 85. | M/s Zafar Iqbal Trpt. Co., Multan. | Multan—Mianchannu. | 2 | —do— |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 86. | M/s Haq Trpt. Co., Ltd., Lyallpur. | Multan—Lyallpur. | 1 | —do— |
| 87. | M/s Saleem Trpt. Co., Ltd., Multan. | MZG—Kot Addu via K. D. Qureshi. | 2 | —do— |
| 88. | M/s Lalazar Trpt. Co., Sahiwal. | Sahiwal—Noor Shah. | 2 | —do— |
| 89. | M/s Al-Haq Trpt. Co., Bahawalpur. | BWP—Head Sulemanki. | 2 | —do— |
| 90. | M/s Taj Akbar Trpt. Co. BWP. | Multan—Bahawalpur. | 2 | —do— |
| 91. | M/s Lucky Frienes Trpt. Co., Okara. | Multan—Leiah. | 1 | —do— |
| 92. | M/s Sheikh Trpt. Co., Multan. | Multan—Sahiwal. | 2 | —do— |

Statement



ANNEXURE B

Statement showing the names of Transport Companies to whom Permanent Permits were granted.

| Sr. No. | Name & address of the Grantee. | Name of the route on which permits granted. | No. of permits granted | Reasons for grant. |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
| 1 | M/s. Sardar Trpt. Co. Ltd Multan. | Multan-Lahore via Vehari. | 3 | in public interest. |
| 2 | —do— | Bahawalnagar-Lahore. | 2 | —do— |
| 3 | M/s. Saddar Bros. Regd. Khanewal. | Multan-Mian Channu. | 2 | —do— |
| 4 | M/s. Sagma Trpt. Co. Lahore. | Multan-Lahore via Kh/wal. | 1 | —do— |
| 5 | M/s. Amir Bus Service, Regd Alipur. | Multan-Kot Adu. | 2 | —do— |
| 6 | M/s. Al-Farooq Bus Service, Multan. | Multan-Kot Adu. | 2 | —do— |
| 7 | M/s. Joya Trpt. Co. Multan. | Multan-Leiah. | 2 | —do— |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 8 | M/s. Mirza Bus Service, Multan. | Multan-Ahmedpur. | 2 | —do— |
| 9 | M/s. New Muzaffar Trpt. Co. Multan. | Multan-Shujabad. | 2 | —do— |
| 10 | M/s. Sowan Roadways Ltd. Haroonabad. | Haroonabad-Lahore. | 2 | —do— |
| 11 | —do— | Arifwala-Haroonabad. | 2 | —do— |
| 12 | M/s. Amir Bus Service, Sahiwal. | Sahiwal-Lyallpur. | 2 | —do— |
| 13 | M/s. Faiz Transport Co. Multan. | Multan-Shujabad. | 2 | —do— |
| 14 | M/s. Zamindara Bus Service, Sahiwal. | Noor Shah chak No. 45/12-L. | 2 | —do— |
| 15 | M/s. Pak Punjab Regional Bus Service, Chishtian. | Multan-Lyallpur via Chichawatni. | 1 | —do— |
| 16 | M/s. Mohd Ahmed Trpt. Co. Sahiwal. | Multan-Sahiwal via Khanewal. | 2 | —do— |
| 17 | M/s. Nasim Tufail Tprt. Co. Lahore. | Multan-Lahore via Khanewal. | 1 | —do— |
| 18 | M/s. New Nila Bar Bus Service, Sahiwal. | Multan-Sahiwal via Khanewal. | 2 | —do— |
| 19 | M/s. Bodla Trpt. Co. Ltd. Sahiwal. | —do— | 2 | —do— |
| 20 | —do— | Sahiwal-Lyallpur. | 2 | —do— |
| 21 | M/s. Hasnat Bus Service, Hasilpur. | Multan-Sahiwal via Khanewal. | 2 | —do— |
| 22 | M/s. Riasat Trpt. Co. Okara. | Okara-Mari Pattan. | 2 | —do— |
| 23 | M/s. Raniha Trpt. Co. Multan. | Multan-Mianchannu. | 2 | —do— |
| 24 | M/s. Afzal Trpt. Co. Multan. | Multan-Jhang. | 2 | —do— |
| 25 | —do— | Multan-Mailsiphon. | 2 | —do— |
| 26 | M/s. Akbar Bus Service, Jaranwala. | Okara-Basirpur. | 2 | —do— |
| 27 | M/s. Sixth Sept. Trpt. Co. Sahiwal. | Sahiwal-Mianchannu. | 2 | —do— |
| 28 | M/s. New Ghausia Bus Service, Mtn. | Multan-Jhang. | 1 | —do— |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 29 | M/s. Gopang Trpt. Co. Regd. Alipur. | Multan-Jatoi. | 2 | —do— |
| 30 | M/s. Riaz & Rajput Bus Servivce, Mtn. | Multan-Basti Maluk. | 2 | —do— |
| 31 | M/s. Taj Trpt. Co. Multan. | Multan-Shujabad. | 2 | —do— |
| 32 | M/s. Bangla Ichha Trpt. Co. D.G. Khan. | Bangla Iccha-Sadiqabad. | 2 | —do— |
| 33 | M/s. Sanai Bros. Trpt. Co. Lahore. | Sahiwal-Haveli. | 2 | —do— |
| 34 | M/s. Tahir Rizwan Trpt. Co. Multan. | Multan-Lahore via Khanewal. | 1 | —do— |
| 35 | M/s. New Malik Moters Regd. Multan. | Multan-Mailsiphon. | 2 | —do— |
| 36 | M/s. New Haideria Trpt. Co. Multan. | Multan-Leiah. | 1 | —do— |
| 37 | M/s. Cheema Trpt. Co. Regd. Sahiwal. | Sahiwal-Nankana. | 2 | —do— |

END

# SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

---

*Thursday, the 6th June, 1968*

پنج شنبہ - ۹ ربیع الاول ۱۳۸۸ ھ

---

*The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.*

---

*Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ
اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ
لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ
مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ
وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا
رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا
ظٰلِمُوْنَ ۝ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(پ ۲۰- س ۲۸- ع ۹- آیات ۵۶ تا ۵۹)

اے پیغمبر تم جسکو محبوب رکھتے ہو اُسے ہدایت نہیں کر سکتے۔ بلکہ اللہ ہی جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہ ہدایت پانیوالوں کو خوب جانتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے اُچک لے جائیں۔ کیا ہم نے انکو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں اور یہ رزق ہمارے طرف سے ہے لیکن اُن میں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور ہم نے بہت سی بستیوں کو تباہ کر ڈالا جو اپنی فراخی معیشت میں اترا رہے تھے پس یہ انکے مکانات ہیں جو انکے بعد کبھی آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم اور انکے پیچھے ہم ہی انکے وارث ہوئے۔ اور تمہارا پروردگار بستیوں کو تباہ و برباد نہیں کیا کرتا جب تک انکے بڑے شہر میں رسول نہ بھیجے جو انکو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے۔ اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں۔ وما علینا الا البلاغ

## STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

**Mr. Speaker :** Now the Question Hour. Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani.

### CONSTRUCTION OF A BRIDGE OVER SANGHAR HILL TORRENT IN D. G. KHAN DISTRICT

***10391. Sardar Manzur Ahmed Khan Qaisrani :** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the total length of portions of the Indus highway from Karachi to Peshawar *via* Dera Ghazi Khan which are still unmetalled alongwith the location of the said portions ;

(*b*) the date by which the said unmetalled portions of the said highway are likely to be metalled ;

(*c*) whether it is a fact that the hill torrent Sanghar in Tehsil Taunsa Sharif is obstructing the construction of the said highway ;

(*d*) whether Government have conducted any survey in order to construct a bridge over the said hill torrent ; if so, result thereof and the time by which a bridge over the said torrent is likely to be constructed ?

**Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) :** (*a*) The total length of Indus Highway from Kotri to Peshawar is 794 miles. Unmetalled portions are as under :—

(*i*) 29 miles between Rojhan and Kashmor.

(*ii*) 1 mile of Sanghar stream near Taunsa Town.

(*iii*) 24 miles length between Tibbi Qaisrani and boundary to D. I. Khan District.

The total unmetalled portion is 54 miles.

(*b*) Schedule dates of completion of unmetalled portions subject to availability of funds, are as follows :—

(*i*) 29 miles portion between Rojhan and Kashmor is June, 1970.

(*ii*) Investigations and feasibility study for the construction of a bridge over Sanghar Nullah near Taunsa Town is in progress. The work of construction of bridge will be taken in hand after the investigation and feasibility study is carried out.

(*iii*) The rough cost estimate for the portion of road *i.e.*, between Tibbi Qaisrani and boundary to D. I. Khan District amounting to Rs. 49.75 lac, has been prepared and is under approval. The work will be taken in hand and completed by June, 1970 provided the required funds are made available.

(*c*) The erection of a bridge over Sanghar is a part of the Project.

(*d*) There is an allocation of Rs. 1,07,000 for carrying out feasibility study of bridge over this hill torrent. The bridge is likely to be constructed and completed during the 4th Plan period.

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ یہ سڑک تقریباً ۸۰۰ میل لمبی ہے اور اس کا ۵۴ میل کا ٹکڑا ہے جو ابھی پختہ ہونا باقی ہے ۔ کیا وزیر صاحب مجھے بتائیں گے کہ آیا یہ درست ہے یا نہیں کہ اس سڑک کی تکمیل سے کراچی سے پشاور تک کا یہ نزدیک ترین راستہ ہو جائے گا اور دفاعی نقطہ نگاہ سے یہ محفوظ ترین راستہ ہوگا ۔ اور چار پانچ پسماندہ اضلاع کی ترقی کا موجب بنے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ جہاں تک highway کا تعلق ہے فاصلہ کچھ کم ہو جائے گا ۔ لیکن زیادہ فرق نہیں پڑے گا ۔ جہاں تک اس روڈ کا تعلق ہے ہم نے تفصیل بتا دی ہے ۔ ہم اسے ترجیح دے رہے ہیں ۔ بیچ میں

جو کچا فاصلہ ہے اس کو جتنی جلدی ہو سکتا ہے پکا کر رہے ہیں ۔

---

*۱۰۴۱۸ - خان اجون خان جدون - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا تحصیل صوابی ، ضلع مردان میں موضع کوٹھہ میں امیر کنڈا سڑک کی عمودی ڈھلان کی تہ کی سطح کو اونچا کرنے کے لئے تخمینے تیار ہو چکے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ کام کی تخمینی لاگت کیا ہے ۔

(ج) آیا ۱۹۶۷-۶۸ء کے بجٹ میں متذکرہ کام کے لئے رقم مہیا کی گئی ہے ، اگر نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(د) کونسی تاریخ تک متذکرہ کام شروع کر دیا جائے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) : (الف) جی ہاں ۔

(پ) مبلغ ۲۸,۰۰۰ روپے -

(ج) جی نہیں -

(د) چونکہ یہ کام نہ تو سالانہ ترقیاتی پروگرام ۶۸-۱۹۶۷ء میں شامل ہے اور نہ ہی مالی سال رواں میں اس کام کے لئے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں ۔ اس لئے یہ کام شروع نہیں کیا جا سکتا ۔

---

*۱۰۴۱۹ ۔ خان اجون خان جدون ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع مردان میں لاہور ۔ آدینا سڑک گذشتہ کئی سالوں سے زیر تعمیر رہی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ کام کی نظر ثانی شدہ تخمینی لاگت کیا ہے متذکرہ کام کے لئے کس قدر رقم مہیا کی گئی اور اس میں سے کتنی رقم ۳۰-۶-۱۹۶۷ء تک صرف کی گئی متذکرہ سڑک کے کون کون سے حصوں کی تعمیر ہو چکی تھی اور ان پر اسفلت وغیرہ ڈالی جا چکی تھی -

(ج) ۶۸-۱۹۶۷ء کے دوران متذکرہ سڑک کی تعمیر کے لئے

کس قدر رقم مہیا کی گئی تھی -

(د) ۱۹۶۷-۶۸ء کے دوران متذکرہ سڑک کے کون کون سے حصوں کی تعمیر کی جائے گی اور ان پر تار کول ڈالی جائے گی -

(ہ) مکمل لاہور آدینا سڑک کس تاریخ تک مکمل کرنے اور اس پر تار کول ڈالنے کی تجویز ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) : (الف) جی ہاں - یہ کام ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء سے شروع ہے -

(ب) سکیم کی ترمیم نہیں کی گئی ہے - سکیم کا ابتدائی تخمینہ مبلغ ۱۵,۳۹,۰۰۰ روپے اور خرچ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک مبلغ ۹,۸۸,۶۴۶ روپے ہے - ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک اس کام کی تفصیل جو ہو چکا ہے حسب ذیل ہے - ۷ میل سڑک پر تار کول بچھایا گیا ہے - اس کے علاوہ مزید ۵۰ میل سڑک کے لئے تارکول اور پتھر جمع کیا گیا ہے - اور ان ۵ میلوں میں بڑے اور چھوٹے پلوں کی تعمیر کا کام ۵۰ فیصد مکمل کر لیا گیا ہے -

(ج) سال رواں میں اس کام کے لئے مبلغ ۳,۰۰,۰۰۰ روپے مہیا کئے گئے ہیں -

(د) موجودہ مالی سال میں مزید ۶ میلوں پر تار کول بچھانے

کی تجویز ہے ۔ اس طرح باقی صرف ۳ میل بنانے کا کام رہ جائے گا ۔ جو کہ آئندہ سال میں مکمل ہو جائیں گے ۔

(ہ) ۳۰ جون ۱۹۶۹ء ۔

---

*۱۰۴۴۰ - خان اجون خان جدون ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع مردان میں موضع زیدا سے گزرنے والی سڑک کے ٹکڑے کی سطح بلند کرنے اور سڑک کے متذکرہ ٹکڑے کے ساتھ باقاعدہ نظام نکاسی آب مہیا کرنے کے لئے تخمینے تیار ہو چکے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ کام کے لئے تخمینی لاگت کیا ہے ، آیا اس کے لئے مد اتفاقی مصارف سے رقم مہیا کر دی گئی ہے ۔ اگر نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سڑک کے متذکرہ ٹکڑے کی سطح بلند کرنے کے لئے ہنگامی تخمینہ تیار کر لیا گیا ہے چونکہ موسم برسات کے دوران یہ آمدورفت کے قابل نہیں رہتی،

اگر ایسا ہی ہو تو آیا اس کام کو اولیت دی گئی ہے اگر نہیں دی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) : (الف) جی ہاں -

(ب) اس کام کی تخمیناً لاگت مبلغ ۱,۳۵,۰۰۰ روپے ہے - اس کام کے لئے جناب چیف انجینئر ہائی ویز پشاور کو مبلغ ۱,۳۵,۰۰۰ روپے الاٹ کر دیئے گئے ہیں -

(ج) جی ہاں - کام کو مناسب ترجیح دی گئی ہے - کام شروع ہو چکا ہے اور توقع ہے کہ یہ کام مالی سال رواں میں مکمل ہو جائے گا -

---

## PAY SCALES OF BELDARS OF COMMUNICATIONS AND WORKS DEPARTMENT

***10421. Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the existing scales of pay of *Beldars* in Communications and Works Department in the areas of former Punjab, Sind, N.-W. F. P. and Baluchistan and the dates since when these scales are admissible ;

(*b*) in case the said scales are different ; reasons therefor ?

**Parliamentary Secretary (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon)** :

The scales of pay admissible to *Beldars* in various areas of West Pakistan since 1st January 1962 are given below :—

| | | |
|---|---|---|
| (*i*) Former Punjab and N.-W. F. P. Areas Lahore, Sargodha, Rawalpindi, Peshawar, Dera Ismail Khan Multan, Bahawalpur (Civil Divisions). | Rs. 40—60 | Minimum starting pay Rs. 50 per mensem with increment of Re. 1 per annum. Those who have completed 10 years' satisfactory service or more will start with Rs. 55 per mensem. |
| (*ii*) Former Sind Hyderabad and Thatta (Civil Districts). | Rs. 50—60 | Ditto. |
| (*iii*) Sukkur Khairpur, Dadu, Larkana, Nawabshah, Sanghar, Mirpurkhas (Civil Districts). | Rs 40—60 | Ditto. |
| (*iv*) Karachi (Civil Division) | Rs. 60—75 | Minimum starting pay Rs. 65 per mensem. Those who have completed 10 years' satisfactory service or more will start with Rs. 70 per mensem. Annual increment of Re. 1 will be allowed for both the grades. |
| (*v*) Former Baluchistan Kalat, Quetta, Zhob, Loralai, Kharan, Mehran, Chagai, Lasbela, Sibi and Fort Sandeman (Civil Districts), | Rs. 60—80 | Ditto. |

(*b*) These rates were prescribed by the Standing Rates Committee. The rates are, however, being revised.

---

## CONSTRUCTION OF ROAD OUT OF SUGARCANE CESS

*10422. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the amount released for construction of new roads and repair of existing roads out of the sugarcane cess during 1967-68 in former N.-W. F. P.;

(*b*) the details of roads on the construction and repair of which the said amount was expended ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) The Finance Department have released so far a sum of Rs. 16,00,000 for the construction of new roads and re-conditioning of existing roads in the former N.-W. F. P. out of the Sugarcane (Development) Cess Fund during the current financial year 1967-68. Finance Department have also approached for the release of a further sum of Rs. 8,00,000 for expenditure on the abovementioned roads during the current financial year.

(*b*) A list showing details of roads on which the proposed amount of Rs. 24,00,000 would be expended during 1967-68 is enclosed. The expenditure/liabilities incurred upto 31st March 1968 on the abovementioned works comes to Rs. 8,84,685.

LIST SHOWING CONSTRUCTION OF NEW ROADS/-RECONDITIONING OF EXISTING ROADS TO BE MET OUT FROM THE SUGARCANE DEVELOPMENT CESS FUND

| Serial No. | Name of work | District | Amount of A/A | Amount proposed to be spent during 1967-68 |
|---|---|---|---|---|
| | I.—NEW CONSTRUCTION | | | |
| | | | Rs. | Rs. |
| 1 | Construction of Chichar Katti Garhi Road from Katti Garhi to Salak. | Mardan | 3,80,400 | 2,50,000 |
| 2 | Constuction of Shermakhane Road from Gujar Garhi to Haider Khan Killi. | Do. | 3,04,360 | 2,50,000 |
| 3 | Construction of Pirabad Road from Mardan Katlang Road to Pirabad. | Do. | 6,08,600 | 2,50,000 |
| 4 | Construction of Lund Khawar Tazagram Road from Hathian Lund Khawar Road. | Do. | 6,08,600 | 2,50,000 |
| 5 | Construction of Sher Garhi Harichand Road. | Mardan | 9,12,900 | 3,00,000 |
| | II—RECONDITIONING OF EXISTING ROADS | | | |
| 6 | Reconditioning of N. C. C. Road mile 24 | Do. | 2,03,640 | 1,50,000 |
| 7 | Reconditioning of concrete Link Road | Do. | 4,56,000 | 2,50,000 |

| Serial No. | Name of work | District | Amount of A/A | Amount proposed to be spent during 1967-68 |
|---|---|---|---|---|
| 8 | Reconditioning of Umarzai Harichand Road Mile 1 to 6. | Do. | 3,00,000 | 1,50,000 |
| 9 | Reconditioning and widening of N. C. C. Road, Mile 18. Mardan Charsadda Road mile 1 | Do. | 3,61,800 | 2,00,000 |
| 10 | Reconditioning and widening of mile 22 and 23 N. C. C. Road | Do. | 3,61,800 | 2,00,000 |
| 11 | Reconditioning and widening of mile 16, 17 and 20, Mardan Charsadda Road. | Do. | 5,42,700 | 2,50,000 |
| | Total | | 50,40,740 | 24,00,000 |

---

CONSTRUCTION OF A BRIDGE ON RIVER KABUL

***12186. Syed Inayat Ali Shah :** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a boat bridge exists on the River Kabul in the vicinity of Nowshera, tehsil Nowshera, district Peshawar ;

(*b*) whether it is a fact that the above said boat bridge is not used for heavy traffic ;

(*c*) whether it is a fact that the above said boat bridge is dismantled during the summer season due to the excess of water in the River Kabul; if so, the period for which it generally remains dismantled ;

(*d*) whether it is a fact that the people of the area have to face great difficulties due to the closure of the above said boat bridge ;

(*e*) the total annual expenditure incurred on the above said boat bridge and on the staff stationed over there ;

(*f*) whether it is a fact that the abovesaid boat bridge was washed away a few years ago ; if so, amount expended on its reconstruction ;

(*g*) whether it is a fact that the above said boat bridge connects other areas of West Pakistan with Nowshera, Mardan, Dir, Swat and Chitral ;

(*h*) if answer to (*f*) above be in the affirmative, whether Government intend to construct a *pucca* bridge in place of the said boat bridge ; if not, reasons therefor ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Dismantling of the bridge during summer season depends upon the seasonal flood situation in the river. It remains closed to traffic till the water level subsides, in the river.

(*d*) Yes ; (To some extent)

(*e*) The total amount of expenditure incurred on boat bridge Nowshera and the staff stationed over there during 1967-68 is Rs. 75,918/- as under :—

| | | |
|---|---|---|
| 1. Cost of repair | ... | Rs. 39,936 |
| 2. Pay of work charge Estt : | ... | Rs. 35,982 |
| Total :— | | Rs. 75,918 |

(*f*) Yes. It was washed away during April, 1960, due to high flood in River Kabul. The cost of its reconstruction was Rs. 6,19,419/-

(*g*) Yes.

(*h*) Yes. There is a proposal for construction of a high level bridge at Nowshera. Preliminary investigations are in hand. Estimated Cost : Rs. 35.80 lacs. An amount of Rs. 8 lacs has been provided for this work in 3rd Plan.

---

## DASKA-GUJRANWALA ROAD

***12216. Dr. Sultan Ahmed Cheema :** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the portion of Daska-Gujranwala Road opposite village Othian is in deplorable condition and is decaying day by day for want of repairs ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, what steps Government intend to take to repair the said portion of the said road ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) No.

(*b*) Question does not arise.

---

*۱۲۲۲۸ - میجر محمد اسلم جان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر راولپنڈی حلقہ

تعمیرات پی۔ڈبلیو۔ڈی (عمارت اور سڑکیں) جو کہ اب سپرنٹنڈنگ انجینئر شاہرہ کا دفتر کہلاتا ہے کے دفتر کے لئے فرنیچر مارچ ۱۹۶۲ء سے لے کر جون ۱۹۶۶ء تک کی مدت کے لئے کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ۔

(اول) اس فرم یا فرموں کے نام کیا ہیں ۔ جن سے متذکرہ فرنیچر کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا ۔

(ج) آیا متذکرہ کرایہ کے کل واجبات ادا کر دئے گئے ہیں اگر ایسا نہیں کیا گیا ۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) : (الف) جی ہاں ۔

(ب) (۱) فرنیچر میسرز اکبر اینڈ سنز راولپنڈی سے کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا ۔

(۲) ۔ فرنیچر کے کرایہ کی رقم ۱۱,۸۰۶۰۰ روپے تھی ۔

(ج) فرم کو ابھی تک ۳,۸۶۵۰۰۷ روپے ادا کئے گئے ہیں فرم کو بقایا ۷,۹۴۱۰۰۱ روپے حکام مجاز کی منظوری ملنے پر ادا کر دئے جائیں گے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ کیا وزیر صاحب فرما سکیں گے کہ یہ آخری ادائیگی کس سال میں ہوئی تھی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ یہ ۱۹۶۵-۶۶ میں ہوئی ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ شائد آپ کو غلط اطلاع دی گئی ہے یہ ۳۰ جون ۱۹۶۴ء کو ہوئی تھی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میرے پاس جو اطلاع ہے اس کے مطابق آخری ادائیگی ۳۰ جون ۱۹۶۶ء کو ہوئی ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ آپ check کر لیں ۔ انہیں آخری ادائیگی ۲۹۴ روپے کی بذریعہ چیک ۳۰ جون ۱۹۶۴ء کو ہوئی ہے ۔ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے یہ کہا ہے کہ جب competent authority کی منظوری ہو جائیگی تو باقی ۷۹۴۱ روپے دئیے جائیں گے لیکن چار برس ہو گئے ہیں اور ابھی تک competent authority کی منظوری نہیں ہوئی ۔ کیا آپ خود دلچسپی لے کر دیکھیں گے کہ یہ ادائیگی جلد از جلد کر دی جائے تاکہ رشوت ستانی کا جو بازار گرم ہے وہ کم ہو سکے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ ہمارے نوٹس میں یہ بات اب آئی ہے ۔ یقیناً ہم دیکھیں گے کہ جو ادائیگی نہیں ہوئی وہ جتنی جلدی ہو سکے کر دی جائے دراصل اس قسم کی جو ادائیگیاں

ہوتی ہیں ان کا بڑا لمبا procedure ہوتا ہے ۔ انہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیجنا پڑتا ہے یہ case بھیجا ہوا ہے امید ہے جلد فیصلہ ہو جائے گا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فرنیچر جس کا کرایہ ۱۱۸۰۶ روپے بن گیا ہے یہ کرایہ پر کیوں لیا گیا ؟ اسے بنوایا کیوں نہیں گیا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جب یہ سرکل لیا کھلا تو ان کے پاس فرنیچر نہ تھا اتنے فنڈز بھی نہ تھے اس لئے کرایہ پر لیا گیا ۔ لیکن جیسے وقت گذرتا گیا ان کے پاس پیسے آتے گئے اور اب انہوں نے اپنا فرنیچر بنوا لیا ہے ۔

---

*۱۲۳۰۱ - راجہ غلام سرور خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جھیکا گلی ۔ بریڈل ۔ دیول اوسیہ سڑک پر تارکول ڈالنے کا جو کام ۴ ، ۵ سال قبل شروع کیا گیا تھا ۔ ابھی تک مکمل نہیں ہوا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس

کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے لئے اندازاً مزید کتنا عرصہ درکار ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) : (الف) جھیکا گلی بائی پاس تعمیر کرنے کا کام ۱۱ مئی ۱۹۶۶ء کو شروع ہوا ہے -

(ب) امید ہے کہ یہ کام ۳۰ جون ۱۹۷۰ء تک ختم ہو جائے گا -

راجہ غلام سرور خان - میں جناب وزیر کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے پسماندہ علاقہ کی جانب خاص توجہ فرمائی ہے - سوال کے حصہ (پ) کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ یہ کام ۱۹۷۰ء میں ختم ہو رہا ہے - کیا آپ موجودہ سڑک کی حالت پر اس سے پہلے غور فرمائیں گے ؟ کیونکہ برفباری اور بارش کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب ہے اور عوام کے لئے وبال جان بنی ہوئی ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - اصل پروگرام جو ہمارے محکمہ نے بنایا تھا اس کے مطابق جیسا کہ میں نے کہا ہے اس تاریخ تک امید ہے یہ سڑک مکمل ہو ہو جائیگی - جیسا کہ راجہ صاحب نے کہا ہے یہ سڑک بڑی اہم سڑک ہے اس لئے ہم کوشش کریں گے کہ جتنی جلدی ہو

سکا اسے ختم کرالیں گے - اگر ہماری مالی حالت بہتر ہو گئی اور محکمہ فنانس سے پیسے مل گئے تو ہم کوشش کریں گے کہ اس تاریخ سے بھی پہلے ختم ہو جائے -

---

*۱۲۳۰۴ - راجہ غلام سرور خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمالیں گے کہ :-

(الف) آیا تحصیل کہوٹہ میں ۶ میل لمبی پختہ سڑک کے ذریعہ میٹور کو براستہ ٹوھا خالصہ کہوٹہ کے ساتھ ملانے کی کوئی سکیم ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ سڑک کتنے عرصہ تک تعمیر کی جائے گی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) : (الف) ایسی کوئی سکیم نہیں ہے -

(ب) اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

راجہ غلام سرور خان - جناب والا - متعلقہ سڑک ۶ میل کچی ہے اور ۱۹۶۲ء سے اس اسمبلی میں اسکو پختہ کرنے کیلئے مطالبہ کیا جا رہا ہے - اس کے پختہ ہو جانے کے بعد تحصیل گوجر خان

کو راولپنڈی کے ساتھ رابطہ قائم کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ کیا حکومت اس چھوٹے سے ٹکڑے کو پختہ کرنے کے لئے غور کرے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جناب والا۔ اس معاملہ کے متعلق میں ابھی کوئی وعدہ نہیں کرتا۔ جتنے بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں ان کی تعمیر آج کل محکمہ بنیادی جمہوریت کے ادارے کر رہے ہیں اس لئے یہ ممکن نہیں ہو گا کہ میں تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے دوران اس سڑک کے لئے کوئی وعدہ کروں۔

---

*۲۳۰۳ ا - راجہ غلام سرور خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر ۵۴۲ے کے جواب کے حوالہ سے جو کہ مورخہ ۱۷-۶-۱۹۶۷ء کو ایوان کی میز پر رکھا گیا تھا۔ بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا ریوات کلر سڑک کی ابتک تکمیل ہو چکی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(ب) آیا متذکرہ سڑک کو کلر سے تقریباً ۸ یا ۹ میل کے فاصلہ پر ڈان گلی تک بڑھانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۶۷ء کے دوران موصوف نے موقعہ پر یہ وعدہ کیا تھا کہ متذکرہ سڑک کے مذکورہ حصے کو جلد ہی پختہ کر دیا جائیگا ۔

(د) جزو (ج) بالا کے پیش نظر آیا حکومت متذکرہ سڑک کے ۸-۹ میل کے ٹکڑے کو پختہ کرنے کی مصلحت پر غور کرنیکا ارادہ رکھتی ہے ۔ تاکہ متذکرہ علاقہ کے باشندوں کو آزاد کشمیر اور تحصیل و ڈسٹرکٹ دفاتر تک رسائی حاصل ہو جائے ۔ اگر ایسا ہی ہو تو کب ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) ۔ (الف) کام شروع ہے اور ۳۰ جون ۱۹۶۸ء تک ختم ہو جائے گا ۔

(ب) ریوات ۔ کلر سڑک کو کلر سے ڈاق گلی تک ملانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔

(ج) وزیر مواصلات نے اس مسئلہ پر غور کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔

(د) گورنمنٹ کی خواہش ہے ۔ کہ اس سڑک کو پکا کیا جائے مگر سرمائے کی کمی حائل ہے ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ حکومت نے انتہائی مہربانی

فرمائی ہے کہ ریوات کلر سڑک کو مکمل کیا جا رہا ہے۔ لیکن کلر سے آگے ڈان گلی تک آٹھ نو میل کچی سڑک ہے اس کو کب پختہ کیا جائے گا۔ اس کے ارد گرد ایک لاکھ کی آبادی ہے اور ان لوگوں کو ضلع یا تحصیل میں حاضری دینے کے لئے بے حد پریشانی ہوتی ہے۔ جب آپ اس علاقہ میں تشریف لائے تھے تو اس کے متعلق آپ کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی اور آپ نے آٹھ نو ہزار کے اجتماع میں اپنے خطبہ میں اس پر غور کرنے کا یقین دلایا تھا۔ کیا آپ اس پر غور فرمائیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو)۔ جناب والا۔ اس سال کا بجٹ آپ کے سامنے پیش ہونے والا ہے۔ اس میں ممکن نہیں ہو گا کہ ہم اس کو اپنے پروگرام میں شامل کر سکیں لیکن اتنا ضرور ہوگا کہ آئندہ سال اگر ممکن ہوا تو ہم اس پروگرام کو اٹھائیں گے تا کہ ۱۹۶۹-۷۰ء کا بجٹ جب اے۔ڈی۔پی میں پیش ہو تو یہ اس میں شامل ہو جائے۔

---

*۱۲۳۰۴۔ راجہ غلام سرور خان۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات میرے نشان زدہ سوال نمبر ۵۴۳ے کے جواب جو مورخہ ۱۷-۶-۱۹۶۷ء کو دیا گیا تھا، کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا لہتراڑ کوٹلی اور کوٹلی۔ بن سڑکوں کی پختگی کے لئے رقوم محکمہ شاہرات کو مہیا کی گئی ہیں اور پختگی کا

کام شروع ہوگیا ہے ۔ اگر ایسا ہی ہو تو ابتک جو کام ہو چکا ہے اس کی تفاصیل کیا ہیں اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) ۔ جی ہاں ۔ لہتراڑ کوٹلی اور کوٹلی ۔ بن سڑکوں کو پکا کرنے کیلئے سال ۱۹۶۷-۶۸ء میں پانچ لاکھ روپے ملے ہیں ۔

پہلے تین میلوں میں پلیوں کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور ختم ہونے والی ہے مٹی ڈالنے کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے ۔ اگلے دو میلوں کا کام مختلف ٹھیکیداروں کو دیا گیا ہے اور یہ کام بھی شروع ہو چکا ہے ۔ میٹل کرنے کا کام ابھی شروع نہیں ہوا ۔

راجہ غلام سرور خان ۔ جناب والا ۔ آپ کے جواب سے مجھے پورا اتفاق ہے ۔ میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ لہتراڑ کوٹلی کے درمیان کام کب شروع ہوگا اور یہ تمام سڑک کتنے عرصہ میں مکمل ہو جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ جناب والا ۔ ہمارا جو phased پروگرام ہے اس کے مطابق یہ جون ۱۹۷۰ء میں مکمل ہو گا ۔

*۱۲۳۰۵ - راجه غلام سرور خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات میرے نشان زدہ سوال نمبر ۷۵۴۴ کے جواب جو مورخہ ۱۷-۶-۱۹۶۷ء کو ایوان میں دیا گیا تھا کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا محکمہ شاہرات کو ٹوپہ - بن سڑک کی پختگی کے لئے رقوم مہیا کی گئی ہیں - اگر ایسا ہی ہو تو آیا مذکورہ سڑک پر کام شروع ہو چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) - (الف) جی ہاں - پانچ لاکھ روپے -

(ب) جی ہاں - کام شروع ہو گیا ہے -

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا -

---

*۱۲۳۲۳ - مسٹر محمد عمر قریشی - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) زرعی کالج ٹنڈو جام کی عمارت کونسے سال میں تعمیر کی گئی تھی - نیز اسکی تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی تھی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ عمارت کی ناقص تعمیر

کی وجہ سے مذکورہ عمارت میں مختلف شگاف پڑ گئے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عمارت کی ناقص تعمیر کے لئے کونسے اشخاص ذمہدار ہیں اور آیا حکومت انکے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) ۔ (الف) زرعی کالج ٹنڈو جام کی اصل عمارت کی تعمیر ۵۴-۱۹۵۳ء سے ۵۷-۱۹۵۶ء میں ہوئی تھی ۔ جملہ رقم جو تعمیر پر صرف ہوئی ہے ۔ وہ مبلغ ۹۳۶۰۰۰ ، ۳۲ ، ۱۳ روپے ہے ۔

(ب) کچھ شگاف ظاہر ہوئے ہیں ۔ جو کہ ناقص تعمیر کی وجہ سے نہیں ہیں ۔

(ج) مندرجہ بالا (ب) کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ اس میں شگاف ہیں ۔ کیا یہ شگاف ناقص تعمیر کی وجہ سے آئے ہیں یا کسی اور وجہ سے ہوئے ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ جناب والا ۔ شگاف بارش کی وجہ سے بھی ہوجاتے ہیں ۔ اور کوئی بڑے شگاف نہیں ہیں کہ جن کی وجہ سے کوئی خاص اندیشہ ہو ۔

---

## CONSTRUCTION OF NATIONAL HIGHWAY BETWEEN KARACHI AND HYDERABAD

***12326. Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the date on which the work on the construction of National Highway between Karachi and Hyderabad was started alongwith the total estimated expenditure thereof, the amount actually spent in this behalf so far and the present stage of the said work ;

(*b*) the name of the firm to whom the contract for the said work has been given alongwith the terms and conditions governing this contract ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) The work of construction of National Highway between Karachi and Hyderabad was started during April, 1967. The total estimated expenditure of the work is Rs. 10.266 crore. Actual expenditure so far incurred is Rs. 31,503,788.

The up-to-date progress is as below :—

Service road upto 40 miles completed. Drainage culverts upto mile 30 completed.

Drainage culverts between mile 31 and 32 are in progress.

Earth formation upto mile 14 completed.

Earth formation between mile 15 and 25 is in progress.

Box culverts upto mile 24 completed.

Sub-base upto mile 3 completed.

Aggregate base course upto mile 2.5 completed.

BRIDGES.

| | |
|---|---|
| Bridge No. 1 | ... 35 per cent completed. |
| Bridge No. 2 | ... 25 ,, ,, |
| Bridge No. 3 | ... 5 ,, ,, |
| Bridge No. 4 | ... 37 ,, ,, |
| Bridge No. 5 | ... 3 ,, ,, |
| Bridge No. 6 | ... Initial stage. |

(*b*) The name of the firm to whom the work has been entrusted is—

M/s Gogefar Astalde (Italian Firm).

The contract is for items-rates and penalty is Rs. 10,000 per day and the work is scheduled to be completed by 19th September 1969.

---

*۱۲۳۳۸ - مسٹر عبدالقیوم قریشی - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ : -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۵ یا ۶ سال قبل حاصل پور سے لیکر چونانوالہ تک پختہ سڑک کی تعمیر کے لئے منظوری دی گئی تھی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حاصل پور کی گنجان آباد کالونی ملحقہ چولستان علاقہ مذکورہ بالا سڑک پر واقع ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سڑک گزشتہ تین سال سے زیر تعمیر ہے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ابھی تک اس سڑک کا بمشکل دو سے تین میل کا ٹکڑا تعمیر ہوا ہے -

(ہ) اگر اجزا (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کام کی سست رفتاری کی وجوہ کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) - (الف) حکومت سے حاصل پور - چوناں والا سڑک کی تعمیر کی سکیم مورخہ ۲۴-۹-۶۴ کو منظور ہوئی -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) یہ درست ہے کہ اب تک صرف ۳ میل مکمل ہو سکی ہے اور ۳ میل کے آگے زمین حاصل نہ ہونے کی وجہ سے کام نہیں ہو رہا کیونکہ وہاں کی عوام اعتراض کر رہی ہے کہ سڑک ان کی زمین سے نہ گزاری جاوے -

(ہ) کام کی سست رفتاری کی وجوہات یہ ہیں کہ اولاً ٹھیکیدار اور گورنمنٹ کے مابین مقدمہ بازی اور دوسری وجہ سڑک کی درست

خط بندی کے لئے لوگوں کا اپنی زمینوں میں سے سڑک کو گزارنے کے لئے تعاون نہ کرنا ۔

مسٹر عبدالقیوم قریشی ۔ جناب والا ۔ سوال کے حصہ (الف) کے جواب میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ۲۴-۹-۶۴ء کو سکیم منظور ہوئی ۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ تین میل کا ٹکڑا کس تاریخ کو مکمل ہوا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ غالباً شروع میں ہوا تھا ۔ میں اسکے متعلق صحیح عرض نہیں کر سکتا میں نے کیس تفصیل میں جا کر دیکھا ہے ۔ ٹھیکیدار اور گورنمنٹ کے مابین کچھ مقدمہ بازی ہو گئی تھی اس کی وجہ سے معاملہ کچھ التواء میں پڑا رہا ۔ میں سمجھتا ہوں شروع میں تین میل سڑک بنی ہے اس کے بعد ٹھیکیدار اور گورنمنٹ کے مابین تنازعہ ہوگیا جس کی وجہ سے دیر ہو گئی ۔ اس کے بارے میں میں صحیح عرض نہیں کر سکتا یہ میرا خیال ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم قریشی ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب نے سوال کے حصہ (د) کے جواب میں فرمایا ہے کہ وہاں کے عوام اعتراض کر رہے ہیں کہ سڑک ان کی زمین سے نہ گزاری جائے ۔ کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں اس سے پیشتر حاصل پور سے تین میل کی جو سڑک بنی تھی وہ جس مالک کی زمین سے بنی تھی اس نے کوئی لیت و لعل کی تھی ؟ اور یہ سڑک جو آگے جا رہی ہے

آیا یہ اسی کی زمین سے جا رہی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - پہلے جو تین میل سڑک بنی تھی اس میں کوئی جھگڑا نہ تھا تبھی تو وہ بن گئی - آگے جو alignment ہم نے منظور کی ہے وہ جن زمینداروں کی زمین سے گئی ہے انہوں نے اتفاق نہیں کیا - اس alignment کے سلسلہ میں یہ لازمی ہے کہ اگر مقامی زمیندار اس سے اتفاق نہ کریں - تو کچھ formalities پوری کرنی پڑتی ہیں - زمین acquire کرنی پڑتی ہے - زمین کا قبضہ لیا جاتا ہے - اس کے بعد سڑک تعمیر ہو سکتی ہے -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کام شروع کرنے سے پیشتر زمین acquire کیوں نہیں کی گئی تھی ؟ تین میل سڑک کی تعمیر پر جو خرچہ آیا ہے جب تک آپ اسکو مکمل کریں گے وہ ضائع ہو جائیگا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - ممکن ہے - شروع میں آپ نے صحیح کہا ہے - کہ کام شروع کرنے سے پہلے سب formalities پوری کرنی ضروری تھیں - لیکن اس سڑک کی اہمیت کے پیش نظر اسے شروع کر دیا گیا اور دوسرے شائد مقامی لوگوں سے کوئی assurance ملی ہو کہ قریشی صاحب جیسے بزرگ لوگ درمیان میں آ جائینگے اور مقامی زمیندار مان جائیں گے اور یہ سڑک آگے چلی جائے گی -

مسٹر عبدالقیوم قریشی - میں وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کروں گا شاید ان کو حقیقت حال کا پتہ نہیں میں وہاں کا رہنے والا ہوں - آپ کے کہنے کے مطابق میں نے ڈپٹی چیف انجنیئر سے ٹیلیفون پر بات کی - بات در اصل یہ ہے کہ وہاں جرنیلی سڑک جا رہی ہے اس پر دونوں طرف بڑے بڑے شیشم کے درخت لگے ہوئے ہیں - صرف تین ایکڑ کا فاصلہ - سڑک گھوم کر پھر اسی مقام پر چلی جاتی ہے - اسطرح لوگوں کو پیسے دینے پڑینگے - ان کی فصلیں بھی خراب کرنی پڑیں گی - جس طرح جرنیلی سڑک جا رہی ہے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں - جیسا کہ ملتان - ساہیوال اور میاں چنوں کے درمیان آپ نے دیکھا ہوگا وہاں ایسی کئی سڑکیں ہوں گی - یہاں صرف بہانہ ہے اور کوئی چیز نہیں ہے - یہ سڑک عوام کیلئے ہے - ایک سیدھا راستہ چولستان سے گزرا ہے - یہ عوام کے مطالبہ پر سڑک بن رہی ہے - ۴۰ سال سے کوئی سڑک چولستانی علاقہ نہیں ہے اور اس کے متعلق میں تو بارہا عرض کر چکا ہوں -

وزیر مواصلات و تعمیرات - جیسا کہ قریشی صاحب نے کہا ہے وہ خود اس معاملہ سے تعلق رکھتے ہیں - چیف انجنیئر آیا ہوا ہے اجلاس اسمبلی کے دوران میں ان کو بلا لوں گا اور قریشی صاحب بھی ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور یہ ہمیں اس معاملہ کو sort out کر دیں - وہ ہمیں قائل کریں یا ہم ان کو قائل کریں گے - (قہقہہ) -

---

BUILDINGS OF MAYO HOSPITAL, LAHORE

*12346. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the amount spent on the repairs of the buildings of Mayo Hospital, Lahore during the last 5 years ;

(*b*) whether it is a fact that due to lack of proper repairs, the condition of the buildings of Mayo Hospital, Lahore has deteriorated to such an extent that Rs. 1·5 crore is needed for its extensive repairs ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the name of the Officer responsible for this negligence and the action proposed to be taken in this regard ;

(*d*) whether it is a fact that the extensive repair work of the said buildings has now commenced ; if so, when the work was commenced and the amount that has been spent on it so far ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : The yearwise expenditure incurred on the maintenance of the Mayo Hospital is as under :—

| | | | Rs. |
|---|---|---|---|
| 1962-63 | ... | ... | 1,24,043 |
| 1963-64 | ... | ... | 1,13,247 |
| 1964-65 | ... | ... | 1,17,345 |
| 1965-66 | ... | ... | 43,360 |
| 1966-67 | ... | ... | 1,27,458 |

(*b*) No. The condition of the Mayo Hospital buildings has deteriorated because they have undergone heavy wear and tear due to extensive use and have also become very old and passed their useful life.

(*c*) Does not arise in view of (*b*) above.

(*d*) Yes. Some improvements/renovations viz., provision of additional fans, tube lights, conversion of roofs, etc., are being carried out. The work was first taken in hand during July, 1967. The expenditure so far incurred on these works is Rs. 1·61 lac.

---

*۱۲۳۵۸ - سید یوسف علی شاہ ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پشاور میں سیٹلائٹ ٹاؤن کے قیام کی کوئی سکیم حکومت کے پیش نظر ہے اگر ایسا ہو تو اس مقصد کیلئے کتنی رقم مختص کیگئی ہے نیز متذکرہ سکیم کب تک مکمل ہو جائیگی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) ۔ جی ہاں ۔ فی‌الحال پشاور ہاؤسنگ سکیم کے لئے مبلغ چودہ لاکھ روپے کی رقم تیسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ کے دوران مخصوص کی گئی ہے فارم پی ۔ سی ۔ آئی پر فی‌الوقت سکیم تیار کی جا رہی ہے اور توقع ہے کہ اس پر آئندہ مالی سال (۱۹۶۸-۶۹ء) کے دوران عملدرآمد شروع ہو جائے گا ۔

سید یوسف علی شاہ ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے یہ جواب کئی سالوں سے ہم اس ہاؤس میں سن رہے ہیں ۔ میں وزیر مواصلات و تعمیرات سے درخواست کروں گا کہ وہ اس مسئلہ کی طرف ذاتی توجہ فرمائیں ۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ پشاور ہی ایک بدقسمت شہر ہے جہاں آج تک حکومت کی طرف سے ذیلی بستی بنانے کی کسی تجویز پر غور نہیں کیا گیا ۔ کیا وزیر صاحب

اس سلسلہ میں یقین دھانی کرائیں گے کہ وہ اس طرف ذاتی توجہ فرمائیں گے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جناب والا - شاہ صاحب کو اس بات کا علم ہے کہ ہم نے آپس میں اکثر اس منصوبے کے متعلق بات چیت کی ہے اور میں خود بھی پشاور گیا تھا - جہاں مقامی انتظامیہ سے میں نے اس سلسلے میں بات چیت کی تھی - دراصل اس میں تاخیر جگہ کے انتخاب کی وجہ سے ہوئی ہے - اب انہوں نے جگہ منتخب کرکے منظور کر لی ہے اور محکمہ منصوبہ بندی نے کہا ہے کہ اگلے سال وہ ہمیں اس کے لئے چار لاکھ روپیہ دیں گے - تو آپ اس سے اندازہ فرما سکتے ہیں کہ ہم خود بھی اس بارے میں کوشش کر رہے ہیں کہ جس قدر جلد ہو سکے ہم اس پر عمل کریں -

بیگم ممتاز صفدر - جناب والا - پچھلے سال بھی جناب وزیر موصوف سے ہم نے عرض کیا تھا اور انہوں نے یہی فرمایا تھا کہ اس پر غور کیا جائیگا تو آخر اس غور کے لئے کوئی مدت مقرر ہونی چاہیئے کہ کب تک اس پر غور ہوتا رہیگا -

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا - ان کا کہنا بجا ہے کہ یہ منصوبہ کافی عرصہ سے زیر غور چلا آ رہا ہے - لیکن میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ نئی اضافی بستیوں کی تعمیر کے لئے جگہ کا انتخاب ایک مشکل کام ہوتا ہے اور بالخصوص پشاور ایک ایسا شہر ہے کہ جس کے قرب و جوار میں زمین کافی مہنگی ہے تو اگر ہم

وہاں پر زمین لے کر پلاٹ بنا دیتے تو اس پر ہمارا کافی خرچ آنا تھا۔ اور ہمیں یہ توقع نہیں تھی کہ وہاں کے لوگ اتنے مہنگے پلاٹ ہم سے خریدیں گے ۔ لیکن ہم نے پچھلی مرتبہ وہاں کے مقامی رہنماؤں اور مقامی انتظامیہ کی ایک میٹنگ بلائی تھی جس میں ہمارے شاہ صاحب بھی موجود تھے وہاں پر یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ وہاں کے مقامی لوگ ہم سے یہ پلاٹ ضرور خریدیں گے - تو اس process میں دیر لگتی ہی ہے لیکن اب ہو سکتا ہے کہ آئندہ اس میں اتنی تاخیر نہ ہو ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے ارشاد فرمایا ہے کہ اب جگہ کا انتخاب ہو چکا ہے اور اس کو منظور بھی کر لیا گیا ہے اور اب صرف کام شروع کرنا باقی ہے تو پھر انہوں نے محکمہ منصوبہ بندی سے اگلے سال کے لئے صرف چار لاکھ روپیہ ہی کیوں مانگا ہے ؟ آپ کو اس منصوبہ پر کل لاگت کا نصف حصہ مانگنا چاہئے تھا ورنہ تو یہ چوتھے منصوبے تک carry over ہو جائے گا ۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ جناب والا ۔ محکمہ منصوبہ بندی پروگرام کو phase out کرتا ہے کہ وہ کسی منصوبے کے لئے کسی سال میں کتنا روپیہ دے سکتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے وسائل کے مطابق ہی adjustments کرلی ہوتی ہیں ۔ ہم نے تو ان سے چار لاکھ روپیہ نہیں مانگا تھا ۔ بلکہ ہم نے ان سے زیادہ سے زیادہ رقم مختص کرنے کے لئے کہا تھا ۔ لیکن انہوں نے ہمیں صرف چار لاکھ روپیہ اگلے سال کے لئے دیا ہے تاکہ یہ سکیم شروع ہو سکے ۔ لیکن آپ بے فکر رہیں اگر کام

کے دوران ہمیں مزید رقم کی ضرورت ہوئی تو ہم محکمہ منصوبہ بندی سے کہیں گے کہ وہ ہمیں مزید رقم دیں ۔ فی الحال تو کام شروع کرنے کے لئے ہمیں روپے کی ضرورت ہے ۔ اس کے بعد کام کی تکمیل اور اسکی رفتار پر انحصار ہوگا کہ مزید رقم کا مطالبہ کیا جائے ۔

---

*۱۲۴۲۵ - ملک میر حضر خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت کراچی میں دھوبی گھاٹ ، منگو پیر روڈ , میوا شاہ ، اور شیر شاہ کے موڑوں پر پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہی ہو تو اس کی تفصیلات کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) ۔ مذکورہ موڑوں پر سارے پل کراچی میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع ہیں ۔ انہوں نے مطلع کیا کہ کراچی میں دھوبی گھاٹ ۔ منگو پیر روڈ ۔ میوہ شاہ اور شیر شاہ کے موڑوں پر پلوں کی تعمیر کا کوئی پروگرام ان کے زیر غور نہیں ۔

خان اجون خان جدون - اگر اس پل کی تعمیر کے لئے کراچی میونسپل ، کارپوریشن کے پاس فنڈز نہیں ہیں تو کیا عوام کو سہولت پہنچانے کی غرض سے محکمہ تعمیرات پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ وہ اس پل کی تعمیر کرے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات - جناب والا - اگر تو سڑک ہماری تحویل میں ہو تب تو یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس پر پل وغیرہ تعمیر کریں لیکن اگر کوئی سڑک میونسپل کارپوریشن یا مقامی Authorities کے زیر تحویل ہو تو پھر یہ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس پر پل ضرورت کے مطابق تعمیر کریں یا اس کی حالت سدھاریں -

---

*۲۴۷۴ ۔ مسٹر عبدالقیوم قریشی - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قریباً تین سال پیشتر حاصل پور فورٹ عباس روڈ پر تار کول ڈالنے کا کام حاصل پور سے شروع کیا گیا تھا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تین سال کی مدت کے دوران اب تک صرف دو میل کے ٹکڑے کو پختہ کیا گیا ہے -

(ج) اگر اجزاء (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو -

(اول) متذکرہ سڑک کیلئے کتنی رقم منظور کی گئی ہے -

(دوئم) مختص شدہ رقم میں کتنی رقم صرف کی گئی ہے -

(سوئم) رواں سال کے دوران متذکرہ سڑک کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے - اور

(چہارم) کتنے عرصہ تک اس سڑک پر تار کول ڈالنے کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) (اول) صرف ۱۸،۱۱،۰۰۰ روپے -

(دوم) مورخہ ۳۰-۶-۱۹۶۷ء تک کا خرچ مبلغ ۳،۲۷،۰۸۰ روپے ہیں -

(سوم) صرف ۳،۰۰،۰۰۰ روپے -

(چہارم) حاصل پور فورٹ عباس سڑک کا حصہ حاصل پور چوناں والا کو پختہ بنانے کا کام جون ۱۹۷۰ء میں مکمل ہو جائیگا بشرطیکہ فنڈز فراہم کر دیئے گئے -

مسٹر حمزہ - کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ سڑک جسکی لمبائی تقریباً اٹھارہ میل ہے اس کو مکمل کرنے پر اگر چھ سال لگیں گے اور اس پر بھی آپ نے یہ شرط لگا دی ہے کہ اگر آپ کو اس

کے لئے رقومات مہیا ہوئیں تو اسے مکمل کریں گے - تو کیا آپ کام کی اس رفتار سے مطمئن ہیں اور کیا اس رفتار سے جو سڑک بنتی ہے وہ بننے کے ساتھ ساتھ ضائع نہیں ہوتی رہتی -

وزیر تعمیرات و مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جناب والا - ہر پراجیکٹ کا اپنا اپنا phased programme ہوتا ہے اور جہاں تک اس پراجیکٹ کا تعلق ہے ممکن ہے اس پر کام شروع کرنے میں کچھ دقتیں پیش آئی ہوں لیکن اب ہم نے اس کے لئے چار لاکھ روپیہ مختص کیا ہے اور جس رفتار سے کام ہو رہا ہے مجھے اس سے تسلی ہے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ سڑک اٹھارہ لاکھ روپے کے تخمینے سے تیار ہونی تھی اور اب تین سال تک اس پر آٹھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے کیا حکومت کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جس سڑک کے حصے کو تعمیر کرنا شروع کریں تو وہ اسے اپنی تمام تر توجہ کا مرکز بنائیں تاکہ سال دو سال میں وہ سڑک تیار ہو جایا کرے - بجائے اس کے کہ دو چار جگہوں سے کسی سڑک کی تعمیر شروع کی جائے اور اس کے بنانے میں اس طرح کی تاخیر ہو -

**Mr. Speaker :** This is a suggestion for action.

*۱۲۴۸۹ - ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سیالکوٹ اور مراله کے درمیان سڑک کو پختہ کب کیا گیا تھا اور اس پر کتنی رقم صرف ہوئی تھی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ سڑک خستہ حالت میں ہے اور اس کی مرمت فوری طور پر درکار ہے اگر ایسا ہی ہو تو متذکرہ سڑک کی مرمت کا کام کب شروع کیا جائے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) - (الف) سڑک ستمبر ۱۹۶۷ء میں بنائی گئی تھی اور اپریل ۱۹۶۸ء تک ۳۷،۲۷،۰۰۸ روپے لاگت آئی -

(ب) جی نہیں - سڑک کی حالت تسلی بخش ہے -

---

RIVAZ GARDEN HOUSING SCHEME

***12496. Mr. Hamza :** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some plots were earmarked by Government in Rivaz Garden Housing Scheme of Lahore for allotment to Government Servants ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the names and designations of the officials who have been allotted the said plots alongwith the area allotted in each case ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Yes.

(*b*) A list showing the names, designations of the official alongwith Plot Numbers and the area is enclosed.*

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ افراد جنکو آپ نے دس فیصد discretionary quota میں سے پلاٹ دیئے ہیں ۔ آپ نے ان کو یہ پلاٹ الاٹ کرتے وقت کونسا معیار مقرر کیا ہے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) ۔ یہ تو discretionary quota ہے اور اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہے جو کہ ہر case کی جانچ پڑتال کرتی ہے اور وہ یہ دیکھتی ہے کہ وہ آدمی دیانتدار ۔ محنتی اور اچھے کردار کا مالک ہو اور یہ کہ مغربی پاکستان میں دیگر کسی جگہ بھی اس کے پاس کوئی پلاٹ نہ ہو ۔ یہ تو متعین فارمولا ہے ۔

Allotment of plots is totally a discretionary matter which rests with the Committee and while giving plots they take into consideration :—

1. the Character Roll of the Officer.

2. that he does not possess any plot in West Pakistan.

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں آپ سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ جس

*Please see Appendix I at the end.

کمیٹی کا آپ نے ذکر کیا ہے کیا آپ نے اس کو کوئی واضح ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ کس معیار پر پلاٹ الاٹ کریں ؟

**Minister for Communications and Works** : This is the laid down principle which is always before the Committee. Whenever they make any allotment, naturally, they have got it in mind.

حاجی سردار عطا محمد - کیا وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس مغربی پاکستان میں کسی جگہ بھی پلاٹ نہ ہو اس کو یہ پلاٹ دیئے جاتے ہیں ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات - جناب والا - دراصل یہ پلاٹ اس شخص کو مل سکتا ہے کہ جس کے پاس اپنا یا اس کے کسی dependent کے پاس لاہور میں کوئی پلاٹ موجود نہ ہو -

مسٹر حمزہ - جناب وزیر تعمیرات و مواصلات نے پیچھے کی جانب بہت بڑی چھلانگ لگائی ہے پہلے انہوں نے فرمایا کہ مغربی پاکستان میں اس کے پاس کوئی پلاٹ نہ ہو - اب فرماتے ہیں - محض لاہور میں نہ ہو - کیا یہ مناسب نہیں کہ محض ایسے اہل کار کو پلاٹ دیا جائے - جس کی مالی حالت بہتر نہ ہو - اگر ایک آدمی کے پاس لائل پور ، سکھر - حیدر آباد ، کراچی اور راولپنڈی میں پلاٹ موجود ہو - اس کے مقابلے میں کیا اس شخص کا حق نہیں ہے - جس کے پاس سارے مغربی پاکستان میں پلاٹ نہ ہو -

وزیر مواصلات و تعمیرات - بہر حال یہ آپ کی suggestion

ہے ۔ جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے ۔ وہ میں نے عرض کر دی ہے ۔ کہ جس شخص کے پاس لاہور میں پلاٹ ہے ۔ وہ حق دار نہیں ہے ۔ اگر اس کے پاس لاہور شہر میں پلاٹ نہیں ہے ۔ تو اس کو اس پالیسی کے تحت پلاٹ مل سکتا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ کیا وہ پلاٹ قرعہ اندازی سے دیئے گئے ہیں ؟

وزیر محنت ۔ حاجی صاحب قرعہ اندازی کا کوٹہ علیحدہ ہے ۔

---

## EXECUTION OF SANITARY WORKS IN POLICE STATION SHAKARGARH

*12499. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a contract valuing about Rs. 40,000 for the execution of sanitary works in Police Station Shakargarh, District Sialkot was given to Messrs. Chand Traders during the year 1964 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the date on which the said sanitary works were completed ;

(*c*) whether the said contractor has been paid the amount of contract ; if so, when ; if not, reasons therefor ?

**Parliamentary Secretary** (Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon) : (*a*) Yes.

(*b*) These works were not completed by the contractor. Some portions of the works executed by him were below specifications.

(*c*) Following payments have been made to the contractor for the said works which were up to the standard specifications :—

| | | *Rs.* | | *Date* |
|---|---|---|---|---|
| (*i*) 1st running bill | ... | 2,726 | ... | 30-6-64 |
| (*ii*) 2nd running bill | ... | 9,525 | ... | 17-9-64 |
| (*iii*) 3rd running bill | ... | 5,733 | ... | 10-4-65 |
| (*iv*) 4th running bill | ... | 1,243 | ... | 12-4-66 |
| Total | ... | 19,227 | | |

Mr. Speaker : Any supplementary.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - انہوں نے تسلیم کیا ہے - کہ ٹھیکہ چالیس ہزار روپے کا تھا - اور اس میں سے تا حال ۱۹۲۲۷ روپے ادا کئے گئے ہیں کیا میں آپ سے یہ دریافت کر سکتا ہوں - جبکہ کام ۱۹۶۴ء میں مکمل کیا گیا - اور آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس میں معیار کے مطابق تعمیر نہیں کی - تو اتنے سالوں میں آپ نے حتمی فیصلہ کیوں نہیں کیا ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات (مسٹر محمد خان جونیجو) - جناب فیصلہ تو ہم نے کیا تھا - کیونکہ جب اس نے کام specification کے تحت

نہیں کیا ۔ تو پھر اس کے باقی کام کو cancel کرنا پڑا یہ تو فیصلہ ہو چکا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں ۔ کہ آپ نے آخری احکامات کیا جاری کئے ۔ کیا جو بقایا رقم ہے ۔ آپ اس کو ادا کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں یا آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ وہ دوبارہ اس عمارت کو معیار کے مطابق بنائے تو پھر اس کو ادائیگی کی جائیگی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس آدمی کے کام کا تعلق ہے ۔ اس کو اس کے پیسے دیئے گئے ہیں ۔ باقی جو original سکیم کا کام تھا ۔ وہ ہم نے دوسرے ٹھیکیدار کو دے کر کروا لیا ہے ۔ اس کا مقصد یہ کہ وہ چالیس ہزار روپے کی سکیم تھی ۔ جہاں تک چالیس ہزار روپے کا تعلق ہے وہ تو خرچ ہوئے ہیں ۔ اور پوری عمارت کی جو مرمت ہم نے کرنی تھی وہ کر دی ہے ۔ لیکن اس کے ٹھیکے دار سے ہم نے اُنیس ہزار روپے کا کام کروایا اور payment بھی کر دی ہے ۔

---

*۱۲۵۰۸ ۔ صاحبزادہ نور حسن ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ : ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ سال پیشتر ضلع بہاول پور

میں چشتیاں سے ہارون آباد براستہ قاضی والا سڑک کی تعمیر کیلئے جن مالکان اراضی سے زمین حاصل کی گئی تھی۔ ان کو کوئی معاوضہ نہیں ادا کیا گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون)۔ (الف) یہ درست ہے کہ ایک میل لمبی سڑک کے لئے اراضی مورخہ ۱۰-۲-۱۹۶۳ء کو حاصل کی گئی تھی۔ اس کا معاوضہ مالکان زمین کو ادا کرنا ہے۔

(ب) حصول اراضی کی کارروائی جاری ہے۔ تخمیناً رقم لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے اختیار میں دی گئی ہے اور توقع ہے معاوضہ کی رقم ۱۹۶۸ء کے دوران میں دی جائے گی۔

صاحبزادہ نور حسن۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آیا کسی ایک میل ٹکڑے کی قیمت ادا کرنا باقی ہے۔ یا بقیہ سڑک جس کی لمبائی ۲۳ میل ہے۔ اس کے لئے حاصل شدہ اراضی کی قیمت ادا کی جا چکی ہے یا نہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - آپ کا سوال میل کے سلسلے میں تھا۔ اس کا میں نے جواب دے دیا ہے۔

صاحبزادہ نور حسن - جناب میرا سوال ایک میل کے سلسلے میں نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ صرف ایک میل ہے ۔ جس کی ہم نے compensation ادا کرنی ہے ۔

صاحبزادہ نور حسن ۔ باقی کی ادا ہو چکی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ضرور ہوئی ہو گی ۔

---

*۱۲۵۲۱ ۔ خانزادہ تاج محمد خان بنگش ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ترالی جٹہ ، شبر درہ سڑک پر پل کی تعمیر کا کام تین سال پیشتر شروع کیا گیا تھا ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ تعمیر کا کام اب تک مکمل نہیں ہوا ہے ۔ جس کے نتیجہ میں مذکورہ علاقہ کے باشندے سخت مشکلات سے دوچار ہو رہے ہیں ۔

(ج) اگر اجزاء (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کتنے عرصہ تک متذکرہ کام مکمل ہو جائے گا اور مذکورہ پل آمد و رفت کیلئے کھول دیا جائیگا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) - (الف) کام ۲ سال ۳ ماہ ہوئے شروع کیا گیا تھا یعنی ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء کو -

(ب) اگرچہ کام ختم نہیں ہوا پھر بھی ایک متبادل راستہ ٹریفک کے لئے موجود ہے -

(ج) فنڈ کی دستیابی پر کام آئندہ سال سردیوں میں ختم ہو جائے گا -

حاجی گلاب خان شنواری - جناب والا - (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کام اگرچہ ختم نہیں ہوا پھر بھی ایک متبادل راستہ ٹریفک کیلئے موجود ہے - تو جہاں تک متبادل جگہ موجود ہے پھر سڑک بنانے کی ضرورت کیوں پڑی - اور پھر یہ کام ختم کیوں نہیں ہوا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - یہ تو خالی پل کا حصہ ہے جو بچا ہوا ہے - جس کو ہم نے لگانا ہے اور پل کو construct کرنے میں جو دیر ہوئی تھی وہ اسلئے کہ ہمیں میٹریل باہر سے منگوانا پڑا تھا - باقی دونوں طرف سے جہاں تک روڈ کا تعلق تھا وہ تو قریب قریب مکمل ہو چکی ہے -

خان اجون خان جدون - جناب والا - جواب میں فرمایا گیا ہے -

The work would be completed by the end of winter next year, if funds are available.

اب وزیر صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ پل کیلئے میٹریل باہر سے منگوانا پڑا تو اب یہ fund کی availability کا مسئلہ ہے یا میٹریل آ گیا ہے ۔ جو باہر سے منگوانا تھا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ وہ آ گیا ہے اور پل انشاءاللہ عنقریب مکمل بھی ہو جائیگا :۔

---

*۱۲۵۹۵ ۔ ملک غلام علی واھگہ ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ (اول) وحدت کالونی (دوم) پونچھ ہاؤس کالونی اور (سوم) چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کے کرایہ داروں سے انکی تنخواہ کا 7½ فیصد بطور کرایہ وصول کیا جاتا ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ میں فلش سسٹم موجود نہیں جبکہ جزو (الف) بالا میں مذکورہ دوسری دو کالونیوں میں یہ سہولت موجود ہے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پیشتر حکومت کے

زیر غور چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ میں فلش سسٹم مہیا کرنے کی تجویز تھی - لیکن بعد ازاں یہ تجویز موقوف کر دی گئی تھی -

( د ) اگر اجزاء (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ کے کرایہ داروں کو فلش سسٹم مہیا نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں - جبکہ وہ باقاعدہ طور پر اس شرح سے کرایہ ادا کر رہے ہیں - جس شرح سے کہ جزو (الف) بالا میں مذکورہ دیگر کالونیوں میں رہنے والے اشخاص ادا کرتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

( ج ) سکیم کو ۱۹۶۸-۶۹ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی تجویز مرتب کر دی گئی ہے فیصلے کا ابھی انتظار ہے -

( د ) اسٹیٹ میں ابھی تک فلش سسٹم مہیا نہیں کیا گیا کیونکہ اس کام کے لئے تا حال رقم دستیاب نہیں ہوئی ہے -

---

*۱۴۶۱۸ - صاحبزادہ نور حسن - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۱۵۶۸ کے جواب کے حوالہ سے جو کہ مورخہ ۲۰-۵-۱۹۶۸ء کو دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ ہارون آباد چشتیاں روڈ کے تعمیر شدہ حصہ کی لمبائی کتنی ہے اور مذکورہ حصہ کی تعمیر پر کتنا عرصہ صرف ہوا - آیا تعمیر کا کام ابھی تک جاری ہے - اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) - مٹی کا کام ۲۳ میل میں مکمل ہو چکا ہے - پل اور پلیاں ۱۶ میل تک بن چکی ہیں - اب تک ۵ میل کا ٹکڑا بلیک ٹاپ ہو چکا ہے اور مزید ۳ میل لمبائی میں سولنگ لگا دیا گیا ہے -

اس سڑک پر مٹی کا کام جنوری ۱۹۶۳ء میں شروع کیا گیا تھا اور جو کام اوپر بیان کئے گئے ہیں جنوری ۱۹۶۳ء سے اب تک مکمل ہوئے ہیں -

تعمیری کام شروع ہے -

صاحبزادہ نور حسن - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ یہ سڑک محکمہ تعمیرات نے کب سے اپنے کنٹرول میں لی تھی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (مسٹر محمد خان جونیجو) - ۱۹۶۳ء میں لی تھی -

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا - یہ سڑک جس وقت integration ہوئی ہے - اس وقت سے یہ محکمہ تعمیرات کے پاس ہے ۔ اور اتنے عرصے میں آپ نے اس ۲۳ میل لمبی سڑک میں سے صرف تین میل کا ٹکڑا مضبوط کیا ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا - اس کی construction ۱۹۶۴ء میں شروع کی ہے ۔ اور جہاں تک اس کے کچے حصہ کا تعلق وہ ممکن ہے کہ integration سے ہمارے پاس ہو ۔ کیونکہ میں نے - - - -

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - یہ بتلایا گیا ہے ۔ کہ اس کے تین میل کے ٹکڑے پر سولنگ لگائی جا چکی ہے - تو سولنگ لگے ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - یہ تو میں نہیں کہہ سکتا ۔ - -

**Mr. Speaker** : The Member should give a fresh notice for that.

---

*۱۲۶۲۸ ۔ چودھری سیف اللہ خان تارڑ ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنے میل سڑکیں محکمہ شارعات کے زیر انتظام ہیں -

(ب) ۱۹۶۷-۶۸ء کے دوران مذکورہ سڑکوں کی نگہداشت کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی -

(ج) جزو (ب) بالا میں مذکورہ رقم میں سے اب تک ان سڑکوں کی نگہداشت پر کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے -

(د) محکمہ پی - اینڈ - آر نے ۱۹۴۷ء کے بعد مذکورہ ضلع میں کتنے میل لمبی سڑکیں تعمیر کیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (خان محمد اقبال خان جدون) (الف) ۱۷۸۴۷۱ میل -

(ب) ۵,۲۱,۵۸۴۰۰ روپے -

(ج) تا عرصہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء ۴,۱۷,۶۳۶۵۰۰ روپے

(د) ۷۴۸۴ میل -

---

## UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

### Reserving Rest Houses for Anti-Corruption Inspector of Umerkot

**379. Haji Sardar Atta Muhammad:** Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the dates on which the Inspection Bungalows or Rest Houses

situated in each Taluka of Mithi, Nagarparkar, Chhachro and Deeplo were reserved for the Anti-Corruption Inspector of Umerkot from 1st January 1960 to 31st December 1967 ;

(*b*) whether any entries were made in the relevant Register of the said Bungalows showing the dates the said Officer had got the said Bungalows reserved in his name ;

(*c*) the numbers and dates of the letters issued by the authority concerned intimating reservation in the name of the said Officer during the period from 1st January 1960 to 31st December 1967 ?

**Minister for Communications and Works** (Mr. Muhammad Khan Junejo) : (*a*) There is no Public Works Department Inspection Bungalow or Rest House situated in the Taluka of Mithi, Nagarparkar, Chhachhro and Deeplo. There are, however, District Bungalows in the Tharparkar District which are under the charge of the Deputy Commissioner, Tharparkar. The Anti-Corruption Inspector, Umerkot, occupied the District Bungalows as per details given below :—

| | *From* | *To* |
|---|---|---|
| (*i*) District Bungalow at Deeplo ... | 8-5-61 | 12-5-61 |
| | 30-6-63 | 3-7-63 |
| | 21-9-63 | 25-9-63 |
| | 20-12-65 | 22-12-65 |
| (*ii*) District Bungalow at Nagarparkar ... | 26-11-62 | 28-11-62 |
| | 27-6-63 | 29-6-63 |
| | 1-10-63 | 3-10-63 |

(*b*) and (*c*) there is no system of reservation of the Dak Bungalows. Hence the question of issue of letters of reservation does not arise. The entries given in part (*a*) exist in the Register.

## CONSTRUCTION AND MAINTENANCE OF HIGH AND LOW TYPE ROADS IN WEST PAKISTAN

**418. Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister for Communications and Works be pleased to state :—

(*a*) the total length of high and low type roads, separately, in the Province of West Pakistan on the 30th June of 1966 and 1967 ;

(*b*) the length of roads of high type as well as low type, separately, constructed in the Province in the years 1965-66, 1966-67 and 1967-68 up-to-date ;

(*c*) the expenditure incurred on the construction of roads mentioned in (*b*) in the said years ;

(*d*) the expenditure incurred on the maintenance of all the roads in the Province in the said years ?

**Minister for Communications and Works (Mr. Muhammad Khan Junejo)** : (*a*) The total length of high and low type roads separately in the Province of West Pakistan on 30th June 1966 and 1967 is as under :—

| | High type. | | Low type | |
|---|---|---|---|---|
| (*i*) on 30.6.66... | 9901.965 | Miles | 10888.025 | Miles. |
| (*ii*) on 30.6.67... | 10230.395 | ,, | 9337.53 | ,, |

(*b*) The length of roads of high type as well as low type separately constructed in the Province during the years 1965-66, 1966-67, 1967-68 upto date is as under :—

| Year. | High type. | | Low type | |
|---|---|---|---|---|
| (*i*) 1965-66 | 276.46 | Miles | 52.27 | Miles |
| (*ii*) 1966-67 | 273.91 | ,, | 24.70 | ,, |
| (*iii*) 1967-68 (upto 30-6-68) expected. | 99.62 | ,, | 16.00 | ,, |

(*c*) The total expenditure incurred on the construction of roads in the Province as mentioned in (b) is as under :—

| Year. | | Expenditure. |
|---|---|---|
| (*i*) 1965-66. | Rs. | 4,15,72,180 |
| (*ii*) 1966-67. | Rs. | 5,17,00,417 |
| (*iii*) Anticipated Expenditure 1967-68. | Rs. | 5,25,49,330 |

(*d*) The expenditure incurred on the maintenance of the roads in the Province is given below :

| Year | | Expenditure |
|---|---|---|
| (*i*) 1965-66. | Rs. | 3,85,49,654. |
| (*ii*) 1966-67. | Rs. | 5,01,41,436. |
| (*iii*) Anticipated Expenditure 1967-68. | Rs. | 4,43,91,000. |

## QUESTIONS OF PRIVILEGE

### RE: INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 11662 ABOUT THE FILING OF A CIVIL SUIT BY POHOMAL OF LARKANA

**Mr. Speaker**: We will now take up privilege motion by Mr. Mahmood Azam Farooqi. Minister for Revenue had to reply to that motion ; he is not present in the House. I admit the motion.

Mr. Mahmood Azam Farooqi has raised a question of privilege of the Assembly on the ground that a breach of privilege of the Assembly has occurred due to incorrect and misleading statement made by the Minister for Revenue and Rehabilitation in answer to his starred Assembly question No. 11662. In parts (*b*) and (*c*) of the answer, the Minister had stated that further action could not be taken and the entire matter was held up as Pohomal had filed a Civil suit in the Court of the First Class Judge, Larkana, and had obtained interim injunction. Mr. Farooqi produced a copy of the District Judge, Larkana's Order dated 29th November, 1967 from which it is evident that the suit and the injunction order referred to in the Minister's reply to his question No. 11662 was dismissed and vacated respectively on 11th October, 1967. Furthermore, Pohomal's appeal against the order of Civil Judge, Larkana, was also dismissed by the District Judge, Larkana, on 29th November, 1967. It is evident, therefore, that no civil suit was pending at the time the Minister gave answer to his Question No. 11662 whereas the Minister's answer in question is incorrect and misleading in that it clearly conveys a wrong impression that a civil suit was pending at the time of giving the answer which restrained the Government from taking any action in the matter raised in his Question No. 11662.

The Minister for Revenue and Rehabilitation has, therefore, breached privilege of this august House and of its Members.

Those Members who are in favour of leave being granted should rise in their places.

*As less than thirty Members rose in their places, leave to raise the question was refused.*

---

## ADJOURNMENT MOTIONS

### EXECUTION OF FOUR PERSONS UNDER THE SENTENCE OF DEATH PASSED BY SOME MALIKS OF DARRA ADAM KHEL

**Mr. Speaker**: We will now take up adjournment motions. First motion is from Khawaja Muhammad Safdar, and Minister for Revenue had to reply to that : he is not present, the motion is deferred for tomorrow.

---

### DEMOLITION OF A LARGE NUMBER OF HOUSES BY THE MUNICIPAL COMMITTEE OKARA (DISTT : SAHIWAL) WITHOUT PROVIDING ALTERNATIVE ACCOMMODATION

**Mr. Speaker**: Next motion is from Mr. Hamza.

**Mr. Hamza**: Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the demolition of a large number of houses, most of which were built by the refugees since after the partition, by the M. C. Okara, District Sahiwal without providing the occupants with alternate accommodation. This has caused great hardship and dismay to the affected persons and has also generated wave of resentment among the public of the town. I was informed of the situation through a telegram received by me on the morning of 5th June, 1968.

**Mr. Speaker**: This is about the B. D. Department and is deferred for tomorrow.

---

## ANNOUNCEMENT

### RE : ELECTION OF MR. MUNAWAR KHAN M. P. A. TO THE STANDING COMMITTEE ON LOCAL GOVERNMENT

**Mr. Speaker :** There is an announcement.

In pursuance of the notice dated the 3rd June, 1968, four nomination papers of Mr. Munawar Khan, M. P. A., Sahibzada Noor Hasan, M. P. A., Begum Ashraf Burney, M. P. A., and Mr. Muhammad Hashim Lassi, M. P. A., for election to fill the casual vacancy on the Standing Committee on Local Government were received by 12.00 noon on the 4th June, 1968. As Sahibzada Noor Hasan, M. P. A., Begum Ashraf Burney, M. P. A., and Mr. Muhammad Hashim Lassi, M. P. A., have withdrawn their candidature before noon on the 5th June, 1968, there remains only one duly nominated candidate *i. e.* Mr. Munawar Khan, M. P. A., As there is only one candidate, Mr. Munawar Khan is declared to have been duly elected as a member of the Standing Committee on Local Government.

---

## PRESENTATION OF THE SUPPLMENTARY BUDGET (GENERAL) FOR THE YEAR 1967-68.

**Mr. Speaker :** We will now take up the Orders of the Day. The first motion is from the Finance Minister.

**Parliamentary Secretary, (Railways)** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Point of order. Sir, there is no quorum in the House.

**Khawaja Muhammad Safdar :** This is very strange, Sir. Lack of quorum is being pointed out by the Government Party which has the support of 150 Members.

**Mr. Speaker :** Let there be a count.

*(count was taken)*

**Mr. Speaker :** May I know about the Finance Minister ?

**Parliamentary Secretary, (Railways) :** He is just coming, Sir.

**Mr. Speaker :** The House is not in quorum. Let the bells be rung. (*bells were rung*) Five minutes are over, let the names of the Members present in the House be recorded.

**Khan Ajoon Khan Jadoon :** Sir, the House is in quorum.

**Mr. Speaker :** The House is in quorum. The first motion is from the Finance Minister.

**Minister of Finance** (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, I rise to present the Supplementary Budget (General) for the year 1967-68.

**Mr. Speaker :** The Supplementary Budget (General) for the year 1967-68, stands presented to the House.

---

## DISCUSSION AND VOTING ON SUPPLEMENTARY DEMANDS (RAILWAY), 1967-68.

**Mr. Speaker :** Now the House will take up discussion and voting on Supplementary Budget (Railway), 1967-68. Yes, the Minister for Finance.

**Minister for Finance :** Sir, I beg to move :

> That a supplementary sum not exceeding Rs. 75 lakhs be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1968, in respect of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses.

**Mr. Speaker :** The Demand moved is :

> That a supplementary sum not exceeding Rs. 75 lakhs be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1968, in respect of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore-II) : Opposed Sir, and I also rise on a point of order. According to this booklet containing two demands, Supplementary Budget Statement (Railways) 1967-68 has been presented to the House. Sir, the first item contains a huge amount of seventy-five lakhs while the other item contains a sum of Rs. 1,59,21,000/-. May I refer, Sir, to Article 44 of the Constitution.

Sir, there is a procedure for laying before the Assembly the Supplementary Budget and the Excess Budget statement and that is as follows :

> "44 (1) If, in respect of any financial year, it is found that the amount authorized to be expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose is insufficient, or a need has arisen for expenditure from that Fund for a purpose with respect to which there is no authority for expenditure, the President shall cause to be laid before the National Assembly a Supplementary Budget Statement setting out, the proposed additional expenditure."

The second part of this Article is :

> "(2) If in respect of any financial year, it is found that money has been expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose and that expenditure is in excess of the amount authorised to be expended for that purpose for that year, the President shall cause to be laid before the National Assembly an Excess Budget Statement setting out the excess expenditure."

What I mean to say is this that there are two types of the statements which can be presented under the Constitution before this House. The first is, Sir, the Supplementary Budget and the other is the Excess Budget. Now, the definition of Excess Budget Statement is this that if need arises to spend an amount in excess of the amount authorized on a particular item then a different Excess Budget Statement is to be presented before the House.

Now, Sir, if you kindly go through rule 99, that will again support my contention. Rule 99 clearly states that there shall be two Statements before the House, one will be a Supplementary Budget and the other will be Excess Statement. Sir, the provisions of the Article as well as rules make it quite clear. Now, Sir, may I read rule 99, which says :

> "The procedure for dealing with supplementary estimates of expenditure and excess demands shall as far as possible be the same as prescribed for the Budget....."

Here, had they used the words "excess demands," then there would have been a different meaning. Anyhow, we are not led by the rule, we are led by the Constitution. Now, you kindly look into Demand No. 1 The opening words of Demand No. 1 say : "Additional amount required to meet greater expenditure as a result of increase in the price of fuel oils, and additional expenditure due to the current pattern of traffic. Sir, it is the additional amount and additional expenditure. Sir, similarly, if you look into Demand No. 2, again the words are : "Additional outlay to be incurred on "Open Line Works". What I mean to say is this that according to Article 44 (1) of the Constitution, this is supplementary budget.

Sir, if you kindly go through Article 44 (1), its concluding two and a half lines are : "the President shall cause to be laid before the National Assembly a Supplementary Budget Statement setting out the proposed additional expenditure." But, Sir, additional expenditure is if a need has arisen for expenditure from that Fund for a purpose with respect to which there is no authority for expenditure. Supplementary budget could only be presented when there was no authority about a new item. Otherwise, atleast I fail to understand what is the object of sub-Article (2) of Article

44, which says :

> "If, in respect of any financial year, it is found that money has been expended from the Consolidated Fund for a particular purpose and that expenditure is in excess of the amount authorized to be expended for that purpose for that year, the President shall cause to be laid before the National Assembly the Excess Budget Statement....."

Sir, as I have referred — I need not repeat — the Demands as they have been worded are additional amounts required. So, Sir, I don't know whether the framers of the Constitution failed to make these two provisions, if there is no difference between an Excess Budget Statement anp Supplementary Budget Statement, and if according to the persons, who have framed the Constitution, these Supplementary Budget Statement and Excess Budget Statement are two different things, two different Statements, and when under Rule 99 of the Rules of Procedure as adopted by the Governor for the conduct of proceedings of this House, it has been clearly laid down that there will be separate Statements. So, Sir, I beg to submit that this is not a Supplementary Budget. This is rather a statement for excess Demand, and, Sir, it is ultra vires of the Constitution, and the Budget Statement in the form of Supplementary Budget cannot be discussed and approved by this House.

**Khawaja Muhammad Safdar** : Should be thrown out, that is what you mean to say.

**Minister of Finance** : Frankly speaking, I have not been able to understand precisely what the point of order is because I don't like to say things from my own side. If the mover wanted to say that the amount has already been spent — Sir, I don't know what is his point of order.

**Malik Muhammad Akhtar** : That is my third point of order that the amount has already been spent.

**Minister of Finance** : Kindly help me in understanding him. He has delivered a long speech but he was not to the point. He could not in a

terse manner put a point of order. If you will kindly help me to know his point of view, I will give you the point of view of the Government, and ultimately your goodself will be in a position to declare whether it is in order or out of order.

**Mr. Speaker** : What I have gathered from the speech of Malik Akhtar, I think he is of the opinion that under Article 44, sub-Article (1). a supplementary budget is presented by the Governor before the Provincial Assembly, and in sub-Article (2) the Excess Budget Statement is presented before the Provincial Assembly. The point of order of Malik Muhammad Akhtar is that the present Budget Statement, which has been termed by the Railway Department as Supplementary Budget, is not actually a Supplementary Budget but is an Excess Budget Statement, and, therefore, cannot be discussed by way of being a Supplementary Budget.

**Minister of Finance** : I am thankful to you Sir, Sir, in the first place, sub-Article 44 (2) has no application to the given case because sub-Article (2) of Article 44 only deals when the amount has already been expended or spent, but this is not the case with this Supplementary Budget. The amount has yet to be spent and, therefore, this case falls normally within the purview of sub-Article (1) of Article 44, which says that—"If, in respect of any financial year, it is found that the amount authorized to be expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose is insufficient, or a need has arisen for expenditure from that Fund for a purpose with respect to which there is no authority for expenditure, the President shall cause to be laid before the National Assembly a Supplementary Budget Statement setting out the proposed additional expenditure."

Now, Sir, a need has arisen for expenditure from that Fund for a purpose with respect to which there is no authority for expenditure, and it is yet to be spent. Kindly see that in the Supplementary Budget Statement at page 2, paragraph 2, third line from below. "In other words, the budget grant of Rs. 12,23,35 lakhs is sufficient to cover expenditure upto June 10th 1968." So we had funds which enable us to cover the expenditure upto the 10th of June 1968. Now, of this month twenty days are left. Additional funds are therefore required to cover expenditure for the remaining period of the current financial year. The money has yet to be spent. Sir, it is the same point, which was raised last year.....

**Malik Muhammad Akhtar** : I assure you will not be able to reply,

وزیر خزانہ - آپ کے اعتراضات تو ایسے ہیں کہ ان کے جواب میں خاموشی اختیار کرنا ہی ایک دانشمندانہ رویہ ہے -

ملک محمد اختر - وہ تو illegal تھا مگر پاس ہو گیا - آپ کو قوانین کا پتہ ہی نہیں -

وزیر خزانہ - میں آپ سے بہت کچھ سیکھتا رہتا ہوں -

So, Sir, it is clear that this present Supplementary Budget Statement is covered by Article 44, sub-Article (1), and it is decidedly not covered by sub-Article (2). Therefore, there is no force in the point of order raised by my learned friend.

**Mr. Speaker** : In view of the observations made by the Finance Minister and the portions, which he has read from page 2 of the Supplementary Budget Statement, does the Member still press his point of order ?

**Malik Muhammad Akhtar** : I not only press it but I consider my position to be firm and correct in view of the fact that there are two provisions. It is clearly mentioned that this is an additional amount required and this is not a new amount. If you will kindly explain I will be convinced. (*laughter.*)

Sir, tell me why they have kept sub-clause (2) of Article 44 in the presence of Article 44 (1) ? What is the necessity ? Could you kindly explain as to what is the difference between an excess budget statement and a supplementary budget statement ?

**Mr. Speaker** : I was not one of the framers of the Constitution.

**Malik Muhammad Akhtar** : But somebody has committed a mistake either the Finance Minister or the framers of the Constitution.

**Mr. Speaker** : Anyhow, if the Member wants me to give the ruling or to interpret.....,

**Malik Muhammad Akhtar** : Why have two sub-Articles been kept ?

**Minister for Finance** : Are we going to convert this Legislature into a class-room ? Are we here to teach them ?

**Malik Muhammad Akhtar** : I am here to teach you ; if you so like.

**Parliamentary Secretary, (Railways)** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : You will remember, Sir, last time, during the Supplementary Budget (General) a similar point was raised by Malik Muhammad Akhtar which was ruled out by your honour as being frivolous. As far as I think, Mr. Akhtar has himself been unable to understand the word "supplementary budget", "excess budget", "excess demand" or "extra demand". If you go through the Demand that has been incorporated in the statement, you will see that in Demand No. 1 a sum of Rs. 75 lakhs has been demanded on account of certain reasons. As has been very rightly pointed out by the Minister for Finance that we have got to meet the expenses through this demand till 10th June, 1968. This amount is to be utilized from 10th June, 1968 to 30th June, 1968 and, as such, this will be termed as an extra demand and not as excess demand. Excess demand will come after 30th June when the accounts are to be appropriated. In Demand No. 2 you will see that the total amount of Rs. 1,59,21,000 has just been transferred from one head that has been mentioned .....

**Khawaja Muhammad Safdar** : They have just been transferred ?

**Malik Muhammad Akhtar** : Have they been transferred ?

**Khawaja Muhammad Safdar** : Sir, I want to pin down the Parliamentary Secretary. He is saying that they have just been transferred.

*(interruptions)*

**Parliamentary Secretary, (Railways)** : I seek your protection from Malik Muhammad Akhtar. Firstly, it was impossible for us to understand him and then we sought your protection so that you may kindly tell us what he wanted. Sir, it is very clear in this Demand that these amounts which are demanded will have to be transferred from one head .....

*(interruptions)*

**Mr. Speaker** : No interruptions.

**Parliamentary Secretary, (Railways)** : My friend is in the habit of raising points of order otherwise there in no substance in his point of order. Everything is clearly mentioned in Demand No. 2. If he would have taken the trouble of going through it with a little more care it would have been clear to him but as he is over-burdened with work, most probably, he has not been able to read it. This amount is yet to be transferred from one head, *i.e.*, from New Construction to Open Line Works. Both the amounts are yet to be spent after the presentation and passing of the supplementary budget by the Provincial Assembly. On these grounds I submit that it has become very clear from the submissions of the learned Finance Minister. Sir, a similar point of order was also ruled out by your honour during the last supplementary budget. I would, therefore, submit that this point of order may also be ruled out.

**Mr. Speaker** : Malik Muhammad Akhtar has raised a point of order that the supplementary budget presented to the House has not been presented in a regular manner and that this budget is not actually a supplementary budget but in fact is an excess budget which should have been laid before the House under sub-Article (2) of Article 44 of the Constitution. I have heard the learned Member and the Minister for Finance. The Minister for Finance in his speech has referred to page 2 and he has also referred to the contents of this supplementary budget wherein it has been mentioned that this allotment in Demand No. 1 would cover the expenditure on the operation fuel for a period of about 11½ months. In other words, the budget grant of Rs.....

**Khawaja Muhammad Safdar** : This demand would be required for the remaining 20 days.

**Mr. Speaker** : .....Rs. 12,23.35 lakhs is sufficient to cover expenditure up to 10th June only and additional funds are, therefore, required to cover expenditure for the remaining period of the current financial year. Similarly, in Demand No. 2, at page 5, it has been mentioned that it may be added that this authorization is needed to meet the expenditure yet to be incurred during the remaining part of the current financial year. In view

of both these observations it is quite clear that the expenditure, the sanction of which has been sought from this House, is yet to be incurred and if the expenditure is yet to be incurred, definitely it is a supplementary budget as required to be presented before the House under sub-Article (1) of Article 44. I, therefore, hold that this is a supplementary budget and has rightly been presented before the House. The point of order raised by Malik Muhammad Akhtar is ruled out.

**Malik Muhammad Akhtar** : Another point of order.

I would like to refer to rule 93 of the Rules of Procedure under which we are conducting our day-to-day business. Rule 93 says :

> "Stages of the Budget debates—
>
> The Budget shall be dealt with by the Assembly in the following stages :—
>
> (*i*) discussion relevant to the Budget as a whole;
>
> (*ii*) discussion on expenditure charged upon the Central Consolidated Fund ;
>
> (*iii*) discussion on demands for grants in respect of expenditure other than the new expenditure and the voting of motions for reduction of demands for grants relating to such expenditure ;
>
> (*iv*) the voting on demands for grants in respect of new expenditure ;"

If you further refer to rule 99 it has been provided :

> "The procedure for dealing with supplementary estimates of expenditure and excess demands shall as far as possible be the same as prescribed for the Budget....."

I would confine to this portion of the rule. Supplementary budget as presented and as the agenda has been issued, a discussion only on the

demands would be possible to be made. The various stages of the budget as required under rule 93, which are six in number, may not arise in the present case but at least general discussion on demands should have been done and for that I again refer to rule 94 :

> "The Speaker shall allot days separately for each of the stages of the Budget referred to in Rule 93 in accordance with the requirements of the Constitution."

It has been referred in Rule 94 that the requirements of the Constitution are such that separate days be allotted for each stage of the budget and, Sir, I consider that the procedure being followed for the supplementary Railway Budget is not in accordance with the provisions of the Constitution as well as the Rules which I have referred to.

**Minister for Finance** (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, again I have not been able to understand correctly what the Member has been urging. Perhaps the Member is trying to make out this case that the provisions contained in Rule 93 of the Rules of Procedure, are not being followed. Since this Rule 93, is a mandatory Rule, therefore, any departure from that Rule will make the proceedings nullified. Incidentally, the Member was absent while a reference to Rule 99 was being made, in which Rule lies the answer of his point of order. Now before I reply to the point of order I would like to read the relevant rule 99 :

> "The procedure for dealing with supplementary estimates of expenditure and excess demands shall as far as possible be the same as prescribed for the Budget, except that if on a demand for supplementary grant, funds to meet the proposed expenditure on a new service are available by re-appropriation, a demand for the grant of a token sum may be submitted to the vote of the Assembly and if the Assembly assents to the demands, funds may be made available."

Now Sir, the words "as far as possible" are very important here. Had there been no such words, then and then of course, there would have

been some force in the point of order raised by my friend.

**Malik Muhammad Akhtar :** Kindly also refer to Rule 94.

**Minister for Finance :** Rule 94 is to be read subject to Rule 99.

**Malik Muhammad Akhtar :** It is to be read subject to the provisions of the Constitution ; why don't you read 94 ?

**Minister for Finance :** The Rules have the force of the Constitution because they are made as such. Now Sir, Rule 99 clearly says that the procedure for dealing with the supplementary estimates on expenditure shall as far as possible be the same. The framers of the Rules could very well say "shall be the same" instead of "as far as possible be the same". In that case, of course, we were bound to follow the procedure laid down in Rule 93 and the procedure in 94. But a flexibility has been provided under Rule 99 by using the words "as far as possible". So Sir, if there is a slight departure meant for the general budget statement, that is well covered under the Rules and there is no violation of the Rules. The Rules enable this relaxation. In view of this submission, I would request that the point of order raised by my learned friend Malik Muhammad Akhtar, be thrown out ; it is invalid, illegal and devoid of force and reason and sense.

ملک محمد اختر - یہ جناب ڈنڈے سے کام ہی چلتا ہے -

وزیر خزانہ - لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے -

**Mr. Speaker :** Malik Muhammad Akhtar has raised a point of order that under Rule 99 of the Rules of Procedure, the procedure for dealing with the supplementary estimates of expenditure and excess demands shall as far as possible be the same as prescribed for the budget. Different stages of the budget have been provided under Rule 93, and the budget is to be dealt with by the Assembly in the following stages. There have been mentioned about six stages of the budget in Rule 93. The contention of the learned Member is that these stages of the budget have

not been followed so far as this supplementary budget is concerned and only one day has been allowed for the discussion on the supplementary budget whereas different days should have been fixed by the Speaker for the consideration of the supplementary budget.

I have gone through the provisions of the Constitution and under the provisions of Article 44 (3) of the Constitution, it is laid down that the provisions of Article 40, 41 and 43 shall apply with the necessary modification to and in relation to supplementary budget statement or excess budget statement. All these articles do not provide for the procedure which is to be followed by the Provincial Assembly for discussing the budget or the supplementary budget. It is only chapter No. 12 of the Rules of Procedure which deals with the financial matters, and Rules 93, 94, 95, 96, 97, 98 and 99 deal with the procedure as to how budget would be discussed in the House. Rule 99 clearly lays down that the procedure for dealing with the supplementary estimates of expenditure and excess demands shall as far as possible be the same as prescribed for the budget. Now we have to see whether it was possible for me to fix certain stages for discussion of this supplementary budget, as has been contended by Malik Muhammad Akhtar.

I would like to tell the Member that the general budget was to be presented on the 11th of this month. We are having three days' holidays from 8th to 10th June, and from 11th onwards, every day has been allowed for the discussion on the general budget. As such there was no other day available with me to fix a day for the discussion of the supplementary estimates (Railways) which has been presented to the House on the 3rd of of this month. As it was not possible for me to fix different stages for the discussion on the supplementary estimates, I therefore, fixed today for the discussion and it was not prossible for me to fix different stages and different days under the provisions of Rule 99. I, therefore, fixed one day for the discussion on the Railway's supplementary budget. I think in view of this difficulty, there was no other alternative except to fix this very day for discussion on the Railway's Supplementary Budget, which action is fully covered by the provisions of Rule 99 which clearly lays down that as far as possible the supplementary budget estimates of the expenditure and excess demand be the same as prescribed by the budget. In this case, it was not possible for the Speaker *i. e.* for me, to fix different stages of the budget for discussion. Therefore, the point of order raised by Malik Muhammad Akhtar is ruled out of order.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, I again rise on a point of order. Sir, the statement has been made by the Parliamentary Secretary and is corroborated by the language contained in Demand No. 1 and 2. Now the legal position of my point of order is that under Article 89 of the Constitution, the provisions of Articles 40 to 47 inclusive, are applicable for presentation of budget and these provisions also govern the presentation of the supplementary budget.

Sir, I would again refer to Article 44 (1) :

> "If, in respect of any financial years, it is found that the amount authorized to be expended from the Central Consolidated Fund for a particular purpose is insufficient, or a need has arisen for expenditure from that Fund for a purpose with respect to which there is no authority for expenditure, the President shall cause to be laid before the National Assembly a Supplementary Budget Statement setting out, the proposed additional expenditure."

Now, Sir, I would request the Finance Minister to look into the word 'proposed'. Now, without taking more time of the House I would refer to another provision *i.e.* Rule 14.1, 14.2, 14.4, and 14.7 of the Punjab Budget Manual. Rule 14.1 reads :

> "(a) Expenditure for which no provision has been made in the original budget estimates of the current financial year should rarely, if ever, be incurred. The budget estimates provide for all items of expenditure for the year as far as they can be foreseen and within the limit of funds available. Proposals for fresh expenditure not provided for in the estimates during the course of the year are therefore not justified in ordinary circumstances and should not be made unless there are very special reasons."

Again I refer to para (*b*) of this Rule and I would be leaving the rest of

the Rules.

> "(b) Unavoidable and unforeseen circumstances may, however, sometimes arise in the course of a financial year making it necessary to incur urgently fresh expenditure on sanctioned activities or to incur expenditure on a new service not contemplated in the original budget estimates....."

Sir, I mean to stress two points. Rule 14.1 says, "fresh expenditure not provided for in the estimates" and (*b*) says, "new service not contemplated in the original budget estimates.." In that case they could come forward according to law with a Supplementary Budget Statement. Now, they have violated both these provisions. These are not new items for which they have come forward. If you read this you will find that these are the existing projects which they want to develop and for these projects even they have mentioned that they have got the amounts in hand. May I put two questions to my worthy friends whether the statement made by them is quite responsible that no funds have been spent so far.....

**Mr. Speaker** : What is the Member's point of order ?

**Malik Muhammad Akhtar :** My point of order is that they could not have spent the money and they have already used the money.

**Mr. Speaker** : I have disposed of that point of order.

**Malik Muhammad Akhtar** : According to their own statement, the phrases which they have given here.....

**Mr. Speaker** : I have also quoted their language in my ruling.

**Malik Muhammad Akhtar** : In that case I need not stress it, but according to my interpretation they have spent the money.

**Mr. Speaker** : It specifically states that they had the money upto the tenth of June. For the expenditure from 10th to the 30th June *i.e.* till the conclusion of this year they are coming before you and they are requesting for more money.

**Malik Muhammad Akhtar** : Then definitely it is a mis-statement of facts.

**Mr. Speaker** : It is in writing. It is an authentic document presented to the Assembly.

**Malik Muhammad Akhtar** : You can call for the tape record. A statement has been made by the Parliamentary Secretary that they have spent certain amounts which were not reserved for that purpose. They have spent it on some other purpose. I take a stand.

*(At this stage Parliamentary Secretary (Railways) rose to speak)*

**Mr. Speaker** : I have already decided this point. No more discussion over that.

**Malik Muhammad Akhtar** : If you don't permit that is a separate issue.

**Minister of Law** : Though vanquished he can argue.

**Mr. Speaker** : The first cut motion, is from Malik Muhammad Akhtar, in Demand No: 1

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir I beg to move :

> That the total of Rs. 75,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses —Total New Expenditure—(Recurring) be reduced by Rs. 74,99,999.

**Mr. Speaker** : Demand under consideration, motion moved is :

> That the total of Rs. 75,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses —Total New Expenditure—(Recurring) be reduced by Rs. 74,99,999.

**Minister of Finance :** Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر - یہ ڈیمانڈ جیسا کہ اس کے ہیڈنگ سے ظاہر ہے اوپریشنل اخراجات کے سلسلہ میں ہے جس کا تعلق ریلوے کی روزمرہ کی کارروائی سے ہے سوال یہ ہے کہ کیا ریلوے کی روزمرہ کی کارروائی کے سلسلہ میں بہتر کارکردگی کے لئے ہمیں حقیقتاً یہ فنڈ ان کو مہیا کرنا چاہئیے - میں اس بارہ میں اپنا نقطہ نظر پیش کرونگا - جناب صدر - مجھے ریلوے کی بہتر کارکردگی پر بات کرنے کے کافی مواقع ملیں گے سردست میں ان کی اوپریشنل ڈیوٹی پر بحث کرونگا -

مسٹر سپیکر - اس وقت ڈیمانڈ نمبر ۱ ہاؤس کے سامنے پیش کی گئی ہے - جس خاص مقصد کے لئے یہ ۷۵ لاکھ روپے مانگے گئے ہیں آپ اس کے متعلق فرمائیں -

**Malik Muhammad Akhtar :** I want to be led by you within what sphere I have to contain myself.

**Mr. Speaker :** The Member is not relevant.

**Malik Muhammad Akhtar :** I am led by the language of the Constitution. I am led by the language which they are using and I do not know whether I am confused or it is the Department which is confused because the Minister is a mature Minister and he has got a long experience but perhaps he is so busy with other affairs that he does not look into his papers.

**Minister of Finance :** You are blowing hot and cold in the same breath.

ملک محمد اختر - جناب صدر - آپ اندازہ فرمائیں کہ یہ ۷۵ لاکھ روپے کی رقم اس لئے خرچ ہوتا ہوگی چونکہ حکومت پاکستان کی منسٹری آف انڈسٹریز اینڈ Natural Resources کا جو محکمہ ہے انہوں نے ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء سے اپنی پٹرولیم products کی قیمتیں بڑھا دی ہیں - یہ قیمتیں یکم اپریل ۱۹۶۷ء سے بڑھائی گئی ہیں - میرا پہلا اعتراض یہ ہے -

**Parliamentary Secretary, (Railways)** : Sir he is himself confused. He confuses the House with a lot of papers which he has at his disposal.

ملک محمد اختر - جناب والا - ان کی اپنی زبان کے مطابق ہے -

> "Immediately after the budget for the current year had been passed, the Ministry of Industries and Natural Resources, Government of Pakistan, vide their letter No. PL-NR (4)/66, dated 19th July, 1967, raised the ex-refinery prices of the petroleum products effective from 1st April, 1967."

Sir, are we bound to make payments to the Government for the stocks which were already procured before the receipt of that letter ? That is a very valid point ; could a customer be burdened with an excess amount ? Sir, the Government department as well as the railway department, although they are semi-Government bodies or call them Government bodies, but they are two different commercial bodies. Sir, we received the letter according to them on the 19th July 1967, and the prices had been raised with effect from 1st April, 1967. That is my first point.

Then, it is further added that this increase in the price of fuel oils involved an additional expenditure of Rs. 40 lakhs during the current year. Sir, then they have added that the current pattern of the traffic resulted in haulage of a large proportion of empty wagons to the port, involving an additional expenditure of Rs. 35 lakhs. This additional expenditure, as far as I understand, of Rs. 35 lakhs may be justified, but

Sir, what about the amount, which is proposed to be paid as enhanced prices, for the period from 1st of April 1967 till 19th July 1967 ? That means we will be paying for the stocks received during April, May, June and mid of July, for 3½ months, and, Sir, if you look at the total Demand, they are demanding Rs. 75 lakhs as additional amount, and that means the original purchase must be of crores. Sir, we are being burdened for the excess and enhanced rate for 3½ months, and the amount is approximately Rs. 40 lakhs, although they are saying that this is for the current year.

Sir, I beg to submit that the Central Government is not justified to burden the poor tax-payers, the poor persons, the poor customers of the railways, by passing arbitrary instructions. Sir, the Provincial Government may be subordinate to the Central Government, but in financial matters, we have got every right to claim and only compensate them to a justifiable extent. Furthermore, I would wish to add that they have added that while obtaining budget grant for current year in June 1967, the price increased by the Central Government in July 1967 comes to the extent of Rs. 75 lakhs in total. I consider that there could be only one — if we are to concise the discussion on the Demand, then there could be in my opinion only one — valid objection, which could be raised, that the money paid on enhanced rates during the peroid from 1st of April 1967, till 14th of July is not a valid charge, and the persons, who have made the payment, have not acted responsibly.

**Mr. Speaker :** I would like to see this letter of 19th July 1967.

**Parliamentary Secretary, (Railways) :** This letter from the Government of Pakistan.

**Mr. Speaker :** Yes please.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جہاں تک اس مطالبہ زر کا تعلق ہے اس کو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ یہ ایک نہایت ہی سیدھا اور simple سا مطالبہ زر ہے ۔ مجھے بہت امیدیں تھیں کہ میرے فاضل دوست ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر -

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

(قطع کلامیاں)

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - ملک محمد اختر صاحب نے ایک یہ اعتراض اٹھایا ہے - کہ ۴۰ لاکھ روپیہ سنٹرل گورنمنٹ کی ایڈیشنل ڈیوٹی کی وجہ سے جو بڑھ گیا ہے اس کا اثر ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء سے ہونا تھا لیکن یکم اپریل ۱۹۶۷ء سے یہ زائد ڈیوٹی غط لگی ہے - میں اس بات پر حیران ہوں کہ میرے فاضل دوست تین سال سے بجٹ کی بحث میں حصہ لے رہے ہیں - میں اپنے فاضل دوست کو بتانا چاہتا ہوں کہ بجٹ اسٹیمیٹ اپریل مئی میں تیار کیا جاتا ہے اور ۲۹ جون کو صوبائی حکومت اس کو منظور کر دیتی ہے - اس میں صاف طور پر ظاہر ہے کہ مرکزی حکومت کی یہ ہدایت ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو موصول ہوئی - ریلوے کی انتظامیہ کے لئے قطعاً ممکن نہیں تھا کہ وہ ملک اختر صاحب کی طرح اس کا پہلے سے اندازہ لگا لیتی -

جناب والا - جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ مرکزی حکومت کو یہ حق حاصل نہ تھا کہ وہ صوبائی حکومت سے

یکم اپریل ۱۹۶۷ء کو اس کا مطالبہ کرے ۔ میں اس کا جواب ملک اختر صاحب کی ہی سوچ بوجھ پر چھوڑتا ہوں ۔ اس کے سوائے اور کیا جواب دوں کہ مرکزی حکومت کو حق حاصل ہے کہ وہ ٹیکس لگائے ۔ ۔ ۔ ۔

**Malik Muhammad Akhtar :** On a point of order Sir. Is that a tax ? The Parliamentary Secretary is speaking on the Budget, and this is the definition of Tax.

**Parliamentary Secretary :** Sir I have heard my learned friend very patiently. If he had allowed me to speak I told him that this is a duty and it is not a tax.

جو انہوں نے وصول کیا ہے مرکزی حکومت کو حق حاصل ہے کہ وہ یہ وصول کرے ۔ اس کے علاوہ ۳۵ لاکھ کی رقم سے متعلق سوال ہے ۔ اس کے متعلق بھی بڑے اچھے طریقے سے مطالبہ زر میں وضاحت کر دی گئی ہے ۔ خالی ویگنز پورٹ پر یا دوسری جگہ جہاں ریلوے نے سامان اٹھانا ہے انکو لے جانا مطلوب ہے ۔ لوڈنگ میں جو تبدیلیاں اس نظام میں ہوئی ہیں اس کے لئے یہ ۳۵ لاکھ روپیہ کا فاضل مطالبہ کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب پہلے نظام کیا تھا اور اب کیا تبدیلی کی گئی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں اس کے متعلق عرض

کرتا ہوں کہ جہاں تک ریلوے کا تعلق ہے ریلوے اس بات پر مجبور ہے کہ جہاں مال ہو اس کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے وہاں سے اٹھائے ۔ ریلوے کا ادارہ پرائیویٹ اداروں کی طرح جیسے ٹرکوں والے اور دوسرے ہیں اس طرح نہیں کر سکتا ۔ اگر کوئی سامان لے جانا چاہے تو وہ اپنی مقدار کے مطابق لے جائے ۔ اور سامان نہ لے جانا ہو نہ لے جائے ۔ ریلوے پر قانونی طور پر یہ پابندی ہے کہ اگر ریلوے کو کسی جگہ سامان مہیا کیا جائے ریلوے اس کو جلد از جلد اٹھائے گی اور اس کو منزل مقصود تک پہنچانے کی پابند ہے ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں میری یہ گذارش ہے کہ سال رواں کے دوران بہت سے ایسے مسائل ریلوے کو درپیش آئے جن کے لئے ویگنیں جن میں اکثر خالی تھیں بھیجنی لازمی تھیں ۔ گذشتہ سال جس مقدار سے سیمنٹ مشرقی پاکستان میں بھیجا جانا مقصود تھا جیسا کہ محکمہ صنعت سے متعلق سوالات میں وقفہ سوالات کے دوران آپ کی خدمت میں معروضات پیش کر چکا ہوں کہ تین چار ماہ کے عرصہ میں دو لاکھ ٹن سے زائد سیمنٹ مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان کو بھیجا گیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ تو آپ اپنی ہی دلیل کے خلاف بات کر رہے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کرتا

چاہتا ہوں کہ بہت سی ریلوے ویگنیں غریب وال اور دوسری جگہوں پر پہنچانی مقصود تھیں اور وقت قلیل تھا اور اس کے علاوہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ منزل مقصود تک خالی ویگنوں کو ہی منزل مقصود تک پہنچانا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں ان میں یہ الفاظ تھے ۔

"Further, the current pattern of traffic resulted in the haulage of a larger proportion of empty wagons to the port."

یہ غریب والا کی بات نہیں ہے بلکہ Movement of empty wagons to the port کی بات ہے اور یہ آپ اپنی دلیل کے خلاف ہی بات کر رہے ہیں ۔

**Minister for Finance :** You had interrupted him. Had you allowed him to continue he would have explained the position.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Let him explain. He is going against his own argument.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں یہ معروضات پیش کر رہا تھا کہ ٹرینک کے طریقے میں جو تبدیلی تھی یہ اس کی وجہ بھی تھی اور کراچی بھی خالی ویگنیں جاتی رہی ہیں ۔ اس کے علاوہ میرے دوست اکثر یہ زور بھی دیتے رہے ہیں کہ کوئٹہ

کے فلاں فلاں سٹیشنوں پر اتنے ہزار ٹن کوئلہ پڑا ہوا ہے لیکن اس کو اٹھانے کے لئے ریلوے ویگنیں مہیا نہیں کی جاتیں - تو خواجہ صاحب مجھے سے اتفاق فرمائیں گے کہ اس کے لئے بھی ویگنیں درکار ہوتی ہیں - اور اس کے لئے بھی خالی ویگنیں ہی کوئلہ بھجوانی پڑتی ہیں - علاوہ ازیں کراچی کی بندرگاہ پر اگر سامان پڑا ہو اس کو لادنے کے لئے بھی خالی ویگنیں وہاں بھیجنی پڑتی ہیں -

مسٹر سپیکر - لیکن یہ سلسلہ تو شاید پہلے کبھی نہیں ہوتا تھا -

پارلیمنٹری سیکرٹری - یہ پہلے بھی ہوتا تھا لیکن اس سال زیادہ ہوا ہے -

Mr. Speaker : Will the Parliamentary Secretary term it as a change in the pattern of traffic ?

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ریلوے پر یہ پابندی عائد ہوتی ہے کہ جہاں بھی سامان لادنے کے لئے ملے اسے اٹھانا ہی پڑتا ہے خواہ وہ تجارتی نقطہ نظر سے اس کے لئے منفعت بخش ہو یا نہ ہو اور وہ نجی اداروں کی طرح نہیں کر سکتی کہ اگر کوئی سامان لے جانا اس کے لئے نقصان دہ ہو تو وہ اس کو اٹھانے سے انکار کر دے - اس لئے

ان گذارشات کے پیش نظر میں یہ درخواست کروں گا کہ ہمارے لئے یہ اخراجات لازمی تھے حالانکہ تخمینہ جات تیار کرتے وقت یہ اندازہ ضرور لگانا پڑتا ہے کہ ہمیں ایسے حالات میں بھی مال برداری کے لئے انتظامات کرنے پڑیں گے لیکن پھر بھی ان تخمینہ جات میں بعض اوقات فوری اور اہم تبدیلیاں کرنا ضروری ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے اس سے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہمیں تین ماہ میں دو لاکھ ٹن سیمنٹ مشرقی پاکستان لے جانے کی ضرورت پڑی تھی جس کے لئے خاص انتظامات کرنے ضروری تھے۔ قیام پاکستان سے لے کر آج تک اور بالخصوص پچھلے دس سالوں میں ریلوے نے جس کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہیں ۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ اس ملک میں جتنی تعمیر و ترقی بھی ہوئی ہے اس میں محکمہ ریلوے کا بہت بڑا حصہ ہے اور ذمہ داری شامل تھی۔ حکومت کے کسی پروگرام میں یا منصوبہ بندی میں اگر کوئی تبدیلی ہو تو اس کا اثر لازمی طور پر ریلوے پر پڑتا ہے۔ اسی لئے میں نے یہ عرض کیا ہے کہ سال رواں میں ٹریفک کے طریقے میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کی وجہ سے ہمیں خالی اور فالتو ویگنیں کراچی وغیرہ بھیجنی پڑی تھیں جس کے لئے ہمیں یہ اخراجات برداشت کرنے پڑ گئے تھے۔ لیکن محکمہ ریلوے نے ان تمام باتوں کے باوجود بھی یہ کوشش کی ہے کہ ان کے اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لیا جائے لیکن پھر بھی ہمیں یہ مطالبہ زر پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ ملک محمد اختر

صاحب کی اس تخفیف زر کی تحریک کو مسترد کیا جائے۔

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, what about that letter which you had ordered to be produced in the House ?

**Parliamentary Secretary :** I will produce that.

**Mr. Speaker :** The question is—

> That the total of Rs. 75,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses—Total New Expenditure—(Recurring) be reduced by Rs. 74,99,999.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next motion by Mr. Farooqi.

**Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Not moving.

**Mr. Speaker :** The cut motion is not moved. Next motion by Mr. Hamza.

**Mr. Hamza :** I beg to move—

> That the total of Rs. 75,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses—Total New Expenditure—(Recurring) be reduced by Rs. 100.

**Mr. Speaker :** Demand under consideration, motion moved is —

> That the total of Rs. 75,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses—Total New Expenditure—(Recurring) be reduced by Rs. 100.

**Minister for Finance :** Opposed.

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) - جناب سپیکر - محکمہ ریلوے بہت ہی خطرناک محکمہ ہے خطرناک اس لئے کہ یہ صوبائی اسمبلی جس کے تابع (یہ کہتے ہیں کہ) یہ محکمہ کام کرتا ہے اس سے اس قدر بے نیاز ہے کہ اس نے پچھلے دنوں کرایوں میں اضافہ کیا لیکن انہوں نے ہم سے اس بارے میں اجازت تو کیا لینی تھی ہم سے اس معاملے میں پہلے مشورہ کرنا بھی انہوں نے گوارا نہیں کیا - جناب سپیکر - مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس محکمے نے اپنی خود مختاری یا آزادی کا اعلان کرنے کے بعد کہا کہ وہ ہمارے اس ایوان میں مزید رقومات حاصل کرنے کے لئے تشریف نہیں لائیں گے - لیکن چند ایک دن کے بعد جناب وزیر خزانہ نے یہ ضمنی بجٹ اس ایوان میں پیش کر دیا - آپ یقین کیجئے کہ مجھے انتہائی حیرانی ہوئی -

جناب سپیکر - جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے محکمہ ریلوے نے باربرداری کے کرایوں کی شرح میں پانچ فیصد کے لگ بھگ اضافہ کر دیا ہے اور بیس اکیس مئی سے مسافروں کے کرایوں میں بھی اسی قدر اضافہ کیا ہے - آپ کو علم ہے کہ ان دونوں مدات یعنی باربرداری کے کرایوں اور مسافروں کے کرایوں سے جو آمدنی موجودہ مالی سال میں محکمہ ریلوے کو ہونی تھی وہ ٦٣,٦٣,٠٠,٠٠٠ روپے تھی - میں نے یہ حساب لگایا ہے کہ اگر کرایوں میں پانچ فیصد کے اس اضافے کو پیش نظر رکھا جائے

تو ریلوے کو امسال مزید چالیس لاکھ روپے کی آمدنی ہونی چاہئے ۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ جہاں انہوں نے تیل کی قیمتوں میں اضافے کی بناء پر مزید چالیس لاکھ روپیہ حاصل کرنے کی جو تحریک کی ہے یا جو مطالبہ زر پیش کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مطالبہ زر ان حقائق کے پیش نظر کسی صورت میں بھی اس ایوان میں نہیں پیش کیا جانا چاہئے تھا ۔ میں حیران ہوں کہ محکمہ ریلوے جس کے بارے میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرماتے ہیں ۔ کہ ہماری قومی ترقی میں یہ بہت ہی اہم رول ادا کرتا ہے ۔ یہ محکمہ اس قسم کا محکمہ ہے کہ قوم اگر آگے کو بڑھتی ہے تو یہ اپنے انجن کو پیچھے کی جانب چلاتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ آپ ہی سمجھتے ہیں کہ محکمہ ریلوے کو کتنی مراعات حاصل ہیں ۔ جو کہ روڈ ٹرانسپورٹ کو قطعی طور پر حاصل نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود آج سے تقریباً دو سال پہلے کرایوں میں پانچ فیصد کا اضافہ کیا گیا ۔ امسال پھر پانچ فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ اس کے باوجود یہ اس قدر خرچیلے اور بد انتظامی کا شکار ہیں کہ ان کا خرچ پھر بھی پورا ہونے میں نہیں آتا ۔ جہاں تک کراچی کی جانب خالی ڈبے بھگا کر لے جانے کا مسئلہ ہے ۔ یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری نے بذات خود یہ فرمایا ہے ۔ کہ کراچی کی جانب خالی ڈبے لے جانے کی ضرورت امسال پچھلے سالوں کے مقابلہ میں بہت کم رہی ہے ۔ جو وضاحت اس ضمنی بجٹ میں کی گئی ہے ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو دلائل پیش کئے ہیں ۔ وہ دلائل مجھے

پیش کرنے تھے - اور آپ کو یہ بھی یاد ہو گا بلکہ اس چیز کا علم ہے - کہ اس سال کراچی سے یا کراچی کی بندرگاہ کے ذریعہ سے مغربی پاکستان میں جو غلہ غیر ممالک سے درآمد ہوا ہے - اس کی مقدار پچھلے سالوں سے یقینی طور پر کم تھی اس کے علاوہ جہاں تک کھاد کی درآمد کا تعلق ہے - امسال یا موجودہ مالی سال کے دوران اس میں کوئی خصوصی اضافہ نہیں ہوا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم تقریباً دو لاکھ ٹن سے بھی زیادہ سیمنٹ اندرون ملک سے کراچی کی بندرگاہ کی جانب ریل کے ذریعہ لے گئے ہیں - اور اس کے علاوہ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری اور وزیر مالیات کو یہ بھی علم ہو گا کہ اس سال ہمارے صوبے میں مغربی پاکستان میں کئی لاکھ ٹن کپاس یا روئی زائد پیدا ہوئی ہے - اور اس زائد کپاس کے پیدا ہونے کی وجہ سے کئی لاکھ گانٹھیں اندرون ملک سے کراچی کی جانب ریلوں کے ذریعہ لے جائی گئی ہیں - اس لئے ان کی یہ دلیل کسی طور پر بھی وزنی نہیں ہے - بلکہ یہ بے معنی ہے عذرلنگ ہے - بلکہ کھلے دن ہمیں دھوکا دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس سال اندرون ملک سے کراچی کی جانب زیادہ خالی ڈبے لے جانے پڑے - جناب سپیکر - اس کے علاوہ آپ کو یہ بھی علم ہوگا - کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے صوبے میں گندم اور چاول کی پیداوار تمام پچھلے سالوں کے مقابلہ میں تقریباً چالیس فیصد زیادہ ہوئی ہے یہ گندم مئی اور جون کے دو مہینوں میں خصوصی طور پر ریل کے ذریعے ملک کے مختلف حصوں میں پہنچائی جا رہی ہے -

اور چاول وسط پنجاب کے علاقہ سے یا سابقہ صوبہ سندھ کے علاقہ سے کراچی کی جانب چونکہ ہم برآمد کرتے ہیں ۔ کچھ حصہ اس کا مشرقی پاکستان بھیجتے ہیں لے جایا جاتا رہا ہے ۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ ان کے حقائق کے پیش نظر جب کہ ہماری قومی آمدنی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ذرائع آمدورفت اور نقل و حمل کے وسائل کو زیادہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ ریلوے کی آمدنی میں کمی واقع ہوئی ہو ۔ جناب سپیکر ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ محکمہ انتہائی بدانتظامی کا شکار ہے ۔ اور اس بدانتظامی کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ کرایوں میں اضافہ ، باربرداری میں اضافہ یا زیادہ مسافروں کے سوار ہونے کے باوجود اس محکمہ کی آمدنی دن بدن کم ہوتی چلی جا رہی ہے ۔ ایک جانب تو جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرماتے ہیں ۔ کہ ہمیں صوبے کے بعض علاقوں سے کوئلے کو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں لے جانا پڑا ۔ اس لئے ہمیں بہت دقتیں پیش آئیں اور زیادہ خرچ کرنا پڑا ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے بالکل ایک متعلقہ بات ان سے دریافت کی تھی ۔ اور انتہائی موزوں اور مناسب بات تھی کہ آیا یہ کوئلہ پہلے سال ہی سابقہ بلوچستان سے مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں پہنچایا گیا یہ کوئی نئی صورت حال نہ تھی بلکہ میں تو یہ سمجھتا تھا ۔ کہ جب آپ کا محکمہ کرایوں میں اضافہ کر چکا ہے ۔ باربرداری کے کام کو زیادہ کر رہے ہیں ۔ آپ کیلئے لازم تھا ۔ کہ جب جنرل بجٹ ریلوے کا پیش کرتے ۔ ہمیں یہ بتاتے کہ آپ نے

پچھلے سال کے مقابلہ میں اتنے کروڑ روپیہ زیادہ کمایا ہے - اور اتنے کروڑ روپیہ آپ نے منافع کی صورت میں اس قوم کے خزانے میں جمع کیا ہے - لیکن صورت حال بالکل اس کے برعکس ہے - جناب سپیکر - حقیقت یہ ہے کہ محکمہ ریلوے اپنی بدانتظامی اور رشوت کی وجہ سے بدنام ہو چکا ہے - اور اس بدنامی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے - ایک جانب تو محکمہ ریلوے کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے - کہ ہمارے گاہکوں میں کمی ہے - ہمارے خالی ڈبے بھاگتے ہیں - لیکن دوسری جانب آپ منڈی میں تشریف لے جائیے - آپ کسی علاقہ کے کاروباری لوگوں سے دریافت کر لیجئے کہ ڈبے مہیا کرنے کے لئے رشوت ایک معمول ہے - جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا - اگر آپ کے ڈبے خالی چلتے ہیں تو آپ کو لوگوں کے گھروں میں جانا چاہیئے اور ان سے کہنا چاہیئے کہ آئیے ہم آپ کو سہولیات مہیا کرتے ہیں - آپ کی ہر جائز تکلیف کو رفع کرنے کے لئے تیار ہیں - آپ کے سامان کو ہم ہر وقت منزل مقصود پر پہنچائیں گے - اور اب جو ہمارے محکمہ میں چوری چکاری ہوتی تھی - ہم اس کو قطعی طور پر ختم کر دیں گے یا قطعی طور پر ختم نہ کر سکیں گے تو اس کو کم از کم جو کہ انسان کی طاقت میں ہے کم سے کم کر دیں - لیکن ایک جانب تو ریلوے کا محکمہ ہے - جس کو اتنی سہولیات حاصل ہیں - کہ تمام کی تمام مشینری جو باہر سے درآمد کرتے ہیں ان کو بونس ووچر کے ذریعے درآمد نہیں کرنی پڑتی - دوسری جانب ٹرک ہیں - دراصل روڈ ٹرانسپورٹ

کے ساتھ اس وقت شدید competition ہے ۔ اور اس competition میں ریلوے کی ناکامی اس امر کا بین ثبوت ہے ۔ کہ وہ اعتراضات جو میں نے اپنی اس کٹوتی کی تحریک کے سلسلے میں آپ کے سامنے یا اس ایوان کے سامنے پیش کئے ہیں ۔ وہ سو فیصد درست ہیں ۔ آپ کیا یہ نہیں جانتے کہ وہ تیل جو آپ استعمال کرتے ہیں ۔ وہی تیل ٹرکوں والے استعمال کرتے ہیں ۔ آپ کی پٹری زیادہ بہتر ہے ۔ کبھی جناب پارلیمنٹری سیکرٹری کو اپنی کار میں کراچی جانے کا اتفاق ہوا ہے ۔ ان کو یہ علم ہوگا کہ سڑک کی حالت ناگفتہ بہ تھی ۔ لیکن بیشتر معزز حضرات کار میں سفر کرنا پسند نہیں کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ محض ٹرک ہی خراب نہیں بلکہ ٹرکوں یا لاریوں کے جو پرزہ جات ہیں وہ مارکیٹ میں بہت ہی مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں ۔ اور اگر دستیاب ہوتے بھی ہیں تو بہت زیادہ مہنگے ہوتے ہیں ۔ ٹائروں کی بھی یہی کیفیت ہے ۔ اور پھر ان کی تکالیف یا ان کے مسائل محض یہیں ختم نہیں ہو جاتے ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ اگر لائلپور ۔ سرگودھا یا پشاور سے ایک ٹرک کراچی کی جانب جاتا ہے تو اس کو کراچی پہنچنے تک کم از کم بیس پچیس جگہ لازمی رشوت ادا کرنی پڑتی ہے ۔ جو کہ آپ کے ویگن کو جو یہاں سے چلتا ہے ادا نہیں کرنی پڑتی ۔ کم از کم پولیس والوں کو اسے رشوت نہیں دینی پڑتی ۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اگر رشوت وصول کی جاتی ہے تو محکمہ ریلوے کے اپنے اہلکار وصول کرتے ہوں گے ۔ لیکن اس کو جگہ جگہ رشوت ادا نہیں کرنی پڑتی ۔ جہاں سے مال بک کرایا جاتا

ہے وہاں ادا کی جاتی ہے یا کراچی والے ہم سے زبردستی رشوت وصول کرکے موٹے ہوتے جا رہے ہیں ۔ میں تمام کراچی والوں کو نہیں کہتا خصوصی طور پر محکمہ ریلوے کے وہاں جو چھوٹے چھوٹے اہلکار ہیں ۔ لیکن میں پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ جب میں چھوٹے چھوٹے اہلکار کا نام لیتا ہوں تو میں یہ زیادتی ان غریبوں کے ساتھ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ مجھے اس امر کا یقین ہے اور میرے پاس زلدہ ثبوت موجود ہیں کہ اس محکمہ میں اگر کوئی منظم طریقہ رائج ہے تو وہ محض رشوت وصول کرنے کا ہے ۔ اور اس سلسلہ میں لازمی طور پر اس محکمہ کے جو معزز - - - - - - -

**Minister for Finance :** Question !

مسٹر حمزہ ۔ اس محکمہ کے جو معزز اور بڑے بڑے افسران ہیں ، وہ قابل تعریف ہیں اور اگر میرے بس میں ہوتا تو میں زیادہ رشوت وصول کرنے پر ان کے لئے ضرور کوئی تمغہ تجویز کرتا - - - -

**Minister for Finance :** You are very unfair.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں وہی باتیں کہتا ہوں جو میرا بھائی آج سے تین چار سال پہلے کیا کرتا تھا - - - (قطع کلامیاں)

**Minister for Finance :** You are very unfair.

**Mr. Speaker :** No cross talk, please.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان کی تقاریر اور ان کی اپنی زبان مبارک سے نکلے ہوئے وہ الفاظ پیش کر سکتا ہوں جو وہ اس ایوان میں کہتے رہے ہیں ۔

**Minister for Finance :** I never said that the senior officers of the Railway Department had been taking bribes. I never said that. I challenge this statement.

مسٹر حمزہ ۔ اصل میں گنہگار تو وہ چھوٹے ہی ہوتے ہیں ۔ بڑے تو کبھی گنہگار ہوتے ہی نہیں ۔ پانی ہمیشہ نیچے کو ہی جاتا ہے اور یہ دنیا کا پرانا مسلمہ اصول ہے ۔ ۔ ۔ ۔

**Minister for Finance :** I have only said that you are making an incorrect statement.

مسٹر حمزہ ۔ یہ تو آپ کو کہنا ہی چاہئے ۔ آپ سے اور توقع ہی کیا کی جا سکتی ہے ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں) ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ٹرکوں کے ذریعے باربرداری کا جو کام ہوتا ہے اس کے کرنے والے لوگوں کو یا اس کاروبار سے متعلق جو افراد ہیں ان کو بہت سی دقتیں درپیش ہیں جو کہ ریلوے کو درپیش نہیں ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود ٹرکوں کے ذریعہ لوگ اپنا مال بھیجنا پسند کرتے ہیں کیونکہ منزل مقصود پر مال محفوظ پہنچ جاتا ہے ۔ زیادہ جلدی پہنچ جاتا

ہے بلکہ بیشتر حالات میں کم کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔
جناب سپیکر ۔ ریلوے کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ صورت حال کیوں نمودار ہو رہی ہے ۔ ریلوے ایک ایسا محکمہ ہے جو کہ پاکستان کا سب سے بڑا صنعتی ادارہ ہے ۔ اور اس کو بحیثیت ایک صنعتی ادارے کے اس طریقے سے چلانا چاہئیے جس طرح کہ ایک کاروباری آدمی اپنے ذاتی کاروبار کو چلاتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ جو دو مدات مطالبہ زر کی ہیں ' ایک اور مطالبہ زر لازمی طور پر ان میں شامل ہے لیکن اس کا ذکر نہیں ہے ۔ جناب سپیکر ۔ وہ مد ہے چوری چکاری کھاتے کی ۔ آپ کو یاد ہوگا آج سے دو تین دن پہلے جناب ملک اختر نے ریلوے کے متعلق جب ایک تحریک التواء پیش کی تو انہوں نے بتایا کہ ریلوے میں رشوت ستانی بہت عام ہے اور محکمہ انسداد رشوت ستانی نے جب چھاپہ مارا تو دو لاکھ روپیہ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب ۔ یہ بات متعلقہ ڈیمانڈ سے یا اس کٹ موشن سے کیسے relevant ہے ؟

**Minister for Finance :** That is a different question.

مسٹر حمزہ ۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ تیل پر زیادہ خرچ ہوا تو دراصل اس تیل میں سے کافی حصہ چوری ہو جاتا ہے ۔ یہ تیل انجن میں نہیں جلتا بلکہ انجن کے

کے علاوہ کسی اور جگہ جلتا ہے ۔ چاہے کہیں جاتا ہے لیکن ریلوے اس کو استعمال نہیں کرتی ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں) میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ خرچ جو دن بدن بڑھ رہا ہے ۔ اس خرچ کے بڑھنے کی بہت بڑی اہم وجوہات میں سے ایک یہ ہے ۔ خرچ تو بڑھنا چاہئیے بشرطیکہ یہ ضروری ہو ۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ۔ جائز کاموں کے لئے خرچ ہوتا ہے ۔ لیکن جو ناجائز خرچ ہیں وہ محکمہ ریلوے کو پیچھے کی طرف گھسیٹ رہے ہیں یقین کیجئے اگر یہی صورت حال رہی تو میں کہوں گا کہ آپ ہماری قوم کو ڈبونے کی کوشش کرتے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ فلاں محکمہ میں یا فلاں ڈیپارٹمنٹ میں محکمہ انسداد رشوت ستانی کے افسران نے چھاپہ مارا تو تقریباً دو لاکھ روپے کا مال خورد برد پایا گیا ۔ تو جناب وزیر قانون نے اس کا بہت ہی اچھا، کیا ہی خوبصورت جواب دیا ۔ فرمانے لگے کہ مال خورد برد تو نہیں ہوا لیکن مال جو وہاں تیار کیا جاتا تھا اس کے اعداد و شمار غلط بتائے ہوئے تھے ۔ چلئے ہزار دو ہزار کی مالیت کے اعداد و شمار اگر غلط بتا دیئے جائیں یا کوئی سامان خورد برد ہو جائے تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن ایک ایک چوری میں اگر دو دو لاکھ روپے کا سامان خورد برد ہو جائے یا سامان جو تیار کیا ہے وہ دو لاکھ روپے کا زائد بنا دیا جائے تو آپ اندازہ لگائیے کہ اس محکمہ کی انتظامیہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہو سکتی ہے ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں) جناب سپیکر ۔ میں سلیپرز کے بارے میں یہ نہیں کہتا ۔ میں تیل کے بارے میں کہتا ہوں

اور آپ اندازہ لگائیے کہ محکمہ خود اعتراف کرتا ہے کہ ہمارے تمام اعداد و شمار bogus ہیں - بے معنی ہیں - محض دکھلاوے کے لئے دیئے جاتے ہیں - اسے فارسی میں کہتے ہیں یک نہ شد دو شد - محض چوری نہیں ہے ساتھ سینہ زوری بھی ہے - ہیرا پھیری بھی ہے - اور آپ بتائیے کہ ہیرا پھیری اگر ایک چھوٹا موٹا قلی کرے گا تو وہ دو لاکھ کی ہیرا پھیری تو کبھی نہیں کر سکتا - اس لئے میں اپنی اس کٹوتی کی تحریک کو پیش کرنے پر مجبور تھا اور میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری سے جو میرے بھائی ہیں اور اس ایوان کے معزز رکن ہیں ' ان سے کہوں گا کہ ٹھیک ہے کہ آپ پارلیمنٹری سیکرٹری ہیں - آپ کو کچھ معمولی سی مراعات بھی حاصل ہیں اور درحقیقت آپ کو اتنی بھی مراعات حاصل نہیں جو ایک چھوٹے سے آفیسر کو حاصل ہوتی ہیں - اس لئے ان کے تمام کئے کرائے جو گناہ ہیں ان کو آپ اپنے ذمہ کیوں لیتے ہیں - آپ ہمارے بھائی ہیں - ہم اگر غلطی پر ہیں تو ہمیں بتائیے کہ ہم غلطی پر ہیں - ہم اپنی غلطی ماننے کے لئے تیار ہیں - لیکن ہمارے بھائی ہو کر تھوڑی سی مراعات کے لئے آپ کم از کم قوم کے ساتھ تو زیادتی نہ کریں - چلئے اگر ساری قوم کے ساتھ زیادتی بھی کریں کم از کم چکوال والے علاقہ کے لوگ آپ کی یہ تقاریر سن کر ہنستے ہوں گے - اور آپ جب جائیں گے تو وہ آپ کو کتنا مذاق کریں گے - یقین کریں وہ آپ کو طعنہ دیں گے - - - -

Mr. Speaker : No personal remarks. Yes, Sardar Ashraf.

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ جناب حمزہ صاحب نے اس مطالبہ زر کے متعلق کم اور دوسری general یا فروعاتی باتیں زیادہ کی ہیں ۔ جناب والا ۔ مناسب تو یہ تھا کہ ان تمام اعتراضات کا جو جناب حمزہ صاحب نے محکمہ میں بددیانتی ۔ رشوت خوری اور نااہلی کے متعلق کئے ہیں ان کا جواب ریلوے بجٹ پر جنرل ڈسکشن کے دوران دیا جاتا ۔ جناب والا ۔ جناب حمزہ صاحب کو اچھی طرح پتہ ہے اور یہ معزز ایوان اور عوام محکمہ ریلوے کی کارکردگی سے اچھی طرح آگاہ ہیں کہ ۱۹۴۷ء کے بعد محکمہ ریلوے کو کن مشکل حالات سے گذرنا پڑا اور کس مستعدی سے محکمہ ریلوے نے اپنے آپ کو اس اہل بنایا کہ وہ تمام تر ضروریات جو کہ ملکی حالات کے تحت تھیں ، ان کو پورا کیا اور ملک کی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے جو بھی ذمہ داریاں محکمہ ریلوے پر ڈالی گئیں ، محکمہ نے ان کو نہایت خوش اسلوبی سے اور اچھے طریقے سے نبھایا ۔ جناب والا ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران جو کارکردگی محکمہ ریلوے نے دکھائی ہے وہ قابل داد ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ محترم دوست کس ڈیمانڈ پر بول رہے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ زیر بحث مطالبہ زر پر ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے آپ سے نہیں پوچھا ۔ میں نے سپیکر صاحب سے پوچھا ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ مجھے اپنے دوستوں سے گلہ ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ حالت تو یہ ہے کہ ہم تو معاملہ کو concise کرکے بحث کرتے ہیں یعنی ہم تو باقاعدہ ٹکٹ لے کر چلتے ہیں اور یہ پلیٹ فارم پر ہی ادھر ادھر پھرتے ہیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میرے دوست حمزہ صاحب نے اگرچہ کوئی ایسی متعلقہ بات نہیں کی پھر بھی میرے لئے ان کے ارشادات کا جواب دینا ضروری ہے ۔ مجھے انتہائی رنج ہوا کیونکہ میں ان سے توقع نہیں رکھتا تھا اختر صاحب کرتے تو مجھے حیرانی نہ ہوتی ۔

جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ریلوے کی حسن کارکردگی کا سہرا ریلوے بورڈ ، انتظامیہ اور اس کے سینئر افسران کے سر پر ہے ۔ اور یہ کہہ دینا کہ وہاں رشوت ہے بددیانتی ہے یا بدعنوانی ہے اچھی بات نہیں ۔ ایسی باتیں ان کو زیب نہیں دیتیں ۔ کیونکہ جب بھی وہ کسی چیز کو ہمارے سامنے لاتے ہیں یا ریلوے بورڈ کے نوٹس میں لاتے ہیں اس پر فوری طور

پر کارروائی کی جاتی رہی ہے۔

حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ریلوے کی انتظامیہ نے ۵ فیصد کرایہ میں اضافہ کر دیا لیکن اسمبلی پر زیادتی کی ہے اور کسی قسم کی اطلاع نہیں دی میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ ریلوے بورڈ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ سیکشن ۴۲ کے تحت کرایوں میں اضافہ کر دے۔ اسی اختیار کے تحت یہ اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ اگلے سال میں جائے گا۔ اور آپ کے سامنے پیش ہوگا۔ اس وقت ان مدات میں شمار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پھر انہوں نے خالی گاڑیوں کے متعلق فرمایا ہے کہ اس سلسلہ میں میں نے جو arguments دئے ہیں وہ انہیں دینے چاہئیں تھے۔

جناب والا۔ اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ تمام حالات جو پیدا ہوئے ہیں ریلوے کے لئے ممکن نہیں ہوتا کہ اس بات کا تعین کر لے کہ سال کے دوران ایکسپورٹ اور امپورٹ کی پوزیشن کیا ہوگی۔ میرے فاضل دوست نے کہا ہے کہ دو لاکھ ٹن سیمنٹ ویگنوں میں بھر کر بھیجا گیا تھا اور میں نے جو statement دی تھی وہ غلط تھی۔ دراصل پوزیشن یہ تھی کہ سیمنٹ کو دو اڑھائی ماہ کے عرصہ میں مشرقی پاکستان بھیجنا تھا۔ اس کے علاوہ دوسری جگہ ویگنیں بھیجی جاتی رہی ہیں جو واپسی پر خالی آئیں۔ جس عرصہ میں وہ empty ویگن کراچی بھیجے جاتے رہے ہیں ان کو وہاں سے سامان لے کر آنا تھا لیکن وہاں سامان موجود نہ تھا جس کو یہاں لانا ہوتا اسلئے انہیں خالی آنا

پڑا ۔ پہلے تو کوئلہ سے کوئلہ آتا رہا ہے ۔ اس سال کوئلہ کی امپورٹ بہ نسبت سابقہ سالوں کے کم ہوئی ہے ۔ کیونکہ دوسری جگہوں سے کوئلہ کی فاضل مقدار اٹھانی مقصود تھی اس طرح سے یہ جو امپورٹس اور ایکسپورٹس میں imbalance ہو گیا تھا وہ اسی وجہ سے تھا ۔ نیز عرصہ نہایت قلیل تھا ۔ اور تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے غیر متوقع نقل و حرکت کرنی پڑی ۔ اس کے لئے یہ اعتراضات کئے گئے تھے ۔ مجھے توقع تھی کہ فاضل دوست جناب خواجہ صاحب اور حمزہ صاحب ریلوے کی کارکردگی کی تعریف کریں گے کیونکہ ریلوے نے غیر مناسب غیر واضح اور غیر متوقع حالات کی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھایا ہے اس کے لئے فاضل دوستوں نے چند باتیں کی ہیں لیکن فروعی باتیں زیادہ کی ہیں مجھے اس سے رنج ہوا ہے ۔

میرے خیالات اور میری تقریر کو سن کر صرف چکوال والے ہی پسند نہیں کریں گے بلکہ ٹوبہ ٹیک سنگھ والے بھی میری تقریر سن کر ریلوے کی حسن کارکردگی کی تعریف کریں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کے حسن کی تعریف کریں گے لیکن ریلوے کے حسن کی نہیں کریں گے ۔

**Mr. Speaker :** I will now put the cut motion to the House. The question is —

That the total of Rs. 75,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses—

Total New Expenditure—(Recurring) be reduced by Rs. 100.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** In view of the rejection of the cut motion, the next cut motion of Major Muhammad Aslam Jan is out of order.

Next cut motion from Khawaja Muhammad Safdar.

**Minister of Finance :** I think you wouldn't move it.

خواجہ محمد صفدر - میرے دوست سردار اشرف صاحب نے کچھ ایسی باتیں کہی ہیں کہ میں ان کا جواب دینے پر مجبور ہوں -

Sir I beg to move—

That the total of Rs. 75,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses—Total New Expenditure—(Recurring) be reduced by Re. one.

**Mr. Speaker :** Demand under consideration, motion moved is —

That the total of Rs. 75,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses—Total New Expenditure—(Recurring) be reduced by Re. one.

**Minister of Finance :** Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ -۱) - جناب والا - اس زر کثیر کی شکل میں جو مطالبہ زر نمبر ۱ اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے اس کے پیش کرنے کی دو وجوہات بتائی گئی ہیں ایک وجہ تو یہ ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے fuel oil پر کوئی ڈیوٹی عائد کر دی گئی تھی اس کی وجہ سے تقریباً ۴۰ لاکھ روپیہ ریلوے کو زیادہ صرف کرنا پڑا - بہر حال یہ ایک متنازعہ فیہ مسئلہ ہے کہ آیا کوئی گورنمنٹ کسی ٹیکس کا اطلاق سابقہ زمانے پر کر سکتی ہے یا نہیں - میرے خیال میں ایسا نہیں کیا جا سکتا - چونکہ یہ مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے اس لئے اسے زیر بحث لانا مناسب نہیں - البتہ اس حقیقت کو معلوم کرنا ضروری ہے کہ آیا اس قسم کی کوئی چٹھی محکمہ ریلوے کو موصول ہوئی ہے جس کی رو سے اپریل ، مئی ، جون اور جولائی کے کچھ دنوں میں جب انہوں نے تیل خرچ کیا تھا یا خریدا تھا بعد میں ڈیوٹی ادا کرنا پڑی - میری ذاتی رائے یہ ہے کہ کسی قسم کا ٹیکس یا ڈیوٹی عائد نہیں کی جا سکتی جس کا تعلق زمانہ ما سبق سے ہو - ہر قسم کا ٹیکس ، سیس یا ڈیوٹی آئندہ کے لئے تو لگائی جا سکتی ہے لیکن سابقہ زمانے کے لئے آئین کی رو سے نہیں لگائی جا سکتی - چونکہ مرکزی حکومت نے ایسا کیا ہے ہم اس وقت اس پر بحث نہیں کر سکتے - جناب والا - اس مطالبہ زر کے دو حصے ہیں جو ۳۵ لاکھ روپیہ پر مشتمل ہیں اس کے لئے یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ رقم اس لئے زائد صرف کرنا پڑی ہے کیونکہ بہت سی خالی گاڑیاں صوبہ کے شمالی حصوں سے بندرگاہ کراچی

بھیجنا پڑی ھیں اور سال رواں میں ھماری ٹریفک کی نوعیت اس قسم کی ھو گئی تھی یہ ھے ان کا دعویٰ یا کم از کم بیان جو انہوں نے دیا ھے - لیکن میری رائے میں یہ وجہ حد درجہ غلط اور بے بنیاد ھے - جناب والا - محترم فائننس منسٹر صاحب ماشاءاللہ معاملہ فہم ھیں وہ ان حالات سے بخوبی باخبر ھیں اور میرے دوست سردار اشرف خان بھی ان معاملات کو اچھی طرح جانتے ھیں اور سمجھتے ھیں مجھے معلوم نہیں کہ یہ کیسے فروگذاشت ان سے ھو گئی ھے ان حالات سے باخبر ھوتے ھوئے اور ان حالات کو جانتے ھوئے جو اس صوبے کو درپیش ھیں اور کئی سال سے در پیش ھیں اور آئندہ بھی اسی قسم کے حالات جاری رھیں گے انہوں نے ان حالات کو مدنظر نہ رکھتے ھوئے یہ فقرے اس میں کیسے لکھ دئے کہ اس سال رواں میں ٹریفک کی ھیئت تبدیل ھو گئی ھے اور خالی ڈبے up country سے بندرگاہ کی طرف سے زیادہ لے جانا پڑے ھیں - جناب والا - میں جناب فائننس منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ھوں اور یقیناً مجھ سے زیادہ وہ اس مسئلہ کے متعلق باخبر ھوں گے - بنیادی صورت حال جو کہ اس صوبے کو درپیش ھے وہ یہ ھے کہ ھماری درآمدات ھماری برآمدات سے وزن میں اور volume میں دونوں صورتوں سے کئی سال سے زیادہ ھیں جب سے کہ یعنی ۱۹۵۵ء کے بعد سے اس صوبے میں اناج کی کمی واقع ھوئی تو اناج کی درآمدات میں جوں جوں اضافہ ھوا توں توں ھماری ریلوے کے لئے لازم ھوتا گیا کہ وہ خالی ڈبے اپنی بندرگاہ پر پہونچائے تا کہ وہ اناج

کو اندرون ملک لایا جا سکے ۔ تو آپ ان حالات کو دیکھیں کہ ہماری درآمدات برآمدات سے کئی گنا بڑھ گئی ہیں اور کئی سالوں سے یہ pattern چلا آ رہا ہے اور آئندہ کئی سالوں تک یہی pattern چلتا رہے گا جب تک کہ ہماری درآمدات وزن اور حجم کے اعتبار سے ہماری درآمدات سے بڑھ نہیں جائیں ۔ جیسا کہ میری دلی خواہش ہے کہ ہماری برآمدات بڑھ جائیں اور درآمدات کم ہو جائیں پھر بھی ہماری جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ ہمیں خالی ویگن بندرگاہ سے اندرون ملک میں لانا پڑیں گے یعنی ایک طرف سے خالی ویگن ضرور آنا ہوگی ۔ مختصر یہ کہ اگر ہماری درآمدات میں کمی ہو جائے تو ایسی صورت میں موجودہ pattern کے برعکس ہو جائے گا لیکن ریلوے کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ ہمارے ملک میں صرف ایک ہی طرف بندرگاہ ہے اگر ہمارے ملک کے شمال میں بھی بندرگاہ ہوتی مغرب میں بھی بندرگاہ ہوتی اور جنوب میں بھی بندرگاہ ہوتی تو پھر یہ pattern قائم نہیں رہ سکتا تھا ۔ پھر ہم ہر طرف سے درآمدات اور برآمدات بھی کرتے اور ہمارے ذرائع نقل و حمل کے pattern میں بھی ہمواری آ سکتی تھی سال کے مختلف مہینوں میں یہ pattern تبدیل ہوتا رہے گا اور تبدیل ہوتا رہا ہے مثال کے طور پر بعض ایسے مہینے ہیں جن کے دوران میں ہماری درآمدات بڑھ جاتی ہیں اور بعض مہینے ایسے ہیں جن کے دوران ہماری برآمدات بڑھ جاتی ہیں اس کا انحصار ہماری درآمدات اور برآمدات کی پالیسی پر ہی نہیں ہے بلکہ season پر بھی ہے فرض کیجئے کہ کپاس کا موسم ہے تو کپاس باہر

لے جانے کی ضرورت پیدا ہو جائیگی - لیکن فرض کیجئے کہ کپاس کا بھی موسم نہیں ہے اور چاول کا بھی موسم نہیں ہے اور ہماری درآمدات گندم پر مشتمل ہیں تو اس کی درآمد شروع ہو جائیگی - ویسے آپ نے جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے بہت ہی معقول سوال کیا تھا کہ یہ ہر سال واقع ہو رہا ہے اور پہلے تو کبھی کبھی ہوتا تھا تو جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس کا جغرافیائی پوزیشن سے تعلق ہے اس کا ہماری درآمدات اور برآمدات سے تعلق ہے اور ہماری ضروریات سے اس کا تعلق ہے لیکن صرف ایک سال میں ہماری درآمدات میں یہ تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور نہ ایک سال میں جغرافیائی پوزیشن میں تبدیلی ہوئی ہے اور نہ جغرافیائی پوزیشن میں تبدیلی ہو سکتی ہے - جناب والا - آپ نے جو سوال کیا تھا اس کے لئے میں آپ کی توجہ قرطاس ابیض جو سال رواں کے بجٹ کے ساتھ ہمیں دیا گیا ہے کے صفحہ ۱۴- کی طرف دلاتا ہوں - جناب والا - اس کی دسویں اور بارھویں لائن آپ ملاحظہ فرمائیں :-

> "Firstly, the unusual conditions prevailing during the last year and unforseeable changes in the pattern of traffic during the current year put an undue strain on railway operations. During the current year, in particular,....."

They are talking about 1966-67.

> "....the priorities that had to be established in the national interest resulted in large scale movement of empty wagon to the port....."

Exactly the same words.

> ".....and handling of lower grade traffic adversely affected the figures of traffic and greatly reduced the railway earnings. Bunching of foodgrain ships took place which, combined with long hauls required for moving wheat upcountry, again resulted in large scale movement of empty wagons from far away points to the port."

جناب والا - اس سال میں ہماری صورت حال اس سے مختلف ہے اور بہتر ہے یعنی ریلوے کے حق میں ہے - بہتر اس لئے کہتا ہوں کہ یہ نہ صرف ملک کے حق میں ہے بلکہ ریلوے کے بھی حق میں ہے اور یہ جو بہانہ تراشا گیا ہے یہ ان حالات کے پیش نظر غلط ہے اور بے بنیاد ہے - جناب والا - اگر جناب قائد ایوان اور وزیر زراعت یہاں اس وقت تشریف فرما ہوتے تو شائد پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کی اس سابقہ یا اس سے سابقہ تقریر پر غصہ دکھاتے یا روتے یا کیا کرتے میں کچھ نہیں کہہ سکتا وہ تو کہتے ہیں کہ تین لاکھ گانٹھیں روئی کی سال رواں میں زیادہ پیدا ہوئیں جو ہم نے ایکسپورٹ کی ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ ۴- لاکھ ٹن چاول ہم نے سال رواں میں ایکسپورٹ کیا تھا جو کہ پچھلے سال نہیں کیا تھا - پچھلے سال تین لاکھ ٹن تھا ان کا دعویٰ یہ ہے کہ پچھلے سال ۲۵- لاکھ ٹن گندم درآمد کی گئی تھی اور اس سال ہم نے ۸- لاکھ ٹن درآمد کی ہے تو درآمد اور برآمد میں تقریباً سابقہ حالات سے مختلف حالات پیدا ہو چکے ہیں اور ہماری برآمدات بڑھ گئی ہیں - کم سے کم

سال رواں میں ہماری درآمدات کم ہو چکی ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اور میں اس پر خوش ہوں ابھی جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے اپنی فصیح و بلیغ تقریر میں ارشاد فرمایا تھا کہ دو لاکھ ٹن ہمیں سیمنٹ بھی بھیجنا پڑی یعنی جو کچھ یہاں تحریر ہے اس کے خلاف انہوں نے نہ صرف دلیل پیش کی بلکہ جو کچھ میں نے کہا ہے اس کا ثبوت مہیا کیا اور جو کچھ انہوں نے کہا ہے اس کو غلط بے بنیاد ثابت کیا اگر کوئی اور وجہ ہوتی تو میں مان لیتا جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ وجہ ہرگز نہیں ہے کہ یہ ۳۵- لاکھ روپیہ اس لئے زیادہ صرف کرنا پڑا کہ انہیں خالی ویگن up country سے بندرگاہ کی طرف لے جانا پڑے ۔ یہ وجہ موجودہ حالت میں کسی صورت سے درست نہیں ہے ۔ اگر یہ وجہ درست ہو اور فرض کیجئے کہ ہم بحث کی غرض سے اسے قبول کر لیں تو سابقہ سال میں بھی یہ حالت تھی اگر آپ تمام سالوں کا قرطاس ابیض نکالیں تو ہر ایک میں یہی لائن لکھی ہوئی ملے گی ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کہ پہلے سے یہی لکھ کر رکھ دیا گیا ہے کہ جب کبھی تیل زیادہ صرف ہوا ہو تو اس کی یہی وجہ لکھ کر بتا دیجائے ۔ محکمہ ریلوے نے آنکھیں بند کرکے اور اپنے دماغ کو غیر حاضر کرکے یہ نوٹ لکھ دیا ہے ۔ جس کا نہ کوئی سر ہے نہ پیر ہے ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ زیادہ خرچ ۳۵ لاکھ روپے کا یہ بھی حقیقت میں ہماری ریلوے کی اچھی کارکردگی کا ایک مظہر ہے ۔ بڑی جانفشانی سے کام

کیا جا رہا ہے اور اخراجات میں کمی واقع ہو رہی ہے اور آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن مجھے ان کے ارشادات کو تامل سے قبول کرنا پڑتا ہے بلکہ اگر میں یہ کہوں اگر وہ ناراض نہ ہوں کہ انہوں نے جتنی باتیں کی ہیں انہوں نے ساری کی ساری بے سروپا کی ہیں ان کی کوئی بنیاد نہیں ۔ ریلوے کی اہلیت اور اس کی کارکردگی کا مظہر صرف ایک اور صرف ایک بات ہو سکتی ہے کہ انہوں نے اس ملک کے خزانے میں کس قدر روپیہ جمع کیا ۔ کس قدر ان کا منافع ہے ۔ جناب والا ۔ محترم وزیر خزانہ کو یاد ہوگا کہ انہوں نے پچھلے سال ہمیں یہ مژدہ سنایا تھا اپنی بجٹ تقریر پیش کرتے ہوئے کہ سال رواں کی مدت میں تقریباً ۶۴ کروڑ روپیہ کی آمدنی میں سے ۲۰ لاکھ روپیہ کی رقم خالص منافع کی شکل میں آئے گی جو کہ ریلوے ریزرو فنڈ میں منتقل کی جائے گی ۔ جناب والا ۔ اگر وہ شاید بھول گئے ہوں تو میں انہیں یاد دلا دوں کہ ریلوے بجٹ سن ۶۷-۶۸ کے صفحہ ۴ پر آپ غور فرمائیں کہ اس میں انہوں نے خالص منافع آئٹم نمبر ۲۵ پر ۲۰ لاکھ روپیہ ظاہر کیا تھا اور متوقع آمدنی ۶۴ کروڑ ۶۳ لاکھ تھی ۔ متوقع خرچ ۵۷ کروڑ ۶۷ لاکھ ۹۹ ہزار اور خالص منافع ۲۰ لاکھ روپیہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ۷۵ لاکھ روپیہ دیگر اخراجات میں بھی صرف کیا ہے تو نتیجہ کیا نکلا ۔ اس اعلیٰ کارکردگی کے نتیجہ میں ۵۵ لاکھ کا خسارہ واقع ہو گیا ۔ ۵۵ لاکھ روپیہ سال رواں میں سے یہ اعلیٰ کارکردگی کا نتیجہ ہے کہ ہمیں خسارہ واقع ہو گیا ہے ۔ سابقہ سال میں

بھی صرف ۵ لاکھ روپیہ ان کا خالص منافع تھا وہ بھی سال کے آخر میں امید کی گئی تھی اور بالآخر سال کے آخیر پر خسارے میں تبدیل ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قومی سرمائے کا ضیاع ہے۔ اسراف ہے انہوں نے سال رواں میں ۳۵ لاکھ روپے کا تیل زائد استعمال کیا ہے اس رقم کے علاوہ جو کہ ایک ڈیوٹی کی شکل میں ادا کرنی تھی۔ ہم جناب والا۔ اس کو کیسے اعلیٰ کارکردگی کا مظہر خیال کریں۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے اخراجات اور آمدنی کا تناسب کیا ہے اگر مناسب تناسب نہیں رہتا تو اس کو ہم اعلیٰ کارکردگی تو نہیں کہہ سکتے کوئی اور نام دے سکتے ہیں۔ تو جناب والا۔ اس کے لئے میں آپ کی خدمت میں صرف ایک اور بات اس ضمن میں عرض کروں گا اور وہ یہ ہے کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں سال رواں میں پہلے ہی تیل کے اخراجات میں ۱۰ لاکھ روپیہ کا اضافہ کیا گیا تھا ریلوے بجٹ کا صفحہ ۲۶ جناب ملاحظہ فرمائیں۔ سن ۶۶-۶۷ کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات - ۱۲ کروڑ ۱۳ لاکھ ۳۵ ہزار اور بجٹ تخمینہ جات سن ۶۷-۶۸ میں ۱۲ کروڑ ۲۳ لاکھ ۳۵ ہزار یعنی ٹھیک ۱۰ لاکھ روپیہ کا اس میں پہلے ہی اضافہ کیا گیا ہے۔ اس وقت عام حالات ہمارے سامنے نہیں ہیں اس لئے میں زیادہ کہہ سکتا کہ ٹریفک کا جنرل pattern کیا رہا ہے۔ ان باتوں پر سیر حاصل بحث بعد میں ہوگی جب محترم وزیر متعلقہ ریلوے بجٹ پیش کریں گے۔ اس وقت تو چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد والی بات ہے۔ اس وقت تو میں نے چند باتیں

عرض کر دی ہیں کیونکہ ہمارے دوست وزیر صاحب اور پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے چونکہ کچھ ایسی باتیں کر دی ہیں جن کو میرا دماغ قبول نہیں کرتا تھا - اس لئے میں نے ان کی خدمت میں گذارش کر دی ہے کہ یہ قطعی درست نہیں ہے اصل حالات اگر اس ایوان کے سامنے پیش کئے جائیں تو شائد بہتر ہوگا لیکن بددیانتی سے ہمیں اچھائی بھی قبول نہیں ہوگی ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - جناب والا - میں خواجہ صاحب کی کٹ موشن کی تائید میں کھڑا ہوا ہوں - جناب والا - جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ۴۰ لاکھ روپیہ کی قیمت بڑھا دینے سے ریلوے کو زیادہ دینا پڑا اور ۳۵ لاکھ اس لئے کہ جو خالی ویگنیں بندرگاہوں پر جاتی رہیں اور مال اندرون ملک لاتی رہیں اس لئے روپیہ تیل پر خرچ ہوا مگر جناب والا - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بجائے تیل کے یہ ریلوے کی نااہلی اور بدانتظامی کی وجہ سے ہر سال بجائے آمدنی بڑھنے کے اس میں کمی واقع ہوتی جا رہی ہے - جب کہ دوسری طرف ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ریلوے کی مال اور سواری گاڑیوں میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے - ان کی قابلیت اور ذہانت تو تب تھی اگر وہ منافع دکھاتے اور ملک کے خزانے میں کچھ روپیہ جمع کراتے نہ کہ یہ ہر سال خسارہ ہی دکھاتے چلے جائیں کسی نہ کسی بہانے سے اور سپلیمنٹری بجٹ پیش کریں - جناب والا - پہلی جولائی سن ۶۶ سے ۵ فیصد کرایوں میں اضافہ ریلوے نے کر دیا اور

اس سال مئی کے مہینے سے پھر اضافہ کر دیا ۔ اگر اسی طریقہ سے حساب کیا جاتا تو ۵۰/۴۰ لاکھ روپیہ کی ریلوے کو زائد آمدنی ہوتی لیکن آمدنی نہیں ہوئی اور ریلوے کی نااہلی اور بدانتظامی کا اس سے ثبوت ملتا ہے ۔ آپ دیکھئے کہ ان کا مقابلہ زیادہ تر بسوں کے ساتھ ہے پی۔آئی۔اے کو چھوڑ کر ان کی سروس بسوں سے زیادہ اچھی ہوتی ہے اور اس کو ہونا بھی چاہئے ۔ ایک ٹرین میں ہمارے مغربی پاکستان میں ۱۳ کیرج لگتی ہیں لیکن ایسا انتظام بسوں میں نہیں ہے ان کے ٹھہراؤ بسوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں اس لئے ریلوے کے کرائے اگر کم ہوتے اور سفر تیز رفتاری سے ہوتا اور آرام دہ ہوتا تو شائد ان کو منافع ہو سکتا لیکن جب کہ یہ تمام چیزیں کر سکتے ہیں حالات اس کے بالکل برعکس ہیں ۔ میں جناب والا ۔ آپ کے سامنے چند کرایوں کے متعلق عرض کرتا ہوں ۔ آپ یہ غور فرمائیں کہ جیسا کہ یہ تمام سہولتیں ان کو مہیا ہیں لیکن بسوں کے کرائے ان سے کم ہیں لائل پور سے سرگودھا تک تھرڈ کلاس کا ریلوے کا کرایہ دو روپے ۷۰ پیسے ہے ۔ یہ جو ابھی ۵ فیصد انہوں نے بڑھایا ہے اسے چھوڑ کر اس کے مقابلے میں بس کا کرایہ ایک روپیہ ۹۴ پیسے ہے کوہاٹ بنوں کا ریلوے کا تھرڈ کلاس کا کرایہ ۴ روپے ۷۵ پیسے ہے ۔ اور انٹر کا کرایہ ۶ روپے ۹۰ پیسے ہے ۔ اس کے مقابلہ میں بس جو زیادہ آرام دہ ہے اور زیادہ جلدی پہنچاتی ہے اس کا کرایہ ۳ روپے ہے ۔ راولپنڈی اور لائل پور کا تھرڈ کلاس کا ریلوے کرایہ ۹ روپے

۴ پیسے ہے اور بس کا کرایہ سات روپے ہے ۔ میں اور جگہوں کو چھوڑ دیتا ہوں اور راولپنڈی اور لاہور کا کرایہ لیتا ہوں ۔

**Minister of Finance** : Wait for the general discussion. It is too early to form an opinion.

مسٹر سپیکر ۔ کرایوں کا زیر غور ڈیمانڈ سے کیا تعلق ہے ؟

میجر محمد اسلم جان ۔ اگر یہ کرائے اس طریقے سے نہ رکھتے تو انہیں خسارہ نہ ہوتا ۔ اور یہ سپلیمنٹری ڈیمانڈ ہمارے سامنے نہ آتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ اس کے لئے جو رقم آپ نے مختص فرمائی تھی وہ کم تھی ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ وہ کم نہ ہوتی اگر یہ ان باتوں پر عمل کرتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کرایوں سے زیادہ آمدنی بھی ہو اور اس رقم میں جو آپ نے اس مد کے لئے مختص کی تھی کمی ہو تو سپلیمنٹری ڈیمانڈ تو آ جائیگی ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ وہ paper transaction ہو سکتی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہر حال آپ کی منظوری تو ضروری تھی ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ چونکہ ان کے خالی ویگن کراچی بندرگاہ پر جاتے ہیں اس لئے انہیں ۳۵ لاکھ کا خسارہ ہوا ہے جس کو یہ پورا کرنا چاہتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک قسم کا بہانہ ہے ۔ ان کو کسی قسم کا خسارہ نہیں ہو سکتا ۔ جیسا کہ ابھی خواجہ صفدر صاحب نے فرمایا ہے ہمارے ہاں سے روئی اور چاول باہر جاتے ہیں ۔ ہم انہیں برآمد کرتے ہیں اور باہر سے گندم آتی ہے ۔ ہر سال یہی ہمارا شیوہ ہے ۔ ہماری کل ایکسپورٹ اور امپورٹ یہی ہے ۔ جہاں تک ان کی خالی ویگنوں کا تعلق ہے وہ جو روپیہ ہے جس کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ کمی پیدا ہو گئی ہے اور ہم اسے پورا کر رہے ہیں اگر ان کی سروس بہتر ہو تو یہ کمی دوسری طرف سے پوری ہو سکتی ہے ۔ اگر ان کی سروس اچھی ہو تو ان کے مسافروں میں اضافہ ہونا چاہئیے لیکن آپ دیکھیں گے کہ ان میں کمی ہو گئی ہے ۔ میرے پاس یہ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان کی Statistical Hand Book, 1967 ہے اس کے صفحہ ۲۰۲ پر ہے ۔ ۶۳-۱۹۶۳ء میں ۱۲ کروڑ ۴۹ لاکھ ۶۲ ہزار تھرڈ کلاس کے مسافر تھے اور انٹر کے مسافر ۶۹ لاکھ ۹ ہزار تھے ۔ ۶۶-۱۹۶۵ء میں ان مسافروں میں کمی ہو گئی ۔ اس سال تھرڈ کلاس کے مسافروں کی تعداد ۱۱ کروڑ ۶۷ لاکھ ۹ ہزار تھی ۔ اور انٹر کلاس میں ۲۶ لاکھ ۶۱

ہزار مسافروں نے سفر کیا ۔ (قطع کلامی) آپ نے خالی wagons کا ہی نہیں فرمایا ۔ آپ نے current pattern of traffic کا بھی تو فرمایا ہے ۔

**Minister of Finance** : Empty wagons are under discussion.

**Major Muhammad Aslam Jan** : Empty wagons as well as over-all traffic.

**Minister of Finance** : It says :

> "Additional amount required to meet greater expenditure as a result of increase in the price of fuel oils and additional expenditure due to the current pattern of traffic involving larger proportion of haulage of empty wagons to the port."

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ اگر وہاں خالی ویگن جاتے ہیں تو اگر دوسری جگہ مسافر گاڑیاں بھری ہوئی جائیں اور ان سے زیادہ آمدنی ہو تو وہ کمی پوری ہو سکتی ہے ۔

صدر سپیکر ۔ زیادہ بہتر ہوگا اگر آپ یہ باتیں بجٹ پر عام بحث کے موقع پر فرمائیں ۔

**Mr. Ahmedmian Soomro** (Jacobabad-II) : May I say a few words ? Sir, while opposing the cut motion of Khawaja Muhammad Safdar I would like to point out that Major Muhammad Aslam Jan has slightly confused the issue. Here is a demand for an additional sum of seventy-five lakhs and that for a reason mainly, for something which, when the previous Budget was presented and passed, was not known. In fact they have now come forward only with these two demands. It is creditable and

it is good financing in such a big Budget as the Railway's to come forward with a supplementary Budget containing only two items. The second one is not under discussion so I would not say anything about that. The first one also, the major portion of it was due to something which no one could foresee at that time as is clear from page 2 that the increase was effected wide their letter dated the 19th July, 1967 *i.e.* after we had sanctioned the Budget and forty lakhs out of seventy-five lakhs are merely due to something which was beyond the control of those who had framed this Budget and not to their knowledge even. In fact, therefore Sir, to be fair to the persons and to the authorities who gave us the last Budget and had brought this supplementary Budget I think anybody with a fair mind would give them credit. The other seventy three lakhs also is merely due to the haulage of empty wagons. We know the crisis that we had faced after passing the last Railway Budget. We know the manner in which the Railways were moving food-grains from the port to the farthest end of this Province and it is really creditable for them to have quickly moved those food-grains and then come to us only with these short Demands. I, therefore, would not waste more time but would say that instead of blaming them we should place on record our sense of gratitude for their good financing that has been done in this year's Budget.

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ حضور والا ۔ بہت سی باتیں جو اس ایوان کے معزز ممبران نے اس کٹ موشن پر ارشاد فرمائی ہیں وہ میری ناقص رائے میں غیر متعلقہ ہیں لیکن جب وہ باتیں کہہ دی گئیں تو اس سے خاص قسم کا تاثر عوام میں پیدا ہونے کا خدشہ ہے دوسرے اس غرض سے بھی کہ واقعات کا صحیح اندازہ ہو جائے میں مختصراً چند باتیں عرض کروں گا ۔

حضور والا ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب نے تقریر کے دوران ایک بڑی عمدہ اور پتے کی بات کہہ دی ہے ۔ جب انہوں نے یہ فرمایا کہ ہمارے صوبہ میں pattern of traffic نہیں ہے ۔ یہی

صورت حال حکومت کو درپیش ہے ۔ کبھی کسی ماہ درآمد زیادہ ہوتی ہے کسی ماہ برآمد زیادہ ہوتی ہے ۔ month to month اور season to season یہ pattern بدلتا رہتا ہے ۔ حضور والا ۔ کون نہیں جانتا کہ ہم نے insecticides, seed, fertilizers امپورٹ کئے ہیں ۔ ان کو import کرنے کی وجہ سے آج ہم فخر سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس صوبہ میں گندم کی فصل bumper crop ہے ۔ چاول کی فصل بھی بہت اچھی ہوئی ہے ۔ ہمیں اس دن کا انتظار نہیں کرنا چاہئے تھا کہ ہم اپنی ویگن اس صورت میں کراچی بندرگاہ پر بھیجیں جب ہمیں یقین ہو جائے کہ یہاں سے ہم کچھ سامان لے جا سکتے ہیں ۔ یہ ہمارے لئے مشکل ہے ۔ دراصل جہاں کہیں مطالبہ ہوتا ہے ہمیں وہاں سامان import کرنا پڑتا ہے ۔ جو کراچی کی طرف ویگن روانہ کر رہے ہیں وہاں ملک کے حالات اور واقعات ایسے ہیں کہ وہاں ہم ضرور خالی ویگن بھیجیں ۔ اگر حالات ایسے نہ ہوتے تو ریلوے ہرگز کراچی پورٹ کی طرف ویگن نہ بھیجتی ۔ یہ حالت ہماری باہر ہے ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ pattern of traffic میں استحکام نہیں ہے ۔ یہ ساری چیزیں درآمد میں عدم توازن کی وجہ سے ہیں ۔ جہاں تک حقائق کا تعلق ہے میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ per unit of traffic handling پر جو خرچ ہے وہ نیچے جا رہا ہے اگرچہ ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے نے تیل کی قیمت کو بڑھا دیا ہے ۔ اس کو اس میں سے نکال دیں ۔ مرکزی حکومت نے fuel کی قیمت بڑھا دی ہے ان دونوں چیزوں کو نکال دیں ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ فنانس منسٹر ہیں ایسی چیزیں کیوں نکال دی جائیں ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ اس چیز کو پھر دیکھیں کہ ریلوے کا per unit ٹریفک کا خرچ جو ہوا ہے وہ کم ہوا ہے ۔ اعداد و شمار اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ خرچ کم ہوا ہے ۔ میں خوشی سے اس حقیقت کا اعلان کرتا ہوں کہ consumption of fuel in lbs per engine mile ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۹۰۹ تھی ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۱۰۰۱ ہے اس میں اضافہ ہوا ہے ۔ اس سال یعنی ۱۹۶۷-۶۸ء میں ۹۰۸ ہے ۔ آپ کیا اس کو wastage کہہ سکتے ہیں ؟ اس سال consumption of fuel in lbs per engine mile کم سے کم ہوئی ہے ۔ ضائع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ پچھلے دو سالوں میں engine miles per day per engine ۱۱۹ ہیں ۔ اور current year میں improvement ہوئی ہے ۔ ۱۱۹ کی بجائے ۱۲۲ ہو گئی ۔ اگر یہ improvement ہوئی ہے تو کیا اس کو wastage کہا جا سکتا ہے ؟ ریلوے کیا ترقی نہیں کر رہی ؟ آپ ان کی انتظامی حالت کو کیوں خراب کہہ رہے ہیں ؟ کسی منصف مزاج انسان کو قائل کرنے کے لئے یہ دونوں باتیں کافی ہیں ۔ اس سال consumption of fuel in lbs per engine mile ۹۰۸ ہو گیا یعنی کم ہو گیا ۔ engine miles per day per engine ۱۱۹ کی بجائے ۱۲۲ ہو گئی ۔ اگر ان واقعات کو سامنے رکھا جائے تو ایک رائے کے سوا دوسری رائے قائم نہیں ہو سکتی کہ ریلوے میں efficiency بڑھی ہے ۔

ریلوے میں wastage نہیں ہوئی ہے ۔ ریلوے کامیاب ہوئی ہے ۔ اگر تیل کی duty اور قیمت کو الگ کیا جائے تو per unit of traffic کا جو خرچ ہے وہ کم ہوگا ۔ یہاں بہت سی باتوں کا ذکر کیا گیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ریلوے بجٹ کے پیش ہونے کے بعد ان کے بارے میں کچھ کہا جا سکتا ہے ۔ آج ہاؤس کو اس بات کا علم ہے کہ ریلوے کا محکمہ اس سال گھاٹے میں نہیں رہا بلکہ اسے کچھ منافع ہوا ہے ۔ جب تک ریلوے کا بجٹ پیش نہ ہو جائے تب تک یہ قطعی رائے قائم نہیں ہو سکتی کہ اس سال حالات کیا ہیں ۔ حضور والا نے صحیح ارشاد فرمایا ہے کہ ایک مد جس کے لئے اسی ہاؤس میں بجٹ پاس کرتے ہوئے ۱۲ کروڑ ۲۳ لاکھ ۳۵ ہزار روپے منظور کئے تھے اس وقت خیال نہیں تھا کہ مرکزی حکومت ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو بجٹ کے پاس ہونے کے ۱۹ دن بعد ex-refinery prices of petrol products میں اضافہ کر دے گی اور اس اضافہ کا اطلاق یکم اپریل ۱۹۶۷ء سے ہو گیا ۔ بجٹ پاس کرتے وقت صوبائی حکومت کو یہ علم نہ تھا کہ ایک آئٹم کی وجہ سے ۴۰ لاکھ روپیہ کے زائد خرچ کی ضرورت محسوس ہوگئی باقی ۳۵ لاکھ روپیہ رہا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرمانی صاحب انہوں نے ڈویلپمنٹ سرچارج لگایا ہے ۔ اس کا اضافہ ہوا ہے ۔

**Minister of Finance** : The letter was produced here before me.

مسٹر سپیکر ۔ اس میں پرانے ریٹ نہیں ہیں ۔ کیا ڈویلپمنٹ

سیس ایکٹ کے تحت ایکشن لیا ہے ؟

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - پھر اس کو retrospective effect دیا ہے -

مسٹر سپیکر - ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو چٹھی جاری کی گئی اور یکم اپریل ۱۹۶۷ء کو ڈیوٹی لاگو ہوئی -

**Khawaja Muhammad Safdar** : How is it possible Sir ?

**Minister of Finance** : There are powers under the rules.

**Malik Muhammad Akhtar** : On a point of order Sir. Since a fact has been revealed in this House, it would have been fair on the part of the railways authorities to produce that letter while the statement was made by him in the House that the railways spent—I don't use harsh words that it is the negligence ; I don't say that they have been making excess payments, and the railways have been negligent in guarding public funds. It was mandatory upon the Finance Minister or the Parliamentary Secretary concerned to have placed that letter in the House to grant me an opportunity of discussing that letter. Would it be possible under the rules Sir, or while discussing the subsequent Demand, that that letter be scrutinized and criticised, whether that letter has got any legal force or not ? I may kindly be enlightened on that point.

مسٹر سپیکر - ملک صاحب میں نے وہ چٹھی دیکھی ہے - وہ چٹھی ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء کی جاری کردہ ہے - مرکزی حکومت کی طرف سے ایک کاپی ان کو آئی اور ایک کاپی refinery میں گئی ہے - اس میں لکھا ہے کہ ریٹ یکم اپریل سے لگائے گئے ہیں - اس میں یہ دیکھنے والی بات ہے اور میں نے سردار

محمد اشرف صاحب سے بھی عرض کیا ہے کہ پرانے ریٹ دیئے جائیں تاکہ موازنہ ہو سکے ۔ ۔ ۔ ۔

**Minister of Finance :** Sir, they will soon produce that.

**Parliamentary Secretary (Railways) :** I have asked them Sir.

مسٹر سپیکر ۔ ریٹ بڑھے ہیں اور قیمتیں بھی بڑھی ہیں مجھے اس وقت اس سیس ایکٹ کا نام یاد نہیں رہا جس کے تحت یہ سیس بڑھایا گیا ہے اور یہ سیس ریلوے کے چارجز میں شامل کر دیا گیا ۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہ سیس کس سیس ایکٹ کے تحت بڑھا ہے اور آیا اس سیس کی قیمت ریلوے کے چارجز میں شامل ہے۔

**Malik Muhammad Akhtar :** Again, a point would arise whether the Government could raise cess and make it retrospective and is the Provincial Government in a position to challenge that decision in a court of law ? Would it not be advisable for the Railway Authorities to challenge the decision of the Government for making that cess applicable from a date when it was not imposed, it was not the statute book and had no force of law ?

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں تو غلطی سے بحث کے اس رخ کی طرف چلا گیا لیکن میرا خیال ہے کہ یہ بحث اس وقت مناسب نہیں ہے اور نہ ہی اس سے کوئی مفید مطلب نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اس آرڈر کو retrospective effect کیوں دیا گیا ہے ۔ اس واقعہ یہ ہے کہ اس چٹھی کے تحت اس ڈیوٹی

کو بڑھایا گیا اور اس کا اطلاق یکم اپریل ۱۹۶۷ء سے کیا گیا جبکہ یہ چٹھی انیس جولائی ۱۹۶۷ء کو جاری کی گئی - تو اب یہ کہنا کہ حکومت کو یا ریلوے حکام کو چاہیئے تھا کہ وہ اس کو کسی عدالت میں چیلنج کرتے کہ اس کو retrospective effect کیوں دیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ بحث نامناسب ہے - مجھے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ جب پچھلے سال اس اسمبلی میں ریلوے بجٹ پاس کیا جا رہا تھا تو اس وقت ہمیں یہ علم نہ تھا کہ انیس دن کے بعد ہی مرکزی حکومت پٹرولیم کی ex-refinery prices میں اضافہ کردیگی - ہم اس کو foresee نہیں کر سکتے تھے - بہر حال قیمتوں میں اضافہ ہو گیا جس کے نتیجے میں ہمیں مزید چالیس لاکھ روپے کا خرچ برداشت کرنا پڑا ہے - ہماری دوسری ضرورت پینتیس لاکھ روپے کی ہے - جہاں تک efficiency کا تعلق ہے وہ improve کی گئی ہے - اور the consumption of oil in pounds per engine per mile بھی کافی improve کی گئی ہے - اس کے علاوہ wastage کو کافی حد تک eliminate کیا گیا ہے اور خواجہ صاحب نے تو برملا اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ pattern of traffic میں stability نہیں تھی - اس لئے ہماری یہ مجبوری تھی کہ خاص سیزن میں اور خاص حالات کے تحت ہمیں خالی ویگنیں up country کو بھیجنی پڑیں اس کے علاوہ آج صوبے میں جو bumper crop ہوئی ہے وہ اسی وجہ سے ہوئی ہے کہ کراچی کی بندرگاہ پر جو بیج کھاد اور کیڑے مار دوائیں آئی پڑی تھیں ان کو ویگنوں میں لاد لاد کر تمام صوبے کے گوشے

گوشے میں پھیلایا گیا اور یہی وجہ ہے کہ آج ہم فخریہ یہ کہنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ ہم گندم کی پیداوار کے معاملے میں معجزے کی حد تک کامیاب ہوئے ہیں ۔ تو اگر ہم اس وقت یہ سوچتے کہ وہ بیج کھاد اور کیڑے مار دوائیں جو کہ کراچی کی بندرگاہ پر آئی پڑی تھیں ان کو لادنے کے لئے ہم خالی ویگنیں کیوں بھیج کر اپنا خرچ بڑھائیں جب تک ان ویگنوں میں لاہور سے کراچی تک سامان لیجانے کے لئے مہیا نہ ہو ہمارا خرچ بچ جائے تو اس صورت میں غذائی صورت حال دگرگوں ہو جاتی اور آپ حکومت کو پانی پی پی کر کوستے کہ ان لوگوں نے چند پیسے بچانے کی خاطر ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ عام آدمی کے لئے گندم خریدنا نا مشکل ہو گیا ہے تو اس لئے ہم نے یہ زائد خرچ برداشت کیا ہے ۔ ان وجوہات کے پیش نظر ہم اس تحریک تخفیف زر کی مخالفت کرتے ہیں ۔

**Mr. Speaker :** I will now put the question. The question is :

> That the total of Rs. 75,00,000 on account of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses—Total New Expenditure—(Recurring) be reduced by Re. one.

*The motion mas lost.*

**Mr. Speaker :** I will now put the demand. The question is :

> That a Supplementary sum not exceeding Rs. 75,00,000 be granted to the Governor to defray

the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1968, in respect of Ordinary Working Expenses—Operating Expenses.

*The motion was carried.*

**Minister for Finance :** Thank you Sir.

*(At this stage Mr. Deputy Speaker, Mr. Ahmadmian Soomro occupied the Chair)*

**Mr. Deputy Speaker :** Demand No. 2.

Minister for Finance to move the motion :

**Minister for Finance :** I beg to move :

That a Supplementary sum not exceeding Rs. 1,59,21,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1968, in respect of Expenditure not met from Revenue.

**Mr. Deputy Speaker :** The Demand moved is :

That a Supplementary sum not exceeding Rs.1,59,21,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1968, in respect of Expenditure not met from Revenue.

Khawaja Sahib please move your cut motion.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move :

That the item of Rs. 1,31,47,000 on account of Expenditure not met from Revenue—B—Open Line Works—Rolling stock—New Expenditure—(Non-recurring) be reduced by Re. one.

**Mr. Deputy Speaker :** Demand under consideration, motion moved is :

> That the item of Rs. 1,31,47,000 on account of Expenditure not met from Revenue—B—Open Line Works—Rolling stock—New Expenditure—(Non-recurring) be reduced by Re. one.

**Minister for Finance :** Opposed.

خواجه محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱) ۔ جناب والا ۔ یہ مطالبہ زر سابقہ مطالبہ زر سے بھی زیادہ دلچسپ ہے اور اگرچہ سابقہ مطالبہ زر کے متعلق اس ایوان میں گزاشات پیش کرتے ہوئے میں نے جو کچھ کہا تھا اس کو میرے نہایت ہی عزیز دوست جناب وزیر خزانہ نے ایک اور ہی رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی تھی ۔ شاید وہ اب بھی ویسا ہی کریں اور ان کو ضرور کرنا بھی چاہئیے بہر حال مطالبہ زر نمبر ۲ کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ ریلوے کو ایک کروڑ اکتیس لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ درکار ہے تا کہ وہ اس رقم کو رولنگ سٹاک پر صرف کر سکے اور اس رقم کی فراہمی کے لئے item نمبر ۲ میں انہوں نے جو طریق کار بیان کیا ہے ۔ وہ بھی صفحہ چار اور پانچ پر درج کر دیا گیا ہے ۔ اس کیلئے انہوں نے پہلے تو یہ کہا ہے ۔ کہ ہم نے ۵۲ لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ plant and machinery اور rehabilitation and expansion of works میں سے بچا لیا ہے دس لاکھ ۶۹ ہزار روپیہ ہم نے پلوں کے کاموں سے بچا لیا ہے ۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اس رقم کو جو کہ تقریباً ۶۳ لاکھ بنتی ہے ۔ اس کی ہم

نے ویسے ہی بچت کر لی ہے ۔ اب غور کریں جناب والا ۔ کہ کیا یہ غیر ضروری کام تھے ۔ جس میں سے بچت کی گئی ہے ۔ میں جناب والا ۔ آپ کی توجہ سال رواں کے بجٹ کے صفحہ ۳۲ کی طرف دلاتا ہوں ۔ آپ اسے دیکھیں گے کہ rehabilitation and expansion of workshops پلانٹ اور مشینری پر ۸۰۰۷۳ لاکھ اور ۷۵۰۱۸ لاکھ روپیہ صرف ہونا تھا ۔ اس میں سے یہ ارشاد فرماتے ہیں ۔ کہ ہم نے ۵۲ لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ بچا لیا ہے ۔ میں حیران ہوں کہ میں اسے بچت کہوں یا اسے ریلوے کی نااہلی پر محمول کیا جائے ۔ کہ جنہوں نے تقریباً 1½ کروڑ روپیہ اس غرض کے لئے حاصل کیا کہ ورکشاپ میں پلانٹ اور مشینری مہیا کریں گے اور ورکشاپ میں بہتری اور اس کی امپروومنٹ کریں گے ۔ لیکن افسوس کہ رقم کا ۴۰ فیصد ریلوے خرچ کرنے میں ناکام رہا ہے ۔ اور جن باتوں کے متعلق ہمیں سابقہ بجٹ کے دوران یہ کہا گیا تھا ۔ کہ یہ اخراجات انتہائی ضروری ہیں آج ان کے متعلق یہ کہا جاتا ہے ۔ کہ ان اخراجات میں ہم نے بچت کر لی ہے ۔ جناب والا ۔ قرطاس ابیض صفحہ ۳۲ کی طرف میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں ۔ اس میں bridges works کے متعلق لکھتے ہیں ۔ جن کے لئے ۴۴ لاکھ ۷۶ ہزار روپیہ مختص کیا گیا تھا ۔

"The renewal of old and weak wrought iron girders of a number of major bridges on Jand-Daud Khel Section remained in progress. The work of fabrication of girders for Jabba bridge has been completed and that for Reshi bridge is in progress. With the replacement of the old girders, it will be

possible to permit running of heavier locomotives enabling longer trains being hauled at higher speeds."

ان پلوں کو درست کرنے کے لئے پونے ۵۴ لاکھ روپیہ ہم سے مانگا گیا تھا - اور ان میں ۱۰ لاکھ صرف نہیں کیا گیا اور جب پونے ۴۴ لاکھ روپیہ ہم سے طلب کیا گیا تھا - کہ ان پلوں کی مرمت کی ضرورت ہے - کیونکہ ان کے گارڈرز خراب ہو چکے ہیں - پرانے ہیں اور ہو سکتا ہے پرانے اور خراب ہونے کی وجہ سے ان کو کوئی حادثہ پیش آئے - یا کم از کم جو کچھ انہوں نے لکھا تھا کہ ہم بھاری گاڑیاں ان پر سے نہیں گذار سکتے ، تیز رفتار گاڑیاں ان پر سے نہیں گذار سکتے - تو کیا محترم وزیر خزانہ اسے بھی اعلیٰ کارکردگی کا مظہر گردانیں گے کہ جو کام کرنا تھا - جس کے لئے یہ روپیہ اس اسمبلی سے منظور کرایا گیا تھا - جس غرض کے لئے وہ مختص تھا - اس پر صرف نہیں کیا گیا اگر اسے بھی اعلیٰ کارکردگی کا مظہر اور نمونہ سمجھا جائے گا - تو نااہلیت کا نمونہ اور مظہر اور وجہ کیا ہوگی - جناب والا - یہیں پر بس نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ۵۲ لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ بچا لیا ہے - پلانٹ اور مشینری rehabilitation and expansion of workshops سے ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ بچت کی گئی ہے - حالانکہ تقریباً ۱½ کروڑ روپیہ سالِ رواں کے بجٹ میں اس غرض کے لئے مختص کیا گیا تھا - اس میں سے یہ تیسرا حصہ بھی صرف نہیں کر سکے کیا میں اسے ان کی نااہلی کہوں گا ان کی کارکردگی کو سراہوں گا - میں جناب وزیر

خزانہ کے ضمیر پر چھوڑتا ہوں کہ اس بات کا جواب وہ خود بتائیں ۔ کہ ہم کارخانہ میں بہتر مشنیری پیدا نہیں کر سکے اگر ہم نے اپنے کارخانوں کی صلاحیت کار کو بہتر نہیں کیا تو یہ کارکردگی ہے یا نااہلیت ہے اس کا جواب وہ خود دیں گے ۔ ۳۳ فیصد رقم اس اسمبلی سے لے کر اور بڑے دعوؤں کے ساتھ کہ ہم یہ کر دیں گے ہم وہ کر دیں گے اور سال کے آخر میں کہتے ہیں کہ ہم نے رقم بچا لی ہے ۔ یعنی لیتے وقت بھی ہم پر احسان اور خرچ کرتے وقت بھی ہم پر احسان کہ ہم نے اس قوم پر بڑا احسان کیا ہے کہ پچاس لاکھ روپیہ ہم نے صرف نہیں کیا ۔ جناب والا ۔ میری رائے میں اگر یہ صرف ہو جاتی ۔ اگر ہماری ورکشاپوں کی حالت بہتر ہو جاتی ۔ اگر ہماری مشنیری بھی بہتر طریقے پر بن جاتی اور ہماری ورکشاپوں کی کارکردگی میں اضافہ ہو جاتا تو وہ یقیناً ملک پر احسان ہوتا ۔ اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا ۔ تو اس کا نتیجہ اور وجہ یہ ہے کہ بعض نااہل لوگ ریلوے پر مسلط ہیں ۔ جناب والا ۔ یہیں تک بس نہیں اور آخر میں وہ فرماتے ہیں ۔ کہ یہ اتنی بڑی رقم کوئی نئی آپ سے طلب نہیں کرتے ۔ بلکہ یہ ہے کہ آپ فرض ناشناسی کی وجہ سے اپنی ذمہ داریوں سے بہتر طور پر عہدہ برآ نہ ہو سکنے کی وجہ سے اپنی غلط planning کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ سے زائد خرچ نہیں کر سکے اور وہ کہاں جناب والا ڈیرہ غازی خان کاشمور لنک پر ریل لنک پر ۔

جناب والا - پچھلے سال جب اس ایوان میں یہ رقم طلب کی گئی تھی کہ ہم نے دو کروڑ روپیہ ڈیرہ غازی خان کاشمور روڈ لنک پر صرف کرنا ہے تو ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ اس سے تین فائدے ہونگے - قرطاس ابیض صفحہ ۳۱ پر اس کے تین فائدے دیئے ہیں - ایک یہ ہے کہ کراچی اور صوبے کے شمالی حصوں میں ایک متبادل راستہ مہیا ہو جائے گا - اور آپ جانتے ہیں - کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد کس قدر لازمی اور ضروری تھا - کہ ہمارے پاس ایک متبادل ریلوے کا راستہ بھی ہوتا - جو سندھ کے دائیں کنارے کی طرف ہوتا - باقی ہمارا تمام ریلوے نظام سندھ کے بائیں کنارے اس طرف ہوتا - ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے - دوسری وجہ ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ چند اضلاع ڈیرہ غازی خان ، مظفر گڑھ وغیرہ یہ تمام اضلاع اور آگے جا کر چاغی وغیرہ کوئٹہ کے کے اضلاع تھے - یہ پسماندہ اضلاع ہیں - جب ریل ان میں سے گذرے گی تو ان کے ترقی کی طرف قدم بڑھیں گے - اور ان کی پسماندگی زائل ہوگی - اور تیسری وجہ انہوں نے یہ بتائی - کیونکہ ہماری تمام ریلیں دریائے سندھ کے بائیں کنارے سے اس طرف ہیں جس طرف کہ باقی دریا ستلج ، چناب اور جہلم بہتے ہیں - تو سیلابوں کی وجہ سے اکثر اوقات ہماری ریلوے کو بہت نقصان پہنچتا ہے - اور آمدورفت میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے - اس لئے یہ بھی فائدہ ہے - کہ اگر ہم کاشمور لنک بنا لیں - تو ہمیں یہ تیسرا فائدہ ہوگا - تین فائدے انہوں نے بتائے اور دو کروڑ روپیہ ہم سے طلب کیا - ہم نے کہا بسم اللہ - لے لیجئے - اگر

اتنا فائدہ صوبہ کو پہنچ رہا ہے تو دو کروڑ کیا ہے۔ اس سے زیادہ طلب فرمائیے۔ وہ بھی مل سکتا ہے۔ لیکن ہوا کیا ؟

**Minister of Finance :** You are very liberal today.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Certainly, Sir, I am liberal and I will always be liberal.

لیکن ہوا کیا ؟ ان کی کارکردگی کی وجہ سے صرف قریباً بیالیس فیصد بلکہ ٹھیک ٹھیک ۴۲٫۴ فیصد یہ صرف نہ کر سکے۔ اگر وزیر خزانہ اس کا نام کارکردگی رکھتے ہیں تو بڑے شوق سے رکھیں۔ چشم ما روشن ، دل ماشاد۔ ہمیں کیا گلہ ہو سکتا ہے۔ یہ ذمہ داری تو ان کی ہے۔ وہ خود فرمائیں کہ اس کا نام کارکردگی ہے یا کچھ اور ہے ؟

جناب والا ۔ اس میں دوسرا پراجیکٹ تھا کراچی سرکولر ریلوے۔ میں اس کے متعلق زیادہ کچھ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ Explanation تو پڑھیئے What is written in it ?

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب ابھی عرض کرتا ہوں لیجئے جناب۔ میں وزیر خزانہ کی ہدایت کے مطابق اس کا explanation پڑھتا ہوں۔ اس میں لکھا ہے ۔ ۔ ۔ دراصل یہ میں نے نہ صرف پڑھا ہوا ہے بلکہ اس کی بعض سطریں خط کشیدہ بھی ہیں۔ اور یہ explanation وزیر خزانہ کے خلاف جاتا ہے۔ جیسا کہ میں

نے ڈیمانڈ نمبر ۱ کے explanation کے متعلق عرض کیا تھا کہ وہ بھی ان کے خلاف جاتا ہے ۔ explanation کیا ہے جناب ؟ کہ اپریل ۱۹۶۷ء میں یعنی پچھلا بجٹ پاس ہونے سے پہلے اس پراجیکٹ کو منظور کر لیا گیا تھا ۔ اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ ہمارا کچھ تنازعہ تھا ۔ زمین نہیں مل رہی تھی ۔ اس کے متعلق کچھ تنازعہ تھا اور دوسری وجہ یہ بتائی ہے کہ ہم نے field organisation مقرر کرنی تھی ۔ اور یہ کرنا تھا اور اور وہ کرنا تھا ۔ تیسری وجہ انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ کراچی پورٹ ٹرسٹ نے پچھلے سال جون ۱۹۶۷ء میں ہمارے ساتھ یہ سمجھوتہ کیا کہ وہ اپنے حصے کا روپیہ ادا کرے گا تو اس لئے ۔ ۔ ۔ ۔

> "It was in June 1967 when the Karachi Port Trust agreed to pay their share cost. It is expected that the Demand would be made in the next financial year. In the meantime preliminary arrangements have been completed so as to finish the work as soon as the said Demand is made."

جناب ان سے روپیہ جو ملنا تھا وہ تو ملتا رہے گا ۔ وہ بھی کوئی پرائیویٹ ادارہ نہیں ہے ۔ semi-autonomous body ہے ۔ ریلوے کی طرح ذمہ دار ادارہ ہے ۔ تو یہ چھتیس لاکھ روپیہ جو ہم نے دیا تھا اس کو کیوں صرف نہیں کیا ؟ اس میں سے ایک دھیلا بھی صرف نہیں کیا گیا ۔ ایک نیا پیسہ بھی صرف نہیں کیا گیا ۔ اور توقع یہ ہے کہ جب وہ روپیہ دیں گے تب کراچی سرکولر ریلوے کو بنانے کی کوشش کی جائے گی ۔ اس سے پہلے نہیں ۔ تو بھئی

ہم سے چھتیس لاکھ کیوں مانگا ؟ اس کا انتظار کرتے رہتے ۔ اور اگر ہم سے چھتیس لاکھ مانگا تھا تو چھتیس لاکھ سے جتنا کام چل سکتا تھا اتنا تو چلا لیتے ۔ اور جب کراچی سرکولر ریلوے کے لئے یہ روپیہ مانگا تو اس کے متعلق انہوں نے یہ ارشاد فرمایا تھا ۔

> "The Circular Railway will provide an efficient and economical means of transport to the growing needs of Karachi area and also help promote the development of industrial concerns located in its area of influence."

تو جناب انہوں نے ہمیں دو فائدے بتائے لیکن ان کی نا اہلی کی وجہ سے ہم دونوں فوائد سے محروم رہ گئے ۔ ایک تو یہ تھا کہ کراچی کے لوگوں کو سہولت ہو گی ۔ ان کو سستے کرائے پر ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے کا ایک ذریعہ میسر آ جائے گا اور دوسرے یہ کہ کراچی کا جو علاقہ صنعتی ہے ، اس کی صنعتوں میں ترقی ہونے میں امداد ملے گی لیکن ریلوے کی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے ہم دونوں ہی فوائد سے محروم رہ گئے ۔ کیونکہ وہ چھتیس لاکھ دس ہزار روپیہ جو انہوں نے ہم سے اس بہانے مانگا تھا ، اس وجہ سے مانگا تھا ، اس کو وہ صرف نہ کر سکے ۔ اور اب یہ کہتے ہیں کہ یہ روپیہ ہمیں دوسری طرف صرف کرنے کی اجازت دی جائے ۔

جناب والا ۔ اس کا تیسرا آئٹم ۔ ۔ ۔

**Mr. Deputy Speaker** : Will it not be relevant when we discuss the Budget as a whole because the Member's cut motion deals only with . . . .

**Khawaja Muhammad Safdar** : My cut motion pertains to the sum of one crore thirty-one lakhs and forty-seven thousand. The other sum is very small. Therefore, the total amount contained in these four items can be covered by my item (cut). Only about 27 lakhs is in item four. So I can say a few things about all these things.

وزیرخزانہ ۔ آپ تو جتنا amount ہے اس سے کہیں زیادہ amount پر discussion کر رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ نہیں جناب نہیں ۔ آپ غلطی ہو گئی ہے ۔ میں آپ کو جمع کرکے بتاتا ہوں ۔ ۵۲۴۷۳ لاکھ، ایک اور ۱۰۴۶۹ لاکھ ۔ یہ قریباً ۶۳ لاکھ بن گئے ۔

**Minister of Finance** : I am talking about the savings.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں savings کی بات ہی کر رہا ہوں ۔ ان سب کو ملا کر آپ کا بنے گا ایک کروڑ ساٹھ لاکھ نوے ہزار ۔ میں چالیس لاکھ کو چھوڑ دوں گا تو پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ جتنے مرضی ہے پاؤں پھیلاتے جائیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ فنانس منسٹر صاحب اگر یہ سمجھتے ہیں تو میں زیادہ بات نہیں کرتا ۔ کیونکہ ویسے بھی میرا زیادہ بات کرنے کو جی نہیں چاہتا ۔ ایک بات عرض کر دوں ۔ صفحہ ۵ پر پیرا گراف ۵ سے ذرا اوپر دیکھ لیں ۔ وہ پیرا میں پڑھے دیتا ہوں ۔ بڑا دلچسپ پیرا ہے ۔

"Funds allotted during the year included the cost of ballasting the track. This ballasting has been deferred in accordance with the instructions of the Government to economise in expenditure."

تو جناب انہوں نے economy کی غرض سے ، ہماری بجت کی غرض سے ، پٹری درست نہیں تھی لیکن بجت ایک طرف سے صرف چالیس لاکھ کی ہے ۔ اور دوسری طرف دو کروڑ روپیہ مانگ رہے ہیں ۔ ذرا ملاحظہ ہو یہ economy ۔ یہ کیا بجت ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ آگے پڑھئے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آگے بھی پڑھ لیتے ہیں ۔

"This deferment will not in any way affect the progress of the implementation of the project so programmed."

جناب والا ۔ میرے محترم دوست ٹیکنیکل آدمی نہیں ہیں اور میں بھی ٹیکنیکل آدمی نہیں ہوں ۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس مسئلہ میں نہ ہی پڑیں تو زیادہ بہتر ہوگا کہ آیا ballast ضروری ہے کہ نہیں ۔ جناب والا ۔ ballast ایک طرح سے cushion کے طور پر کام کرتا ہے ۔ ballast کم ہو تو بھاری گاڑیاں چلائی نہیں جا سکتیں ۔ اگر ballast زیادہ ہوگا تو تب ہی آپ بھاری گاڑیاں چلا سکیں گے ۔ ballast کا ہونا نہایت ضروری ہے ۔ خالی سلیپر اور ریلوے لائن پر آپ گاڑی نہیں چلا سکتے ۔

وزیر خزانہ ۔ خواجہ صاحب سارا ایریا ہی ایسا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر - اللہ رحم کرے - اللہ ہم پر رحم کرے -

جناب والا - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تحریک تخفیف اس ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں -

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) - جناب والا - جہاں تک میں سمجھا ہوں ، جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ روپیہ جو کہ بجٹ کے مطابق پلانٹ اور مشینری پر خرچ ہونا تھا اور اس کے علاوہ کچھ رقم جو bridge works کے لئے مخصوص کی گئی تھی ، اس سے بچت کرکے دوسرے کاموں پر جو خرچ کیا گیا ہے ، وہ جائز نہیں تھا اور علاوہ ازیں new construction میں جس بچت کو ظاہر کیا گیا ہے ، وہ بھی مناسب نہیں تھی - جناب والا - میں جناب خواجہ محمد صفدر صاحب کی خدمت میں گو کہ تمام حالات اور وجوہات نہایت ہی وضاحت سے اس ڈیمانڈ کے متن میں درج کی گئی ہیں لیکن پھر بھی ان کی خدمت میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ ایک اتنے بڑے محکمہ کی working میں بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کو بسا اوقات priorities دینی پڑتی ہیں - دوسرے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ جو کام اس وقت کر رہے ہیں وہ کس حد تک ضروری اور مناسب ہے - جہاں تک ورکشاپ کی expansion کا تعلق ہے میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ورکشاپ کی maintenance کے سلسلہ میں ریلوے کی نمایاں کارکردگی بالکل عیاں رہی ہے لیکن بعض مجبوریوں کے تحت priority کو change کرنا پڑتا ہے - workshops کی expansion کے لئے loans کی ضرورت تھی - زیادہ وضاحت

سے سمجھانے کے لئے میں عرض کروں گا کہ foreign loans کی پوزیشن بہت tight تھی ۔ علاوہ ازیں وہ loans کوئی specific loans نہیں تھے ۔ یعنی جس قسم کے loans کی ہمیں ضرورت تھی وہ نہیں تھے ۔ پھر بعض مخصوص حالات اور مختلف دشواریوں کی بناء پر جو کام کرنے مقصود تھے وہ نہ کئے جا سکے ۔ پھر جب offers مانگی گئیں اور جو موصول ہوئیں یا جو ٹینڈرز باہر سے آئے وہ قابل اعتراض تھے ۔ اس لئے دوبارہ ٹینڈرز منگوائے گئے ۔ اس طرح کافی عرصہ لگ گیا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر صاحب اس بجٹ کو کیا سات آدمی پاس کریں گے یہاں اور آدمیوں کی ضرورت ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جہاں تک new constructions کا تعلق ہے مجھے خواجہ صاحب کے خیالات سن کر نہایت افسوس ہوا ۔ اس سلسلہ میں جو کارروائی محکمہ ریلوے نے کی اور جس حد تک ریلوے نے اپنے آپ کو خود کفیل بنانے کی کوشش کی اس کا اظہار کر چکا ہوں ۔ جہاں تک ڈی ۔ جی خان کاشمور اور کوٹ ادو ریلوے لائینوں کا تعلق ہے اس کے دو phases ہیں ۔ ایک phase تو کوٹ ادو اور ڈی جی خان کا تھا جس کے لئے تمام allocation ۳۵۰ لاکھ روپیہ کی تھی اس میں سے ۶۸-۳-۳۰ تک ۲۷۰ لاکھ روپیہ خرچ کئے جا چکے ہیں یہ کام ۱۹۶۳ء میں شروع کیا گیا تھا اور اس وقت تقریباً اختتام کو پہنچ چکا ہے ۔ اس پر goods traffic جون میں شروع کر دیا تھا ۔ passenger train دسمبر ۱۹۶۸ء میں کھول دی جائے گی ۔ اس لئے خواجہ صاحب کا یہ اعتراض کہ اسے صحیح طور پر اہمیت نہیں

دی گئی بے بنیاد ہے -

یہ منصوبہ پروگرام کے مطابق بالکل صحیح طریقہ پر پایۂ تکمیل تک پہنچ رہا ہے اس سے جو ۴۰ لاکھ کی بچت ہوئی ہے یہ ریلوے کی اچھی کارکردگی کا نتیجہ ہے دوسرا phase کاشمور اور ڈی جی خان کا تھا ۔ اس کی منظوری بہت دیر سے ۱۹۶۷ء میں موصول ہوئی - اس کے بعد سروے اور دوسری formalities پر اچھا خاصا وقت صرف ہو گیا لہذا اس کی جو total allocation ہے اس میں سے ۱۰۵۰۸۳ لاکھ روپیہ خرچ کر چکے ہیں ۔ کام تیزی سے ہو رہا ہے اور ۱۹۷۰ء تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا - یہاں کراچی سرکلر ریلوے کے متعلق ذکر کیا گیا ہے - فاروقی صاحب بہتر سمجھتے ہیں کہ اس میں بہت سی مشکلات پیش آئی ہیں اور ابھی کچھ روپیہ خرچ نہیں کیا جا سکا - اگر پروگرام کے مطابق Navy, KMC, Port Trust, KDA, یا ایسے محکمہ جات جن کے مشورے اور جن کے حصے کی مالی امداد سے اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا مقصود تھا اس کے بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے اور دیگر چند رکاوٹوں کی وجہ سے ریلوے اپنا حصہ خرچ نہ کر سکی اس میں جو تاخیر ہوئی ہے اور جو رکاوٹ پیدا ہوئی ہے اسے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے - اس کی تکمیل کے لئے سروے وغیرہ کے پروگرام وقتاً فوقتاً بنتے ہیں - میرے پاس تمام details میں اگر اجازت دیں تو پڑھ دوں لیکن اس میں اچھا خاصا وقت صرف ہوگا -

میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بچت سے کسی کام

کے لئے کسی رکاوٹ یا کسی خرچ یا نقصان کا کوئی احتمال نہیں ہے - اس کے عوض میں جیسا کہ پیرا ۲ کے حصہ (اے) میں دیا گیا ہے چند ایک اقدامات کئے گئے ہیں جو مفاد عامہ اور عوام کی سہولتوں کے لئے کئے جانے چاہئیں - اس اضافہ سے assets میں اضافہ ہوا اور مناسب طریقہ سے تمام اخراجات کئے جائیں گے -

ان وجوہات کی بناء پر میں درخواست کرتا ہوں کہ اس cut motion کو رد کر دیا جائے -

**Mr. Deputy Speaker :** I will now put the cut motion to the House.

The question is :

> That the item of Rs. 1,31,47,000 on account of Expenditure not met from Revenue—B—Open Line Works—1. Rolling stock—New Expenditure (Non-recurring) be reduced by Re. one.

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker :** Next cut motion by Khawaja Muhammad Safdar.

He is not present. Next motion by Malik Muhammad Akhtar. He is also not present. Next motion by Mr. Mahmood Azam Farooqi.

**Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Sir I beg to move :

> That the total of Rs. 1,59,21,000 on account of Expenditure not met from Revenue—Total New Expenditure — (Non-recurring) be reduced by Rs. 100.

**Mr. Deputy Speaker :** Demand under consideration, motion moved is :

> That the total of Rs. 1,59,21,000 on account of Expenditure not met from Revenue—Total New Expenditure—(Non-recurring) be reduced by Rs. 100.

**Minister of Finance :** Opposed Sir.

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی-۸) - جناب والا - یہ ریلوے کا ضمنی مطالبہ نمبر ۲ اس چھوٹے سے کتابچہ میں دیا گیا ہے جو تین صفحات پر مشتمل ہے - یہ ایک ناقص منصوبہ بندی کا مظہر ہے اور under budgeting کا نمونہ ہے - جس کی مثال کسی بھی محکمہ میں نہیں ملتی ہو گی - اس سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں اعداد و شمار اور حقائق ایک غلط ترتیب سے پیش کئے گئے ہیں - نہ صرف یہ کہ غلط بیانی سے کام لیا گیا بلکہ اس ایوان کے معزز ارکان کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے -

**Minister of Finance :** Question !

مسٹر محمود اعظم فاروقی - اس کے ذریعہ جناب وزیر خزانہ نے جو ۱۵۹ لاکھ روپیہ کی رقم طلب کی ہے میں اس کا break up پیش کروں گا تو گفتگو میں زیادہ آسانی ہو گی -

اس میں سب سے پہلے جو بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ۹۹۰ بڑی لائین کی گاڑیاں جو ۶۷-۱۹۶۶ء میں موصول ہو جانی چاہئے

تھیں وہ ۶۸-۱۹۶۷ء میں اس ملک میں آئیں - اس کے بعد ۸۸ بڑی لائین کی گاڑیوں کی قیمت میں اضافہ ہو گیا اور پھر ۶۲ مسافر گاڑیوں کے لئے پیشگی رقم ادا کی گئی - اب بجٹ بناتے وقت یہ چیز پیش نظر نہیں تھی کہ تینوں مدات کی رقم جو ۶۶ء۱۶۶ لاکھ روپیہ ہے اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی - کہ الگ الگ ان تینوں مدات کے لئے کتنی رقم درکار ہے - شاید یہ بات محسوس ہو کہ سہواً ہوا ہے لیکن ایسا نہیں - یہ بات عمداً کی گئی ہے - اور بجٹ بناتے وقت یہ غلطی کی گئی ہے کیونکہ اگر ایوان کے سامنے تفصیل آئے گی تو بات بڑھے گی - اس کے بعد (بی) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۲۴ ریل کار اور ۶۶ ٹریلرز جو کہ اگلے سال آنی تھیں اس سال آ گئی ہیں - اس لئے ۷۳۰۲۶ لاکھ روپیہ وقت سے پہلے خرچ کیا گیا ہے جس کا اب مطالبہ کیا گیا ہے - علاوہ ازیں دوسرے کاموں کے لئے ۲۷۰۷۳ لاکھ روپیہ دکھایا گیا ہے اور اس طرح کل مطالبہ ۱۵۹۰۲۱ لاکھ روپیہ کا ہے اور اس طرح کل ۲ کروڑ ۶۷ لاکھ ۶۶ ہزار کا زر مطالبہ ہے اگر اس میں بچت کو الگ کر دیں تو مناسب نہیں ہے کیونکہ بچت کو زر مطالبہ میں adjust کرنا مناسب نہیں ہوتا - یہ دیکھنا چاہئے کہ محکمہ نے بجٹ بناتے وقت اپنے اخراجات کے کیا تخمینے کئے تھے اور اس میں کتنا اضافہ ہوا اور اخراجات میں کہاں کمی ہوئی - ان دونوں چیزوں کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لینا چاہیئے - اس کو adjust کر کے ایک لاکھ ۵۹ ہزار پر گفتگو کرنا مناسب نہ ہو گا - بلکہ کسی بجٹ یا کسی مالیاتی دستاویز کا جائزہ لینے کیلئے ضرورت اسبات کی ہوتی ہے کہ جہاں اس کا خرچ زیادہ ہو رہا ہے وہاں اس کی وجوہ کا علیحدہ جائزہ لیا

جائے اور اگر خرچ میں کمی ہوئی ہے تو اس کا علیحدہ جائزہ لیا جائے اور چونکہ اخراجات میں اضافہ ہوا ہے جس کے لئے مطالبہ زر نمبر ۲ ایوان میں پیش ہے یہ کل ۲ کروڑ ۶۷ لاکھ کا تھا ۔ ۶۸-۱۹۶۷ء کے منصوبوں اور ان مدات کے اوپر تقریباً ۲۱ لاکھ کی رقم مہیا کی گئی ہے تو اس طرح ۲ کروڑ ۶۸ لاکھ کی رقم جو بجٹ میں متعین کی گئی ہے اس سے ۱۳ فیصد زیادہ ہے ۔ میں اسے under budgeting کی ایک نادر مثال اس لئے کہتا ہوں کہ کسی تخمینہ میں ۲- ۳- ۵- فیصد اوپر نیچے ہو جانا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن جو تخمینہ متعین کی ہوئی رقم سے ۱۰- فیصد سے زیادہ اضافہ یا کمی پر مبنی ہو تو یہ under budgeting ہو گی اور under budgeting کی بڑی نا خوشگوار مثال ہے ۔ جناب والا ۔ پھر میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں کئی ایسے اخراجات ہیں جنکے بارے میں یہ کہا جاتا کہ ۶۸-۱۹۶۷ء کے ریلوے کے بجٹ کے بارے میں یہ سوچ نہیں سکتے تھے یہ صحیح نہیں ہے ۔ مثلاً پہلا مطالبہ جو ۹۹۰- ویگن کے بارے میں ہے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے اس کتابچہ میں لکھا ہوا ہے کہ ۶۷-۱۹۶۶ء میں جو ویگن آنے تھے ۶۸-۱۹۶۷ء میں آئے اور اس کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ تھی کہ سوئز کینال بند ہو گئی تھی ۔ جناب والا ۔ آپ کے علم میں یہ بات ہو گی کہ تمام یورپین ممالک سے پاکستان میں مال آنے میں تقریباً shipment سے لیکر کلیرنس تک ۴- ہفتہ کا وقفہ لگتا ہے اور سوئز کینال ۵ جون ۱۹۶۷ء کو بند ہوئی تھی جبکہ اسرائیل نے مصر پر حملہ کیا تھا ۔ یعنی جسوقت یہ بجٹ پیش کیا گیا تھا تو اس وقت سوئز کینال

کو بند ہوئے شاید دو تین دن کا عرصہ گزرا تھا اور پھر جس وقت یہ بجٹ پیش ہوا تھا تو یہ سال چل چکا ہو گا اسکی اطلاع انکو ہو گی اور اگر نہیں چلا تھا تو ۸ یا ۹ جون کو جب یہ بجٹ اس ایوان میں پیش ہوا تھا اور ۸ یا ۹ جون تک جن wagons کا shipment یورپین ممالک سے نہیں ہوا تھا یہ وہی ویگن ہونگے جو ۶۸-۱۹۶۷ء میں وصول ہوئے اور یہ وہی مال تھا جسکا shipment ۸ جون ۱۹۶۷ء تک ہو چکا ہو گا ۔ اس کو پھر ۳۰ جون تک آ جانا چاہئے اور اس کی ادائیگی ۳۰ جون سے پہلے ہونی چاہئے ۔ اس لئے ۸ جون ۱۹۶۷ء کو جو بجٹ اس ایوان میں پیش ہوا یا اسمبلی میں جو زیر بحث تھا اسوقت محکمہ ریلوے اور وزیر مالیات کو یہ بھی بخوبی علم ہونا چاہئے کہ وہ کونسے اخراجات ۶۷-۱۹۶۶ء کے ایسے باقی ہیں جو ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک مکمل نہیں ہو سکیں گے اور ۶۸-۱۹۶۷ء میں اس کے لئے پراویژن کرنا پڑے گا ۔ اس لئے اب اس کے لئے یہ کہنا کہ ان کو اسوقت یہ بات معلوم نہیں تھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی شدید غفلت کا نتیجہ ہے یا یہ عمداً under budgeting کی گئی تا کہ اخراجات میں کمی کرکے ریلوے کی آمدنی اور خرچ کے توازن کو صحیح بتایا جا سکے اور ایسے مغالطہ آمیز اعداد و شمار اس ایوان میں رکھے جائیں جن سے ریلوے کی آمدنی اور ریلوے کی کارکردگی بہتر معلوم ہو اور وہ اخراجات جو ان کے پیش نظر تھے یا جن کے متعلق انکو اچھی طرح سے علم تھا انکو عمداً چھپایا گیا تا کہ انہیں ایوان کے سامنے نہ لایا جا سکے اور مغالطہ آمیز اعداد و شمار سے پبلک کو دھوکا دیا جا

سکے بلکہ اس معزز ایوان کے ارکان کو بھی مغالطہ میں رکھا جا سکے - جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ وزیر متعلقہ یہ فرمائیں گے کہ بجٹ کے اعداد و شمار اپریل یا مئی میں تیار ہو جاتے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ اپریل اور مئی میں انکو معلوم تھا کہ کتنا مال جون ۱۹۶۷ء تک آ جائیگا اور ۹۹۰ ویگنوں میں سے کتنے ویگن آنا باقی رہ جائیں گے اس کا جواب میں پیشگی دئے دیتا ہوں کہ بیشک آپ نے اپریل یا مئی میں اعداد و شمار تیار کر لئے ہوں گے لیکن ۸ جون کو جبکہ بجٹ اس ایوان میں زیر بحث تھا تو جبتک کہ بجٹ منظور نہیں ہو جاتا آپ کو ہر وقت اس بات کا موقع ہے کہ اگر آپ کے سامنے غیر معمولی صورت حال آئے جس سے یہ محسوس ہو کہ بجٹ کے اعداد و شمار میں غیر معمولی تبدیلی ہونیوالی ہے تو آپ اس کو ایوان میں پیش کر کے تبدیل کر سکتے ہیں - پھر جناب سوئز کینال اس وقت بند ہوئی ہے جب اسرائیل نے مصر پر حملہ کیا تو اس وقت آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے تھا اور یقیناً آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ۶۷-۱۹۶۶ء تک کتنا مال ایسا ہے جو ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک نہیں پہنچ سکے گا اور وہ ۳۰ جون کے بعد آئیگا اور آپ کو اسکی ادائیگی ۶۸-۱۹۶۷ء میں کرنا پڑے گی - اس لئے میں اسبات کو ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ۶۸-۱۹۶۷ء کا بجٹ پیش کرتے وقت آپ کو ان اخراجات کا علم نہ تھا جو ۶۷-۱۹۶۶ء کے بجائے ۶۸-۱۹۶۷ء میں bring forward ہوئے تھے جن کی وجہ سے آپ کے بجٹ میں اضافہ کا امکان تھا - آپ کو علم تھا اور آپ نے اس ایوان کو اور عوام کو دھوکا

دینے کے لئے اور ریلوے کے بجٹ کو غلط شکل میں پیش کرنے کے لئے اس کو مخفی رکھا -

پھر جناب والا - ۲۴ ریل کاروں اور trailers کے بارے میں صفحہ ۴- کے item ۲ (بی) میں کہا گیا ہے :-

> "Against procurement order of 24 broad-guage railcars and 60 broad-gauge trailers, a part of which was scheduled to be delivered in the next financial year, advance delivery had to be arranged so as to comply with the cut-off date of I. D. A. loan utilised for financing the project."

یعنی اسکا مطلب یہ ہوا کہ یہ ریل کاریں اور trailers جنکا کچھ حصہ ۶۹ - ۱۹۶۸ء میں آنا تھا چونکہ آپ کے پاس قبل از وقت آ گئے اور قبل از وقت اسلئے منگانا پڑے کہ آئی - ڈی - اے loan جسکے تحت یہ مال آ رہا تھا اس کی آخری تاریخ مال کی رسید سے متبائن نہ ہو جائے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ loan جس کے ماتحت یہ سامان منگایا جا رہا ہے کیا اس کی آخری تاریخ کا آپ کو پہلے سے علم نہیں تھا یقیناً ۶۸-۱۹۶۷ء میں آپ کو علم رہا ہوگا کہ جس aid کے تحت آپ یہ سامان منگا رہے ہیں اس aid کے ختم ہونے کی آخری تاریخ کیا ہے اور آپ کو اسبات کا بھی علم رہا ہوگا کہ آئی - ڈی - اے کی آخری تاریخ ۶۸-۱۹۶۷ء کے کس وقت ختم ہو رہی ہے اس لئے ۶۹-۱۹۶۸ء میں نہیں بلکہ سارا سامان ۶۸-۱۹۶۷ء میں ہی منگانا پڑے گا - اور آپ کو اسبات کا بھی علم تھا کہ آئی - ڈی - اے loan کے تحت سامان

کی ساری وصولی ہونا چاہئے تھی اور اس کی ادائیگی بھی ۶۸-۱۹۶۷ء میں کرنی تھی لیکن پھر آپ نے اسکو اپنے بجٹ میں شامل نہیں کیا اور اسکو شامل کرنے سے عمداً گریز کیا تاکہ ایک غلط تصویر آپ کے محکمہ کی کارکردگی کی عوام کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے نہ آئے ۔ جناب والا ۔ میں ان مغالطہ آمیز اعداد و شمار کو پیش کرنے کے سلسلے میں ایک چیز کا اور اضافہ کروں گا جو میں نے پہلے کہی تھی جس کے اوپر وزیر مالیات نے "question" کہا تھا اعداد و شمار کے حقائق کو اس غلط طریقہ سے پیش کیا گیا ہے کہ ایوان کو اس سے غلط تاثر دیا جائے ۔ میں اس کی ایک اور مثال بتاؤں گا ۔ جناب والا ۔ اس کے صفحہ ۴ کی شق ۲ (اے) میں دوسرا جملہ یہ ہے :-

> "Additional funds are also required to meet the increase in cost of 88 broad-guage passenger carriages on order, and to cater for 10% payment against the order of 62 passenger carriages which has been placed a few months back."

اس کا مطلب یہ ہوا اور پھر جتنی مدات خرچ کی گئی ہوئی ہیں اس شق (اے) کے الفاظ پکار پکار کر بول رہے ہیں کہ اخراجات آپ کے اس وقت تک ہو چکے ہوئے ہیں ایسا نہیں کہ اخراجات ۶ جون تا ۳۰ جون تک کرنے ہوں گے بلکہ یہ تو ۶ جون سے پہلے ہی ہو چکے ہیں ۔ مثال کے طور پر آپ یہ کہتے تھے کہ ۶۸-۱۹۶۷ء میں ۹۰ ریل کاریں آئی ہیں تو کیا آپ نے ان کی قیمت کی ادائیگی نہیں کی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ۶ جون سے پہلے ان کی قیمت کی ادائیگی کر دی ہے ۔ اسی طرح جو

ایڈیشنل فنڈ ۱۰ فیصد ایڈوانس دینے کے لئے چاہئے تھا وہ بھی خرچ ہو چکا ہے اور ازاں بعد order replace ہو چکا ہوا ہے۔ پھر وہ آخر میں کہتے ہیں :-

"It may be added that this authorization is needed to meet expenditure yet to be incurred."

میں آپ سے سمجھنا چاہتا ہوں کم از کم مجھے جتنی انگریزی آتی ہے میں تھوڑے بہت اخراجات کو سمجھتا ہوں۔ شق (اے) میں آپ نے جتنے اخراجات کا ذکر کیا ہے یعنی ۹۹۰ broad-guage ویگنوں کا آنا اس ملک میں اور مزید برآں اس ملک میں قیمتوں میں اضافہ اور پھر ریل کاروں کا حاصل کرنا جن کے لئے آپ کو ۱۰ فیصد ایڈوانس دینا پڑا یہ تمام اخراجات ریلوے کا محکمہ ۶ جون سے پہلے کر چکا ہوا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ کہنا کہ یہ اخراجات incur نہیں ہوئے یعنی ۶ جون سے ۳۰ جون تک ہوں گے میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط بیانی ہے۔ مجھے جناب وزیر مالیات سے اتفاق نہیں ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ اخراجات جن کا حوالہ دیا ہے وہ بتا دیں کہ وہ ہو چکے ہیں یا نہیں۔ جناب والا۔ میں عرض کروں گا کہ یہ ناقص منصوبہ بندی کا ایک مظہر ہے۔ اس میں مختلف جگہوں پر جو بجٹ دکھائی گئی ہے اس کی کل میزان ایک کروڑ آٹھ لاکھ بنتی ہے یعنی وہ رقوم جو آپ نے بجٹ بناتے وقت اس ایوان سے طلب کی تھیں اور اس ایوان نے آپ کو منظور کرکے دی تھیں اس سے آپ ایک کروڑ ۸

لاکھ کی رقم کم خرچ کر رہے ہیں - پھر اس میں سے ۴۵ لاکھ ۳ کروڑ اور ۵۲ لاکھ ۷۳ کروڑ اور ۱۰ لاکھ ۶۹ کروڑ کی وہ رقوم جو کہ پلوں وغیرہ کی تعمیر سے بچ گئی ہیں ان کا کہیں تفصیل سے ذکر نہیں ہے - آخر وہ کون سی مدات ہیں وہ کونسا پل ہے وہ کونسا ٹریک ہے جس کے لئے آپ نے یہ رقوم منظور کرائیں تھیں اور اب آپ خرچ نہیں کر رہے - خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں اچھی نشاندھی کی کہ پلوں کی تعمیر میں سے آپ ۲۳ لاکھ میں سے ۱۰ لاکھ بچا رہے ہیں یا ۴۰ فیصد آپ بچا رہے ہیں کیا یہ بات تو نہیں ہے کہ inflation کے زمانے میں بھی قیمتیں گھٹ نہیں رہی ہیں اس لئے بچت کی وجہ تو یقیناً یہ نہیں ہو سکتی ہے کہ آپ نے کسی چیز کی قیمت پہلے زیادہ لگائی ہو اور بعد میں کم ہو گئی ہو بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ اس منصوبے سے پہلے جو آپ کے پیش نظر رہا ہو اس کو آپ نے ترک کر دیا ہو - میں پورے مغربی پاکستان کا ایک حوالہ دوں گا - کراچی میں ایک کالا پل ہے - یہ کورنگی اور ادھر کے علاقوں کو ملانے والا واحد پل ہے - یہ پل تین سال سے نا قابل استعمال ہے بلکہ اب اس کی حالت اتنی ناگفتہ بہ ہے کہ اس کو خطرناک پل قرار دیا گیا ہے اور خطرناک ہونے کے باوجود وہ پل استعمال کیا جا رہا ہے اور کیا جاتا ہے - اس کے اوپر ٹریفک کا بے حد پریشر ہے اور ابھی تک باوجود اس کے خطرناک ہونے کے اس کی تعمیر نہیں کی گئی اور جب اس کے لئے سوال اٹھایا گیا تو معلوم ہوا کہ ۲۳ لاکھ روپیہ جو پلوں کے لئے مختص کیا گیا ہے اس رقم میں سے کراچی کے

پل کے لئے کوئی روپیہ نہیں ہے ۔ چلو ہم نے مان لیا کہ جہاں زیادہ ضرورت ہے وہاں روپیہ خرچ کیا گیا ۔ میں نے خاموشی اختیار کی اور ہم نے سوچا کہ ہمارا کالا پل نہ بنے اور مغربی پاکستان کے دوسرے پل تعمیر ہو جائیں مگر ہمارا یہ چیز دیکھ کر دل دکھتا ہے کہ ہم نے اپنی ضروریات پیش کی تھیں اور جن ضروریات کے لئے آپ نے ہمارے بھائیوں کے لئے رقوم مختص کی تھیں ان میں سے آپ نے ۳۰ فیصد بچا لیا ۔ اس کی وجہ کیا ہے اور جو بچت پلوں میں ہو رہی ہے اس کے کیا وجوہات ہیں ۔ آپ نے یہ چیز کیوں منصوبے میں رکھی تھی کہ فلاں پل بن رہا ہے فلاں پل نہیں بن رہا ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کون سے ٹریک کے لئے گنجائش رکھی ۔ وہ چیز کیوں آپ ہمارے سامنے لائے ۔ آپ مطالبہ زر میں سے بچت کر رہے ہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کہ وہ بچت کہاں ہے اور وہ کس طور پر آپ کی بچت ہو رہی ہے یا پھر آپ یہ بات تسلیم کریں کہ بجٹ بناتے وقت آپ کا منصوبہ غلط تھا یا ملک کی تمام ضروریات کو احاطہ کرنے کی آپ میں صلاحیت نہ تھی ۔ آپ اس بات کو تسلیم کریں ۔ ۱۹۶۷ء میں آپ کے سامنے ملک کی تمام ضروریات تھیں لیکن آپ میں سمجھنے کی طاقت نہ تھی یا تو آپ اس غلطی کو تسلیم فرمائیں کہ آپ اپنی نااہلی کیوجہ سے اپنی بات کو پورا نہ کر سکے ۔ کراچی سرکولر ریلوے کے منصوبہ کے متعلق جناب والا ۔ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں ۱۹۵۹-۶۰ء میں اس پر کام شروع ہوا ۔ آج ۸ سال کا عرصہ گزر چکا ہے ۱۹۶۳ء میں اس کا پہلا phase تیار ہوا اور اس کے بعد بجٹ

میں ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ اس سال اس منصوبے کو ہم مکمل کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ کراچی سرکولر ریلوے کا منصوبہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا اور اس وقت تک اس ریلوے لائین کی افادیت نہیں ہو سکتی جب تک کہ وزیر مینشن کو کراچی سٹی سٹیشن سے ملایا نہ جائے ۔ اس منصوبے کو مکمل کرنے کے دو شدید نقصانات جو کراچی کو پہنچے ہیں یا پہنچ رہے ہیں وہ یہ ہیں کہ اگر یہ منصوبہ مکمل ہو جاتا تو کراچی کی پبلک کو آسان اور سستا سفر میسر ہو سکتا تھا جو ان کو میسر نہیں ہو رہا ہے ۔ پھر اس منصوبے کے مکمل نہ ہونیکی وجہ سے اس ریلوے لائین پر ٹریفک نہیں ہے یعنی وہاں ڈرگ روڈ سے لے کر وزیر مینشن تک جو ریل چلتی تھی اس کو سٹی سٹیشن سے نہ ملانے کی وجہ سے اس سے جو فائدہ پہلے متوقع تھا وہ حاصل نہیں ہو رہا ہے اس لئے کہ لوگوں کو وزیر مینشن تک جانے کا کوئی فائدہ نہیں وزیر مینشن سے کراچی شہر پھر بھی ۲ میل باقی رہتا ہے ۔ جن لوگوں کو کراچی شہر آنا ہوتا ہے وہ ریلوے سے نہیں آتے بلکہ وہ لوکل گاڑیوں سے آتے ہیں اور جاتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ڈرگ روڈ سے لے کر وزیر مینشن تک کوئی سروس نہیں جس کی وجہ سے ریلوے کو نقصان ہو رہا ہے ۔ میں جناب والا ۔ یہ بتاتا ہوں کہ وہاں ٹرک چلتی ہیں میں صبح شام ان میں روزانہ اپنے دفتر جاتا ہوں اور میں اس چیز کا عینی شاہد ہوں کہ ساری گاڑیاں خالی ہوتی ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ ریلوے کا سارا منصوبہ اس وقت تک خسارے

میں چل رہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کام جس کو آج سے تین سال پہلے تیار ہو جانا چاہئے تھا وہ آج تک آپ کی نااہلی اور ناکارکردگی اور کراچی کے مسائل سے مجرمانہ غفلت کی وجہ سے ابھی تک التواء میں پڑا ہوا ہے۔

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) ۔ جناب سپیکر ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری اور وزیر صاحب کی جوابی تقریر کو سنا ۔ مجھے یہ جان کر بڑا تعجب ہوا کہ پاکستان کو بنے ہوئے اس کو معرض وجود میں آئے ہوئے ۲۱ سال گزرنے کو ہیں اور آپ کا فرمان تھا کہ ریلوے کو اسی سال میں بڑے غیر معمولی دور سے گزرنا پڑا ہے اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک یہ محکمہ سنبھلنے نہیں پایا ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نقطہ نظر سے یہ ضمنی میزانیہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ ریلوے ہماری ملکی ترقی میں بہت بری طرح مانع ہے ۔ بجائے اس کے کہ وہ کام جن کو ملکی ترقی میں بڑی اہمیت حاصل ہے جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائے جاتے ان کو التواء میں ڈال کر اور ان کے لئے جو رقوم مخصوص تھیں انہیں دوسری مدات پر خرچ کرکے انہوں نے سارے ملک کے ساتھ اور اس علاقہ کے لوگوں کے ساتھ اور اس منصوبہ کے ساتھ انتہائی زیادتی کی ہے ۔ آپ پچھلے دو سال کے ریلوے کے میزانیوں کا جائزہ لیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ٦٦-١٩٦٥ء میں ترقیاتی بجٹ کے لئے ۲٦ کروڑ ٥٠ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی ۔ جس میں سے ۲۲ کروڑ ۷۱ لاکھ روپے خرچ ہوئے ۔ اس کے بعد ٦٧-١٩٦٦ء

میں ٦٦ کروڑ ٦٨ لاکھ روپے ترقیاتی بجٹ کے لئے مختص کئے گئے تھے جس میں سے ٢٤ کروڑ ٣٥ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ٦٨-١٩٦٧ء میں ٢٩ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی تھی اور اب یہ ساری رقم جو ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کی گئی تھی دوسری مدات پر خرچ کی جا رہی ہے - مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری حکومت نے ریلوے کے ترقیاتی پروگرام کو وہ اہمیت نہیں دی جو اس کا حق تھا اور جو اسے دی جانی چاہیئے تھی - جناب سپیکر - میرے پاس یہ سٹیٹسٹیکل ہینڈ بک آف ویسٹ پاکستان ١٩٦٧ء ہے - اس میں وہ روٹ دئیے گئے ہیں جن پر گاڑیاں چلائی گئیں - ٥٨-١٩٥٧ء میں ان کی تعداد ٥٣٣٥ تھی ١٩٦٥ء ٦٦- میں بھی ان کی تعداد ٥٣٣٥ ہی ہے - کوئی نیا راستہ نہیں بنایا گیا جن پر گاڑیاں چلائی جاتیں اس کے ساتھ ساتھ ٥٦-١٩٥٥ء میں ریلوے لائین ٧٣٣١ میل تھی اور ٦٦-١٩٦٥ میں ٧٥٩٠ میل تھی یعنی تقریباً آٹھ نو سال میں صرف ٨١ میل نئی ریلوے لائن تعمیر کی گئی - اور اس حساب سے یہ فی سال اوسطاً نو میل بنتی ہے - جناب سپیکر - ہمارا ملک انتہائی خطرناک دور سے گذر رہا ہے - میرے نقطہ نظر سے کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان کشمور ریلوے لائن جلد از جلد تیار کرنا ملکی سلامتی کے لئے انتہائی ضروری ہے - میں نہیں سمجھ سکا کہ اس منصوبہ پر جو رقم مختص کی گئی تھی اسے پہلی فرصت میں انتہائی کوشش کر کے کیوں خرچ نہ کیا گیا - آج ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اس پر کنکر بچھانے کا کام گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق ملتوی کر دیا گیا ہے مگر اس سے منصوبہ کی تکمیل میں رکاوٹ یا تاخیر نہیں ہوگی

یہ قطعاً غلط ہے ۔ اگر اس رقم کے خرچ نہ کرنے سے اس منصوبہ میں تاخیر نہیں ہوگی تو پھر آپ نے اس کی گنجائش کیوں رکھی تھی ۔ جناب سپیکر ۔ یہ نہیں کہ جن مدات پر خرچ کرنے کے لئے آپ نے ہم سے رقومات حاصل کی تھیں وہ بہت ضروری ہیں ۔ میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ اولاً آپ کو اس امر کا پہلے ہی احساس ہونا چاہئیے تھا بلکہ آپ کو یہ علم تھا کہ یہ گاڑیاں یا ڈبے آپ کو اس سال موصول ہونگے ۔ چنانچہ قرطاس ابیض میں آپ نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ آپ کو بروقت یہ ریلوے سٹاک موصول ہوگا ۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے ہم سے یہ وعدہ کیا تھا ۔ ہمیں یہ تسلی دی تھی اور یقین دلایا تھا کہ آپ کا محکمہ اس کے باوجود باربرداری کے کام میں ۶ فیصد سے زیادہ اور مسافروں کے لئے ۵ فیصد سے زیادہ ضروری سہولتیں سفر کے لئے بہم پہنچائے گا میں اس کا ایک پیرا پڑھ کر سناتا ہوں :۔

"Apart from the above, it has not been possible to augment the fleet of locomotives as was intended originally. During the first two years it was expected that 20 locomotives, which were included in the Second Plan programme, would be received and, in addition another 65 locomotives, intended for procurement during the first two years of the Third Plan would also arrive. The former have been received almost two years late only last month while there is no indication yet when it will be possible to procure the latter. In fact it is doubtful if these will be received even during the next year. Nevertheless it is hoped that goods earnings will go up by 6 percent and passenger earnings by 5 percent during the next year for the reason that the 20 locomotives which have

recently been received would help in quicker movement of goods traffic."

جناب سپیکر - ریلوے کی تجاویز کے بارہ میں انہوں نے ہمیں یہ بتایا تھا اگر آپ کو پہلے ہی اس امر کا احساس تھا کہ آپ کو اس سال زائد رقومات کی ضرورت ہو گی تو آپ کے لئے لازم تھا کہ سال رواں کے بجٹ میں ان کی گنجائش رکھتے - لیکن اگر میں بغرض دلیل یہ بھی مان لوں کہ کوئی ناگہانی صورت حال نمودار ہو گئی ہے - تو بھی میں اس ملک میں نئی لائن کے بچھانے کو انتہائی اہمیت دیتا ہوں خصوصاً ان تین علاقوں میں جہاں آپ نئی ریلوے لائن بچھا رہے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسی وجوہات ہو سکتی ہیں جن کی بناء پر وہاں ریلوے لائن بنانے یا اسے چالو کرنے میں ایک منٹ کی بھی تاخیر کی جائے -

جناب سپیکر - انہوں نے قرطاس ابیض میں یہ بتایا تھا کہ ہماری ریلوے کا ایک Depreciation Reserve Fund بھی ہے - جس کی غرض و غایت یہ تھی -

"The Depreciation Reserve Fund, as constituted on the Railways, is designed to provide the cost of renewals and replacements of assets, as and when they become necessary."

میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے میزانیہ کے پیش کرنے کے وقت یا اس سال جب کہ اس میزانیہ کی میعاد ختم ہو گئی آپ کے پاس ۱۲ کروڑ ۹ لاکھ روپیہ ہو گا - اور اسی طرح ریلوے ریزرو فنڈ میں بھی جس کے متعلق آپ یہ فرماتے ہیں کہ

محکمہ ریلوے نے ۱۹۶۱-۶۲ء سے جاری کیا ہے اور جس کا مقصد آپ نے یہ فرمایا ہے :-

> ".....to the general revenues.....provision for arrears of depreciation writing down or writing off ; capital ; and strengthening the financial position of Railway in order that the services rendered to the public may be improved and rates may be reduced."

آپ کے پاس تقریباً سات کروڑ روپے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کو یہ رقومات حاصل کرنی ہی تھیں تو آپ اس کا اندازہ پہلے کیوں نہیں لگا سکے تھے - کیا بعض بین‌الاقوامی معاہدات کی بناء پر آپ پابند یا مجبور تھے ؟ آپ کو چاہئیے یہ تھا جب کہ آپ کے پاس Depreciation Reserve Fund میں ۱۲ کروڑ ۹ لاکھ روپے ہیں اور ریزرو فنڈ میں تقریباً ۷ کروڑ روپے ہیں آپ یہ رقومات وہاں سے حاصل کر لیتے لیکن تعمیرات کو کسی صورت میں التواء میں نہ ڈالتے - جناب سپیکر - اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ نے ریلوے کی تعمیر میں بچت کر لی ہے - میں جناب خواجہ صفدر صاحب کا ہمنوا اور ہم خیال ہوں کہ ہمارے نقطہ نظر سے ــــ ہم آپ کو بسا اوقات ماہر اور محنتی بھی سمجھتے ہیں لائق بھی سمجھتے ہیں بہت اچھے انجینیئر ہونگے ریلوے کے پاس مگر جہاں تک ریلوے کے بڑے حکام کا تعلق ہے - اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ نے پلوں کی تعمیر کے لئے جو گنجائش رکھی تھی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آپنے سال کے آغاز میں جو

گنجائش رکھی سال کے آخیر میں اسکو صرف کرنا کیوں پسند نہیں کیا ۔ جناب فاروقی صاحب نے تو کالے پل کا ذکر کیا ہے لیکن میں ایسے پل کا ذکر کروں گا جو معرض وجود میں نہیں آیا ہے اس کا پیسہ جنرل ہیڈ کوارٹرز کے سرد خانے میں پڑا ہے ۔ وہ پل گوجرہ ریلوے سٹیشن کیلئے ہے جس کی مسافروں کی سہولت کے لئے اشد ضرورت ہے میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ پلوں کی مد میں سے رقم صرف کی جاتی اس رقم کو بچانا ریلوے اور عوام کے مفاد کے منافی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے تقریر کرتے ہوئے بعض ایسی معروضات پیش کی تھیں جو میرے بڑے بھائی کو سخت ناگوار گزریں ۔ جب میں نے کہا کہ میں نقل کرتا ہوں تو انہوں نے کہا نقل تو کرتا ہے لیکن عقل نہیں ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خزانہ ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ عقل ہے نقل نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ ثبوت کے طور پر نقل کے بارے میں دستاویزات پیش کرتا ہوں ۔ میرے بھائی نے پانچ چھ سال پہلے تقریر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ۔

> " جناب والا ۔ اب میں ایک ضروری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انقلابی حکومت کے وقت تمام محکموں سے بڑے بڑے افسروں کو بد دیانتی کی وجہ سے screen out کیا گیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ "

**Mr. Deputy Speaker :** That is not relevant to the cut motion.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ اس کٹ موشن پر جناب فاروقی صاحب نے فرمایا ہے کہ بد انتظامی انتہائی درجہ کی ہے ۔ بد انتظامی کی تعریف میں یہ چیز آتی ہے ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ طوطے کی طرح بولتے رہنا بھی کوئی بات نہیں بنتی ۔ ان کی جانب سے چیلنج ہوا ہے اور یہ فرمایا گیا تھا کہ میں نے درست نہیں کہا ۔ مجھے اس کے لئے موقع بہم پہنچائیں - - - - - -

**Mr. Deputy Speaker :** At the relevant time the Member can say that. This is not relevant here.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ اس دفعہ نہیں تو اگلی دفعہ موقع آ جائیگا ۔ اگر آج موقع دے دیتے تو اس وقت میں آپ کی سمع خراشی نہ کرتا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اگلی دفعہ موقع آئے گا ۔

I called upon Malik Muhammad Akhtar but he was not present.

Next amendment is from Major Muhammad Aslam Jan. He is not present.

**Malik Muhammad Akhtar :** Mr. Speaker Sir.....

**Mr. Deputy Speaker :** When I called upon the Member he was not here. I will now put the cut motion to the vote of the House. The question is :

> That the total of Rs. 1,59,21,000 on account of Expenditure not met from Revenue—Total New Expenditure—(Non-recurring) be reduced by Rs. 100.

*The motion was lost.*

**Malik Muhammad Akhtar :** On a point of order Sir. When a cut motion is moved by a Member, according to the precedents of this House prevalent for the last three years, is another Member debarred to stand up and support the cut motion ? I may be enlightened on that point Sir.

**Mr. Deputy Speaker :** I have not understood the Member's point of order.

**Malik Muhammad Akhtar :** The Chair may kindly try to understand it. I want to second the cut motion moved in this House by another Member.

**Mr. Deputy Speaker :** The Member had given a similar motion and when I called upon him, he was not present in the House.

**Malik Muhammad Akhtar :** I follow you but now I can speak on a different motion.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ سیریل نمبر ۳ پر میری دوسری کٹ موشن اور ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ فاروقی صاحب والی ہے ۔

مسٹر حمزہ - وہ اس سے بالکل مختلف ہے ۔ وہ یہ ہے کہ

To discuss wastage, inefficiency and corruption in the Railway Administration.

**Parliamentary Secretary (Railways) :** Mr. Speaker, Sir, at that time, for your information. you called upon Mr. Hamza but he was absent.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا - میں نے جناب فاروقی صاحب کی ترمیم کی تائید میں تقریر کی ہے ۔

**Parliamentary Secretary (Railways) :** Your motion is similer to that of Mr. Mahmood Azam Farooqi.

مسٹر حمزہ ۔ اگر وہ بات ہوتی تو تقریر کا آخری حصہ مجھے پڑھ لینے دیتے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Yes, Mr. Hamza is allowed to move his cut motion.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں پیش کروں ؟ میں بڑا خوش قسمت ہوں ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Does the Parliamentary Secretary want to reply to the first cut motion or he wants to reply to both of them ?

**Parliamentary Secretary, (Railways) :** Mr. Speaker, Sir, I want to bring to your notice that the cut motion of Mr. Hamza is similar.

**Mr. Deputy Speaker :** But the reason is different. Mr. Farooqi says "To discuss the policy underlying the demand . .", whereas Mr. Hamza says "To discuss wastage, inefficiency and corruption in the Railway Administration. So the remarks are different. Yes, Mr. Hamza.

**Mr. Hamza :** Mr. Speaker, Sir, I hereby move :

> That the total of Rs. 1,59,21,000 on account of Expenditure not met from Revenue—Total New Expenditure—(Non-recurring) be reduced by Rs. 100.

**Mr. Deputy [Speaker :** Demand under Consideration, motion moved is :

> That the total of Rs. 1,59,21,000 on account of Expenditure not met from Revenue—Total New Expenditure—(Non-recurring) be reduced by Rs. 100.

**Minister for Finance :** Opposed, Sir.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ۶) ۔ جناب والا ۔ میں رشوت ستانی کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ سب سے پہلے میں دلائل کے طور پر جناب احمد سعید کرمانی صاحب کا بیان جو انہوں نے ۱۹ جون ۱۹۶۲ء کو آج سے تقریباً ۶ سال پہلے اس ایوان میں دیا تھا پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں ۔ انہوں نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا تھا کہ :-

"جناب والا ۔ اب میں ایک ضروری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انقلابی حکومت کے وقت تمام محکموں سے بڑے بڑے افسروں کو بددیانتی کی وجہ سے سکرین آؤٹ کیا گیا تھا ۔ ۔ ۔"

**Mr. Deputy Speaker :** This is not relevant. The Member's cut motion is about Open Line Works, and his speech should be confined to it.

**Mr. Hamza :** I am confining to that Sir.

**Mr. Deputy Speaker :** It is not a general discussion on Railways.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ یہ جنرل بحث نہیں ہے ان کی رشوت خوری کی وجہ سے ان پر عمل نہیں ہوا ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The Member will get sufficient opportunity to discuss that.

مسٹر حمزہ ۔ بات موقع پر کہی جائے تو اچھا ہوتا ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** The Demand is as far as Open Line Works is concerned. As far as that cut motion is concerned, the Member will be perfectly relevant and not on the Railways as a whole, or any other department as a whole.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ جنرل بات نہیں کر رہا لیکن عرض یہ ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ یہ ضمنی میزانیہ جو ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے کیا یہ کسی کلرک کا تیار کیا ہوا ہے یا بڑے افسران نے تیار کیا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کلرک سے لیکر آفیسر تک ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس میں بڑے افسران کی نااہلی ہے ۔ اس لئے اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** As far as Open Line Works is concerned, I have given a ruling on that point. He will be allowed to discuss as far as his cut motion is concerned, and not on the Railways as a whole or the Government as a whole.

مسٹر حمزہ ۔ میں مجموعی طور پر ریلوے کے بارے میں نہیں کہتا ہوں بلکہ میں بڑے افسران کے بارے میں کہتا ہوں جنہوں نے اس پر عمل درآمد نہیں کیا ۔

**Mr. Deputy Speaker :** I will not allow him. He is going to have a general discussion on the Budget.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں نے کٹوتی کی تحریک محض اس لئے پیش کی ہے کہ سنت سید احمد سعید کرمانی پر عمل کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ حمزہ صاحب ریلوے کی عام بحث کے دوران آپ کو موقع ملے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ سید احمد سعید کرمانی وہ تھے جو قائداعظم کے خادم تھے ۔ اور آپ ان کے ساتھ تھے جو پاکستان کے مخالف تھے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** That is also not relevant here.

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ بیٹھے بیٹھے باتیں کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

**Mr. Deputy Speaker :** I will request both sections of the House that there should be no further discussion on this.

**Malik Muhammad Akhtar :** Then I will be speaking on this cut motion Sir. I hope you will allow me.

**Mr. Deputy Speaker :** Yes, please.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore-II) : I beg to submit that a demand has been made for additional expenditure to be incurred on Open Line Works amounting to Rs. 1,59,21,000. The argument advanced by the Minister is that the budget allotment for rolling stock programme for this year was Rs. 138.23 lakhs and an additional amount of Rs. 194.89 lakhs has been asked for in this revised budget statement. The necessity arose because they could not obtain 990 broad-guage wagons for which an order was placed due to the closing of the Suez Canal.

**Mr. Deputy Speaker :** This has already been said by Khawaja Muhammad Safdar.

**Malik Muhammad Akhtar :** I will not repeat it but I will be giving different arguments. I have only started. Sir, then they say that they also require 88 broad-guage passenger coaches. What I want to impress is that they have got as many as 8 Workshops wherein these carriages and their component parts are manufactured. May I be permitted to name these

Workshops in order to establish that it is the negligence of the Railway Department to import such material and component parts which could easily be manufactured in these Workshops.

**Mr. Deputy Speaker** : If the Member reads it carefully, he will find that additional funds are also required to meet the increase in cost.

**Malik Muhammad Akhtar** : I say that they could manufacture the component parts locally. There was no need to purchase these parts at higher cost from abroad. That is my point. I will try to be very precise. I know I cannot go off the track.

**Mr. Deputy Speaker** : The Member can't go off the track while dealing with the railway track. (*laughter*)

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, you would appreciate that they have got Carriage and Wagon Workshop at Moghulpura wherein they not only manufacture the carriages but also the component parts. They have got a Locomotive Workshop but they intend to import those trailers as well. Then they have got an Electrical Workshop at Moghulpura where they manufacture component parts. They have got a Signal Shop wherein the machinery installed could be utilized for the manufacture of component parts. Then, above all, they have got a famous Steel Shop at Moghulpura which has repeatedly been discussed in this House. They could have obtained steel from these Workshops to manufacture these component parts. Then, Sir, they have got Carriage and Wagon Workshop at Hyderabad and a big Workshop at Jhelum. Excuse me, Sir, if I add three more Workshops to the list which I have already quoted. They have got a Track Shop at Sukkur, another Plant at Haripur and a Sleeper Depot at Karachi. Now I will tell you what is the mystery. It may astonish you that all these additional funds are being demanded because these imports had to be made for the sole reason which I alleged that the Railway Workshops were locked from 3rd February to 9th February, 1967. They have admitted according to a document in my hand that due to that lock-out, which was an historic lock-out of the railway, they incurred a loss of Rs. 1,09,68,000. Although the lock-out was over and the Workshops were opened after the Government resorted to killing people. Sir, people were shot dead.

**Mr. Deputy Speaker** : How is this relevant to the cut-motion?

**Malik Muhammad Akhtar** : It is relevant in this respect that they could manufacture all these component parts locally and there was no necessity of making any imports. I am coming to the next point if you feel so.....

**Mr. Deputy Speaker** : Now the Member is going off the track.

**Malik Muhammad Akhtar** : Had they been vigilant enough to manufacture all the component parts, need would have never arisen to import all these things.

Now, the second point taken by them is and I may be permitted to use adulterated English - عذر گناہ بدتر از گناہ

**Mr. Deputy Speaker** : I have never heard about adulterated English.

**Malik Muhammad Akhtar** : I consider it is Persian.

Now, Sir, they have come forward with the audacity, and how bold they are, of claiming to be efficient. They claim to be vigilant and they say that in order to meet these demands they have got surplus funds. How these surplus funds have been raised ? They have been raised by cutting out a sum of Rs. 115.20 lakhs from the allocated funds of Rs. 200.20 lakhs for the construction of Dera Ghazi Khan—Kashmor Railway link line. That means that this project for which a provision was made has not been completed to the extent of 55%. I mean to say that they are behind the scheduled progress by 55% as far as this project of Dera Ghazi Khan—Kashmor Railway link line is concerned. Then they said that they were going to complete the Karachi Circular Railway. There has been a great hue and cry about the Karachi Circular Railway of which phase number one has been completed. Our vigilant officers passed that Circular Railway through the areas which have not been inhabited so far. The line passed through scantily populated areas. Naturally, after having spent crores of rupees on that project they had to under-take a second phase of programme for the Karachi Circular Railway. They provided Rs. 36.10 lakhs just to do what they had not done earlier so that the Railway runs through the densely populated areas of Karachi. I raised that objection

in 1965 that they had passed the Karachi Circular Railway through such areas whereby the general public of Karachi could not be benefitted. Naturally realising the objection or having realised their own fault, they planned a second phase for Karachi Circular Railway. But Sir, when you look at the progress, it is 'Nil'. That is the efficiency. May I ask the Finance Minister, in the absence of a Railway Minister, to make comments on this lack of development and the negligence on the part of the Railway? Sir, I don't condemn the Railway staff. As a whole, they have got good officers but there are negligent people as well. I do not mean to say that the officers concerned have been sitting idle. The Railway Board might be working but the Engineers may be at fault; it is so shocking. I have been aggrieved to know that the funds surrendered amount to Rs. 36.10 lacs, *i.e.* the entire allocation made, has been surrendered.

**Parliamentary Secretary, (Railways)** : Sir, the Member is repeating the same argument which Khawaja Muhammad Safdar, Mr. Farooqi and Mr. Hamza had explained. There is nothing fresh.

**Malik Muhammad Akhtar** : I come to the next point then.

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا !

**Mr. Deputy Speaker** : I think the Member was not present when other speakers spoke on this.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, the question is the same and afterall I have to make references. Anyhow I will not be wasting more time of the House. I will only refer to Kot Addu and D. G. Khan Rail-link.

I beg to sumbit that again out of a sum of Rs. one crore, allotted for Kot Addu and D. G. Khan rail-link, .....

**Parliamentary Secretary, (Railways)** : Sir, this point had already been stressed.

**Malik Muhammad Akhtar** : Let me say someting and finish or I will leap across because I have got a lot to say. And Sir, my friends from Dera

Ghazi Khan, have been repeatedly protesting during the general discussion on the budget regarding this bridge and again I find.....

**Mr. Deputy Speaker** : I think the Member has nothing further to say. He may please resume his seat.

**پارلیمنٹری سیکرٹری** (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ یہ ایک کروڑ ۵۹ لاکھ ۲۱ ہزار روپے کا جو مطالبہ زر پیش کیا گیا ہے ۔ یہ دراصل ایک ٹیکنیکل قسم کا مطالبہ زر ہے ۔ فی‌الحقیقت یہ ایک گرانٹ کے دو حصے ہیں ۔ ایک open lines works اور دوسرا حصہ ہے new construction ۔ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے جو رقومات خرچ نہ کی جا سکیں ان کو دوسرے "head" open lines works میں تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ یہ ایک نہایت ہی معمولی سی بات تھی جس کی مجھے حیرت ہے ۔ کہ میرے فاضل دوست بالخصوص جناب ملک محمد اختر اس معمولی سی بات کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس مطالبہ زر نمبر ۲ کا تعلق ہے ۔ اس کی تمام تفصیلات اور ان کی تمام وجوہات نہایت ہی تفصیل کے ساتھ اس میں درج کر دی گئی ہیں ۔ جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے یہ فرمایا ہے ۔ کہ یہ جو ۹۹۰ broad - guage covered wagons کے جو material تھے ۔ اور جن کو ۶۷-۱۹۶۶ء میں آنا مطلوب تھا ۔ وہ کیا وجوہات تھیں کہ ان کو ۶۸-۱۹۶۷ء میں شامل کیا گیا ۔ اور ان کی وجہ سے اس مطالبہ زر میں شامل کرنا پڑا ۔ جناب والا ۔ اس میں واضح طور پر ذکر ہے ۔ کہ ان کی پہلی وجہ جو تھی وہ late shipment میں تھی ۔ اب اگر جناب بجٹ بناتے وقت اس چیز کا گمان ہوتا ۔ کہ ایسے حالات پیدا

ہو جائیں گے ۔ کہ یہ تمام مطلوبہ سامان مقررہ وقت کے بعد آئے گا ۔ تو لازمی طور پر اس کے انتظامات کر لئے جاتے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ کو پتہ ہونا چاہئے تھا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ ہمیں یہ معلوم نہیں تھا ۔ شاید محمود اعظم فاروقی یا ان کے دوستوں کو پتہ ہوتا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ کیا ہو رہا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے ۔ یہ صرف جناب محمود اعظم فاروقی اور ان کے دوست ہی آنے والی چیزوں کے متعلق کچھ کہہ سکتے ہیں ۔ ہماری یہ بساط نہیں ہے ۔ کہ ہم آنے والی چیزوں کے متعلق کچھ یقین سے کہہ سکیں ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا ہم کوئی رمل کا کام کرتے ہیں کہ ہمیں پتہ ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** This is no point of order.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تو جناب والا ۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہاں سے late shipment ہوئی اور اس کے بعد Middle East disturbances کی وجہ سے سویز کینال بند ہو گئی ۔ اس وجہ سے اس مال کے پہنچنے میں مزید تاخیر ہو گئی ۔ اور اس کے

علاوہ جناب والا ۔ جو سب سے اہم چیز تھی وہ یہ تھی کہ سویز کینال کے بند ہو جانے سے جو متبادل راستہ اختیار کرنا پڑا ۔ اس کی وجہ سے فریٹ چارجز میں بہت اضافہ ہوا ۔ جناب والا ۔ آپ مجھے اجازت دیجئے جناب فاروقی صاحب کو بہت بے چینی ہو رہی ہے ۔ فریٹ چارجز کی وجہ سے ڈیوٹی میں بھی اضافہ ہو گیا ۔ کیونکہ جب ڈیوٹی میں فریٹ کو شمار کیا جاتا ہے اور ان دونوں باتوں کی وجہ سے ۲۴ اور ۲۵ لاکھ روپے کی رقم میں اضافہ ہوا ۔ جو کہ عام حالات میں یہ اضافہ ممکن نہیں تھا ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, is it conceivable that freight was enhanced ?

**Mr. Deputy Speaker :** Is the Member on a point of order ?

**Malik Muhammad Akhtar :** Yes Sir, I am on a point of order and it is very important point of order. (*laughter*).

Sir, I may be enlightened as to how I can get correct information from the relevant Department or the Parliamentary Secretary or the Minister concerned when he is making a statement which appears to be false ?

**Mr. Deputy Speaker :** This is not a point of order but a point of information.

**Malik Muhammad Akhtar :** I want your guidance Sir.

**Mr. Deputy Speaker :** I said this is not a point of order ; it is ruled out of order.

**Malik Muhammad Akhtar :** Then may I rise on another point of order?

**Mr. Deputy Speaker :** Yes, the Member can.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, this morning an incorrect statement has been made in this House.

**Mr. Deputy Speaker :** This is not a point of order again, the Member may please resume his seat.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ آپ کو یہ احساس ہوگا ۔ میرے دوستوں کو چونکہ کچھ نظر نہیں آ رہا ہے ۔ سوائے ان باتوں کے ان کے پاس اور کچھ نہیں ہے ۔ اسی طرح جناب والا ۔ جیسے کہ میں نے اس میں تفصیل سے اس بات کی وضاحت کر دی تھی ۔ کہ جرمن قرضے سے وہ passenger carriages حاصل کئے جانے مقصود تھے ۔ اس کو استعمال کرنے کے لئے بھی ہمیں مزید funds کی ضرورت پڑی ۔ اس کی down payment کرنے کیلئے جو کہ غالباً قرضے کی حد کا ۱۰ فیصد ہوتی ہے ۔ اس کو ادا کرنے کے لئے ہمیں رقم کی ضرورت پڑی ۔ یہ ایک ایسا loan تھا جس کے متعلق ہم کوشاں تھے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں تھا یہ کچھ ایسے حالات تھے ۔ جن کے تحت ہم اس جرمن loan کے متعلق صاف اور صریحاً اور یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے تھے ۔ کہ یہ اسے بھی سال رواں میں استعمال کرنے کا موقع مل جائیگا ۔ اس طریقے سے جناب والا ۔ جہاں تک ریل کار کی پوزیشن کا تعلق ہے ۔ ریل کار کا آرڈر جاپان کی ایک فرم کو دیا گیا تھا ۔ اور ان کے ساتھ معاہدہ یہ تھا ۔ کہ دو ریل کاریں اور چار ٹریلرز ہمیں مہیا کئے جائیں گے ۔ اور ان کو ایک سال کے trial کے بعد ریل کاروں کا جو بقایا کوٹہ ہے ۔ اس کو

درآمد کیا جائیگا لیکن دریں اثنا ہمارے جو قرضے کی مدت تھی ۔ وہ ختم ہونے کو آ گئی ۔ اور عام حالات میں ورلڈ بنک ۔ ۔ ۔

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ اس کونے میں ایک غیر آدمی آ بیٹھا ہے جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ ممبر نہیں ہے ۔

خان ملنگ خان ۔ میں نے عینک لگائی ہوئی ہے ۔ اس لئے آپ پہچان نہیں سکے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** I think the Member should know his colleagues.

مسٹر حمزہ ۔ اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ تو جناب والا ۔ ورلڈ بنک نے اس قرضے کی جو مدت تھی اس کے بڑھائے جانے میں رضامندی کا اظہار نہ کیا لہذا ان ریل کاروں کو بھی جلد برآمد کرنا پڑا ۔ جو کہ عام طور پر خیال یہ تھا ۔ کہ یہ تمام ریل کاریں ستمبر ۱۹۶۸ء تک ہمیں مہیا کی جائیں گی ۔ لیکن مدت کے مسئلے کیوجہ سے انہیں بھی چھ مہینے پہلے درآمد کرنا پڑا ۔ اور اس کی وجہ سے ہمیں ۳۰۲۶ء لاکھ روپے کے زائد اخراجات کرنے پڑے ۔

اب جناب والا ۔ دوسرا مسئلہ جس کو میرے فاضل دوستوں نے بڑی اہمیت دینے کی کوشش کی ہے یہ ہے کہ ریلوے نے

new constructions کی طرف پوری توجہ نہیں دی ۔ جناب والا ۔ میں پہلے ہی جناب خواجہ محمد صفدر صاحب کی کٹ موشن پر پوری وضاحت سے اپنی معروضات پیش کر چکا ہوں اور اب دوبارہ یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ دو phases میں تھا ۔ کوٹ ادو ڈیرہ غازی خان لنک مکمل ہو چکا ہے ۔ جون ۱۹۶۸ء میں مکمل ہو جائے گا اور گڈز ٹریفک جاری ہو جائے گی ۔ اور جہاں تک پسنجر ٹریفک کا تعلق ہے دسمبر ۱۹۶۸ء میں پسنجر ٹریفک بھی کھول دی جائیگی اور اس میں کوئی تاخیر نہیں ہو رہی ہے ۔ جہاں تک کاشمور ڈیرہ غازی خان لنک کا تعلق ہے یہ حقیقت ہے کہ پوری رقوم خرچ نہیں کی جا سکیں اس کی وجہ یہ تھی کہ اسکی منظوری دیر سے پہنچی اور اس کے بعد تمام مراحل طے کرنے تھے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود میں جناب قائد حزب اختلاف اور معزز ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ منصوبہ اپنی مطلوبہ مدت میں پورا ہو جائے گا اور اسکی تکمیل ۱۹۷۰ء میں ہو جائے گی (خوب ۔ خوب)

اسی طرح کراچی سرکولر ریلوے کی phase II کے متعلق پہلے بھی وضاحت سے عرض کر چکا ہوں کہ چونکہ اس میں گورنمنٹ کی اور بہت سی autonomous اور semi-autonomous اور local bodies اس میں involved ہیں اور کچھ ایسے مسائل تھے کہ جن کا طے کیا جانا ضروری تھا اور پھر گنجان آبادی میں سے اس کے گزرنے کی وجہ سے زمین کا حاصل کرنا اور پھر پلوں اور دوسری باتوں کے متعلق جو زیر تجویز تھیں ان کی sites میں تبدیلی کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوئی ہے اور

اس میں جو زیادہ تر ذمہ داری ہے وہ ریلوے پر نہیں ڈالی جا سکتی ۔ کیونکہ ریلوے نے ہمیشہ اپنے فنڈز آخر وقت تک اپنی disposal پر رکھے ہیں - یہ منصوبہ بھی اپنی مقررہ مدت یعنی ۱۹۷۰ء تک مکمل ہو جائے گا ۔ لہذا جناب والا ۔ میں نے یہ وضاحت کردی ہے کہ ریلوے نے کسی new construction کے منصوبے پر اثر کئے بغیر یہ رقومات open line پر خرچ کی ہیں ۔ اس میں کسی چیز پر بھی اثر نہیں پڑا ۔

**Mr. Deputy Speaker** : I will now put the cut motion. The question is :

> That the total of Rs. 1,59,21,000 on account of Expenditure not met from Revenue—Total New Expenditure—(Non-recurring) be reduced by Rs. 100.

*The motion was lost.*

**Mr. Deputy Speaker** : The question is :

> That a Supplementary sum not exceeding Rs. 1,59,21,000 be granted to the Governor to defray the charges that will come in course of payment for the financial year ending on 30th June, 1968, in respect of Expenditure not met from Revenue.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker** : The House is adjourned to meet at 5.30 p. m.

*The Assembly then adjourned (at 12.55 p. m.) till 5.30 p. m. the same evening.*

---

## EVENING SITTING

*The Assembly met at the Assembly Chamber at 5-30 p. m. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar H.K., in the Chair.*

*Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqui (Qari of the Assembly) and its translation.*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ
وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ
فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۚ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ
مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۚ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝

(پ ۷- س ۶- ع ۱۳ و ۱۴- آیات ۵۹ تا ۶۲)

اور اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنکو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اُسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے (درخت کا) کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اُسکو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں پھوٹتا اور کوئی ہری و سوکھی چیز نہیں ہے مگر وہ کتاب روشن میں درج ہے۔ اور وہی تو ہے جو رات کو سونے کی حالت میں تمہاری روح قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اسکی خبر رکھتا ہے۔ پھر تمہیں دن کو اٹھا دیتا ہے تاکہ زندگی کی مقررہ مدت پوری کر دی جائے پھر تم سب کو اسی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر تمکو تمہارے عمل جو تم کرتے تھے ایک ایک کر کے بتائے گا۔ اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان مقرر کئے رکھتا ہے۔ یہانتک کہ جب تم میں سے کسی پر موت واقع ہوتی ہے تو ہمارے فرشتے اسکی روح قبض کر لیتے ہیں اور کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر لوگ اپنے مولائے برحق کے پاس بلائے جائیں گے۔ خبردار ہو جاؤ کہ حکم اسی کا ہے۔ اور وہ سب سے جلد حساب لینے والوں میں ہے۔ وما علینا الا البلاغ

## ORDINANCES

## THE WEST PAKISTAN TRADE UNIONS ORDINANCE, 1968

*(resumption of discussion)*

**Mr. Speaker :** The House will now resume discussion on the West Pakistan Trade Unions Ordinance, 1968.

Section 16. Malik Muhammad Akhtar to move amendment No. 38.

**Malik Muhammad Akhtar :** I beg to move:

> That for sub-sections (2) and (3) of section 16 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(2) Subject to the provisions of sub-section (1), a federation of trade unions shall not be entitled to registration unless it fulfils the following additional conditions, namely :—
>
> (*a*) that all its constituent unions are registered trade unions ;
>
> (*b*) that each of the constituent trade unions has passed a resolution in its general meeting to the effect that it agrees to become a constituent unit of the federation ;
>
> (*c*) that its constitution provides for the holding of a general meeting at least once a year ; and

(*d*) that in the case of a federation of trade unions of workers, its constitution also provides—

(*i*) for observance, by its constituent unions, of the procedure for declaring a strike as laid down in their representative constitution ;

(*ii*) for election and removal of members of its executive and other officers, and the manner thereof.".

**Mr. Speaker** : Amendment moved is :

That for sub-sections (2) and (3) of section 16 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(2) Subject to the provisions of sub-section (1), a federation of trade unions shall not be entitled to registration unless it fulfils the following additional conditions, namely :—

(*a*) that all its canstituent unions are registered trade unions ;

(*b*) that each of the constituent trade unions has passed a resolution in its general meeting to the effect that it agrees to become a constituent unit of the federation ;

(*c*) that its constitution provides for the holding of a general meeting at least once a year ; and

(*d*) that in the case of a federation of trade unions of workers, its constitution also provides—

(*i*) for observance, by its constituent unions, of the procedure for declaring a strike as laid down in their representative constitution ;

(*ii*) for election and removal of members of its executive and other officers, and the manner thereof".

**Minister for Labour :** Opposed.

**ملک محمد اختر (لاهور ـ۲)** ـ جناب والا ـ اصل سیکشن میں یه provide کیا گیا ہے که ٹریڈ یونین جب اپنی فیڈریشن بنائے اس کی انتظامیه ایک ریزولیوشن پاس کرکے رجسٹریشن کے لئے درخواست دے اس پر تمام ٹریڈ یونین کے Presidents کے دستخط هوں گے یا افسران جن کو ٹریڈ یونین کی جانب سے خاص اختیارات دیئے گئے هوں میں نے چار پانچ جو قیود لگائی هیں ان میں یه گزارش کی ہے ـ اول تو تمام ٹریڈ یونینز کا الحاق هو چکا ہے ـ تمام ٹریڈ یونینز کا لفظ کافی نہیں ہے ـ تمام constituent unions رجسٹرڈ هوں ان کی میٹنگ کم از کم سال میں ایک بار هو ـ یه بھی قرار دیا جائے که اس کا آئین میں یه طریق کار هو که سٹرائک کس طرح declare کی جائے ـ اس کی انتظامیه اور دوسرے افسران کا الیکشن کس طرح هوگا اور ان کی removal کس طرح هوگی ـ میں صرف یہی کہنا چاهتا هوں ـ

**وزیر محنت (ملک الله یار خان)** ـ جناب والا ـ مجھے ملک محمد اختر صاحب کی ترمیم سے اس لئے اختلاف ہے که انهوں

نے اپنی ترمیم میں ذیلی دفعہ ''اے'' اور ''بی'' میں جن امور کی طرف اشارہ کیا ہے وہ پہلے ہی اس شق میں موجود ہیں ۔ اور ان کا وضاحت سے اس زیر بحث قانون کی شق میں ذکر کیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک ان کی ذیلی شقوں ''سی'' اور ''ڈی'' کا تعلق ہے ان کے بارے میں ملک محمد اختر صاحب کی توجہ اسی قانون کی شق ٦ (iii) (بی) (ایل) (ایم) اور (کے) کی طرف دلاتا ہوں جن میں ان تمام امور کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے ۔ جن کے بارے میں انہوں نے اپنی ترمیم میں ذکر کرنا ضروری سمجھا ہے ۔ مثال کے طور پر پیرا ''سی'' میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ فیڈریشن کے آئین میں یہ تحریر ہونا چاہئے کہ سالانہ میٹنگ ایک مرتبہ ہوا کرے ۔ اس بارے میں دفعہ ٦ کے پیرا ''ایل'' میں صاف طور پر یہ دیا گیا ہے ۔

> ''.....the holding of a meeting of the executive of the Trade Union at least once in every six months, and of a meeting of the general body at least once in every year ;''

ملک اختر صاحب کی ترمیم کی ذیلی شق (ڈی) (آئی) کے بارے میں اصل قانون کی شق ٦ کے پیرا ''ایم'' میں ذکر کیا گیا ہے ۔ اور ترمیم کی ذیلی شق پیرا ٢ کے بارے میں شق ٦ کے پیرا ''کے'' میں ذکر کیا گیا ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان وجوہات کی بناء پر جناب ملک محمد اختر صاحب کی یہ ترمیم غیر ضروری ہے ۔

**Mr. Speaker :** The question is :

That for sub-sections (2) and (3) of section 16 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(2) Subject to the provisions of sub-section (1), a federation of trade unions shall not be entitled to registration unless it fulfils the following additional conditions, namely :—

(*a*) that all its constituent unions are registered trade unions ;

(*b*) that each of the constituent trade unions has passed a resolution in its general meeting to the effect that it agrees to become a constituent unit of the federation ;

(*c*) that its constitution provides for the holding of a general meeting at least once a year ; and

(*d*) that in the case of a federation of trade unions of workers, its constitution also provides—

(*i*) for observance, by its constituent unions, of the procedure for declaring a strike as laid down in their representative constitution ;

(*ii*) for election and removal of members of its executive and other officers, and the manner thereof.".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next amendment No. 39 not moved by Khawaja Muhammad Safdar.

Now we come to section 17 and the first amendment is by Khawaja Muhammad Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Not moving.

**Mr. Speaker :** The amendment is not moved. Next amendment No. 41.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move :

> That sub-section (2) of section 17 of the Ordinance, be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That sub-section (2) of section 17 of the Ordinance, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں اس پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ٹریڈ یونین کے متعلق اسی قسم کی ایک سب کلاز گذشتہ دنوں یہاں پر پیش ہوئی تھی تو میں نے اس ایوان میں اس پر اپنی گزارشات پیش کی تھیں جسے اس ایوان نے اس موقع پر نا منظور کر دیا تھا ۔ اس لئے میں اس ترمیم کو اس موقع پر صرف پیش ہی کئے دیتا ہوں لیکن اس پر مزید کچھ عرض نہیں کروں گا ۔

**Mr. Speaker :** The question is :

> That sub-section (2) of section 17 of the Ordinance, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next amendment at No. 42 is not moved.

Section 18, amendment by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That in section 18 of the Ordinance, the brackets and figure "(1)" occurring in line 1 and sub-section (2), be deleted ; and in section 18 amended as aforesaid, the words "or employers" occurring in line 3, be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That in section 18 of the Ordinance, the brackets and figure "(1)" occurring in line 1 and sub-section (2), be deleted ; and in section 18 amended as aforesaid ; the words "or employers" occurring in line 3, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**ملک محمد اختر (لاہور-۲)** ۔ جناب صدر ۔ میں اس ترمیم کے ذریعے صرف اس قدر ہی چاہتا ہوں کہ دفعہ ۱۸ کی ذیلی دفعہ ۲ کو حذف کر دیا جائے ۔

جناب والا ۔ دفعہ ۱۸ کے مطابق کل executive کے ممبران کی تعداد کا پچاس فیصد اور دوسرے عہدیداران جو کہ فیڈریشن کے ہوں اور مزدور اور مالکان کے ٹریڈ یونین کے ہوں تو وہ فیڈریشن بنا سکتے ہیں اور جو فیڈریشن ان شرائط کی پابند نہ ہو تو وہ رجسٹر نہیں ہو سکتی اور نمبر ۲ میں یہ قرار دیا ہے کہ

"18 (2). If a registered federation contravenes the provisions of sub-section (1), the Registrar shall, after notice to the Federation, as provided in section 11, cancel its registration."

تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ شق غیر ضروری ہے اور ان کا کام شق نمبر ۱ سے چل سکتا ہے کہ اگر کوئی ٹریڈ یونین شرائط کی پابندی نہ کرے گی تو دفعہ ۱۸ (i) سے ان کا کام چل سکتا ہے ۔ اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں ملک اختر صاحب کے اس خیال سے اتفاق نہیں کر سکتا ۔ انہوں نے لفظ "employer" کو حذف کرنے کی جو ترمیم پیش کی ہے ان کو شاید یہ معلوم ہی نہیں کہ وہ بھی فیڈریشن بنا سکتے ہیں کیونکہ ان کو اس کا حق سیکشن ۱۷ میں دیا گیا ہے ۔ اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

**Mr. Speaker :** Malik Sahib, 50 per cent shall be from amongst workmen or employers ?

وزیر محنت - پچاس فیصد مزدوروں سے ہوں گے اور پچاس فیصد باہر سے لئے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یعنی آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں مزدوروں کے بھی نمائندے ہوں گے اور مالکان کے بھی نمائندے شامل ہوں گے ۔

وزیر محنت ۔ جی ہاں ۔

Who are not ordinary members of the federation or trade union.

مسٹر سپیکر ۔ جو ٹریڈ یونین کے ممبر نہیں ہوں گے اور فیڈریشن کے بھی ممبر نہیں ہوں گے ؟

وزیر محنت ۔ ٹریڈ یونین کے constitution میں یہ دیا گیا ہے کہ مالکان پچیس فیصد باہر سے لے سکتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ جناب والا ۔ دراصل مشکل یہ ہے کہ اس میں الفاظ "As the case may be" نہیں ہیں یہ یا تو مزدوروں کی یونین ہوگی اور یا پھر مالکان کی ہوگی اور اگر الفاظ "As the case may be" اس میں شامل کر لئے جائیں تو پھر اس صورت میں اگر مزدوروں کی یونین ہوگی تو پچاس فیصد ان کے نمائندے ہوں گے اور اگر مالکان کی یونین ہے تو پچھتر فیصد ان میں سے ہوں گے اور پچیس فیصد باہر سے آ جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا فیڈریشن کے عہدیدار باہر سے آنے والے ہوں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ سکیم یہی ہے ۔ اگر کوئی ٹریڈ یونین بنے گی تو یہ مزدوروں کی بھی ہو سکتی ہے اور مالکان کی بھی ہو سکتی ہے اس میں شرط یہ ہے کہ پچاس فیصد تو کل تعداد کے وہ عہدیدار ہوں گے اور اگر وہ مزدور یونین ہو تو وہ اس انڈسٹری یا کارخانے

میں کام کرنے والے ہوں گے اور پچاس فیصد ان مزدوروں سے ہوں گے جو کہ خود کام نہیں کرتے لیکن وہ مزدوروں کے لیڈر ہیں اور جن کا کام ٹریڈ یونین ازم ہے مثلاً مرزا ابراہیم شیخ عبدالغفور اور قربان وغیرہ اسی طرح اگر مالکان کی ٹریڈ یونین ہوگی تو پچھتر فیصد اس انڈسٹری کے مالکان کے نمائندے ہوں گے جو کہ ان کارخانوں کے مالک ہیں اور اس کے علاوہ وہ باہر سے پچیس فیصد ماہرین اس میں داخل کر سکتے ہیں ۔ لیکن سات مختلف یونینوں کو ملا کر جو فیڈریشن بنے گی تو وہ فیڈریشن مالکان کی بھی ہو سکتی ہے اور مزدوروں کی بھی ہو سکتی ہے ۔ مزدوروں کی فیڈریشن کے سلسلے میں تو پچاس فیصد نمائندے عہدیداران اور executive کے رکن ہوں گے جو کہ اس کام کو خود کرتے ہوں گے اور پچاس فیصد وہ لوگ ہوں گے جن کی وہ مدد اور رہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ تو اس صورت میں اگر فیڈریشن مزدوروں کی ہوگی تو پچاس فیصد نمائندے باہر سے لئے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مزدوروں اور مالکان یعنی دونوں فیڈریشنوں میں باہر سے پچاس فیصد لوگ لئے جا سکتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے "as the case may be" کے الفاظ تجویز کئے ہیں ۔ کیونکہ یہ فیڈریشن دونوں کی اکٹھی نہیں ہوگی بلکہ الگ الگ ہوگی ۔

مسٹر سپیکر - لیکن اس کی interpretation تو یہ بھی ہو سکتی ہے کہ دونوں فیڈریشنیں باہر سے پچاس فیصد نمائندے لے جائیں یا کوئی تیس فیصد لے جائے اور کوئی بیس فیصد لے جائے -

**Minister for Labour** (Malik Allah Yar Khan) : Sir, I agree with the view-point of Khawaja Muhammad Safdar that the words "as the case may be" be inserted as it will convey the sense.

**Mr. Speaker :** Then please move an amendment accordingly.

**Minister for Labour** : Sir, I beg to move :

> That in sub-section (1) of section 18 of the Ordinance, after the word "employers" occurring in line 3, the comma and the words "as the case may be" be inserted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That in sub-section (1) of section 18 of the Ordinance, after the word "employers" occurring in line 3, the comma and the words "as the case may be" be inserted.

There is no opposition to this amendment ; the amendment, therefore, stands carried.

I think I had not put Malik Akhtar's amendment to the vote of the House. The question is :

> That in section 18 of the Ordinance, the brackets and figures "(1)" occurring in line 1 and sub-section (2), be deleted and in section 18 amended as aforesaid, the words "or employers" occurring in line 3, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next. Khawaja Muhammad Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Not moving.

**Mr. Speaker :** Next. No : 45.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That for sub-section (1) of section 19 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(1) The provision of this Ordinance relating to registered Trade Unions shall mutatis mutandis apply to the registered Federations".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That for sub-section (1) of section 19 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(1) The provision of this Ordinance relating to registered Trade Unions shall mutatis mutandis apply to the registered Federations".

**Minister of Law :** Opposed. Sir, the amendment is not in order. The amendment reads : "The provision of this Ordinance . . ." It is not clear what provisions of this Ordinance.

**Malik Muhammad Akhtar :** If the original be looked into and if it is not a printing mistake.....any way let us save time and it may be ruled out of order.

**Mr. Speaker :** Ruled out of order. Next—46.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

That for sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(2) The executive of a registered Federation of workmen shall be entitled to perform such functions as its constituents may by a resolution authorise it to perform in respect of matters connected with the welfare of the members of the respective trade union or unions".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

That for sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(2) The executive of a registered Federation of workmen shall be entitled to perform such functions as its constituents may by a resolution authorise it to perform in respect of matters connected with the welfare of the members of the respective trade union or unions.".

**Minister of Law :** Opposed.

ملک محمد اختر - جناب صدر - یہ قدرے اہم ترمیم ہے انہوں نے (۲) ۱۹ میں یہ قرار دیا ہے :-

"19 (2) The executive of a registered Federation of workmen shall be entitled—

(*a*) to negotiate with the employer in respect of matters connected with the employment, unemployment, the terms of employment, and the conditions of work of any members of its constituents ; and

(*b*) to represent its constituents before Government in any such matters as are specified in clause (a)."

جناب والا - میں نے اس کو ذرا واضح کرکے یہ گزارش کی ہے کہ :-

"The executive of a registered Federation of workmen shall be entitled to perform such functions as its constituents may by a resolution authorise it to perform in respect of matters connected with the welfare of the members of the respective trade union or unions".

یعنی جناب میں ایک rider لگانا چاہتا ہوں کہ رجسٹرڈ ٹریڈ یونینز جو ہیں وہ مل کر اپنا ایک مشترکہ منشور بنا لیں اور اسے رجسٹرڈ فیڈریشن کو دے دیں اور رجسٹرڈ فیڈریشن اس کی حدود سے تجاوز نہ کر سکے اور جو support ہو اس میں labour welfare کے جتنے بھی امور ہوں ان کو اس میں شامل کر دیا جائے ۔

**Mr. Speaker :** The question is :

"(2) That for sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"The executive of a registered Federation of workmen shall be entitled to perform such functions as its constituents may by a resolution authorise it to perform in respect of matters connected with the welfare of the members of the respective trade union or unions".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next. Minister of Labour.

**Minister of Labour** : Sir, I beg to move :

> That for clause (a) of sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(*a*) to remuneration and allowances and the payment of salaries, to negotiate with the employer in respect of matters connected with the employment, non-employment, the terms of employment, and the conditions of work of any member of its constituents ; and".

**Mr. Speaker** : Amendment moved is :

> That for clause (a) of sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(*a*) to remuneration and allowances and the payment of salaries, to negotiate with the employer in respect of matters connected with the employment, non-employment, the terms of employment, and the conditions of work of any member of its constituents ; and"

There is no opposition. The amendment, therefore, stands carried. Next — 48.

**Malik Muhammad Akhtar** : I think, Sir, it is redundant.

**Minister of Labour** : No, no.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, I beg to move :

That for clause (b) of sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"the executive of a registered federation of workmen shall be entitled to perform such functions as may be prescribed in respect of matters connected with the welfare of the members of its constituent Trade Unions.".

**Mr. Speaker** : Amendment moved is :

That for clause (b) of sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"the executive of a registered federation of workmen shall be entitled to perfrom such functions as may be prescribed in respect of matters connected with the welfare of the members of its constituent Trade Unions.".

**Minister of Labour** : Not opposed.

**Mr. Speaker** : As the amendment is not opposed, it, therefore, stands carried.

**Mr. Speaker** : Next—No : 49.

**Khawaja Muhammad Safdar** : Sir, I beg to move :

That after para (b) of sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following new para (c) be added, namely :—

"(*c*) A registered Federation shall have all the rights and liabilities of a registered Trade Union under this Ordinance".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That after para (b) of sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following new para (c) be added, namely :—
>
> "(c) A registered Federation shall have all the rights and liabilities of a registered Trade Union under this Ordinance".

**Minister of Labour :** Opposed.

**خواجہ محمد صفدر** (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میری غرض و غایت اس نئے sub-section کو اس میں شامل کرانے کی یہ ہے کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ فیڈریشن کو اختیار ہے - کہ وہ مل مالک سے اور کارخانہ دار سے مزدوروں کی تنخواہوں کے متعلق ، ان کی مزدوری کے متعلق ان کے دوسرے حالات کے متعلق بات چیت کر سکتی ہے - ایک ابھی ترمیم میرے محترم دوست ملک محمد اختر کی اس ایوان نے قبول فرمائی ہے کہ اس کے ذریعہ فیڈریشن دوسرے معاملات بھی طے کرا سکتی ہے - لیکن ایک مسئلہ جو میرے ذہن میں ابھی تک ہے - وہ یہ ہے کہ کیا فیڈریشن کو یہ حق حاصل ہے - کہ وہ کسی انڈسٹریل dispute میں مزدوروں کی طرف سے پیش ہو سکتی ہے - اس کی پیروی کر سکتی ہے - جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے وہ ایسا نہیں کر سکتی یعنی ٹریڈ یونین کو جو حق حاصل ہے - وہ اس کو نہیں ہے - تو میں یہ چاہتا ہوں - کہ ٹریڈ یونین چھوٹی ہو سکتی ہے - سو افراد پر مشتمل ہو سکتی ہے - اس کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہو سکتا کہ وہ انڈسٹریل کورٹ

میں مزدوروں کا کوئی تنازعہ لے جاوے ۔ کیونکہ اس کے پاس سرمایہ نہیں ہے - یا اگر وہ انڈسٹریل کورٹ میں چلی گئی اور وہاں سے اس کے خلاف فیصلہ ہوا تو وہ ٹریبونل میں نہیں جا سکتی - اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ فیڈریشن کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں اور وہ تمام ذمہ داریاں اس کے ذمہ ہوں جو کہ ٹریڈ یونین کو ہیں - مثال کے طور پر یہی بات کہ اگر ٹریڈ یونین اپنی مالی مشکلات کی وجہ سے کسی dispute کو ، کسی صنعتی تنازعہ کو انڈسٹریل کورٹ میں نہیں لے جا سکتی یا ٹریبونل میں اس کی پیروی نہیں کر سکتی تو ٹریڈ یونین کی بجائے فیڈریشن اس مسئلہ کو انڈسٹریل کورٹ میں لے جائے یا ٹریبونل میں لے جائے۔ یا اگر ضرورت ہو تو بعض اوقات (اس آئین کے مطابق اجازت ہے ہائی کورٹ تک جانے کی) وہ ہائی کورٹ تک بھی جا سکے ۔ میری غرض اس ترمیم سے صرف اس قدر ہے ۔ اور میرا خیال ہے کہ میری ان معروضات کے بعد شاید میرے دوست اس کی مخالفت نہیں کریں گے -

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - جناب والا - مجھے خواجہ صاحب کی اس ترمیم سے اس لئے اختلاف ہے کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو کہ اس زیر بحث قانون میں دی گئی ہیں جو کہ trade unions سے متعلق ہیں اور صرف ان trade unions کو ہی یہ حق دیا گیا ہے federations کو یہ حق نہیں دیا گیا - اور وہ شقیں ہم پاس کر چکے ہیں - اس صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ خواجہ صاحب کی یہ ترمیم مناسب نہیں ہے -

**Mr. Speaker :** The question is :

> That after para. (b) of sub-section (2) of section 19 of the Ordinance, the following new para. (c) be added, namely :—
>
> "(*c*) A registered Federation shall have all the rights and liabilities of a registered Trade Union under this Ordinance".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next amendment No. 50 by Khawaja Muhammad Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Not moving, Sir.

**Mr. Speaker :** We pass on to amendment No. 51 to section 20.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move:

> That for section 20 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "20. The funds of a registered trade union shall be spent on any of the functions which a trade union is authorised to perform under its constitution or by a resolution of its executive".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That for section 20 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "20. The funds of a registered trade union shall be spent on any of the functions which a trade union is authorised to perform under its constitution or by a resolution of its executive".

**Minister of Labour :** Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور -۲) - جناب صدر - یه نهایت هی اهم مسئله هے - جیسے وزارت خزانه هماری Cabinet میں ایک نهایت هی اهم role ادا کرتی هے اسی طرح سے یه جو همارے فنڈز هیں کسی رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کے - - - - (قطع کلامی) جناب وزیر صاحب نے اسے بہت هی comprehensive بنانے کی کوشش کی هے مثال کے طور پر salaries اور allowances کی ادائیگی - اس کے بعد audit of accounts پھر prosecution اور defence جو انڈسٹریل کورٹ میں هو اس کے متعلق اخراجات - اس کے بعد جناب والا - compensation جو کسی ممبر کو واجب الادا هوتی هو کسی trade union activity کے تحت - اس کے بعد allowances اگر مستحق ممبران کچھ ایسے هوں جو disable هو گئے هوں - اس کے بعد جناب والا - اس سے بھی آگے گئے هیں - policies of assurance on the lives of members کو بھی انهوں نے include کیا هے - provision of educational or social or religious benefits کو بھی include کیا هے - لیکن جناب والا - اس کے ساتھ هی انهوں نے (j) میں یه کلاز لگا دی هے :-

> "(*j*) the payment, in furtherance of any of the objects on which the general funds of the Trade Union may be spent, of contributions to any cause intended to benefit members in general; provided that the expenditure in respect of such contributions in any financial year shall not at any time during that year be in excess of one-fourth of the combined total of the gross income which has upto that time accrued to the general funds of the Trade Union during that year and of the balance at the credit of those funds at the commencement of that year;"

یعنی جناب والا ۔ اتنی comprehensive ترمیم بنانے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ایک چوتھائی سے زائد اخراجات نہیں کئے جا سکیں گے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک ٹریڈ یونین کی اگر دو ہزار روپیہ کی income ہے تو جناب والا ۔ اس میں سے پانچ سو روپیہ کس چیز کے لئے صرف ہوگا ؟ education کے لئے ۔ dependents کی aid کے لئے ۔ payment of salaries and allowances کے لئے ۔ جناب والا ۔ یہ انہوں نے ایسی restriction لگا دی ہے جس سے trade unionism بالکل ختم ہو کر رہ جائے گا ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ (k) میں انہوں نے یہ ایک اختیار اپنے پاس رکھا ہے ۔ یہ کہتے ہیں :-

> "(k) subject to any conditions contained in the notification, any other object notified by Government in the official Gazette."

یعنی یہ پچھتر فیصد جو آمدنی ہے اس کو یہ صرف کریں گے ان objects پر جن کو گورنمنٹ notify کرے ۔ جناب والا ۔ مجھے اس پر دو تین اصولی اعتراضات ہیں ۔ نمبر ایک تو یہ ہے کہ میں نے اپنی ترمیم میں یہ کہا ہے کہ ایک رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کے فنڈز اس طور اور طریقہ پر خرچ ہوں گے جیسا کہ اس کے آئین میں طور اور طریقہ دیا گیا ہو ۔ اور جیسا کہ اس کی executive ایک ریزولیوشن کے ذریعہ چاہے ۔ جناب والا ۔ دراصل نہایت ہی عیاری سے اور نہایت ہی ہوشیاری سے یہ ایک item کو نکالنا چاہتے ہیں جس کو میں insert کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ ۔ ۔ ۔

**Mr. Speaker**: The word 'عیاری' is unparliamentary.

**Malik Muhammad Akhtar**: I withdraw it, Sir and I stand corrected.

تو جناب والا ۔ نہایت ہوشیاری سے ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ چابکدستی سے ۔۔

ملک محمد اختر ۔ نہایت ہوشیاری سے اور دست میں چابک لے کر (قہقہہ) یہ دو چیزوں کو نکالنا چاہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ایک تو یہ 'مان نہ مان میں تیرا مہمان' کے مصداق پرائے فنڈز پر اپنا کنٹرول چاہتے ہیں ۔ نمبر دو جناب والا ۔ ان کی غرض و غایت یہ ہے اور یہ چاہتے ہیں ۔ کہ آئندہ جب special interests کی representation ہو تو یہ اپنے مطلب کے اور اپنے ڈھب کے مزدور لیڈر کو یہاں nominate کر کے لے آئیں یا نیشنل اسمبلی میں لے جائیں اور مزدوروں کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ اپنی contribution سے اپنا کوئی نمائندہ کسی لیجسلیچر کے لئے کھڑا کر سکیں ۔ جناب والا ۔ repetition ہوگی ۔ میں نے ایسی ہی مثال دی تھی کہ ۱۹۵۲ء میں (اس وقت اغلباً خواجہ صاحب ممبر تھے ۔ انہوں نے بھی الیکشن seek کیا ہوگا) مزدور فیڈریشن ریلوے نے مرزا ابراہیم کو الیکشن کے لئے اپنے فنڈز میں سے contribution دی تھی ۔ اور جناب والا ۔ اس سے قبل ، partition سے قبل متعدد ایسی مثالیں موجود ہیں کہ مزدور لیڈر مزدوروں کے فنڈز سے elect ہو کر آتے رہے ۔ جناب والا ۔ کل کو یہ provision بنا دیں گے کہ میرا یا خواجہ صاحب کا بلکہ یہ تو ضرور بنائیں گے کہ حمزہ صاحب کا

compensatory allowance جو ہے اس میں سے پچھتر فیصد حمزہ صاحب ان کی اجازت سے خرچ کیا کریں - جناب والا - یہ 'مان نہ مان میں تیرا مہمان' والی بات ہے - ان کا تعلق کیا ہے مزدوروں کے فنڈز کے ساتھ ؟ یہ کہتے ہیں کہ فنڈز میں embezzlement ہوتی ہے - ضرور ہوتی ہے لیکن وہ آپ کی دفعہ ۴۰۶ کس چیز کے لئے ہے ؟ آپ ordinary laws کے ہوتے ہوئے کیوں شک و شبہات کے لئے گنجائش پیدا کرتے ہیں ؟ جناب مجھے یہی عرض کرنا تھا - میں زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہتا -

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - جناب والا - مجھے افسوس ہے کہ جناب ملک اختر صاحب نے اس شق کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش نہیں کی - ان کا یہ اندیشہ بالکل بے بنیاد ہے کہ حکومت trade unions کے ان فنڈز پر قبضہ کرنا چاہتی ہے - اور کہ ناجائز طور پر یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ ان فنڈز میں سے صرف ایک چوتھائی انہیں خرچ کرنے کا اختیار دیا جائے گا - جناب والا - اگر وہ اس شق کا بغور مطالعہ فرمائیں تو انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ ایک چوتھائی صرف ان امور کے بارے میں صرف ہوں گے جو کہ ان انجمنوں کے اراکین کی بہبود کے لئے ہوں - یہ فنڈز جب کہ ان انجمنوں کے اراکین کی بہبود کے لئے استعمال کئے جائیں گے تو اس صورت میں یہ ایک چوتھائی سے زیادہ نہیں ہوں گے - لیکن اس کے علاوہ جناب والا - اگر اس ذیلی شق کی پہلی دو سطریں غور سے مطالعہ فرمائیں تو ان میں تحریر ہے کہ :-

"the payment, in furtherance of any of the objects on which the general funds of the Trade Union may be spent.. ..."

یہ پابندی صرف ان امور کے بارے میں ہے ۔ جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ۔ اس کے علاوہ جیسا کہ اوپر کی ذیلی شقوں میں درج کیا گیا ہے ان فنڈز میں سے ان انجمنوں کے عہدیداروں کی تنخواہیں ۔ allowances ۔ ان کے اخراجات اور انتظامی امور کے بارے میں جو خرچ ہوں گے ، ان کے audit accounts کے بارے میں جو اخراجات ہوں گے ۔ کسی تنازعہ کے بارے میں یا ان کے وکیل کے سلسلہ میں جو اخراجات ہوں گے یہ تمام وہ اخراجات ہیں جو ان کے علاوہ ہیں تو اس لئے یہ ضروری تھا کہ ان تمام اخراجات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پابندی عائد کر دی جائے کہ جو فنڈز صرف ہوں وہ ایک چوتھائی سے زیادہ نہیں ہوں گے ۔ اور باقی تین چوتھائی دوسرے امور کے بارے میں اخراجات کرنا پڑیں گے اس لئے جناب اختر صاحب کی یہ تمام amendments نامناسب اور غیر ضروری ہیں ۔

**Malik Muhammad Akhtar** : What about imposing such restrictions on the salaries of Ministers ?

جناب والا ۔ salaries پر کوئی restriction نہیں ہے ۔

**Mr. Speaker** : The question is :

That for section 20 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"20. The funds of a registered trade union shall be spent on any of the functions which a trade union is authorised to perform under its constitution or by a resolution of its executive".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendments Nos. 52 and 53 are not moved.

Next, Malik Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar** (Lahore - II) : I beg to move :

That in section 20 of the Ordinance, in para (b) the word "the", appearing in the beginning be deleted.

میں نے اس میں انگریزی درست کرنے کی کوشش کی ہے ۔ یہ کلاز میں نے ایسٹ پاکستان کے قانون سے لی ہے ۔ جو میرے پاس موجود ہے ۔ آپ کے پاس بھی ہوگا ۔ دیکھ لیں اور اگر آپ correct کرنا چاہیں تو کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ (اے) کو درست نہیں کیا ۔ (بی) کو درست کرنا چاہتے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ کسی جگہ correction ہوگئی کسی جگہ نہ ہوئی ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ مجھ سے omission ہوگئی ہے ۔ اگر correct کرنا چاہیں تو کر لیں ورنہ میں یہ دس ترامیم چھوڑ دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - کیا آپ درست کرنا چاہتے ہیں -

وزیر محنت - مجھے ان سے اتفاق نہیں -

**Mr. Speaker**: Amendment Nos. 54 to 57 are not moved. Next amendment No. 58 by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar**: I beg to move:

> That for para. (f) of section 20 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(f) payment of allowances to members or their dependents on account of death or disability due to accidents, old age, sickness or employment or in case of detention under preventive laws or conviction due to trade union activities of such members;".

**Mr. Speaker**: Amendment moved is:

> That for para. (*f*) of section 20 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(*f*) payment of allowances to members or their dependents on account of death or disability due to accidents, old age, sickness or employment or in case of detention under preventive laws or conviction due to trade union activities to such members;".

**Minister for Labour** (Malik Allah Yar Khan): I oppose this amendment and I would like to point out the word "employment" in it. Actually, the word "employment" was not intended here. In fact, it should have been "unemployment" and this renders the amendment out of order.

**Khawaja Muhammad Safdar :** It means unemployment.

**Minister for Labour :** I don't think so.

**Malik Muhammad Akhtar :** Let me explain, Sir. It is in order because the words are the same as they exist in the East Pakistan laws.

**Mr. Speaker :** Yes, the amendment is out of order.

Amendment Nos. 59 to 62 are not moved. Amendment No. 63 by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** I beg to move :

> That in para (j) of section 20 of the Ordinance, after the word and semi-colon "general";, appearing in line 4, the word "and" be added and rest of the para, be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That in para (j) of section 20 of the Ordinance, after the word and semi-colon "general";; appearing in line 4, the word "and" be added and rest of the para, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

ملک محمد اختر (لاھور - ۲) - جناب سپیکر - ایرا (جے) میں یہ قرار دیا گیا ہے :-

> "(j) the payment, in furtherance of any of the objects on which the general funds of the Trade Union may be spent, of contributions to any cause intended to benefit members if general ;....."

And they have added a proviso—

> "..... provided that the expenditure in respect of such contributions in any financial year shall not at any time during that year be in excess of one-fourth of the combined total of the gross income which has upto that time accrued to the general funds of the Trade Union during that year and of the balance at the credit of those funds at the commencement of that year ;"

جناب والا ۔ میں بات تو کر چکا ہوں اگر یہ ترمیم کی substitution کو نہیں مانتے تو کم از کم proviso میں جو دیا گیا ہے کہ contribution کا ایک چوتھائی حصہ ایک سال میں صرف ہو سکے گا اس شرط کو دور کر دیں اور وہ امور بتا دیں جن پر ۷۵ فیصد بقایا اخراجات ہوں گے یا کئے جا سکیں گے ۔

یا مجھے قائل کر دیں یا میری بات مان لی جائے ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ تمام وہ امور ہیں جن میں dependents کو الاؤنس ۔ گھر کے ممبروں کو compensation ۔ بچوں کی education کے اخراجات اور مزدوروں کے industrial disputes کے اخراجات اور عہدہ داروں کی تنخواہیں دی جا سکتی ہیں ۔

وزیر محنت ۔ اس سے پہلے میں ان کی وضاحت کر چکا ہوں ۔ یہ تمام اخراجات ان شقوں میں دئے گئے ہیں ۔

**Mr. Speaker :** I will now put the question.

The questoin is —

That in para (j) of section 20 of the Ordinance, after the word and semi-colon "general ;", appearing in line 4, the word "and" be added and rest of the para, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

**Khawaja Muhmmad Safdar :** I beg to move :

That para (k) of section 20 of the Ordinance, be deleted.

**Malik Muhammad Akhtar :** There is a substitution and, I think, it should come first.

**Mr. Speaker :** Please move it.

**Malik Muhammad Akhtar :** I beg to move :

That for para (k) of section 20 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(k) payment of any expenses incurred for any other purpose notified by the Provincial Government in the Official Gazette, subject to the conditions specified therein".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

That for para (k) of section 20 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(k) payment of any expenses incurred for any other purpose notified by the Provincial Government in the Official Gazette, subject to the conditions specified therein".

**Minister for Labour** : Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب والا - K(A) میں جو ان کی language ہے وہ پڑھنے میں زیادہ attractive نہیں ہے تو میں نے عرض کیا ہے کہ گورنمنٹ کے احکامات کے ذریعہ جتنی بھی payments ہوں ان پر اخراجات کرنے کے لئے طریقہ کار بھی حکومت وضع کر دے صرف یہی نہ کہے کہ کتنی رقم فلاں کو دی جائے یا اتنی رقم فلاں فنڈ کے لئے دی جائے کیونکہ جناب والا - مزدور -

they will be taken by surprise.

کچھ پتہ نہیں کہ یہ کون سے امور ہیں جن پر ان کو ہدایات کی جانے والی ہیں کہ وہ اپنے اخراجات کریں تو ایسی صورت میں اگر حکومت ان کو ہدایت دیتی ہے تو اخراجات کرنے کا طریقہ کار بھی specify کر دے -

**Mr. Speaker** : The question is :

> That for para. (k) of section 20 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> (k) payment of any expenses, incurred for any other purpose notified by the Provincial Government in the Official Gazette, subject to the conditions specified therein".

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker** : Next amendment at No. 66.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, I beg to move :

> That for para. (k) of section 20 of the Ordinance, following be substituted, namely :—
>
> "*k*" payment of any expenses, incurred for any other purpose notified by Government in Official Gazette subject to the conditions specified in the notification."

**Mr. Speaker** : Amendment moved is :

> That for para. (k) of section 20 of the Ordinance, following be substituted, namely :—
>
> "*k*" payment of any expenses, incurred for any other purpose notified by Government in Official Gazette, subject to the conditions specified in the notification."

**Minister for Labour** : Not opposed.

**Mr. Speaker** : There is no opposition to this amendment; it is carried. Amendment at No. 64, is dropped. Next amendment at No. 67, now.

**Malik Muhammad Akhtar** : Not moving Sir.

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب اسی سیکشن کے شروع میں یہ ہے کہ :-

> "The general funds of a registered Trade Union shall not be spent on any other objects than the following, namely :—"

تو کیا یہ مناسب نہ تھا :-

> ".....on any objects other than the following :—"

It should be like this.

**Minister for Labour :** Yes Sir, May I move this amendment ?

**Mr. Speaker :** Yes please.

**Minister for Labour :** Sir, I beg to move :

> That in line 2 of section 20 of the Ordinance, the word "other" occurring between the words "any" and "objects" be deleted, and the word "other" be added between the words "objects" and "than".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That in line 2 of section 20 of the Ordinance, the word "other" occurring between the words "any" and "objects" be deleted, and the word "other" be added between the words "objects" and "than".

مسٹر حمزہ - Opposed جناب سپیکر - - - - -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب یہ وہ امنڈمنٹ نہیں ہے جس پر آپ بولنا چاہتے ہیں وہ ختم ہو چکی ہے -

مسٹر حمزہ - میں اجتماعی طور پر اس سیکشن کی مخالفت کرتا ہوں -

**Mr. Speaker :** There is no opposition ; the amendment is carried. Next amendment in Section 21 at No. 68 by Malik Muhammad Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That proviso to sub-section (1) of section 21 of the Ordinance, be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is :

> That proviso to sub-section (1) of section 21 of the Ordinance, be deleted.

**Minister of Labour :** Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب والا - یه قرار دیا گیا ہے کہ ٹریڈ یونین ایک جنرل فنڈ کے علاوہ جیسا کہ heading سے ظاہر ہے اپنا ایک separate fund for political purposes قائم کرے - جناب والا - (۱) ۲۱ میں قرار دیا گیا ہے کہ ایک رجسٹرڈ ٹریڈ یونین اپنے علیحدہ فنڈز قائم کرے اور سول اور پولیٹیکل interest کیلئے اور ممبروں کے لئے - لیکن جناب والا - ساتھ ہی ایک proviso لگا دیا گیا ہے :-

> "Provided that the Government may, by order in writing, prohibit the constitution of such fund by any Trade Union or class of Trade Unions in the interest of public order."

جناب والا - اس میں حکومت بے نقاب ہو کر رہ گئی ہے - جناب والا - ۲۱ (اے) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ separate فنڈ پولیٹیکل اغراض کے لئے اور سول interest کے لئے قائم کیا جا سکتا ہے اور proviso یہ لگا دیا گیا ہے کہ حکومت اس فنڈ کے constitution کو کسی ٹریڈ یونین یا کلاس آف ٹریڈ یونین کے لئے پبلک آرڈر کے

interest میں بند کر سکتی ہے کہ وہ اس فنڈ کو constitute نہ کریں جناب والا ۔ اگر پبلک آرڈر کی بجائے پبلک interest کا لفظ ہوتا تو پھر بھی کوئی بات ہوتی ۔ یہ پبلک آرڈر میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ maintenance کے لئے علیحدہ آرڈیننس ہے پبلک آرڈر کے لئے ان کے پاس Defence of Pakistan ہے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ چلئے public interest کر دیجئے ہم مان لیں گے ۔ آپ یہ امنڈمنٹ دے دیجئے ۔

ملک محمد اختر ۔ آپ دینا چاہیں تو یہ امنڈمنٹ دے دیں میں یہ proviso ہی نہیں مانتا ۔ جناب والا ۔ آپ یہ دیکھیں کہ اگر حکومت چاہے تو تحریری طور پر constitution of such fund کو بند کر سکتی ہے 'such fund' سے مراد یہ ہے کہ

"Contribution of a separate fund for political purposes....."

تو جناب والا ۔ شہری اور سیاسی مفادات ایسی باتیں ہیں جو پبلک آرڈر سے کبھی متصادم نہیں ہو سکتیں ۔ جناب والا ۔ سیاسی مفادات کے لئے علیحدہ فنڈز قائم کرنے کی اجازت دینا اور اس کے بعد یہ پابندی لگا دینا کہ حکومت جس ٹریڈ یونین کو چاہے اسے فنڈز اکٹھا کرنے سے روک دے یا آپ ایسا کیجئے کہ آپ کھلی بات کریں کہ ٹریڈ یونینیں کسی طور پر اور کسی طریقہ پر بھی سیاسیات میں حصہ نہیں لے سکتیں تو پھر جناب والا ہم آپ کے ہم نوا ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہم بالکل ہمنوا نہیں ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ بات تو سیدھی ہو ۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ آپ پولیٹیکل فنڈز اکٹھے کر سکتے ہیں اور شہری مفادات کے لئے بھی فنڈز اکٹھے کر سکتے ہیں پھر آپ امتیاز برتتے ہیں اور آپ ہماری ٹریڈ یونینوں کو حق دینے کو تیار نہیں اور آپ کہہ دیتے ہیں کہ یہ پبلک آرڈر کا مسئلہ ہے ۔ جناب والا ۔ یہ چاہتے ہیں کہ ٹریڈ یونینیں کسی لوکل باڈی یا کسی لیجسلیچر میں یا کسی پولیٹیکل مقصد کو حاصل نہ کر سکیں مگر یہ تو فنڈز ان کے voluntarily اکٹھے ہوتے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھیں گے کہ برطانیہ اور امریکہ میں متعدد قوانین ہیں جن کے تحت ٹریڈ یونینیں اپنے ممبروں کی تنخواہوں میں سے روپیہ بطور فنڈ کے کاٹ لیتی ہیں اور ان کا جناب والا ۔ ایک consolidated fund بن جاتا ہے ۔ میں نے کل ایک کوئیشن پیش کی تھی میں اس کو اب نہیں دہراتا ۔ اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ٹریڈ یونینیوں کے جو cashiers ہیں ان کی تنخواہیں کم ہیں وہ لوگ ان کو خاطر خواہ تنخواہ دینے کو تیار نہیں اور بعض دفعہ تنخواہیں ان کو ملتی ہی نہیں اور کئی کئی مہینے ان کو ادائیگی نہیں ہوتی ۔ تو جناب والا ۔ ایسی پابندیوں کے لگانے سے کام ٹھیک طریقہ سے نہیں چل سکتا اور ایسی proviso لگا دینا ٹھیک بھی نہیں ہے ۔ یا تو جناب والا ۔ ان کی سیاسی سرگرمیاں بالکل بند کر دی جائیں اور ان کی سوشل ویلفیئر کی طرف ہی توجہ ہو جائے تو یہ الگ بات ہے یا پھر ان کو کھلی چھٹی دیں کہ وہ پولیٹیکل فنڈز کو اکٹھا کریں ۔ اس میں

جناب والا ۔ کسی قسم کا امتیاز برتنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ حد درجے کی بے انصافی ہے اور یہ کسی صورت میں برداشت نہیں کی جا سکتی ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس proviso کے ذریعے حکومت نے ایک انتہائی متشددانہ پابندی مزدور انجمنوں پر عائد کی ہے کہ وہ اگر ملک کی سیاسیات میں آنا چاہیں تو وہ حصہ نہیں لے سکتے ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ مزدور اتنے وسائل نہیں رکھتے کہ وہ انتخابات میں حصہ لے سکیں ۔ ان کے لئے ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کی انجمنیں مزدور مفاد کے پیش نظر اپنے کسی نمائندہ کو اپنے سرمائے سے اپنی طرف سے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کریں لیکن یہ حق ان سے چھین لیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں محترم وزیر محنت سے بر ملا کہتا ہوں کہ وہ مجھے دنیا کے کسی قانون میں اس قسم کی شق دکھا دیں ۔ یہ پابندی دنیا کی کسی ٹریڈ یونین میں دکھا دیں تو میں مان لوں گا کہ وہ سچے ہیں ۔ اور مجھے اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے اور اس ایوان میں کون نہیں جانتا ۔ آپ بھی جانتے ہیں اور صوبے میں کون نہیں جانتا کہ اس وقت انگلینڈ میں لیبر گورنمنٹ ہے ۔ اگر برطانیہ میں یہ پابندی عائد ہوتی تو لیبر گورنمنٹ کیا بنتی تھی کوئی لیبر کا نمائندہ پارلیمنٹ کا رکن نہیں بن سکتا تھا لیکن وہاں چونکہ یہ پابندی نہیں ہے تو اس ملک کی ٹریڈ یونینیوں نے اپنے نمائندے کثرت سے بھیجے ہوئے ہیں پارلیمنٹ میں تاکہ وہ گورنمنٹ بنانے کے قابل ہو سکیں ۔ اسی طرح بھارت میں بھی اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے ۔ جب انقلابی

حکومت اس ملک میں آئی تو ۱۹۲۶ء کے ٹریڈ یونین ایکٹ میں ترمیم کی گئی اور ترمیم کرکے یہ پابندی لگائی گئی کیونکہ انقلابی حکومت کا فلسفہ یہ تھا کہ اس ملک کے عوام جاہل ہیں بے شعور ہیں اس لئے سیاست ان کے لئے ایک شجر ممنوعہ ہے - خود صدر صاحب نے فرمایا کہ یہاں سیاسی جماعتوں کی قطعی ضرورت نہیں لیکن بعد میں انہوں نے اپنا خیال تبدیل کیا اگرچہ میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ صدر صاحب کا خیال اس وقت بھی یہی ہے کہ اس ملک میں اگر سیاسی جماعتیں ناپید کر دی جائیں یا ان کو سمندر میں پھینک دیا جائے تو بہتر ہوگا -

**Minister for Labour :** Question !

خواجہ محمد صفدر - یہ ان کی مجبوریاں ہیں - صدر صاحب کا بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ ان کا خیال ہے کہ ملک میں سیاسی جماعتوں کی ضرورت نہیں -

**Minister for Labour :** Who has brought the Constitution, who has brought the Political Parties Act ?

خواجہ محمد صفدر - تشریف رکھیئے ابھی جواب دیتا ہوں -

**Mr. Speaker :** I think it is not relevant.

خواجہ محمد صفدر - یہ متعلقہ اس حد تک ہے - ان کی مزدور انجمنوں کو ان کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ آیا وہ انتخابات میں حصہ لے سکتی ہیں یا نہیں لے سکتیں -

**Minister for Labour :** This is not true. This is irrelevant. Nowhere is it mentioned that these funds cannot be spent on election.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں پڑھتا ہوں ۔ جناب والا ۔ وہ اس طرح ہے :۔

> "Provided that Government may, by order in writing, prohibit the constitution of such fund by any Trade Union or class of Trade Unions in the interest of public order."

جناب والا ۔ اس انگریزی کا مطلب میں یوں سمجھا ہوں کہ شق ۲۱ میں ٹریڈ یونین کو جو حق دیا گیا ہے کہ وہ ایک مخصوص طریقہ سے اپنے ممبروں سے چندہ جمع کریں تاکہ وہ شہری یا سیاسی معاملات میں حصہ لے سکیں اور انتخابات لڑ سکیں اس رعایت کو جو یہ اپنی جانب سے دے رہے ہیں یہ ان کا حق ہے کہ اپنی جیب میں سے روپیہ نکال کر فنڈز جمع کریں ۔ گورنمنٹ سے نہیں مانگ رہے ۔ وہ اپنے فنڈز جمع کرکے صوبائی اسمبلی ۔ نیشنل اسمبلی ۔ کسی کارپوریشن ۔ کسی میونسپل کمیٹی کے انتخاب کے لئے اپنے نمائندے نامزد کر سکتے ہیں لیکن انہوں نے یہ شرط رکھ دی ہے کہ اگر عوام کے مفادات کا یہ تقاضا ہے کہ کسی ٹریڈ یونین کو ایسے فنڈز قائم کرنے سے روک دینا بہتر ہے تو اس قسم کے سرمایہ کی فراہمی روک دی جائے گی ۔ تو یہ غرض و غایت ہے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب شائد بھول گئے ہیں ۔ یہ بات اس شق میں لکھی گئی ہے ۔

وزیر محنت - آپ آگے بھی پڑھیئے -

خواجہ محمد صفدر - میں نے پڑھا ہے - اگر یہ گورمکھی لکھی ہوئی ہے - تو شاید میں نے نہ پڑھا ہو -

وزیر محنت - سب کلاز ۲ بھی پڑھیئے -

خواجہ محمد صفدر - اس کو بھی پڑھوں گا تاکہ حکومت کے پاس یہ اختیار نہ ہو کہ وہ کسی ٹریڈ یونین کو یا کسی ٹریڈ یونین کے گروپ کو یہ حکم دے سکیں کہ وہ اس قسم کا فنڈ تیار نہ کریں نہ ان کے پاس سرمایہ ہوگا اور مخصوص طریقہ جو سیکشن ۲۶ میں دیا ہوا ہے اس کے علاوہ وہ صرف نہ کر سکیں اس لئے کہ ان کے پاس کوئی خاص قسم کا سرمایہ نہیں ہوگا اور نہ وہ انتخاب میں حصہ لے سکیں گے - یہی وجہ ہے جس کی بناء پر میں نے عرض کیا کہ آپ ٹریڈ یونینوں کو ملک کی سیاست میں حصہ لینے سے روک رہے ہیں - میں نے اس سے قبل وزیر محنت صاحب کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ وہ مجھے کسی ملک کے قانون میں یہ پابندی دکھا دیں تو میں ان کی بات کو قبول کرنے کو تیار ہوں اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس کو میں واپس لینے کو تیار ہوں - لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وزیر محنت ایسا کبھی نہیں کر سکتے کیوں کہ اس ملک میں ان کا ایک مخصوص نقطہ نظر یا فلسفہ رائج ہے - اور وہ یہ ہے کہ عوام کے لئے - خواہ وہ مزدور طبقہ ہو یا پڑھے لکھے لوگ ہوں یا پروفیسر یا ڈاکٹر ہوں

عوام ہوں یا خواص ہوں ان کے لئے سیاست شجر ممنوعہ ہے ۔ اس لئے خاص طور پر اس قانون میں یہ بات شامل کی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ اس ملک میں سب سے پہلے یہ پرووائزو ۱۹۶۰ء میں ایک ترمیمی آرڈیننس کے ذریعہ لائی گئی ۔ اس سے پہلے ۱۹۲۶ء سے لے کر ۱۹۶۰ء تک ۳۴ سال اس قانون میں یہ پرووائزو نہ تھی ۔ میں جناب وزیر محنت سے پوچھتا ہوں کہ ان ۳۴ سالوں میں کون سا آسمان اس زمین پر آ گرا تھا ۔ یا وہ کون سا نقصان ، ملی نقطہ نظر سے اس ملک میں واقع ہوا تھا ۔ جس کی بناء پر اس پرووائزو کو لانے کی ضرورت سمجھی گئی ۔ مرزا ابراہیم کا کرمانی صاحب کے خلاف الیکشن لڑنا کوئی بری بات نہ تھی ۔ وہ مزدوروں کے نمائندہ تھے بعد میں کرمانی صاحب نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مزدوروں کے نمائندہ ہیں کیونکہ اس علاقے میں مزدوروں کی آبادی زیادہ ہے ۔ ریلوے کی ٹریڈ یونین کی جانب سے مرزا ابراہیم کو کھڑا کیا گیا مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کیونکہ میں نے اس انتخاب میں حصہ لیا تھا ۔ یہ پابندی سخت ناروا ہے ۔ میرے پاس اس وقت یہ چار قوانین ہیں ۔ بھارت میں اس قسم کی کوئی پابندی نہیں ، نہ ہو سکتی ہے ۔ وہاں حکمران یہ بات ذہن میں بھی نہیں لا سکتے ۔ صرف آمرانہ دور حکومت میں اس قسم کی باتیں لائی جا سکتی ہیں ۔ اس سے پہلے مشرقی پاکستان میں بھی یہ پرووائزو نہ تھی ۔ مشرقی پاکستان کے قوانین میں میں کچھ اچھی چیزیں بھی ہیں مگر ہمارے وزیر محنت نے ان کی برائیاں تمام تر حاصل کر لی ہیں ۔ مگر ان کی اچھائیوں میں سے ایک بھی اپنانے کی کوشش نہیں کی ۔ اور میری بار بار کی درخواست کے

باوجود ان اچھائیوں کو قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں - میری یہ درخواست ہے کہ آپ یہ اختیارات اپنے پاس نہ رکھیں - آپ نے اس قانون کے ذریعے مزدور انجمنوں کو پابند سلاسل کر دیا ہے - خدارا غور فرمائیں کہ آپ ملک کو کس طرف لے جا رہے ہیں - آپ عوام کے حقوق کو پامال کر رہے ہیں آپ مزدور انجمنوں اور عوام کے دوسرے طبقوں اور طالب علموں پر اس قسم کی جو سختیاں اور پابندیاں عائد کر رہے ہیں آپ کو زود یا بدیر اپنے ان افعال کی سزا ملنے والی ہے - یقیناً یہ قوم آپ کو کبھی نہیں بخشے گی - خدارا اس روز حساب سے ڈریئے جب آپ سے یہ کہا جائے گا - فلاں روز آپ نے یہ کام کیا - فلاں ماہ آپ نے یہ کام کیا اور فلاں سال آپ نے یہ کام کیا ان الفاظ کے ساتھ میں اس ایوان کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پر غور فرمائیں - کہ حکومت کے یہ اقدامات کل آپ کے خلاف بھی جا سکتے ہیں - یہاں کے بعض معزز اراکین نے بہت سے ایسے قوانین کی حمایت کی جو جابرانہ اور متشددانہ تھے اور جن کی ہم مخالفت کرتے تھے - اور بعد میں وہ خود ہی ان جابرانہ قوانین کا نشانہ بنے - مجھے ان کی حالت پر افسوس ہے مگر ہم نے انہیں انتباہ کیا تھا لیکن انہوں نے ہماری بات کو قبول نہ کیا جناب والا - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی اس ترمیم کو ایوان میں پیش کرتا ہوں -

مسٹر حمزہ (لائلپور -٦) - جناب سپیکر - آپ کو علم ہے کہ ہماری حکومت کی غلط اور مزدور کش پالیسی کی وجہ سے اس

وقت بھی اس ملک میں مزدور انجمنیں نہ ہونے کے برابر ہیں اور ہماری حکومت انہیں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن میں ان حکمرانوں کو سرمایہ داروں کے ناجائز مفادات کے ان محافظوں کو یہ تنبیہہ کرتا ہوں کہ بکری کی ماں زیادہ دیر تک خیر نہیں منا سکتی ۔ جس قسم کی پابندی مزدور انجمنوں پر آپ نے اس پروواٹزو کے ذریعہ رکھنا پسند کی ہے یہ آپ کے ذہن ۔ آپ کی سوچ اور آپ کے وہم کی غمازی کرتی ہے ۔ کس کو یہ علم نہیں کہ مزدور انجمنیں پہلے بھی انتہائی ناسازگار حالات سے بلکہ انتہائی خطرناک دور سے گزر رہی ہیں ان کے جو فنڈ ہیں وہ بھی محدود ہیں اور سیاسی مقاصد کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی جو گنجائش آپ نے رکھی ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ نے یہ پابندی عائد کرنا پسند کیا ہے کہ آپ امن عامہ کے پیش نظر ان پر پابندی عائد کر سکتے ہیں ۔ میں جناب وزیر محنت سے یہ کہوں گا کہ پہلے آپ اپنے وہ فرائض جو امن عامہ کے سلسلہ میں حکومت پر عائد ہوتے ہیں ان کو پورا کر لیں ۔ پھر مزدور انجمنوں کے بارہ میں سوچیں ۔ پہلے آپ اپنی حکومت کے معاملات ٹھیک کریں ۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ آپ اتنے وسیع اختیارات ہونے کے باوجود امن و امان تو قائم نہیں رکھ سکتے لیکن مزدور انجمنوں کے معاملات میں خواہ مخواہ مداخلت کرتے ہیں ۔ ان اختیارات کے ہوتے ہوئے میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ کے نزدیک صرف وہی انجمنیں مفاد عامہ کے تحت کام کریں گی جو حکمرانوں کے اشارہ پر ناچنا پسند کریں گی یا جو سرکاری مسلم لیگ کی سیاسی حاشیہ بردار بن کر رہیں گی ۔

جناب سپیکر ۔ ہماری حکومت کا یہ وہ معیار ہے جو ہم پچھلے کئی سالوں سے دیکھ رہے ہیں اگر یہ حکومت آج سے ایک دو ماہ پہلے بر سر اقتدار آئی ہوتی تو شائد ہم اس قسم کے اختیارات پر اتنا احتجاج نہ کرتے ۔ لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آپ نے بذات

خود مزدور انجمنیں یا سیاسی پارٹیاں بناتے ہوئے جس طریق سے چندہ اکٹھا کرنا پسند کیا ہے وہ کسی لحاظ سے بھی کسی سیاسی پارٹی کو زیب نہیں دیتا ۔ ایک جانب تو آپ کا اپنا کردار ہے ۔ آپ کے پاس بڑے بڑے سرمایہ دار ، سہگل اور داؤد موجود ہیں آپ نے ان سے اور اس صوبے کے بڑے بڑے جاگیرداروں سے مسلم لیگ کے لئے کروڑوں روپے کا چندا اکٹھا کیا ہے ۔ آپ نے یہ چندہ جو ناجائز ذرائع سے اکٹھا کیا ہے ۔ اور جسے آپ ناجائز طور پر خرچ کرتے ہیں اس پر تو آپ کوئی پابندی لگانے کے لئے تیار نہیں لیکن آپ ان مزدور انجمنوں کی اصلاح کرنے کے لئے اور انہیں نصیحت کرنے کے لئے مبلغین بن کر سامنے آتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو یہ علم ہے کہ ایک جانب تو سیاسی مقاصد کے لئے چندہ اکٹھا کرنا آپ نے اچھا خاصا سیاسی رشوت کا ایک منبع بنایا ہے ۔ کیا آپ کو یہ علم نہیں کہ آپ کی اپنی سیاسی پارٹی نے لکھوکھا روپیہ ایک ہی آدمی سے حاصل کیا ہے ۔ ایک جانب ایک فرد سے چندہ وصول کرتے ہیں اور دوسری جانب اس کو ٹیکسٹائل اور شوگر مل لگانے کے لائسنس دے دیتے ہیں ۔ یہ صورت حال مزدور انجمنوں میں نہیں ہے ۔ مزدور انجمنیں ان افراد پر مشتمل ہیں جو مشکل سے اپنے کھانے پینے کی ضروریات کو مہیا کر سکتی ہیں ۔ ان کے پاس اتنی زیادہ رقومات نہیں ہیں کہ وہ کروڑوں روپیہ اکٹھا کر سکیں ۔ ان کے وسائل انتہائی محدود ہیں اور وہ انتہائی محدود وسائل کے ہوتے ہوئے پہلے اپنا نظام کار چلائیں ۔ اپنے معاملات کو طے کریں ۔ اپنی فلاح و بہبود کے لئے رقومات اکٹھی کریں اس کے بعد کچھ رقومات ان کو میسر آ سکیں گی لیکن موجودہ حالات میں میں نہیں سمجھتا کہ مزدور انجمنیں اس حالت میں ہوں کہ کچھ روپیہ ان مقاصد کے لئے اکٹھا کر سکیں لیکن حکومت نے اس کے باوجود ان پر اتنی بڑی پابندیاں عائد کرنا پسند کیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ابھی خواجہ محمد صفدر صاحب یہ فرما رہے تھے کہ دنیا کے کسی ملک میں بھی مزدور انجمنوں پر اس قسم کی پابندی نہیں ہے ۔ مزدور تمام دنیا میں ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک میں انتہائی اہم رول ادا کر رہے ہیں ۔ مزدوروں کی محنت و مشقت کے بغیر کسی ملک میں تعمیر و ترقی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ اور جب تک ہم مزدوروں کو ان کا وہ حق جو ان کا پیدائشی حق ہے نہیں دیں گے آپ کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ آپ کی ملک اور قوم کی ترقی میں بہت بری طرح رکاوٹ بنے رہیں گے ۔ جہاں تک مزدور انجمنوں کو سیاسیات میں حصہ لینے کا تعلق ہے میں جناب وزیر محنت صاحب کو یہ بتا دیتا ہوں کہ ہمارے قائد ایوان اور آپ صاحبان اکثر اوقات ہندوستان کی مثالیں دینے کے عادی ہیں ۔ ہندوستان کا نائب صدر Mr. V-V-Giri تقسیم سے پہلے آل انڈیا فیڈریشن کا صدر تھا ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے ملک میں آج تک کوئی مزدور لیڈر کبھی کسی سیاسی عہدے پر مامور ہوا ہے کبھی وہ وزیر بنا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں ایک نہیں دو نہیں تین نہیں بلکہ سارے مغربی پاکستان کے صوبہ میں گھوم جائیں وہ انسان جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف دیا ہو کہ وہ ان مظلوموں کی حمایت کے لئے سینہ سپر ہوئے ہوں ان کو منظم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں (یہ ضرور سنا ہے جو مزدور لیڈر کہلائے اس کو اکثر جیل میں یا ضلع بدر کر دیا جاتا ہے) اگر وہ نوکری میں ہوں تو ان کو نوکری سے الگ کر دیا جاتا ہے اس کے باوجود اگر حکومت ان کی کارروائیوں سے مطمئن نہ ہو اور ان کو آزادی سے گھومنا پھرنا یا کام کرنا پسند نہ کرے تو بیشتر اوقات اس امتناعی قانون کے تحت ان کو جیل یاترا کے لئے بھیج دیا جاتا ہے ۔ اگر امتناعی قانون پر بھی صبر نہ ہو اور ان کے انتقام کی آگ نہ بجھے

تو ان کو ڈیفینس آف پاکستان رولز کے تحت جیل بھیج دیتے ھیں ۔ آپ کا ایک جانب طرز عمل یہ ھے کہ صوبہ میں مزدور انجمنوں کو منظم نہیں ھونا چاھیئے ۔ اس وقت مزدور انجمنیں جس حالت میں سسک رھی ھیں جس حالت میں دم توڑ رھی ھیں اس کے دوسری جانب ان کے انتہائی محدود وسائل ھیں اور میں تو یہ کہتا ھوں کہ ان کے پاس انتہائی محدود وسائل بھی موجود نہیں ھیں ۔ اگر آج ان کے پاس انتہائی محدود وسائل موجود ھوتے تو آپ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کو لے لیجئے ۔ پاکستان کی مرکزی اسمبلی کو لے لیجئے ۔ ھمارے صوبہ میں مزدوروں کی تعداد جاگیرداروں کی تعداد سے کارخانہ داروں کی تعداد سے کئی ھزار گنا زیادہ ھے آپ مجھے بتائیں کہ کیا ان کے نمائندے بھی اس ایوان میں بیٹھے ھوئے ھیں ۔ اس سے صاف ظاھر ھے کہ مزدور انجمنوں کا سیاسی طور پر اس ملک میں وجود نہیں ھے ان کا وجود نہ ھونے کے باوجود جیسا کہ میں نے عرض کیا ھے کہ ”بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی،، ان کا ضمیر مجرم ھے اور جو ان کو روز بروز یہ کہتا ھے کہ تم مزدوروں کے خلاف برے اقدامات کر رھے ھو ۔

جناب والا ۔ یہ مزدور انجمنوں کے ساتھ بھلائی کرنا نہیں چاھتے بلکہ یہ یوم انتقام یا یوم حساب کو دور رکھنے کی کوشش کرتے ھیں ۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر محنت صاحب کی خدمت میں التجا کروں گا کہ اس قسم کی چھوٹی موٹی پابندیاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں چھوٹی موٹی پابندیاں اس لئے کہتا ھوں کہ مزدوروں کی طاقت بہت بڑی طاقت ھے آپ کا طرز عمل مزدوروں کو غلط راستہ پر لگائے گا ۔ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں ھونے کے باوجود آپ نے ان کو جبر و تشدد کا نشانہ بنایا ھے ۔ وہ مجبور و مقہور ھیں ۔ جب سارے انسان اکٹھے ھو گئے ۔ جب ان کی تعداد بہت زیادہ ھو گئی تو آپ کی تمام تر پابندیاں بالکل

بے معنی اور بیکار ثابت ہوں گی ۔ جو بے معنی اور بیکار پابندیاں اس proviso میں لگائی پسند کی گئی ہیں ۔

جناب والا ۔ ان معروضات کے ساتھ میں اپنی ترمیم کی حمایت کرتا ہوں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) ۔ جناب والا ۔ اس قانون میں یہ جو proviso ہے اس کے الفاظ سے اس کے ایک ایک لفظ سے طاقت کے مظاہرہ کی وہ بو آتی ہے ۔ کہ ایک صالح طبیعت رکھنے والا اور ایک سیاسی شعور رکھنے والا ذہن اس سے ابا کرتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ آمریت یہ ڈکٹیٹرشپ اتنی گھناؤنی ہے کہ اس کے تصور کو اس کی موجودگی کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ ٹریڈ یونین کا بنانا اس ملک میں جرم ہے ۔ مزدوروں کے مفادات کے لئے مطالبات منوانے کے لئے ایک انجمن بنانا جرم ہے ؟ شہریوں کے عام حقوق ان سے سلب ہو گئے ہیں ۔ اگر ملک میں کسی ادارے کو یا ملک میں عام شہریوں کو سیاسیات میں حصہ لینے کا حق ہے اس کے لئے آپ نے کوئی روپیہ خرچ نہیں کرنا ہوگا ۔ آخر ایک مزدور یونین نے ۔ مزدوروں کے اداروں نے کیا جرم کیا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ پیسے وہ کمائیں اور اپنا خون دے کر رقم حاصل کریں ۔ وہ اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر رقم جمع کریں اور وہ سیاسیات میں حصہ نہ لیں ۔ آپ کو اس کا کیا حق پہنچتا ہے ۔ وہ کون سا اخلاق ہے وہ کون سا سیاسی ضابطہ ہے جو آپ کو حق دیتا ہے کہ ایک شخص پر پابندی لگائیں چاہے وہ راضی ہو یا نہ ہو ۔ وہ اگر اپنی آمدن میں سے کچھ اکٹھا کرکے سیاست میں حصہ لینا چاہے تو آپ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ مفاد عامہ کے لئے اس کو روک سکتی ہے ۔ میں وزیر محنت صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے آزاد مزدور انجمنوں یا سرکاری ملازمین کے لئے یہ قانون

بنایا ہے کیا یہ سرکاری ملازمین کے conduct rules ہیں کہ جن کے تحت ایک سرکاری ملازم سیاست میں کسی قسم کا حصہ لینے کا کوئی حق نہیں رکھتا - یہ تو عام مزدوروں کا قانون ہے اور مزدور آپ کے ملازم نہیں ہیں - وہ تو آزاد پیشہ کرتے ہیں - اپنی مرضی کی ملازمت اختیار کرتے ہیں - اپنا خون دیکر کمائی کرتے ہیں اور اگر اس سے ان کو کوئی رقم حاصل ہوتی ہے تو آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ جس مقصد کے لئے وہ اس رقم کو صرف کرنا چاہتا ہے آپ اس کو اس سے روکیں - - - - - -

مسٹر سپیکر - نماز مغرب کے لئے ایوان کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے -

*The Assembly then adjourned for twenty minutes.*

*The Assembly met at 7.30 p. m. Mr. Speaker in the Chair.*

**Mr. Speaker :** Yes, Mr. Farooqi.

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی-۸) - جناب والا - اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے جس کے سلسلہ میں میں آپ میں سے رہنمائی چاہتا ہوں - اب ہمارے لئے Rules of Procedure تو اسمبلی سے پاس ہو چکے ہیں - کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ ان میں یہ ترمیم کی جا سکے کہ اس ایوان کا کورم چالیس کی بجائے پانچ کر دیا جائے ؟ ہم پانچ آدمی ہمیشہ موجود رہیں گے -

مسٹر سپیکر - میرا خیال ہے آپ کو یہ تجویز بہت دیر سے سوجھی ہے - کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ تجویز آپ کل پیش کرتے - (قہقہہ)

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ Trade Unions کا یوں تو سارے کا سارا قانون ہی آمرانہ ہے لیکن اس میں یہ شق جو اس وقت زیر بحث ہے یہ اپنی آمرانہ طرز فکر میں اتنی واضح اور اتنی گھناؤنی ہے کہ جس شخص کے دل میں

سیاسی شعور ذرا بھی بیدار ہو اور اس کے قلب میں احساس کی معمولی سی چنگاری بھی روشن ہو تو اس کی طبیعت اس سے ابا کرے گی ۔ میں وزیر محنت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں ایک صنعت کار جو مزدوروں کا خون چوس کر لاکھوں اور کروڑوں روپے پیدا کرتا ہے اس کو اپنی کمائی ہوئی دولت کو انتخابات میں یا دنیا کے جس مقصد کیلئے وہ چاہے اس کو خرچ کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے - پھر یہ مزدور غریب جو اپنا گاڑھا پسینہ پیشانی سے ایڑی تک بہا کر جو تھوڑی سی مزدوری حاصل کرتا ہے اگر اس میں سے وہ کوئی رقم اکٹھی کرکے کچھ مزدور مل کر اگر اپنی رضا کارانہ مرضی سے اس رقم کو اکٹھا کرکے الیکشن میں حصہ لینا چاہیں یا کوئی سیاسی کام لینا چاہیں یا کوئی بھی کام کرنا چاہیں تو اس پر پابندی عائد کرنے کا آپ کو کیا حق پہنچتا ہے ؟ جناب والا ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ اگر دنیا کی کسی لیبر یونین کے قانون میں اس قسم کی کوئی پابندی دکھا دیں تو میں اپنی ساری تقاریر اور سارے اعتراضات اور اپنی ساری ترامیم واپس لے لوں گا ۔ یہ بہت بڑا چیلنج ہے ۔ مجھے پتہ نہیں وہ اسے قبول کرتے ہیں یا نہیں ۔ لیکن میں ان سے صرف یہ پوچھتا ہوں (میں کسی دوسرے ملک میں نہیں جاتا) کہ خود آپ کے اس برصغیر میں ، برصغیر ہندو پاک میں اگر ۱۹۲۶ء سے ۱۹۶۰ء تک بغیر اس provision کے یہ قانون بغیر کسی مشکل کے کام کرتا رہا ہے اور اس میں کوئی مشکلات درپیش نہیں آئیں - ۱۹۲۶ء سے ۱۹۶۰ء تک اس ملک میں انتخابات بھی ہوئے ۔ ۱۹۳۷ء میں پورے ہندوستان میں انتخابات ہوئے - ۱۹۴۴-۴۵ء میں پورے ہندوستان میں انتخابات ہوئے - پھر پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۱ء میں مغربی پاکستان میں انتخابات ہوئے - ۱۹۵۴ء میں مشرقی پاکستان میں انتخابات ہوئے۔ اگر ان تمام انتخابات میں Labour Unions کے نمائندوں نے جہاں ان کا جی چاہا اپنے فنڈز قائم کئے - مزدور امیدوار کھڑے کئے

یا نہیں کئے ۔ اگر وہ ان قوانین سے جیسے کہ یہ اس وقت تھے پورا استفادہ کرتے رہے ہیں تو آج وہ کونسی زمین پھٹ پڑی اور وہ کونسا طوفان برپا ہو گیا کہ آپ کو ۱۹۶۰ء میں اس ترمیم کی ضرورت پیش آئی ؟ جناب والا ۔ مجھے ان وزرائے کرام سے کوئی گلہ نہیں ہے اسلئے کہ ان کا جتنا اختیار ہے اور ان کی آواز میں جتنا وزن ہے وہ مجھے پتہ ہے ۔ ان کی آواز کے وزن کا مجھے پتہ ہے ۔ لیکن میں ان سے صرف یہ عرض کروں گا کہ آپ جن بیس خاندانوں کی اس ایوان میں نمائندگی کرتے ہیں اور جن صنعت کار سربراہوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے آپ اس ایوان میں بھیجے گئے ہیں آپ اگر ان کے وفادار ہیں تو براہ کرم ان کو مشورہ دیجئے کہ اس طرح کے قوانین خود ان کے حق میں مفید نہیں ہیں ۔ میں مزدوروں کے حق کی بات نہیں کرتا کیونکہ مزدور تو جب زندہ ہو گا اور جب اس کے خون میں آزادی کی گرمی آئے گی تو وہ آپ کے قوانین کی پرواہ کئے بغیر جو کرنا چاہے گا وہ کرے گا ۔ اس لئے مزدور کی تو آپ فکر نہیں کریں ۔ میں کہتا ہوں آپ اپنے ان خاندانوں کی جن کے آپ نمائندہ ہیں ان صنعت کار سر براہوں کی جن کے حقوق کی حفاظت کے لئے آپ اس ایوان میں بھیجے گئے ہیں آپ ان کے حقوق کی حفاظت کیلئے ان کی زندگیوں کی حفاظت کیلئے آپ مزدور قوانین اور ملک کے عام قوانین ایسے سخت بنائیے کہ جن میں لوگوں کے اپنی زبان کھولنے اور اپنی آمدنی کے پیسے کو خرچ کرنے پر اور ان کی سیاسی اور ان کی معاشرتی اور ان کی شعوری آزادی پر اس طرح کے قدغن بٹھا دیئے جائیں ۔ جناب والا ۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ان کی سمجھ میں یہ بات آئیگی نہیں ۔ اسلئے کہ ان کے اوپر نشۂ قوت طاری ہے ۔ جو حکمران قوت کے نشے میں سرشار ہوتے ہیں کوئی بات ان کی سمجھ میں آتی نہیں ہے ۔ پھر وہ طاقت سے طاقت کی بات کو سمجھتے ہیں ۔ پھر وہ زبان سے زبان کی بات کو ، عقل و خرد کی بات کو زبان سے نہیں سمجھتے

ھیں ۔ وہ صرف طاقت کی زبان کو سمجھتے ھیں اور اگر آپ کے یہی اطوار اس ملک میں جاری رہے تو انشاءاللہ وہ زبان بھی آپ کو سمجھائے گی جس زبان کو آپ سمجھنے کے عادی ھو چکے ھیں ۔ اور جو زبان سمجھنے کیلئے آپ کا ذھن تیار ھوگیا ھے ۔ جناب والا ۔ میں ان کو آخر میں صرف یہ لفظ کہدوں کہ یہ نشۂ قوت جو ھے یہ وہ بلا ھے کہ جس کے بارے میں ڈاکٹر اقبال نے بہت صحیح کہا ھے ۔

اس سیل سبک سیر و جہانگیر کے آگے

عقل و نظر و علم و ھنر ھیں خس و خاشاک

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب سپیکر ۔ جیسا کہ قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ یہ شق زیر بحث قانون میں نئی نہیں بلکہ پہلے سے موجود تھی ۔ اور ۱۹۶۰ء میں یہ شق Trade Unions Act, 1926 میں ڈالی گئی تھی ۔ اسکے علاوہ یہ صرف مغربی پاکستان کے قانون میں ھی نہیں ڈالی گئی تھی بلکہ اس سے قبل مشرقی پاکستان کے Trade Unions Act میں بھی یہ شق موجود تھی ۔ لیکن جناب والا ۔ جیسا کہ قائد حزب اختلاف نے فرمایا ھے کہ ۱۹۲۶ء سے لیکر ۱۹۶۰ء تک جبکہ یہ شق اس قانون میں موجود نہیں تھی تو کونسا آسمان ٹوٹ پڑا تھا جبکہ اس نئی شق کو ۱۹۶۰ء میں اس قانون میں ڈالنے کی ضرورت محسوس ھوئی ۔ اس کے جواب میں میں یہ عرض کروں گا کہ اگر ۱۹۲۶ء سے ۱۹۶۰ء تک کوئی آسمان نہیں ٹوٹ پڑا تھا تو ۱۹۶۰ء سے آج تک جو نئی شق ڈالی گئی ھے تو اس سے کونسا آسمان ٹوٹ پڑا ھے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ حزب اختلاف کے ارکان میں سے کوئی بھی ایک مثال نہیں دے سکے کہ اس ملک میں ایک مرتبہ بھی اس شق کو استعمال کیا گیا ھو ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جب استعمال نہیں کی گئی تو پھر کیوں رکھی گئی ھے ۔

وزیر محنت - جناب قائد حزب اختلاف نے فرمایا تھا اور حمزہ صاحب نے تائید کی تھی کہ آپ دنیا کے کسی ملک کے کسی قانون میں اس شق کی موجودگی کے بارے میں بتائیں تو میں اس ترمیم کو واپس لے لوں گا۔ میں ان خدمت میں عرض کروں گا کہ دنیا کے بیشتر ممالک ایسے ہیں جہاں مزدوروں کے قانون میں یہ پوری شق ڈالی گئی ہے - اور وہ فرماتے ہیں کہ موجود ہی نہیں - انہوں نے اس بارے میں سوچنے کی زحمت نہیں کی -

آپ دیکھیں کہ یہ اختیارات تمام مزدور انجمنوں کو دئے ہوئے ہیں کہ وہ جنرل فنڈ کے علاوہ ایسے فنڈز بنا سکتے ہیں اور اپنے اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں - ذیلی شق میں جو proviso دیا گیا ہے وہ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ایسے عناصر آ گھستے ہیں جو مزدور انجمنوں کے مفاد کو بالائے طاق رکھ کر ذاتی مفاد کو سامنے رکھتے ہیں اور مزدوروں کے فنڈ کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہیں اس قسم کے امکانات موجود ہیں کہ اس قسم کے عناصر ناجائز طور پر فنڈز کو استعمال کر کے افراتفری مچا سکتے ہیں - چنانچہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ اس شق کو قانون میں رکھا جائے جناب والا - جناب قائد حزب اختلاف اور حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ حکومت نے مزدور انجمنوں اور مزدوروں کے مفاد کو اس قدر زک پہنچائی ہے اور ان پر اس قدر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں کہ کسی مزدور رہنما کا یا کسی مزدور انجمن کے نمائندے کا ابھرنا یا سیاسی میدان میں آنا نا ممکن بات ہو گئی ہے - اور اس بات کو چیلنج کیا ہے کہ کوئی مزدور رہنما نہ تو اسمبلی کا ممبر بنا ہے نہ وزارت کار کن بنا ہے - میں ان کے اس اعتراض سے اتفاق نہیں کرتا - قومی اسمبلی میں ایسے ممبران ہیں جو مزدوروں کے رہنما ہیں - اس کے علاوہ اس ہاؤس میں اس وقت بھی ایک ایسے مزدور رہنما ہیں جن کی طرف خواجہ صاحب نے

اپنی تقریر میں اشارہ کیا تھا اور وہ وزارت کے عہدہ پر متمکن ہیں ۔ میری مراد جناب سید احمد سعید کرمانی سے ہے ۔ وہ مزدور رہنما ہیں مزدور ورکر ہیں اور مغربی پاکستان کی حکومت میں وزارت کے عہدہ پر فائز ہیں ۔ چند سال پہلے مرکزی حکومت میں جناب اے ۔ ایم مالک بطور وزیر تھے ۔ بعد میں سفیر کے عہدے پر فائز رہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر- سید یوسف علی شاہ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

وہ All Pakistan Confederation of Labour کے پریذیڈنٹ رہے ہیں ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مزدور انجمنوں کے رہنما سیاسی میدان میں ابھرتے ہیں اور یہ نا درست ہے کہ اس پابندی کی وجہ سے سیاسی میدان میں ان کا آنا ممکن ہے بعض ناگزیر حالات ہوتے ہیں یا ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں ۔ اور اس قسم کی شق کا ہونا لازمی اور ضروری ہوتا ہے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker** : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is :

> That proviso to sub-section (1) of section 21 of the Ordinance, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker** : Next amendment by Malik Muhammad Akhtar is not moved. Amendment No. 70.

**Malik Muhammad Akhtar** : I beg to move :

> That for sub-section (3) of section 21 of the Ordinance, the following may be substituted, namely :—
>
> "(3) A member of a Trade Union shall be bound to contribute to the said fund and such contribution shall be made a condition for admission to the Trade Union."

**Mr. Senior Deputy Speaker** : Amendment moved is :

That for sub-section (3) of section 21 of the Ordinance, the following may be substituted, namely :—

"(3) A member of a Trade Union shall be bound to contribute to the said fund and such contribution shall be made a condition for admission to the Trade Union."

**Minister for Labour :** Opposed.

**ملک محمد اختر (لاہور-۲)** - جناب صدر - جیسا کہ اس معزز ایوان میں بحث ہو چکی ہے دفعہ ۲۱ کے مطابق ایک separate فنڈ ہو گا جو political purposes کے لئے constitute کریں گے - اس proviso پر کافی لمبی بحث ہوئی ہے کہ اگر حکومت چاہے تو بند کر دے -

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** - جناب والا - اختر صاحب کی زبان انگریزی ہے یا اردو ؟

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** - یہ ملک اختر صاحب سے پوچھیں -

**ملک محمد اختر** - جو سہل معلوم ہوتی ہو -

جناب سپیکر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس proviso کے ذریعہ جو فنڈ constitute ہو گا اس کے لئے اختیار حاصل کر لیا ہے کہ ٹریڈ یونین پر پابندی ہو گی کہ وہ political purposes کے لئے فنڈز raise نہیں کریں گے - اب جناب political funds پر جو شرط لگائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ :-

"No member shall be compelled to contribute to the fund constituted under sub-section (1), and a member who does not contribute to the said fund shall not be excluded from any benefits of the Trade Union, or placed in any respect either directly or indirectly under any disability or at any disadvantage as compared with other members of the Trade Union (except in relation to the control or management of the said fund) by reason

of his not contributing to the said fund; and contribution to the said fund shall not be made a condition for admission to the Trade Union."

یعنی وہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں ٹریڈ یونین فنڈز کا طریقہ کار یا سکیم یہ ہے - - - - - انہوں نے دفعہ ۲۰ میں یہ قرار دیا ہے کہ Welfare of Labour کیلئے ٹریڈ یونین فنڈ constitute کیا جائیگا ۲۱ میں یہ قرار دیا گیا ہے political purposes کیلئے separate political فنڈ بنایا جائے گا اور اس پر restriction لگائی گئی ہے کہ اگر حکومت چاہے تو کسی کو ہدایات جاری کر دے کہ وہ ٹریڈ یونین political fund قائم نہیں کر سکتے - ایک اور شرط یہ ہے کہ کسی ممبر کو جو اس ٹریڈ یونین کا ممبر بھی ہو تو اسے مجبور نہیں کیا جا سکے گا کہ وہ contribution کرے اس فنڈ کے لئے جو political affairs کے لئے قائم کیا جائے - اس کے باوجود بھی اگر وہ political fund میں نہیں کرتا تو اس کو بطور یونین کے ممبر کے وہی تمام مراعات اور حقوق حاصل ہوں گے - contribution جو دیگر ممبران کو حاصل ہیں - اس کو بطور ممبر کے کچھ مراعات اور حقوق حاصل ہونگے جسطرح سے ٹریڈ یونین کے دیگر ممبران کو حاصل ہیں - تو جناب والا - دفعہ ۳ کو میں نے اسطرح substitute کیا ہے :-

"A Member of the Trade Union shall be bound to contribute to the said Fund and such contribution shall be made a condition for admission to the Trade Union."

یعنی جناب والا - میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ ہر ممبر جو کسی ٹریڈ یونین کا ممبر ہو اور اس ٹریڈ یونین نے اپنا پولیٹیکل فنڈ قائم کیا ہو تو اس ممبر کیلئے نہ صرف یہ ضروری ہوگا کہ وہ جنرل ویلفیئر فنڈ میں contribution کرے بلکہ اس کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ پولیٹیکل فنڈ کیلئے بھی contribution کرے تو جناب والا - اگر یہ لازمی قرار دیا جائے جیسا کہ میں نے اپنی ترمیم میں کہا ہے تو یہ لازمی

قرار دینے کی صورت میں یہ بھی ہو سکے گا کہ وہ اگر default کرے تو یہ رقم اس کی wages سے کاٹ کر اس ٹریڈ یونین کے حوالے کر دی جائے۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the amendment to vote.

The question is :

> That for sub-section (3) of section 21 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(3) Amember of a Trade Union shall be bound to contribute to the said fund and such contribution shall be made a condition for admission to the Trade Union."

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment at No. 71.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving Sir.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment by Khawaja Sahib.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir, I beg to move :

> That in sub-section (1) of section 22 of the Ordinance, after the word "Unions" occurring in line 3, a full-stop be added and the rest of the words be deleted.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is :

> That in sub-section (1) of section 22 of the Ordinance, after the word "Union" occurring in line 3, a full-stop be added and the rest of the words be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - سیکشن ۲۲ میں رجسٹرار کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مزدور انجمنوں کے حسابات کی پڑتال کرے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے اختیارات ہیں کہ جوں جوں وہ میرے سامنے آئیں گے میں ان کے متعلق عرض کروں گا یہ سیکشن بذات خود نہایت اہم سیکشن ہے اور سب سیکشن (۱) کے ذریعہ

یہ اختیار رجسٹرار صاحب کو دیا گیا ہے کہ وہ خود یا اپنی جانب سے کسی افسر کے ذریعہ کسی مزدور انجمن کے حسابات کی پڑتال کر سکتا ہے ۔ لیکن میں اس میں یہ الفاظ زیادہ سمجھتا ہوں اور غیر ضروری سمجھتا ہوں اور جس غرض سے یہ سیکشن بنایا گیا ہے اس غرض کو اس کے بغیر بھی پورا کیا جا سکتا ہے جو الفاظ میں نے حذف کرنے کیلئے کہے ہیں ۔ یہ الفاظ اس قسم کے ہیں :۔

> "The Registrar or any officer authorised by him may inspect the accounts and records of the registered Trade Unions....."

میں نے اسے یوں تجویز کیا ہے اور باقی الفاظ یعنی :-

> ".....and exercise such other functions in that regard as may be prescribed."

ان کو حذف کر دیا جائے ۔ جب ہم اختیارات رجسٹرار صاحب کو دے دیتے ہیں کہ وہ ہر قسم کے حسابات اور دوسرے رجسٹروں کو خود check کر سکتے ہیں اور اپنے نمائندے کے ذریعہ بھی check کروا سکتے ہیں تو یہ کہنا کہ اس ضمن میں جو چاہے وہ اختیارات استعمال کریں مناسب نہیں ہے اور اس قسم کے مبہم اور وسیع اختیارات رجسٹرار کو دینا از حد خطرناک ہے اور کسی طور پر بھی درست چیز نہیں اور اس قسم کے وسیع اختیارات اور لا محدود اختیارات جن سے وہ مزدور انجمنوں کے کے مفاد کو نقصان پہونچا سکیں مناسب نہیں ہیں میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی ترمیم ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ اس قانون سے یہ منشاء نہیں ہے کہ رجسٹرار کو اتنے وسیع اختیارات دئے جائیں بلکہ اس شق کے تحت یہ کیا گیا ہے کہ ایسے قواعد بنائے جائیں گے اور مرتب کئے جائیں گے جن میں ایسے اختیارات کی وضاحت کی جائیگی جو اختیارات محدود ہونگے اور جنہیں قواعد کی رو سے استعمال کیا جائیگا ۔

جناب اس کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی ہے کہ بعض وقت بعض حسابات کا معائنہ کرتے وقت کسی شخص کی گواہی لینا پڑتی ہے۔ اگر ان حسابات کے بارے میں کچھ کاغذات کے شرارت سے گم ہونے کا رجسٹرار کو خطرہ ہو یا اسے یہ خطرہ ہو کہ انجمن کے عہدیدار کاغذات کو چھپا ڈالیں گے تو رجسٹرار کو یہ اختیارات دئے جا سکتے ہیں کہ ان کاغذات کو وہاں سے ہٹا دیا جائے اور وہ ان کاغذات کو اپنے قبضہ میں بھی لے سکتا ہے تو اس قسم کے اختیارات کی جو اس کو تفویض کئے جائیں گے قواعد میں وضاحت کی جائیگی اور ان کے بارے میں تحریر کیا جائیگا کہ وہ اختیارات محدود ہوں گے لامحدود نہیں ہونگے۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the amendment.

The question is :

> That in sub-section (1) of section 22 of the Ordinance, after the word "Unions" occurring in line 3, a full-stop be added and the rest of the words be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment by Khawaja Munammad Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir, I beg to move :

> That in sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the words and comma "or otherwise," occurring in line 2, be deleted.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is :

> That in sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the words and comma "or otherwise," occurring in line 2, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱) ۔ جناب والا ۔ آپ اس زبان کو ملاحظہ فرمائیں جو یہاں استعمال کی گئی ہے :۔

"(3) If, on inspection of the accounts and the record of a registered Trade Union, or otherwise, the Registrar or the officer authorised by him, has reason to believe that the account books and other record specified in section 23 have not been maintained by the Trade Union....."

جناب والا - یہ بات تو سمجھ میں آ جاتی ہے کہ حسابات اور کتابوں کی پڑتال کے بعد یہ پتہ چل جائے کہ حسابات صحیح طور پر نہیں رکھے گئے یا سرے سے رکھے ہی نہیں گئے لیکن بغیر پڑتال کے یہ کیسے معلوم ہو جائے گا ؟ یعنی وہ کوئی ولی اللہ ہوں گے ان کو الہام ہوگا کہ فلاں یونین نے حسابات نہیں رکھے ایسی بات تو سمجھ میں آ جاتی ہے کہ رجسٹرار صاحب نے مزدور یونین نمبر ۱ کو بلایا اور کہا کہ بھئی حسابات دکھاؤ - حسابات غلط ہوں گے یا درست ہوں گے یا دوسری صورت میں درست طور پر نہیں رکھے گئے یا سرے سے نہیں رکھے گئے یہ پتہ چل جائے گا کہ کتابیں دیکھیں اور حسابات ٹھیک نہیں ملے لیکن یہ 'otherwise' کا لفظ کیا معنی ؟ کیا معائنہ کے بغیر اور پڑتال کے بغیر ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اس یونین کے حسابات غلط ہیں میں حیران ہوں - آپ جیسے ولی اللہ ہوں تو اس طرح پڑتال کر لیں گے ورنہ - - -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - اگر ولی اللہ نہیں ہیں تو یہ ملک ملک تو ضرور ہیں اور ملک فرشتہ کو کہتے ہیں -

**Mr. Senior Deputy Speaker** : That is no point of order.

خواجہ محمد صفدر - یہ انتہائی غیر ضروری الفاظ ہیں - اس سے رجسٹرار صاحب کو مزدور انجمنوں کے سر پر مسلط کیا گیا ہے -

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - حمزہ صاحب نے کہا ہے کہ ملک صاحب ملک ہیں فرشتہ ہیں تو یہ ہمیں بتائیں کہ ان کے ذمہ کام کیا ہے ؟

چودھری محمد نواز ۔ آپ جیسوں کی جائیں قبض کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ یہ دو الفاظ انتہائی غیر ضروری ہیں ۔ گورنمنٹ کا جو منشأ ہے وہ ان کے بغیر بھی ہو سکتا ہے ۔ ان حسابات کی پڑتال کی جا سکتی ہے ۔ رجسٹرار صاحب کو ان دو الفاظ کے بغیر بھی وہی اختیارات حاصل رہیں گے تو پھر کیا وجہ ہے کہ غیر ضروری الفاظ استعمال کئے جائیں یا یہ الفاظ استعمال کرکے ان کو وسیع اختیارات دے دئے جائیں کہ وہ اپنے دفتر میں بیٹھ کر کہدیں کہ فلاں انجمن نے حسابات نہیں رکھے لہذا اس کو پکڑ لو اور اس پر دفعہ ۶ کے تحت مقدمہ چلاؤ میں محترم وزیر محنت کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ غور فرمائیں کہ ہم قانون سازی کر رہے ہیں یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے کہ جو الفاظ جہاں سے ملے ان کو قانون میں رکھ دیا ۔ یہ الفاظ نہیں ہونا چاہئیں یہ مہمل ہیں بے مقصد ہیں ۔ قانون انتہائی طور پر accurate ہونا چاہئے مہمل نہیں ہونا چاہئے اور specific ہونا چاہئے واضح ہونا چاہیئے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ یہ لفظ بالکل واضح ہے اگر جناب قائد حزب اختلاف نے اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی تو اس میں میرا قصور نہیں ۔ اس لفظ کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ صرف ان حسابات کا معائنہ کرتے وقت کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ رجسٹرار کو اطلاع ملتی ہے کہ فلاں ٹریڈ یونین کے حسابات صحیح معنوں میں نہیں رکھے جا رہے یا یہ کہ وہ غلط ہیں یا وہ روپیہ غلط طور پر استعمال کر رہے ہیں تو اس صورت میں ان کے معائنہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر ان کو اطلاع پہنچ جائے کہ یونین کے حسابات غلط ہیں تو اس صورت میں ان الفاظ کی ضرورت محسوس کی گئی جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ضروری ہیں ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker:** The question is :

> That in sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the words and comma "or otherwise", occurring in line 2, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker:** Next—74.

**Malik Muhammad Akhtar:** Not moving.

**Mr. Senior Deputy Speaker:** Next—75.

**Khawaja Muhammad Safdar:** Sir, I beg to move :

> That in sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the words "or enquiry under sub-section 6" occurring in line 9, be deleted.

**Mr. Senior Deputy Speaker:** The amendment moved is :

> That in sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the words "or enquiry under section 6" occurring in line 9, be deleted.

**Minister for Labour:** Opposed.

**خواجہ محمد صفدر** (سیالکوٹ -۱) ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی محترم وزیر محنت نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب ہم سیکشن ۲۱ پر بحث کر رہے تھے تو جس شق کی ہم مخالفت کر رہے ہیں وہ مشرقی پاکستان میں موجود ہے ۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ جس سب کلاز پر اس وقت بحث ہو رہی ہے وہ مشرقی پاکستان کے ایکٹ میں سے نکال کر دیکھ لیں اور جائزہ لے لیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی چیز کا مشرقی پاکستان کے ایکٹ میں ہونا جائز ہے تو پھر مغربی پاکستان میں بھی اس کا جواز موجود ہے ۔ اگر وہاں کوئی بات نا درست خیال کی گئی ہو تو وہ یہاں بھی غیر ضروری خیال کی جا سکتی ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ شق اتنی ہی غیر ضروری ہے تو اس کو اس میں رکھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ اور اس کے علاوہ سب کلاز ۶ کے تحت جو کارروائی ہونی ہے میں

سرے سے ہی اس کے خلاف ہوں دراصل حقیقت یہ ہے کہ پاکستان ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء میں اس قسم کا سیکشن موجود تھا تو اس میں سوائے ۸ سب سیکشن کے باقی ۷ سب سیکشن سرے سے موجود نہیں ہیں اور وہ قانون ۱۹۲۶ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک اس ملک میں رائج رہا ہے ۔ اس کے بعد ۱۹۶۵ء میں مشرقی پاکستان میں کچھ ترامیم کی گئیں اور اس سے پہلے ۶۱-۱۹۶۰ء میں ترامیم کی گئیں ۔ تو اس صورت میں پھر بھی ترمیم نہیں کی گئی کیونکہ رجسٹرار کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ نہ صرف حسابات کو اپنے قبضہ میں لے لے بلکہ وہ ان کے خلاف مقدمہ بھی درج کرا سکتا ہے چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بے پناہ اختیارات دے دئے گئے ہیں اس کو بے محابہ اختیارات دئے گئے ہیں جن کو استعمال کرنے سے میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے میں ٹریڈ یونین کی تحریک بالکل مفلوج ہو کر رہ جائیگی ۔ رجسٹرار کے یہ اختیارات ہوتے ہوئے کوئی ٹریڈ یونین چار دن بھی کام نہیں کر سکتی صرف وہ ٹریڈ یونین کام کر سکتی ہے جو رجسٹرار کی کاسہ لیس ہو گی یا جو حکومت کے دروازوں پر فرشوں پر اپنی جبینیں رگڑ رگڑ کر گھسا دیں انہیں پامال کر دے گی جو ان کے در دولت پر موجود ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ ایک خود دار انجمن جو اپنے مزدوروں کے مفاد کے لئے جدوجہد کرنا جانتی ہو یا کرنا چاہتی ہو وہ اس متشددانہ قانون کے تحت پنپنا تو کیا قائم بھی نہیں رہ سکتی ۔ تو وہ الفاظ جو سب سیکشن (۳) میں استعمال کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں :۔

"or enquiry under sub-section (6)"

انہیں حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی-۸) ۔ جناب خواجہ صاحب کی ترمیم کی بنیاد یہ ہے کہ جو الفاظ یہاں موجود ہیں وہ مشرقی پاکستان

کے قانون میں موجود نہیں ہیں مگر مقصد یہ ہے کہ تمام قوانین کی برائیوں کو اکٹھا کیا جائے تا کہ ٹریڈ یونین کے بارے میں جو خراب سے خراب تر قوانین دیکھنے میں آتے ہیں وہ دیکھ سکیں کہ آیا وہ دنیا کے تمام قوانین میں شامل ہیں یا نہیں ہیں اور یہ بھی دیکھا جائے کہ آیا وہ برائیاں مشرقی پاکستان کے قانون میں بھی شامل ہیں یا نہیں ہیں ۔

**وزیر محنت** (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ ان الفاظ کی زیادہ اور بھی اہمیت اس لئے ہے کہ جب کسی ٹریڈ یونین کے حسابات کے بارے میں یہ علم ہو جائے کہ وہ حسابات کو صحیح طور پر نہیں رکھ رہی یا یہ کہ حسابات ٹھیک طور پر نہیں رکھے جا رہے ہیں یا یہ کہ روپیہ صحیح طور پر صرف نہیں کیا جا رہا تو اس چیز کے پیش نظر کوئی ایسا طریقہ وضع کیا جانا ضروری ہے کہ اس بارے میں تحقیقات کی جائے لیکن یہ کہنا کہ رجسٹرار کو اتنے لامحدود اختیارات دئے گئے ہیں یہ درست نہیں - جب سب سیکشن (٦) کے تحت انکوائری کیجائے گی تو تمام فریقین کو یہ موقع دیا جائیگا کہ وہ اپنے بیانات قلمبند کرائیں اور وضاحت کریں کہ حسابات صحیح طور پر رکھے گئے ہیں یا نہیں مگر یہ کہنا کہ رجسٹرار کو لامحدود اختیارات دئے گئے ہیں یہ بالکل نا درست ہے ۔ جب یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی ٹریڈ یونین اپنے حسابات صحیح طور پر نہیں رکھ رہی تو آخر کار اس کے لئے یہ طریقہ کار اختیار کیا جانا ضروری معلوم ہوتا ہے تو ان حالات میں ان کو آگاہ کرنا ان کو روشناس کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ خواجہ صاحب اور فاروقی صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اس سے ٹریڈ یونین پنپ نہیں سکتی قائم نہیں رہ سکتی تو اس چیز کو میں سمجھ نہیں سکتا کہ اس قسم کے الفاظ سے یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ اس قسم کے نتائج اخذ کریں کہ اس قسم کی پابندیاں ٹریڈ یونینوں کو پنپنے نہیں دیں گی ۔ تو ان کی غرض و غایت

صرف یہ ہے کہ ٹریڈ یونینوں کے جو فنڈز ہیں وہ صحیح طور پر استعمال ہوں اور ان کے استعمال کا صحیح طور پر ایک طریقہ وضع کیا جائے۔ تا کہ حسابات کی جانچ پڑتال کی جا سکے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ یہ بات ٹریڈ یونین کے مفاد میں جاتی ہے یا اس کے خلاف جاتی ہے۔ اس سے پہلے میں نے اپنی تعارفی تقریر میں عرض کیا تھا کہ اس قانون کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس سے قبل ٹریڈ یونینوں کا مفاد محفوظ نہیں تھا اور اب اس قانون کے ذریعے ان کے مفاد کو محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کراچی کی وزیر صاحبہ کی جگہ کراچی کی جو دوسری معزز رکن ہیں کیا وہ وزیر بن گئی ہیں -

ایک ممبر - جو کچھ بھی آپ سمجھ لیجئے -

وزیر محنت - تو جناب والا ان دفعات کی غرض و غایت صرف یہ ہے کہ ٹریڈ یونین کے طریق کار کو بہتر بنایا جائے اور ان کے جو فنڈز ہیں ان کو استعمال کرنے کے لئے ایک طریق کار وضع کیا جائے - اور ٹریڈ یونینوں کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ اپنے قواعد بھی اس طرح مرتب کریں - کہ وہ اپنے فنڈز کو صحیح طور پر استعمال کر سکیں - ان الفاظ کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ٹریڈ یونین کے جو فنڈز ہیں - جو ان کے اراکین کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے حاصل کئے گئے ہیں ان کا صحیح معنوں میں تحفظ ہو اور وہ غلط طور پر استعمال نہ ہوں - جیسا کہ اس سے قبل ہم نے دیکھا ہے کہ ٹریڈ یونینوں کے جو فنڈز اکٹھے ہوتے ہیں وہ صحیح طور پر استعمال نہیں ہوتے - ان کے حسابات نہیں رکھے جاتے - ٹریڈ یونین کے جو اراکین ہوتے ہیں انہیں قطعی طور پر کوئی علم نہیں ہوتا - کہ ان کی رقومات کس طرح استعمال کی جا رہی ہیں -

میں سمجھتا ہوں کہ مزدوروں اور مزدور انجمنوں کے تحفظ کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے زیادہ مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے یہ دفعات نہایت ضروری اور لازمی ہیں ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the amendment to the House. The question is—

> That in sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the words "or enquiry under sub-section 6" occurring in line 9, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment No. 76 by Malik Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir I beg to move—

> That in sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the words brackets and figure "or enquiry under sub-section (6)" occurring in line 9 be deleted; and after sub-section (3) amended as aforesaid, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and add the following proviso, namely :—
>
> "Provided that no action shall be taken against a trade union except after giving the accused Trade Union an opportunity of being heard and produce such evidence as it may desire to produce ;
>
> Provided further that the officer taking action under section 11 shall record reasons for the proposed order and any such order shall be appealable in the manner laid down in section 12.".

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is—

> That in sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the words brackets and figure "or enquiry under sub-section (6)" occurring in line 9 be deleted ; and after sub-section (3) amended as aforesaid, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and add the following proviso, namely :—
>
> "Provided that no action shall be taken against a trade union except after giving the accused Trade Union an opportunity of being heard and produce such evidence as it may desire to produce ;

Provided further that the officer taking action under section 11 shall record reasons for the proposed order and any such order shall be appealable in the manner laid down in section 12.".

**Minister of Labour** : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاهور-۲) - جناب صدر - یه دفعه ۲۲ جو هے یه حسابات اور ریکارڈ کے معائنه کے متعلق هے - میں یه سمجھتا هوں که حکومت کو کسی رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کے حسابات کے ریکارڈ کے معائنه کا حق حاصل نہیں هونا چاهئیے - جب تک ان کا خیال یه نه هو که کسی ٹریڈ یونین کی سرگرمیاں مفاد عامه کے خلاف یا ملک کی سالمیت کے خلاف هیں - جناب والا - اس صورت میں بھی کسی جماعت کو خلاف قانون قرار دینے کے لئے دیگر قوانین موجود هیں اب جناب والا - ٹریڈ یونینوں پر مکمل کنٹرول رکھنے کے لئے انہوں نے یه قرار دیا هے که کسی ٹریڈ یونین کے حسابات یا ریکارڈ کا رجسٹرار یا اس کا کوئی نمائندہ جب چاهے معائنه کر سکتا هے - اور اس معائنه کے وقت ان کے حسابات کی کتابوں اور ریکارڈ کو اپنے قبضه میں لے سکتا هے میں نے اس ناجائز اختیار پر دو قیود لگانے کی کوشش کی هے - ایک یه که کسی ٹریڈ یونین کے خلاف اس وقت تک کوئی ایسی کارروائی نہیں کی جائیگی جب تک ملزم ٹریڈ یونین کو ایک موقع نه دیا جائے که وه اپنے موقف کو بیان کرے - اور کوئی ایسی شہادت جو اس کے defence میں هو پیش کرے - جناب والا - اس کے علاوه میں نے یه بھی کہا هے که وه افسر جو کسی ٹریڈ یونین کے ریکارڈ یا حساب پر قبضه کرے گا وجوهات بیان کرے که اس نے کیوں ایسا کیا هے اور جو احکامات وه جاری کرے ان کے خلاف اپیل کی جا سکے گی اور اپیل کا طریقه وه هو گا جو دفعه ۱۲ میں هے -

وزیر محنت (ملک الله یار خان) - جناب والا - شائد ملک اختر

صاحب نے پوری دفعہ پڑھی نہیں ہے جس مقصد کے لئے انہوں نے یہ ترمیم پیش کی ہے ۔ وہ مقصد اس شق کی ذیلی شق (٦) اور ذیلی شق (٩) میں پورا ہو جاتا ہے ۔ ذیلی شق (٦) میں یہ درج ہے کہ فریقین کو یہ موقع دیا جائیگا کہ وہ اپنے موقف کو پیش کریں اس کے علاوہ ذیلی شق (٩) کے تحت ان کو اپیل کرنے کا حق بھی دیا گیا ہے ۔ ان دو شقوں کی موجودگی میں ان کی یہ ترمیم غیر ضروری ہے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the question. The question is :

> That in sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the words brackets and figure "or enquiry under sub-section (6)" occurring in line 9 be deleted ; and after sub-section (3) amended as aforesaid, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and add the following proviso, namely :—
>
> "Provided that no action shall be taken against a trade union except after giving the accused Trade Union an opportunity of being heard and produce such evidence as it may desire to produce ;
>
> Provided further that the officer taking action under section 11 shall record reasons for the proposed order and any such order shall be appealable in the manner laid down in section 12.".

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment by Malik Akhtar, No. 78.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir I beg to move—

> That for sub-section (4) of section 22 of the Ordinance, the following be substituted, namely:—
>
> "(4) (a) If the Registrar has reasons to believe that the funds of any Trade Union have been mis-

appropriated, he shall make a report of the commission of the offence as provided under section 154 of the Criminal Procedure Code, 1898 (V of 1898) for necessary action to an officer incharge of a police station in writing.

(b) If such information is given knowingly or believing to be false intending thereby to cause injury to the Trade Union, the officer making such complaint shall be punished under section 182 of Pakistan Penal Code.".

**Mr. Senior Deputy Speaker** : Amendment moved is—

That for sub-section (4) of section 22 of the Ordinance, the following be subtituted, namely :—

"(4) (a) If the Registrar has reasons to believe that the funds of any Trade Union have been misappropriated, he shall make a report of the commission of the offence as provided under section 154 of the Criminal Procedure Code, 1898 (V of 1898) for necessary action to an officer incharge of a police station in writing.

(b) If such information is given knowingly or believing to be false intending thereby to cause injury to the Trade Union, the officer making such complaint shall be punished under section 182 of Pakistan Penal Code.".

**Minister of Labour** : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب صدر - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ نہایت ہی ضروری ترمیم ہے اور یہ abuse of powers کو روکنے کیلئے نہایت ہی ضروری ہے اس لئے سیکشن ۲۲ (۴) کی ترمیم اس طور پر کی جائے - اصل ذیلی دفعہ (۴) یہ ہے کہ اگر رجسٹرار کو یقین ہو کہ کسی ٹریڈ یونین کے فنڈز misappropriate ہوئے ہیں وہ Accounts Books اور دوسرے ریکارڈ کو اپنے قبضہ میں لینے کے بعد کسی عدالت میں ایک استغاثہ دائر کرے گا اور اس کیلئے صدر یا

سیکرٹری یا جس کے قبضہ میں ریکارڈ ہو اسکو عدالت میں حاضر ہونا ہو گا ۔ میں نے یہ ایک منصفانہ ترمیم پیش کی ہے کہ :-

> "If the Registrar has reasons to believe that the funds of any Trade Union have been misappropriated, he shall make a report of the commission of the offence as provided under section 154 of the Criminal Procedure Code, 1898 (V of 1893) for necessary action to an officer incharge of a police station in writing."

جناب والا ۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی تشخیص نہ کی جائے۔ یہ سیدھی سی بات ہے کہ ریکارڈ اور account کو audit کرنے کا حق رجسٹرار کو ہو اگر وہ دیکھے کہ اس میں غبن ہے تو وہ بجائے استغاثہ دائر کرنے کے پولیس میں ایک رپورٹ درج کرائے کہ ان فنڈز میں mis-appropriation ہوئی ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے آگے یہ کہا ہے کہ اگر رپورٹ یا ایف ۔ آئی ۔ آر جو کی جائیگی اس سے یہ ثابت ہو جائے کہ بد دیانتی سے یا جانتے بوجھتے ہوئے رپورٹ غلط کی ہے تو اگر رجسٹرار ایسی رپورٹ درج کرائے گا اس رجسٹرار کو قابل مواخذہ قرار دیا جائے ۔ اس کو اسی طرح ہتکڑی لگے اور پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ ۱۸۲ کے تحت اس کے خلاف مقدمہ درج ہو اور وہ کورٹ میں پیش ہو ۔ جو رپورٹ ٹریڈ یونین کے خلاف درج ہو اگر اس میں ثابت ہو جائے کہ یہ رپورٹ غلط کی ہے جس طور پر ایک شخص کو اس غلط رپورٹ دینے پر مجرم گردانا جاتا ہے اس رجسٹرار کو بھی اسی طرح مجرم گردانا جائے ۔ جب آپ ایک عام شہری کے خلاف ۱۸۲ کے تحت کارروائی کر سکتے ہیں تو رجسٹرار کے خلاف بھی کیوں کارروائی نہ کی جائے ۔ جناب والا ۔ صرف یہ طریقہ واحد طریقہ ہے کہ جس سے بد عنوانی کو روک سکتے ہیں ۔ اگر رجسٹرار اس صنعتکار سے رشوت حاصل کر کے ٹریڈ یونین کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ یا آلہ کار بن جائے تو اس کے ذریعہ آپ اسکو روک سکتے ہیں ۔ آپ حد سے

زیادہ اختیارات رجسٹرار کو دے رہے ہیں اور اس کے علاوہ اس پر اور کوئی چیک نہیں کہ اگر کسی ٹریڈ یونین کا ریکارڈ ضبط کرکے اس کے خلاف استغاثہ کرے اس کی بجائے لوکل پولیس سٹیشن میں مقدمہ درج ہو - اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ مقدمہ بدنیتی پر مبنی ہے تو ۱۸۲ کے تحت بطور ملزم وہ ایک فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو ۔ اگر اس کے خلاف جرم ثابت ہو جائے تو ۱۸۲ کے تحت جو سزا ایک عام شہری کو دی جاتی ہے اس کو وہی سزا دی جائے -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں یہ تجویز کروں گا کہ ایوان کا وقت ایک گھنٹہ کیلئے بڑھا دیا جائے کیونکہ میرے خیال میں ہم نے اس بل کو کل ختم کرنا ہے اس لئے لازم ہوگا کہ ہم اس بل کے سیکشن ۲۹ کو عبور کر جائیں ۔ اس طرح ۱۲۰ یا ۱۲۵ ترامیم بھی ختم ہو جائیں گی کیونکہ ۱۹۰ کے قریب ترامیم ہیں ۔ اگر ملک صاحب اس بات کو قبول فرمائیں تو اس ہاؤس کا وقت بڑھا دیا جائے -

**Minister for Labour :** I have no objection.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I think, the sense of the House is not in favour of extending the time.

**Khawaja Muhammad Safdar :** The Minister has got no objection.

دوسرے دوستوں نے بھی قبول کر لیا ہے -

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The time of the House is extended for half an hour.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - آدھ گھنٹہ میں کلاز ۲۹ تک نہیں پہنچ سکتے ہیں -

**Minister for Law :** I think it is necessary that the time may be extended for one hour.

خواجہ محمد صفدر ۔ چلئے آدھ گھنٹہ وقت بڑھا لیا ہے ۔ آدھ گھنٹہ پھر بڑھا لیں گے ۔ ممبر صاحبان پر کوئی پابندی نہیں ہے جو یہاں بیٹھے ہیں ان کی مہربانی ہے اور جو یہاں تشریف نہیں رکھتے ان کے متعلق کوئی گلہ نہیں ہے ۔ اگر کسی دوست کو کوئی ضروری کام ہو وہ جا سکتا ہے ۔ ہم نے قائد ایوان اور محترم وزیر محنت صاحب کو کام ختم کرنے کے لئے قول دیا ہے ۔ ہم کل ساڑھے بارہ بجے تک اسکو ختم کرنا چاہتے ہیں ۔ ہمیں صرف اتنا وقت دے دیا جائے کہ ہم کچھ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ ایوان میں پانچ ممبر تھے اور پانچ رہیں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ سرکاری معزز اراکین جو اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ بخوشی تشریف لے جائیں ۔ آخر یہ بیچارے کب تک یہاں مکھیاں مارتے رہیں گے ۔ (قہقہہ)

بیگم ڈاکٹر اشرف عباسی ۔ اگر ہم چلے جائیں تو آپ تقریریں کس کو سنائیں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ان کی بڑی مہربانی ہے کہ یہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I have extended the time for half an hour in the first instance.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے اس ترمیم کے ذریعہ ان الفاظ کو اس شق سے حذف کرنے کی تجویز پیش کی ہے کہ :-

".....he may take into possession the account books and other record of such Trade Union for the purposes of an enquiry under sub-section (6)....."

جناب والا - جس وقت رجسٹرار کو یہ معلوم ہو یا اس کے علم میں یہ بات آ جائے کہ کسی ٹریڈ یونین کے حسابات درست نہیں ہیں تو سب سے پہلے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں وہ انکوائری کرے اور اس کو انکوائری کے اختیارات ذیلی شق ۶ میں دئے گئے ہیں۔ اگر انکوائری کے دوران اس کو اس بات کا علم ہو جائے یا یہ واضح ہو جائے کہ حساب درست نہیں ہیں اس کا عدالت میں جانا درست ہے ۔ ملک اختر صاحب نے یہ تجویز کیا ہے کہ انکوائری کئے بغیر رجسٹرار کو چاہیئے کہ وہ پولیس سٹیشن پر رپورٹ درج کرائے اگر رپورٹ غلط ثابت ہو اس کو بھی سزا ملے یہ بات درست اور مناسب نہیں ہے ۔ یہ بات ٹریڈ یونین کے مفاد کے منافی ہے ۔ جس وقت تک اس کے بارے میں صحیح طور پر معلوم نہ ہو جائے کہ پولیس یا کسی ٹریڈ یونین کے حسابات درست طور پر نہیں رکھے گئے ہیں اس ضمن میں عدالت کو رپورٹ کرنا درست نہ ہوگا ۔ یہ تجویز جو ملک اختر صاحب نے فرمائی ہے وہ مزدور انجمنوں اور مزدور انجمنوں کے اراکین کے مفاد کے خلاف جاتی ہے ۔ اسلئے جناب والا ۔ میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker:** I will now put the question. The question is—

That for sub-section (4) of section 22 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(4) (a) If the Registrar has reasons to believe that the funds of any Trade Union have been misappropriated, he shall make a report of the commission of the offence as provided under section 154 of the Criminal Procedure Code, 1898 (V of 1898) for necessary action to an officer incharge of a police station in writing.

(b) If such information is given knowingly or believing to be false intending thereby to cause injury to the Trade Union, the officer making such complaint shall be punished under section 182 of Pakistan Penal Code.".

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment No. 79.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I think No. 77 will come first.

**Mr Senior Deputy Speaker :** Yes, please move it.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

That sub-section (4) of section 22 of the Ordinance, be deleted.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is—

That sub-section (4) of section 22 of the Ordinance, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Khawaja Muhammad Safdar :** No speech.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The question is—

That sub-section (4) of section 22 of the Ordinance, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Malik Sahib, may please move his substitution clause first.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

That for sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(6) (a) Where it appears to the Registrar that the funds of the Trade Union are likely to be misappropriated, he may make an application to the Industrial Court restraining the Trade Union from spending the funds.

(b) The Industrial Court after due inquiry may pass such orders as it may deem necessary.".

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The amendment moved is :

That for sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(6) (a) Where it appears to the Registrar that the funds of the Trade Union are likely to be misappropriated, he may make an application to the Industrial Court restraining the Trade Union from spending the funds.

(b) The Industrial Court after due inquiry may pass such orders as it may deem necessary.".

**Minister for Labour :** Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب والا - اس قانون کی دفعہ ۲۲ کی ذیلی دفعہ (۶) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر رجسٹرار یہ محسوس کرے کہ کسی ٹریڈ یونین کے فنڈز کے misappropriate ہونے کا خدشہ ہے یا یہ کہ کسی ایسے امور پر ان کو خرچ کیا گیا ہے جو کہ ٹریڈ یونین کے آئین میں مذکور نہیں ہیں تو وہ اس امر کی تحقیقات کرنے کے بعد اور ٹریڈ یونین کا موقف سننے کے بعد اس تحقیقات کے دوران ہی یہ حکم دیدے کہ ٹریڈ یونین کا فنڈ تین ماہ کے لئے اسکی تحویل میں آ جائے - یعنی آپ کسی قانون میں ایسی گنجائش نہیں پاتے کہ کسی عدالت میں زیر سماعت کسی

مقدمے کے سلسلے میں بھی مقدمے سے متعلق فنڈز کو عدالت اپنی تحویل میں لے سکے ۔ جناب سپیکر ۔ ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد بہت سی سیاسی جماعتوں کے فنڈز حکومت نے اپنی تحویل میں لے لئے تھے کیونکہ ان جماعتوں کو غیر قانونی قرار دیا گیا تھا ۔ تو میں نے اختیارات کے اس ناجائز استعمال اور اس قسم کے شدید اقدام کو روکنے کی غرض سے یہ ترمیم تجویز کی ہے کہ جہاں رجسٹرار یہ دیکھے کہ کسی ٹریڈ یونین کے فنڈز کے misappropriate ہونے کا خدشہ ہو تو وہ رجسٹرار صنعتی عدالت کو ایک درخواست دیدے جس میں حکم امتناعی طلب کرنے کی استدعا کی گئی ہو اور اس کے بعد صنعتی عدالت ٹریڈ یونین کو یہ ہدایت کرے کہ وہ اس فنڈ کو کسی امور پر باقی صرف نہ کرے ۔ تو چونکہ صنعتی عدالت کی تحقیقات کا طریق کار دیوانی عدالت کا ہو گا وہ ایسا حکم امتناعی جاری کرے کہ جس کی رو سے ٹریڈ یونین کے فنڈز صرف نہ کئے جا سکیں ۔ میں یہ اختیارات رجسٹرار کی بجائے صنعتی عدالت کو دینا چاہتا ہوں کہ وہی ایسے امتناعی احکامات جاری کرے کیونکہ محض خدشات کی بناء پر فنڈز کو اپنی تحویل میں لینا حد درجے کی زیادتی ہے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے ملک محمد اختر صاحب کی اس تجویز سے اتفاق نہیں ہے اس لئے کہ جس وقت اس بات کا علم ہو جائے کہ کسی ٹریڈ یونین کے فنڈز صحیح طور پر استعمال نہیں کئے جا رہے ہیں تو پھر ان کی اس تجویز کے مطابق اگر اس کی اطلاع صنعتی عدالت کو دی جائے گی اور اس ضمن میں تحقیقات کرنے کے بعد صنعتی عدالت کوئی احکام جاری کرے گی ۔ اس طرح یہ امکان ہو سکتا ہے کہ جو حسابات وہاں پر موجود ہوں وہ تب تک ختم ہی ہو جائیں ۔ اس لئے اس قسم کے امکانات کو دور کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ رجسٹرار کو اس قسم کے

اختیارات دئے جائیں کہ وہ اس بات کا جائزہ لے سکے کہ آیا وہ حسابات درست ہیں یا نہیں اور اگر اس کو اس بات کا علم ہو جائے کہ فی‌الواقع ٹریڈ یونین کے حسابات درست نہیں رکھے گئے تو پھر اس صورت میں اسکو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ عارضی طور پر ان حسابات کو اپنے قبضہ میں لے لے ۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ اختیار لامحدود نہیں ہے بلکہ یہ اختیار محدود ہے ۔ باوجودیکہ وہ فنڈ عارضی طور پر اس رجسٹرار کے قبضے میں ہونگے لیکن پھر بھی ٹریڈ یونین کے افسران کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اپنے اخراجات یا روزمرہ کے اخراجات کے لئے رجسٹرار سے درخواست کر کے ضروری رقوم حاصل کر سکتے ہیں ۔ اس کے علاوہ انہیں اس قسم کے احکامات کے خلاف عدالت میں اپیل کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے ۔ اس لئے یہ کہنا کہ رجسٹرار کو لامحدود اختیارات حاصل ہوں گے یا یہ کہ یہ فنڈز مستقل طور پر وہ اپنے قبضے میں لے سکتا ہے نا مناسب ہے ۔ اگر وہ فنڈز کو عارضی طور پر اپنے قبضے میں نہیں لیتا ہے تو اس اندیشے کے پیش نظر کہ جو فنڈز ہیں انہیں ان کی تجویز کے مطابق اس وقت تک جب تک کہ صنعتی عدالت کو وہ رپورٹ جائے ان کو غلط طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ اس خدشے کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ تجویز نا مناسب ہے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the amendment. The question is :

> That for sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(6) (a) Where it appears to the Registrar that the funds of the Trade Union are likely to be misappropriated, he may make an application to the Industrial Court restraining the Trade Union from spending the funds.

(b) The Industrial Court after due inquiry may pass such orders as it may deem necessary.".

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment at No. 79.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir, I beg to move :

That sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, be deleted.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is :

That sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Khawaja Muhammad Safdar :** No speech Sir.

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) ۔ جناب سپیکر ۔ آمریت کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ کسی ملک کا آمر محض ایک نہیں ہوتا بلکہ ایک آمر سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں آمروں کو جنم دیتا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جب ایک آمر بر سر اقتدار آتا ہے تو اس وقت خاندانی منصوبہ بندی بھی بیکار ہو کر رہ جاتی ہے کیونکہ آمر بہت تیزی سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ جس قسم کے اختیارات رجسٹرار کو اس ذیلی دفعہ کے ذریعے دینے مقصود ہیں وہ کسی بھی جمہوری ملک میں سرکاری ملازم کو نہیں دیئے جا سکتے ۔ جناب وزیر محنت نے جس قسم کے اختیارات اس رجسٹرار کو دینے پسند کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رجسٹرار صاحب کشف و کرامات ہے ۔ کیونکہ اس اطلاع کے پیش نظر نہیں کہ کسی مزدور یونین کی رقومات خرد برد ہو رہی ہیں بلکہ اس شبے اور اندیشے کے پیش نظر کہ یہ رقومات خرد برد ہو جائیں گی وہ ان رقومات کو اپنی تحویل میں لے سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ رجسٹرار کو جو کردار ٹریڈ یونینوں یا مزدور انجمنوں کے سلسلے میں سونپا گیا ہے وہ بعینہ وہی کردار ہے جو کہ عام دیہی علاقے میں کسی تھانیدار کو سونپا جاتا ہے ۔ تھانیدار کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے ۔ جہاں اس کو شبہ ہو جائے کہ کسی جرم کا ارتکاب ہو گا ۔ وہ کارروائی کر سکتا ہے اور ہم نے تھانیداروں کو اتنے وسیع اختیارات استعمال کرتے دیکھا ہے ۔ اور معزز ارکان جانتے ہونگے ۔ کہ اس قسم کے وسیع اختیارات جب تھانیداروں کو دیئے گئے ۔ تو اس سے مخلوق خدا کو پریشان کیا گیا ۔ اور اس سے تھانیداروں نے اپنی جیبوں کو اس حد تک بھرا ۔ جناب سپیکر ۔ کاشتکاروں کے لئے یا عام آبادی کے لئے جو بلائے ناگہانی تھانیدار کی صورت میں موجود ہے یعنی مسلط کی گئی ہے ۔ یا آسمان سے ٹپکی ہے ۔ مزدور انجمنوں کے لئے وہی مصیبت وہی قبیح فرائض سرانجام دینے کے لئے رجسٹرار کو مقرر کیا گیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر محنت نے یہ فرمایا ہے ۔ کہ اگر رجسٹرار کے حکم کے پیش نظر مزدور انجمن کی رقومات اس کی تحویل میں ہوں یا وہ اپنی تحویل میں لے لے ۔ تو اس کے بعد مزدور انجمن کے عہدہ داروں کو یہ حق حاصل ہو گا ۔ کہ وہ اپنے روز مرہ کے اخراجات کیلئے رجسٹرار کی جانب رجوع کریں ۔ اور رقومات وہاں سے حاصل کریں ۔ جناب سپیکر ۔ کس کو یہ علم نہیں کہ ہماری حکومت کے تمام تر محکموں میں سرخ فیتہ نے کس طرح قبضہ کیا ہے ۔ ہم کسی افسر سے یہ توقع نہیں کرتے کہ اگر مزدور انجمن کے عہدہدار کی طرف سے درخواست دی جائے گی تو اس پر فوری طور پر مناسب اور جائز احکامات جاری کر دیئے جائیں گے ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے ذاتی طور پر اس حقیقت کا علم ہے ۔ اور اس کا تلخ تجربہ پاکستان کی ساری آبادی کو ہے ۔ کہ ہماری حکومت نے ہر جگہ ان سرکاری افسروں کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے بلکہ مزدور انجمنوں کا قانون شروع سے لیکر

آخر تک حکومت نے محض اپنے سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے نافذ کیا ہے - جناب سپیکر - اس صورت حال کے پیش نظر کہ یہ سرکاری افسران حکومت کے محض ملازم ہی نہیں بلکہ ان کی سیاسی پارٹی کے معزز رکن ہیں بلکہ تمام کی تمام سیاست ان سرکاری افسران کے ذریعہ چلائی جاتی ہے جناب سپیکر - کون نہیں جانتا کہ سرکاری افسران کو الیکشن میں کس حد تک استعمال کیا جاتا ہے - - -

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The Member is not relevant.

آپ رجسٹرار کے اختیارات کو - - - - - - -

مسٹر حمزہ - رجسٹرار جس کو اختیار دیا جا رہا ہے - جو کہ مزدور انجمنوں کا ٹھیکیدار ہے - اگر حکومت کی جانب سے اس کو یہ اشارہ ہوگا پہلے تو بنیادی طور پر اس میں یہ نقص ہے کہ ایک شخص کو فرد واحد کو ایک سرکاری ملازم کو بے تحاشا وسیع اختیارات دیئے جاتے ہیں - دوسرا اس میں نقص یہ ہے - کہ اس رجسٹرار کو کنٹرول کرنے والی حکومت کے ہاتھ اس حد تک گندے ہیں ان کا سابقہ ریکارڈ اس قدر خطرناک ہے اور وہ ملک میں اس قسم کی صورت حال پیدا کر رہی ہے - کرتی رہی ہے - اور کی ہے او اس امر کا یقین ہے - اگر رجسٹرار صاحبان میں سے کوئی اللہ کا بندہ غیر جانب دار ہوگا تو اس کو غیر جانب دار نہیں رہنے دیا جائیگا - ہم جانتے ہیں کہ ہماری حکومت سرکاری ملازمین کو سیاسیات میں استعمال کرنے میں قطعاً کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی بلکہ ڈھٹائی اور بے حیائی سے ان کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے - ان معروضات کے پیش نظر میں اس قسم کے اختیارات رجسٹرار کو دینے کے قطعی طور پر خلاف ہوں -

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Mr. Mahmood Azam Farooqi,

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی -۸) - جناب والا - میں یہ عرض کرونگا کہ ہم نے چھوٹی کلاسوں میں ایک شعر پڑھا تھا -

پتھر کی سل پر جو پانی پڑے
یقین ہے کہ گھس جائے پتھر کی سل

لیکن یہ بات آج مشاہدہ میں آئی ہے کہ پتھر کی سل تو متواتر پانی کے پڑنے سے گھس سکتی ہے لیکن ان حضرات کا دماغ اور ذہن اتنا سخت ہے - کہ ہم تین دن سے اس قانون پر بحث کر رہے ہیں - اس کی ایک ایک شق ایک ایک لفظ آمرانہ ہے - حقوق کو غصب کرنے والا ہے عدل اور انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے - تمام دنیا کی مزدور انجمنوں کے لئے جو قوانین بنے ہیں - ان کے اصولوں کے خلاف ہے - ایک نہیں دو دو ، تین تین ، چار چار ، دس دس تقریریں ہر شق کے اوپر ہوتی ہیں - اور ان کو بتایا جاتا ہے - لیکن ان کا دل ایسا پتھر ہے کہ تمام ملکوں کے اصولوں کے بعد ، اس پانی کے گرنے کے بعد اس میں کہیں گھسنے کے کوئی آثار پیدا نہیں ہوتے - جناب والا - مجھے اس بات کا پورا احساس ہے کہ اس شق (۶) میں جو اختیار رجسٹرار کو دیا گیا ہے - اس کے خلاف انڈسٹریل کورٹ میں جانے کا اختیار اگلی شقوں میں حاصل ہے - لیکن میں پوچھتا ہوں کہ آخر یہ اختیار دینے کا سوال ہی کیوں پیدا ہوتا ہے اور اختیار بھی ایسا کہ رجسٹرار کو معلوم ہو کہ ایسا ہونے والا ہے کہ اتنے دور رس حالات میں بھی کہ جب اس کو محسوس ہو کہ شاید کوئی شخص شکایت کر دے گا - اس پر اس کی تمام جائیداد پر قبضہ کر سکتا ہے - میں پوچھنا چاہتا ہوں - کہ یہ مزدور انجمن ہے یا کوئی سکول طلبہ کی انجمن ہے - مزدور جو ہیں وہ سب بالغ ہوتے ہیں سمجھ دار ہوتے ہیں - اپنا

رزق خود حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ھیں ۔ اپنی مرضی سے اپنے office bearers کو اپنے funds کا مالک بناتے ھیں ۔ اگر ان کے منتخب شدہ اور انکی مرضی سے منتخب کئے ھوئے لوگ جو انکے funds کی نگرانی اور دیکھ بھال کر رھے ھیں ۔ اور اس میں اگر کسی وقت کہیں کوئی جھگڑے کا امکان پیدا ھو ۔ تو ساری مزدور یونین کی جنرل body موجود ھے ۔ سمجھ دار لوگ موجود ھیں ۔ سمجھ رکھنے والے لوگوں کی پوری جنرل باڈی موجود ھے ، وہ اس بات کی پوری طرح سے مجاز ھے ۔ اور اس بات پر اس کو پورا اختیار ھے ۔ کہ وہ ایگزیکٹو کے ھوتے ھوئے ان پر پابندیاں عائد کرے ۔ یہ آپ خدائی دعویدار کہاں سے ٹپک پڑے ۔ کہ جہاں کسی مزدور انجمن میں کوئی گڑبڑ کا امکان پیدا ھو ۔ اس کے funds میں کسی گڑبڑ کا امکان ھو ۔ تو ان کے ذھن میں ایک خلش پیدا ھو ۔ ایک کیڑا ان کے ذھن میں کھلبلائے کہ صاحب فلاں ٹریڈ یونین کے funds میں گڑبڑ ھونے والی ھے ۔ اس کے سارے funds پر قبضہ کریں اور جناب والا ۔ میں آپ سے عرض کروں ۔ کہ اس کا حاصل کیا ھوگا ۔ اس کا حاصل یہ ھوگا ۔ کہ جو صنعت کار کسی رجسٹرار کو رشوت دے دے گا تو اس رشوت کے حاصل کرنے سے اس کے ذھن میں کیڑا کھلبلا رھا ھو گا کہ فلاں کارخانہ میں ایک ٹریڈ یونین ھے ۔ اس کے funds میں گڑبڑ ھونے والی ھے ۔ تو وہ سارے اختیارات کو کام میں لا کر پوری یونین کے funds کو حاصل کرکے قبضہ کرکے ان کی activities کو معطل کر دے گا میں ان سے پوچھنا چاھتا ھوں ۔ کہ آخر اس ملک میں دوسری جماعتیں بلکہ سیاسی جماعت مسلم لیگ ھے ۔ مسلم لیگ اتنے بڑے ملک کی جماعت ھے ۔ آپ اس کے نمائندے

ہیں اس کے پاس جو funds ہیں ان کے لئے رجسٹرار مقرر کیا ہوا ہے ؟ ان میں گڑبڑ کے امکانات ہوں ۔ اور یقیناً ہوتے رہتے ہیں ۔ تو ان کے اوپر تو کوئی رجسٹرار مقرر نہیں ہے ۔ تو جس طرح سے یہ ایک جماعت ہے ۔ افراد کا مجموعہ ہے ۔ اور اس کو اپنے funds کو جمع کرنے کا ، صرف کرنے کا ، اس کی نگرانی کرنے کا ، اس کو محفوظ رکھنے کا اس کو misappropriation سے پاک رکھنے کا اختیار ہے ۔ تو بالکل اسی طرح سے مزدور انجمنوں کی بالغ لوگوں کی ایک جماعت ہے ۔ ان کا اپنا فنڈ اکٹھا کیا ہوا ہے ۔ آپ سے بھیک نہیں مانگی ہے ۔ آپ سے کوئی aid نہیں لی ہے ۔ گورنمنٹ نے اس کو کچھ نہیں دیا ۔ صنعت کار نے کوئی aid نہیں دی ہے ۔ جس کی آپ نگرانی کر رہے ہیں ۔ اس کا اپنا پیسہ ہے ، اپنی گاڑھی کمائی کا پیسہ ہے ، اپنے خون پسینے کا پیسہ ہے اسے اپنے پیسے پر پورا اختیار ہونا چاہئے کہ جس طرح چاہیں اس کو خرچ کریں ۔ اور اگر اس میں کسی misappropriation کا امکان ہو تو وہ خود ہی اس کی محافظ ہو ۔ اگر اسکی حفاظت کے اختیار سے باہر ہے ۔ تو بیشک آپ کے پاس جائیں کہ حضور ہمارے funds پر وہ انجمن قبضہ کر رہی ہے ۔ آپ ہماری مدد کریں ۔ اس کے بعد مدد کرنے کے لئے ضرور آئیں ۔ لیکن جب تک وہ آپ کو اپنے معاملوں میں دخل دینے کی دعوت نہ دیں ۔ اپنے گھر کے معاملات اگر خدا نے انہیں اپنے گھر کے معاملات خانگی معاملات کو ٹھیک کرنے کی صلاحیت بخشی ہے ۔ خود سلجھالیں تو پھر آپ کو ان کے معاملات میں دخل دینے کا کیا حق ہے ۔ ہاں اگر ان کے اختیار سے باہر ہو ۔ تو وہ آپ سے درخواست کریں کہ جناب

ہمارے معاملات ٹھیک کرنے میں ہماری مدد کریں - جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی یہ تمام قیود و شرائط یہ تمام پابندیاں مزدور انجمنوں کو پابہ زنجیر کرنے کے لئے ہیں ان کی activities کو معطل کرنے کے لئے ہیں - اور صنعت کاروں کے ہاتھ مزدوروں کے خلاف مضبوط کرنے کے لئے ہیں - اور اگر آپ کا یہ منشاء نہیں ہے تو قانون کو اچھی طرح سے بنائیں - آپ کو تو شرم نہیں آتی - مگر ہم کو باہر جا کر شرم آئیگی - دوسرے ملکوں کے سامنے بھی اور اپنے لوگوں کے سامنے بھی کہ قانون ساز ادارے نے اس قانون کو منظور کیا ہے - جس میں عدل و انصاف کی ایک رمق باقی نہیں ہے -

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the amendment to the House. The question is :

> That sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment No. 81 by Khawaja Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir, I beg to move :

> That in sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, the words and commas, "or are likely to be", occurring in line 2, be deleted.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is :

> That in sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, the words and commas, "or are likely to be," occurring in line 2, be deleted.

**Minister of Labour :** Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ جناب والا ۔ یہ بات کچھ ایسی عجیب سی ہے کہ اگر تو واقعتاً کسی جگہ کوئی ایسی گڑبڑ ہوئی ہے ، سرمایہ کا ضیاع ہوا ہے تو پھر تو ٹھیک ہے لیکن محض احتمال کی بنا' پر 'or appears to be'' یعنی شک کی بنا' پر محض احتمال کی بنا' پر اس قسم کے اختیارات جناب رجسٹرار صاحب کی خدمت میں پیش کر دینا کہ اگر انہیں شک بھی ہو، محض احتمال ہی ہو ۔ ۔ ۔

وزیر محنت ۔ انکوائری کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ انکوائری کہاں لکھا ہے ؟ یہ تو ''or appears to be'' ہے ۔

وزیر محنت ۔ آگے پڑھئے ۔

I will read it Sir.

> "Where it appears to the Registrar that the funds of a Trade Union have been, or are likely to be misappropriated or that the funds are spent on objects not specified in this Ordinance, he may himself hold or cause to be held by an officer authorised by him in this behalf, an enquiry ....."

یہ احتمال کی بناء پر درست نہیں ہے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The question is :

> That in sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, the words and commas, "or are likely to be," occurring in line 2, be deleted.

*The motion was lost.*

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir I beg to move :

> That in sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, the comma occurring after the word "charge" in line 8, be replaced by a fullstop and the rest of the words be deleted.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is :

> That in sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, the comma occurring after the word "charge" in line 8, be replaced by a fullstop and the rest of the words be deleted.

**Minister of Labour :** Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱) ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ کہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب ذرا اس سارے سیکشن کو مجموعی طور پر دیکھیں ۔ اس میں یہ ہے کہ اگر احتمال پیدا ہو جائے کہ کسی مزدور انجمن کا سرمایہ ضائع ہونے کا خطرہ ہے تو پھر اس پر انکوائری شروع ہو جائے گی ۔ اور انکوائری شروع کرتے ہی (پیشتر اس کے کہ اس کے نتائج برآمد ہوں) رجسٹرار صاحب اس کا سرمایہ اپنے قبضہ میں لے لیں گے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو آخری الفاظ ہیں کہ انکوائری شروع ہوتے ہی وہ سرمایہ اپنے قبضے میں لے لیں گے ان کو حذف کر دیا جائے ۔ کیونکہ یہ نہایت وسیع اختیارات ہیں ۔ اور ناجائز اختیارات ہیں ۔ سرمایہ تو مزدور انجمن کا ہے ۔ رجسٹرار صاحب کا نہیں ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کا ہے ۔ نہ ہی کسی ایسے شخص کا ہے جس کا تعلق رجسٹرار صاحب سے ہو ۔ رجسٹرار صاحب کو خواہ مخواہ ٹریڈ یونین کا ذمہ دار بنا دینا اور انکوائری سے پہلے اس کے سرمایہ پر قبضہ کر لینا یہ درست نہیں ہے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جناب قائد حزب اختلاف فرماتے ہیں یہ سرمایہ حکومت کا نہیں ہے ۔ اور رجسٹرار کا بھی نہیں ہے ۔ اس کا ہمیں علم ہے ۔ لیکن یہ سرمایہ صرف مزدور انجمنوں کے عہدیداروں کا بھی نہیں ہے ۔ یہ سرمایہ مزدور انجمنوں کے اراکین کا ہے ۔ یہاں ہم نے صرف مزدور انجمنوں کے عہدیداروں کے مفاد کا ہی تحفظ نہیں کرنا ہے بلکہ مزدور انجمنوں کے جتنے اراکین ہیں جنہوں نے اس فنڈ میں حصہ لیا ہے اور contributions کی ہیں ان کے مفادات کا بھی تحفظ کرنا ہے ۔ اور اس کے پیش نظر جناب والا ۔ جب اس بات کا احتمال ہو کہ کوئی فنڈز ناجائز طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں یا کئے جائیں گے تو پھر اس صورت میں انکوائری ہو گی اس شق کے تحت ۔ اور جناب والا ۔ اگر اس بات کا احتمال ہو کہ وہ فنڈز ناجائز طور پر استعمال ہو جائیں گے تو کیا یہ ضروری ہے کہ اس وقت تک انتظار کیا جائے جس وقت تک وہ فنڈز ناجائز طور پر استعمال ہو چکے ہوں ؟ اور اس کے بعد اس پر انکوائری ہو ؟ یا اس کے بعد اس بارے میں عدالت میں رپورٹ کی جائے ؟ میں سمجھ نہیں سکتا کہ خواجہ صاحب اس بارے میں اچھی طرح سوچنے کی زحمت کیوں نہیں کرتے کہ جب اس بات کا احتمال ہو کہ فنڈز ناجائز طور پر استعمال ہو جائیں گے تو کیا اس وقت تک انتظار کیا جائے کہ جب تک وہ فنڈز ناجائز طور پر استعمال ہو چکے ہوں ؟ اس کے بعد تو اس بات کی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ انکوائری کی جائے یا اس ضمن میں کوئی رپورٹ عدالت میں کی جائے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The question is ;

> That in sub-section (6) of section 22 of the Ordinance, the comma occurring after the word "charge" in line 8, be replaced by a fullstop and the rest of the words be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment No. 83 by Khawaja Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Not moving, Sir.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment No. 84 by Malik Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving Sir.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment No. 85.

**Malik Muhammad Akhtar :** Amendment No. 86 will come first.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Yes, amendment No. 86 by Malik Akhtar.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir I beg to move :

> That for sub-section (8) of section 22 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(8) The Registrar taking action under sub-section (6) shall not make an order whereby the position of any of the elected office bearer of the Trade Union shall be affected unless he is found guilty by the Industrial Court.".

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is :

> That for sub-section (8) of section 22 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(8) The Registrar taking action under sub-section (6) shall not make an order whereby the position of any of the elected officer bearer of the Trade Union shall be affected unless he is found guilty by the Industrial Court.".

**Minister for Labour :** Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور-۲) - جناب سپیکر - یه قرار دیا گیا ہے که جب کسی فرم کے اکاؤنٹس - - - - - -

خواجه محمد صفدر - جناب والا - مین پھر اراکین اسمبلی سے درخواست کروں گا که نصف گھنٹے کے لئے وقت اور بڑھا دیا جائے -

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The time of the House is extended for an other half hour.

ملک محمد اختر - جناب سپیکر - یه تجویز کیا گیا ہے که جب رجسٹرار کسی ٹریڈ یونین کے فنڈز اور اکاؤنٹس کو قبضه مین لے اور summary inquiry کے بعد یه ثابت هو جائے که یه فنڈز جو هین یه misappropriate هو رہے هین تو :-

> "if the Registrar is satisfied that the funds of the Trade Union have been, or are likely to be, misappropriated, he shall make an order directing the officers of the Trade Union to vacate their office and call upon the Trade Union to elect new officers in their place, and on the Trade Union electing new officers, the Registrar shall, if the order made by him under sub-section (6) for the vesting in him of the funds of the Trade Union is still in force, vacate such order;"

اب جناب والا - الیکشن هوتے هین - ان مین اگر irregularities هوں تو election petitions هوتی هیں - civil courts مین elections چیلنج هوتے هیں - لیکن هماری سرکار عالی مدار یه قرار دے رهی ہے که trade unions کے عهدیداروں کو یه جس وقت چاهیں ان پر misappropriation of funds کا charge لگا کر انهین کهدیں که آپ اپنے offices کو vacate کر دیں - جناب والا - نه تو یه طریقه judicial ہے اور نه الکوالری کوئی method هی prescribe کیا گیا ہے اور

جناب والا - تجویز یہ کیا گیا ہے کہ محض اس خدشے پر کہ فنڈز misappropriate ہو رہے ہیں کسی بھی office-bearer کو حکم دیا جا سکتا ہے کہ آپ اپنی جگہ سے remove ہو گئے ہیں - اگر اس کا ہٹانا کسی جرم کی بنا پر ہو جو PPC کے تحت cognizable ہو تو اس procedure کو adopt کئے بغیر PPC کے تحت embezzlement کے لئے اس شخص کو کہا جا سکتا ہے کہ بھئی آپ office vacate کر دیں -

جناب والا - دیکھئے - principle of justice equity and concession سے یہ کیسے depart کر رہے ہیں - اگر embezzlement فی الحقیقت ہے تو اس پر مقدمہ کیوں قائم نہیں کیا جاتا - مقدمہ اس لئے قائم نہیں کیا جاتا کیونکہ رجسٹرار کو بھی ملزم کی طرح کٹہرے میں جانا پڑے گا اگر دوران مقدمہ یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے غلط مقدمہ قائم کیا تھا - انہوں نے ایک چور دروازے سے اپنا unholy مقصد حاصل کرنے کے لئے یہ طریق کار وضع کیا ہے - کہ یہ کہہ دیں کہ اچھا بھائی تم کو چھٹی تم office vacate کر دو - یعنی جس طرح Land Reforms کے تحت بڑے بڑے جاگیرداروں کو political ends کے لئے ختم کیا ہے اور culturable lands ابھی تک غیر آباد اور بنجر پڑی ہے اسی طرح انہوں نے رجسٹرار کو فوجداری دفعات کی زد سے بچاتے ہوئے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے کہ اس office bearer کو وہاں سے نکال دیا جائے - میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر کسی نے misappropriation of funds کی ہے تو آپ میں guts ہونی چاہئیں اور اس پر مقدمہ دائر کرنا چاہئے - اور وہ مقدمہ open court میں لے جائیں اور اس کے consequences بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہئے - یہ طریق کار غلط ہے اس طرح آپ misappropriation of funds کو encourage کرتے ہیں - embezzlement of funds کو cognizable offence بنانے کی بجائے حکومت صرف یہ کرنے کو تیار ہے کہ autonomous

bodies یا semi autonomous bodies یا کسی سرکاری ادارہ میں بیس پچیس ہزار روپیہ کی embezzlement ہوتی ہے تو اہکار کو محض بر طرف کر دیں ۔ اگر یہ لیک نیت سے مزدوری کے حامی ہیں تو پھر کس طرح یہ تجویز کر رہے ہیں کہ مزدوروں اور غریبوں نے دو دو چار چار روپیہ جمع کر کے دس یا پانچ ہزار روپیہ کی رقم جمع کی ہے اور اس رقم کی embezzlement ہو جائے تو صرف عہدیدار کے vacation of office کو کافی سزا سمجھتے ہیں ۔ نہ ان کی نیت اچھی ہے نہ ان کے ارادے اچھے ہیں اور نہ یہ مزدوروں کے حامی ہیں بلکہ ان کے سب سے بڑے دشمن ہیں ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the amendment to the vote of the House.

**The question is :**

> That for sub-section (8) of section 22 of the Ordinance, the following be substituted, namely:—
>
> "(8) The Registrar taking action under sub-section (6) shall not make an order whereby the position of any of the elected office bearer of the Trade Union shall be affected unless he is found guilty by the Industrial Court.".

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move :

> That sub-section (8) of section 22 of the Ordinance, be deleted.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendmeat moved is :

> That sub-section (8) of section 22 of the Ordinance, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست ملک صاحب نے بہت سے نہایت ہی مناسب خیالات کا اظہار فرمایا ہے ۔ لیکن میں وزیر محنت کی خدمت میں صرف یہ عرض کروں گا کہ وہ توجہ فرمائیں کہ اس انکوائری میں یہ صورت پیدا ہو گئی ہے کہ اگر انکوائری کے نتیجہ کے طور پر یہ معلوم ہو جائے کہ سرمایہ کا ضیاع ہوا ہے یا خرد برد ہو چکا ہے یا یہ پتہ لگے کہ خرد برد نہیں ہوا ۔ کسی تیسری چیز کے پیدا ہونے کا احتمال ہی نہیں ۔ وہ کون سا میٹر یا پیمانہ ہوگا جسے لگا کر دیکھ لیا جائے گا کہ ۴ دن کے بعد رقم خرد برد ہو جائے گی ۔

ملک محمد اختر ۔ ایک پیمانہ موجود ہے ۔ یعنی پارلیمنٹری سیکرٹری لیبر ۔

میاں معراج الدین ۔ ان کو ابھی تک پیمانہ کا پتہ نہیں چلا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اگر یہ دونوں الفاظ اڑا دئے جائیں یعنی "or are likely to be" تو پھر بات صحیح ہو جاتی ہے ۔ ورنہ میں تو نہیں سمجھ سکا کہ ان کی کیا ضرورت ہے ۔ شاید میں کند ذہن واقع ہوا ہوں اس لئے بات نہیں سمجھ سکا ۔ یا تو کوئی جرم ثابت ہو یا نہ ہو ۔ معلق نہیں رہ سکتا ۔ جیسا کہ آپ نے کیا ہے کہ کوئی شخص جو کہ ایک جرم دو دن یا ۱۵ دن کے بعد کرنے والا ہے اس کو پکڑ لیا جائے اسی طرح محض اس احتمال پر کہ مستقبل میں مزدوروں کا سرمایہ خرد برد ہوتا ہے اور محض اس خطرہ یا خدشہ پر اس عہدہ دار کو چھٹی دی جا سکتی ہے ۔ اور پھر اس کا اختیار رجسٹرار کے ہاتھ میں دے دیا جائے ۔ یہ درست نہیں ۔ اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اور استدعا کرتا ہوں کہ ان الفاظ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ ناصح ہمیں اب تک یہ نصیحت کرنے آئے ہیں بلکہ جہاں تک مجھے یاد ہے حضور صلعم کا یہ قول ہے کہ آپ جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے پسند نہ کرو ۔

حکومت نے یہاں رجسٹرار کو یہ اختیار دیا ہے کہ جہاں اس کو احتمال ہو کہ مزدور انجمنوں کی رقومات خرد برد ہو رہی ہیں تو وہ اس کے عہدہ داروں کو ان کے عہدوں سے علیحدہ کر سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ہم رشوت ، غبن یا لوگوں کی امانت کے خرد برد ہونے کے حق میں نہیں لیکن میں اپنے معزز ارکان اسمبلی سے یہ دریافت کرتا ہوں اور خصوصی طور پر وزراء کرام سے دریافت کرتا ہوں کہ آیا یہ حقیقت نہیں کہ ہمارے ہاں حکومت کے زیر سرکردگی غبن اور رشوت بہت عام ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہوگا کہ ہماری اس حکومت کے مسلط ہونے کے بعد غبن رشوت اس حد تک دیکھنے میں آتی ہے کہ اس کی مثال متحدہ ہندوستان کے دور میں یا غلامی کے دور میں بھی سننے یا دیکھنے میں نہیں آئی ۔ اس وقت کون سا ایسا محکمہ ہے جہاں غبن عام نہ ہو ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب آپ سمجھیں کہ کسی مزدور انجمن میں غبن کا احتمال ہے تو عہدہ دار کو علیحدہ کر دیں ۔ خدارا اس شرط کو جب اپنے آپ پر عائد کریں تو پھر آپ کو اس ایوان میں جو ہنگامی قانون پیش ہے اس کے پاس ہونے سے قبل اپنے کردار کے مظاہرہ کے لئے یا ایک اچھی مثال قائم کرنے کے لئے اپنے عہدوں سے علیحدہ ہو جانا چاہئے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس حکومت کے رجسٹرار نے تو آپ کو علیحدہ نہیں کرنا ۔ یہ جو مزدور انجمنوں کے عہدہدار ہیں ان کی کوئی وقعت ہے ان کی کوئی اہمیت ہے اور کوئی

جمہوری طاقت ہے ۔ وہ لوگوں کے نمائندے ہیں انہیں مزدوروں نے چنا ہے لیکن جو ہمارے حکمران ہیں وہ ہمارے ملک کی آبادی کے بھی نمائندے نہیں ہیں بلکہ اگر کہیں کسی جگہ کوئی نمائندہ موجود ہے تو وہ بھی محض آپ کے جمہوری ڈنڈے کی پیداوار ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ نمائندے بھی نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی سرکردگی میں غبن اور رشوت ستانی کا دور دورہ ہے ۔ آپ بذات خود تو اپنی کرسیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن مزدور انجمنوں کے لئے یہ شرط ہے کہ اگر ان کے متعلق یہ احتمال ہوا کہ یہ امانت میں خیانت کر رہی ہیں تو ان کو یہ رجسٹرار صاحب جو کہ آپ کی طرف سے مزدور انجمنوں کے آمر مقرر کئے جا رہے ہیں آپ نے ان کو یہ اختیارات دئے ہیں کہ وہ ان مزدور انجمنوں کے عہدیداروں کو ان کے عہدوں سے علیحدہ کر دیں ۔ جناب سپیکر ۔ اول تو میں اس قسم کے بے لگام اختیارات کے قطعی طور پر خلاف ہوں لیکن اگر ایسے اختیارات ضروری ہیں تو مزدور انجمنوں کے ساتھ ساتھ اگر رجسٹرار کو یہ بھی اختیار ہوتا کہ اگر تمام محکمہ میں کسی جگہ غبن ہو رہا ہے تو جناب وزیر محنت کو بھی وہ علیحدہ کر دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں معقولیت ہوتی ۔

**Minister for Law** (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Point of Order. Sir, I will bring one fact to your notice, that this amendment is out of order because, as you will see, in sub-section (6), the funds become vested in the Registrar. In sub-section (7) also, when the funds of a Trade Union vest in the Registrar under the provision of sub-section (6), the Registrar may call for record of expenditure, etc. Now this sub-section (8) is connected with this and if we leave it there as the intention of the learned Member is, then there is no provision or law by which the Registrar can vest himself. Now he can do so and vacate order under sub-section (8) (b). Then what is the position of the Labour Union? The funds shall remain vested in him and this will create a lacuna in the

law. I, therefore, request my friend to reconsider it, as this amendment is itself defective.

خواجہ محمد صفدر - ویسے یہ rule out نہیں ہو سکتا کیونکہ رجسٹرار کے پاس سرمایہ صرف تین مہینے کے لئے ہوگا - - -

**Minister for Law :** If before three months he wants to divest himself then where is the law ?

خواجہ محمد صفدر - تین ماہ کے لئے رہے گا اور دوسرے سب سیکشن (۹) میں اپیل کی گنجائش ہے -

**Minister for Law :** He must necessarily go in appeal. The Registrar will have no option of vacating the orders.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Has Mr. Hamza concluded ?

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - عرض یہ ہے کہ یہ قانون ہی نہیں ہے اس کے اچھے ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا -

وزیر محنت - تو پھر آپ ترمیم کیوں کر رہے ہیں -

مسٹر حمزہ - ہمیں ہر موقع پر آپ کو expose کرنا ہے اور لوگوں کو بتانا ہے کہ حکومت کیا ہے - اگر آپ کے اس قانون کو موجودہ حالت میں تسلیم کر لیا جائے یا مان لیا جائے تو اس کا نتیجہ ایک یہ بھی ہوگا کہ مزدور انجمنوں کے جو عہدیدار ہیں وہ بجائے اس کے کہ مزدور مفادات کی حفاظت کریں وہ رجسٹرار صاحب کو خوش کرنے کی کوشش کریں گے - ذیلی دفعہ کے تحت جو مزدور انجمنوں کے عہدیدار ہیں وہ محض رجسٹرار صاحب کے رحم و کرم پر ہوں گے - میں جناب وزیر محنت سے التجا کرتا ہوں کہ خدارا آپ یہ بھی دیکھیں کہ جو چیز آپ لوگوں کے لئے پسند کرتے ہیں کیا آپ خود اپنے لئے بھی اسی کو پسند کرنے کی پوزیشن میں ہیں ؟ آپ کی اس حکومت کے ایک دو نہیں ہزاروں آفیسر غبن میں ملوث ہوتے ہیں تو آپ ان کی ناجائز حمایت کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہے

ہیں اور غبن اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ وہ رقومات جو گورنمنٹ کے محکموں کے ذریعہ خرچ کی جاتی ہیں ان میں سے ۵۰۔ فیصد یا تو افسروں کی جیب میں چلی جاتی ہیں یا حکمرانوں کی جیب میں چلی جاتی ہے یا ٹھیکیداروں کی جیب میں چلی جاتی ہے ۔ اگر اس قسم کی حکومت یہ کہنے لگے کہ لوگ امانت میں خیانت نہ کریں تو وہ خود اپنے عہدوں سے الگ ہو جائے اور ان پر علیحدہ ہو جانا لازم تھا ۔ اگر دوسرے لوگوں کو حکومت یہ نصیحت کرتی ہے کہ امانت میں خیانت نہ کریں تو اس حکومت کو پہلے خود ایک زندہ مثال پیش کرنا چاہئے اور اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے پہلے خود عہدوں سے الگ ہو جانا چاہئے ۔ اس صورت میں لوگ آپ کی اس نصیحت کو سن لیتے اور یقین جانئے کہ لوگ اس قسم کی نصیحت کو پسند کرتے لیکن آپ کی حالت کو دیکھ کر لوگ آپ کی نصیحت سننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور نہ تیار ہوں گے ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the amendment to vote. The question is :

> That sub-section (8) of section 22 of the Ordinance, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment at No. 87.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Not moving, Sir.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next at No. 88.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I am not moving both 88 and 89.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment at 90.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I beg to move :

> That after para. (d) of section 23 of the Ordinance, the following be added, namely :—
>
> "(e) a member of trade union may authorise in writing the trade union to receive such amount as he may fix from the employer every month and the

employer shall be liable to pay such amount to the Trade Union."

**Mr. Senior Deputy Speaker ;** Amendment moved is :

That after para. (d) of section 23 of the Ordinance, the following be added, namely :—

"(e) a member of trade union may authorise in writing the trade union to receive such amount as he may fix from the employer every month and the employer shall be liable to pay such amount to the Trade Union.".

**Minister for Labour :** Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور-۲) ـ جناب والا ـ میں اسمیں کوئی لمبی بات نہیں کرنا چاهتا هوں بلکه یه کہتا هوں که لوگ ٹریڈ یولین کا چنده دینے میں defaulter هوتے هیں اگر یه قید لگا دی جائے که کوئی مزدور اپنے مالک سے کہدے که هماری تنخواه سے اسقدر حصه خزانه میں بھیج دیا جائے تو اسے هر ماه چیک مل جایا کرے گا اور یه مفید هوگا اور اسطرح سے لوگ dafaulter هونیکے بجائے contribution کیا کریں گے ـ میں سمجھتا هوں که یه اچھا طریقه هے اور دیگر ممالک میں بھی رائج هے ـ

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I will now put the amendment to vote.

The question is :

That after para. (d) of section 23 of the Ordinance, the following be added, namely :—

"(e) a member of trade union may authorise in writing the trade union to receive such amount as he may fix from the employer every month and the employer shall be liable to pay such amount to the Trade Union.".

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Next amendment at No. 91.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I am not moving amendments at No. 91 to 97.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** We now pass on to Section 26 ; first amendment at No. 98.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, I beg to move :

That for section 26 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"26. Notwithstanding anything contained in any other law for the time being in force, an agreement between the members of a registered trade union shall not be void merely by reason of the fact that any of the clauses of such agreement regulates their trade :

Provided that nothing in this section shall apply to any agreement concerning the condition on which any members of a trade union shall or shall not sell their goods.".

**Mr. Senior Deputy Speaker** : Amendment moved is :

That for section 26 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"26. Notwithstanding anything contained in any other law for the time being in force, an agreement between the members of a registered trade union shall not be void merely by reason of the fact that any of the clauses of such agreement regulate their trades :

Provided that nothing in this section shall apply to any agreement concerning the condition on which any members of a trade union shall or shall not sell their goods.".

**Minister for Labour** : Opposed.

**Malik Muhammad Akhtar** : No speech Sir.

**Mr. Senior Deputy Speaker** : I will put the amendment; the question is :

That for section 26 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"26. Notwithstanding anything contained in any other law for the time being in force, an agreement between the members of a registered trade union shall not be void merely by reason of the fact that any of the clauses of such agreement regulates their trade :

Provided that nothing in this section shall apply to any agreement concerning the condition on which any members of a trade union shall or shall not sell their goods.".

*The motion was lost.*

**Mr. Senior Deputy Speaker :** No : 99.

**Malik Muhammad Akhtar :** Not moving.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** No : 100 by the Minister of Labour.

**Minister of Labour :** Sir, I beg to move :

That for section 28 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"28. Any person who has attained the age of 15 years, may be a member of a registered Trade Union, and may subject to any rules of the Trade Union enjoy all the rights of a member and execute all instruments and give all the acquitances necessary to be executed or given under the Rules.".

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is :

That for section 28 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"28. Any person who has attained the age of 15 years, may be a member of a registered Trade Union, and may subject to any rules of the Trade Union enjoy all the rights of a member and execute all instruments and give all the acquitances necessary to be executed or given under the Rules.".

It is not opposed. The amendment, therefore, stands carried. Next comes No. 101. Minister for Labour.

**Minister of Labour :** Sir, I beg to move :

That for section 29 of the Ordinance, the following be substituted :—

"29 (1). No person shall be elected as an officer of a registered trade union, who—

(*a*) has at any time within the preceding 3 years, been convicted of an offence under this Ordinance or under section 23 or section 24 of the Industrial Disputes Ordinance, 1959 (Ordinance, LVI of 1959), or under section 30 or section 31 of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968 ; and

(*b*) has been convicted of an offence involving moral turpitude, or for any act, prejudicial to the defence or security of Pakistan, or public order, and sentenced to imprisonment for a term of not less than 6 months unless 3 years or such less period as Government may by notification in the Official Gazette specify in this behalf has elapsed from the date of expiration of the sentence.

(2) A registered Trade Union, shall elect not less than 75 per centum of the total number of its officers, from amongst the persons, who are for the time being employed or engaged in the industry with which the Trade Union is connected.

(3) No person shall be elected as an officer of a registered Trade Union who is not—

(*a*) is case he is employed on engaged in the industry with which the Trade Union is concerned attained the age of 21 years ; and

(*b*) in any other case, attained the age of 25 years,and is a paid full time Trade Union Worker.

(4) No person shall hold office in more than one registered Trade Union.

(5) Government may, on the grounds of security, by notification in the Official Gazette, prohibit any registered trade union in any industry connected with defence carried on by or under the authority of the Central Government, from electing any person as its officer, who is not for the time being employed or connected with such industry.

(6) On the coming into force of this Ordinance, if any person who is an officer of a registered trade union and under the provisions of this Ordinance is dis-qualified, or is not qualified to become or to be, an officer of such registered trade union, he shall forthwith vacate his office, and cease to be such officer, and his seat shall, as soon as may be, be filled in accordance with the provisions of this Ordinance, and the rules of the registered trade union by a person qualified to hold such office".

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Amendment moved is :

That for section 29 of the Ordinance, the following be substituted :—

"29 (1). No person shall be elected as an officer of a registered trade union, who —

(a) has at any time within the preceding 3 years, been convicted of an offence under this Ordinance or under section 23 or section 24 of the

Industrial Disputes Ordinance, 1959 (Ordinance, LVI of 1959), or under section 30 or section 31 of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968 ; and

(b) has been convicted of an offence involving moral turpitude, or for any act, prejudicial to the defence or security of Pakistan, or public order, and sentenced to imprisonment for a term of not less than 6 months, unless 3 years or such less period as Government may by notification in the Official Gazette specify in this behalf has elapsed from the date of expiration of the sentence.

(2) A registered Trade Union, shall elect not less than 75 per centum of the total number of its officers, from amongst the persons, who are for the time being employed or engaged in the industry with which the Trade Union is connected.

(3) No person shall be elected as an officer of a registered Trade Union who is not —

(a) in case he is employed or engaged in the industry with which the Trade Union is concerned attained the age of 21 years ; and

(b) in any other case, attained the age of 25 years, and is a paid full time Trade Union Worker.

(4) No person shall hold office in more than one registered Trade Union.

(5) Government may, on the grounds of security by notification in the Official Gazette, prohibit any registered trade union in any industry connected with defence carried on by or under the authority of the Central Government, from electing any person as its officer, who is not for the time being employed or connected with such industry.

(6) On the coming into force of this Ordinance, if any person who is an officer of a registered trade union and under the provisions of this Ordinance is dis-qualified, or is not qualified to become or to be, an officer of such registered trade union, he shall forthwith vacate his office, and cease to be such officer, and his seat shall, as soon as may be, be filled in accordance with the provisions of this Ordinance, and the rules of the registered trade union by a person qualified to hold such office".

**Malik Muhammad Akhtar :** Opposed.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور-۲) ۔ جناب صدر ۔ میں یہ عرض کر دوں کہ اس ترمیم کے پیش ہونے کے بعد دوسری ترمیم جس کا نمبر ۱۲۲ ہے وہ خلاف ضابطہ ہو جائیگی اور اسکے بعد ہم ۱۲۳ پر چلے جائیں گے - جناب صدر ۔ دفعہ ۲۹ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص جو کہ ایک رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کا افسر ہو اور اسے تین سال الیکشن سے قبل سزا ملی ہو اس آرڈیننس کی دفعہ ۲۳/۲۴ کے تحت یعنی جو دفعات لیبر لاز کے متعلق ہیں اور جن کا تعلق misconduct سے ہے ان کے تحت misconduct کا مرتکب ہو جائے اور اسطرح وہ دفعہ ۳۰/۳۱ کے تحت industrial dispute میں سزا یافتہ ہو یا وہ سزا یاب ہوا ہو ۔ یا یہ کہ اس نے کوئی اخلاقی جرم کیا ہو یا ڈیفینس آف پاکستان رولز کے تحت اسے سزا ملی ہو یا وہ سیکیوریٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کیا گیا ہو تو پھر جو بھی پوزیشن ہو گی اس کو آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ نظر بندی نہیں ہے -

ملک محمد اختر ۔ اور پھر جناب والا ۔ اگر سزا چھ ماہ سے زیادہ ہو یعنی چھ ماہ سے زیادہ کی conviction ہو تو پھر - - - - -

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Malik Sahib may please take his seat. The House is adjourned to meet tomorrow at 8 a. m.

*The Assembly then adjourned (at 9.25 p.m.) till 8.00 a.m. on Friday, the 7th June, 1968.*

## APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 12496)

### LIST OF ALLOTTEES OF PLOTSOUT OF 20% BALLOT QUOTA IN THE RIVAZ GARDEN SCHEME

| Serial No. | Name and Designation | | Department | | Plot No. | Area | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | K. | M. | Sft. |
| 1. | Malik M. A. Ahmad, XEN | ... | B. & R. | ... | 316 | 2 | 5 | 25 |
| 2. | Major Iftikhar Ahmad Khan | ... | Defence | ... | 316 | 2 | 0 | 0 |
| 3. | Capt. M. Iftikhar Sadiq | ... | Defence | ... | 315 | 2 | 0 | 0 |
| 4. | Mr. Mushtaq Ahmad, S. O. | ... | Information | ... | 317 | 2 | 0 | 0 |
| 5. | K. G. Murtaza, News Editor | ... | Radio Pak | ... | 68 | 1 | 0 | 0 |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 6. | A. H. Mir, Divl. Engineer | ... | Telephones | ... | 65 | 1 | 0 | 0 |
| 7. | Abdul Karim Khan, Asstt. Dir. | ... | Industries | ... | 66 | 1 | 0 | 0 |
| 8. | Ahsanul Haq, Admn. Officer | ... | Army | ... | 67 | 1 | 0 | 0 |
| 9. | Muhammad Azhar, Assistant | ... | Irr. & Power | ... | 18 | 0 | 10 | 60 |
| 10. | Abdul Hafeez Khan, Dy. Supdt. | ... | Excise | ... | 19 | 0 | 10 | 60 |
| 11. | Muhammad Ahmad Rizvi, Assistant Superintendent. | ... | A. G. Office | ... | 22 | 0 | 10 | 0 |
| 12. | Dr. Mrs. Kausar Kamal, Lady Assistant Surgeon. | ... | P.W.R. Hospital | ... | 23 | 0 | 10 | 60 |
| 13. | Nooruddin, Assistant | ... | Railway Board | ... | 30 | 0 | 11 | 65 |
| 14. | Ghulam Muhammad Samadani, Ekistician | ... | Housing and Sett. Agency. | ... | 31 | 0 | 10 | 130 |
| 15. | Rao Iqbal Ahmad Khan, P. C. S. | ... | Civil Judge | ... | 32 | 0 | 10 | 130 |
| 16. | Ijaz Hussain, Tech. Asst. | ... | Civil Airport | ... | 33 | 0 | 10 | 130 |
| 17. | Waziruddin, Accountant | ... | P. W. R. | ... | 45 | 0 | 11 | 65 |
| 18. | Abdul Qadus, S. D. O. | ... | Irrigation | ... | 42 | 0 | 10 | 130 |

| Serial No. | Name and Disgnation | | Department | Plot No. | Area | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | M. | K. | Sft. |
| 19. | Mr. Ghulam Haider, P. A. | ... | Telecommunication... | 44 | 0 | 10 | 130 |
| 20. | Muhammad Aminuddin Khan, Supdt. | ... | Mineral Dev. ... | 92 | 0 | 10 | 25 |
| 21. | Malik Inayat Elahi, Div. Acctt. | ... | Public Health ... | 94 | 1 | 10 | 25 |
| 22. | Raja Khizar Hayat, Overseer | ... | E.M. and Services... Division. | 95 | 0 | 10 | 25 |
| 23. | Iqbal Hussain, Supdt. | ... | A. G. Office ... | 96 | 0 | 10 | 25 |
| 24. | Dr. Miss Feroze Yasmin, Lecturer | ... | Education ... | 122 | 0 | 10 | 25 |
| 25. | Muhammad Afzal, Instructor | ... | Tech. Education ... | 123 | 0 | 10 | 25 |
| 26. | Sarfraz Ahmad, Supdt. | ... | Industries ... | 124 | 0 | 10 | 25 |
| 27. | Samiullah, Assistant | ... | Food ... | 125 | 0 | 10 | 25 |
| 28. | Muhammad Zia-ul-Haq Farooq, Statistical Officer. | ... | Education ... | 126 | 0 | 12 | 45 |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 29. | Mrs, Safia Muzaffar, Lecturer | ... | Education | ... | 180 | 0 | 10 | 200 |
| 30. | Saeed Ahmad Siddiqui, S. D. O. | .. | Public Health | ... | 182 | 0 | 10 | 130 |
| 31. | Mr. Mushtaq Ali, Inspector | ... | Post Life Insurance | ... | 193 | 0 | 14 | 90 |
| 32. | H. M. Haneef, SAS, Acctt. | ... | P. T. & T. | ... | 194 | 0 | 10 | 200 |
| 33. | Muhammad Sumro, Budget Asstt. | ... | Finance | ... | 195 | 0 | 10 | 200 |
| 34. | S. Tufail Hussain, Asstt. | ... | Education | ... | 196 | 0 | 10 | 200 |
| 35. | Mr. Basharat Anwar, Movie Photographer. | ... | Road Research Laboratory | ... | 197 | 0 | 10 | 200 |
| 36. | Fazal Ahmad, Asstt. Director | ... | Works Audit | ... | 198 | 0 | 10 | 200 |
| 37. | Mr. Imtiaz Ali Khan, Asstt. Income Tax Officer | ... | Income Tax | ... | 199 | 0 | 10 | 200 |
| 38. | Muhammad Bashir, P. U. D. C. | ... | C. A. A. F. | ... | 200 | 0 | 10 | 200 |
| 39. | S. M. Akhtar Abbas, Assistant | ... | Railway Board | ... | 277 | 0 | 10 | 45 |
| 40. | Mr. Amanullah Butt, Asstt. | ... | High Court | ... | 278 | 0 | 10 | 60 |
| 41. | S. M. Muhammad Abeed, Supdt. | ... | Passport | ... | 279 | 0 | 10 | 60 |
| 42. | Mr. Abdul Majid Khan, Senior Chargeman. | ... | P. W. R. | ... | 295 | 0 | 12 | 155 |
| 43. | Syed Altaf Hussain, P.A. | ... | Health | ... | 296 | 0 | 10 | 200 |

| Serial No. | Name and Disgnation | | Department | | Plot No. | Area | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | K. | M. | Sft. |
| 44. | Muhammad Akmal, Supdt. | ... | Telephones | ... | 297 | 0 | 10 | 200 |
| 45. | Manzoor Ahmad, Draftsman | ... | Irr. & Power | ... | 298 | 0 | 10 | 200 |
| 46. | Mr. Ashiq Muhammad Nasim, S.D.O. | ... | Public Heath | ... | 299 | 0 | 15 | 125 |
| 47. | Jamal Din, Supdt. | ... | Irrigation | ... | 307 | 0 | 12 | 137 |
| 48. | Muhammad Ajmal Khan, Engineering{Supervisor, Electrical. | ... | P. & T. | ... | 308 | 0 | 12 | 100 |
| 49. | Mr. M. Jamaluddin, Asstt. Supdt. | ... | Jails | ... | 343 | 0 | 10 | 60 |
| 50. | Muhammad Rashid Arshad, S. D. O. | ... | B & R | ... | 344 | 0 | 10 | 60 |
| 51. | Mrs. Bushra Yasmin, Lecturer | ... | Education | ... | 345 | 0 | 10 | 60 |
| 52. | Zafar Ullah Khan, Supdt. | ... | Fisheries | ... | 346 | 0 | 10 | 60 |
| 53. | Mr. Ghulam Muhammad, Assistant | ... | B. & R. | ... | 347 | 0 | 10 | 60 |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 54. | Mahmood-ul-Zaman, Supdt. | ... | Hydrology | ... | 348 | 0 | 10 | 60 |
| 55. | Muhammad Siddique Chughtai. Prosecuting Inspector of Police. | ... | Police | ... | 349 | 0 | 10 | 60 |
| 56. | Amanullah Aurakai, Supdt. | ... | Labour Welfar | ... | 350 | 0 | 10 | 60 |
| 57. | M. H. Bukhari, Section Officer (E) | ... | Irr. & Power | ... | 352 | 0 | 10 | 60 |
| 58. | Iftikhar Ahmad Khan, Foreman | ... | P. W. R. | ... | 353 | 0 | 10 | 60 |
| 59. | Zahurddin Siddiqui, Subhead | ... | P. W. R. | ... | 20 | 0 | 10 | 60 |
| 60. | M. H. Pirzada, Tehsildar | ... | Revenue | ... | 43 | 0 | 10 | 130 |
| 61. | Shaukat Ali, Qureshi, P. U. D. C. | ... | C. M. A. & P. | ... | 181 | 0 | 11 | 150 |
| 62. | Mr. Akhtar Hussain, Family Planning Supervisor. | ... | Family Planning | ... | 183 | 0 | 10 | 130 |
| 63. | Dr. Muhammad Iqbal, A. M. O. | ... | Health | ... | 280 | 0 | 10 | 60 |
| 64. | Mr. Mehmoodul-Haq Siddiqui, Senior Superintendent. | ... | Housing and Settlement Agency | ... | 342 | 0 | 11 | 152 |
| 65. | Mr. Manzoor Ahmad, Engineering Supervisor. | ... | P. & T. | ... | 93 | 0 | 10 | 25 |

## LIST OF PLOTS ALLOTTED TO GOVERNMENT SERVANTS OUT OF 10% DISCRETIONERY QUOTA

| Serial No. | Name and Designation | | Department | | Plot No. | Area | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | K. | M. | Sft. |
| 1. | Mian Asghar Ali, P. C. S., Secretary | ... | A. D. C. | ... | 318 | 2 | 0 | 0 |
| 2. | Ch. Muhammad Shafi Gill, Director | ... | Agriculture | ... | 320 | 2 | 6 | 195 |
| 3. | Colonel Aziz Hindi | ... | | | 116—119 | 2 | 4 | 140 |
| 4. | Mr. Ghulam Murtaza, Pircha, P. C. S. | ... | A. D. C. (G) | ... | 69 | 1 | 0 | 180 |
| 5. | Mirza Hamid Ali Beg, P. C. S. Private Secretary. | ... | Labour Department | ... | 70 | 1 | 1 | 85 |
| 6. | Capt. Dr. Saeed Ahmad, W.P.H.S.-II, Medical Officer. | ... | Health | ... | 85-86 | 1 | 0 | 120 |
| 7. | Major Shafqat Baluch S.J. | ... | Defence | ... | 87-88 | 1 | 0 | 120 |
| 8. | Mr. Abdul Jalil, Assistant | ... | Civil Sect. | ... | 324 | 0 | 11 | 205 |
| 9. | Mr. Muhammad Shafi, Private Secretary. | ... | Labour | ... | 326 | 0 | 10 | 130 |

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 10. | Mr. Abdul Kareem, Head Clerk | ... | Health | ... | 325 | 0 | 12 | 50 |
| 11. | Bashir Ahmad, Boundary Inspector | ... | B. O. R. | ... | 327 | 0 | 10 | 130 |
| 12. | Naib Sub. Abdul Ghani, Private Secretary | ... | Small Industries | ... | 328 | 0 | 10 | 130 |
| 13. | Muhammad Zaman Khan, Assistant Director. | ... | B. D. | ... | 329 | 0 | 10 | 130 |
| 14. | Sh. Ashaq Hussain, Personal Assistant | ... | Supreme Court | ... | 294 | 0 | 10 | 45 |
| 15. | Dr. Khalid Ch. Deputy Medical Superintendent | ... | Health | ... | 323 | 0 | 10 | 115 |
| 16. | Sh. Maqbool Ahmad, Headmaster | ... | Education | ... | 322 | 0 | 11 | 115 |
| 17. | Mr. Iqbal Ahmad, Accountant | ... | Ordnance | ... | 321 | 0 | 10 | 105 |
| 18. | K. M. Farooq, Section Officer | ... | Cabinet Division | ... | 276 | 0 | 12 | 100 |
| 19. | Kh. Ghafoor Ahmad, Deputy Secretary | ... | WAPDA | ... | 178 | 0 | 14 | 20 |
| 20. | Mr. Waheed Akbar, P.C.S. | ... | Private Secretary to Principal Staff Administration College | .. | 109 | 0 | 12 | 45 |
| 21. | Mirza Karamat Hussain, Section Officer | ... | C. & W. | ... | 90 | 0 | 13 | 35 |
| 22. | Mst. Shamim Fatima | ... | ... | ... | 89 | 0 | 10 | 60 |
| 23. | Mehmoodul Islam, Personal Assistant | ... | Supreme Court | ... | 293 | 0 | 10 | 60 |

| Serial No. | Name and Designation | | Department | | Plot No. | Area K. | M. | Sft. |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 24. | Mir Abdul Rehman, Superintendent | ... | High Court | ... | 275 | 0 | 10 | 60 |
| 25. | Mr. Ghulam Afzal Khan, D.H.O. Lahore | ... | Housing and Sett. Agency | ... | 291 | 0 | 10 | 60 |
| 26. | Miss Farakh Saeed, Mistress | ... | Education | ... | 292 | 0 | 10 | [illegible] |
| 27. | Nasarullah Khan, Superintendent | ... | Provincial Assembly | ... | [illegible] | 0 | 10 | [illegible] |
| 28. | Mrs. Satara Halim | ... | ... | ... | [illegible] | 0 | 10 | [illegible] |
| 29. | Dr. C. M. Ishaque, Deputy Secretary | ... | Agriculture | ... | [illegible] | 0 | 10 | [illegible] |
| 30. | Mr. Hamayun Faiz Rasul, C.S.P. | ... | D.C. | ... | [illegible] | 0 | 10 | [illegible] |

# PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

## SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

---

**Friday, the 7th June, 1968**

جمعته المبارک - ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

---

*The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.*

---

*Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط
وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ وَيَقُوْلُوْنَ
طَاعَةٌ ز فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ط
وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ج فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰى
بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ
لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

(پ ۵ - س ۴ - ع ۸ - آیات ۷۹ تا ۸۲)

(اے انسان) تجھ کو جو فائدہ پہونچتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جو نقصان پہونچے وہ تیرے ہی اعمال کی وجہ سے ہے۔ اور اے پیغمبر ہم نے تمکو لوگوں کی ہدایت کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس بات کے لئے اللہ گواہ کافی ہے۔

جو شخص رسولؐ کی فرمانبرداری کرے گا تو بلاشبہ اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جو نافرمانی کرے تو اے پیغمبر تمہیں ہم نے ان کا نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ اور لوگ زبان سے تو کہتے ہیں کہ فرمانبرداری (منظور) ہے۔ لیکن جب تمہارے پاس سے چلے جاتے ہیں تو اُن میں سے بعض لوگ راتوں کو تمہاری باتوں کے خلاف مشورہ کرتے ہیں۔ اور جو بھی وہ مشورہ کرتے ہیں۔ اللہ ان کو لکھ لیتا ہے۔ تو اُن سے اعتراض کرو۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اللہ ہی کارساز کافی ہے۔ بھلا لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے۔ اللہ کے سوا یہ کسی اور کا کلام ہوتا تو اس میں کثرت سے اختلاف پاتے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

**Mr. Speaker :** Now the Question Hour.

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں نہایت ادب سے آپ سے درخواست کروں گا اور آپ کے توسط سے اس ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آج کا وقفہ سوالات ملتوی کردیا جائے اس طرح سے ہمیں آرڈیننس پر بحث کرنے کے لئے ایک گھنٹہ مزید مل جائے گا اور ہم تمام کام بخوبی ختم کرلیں گے - ایک گھنٹہ مل جانے سے میرا خیال ہے کہ ہم کام کر سکتے ہیں اس وقت سیکشن ۲۹ زیر بحث ہے - محترم ملک صاحب اس پر تقریر فرما رہے ہیں - اس کے بعد میں بھی تقریر کرنیوالا ہوں -

وزیر مال (خان غلام سرور خان) - زیادہ سوالات نہیں ہیں - میرا خیال ہے کہ حزب اختلاف کے ممبران غیر حاضر ہیں شاید اسی واسطے وہ فرما رہے ہیں وقفہ سوالات ملتوی کیا جائے لیکن میرا خیال ہے کہ زیادہ وقت نہیں لگے گا -

مسٹر سپیکر - جب تک تمام ایوان متفق نہ ہو وقفہ سوالات ملتوی نہیں کیا جاسکتا - اگر سارا ایوان متفق ہو تو ہم ملتوی کر سکتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - ہم نے ٹریڈ یونین آرڈیننس ختم کرنا ہے -

چودھری محمد نواز - ساڑھے تین گھنٹوں میں کام ختم ہونے کی امید ہے اگر وقفہ سوالات ملتوی نہ کیا جائے تو اچھا ہے -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - میں نے قائد ایوان سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ آج ساڑھے بارہ بجے تک یقیناً ہم ختم کر دیں گے چاہے ہمیں اپنی ساری کی ساری ترامیم چھوڑنی پڑیں - اگر آپ غور فرمائیں تو ایک گھنٹہ مزید اس میں صرف کرنے سے کام کے ختم ہونے کی امید ہے اور اس

میں ایوان کی بہتری ہے اور یہ اس کے وقار کے مطابق ہوگا اور اس کے وقار میں یہ چیز اضافہ کرے گی۔

وزیر مال۔ ایک یہ بھی علاج ہے کہ تمام غیر ضروری ترامیم چھوڑ دی جائیں۔

خواجہ محمد صفدر۔ ۱۹۰ ترامیم ہیں اور کل رات ہم ۱۰۰ تک پہنچے تھے۔

چودھری محمد ادریس۔ سوالات ۱۵ منٹ سے پہلے نکل جائیں گے۔

**Mr. Speaker :** Chaudhri Muhammad Idrees.

UNDECIDED MUTATIONS IN DISTRICT LAHORE

***11375. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the number of mutations in each Tehsil of District Lahore which were undecided on 31st December 1967 ;

(*b*) the number of mutations which were registered in January, 1968 and the number out of those which were decided in the said month ;

(*c*) the Tehsil-wise number of mutations which were pending for more than 3 months ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) :

(*a*) Lahore ... 746

Kasur ... 270

Chunian ... 322

(*b*) 2,118 mutations were registered in January 1968 out of which 1,977 mutations were decided in the said month.

(*c*) Lahore ... 20

Kasur ... 3

Chunian ... *Nil.*

ALLOTMENT OF REGAL CINEMA, LYALLPUR

***11556. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) the names of the allottees of Regal Cinema, Lyallpur alongwith the amount of their verified claims under Schedules I and III separately ;

(*b*) the names of applicants who had applied for the transfer of the said Cinema ;

(*c*) whether it is a fact that one Umar Daraz Khan had also applied for the transfer of the said Cinema but his application was not considered at the time of transfer of this property ; if so, reasons therefor ;

(*d*) whether it is a fact that the Assistant Settlement Commissioner concerned had recorded a note on 17th October 1959 in the matter of transfer of the said Cinema but the same has been tampered with by erasing certain words ; if so, whether any action was taken in this respect ;

(*e*) whether it is a fact that the Enforcement Directorate had recommended to the Claims Commissioner that the claims of Azim Bakhsh, one of the transferees of the said Cinema, be cancelled as it was a bogus claim ; if so, the action taken on this report and if no action has been taken so far, reasons therefor and a copy of the report of the Enforcement Directorate be laid on the Table of the House ;

(*f*) whether it is a fact that a report was called by the Rehabilitation and Works Division, Government of Pakistan, in respect of transfer of Regal Cinema, Lyallpur from the Chief Settlement Commissioner, Lahore, in the month of September, 1967 ; if so, (*i*) the date on which the said report was submitted and (*ii*) reasons of delay in submission of the report, if any ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) to (*f*) As mentioned in part (*f*) of the Question the question of the disposal of Regal Cinema, Lyallpur is at present under consideration of the Central Government to whom a report in the matter has already been submitted. Since the Central Government are seized of the matter, I am not in a position to furnish detailed replies to the question.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے کہ اس کا فیصلہ صوبائی یا مرکزی حکومت کرنا چاہتی ہے یا یہ کہ ابھی انہوں نے یہ فیصلہ کرنا ہے - میں نے ایک انفارمیشن مانگی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان کے پاس موجود ہے - اگر آپ کے پاس متعلقہ

فائل موجود ہے تو پھر آپ یہ اطلاع دینے سے کیوں گریز کرتے ہیں ۔

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ یہ فائل ۱۳ اپریل سن ۶۸ کو ہمارے پاس سے بھیجی گئی ہے ۔

ملک معراج خالد ۔ میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ جس فائل کا بھیجا جانا بیان کیا جاتا ہے وہ تو محض ایک رپورٹ ہے ۔ فریقین نے اس مثل کا معائنہ دفتر میں کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ابھی یہ فائل دفتر میں موجود ہے تو اس کا کیا جواب ہے ۔

وزیر مال ۔ میں اس چیز کا پتہ کرا لوں گا ۔ بہر حال میرے پاس جو رپورٹ ہے وہ میں نے عرض کر دی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ میں نے پرسوں سنٹرل منسٹری کو ٹیلیگرام دیا تھا ۔

that I want to inspect the file. I also telephoned the officer concerned. میں پوری دیانتداری سے عرض کر رہا ہوں اور انہوں نے confirm کیا ہے کہ یہ فائل ابھی ان کے پاس نہیں پہنچی ہے اور ۱۳ اپریل کو جو رپورٹ بھیجی ہے اس پر ۳۰ پیسوں کا ٹکٹ لگایا گیا ہوا ہے ۔ فائل ابھی یہاں پر ہی موجود ہے تو میں دریافت کرتا ہوں کہ جنہوں نے آپ کو غلط رپورٹ دی ہے یا جواب دیا ہے کیا آپ ان کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے ؟

وزیر مال ۔ میں ان پر یقیناً ذمہ داری ڈالوں گا ۔

**Mr. Speaker :** This is quite a serious matter and the allegations which the Members are making ; if that is so, very severe action should be taken against the person who is responsible for furnishing this information to the House when the file is in the office and he says that the file has gone....

**Minister for Revenue:** I will find out.

**Mr. Speaker:** And will the Minister please let this House know what action he takes in this matter?

**Minister for Revenue:** Of course, I will let the House know.

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ محکمہ نے ایک غلط آرڈر کر دیا تھا جس کی پردہ پوشی کرنے کے لئے اس فائل کے متعلق غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں ؟

وزیر مال - میرے پاس فائل نہیں ہے - میں اس کا جواب نہیں دے سکتا -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - آپ خود ہی اس کیس کا اندازہ کیجئے - ۱۵ اپریل کو reminder بھی بھیجا گیا - آپ سنٹرل گورنمنٹ کا حکم کیوں نہیں منگاتے اور آپ کی طرف سے رپورٹ ۱۳ اپریل کو بھیجی گئی - تو اس چیز کی آپ کیسے وضاحت کریں گے ؟

وزیر مال - میں دریافت کرکے ہاؤس کو مطلع کر دوں گا -

**Mr. Speaker:** We may repeat this question on the next turn. In the mean time the Minister for Revenue will hold an inquiry into this matter.

چودھری محمد ادریس - ٹھیک ہے جناب -

**Minister for Revenue:** The Central Government to whom a report in the matter has already been submitted.

میں جناب ان کو کہوں گا -

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میرے پاس ڈی او کا نمبر موجود ہے جس میں انہوں نے فائل مانگی ہے -

مسٹر سپیکر - آپ کو انفارمیشن دی گئی ہے کہ ۱۳ اپریل کو فائل بھیج دی گئی جبکہ الزام یہ ہے کہ فائل متعلقہ دفتر میں موجود ہے اور یہ کہ اس کو عمداً پیش نہیں کیا جا رہا برائے مہربانی اس پر انکوائری فرما لی جائے - فاضل ممبر نے کچھ الزامات لگائے ہیں تو ان کی روشنی میں تحقیقات کرکے اور جو اس وقت ضمنی سوالات کئے گئے ہیں ان کے

پیش نظر میرا خیال ہے کہ اگلی مرتبہ اس کا جواب آپ دے سکیں گے ۔ اگلا سوال ۔ مسٹر زین نورانی ۔

---

BOGUS ALLOTMENT OF LAND IN THATTA

***11954 Mr. Zain Noorani :** Will the Minister for Revenue please refer to the answer to my starred question No. 10007 given on the floor of the House on 1st May, 1968 and state :—

(*a*) what is the total acreage of land allotted fictitiously in Thatta by the officers and employees of the Revenue Department against whom cases have been registered by the Anti-Corruption Establishment ;

(*b*) whether fictitious allotment was made by way of one allotment order or more ;

(*c*) the names and addresses of person or persons to whom the said land was allotted, alongwith the acreage in each case ;

(*d*) what is the total amount of fictitious *taccavi* loans sanctioned by the officials mentioned in (*a*) above, alongwith the names of persons to whom sanctioned and the amount so sanctioned in each case?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : Information is not readily available as the matter is under investigation by the Anti-Corruption Establishment and the relevant record is with them.

**Mr. Zain Noorani :** On the 1st of May, in reply to a supplementary from Haji Ajoon Khan Jadoon, the Minister had promised that if a fresh notice is given he would supply the necessary information. Then in the third week of May, when notice had already been given and the question came up on the list, it was said that information was being collected. Today, it has gone to the Anti-Corruption Department. I feel I am entitled to an answer in this House during this session at least. It is a very valid question and there is no need of hiding the facts.

**Minister for Revenue** (Khan Ghulam Sarwar Khan) : It is not a question of hiding the facts, at all. Actually, I have got information but the information is so conflicting that I think I may have to give wrong replies. There are two conflicting replies and .....

**Mr. Speaker :** It is better that the Minister should first verify it. We would repeat this question.

**Minister for Revenue :** Actually, I have got the replies but they are conflicting. There is a lot of discrepancy between the two reports.

**Mr. Speaker :** That is right. Correct information should be furnished to the House. This question would be repeated on the next turn.

**Mr. Zain Noorani :** I would suggest that if the Minister and you, Sir, both agree then let it be treated as a Short Notice Question coming up after four or five days instead of repeating it in the normal course so that it comes after another 20 days, because I need this information before the general discussion. By that time the Minister would have had the opportunity to verify that information.

**Mr. Speaker :** Would it be possible for the Minister ?

**Minister for Revenue :** I will try my best to get the information as quickly as possible but if the Member wants any commitment about a firm date, I am afraid, I am not in a position to give it.

**Mr. Speaker :** There is no alternative but to postpone the question for the next turn. Next question.

---

LAND OF MST. ULFAT IN CHAK NO. 48 N.B., TEHSIL SARGODHA

***11967. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that agricultural land was allotted to Mst. Ulfat in Chak No. 48/N.B., Tehsil and District Sargodha about 11 years ago against her claim ; if so, the date of final confirmation of this allotment ;

(*b*) whether it is a fact that about 10 months ago, an appeal was filed in the court of Khan Saifullah Khan RA/DSC, Sargodha by one Ijaz Hussain which is pending in his court for decision ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the date of filing the appeal, (*ii*) the number of adjournments in this appeal ;

(*d*) dates on which the *Patwari* of the Circle attended the court with the record in the said case ?

وزیر بحالیات (خان غلام سرور خان) ۔ اس سوال کے متعلق میری یہ عرض ہے کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے اس کے متعلق آپ کو لکھا ہے کہ اس سوال کا جواب شاید ہم سے طلب نہیں کیا جا سکتا ۔

آپ نے اسے کوئی جواب بھی دیا تھا آپ نے اس سوال کو ترمیم کیا تھا چیف سیٹلمنٹ کمشنر کا خیال تھا کہ شاید ان کی عرضداشت کو منظور کرلیا جائے اب وہ جواب دے دیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کی چٹھی کا جواب کل ھی بھجوایا تھا اس لئے یہ زیادہ مناسب ھو گا کہ اس سوال کو اگلی باری پر رکھ لیا جائے ۔

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ اس سوال کے حصہ (ج) کے کچھ الفاظ کاٹے ھوئے ھیں ۔ میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ اس کی کیا وجہ ھے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں عرض کرتا ھوں صورت یہ تھی کہ پہلے جس فارم میں یہ سوال admit ھوا تھا اس پر چیف سیٹلمنٹ کمشنر صاحب کی طرف سے چٹھی موصول ھوئی ۔ جس میں یہ تحریر تھا کہ یہ سوال پوچھا نہیں جا سکتا اس لئے نا منظور ھونا چاھئیے ۔ میں نے اس پر دوبارہ غور کیا اور بجائے اسے نہ منظور کرنے کے نظر ثانی شدہ صورت میں اس کی منظوری دے دی ۔ پرسوں یا ترسوں ان کی چٹھی آئی تھی کل انہیں جواب بھیج دیا گیا ھے ۔ اب فہرست سوالات میں یہ نظر ثانی شدہ صورت میں رکھا گیا ھے اس لئے اس کے بعض الفاظ کاٹ دئے گئے ھیں ۔ مناسب یہ ھو گا کہ اس کا جواب اگلی باری پر دیا جائے ۔

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ کیا کوئی محکمہ آپ کو یوں address کر سکتا ھے کہ فلاں سوال کو نامنظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ضرور کر سکتا ھے ۔ محکمہ یہ کہہ سکتا ھے کہ قواعد کے مطابق کس سوال پر نظر ثانی ھونی چاھئیے ۔ وہ اپنا کیس پیش کر سکتے ھیں ۔ اپنے دلائل دے سکتے ھیں لیکن آخری فیصلہ سپیکر کا ھو گا ۔

## AGRICULTURAL LAND GRANTED TO DISPLACED PEOPLES OF MANGLA DAM AND ISLAMABAD

*12073. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the acreage of agricultural land granted to the displaced people of Mangla Dam and Islamabad in Guddu Barrage area ;

(*b*) the number of displaced families from the said two areas alongwith the procedure adopted while granting the said land ;

(*c*) whether it is a fact that one of the conditions for the grant of the said land to the said people was that they would permanently settle down in the said barrage area ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said condition is not being fulfilled by the grantees of the said land ; if so, the action Government intend to take in this respect ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) :

| | | Acres |
|---|---|---|
| (*a*) (*i*) Mangla Dam displaced families | ... | 18,717 |
| (*ii*) Islamabad Dam displaced families | ... | 14,822 |

| | | *No. of families* |
|---|---|---|
| (*b*) (*i*) Mangla Dam displaced families | ... | 543 |
| (*ii*) Islamabad displaced families | ... | 463 |

As regards the procedure, the Land Director concerned of the Capital Development Authority of Mangla Dam Resettlement Organization issued the "entitlement certificate" in each case after ascertaining the area acquired. The certificate was then produced by the granteee to the Colonization Officer or his Deputy who issued an *Ijazatnama* on the basis of which possession of the area was given to the grantee.

(*c*) Yes. Though the grantee can appoint an agent as well if he himself is unable to reside in the village.

(*d*) Yes. Notices are being issued by the Colonization Officer to the defaulters for showing cause why their grants should not be cancelled. Each case would be decided on its merits by the local officers.

**Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Rehabilitation kindly let me know how many families from Mangla Dam and Islamabad areas have so far been settled here ?

وزیر مال (خان غلام سرور خان) - جناب والا - اصل میں اس سوال کا جواب دو اداروں سے متعلق ہے ایک وہ ادارہ ہے جو ایسے لوگوں کو بھیجتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو انہیں بساتا ہے ہم نے ان دونوں سے جو اعداد و شمار حاصل کئے ہیں ان میں کچھ تفاوت ہے - اگر آپ فرمائیں تو مزید تصدیق کر لی جائے - جو اعداد و شمار ہم اس سلسلہ میں مہیا کر سکتے ہیں وہ ہم نے عرض کر دئے ہیں - بہر حال یہ Colonization Officer کی رپورٹ ہے بعض ایسے آدمی ہیں جو وہاں سے بھیجے جاتے ہیں مگر یہاں نہیں پہنچتے - وہ آدمی بھی راستے میں گم ہو جاتے ہیں اور ان کے کاغذات بھی -

مسٹر سپیکر - نریجو صاحب آپ اس سلسلہ میں جو اطلاع لینا چاہتے ہیں - آپ فاضل وزیر صاحب کی خدمت میں تشریف لے جائیں وہ آپ کو مہیا کر دیں گے -

---

## REMISSION OF LAND REVENUE

***12281. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Revenue be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that during July, 1967 heavy rains caused colossal damage to *Kharif* crops in Thatta District and Tando Sub-Division of Hyderabad district and the said area was declared calamity affected area and several relief measures were taken in this behalf ;

(*b*) whether it is a fact that the extent of damage in the said areas was reported to the Government by the authorities concerned with the recommendation that where the loss is over 50 per cent, a general cent per cent rebate in land revenue be given, crop-wise and *deh*-wise, in addition to the *fasli* remission already granted, if any ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative (*i*) the extent of damage said in (*b*) above and the action taken by Government on the said recommendation ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) Yes.

(*b*) No. Only 25 per cent remission in addition to *fasli* remission has been recommended by the Local Officers.

| (*c*) *Extent of damage* | *Total Land Revenue* | *Fasli remission* | REMARKS |
|---|---|---|---|
| Hyderabad 5% to 100% | 59,42,685 | 42,18,301 | 25 per cent rebate is in addition to *fasli* remission. |
| Thatta 10% to 100% | 36,01,555 | 22,90,716 | |

**Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo**: Will the Minister for Revenue kindly let me know whether the recommendation for the grant of 25% remission have been accepted or not?

**Minister for Revenue** (Khan Ghulam Sarwar Khan): Sir, I think it is going to be accepted; it will be accepted.

---

CONSTRUCTION OF MOHAJIR COLONY AT MANDI HASILPUR

*12337. **Mr. Abdul Qayyum Qureshi**: Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that 6 to 7 thousand refugees are living at Mandi Hasilpur, but no Mohajir Colony has been constructed there;

(*b*) whether it is a fact that the Divisional Commissioner has recommended to the Board of Revenue that the said refugees should be allotted the lands where they are at present settled against payment of its assessed price in easy instalments;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether any decision has been taken by the Government in this behalf?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (*a*) A fairly large number of refugees living in Mandi Hasilpur. No separate Colony has been set up there so far.

(*b*) Yes. But a fresh proposal in accordance with the latest Government instructions is awaited from the Commissioner of Bahawalpur Division.

(*c*) No decision has yet been taken in view of the answer to (*b*) above.

مسٹر عبدالقیوم قریشی - جناب سپیکر - کیا میں آپ کے توسل سے
جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کے

حصہ (الف) کے جواب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ وہاں مہاجروں کی خاصی تعداد موجود ہے ۔ وہ لوگ ۲۰ - ۲۱ سال سے اس طرح پڑے ہیں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ گورنمنٹ کو اور کتنا عرصہ چاہئیے یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ وہ جہاں بیٹھے ہوئے ہیں بیٹھے رہیں ۔ رقم کی تشخیص میں اور کتنے سال لگیں گے ؟

**وزیر بحالیات** (خان غلام سرور خان) ۔ ایک کالونی تیار کرنے کے لئے بہت سی چیزیں زیر غور لانی پڑتی ہیں ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک گھر یہاں ہو اور دوسرا وہاں ہو ۔ اسے منظم طریق سے آباد کرنا ہوتا ہے ۔

**مسٹر عبدالقیوم قریشی** - جناب والا ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک گھر یہاں ہو اور دوسرا وہاں ہو ۔ وہ عرصہ سے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور کمشنر صاحب نے سفارش کر کے بھیجی ہے کہ وہ وہاں بیٹھے رہیں ۔ وہاں کوئی اور مہاجر کالونی نہیں ہے وہ ایک ہی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں ۔

**وزیر بحالیات** - میں نے عرض کیا ہے اس پر پھر غور ہو رہا ہے اس سلسلہ میں ایک چٹھی جاری ہوئی تھی ۔ میں اس کا ایک متعلقہ پیرا ممبران اور اس ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے یہاں پڑھتا ہوں :-

> "If the area encroached upon is earmarked for residential purposes and the 'abadi' set up by the encroachers not properly planned and in accordance with the approved pattern or can be so transferred, the encroachment may be regularized by sale in favour of persons who have no shelter."

تو جناب اس پر غور ہو رہا ہے اگر وہ اس کے مطابق ہے تو اس پر ہمدردانہ غور ہو رہا ہو گا اور اگر اس کے مطابق نہیں ہے تو اجازت نہیں دی جائیگی ۔

**مسٹر عبدالقیوم قریشی** - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اس چھ سات ہزار کی آبادی کو جو ۲۱/۲۲ برس سے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں بسانے کے لئے کب تک انتظام کیا جائیگا ؟

وزیر بحالیات - کمشنر صاحب سے مزید انفارمیشن مانگی گئی ہے - جواب آ جائیگا تو اس پر دوبارہ غور کیا جا سکے گا -

---

CONSOLIDATION OF HOLDINGS IN SIALKOT DISTRICT

***12400. Chaudhri Muhammad Sarwar Khan:** Will the Minister for Revenue be pleased to state : —

(*a*) the year in which the consolidation of holdings was taken up in Sialkot District ;

(*b*) the number of villages in the said District in which the work of consolidation of holdings has been completed ;

(*c*) the number of villages in the said District in which the work of consolidation of holdings is in progress at present ;

(*d*) whether it is a fact that the work on the consolidation of holdings in village Chawinda was started several years ago, but the same has not been completed so far ; if so, the steps taken to ensure that consolidation of holdings is completed in the said village before the current year is out?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) Under the Consolidation of Holdings Ordinance 1960 the work in this district was started on 1st July, 1960.

(*b*) 1179 villages.

(*c*) 146 villages.

(*d*) The Consolidation Operations were started in Chawinda in 1961-62. The work remained suspended for sometime and has now been taken up again and will be completed by 31st December, 1968.

چودھری محمد سرور خان - کیا محترم وزیر یہ فرمائیں گے کہ سیالکوٹ میں اشتمال کا جو کام ہو رہا ہے وہ اس کی رفتار اور کارکردگی سے مطمئن ہیں - ایک گاؤں کے اشتمال میں سات سال صرف ہوئے ہیں ۱۹۶۱ء میں شروع کیا گیا تھا اور دسمبر ۱۹۶۸ء میں ختم کیا جائیگا -

وزیر مال (خان غلام سرور خان) - یہ جناب ایسی کوئی چیز نہیں ہے - درمیان میں ریکارڈ Anti-Corruption والے لے گئے ہیں - ایک پٹواری نے بددیانتی کی تھی اور جنوری ۱۹۶۷ء سے پھر کام شروع کیا گیا ہے امید ہے اس سال کے آخر تک ختم ہو جائیگا -

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - اس سپلیمنٹری سے صرف ان کے نوٹس میں یہ بات لانی مقصود تھی صرف ان کی توجہ دلانی مقصود تھی - اگر اشتمال ایک سال میں ختم نہ ہو تو فصلوں کا اتنا نقصان ہوتا ہے آپ اندازہ فرمائیں کہ سات سال میں فصلوں کا کتنا نقصان ہوا ہو گا - اگر کسی پٹواری نے بددیانتی کی ہے تو اس کی ذمہ داری بھی حکومت پر ہے کہ وہ اپنے عملے کو صحیح معنوں میں نہیں چلا سکتی وہ ان کی کارکردگی کو معیاری نہیں بنا سکتی -

وزیر مال - جناب والا - میں یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ زمینداروں کی فصلات کو کس شکل میں نقصان ہو سکتا ہے - اشتمال کی کارروائی تو اہلکاروں کے جانے سے شروع ہو گی -

ملک معراج خالد - جناب والا - چودھری صاحب نے اتنی ہی شکایت کی ہے کہ پانچ چھ سال اشتمال کرنے میں کیوں لگ گئے ہیں - اگر آپ کے نوٹس میں ایسے دیہات لائے جائیں جہاں آٹھ آٹھ سال سے اشتمال نہیں ہو سکا تو کیا اسکے متعلق کارروائی کی جائے گی ؟

وزیر مال - اگر التواء میں دیری کی کوئی معقول وجہ پائی گئی تو یقیناً اس پر action لیا جائیگا -

چودھری محمد سرور خان - جناب والا - وزیر صاحب نے یقین دلایا ہے کہ اشتمال کی کارروائی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوئی معقول وجہ نہیں سوائے اسکے کہ وہاں رشوت ہی رشوت آ گئی ہے - اس بحث وتمحیص کی بجائے آپ یہ فرمائیں کہ کیا آپ اس محکمہ کے تمام ڈھانچہ پر نظر ثانی کریں گے یا اسکی کارکردگی کو بہتر بنانے کی طرف توجہ فرمائیں گے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کی بلکہ اس صوبہ کے عوام کی بہت بڑی خدمت ہوگی ؟

وزیر مال - ہم کریں گے لیکن بحث وتمحیص صحت کیلئے کرنی پڑتی ہے ورنہ اسکی ضرورت نہیں پڑتی -

## CASES OF BRIBERY AGAINST A GIRDAWAR AND A PATWARI OF MIANWALI DISTRICT

*12553. **Mr. Hamza**: Will the Minister for Revenue be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that on 29th April 1968 M/s Ata Muhammad, Girdawar and Abdul Karim Khan, Patwari of Mianwali District were caught red handed by the Anti-Corruption Establishment while accepting bribe;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said employees were suspended from service; if not, their present places of posting?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) Yes.

(*ii*) Does not arise.

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** - جناب والا - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو گرداور اور پٹواری معطل ہوئے ہیں وہ کس تاریخ کو معطل کئے گئے ہیں ؟

**وزیر مال** (خان غلام سرور خان) - تاریخ کا تو مجھے اس وقت پتہ نہیں ہے -

**مسٹر سپیکر** - حمزہ صاحب نے سوال میں تاریخ کے متعلق دریافت نہیں کیا تھا -

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** - جناب والا- سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ۲۹ اپریل کو گرفتار کئے گئے ان کو معطل کب کیا گیا - کیا ان کو اس سوال کے آنے کے بعد معطل کیا گیا ؟

**وزیر مال** - ان کو پکڑے جانے کے بعد معطل کیا گیا - اگر آپ نے سوال میں یہ پوچھا ہوتا تو میں اسکا جواب دے دیتا -

SETTLEMENT OF LAND IN SHEIKHUPURA DISTRICT

*12561. **Syed Bashir Ahmad Shah** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the year in which the settlement of land was started in Sheikhupura District ;

(*b*) whether it is a fact that the said work was undertaken in the said District thrice but has not been completed so far; if so, how long it will take to complete the said work;

(*c*) the rate at which land revenue is being realised from the land owners of the said district for the last three years?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) 1966.

(*b*) (*i*) Yes.

(*ii*) Four years from 1st October 1966.

(*c*) A statement is laid on the table of the Assembly.*

**Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Revenue kindly let this House know when settlement work will be undertaken in the former Sind area?

**Mr. Speaker** : The Member should give a fresh notice for that. This question concerns the settlement of land in Sheikhupura District and not Sind area.

---

GRANT OF HORSE ALLOWANCE AND T.A./D.A. TO TEHSILDARS AND NAIB-TEHSILDARS

*12575. **Major Muhammad Aslam Jan** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Revenue Officers still draw horse allowance ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, at what rate the said allowance is admissible to (*i*) Tehsildars and (*ii*) Naib-Tehsildars;

(*c*) whether it is a fact that the said Officers are also entitled to travelling allowance and daily allowance?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (*a*) Only Naib-Tehsildars draw an allowance known as Fixed Travelling Allowance.

---

**Please see Appendix I at the end.*

(*b*) Fixed Travelling Allowance is admissible only to Naib-Tehsildars at the rate of Rs. 45 per mensem. Tehsildars do not get Fixed Travelling Allowance.

(*c*) No. Tehsildars are entitled to Travelling Allowance and daily Allowance in accordance with the West Pakistan Travelling Allowance Rules whereas Naib-Tehsildars draw Fixed Travelling Allowance at the rate of Rs. 45 per mensem.

میجر محمد اسلم جان - جناب والا- کیا یہ درست ہے کہ تحصیلدار، نائب تحصیلدار، سب رجسٹرار، سب ٹریری آفیسر، فوڈ آفیسر کلکٹر کلاس سیکنڈ یا جرگہ کے چیئرمینوں کے ایک جیسے فرائض ہیں - کیا ان کی ایک سی duties ہیں -

وزیر مال (خان غلام سرور خان) - جناب والا - ظاہر بات ہے کہ ایک جیسی ڈیوٹی لازماً نہیں ہے -

میجر محمد اسلم جان - تقریباً ایک جیسی ڈیوٹی ہیں . . .

مسٹر سپیکر - کس کی . . .

میجر محمد اسلم جان - نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی -

وزیر مال - نہیں -

میجر محمد اسلم جان - تحصیلدار گزیٹڈ آفیسر ہے اور نائب تحصیلدار نان گزیٹڈ آفیسر ہے ، سب رجسٹرار کی ڈیوٹی - سب ٹریری آفیسر کی ڈیوٹی ، فوڈ آفیسر کی ڈیوٹی، اسسٹنٹ کلکٹر کلاس سیکنڈ کی ڈیوٹی ، وہ بھی جرگہ کے ممبر بنیں گے ایک جیسی ہیں - نائب تحصیلدار جو ہیں ان کی پاورز مجسٹریٹ کلاس تھرڈ کی ہیں اور تحصیلدار کی پاورز مجسٹریٹ کلاس سیکنڈ کی ہیں - کیا یہ درست ہے ؟

وزیر مال - جناب والا - یہ درست ہے لیکن جو وہ ڈیوٹی دیں گے ان کی ڈیوٹی مختلف ہو گی - میں ان کا مطلب نہیں سمجھا شاید جناب بھی ان کا مطلب نہیں سمجھے -

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - میں صرف یہ اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ نائب تحصیلدار کی تنخواہ ۱۷۵ روپے ہے - میں اس امر کی وضاحت کر دوں کہ ۴۵ روپیہ گھوڑا الاؤنس اس کو آپ اس حالت میں دیتے ہیں جب وہ گھوڑا رکھے - تین روپیہ روز کے حساب سے وہ گھوڑے کو کھلا دیتا ہے - سائیس کو رکھنے کے لئے بھی روپے کی ضرورت ہے - کیا یہ درست ہے کہ پندرہ دن مہینے میں وہ باہر ڈیوٹی پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے لئے رولز میں یہ ہے کہ وہ پندرہ دن دورے پر باہر رہے -

مسٹر سپیکر - میجر صاحب آپ کا ضمنی سوال کیا ہے ؟

میجر محمد اسلم جان - جناب والا - میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پندرہ دن ایک نائب تحصیلدار کی دورے کی ڈیوٹی ہوتی ہے -

He has to remain on tour for fifteen days in a month.

**Minister for Revenue :** Yes Sir.

مسٹر سپیکر - تحصیلدار یا نائب تحصیلدار ؟

میجر محمد اسلم جان - نائب تحصیلدار - آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ نائب تحصیلدار کو تقریباً تین سو سے چار سو مربع میل کا ایریا دیا ہوا ہے وہاں اس کی دورے کی ڈیوٹی ہوتی ہے - آپ نائب تحصیلدار کو fixed ٹی - اے نہیں دیتے ہیں - آپ غور فرمائیں کہ نائب تحصیلدار تک رشوت شاید بند نہ ہو اس لئے میں عرض کروں گا کہ ان کو بھی آپ ٹی - اے اور ڈی - اے دیں جیسے تحصیلدار کو دیتے ہیں -

وزیر مال - اس کو جو دورہ کرنا پڑتا ہے وہ میلوں دور نہیں کرنا پڑتا ہے - وہ ایک محال سے دوسرے محال تک اور دوسرے محال سے تیسرے محال تک جاتا ہے جس کا فاصلہ بمشکل چند میل ہوتا ہے - اس کو راتوں وہاں رہنا پڑتا ہے تا کہ زمینداروں سے اس کا رابطہ قائم ہو -

مسٹر سپیکر - خان صاحب ان کے تمام ضمنی سوالوں کا مطلب یہ ہے کہ جب تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے فرائض ایک جیسے ہیں تو پھر آپ ایک کو fixed ٹی - اے دیتے ہیں اور دوسرے کو mileage پر ٹی - اے دیتے ہیں ۔ ان میں تفاوت کی وجہ کیا ہے اور یہ تفاوت کیوں روا رکھا گیا ہے ؟

وزیر مال - ایسا نہیں ہے - تحصیلدار ساری تحصیل کا ہیڈ ہوتا ہے اور ایک تحصیل میں کئی نائب تحصیلدار ہوتے ہیں -

مسٹر سپیکر - لیکن ریونیو کے کام میں ان کی آپس میں ڈویژن ہوتی ہے -

وزیر مال - ڈویژن بھی ہوتی ہے - جو کاغذات نائب تحصیلدار بھیجتا ہے وہ تحصیلدار کے ذریعہ بھیجتا ہے - تحصیلدار ساری تحصیل کا انچارج ہوتا ہے - اور ان کی ڈیوٹی میں فرق بھی ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر - خالی ٹی - اے اور ڈی - اے کے purpose کے لئے کاغذات کا آنا یا جانا کوئی اتنی زیادہ حقیقت نہیں رکھتا -

وزیر مال - تحصیلدار گزیٹیڈ آفیسر ہے اور نائب تحصیلدار نان گزیٹیڈ ہے -

چودھری عبدالغنی - جناب والا - ان کے حلقے بھی تقسیم ہوتے ہیں - نائب تحصیلدار اور تحصیلدار اپنے اپنے حلقے میں برابر کام کرتے ہیں -

چودھری محمد سرور خان - کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ نائب تحصیلدار کا ۳ روپیہ fixed rate گھوڑا الاؤنس ہے میجر محمد اسلم جان صاحب کے بیان کے مطابق آپ نے تسلیم کیا ہے کہ تین روپیہ یومیہ گھوڑے کا کم از کم گھوڑے کا خرچ ہے اور یہ پندرہ دن کا خرچ ہے - کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ باقی پندرہ دن وہ نائب تحصیلدار اس کو کہاں سے پیدا کر کے کھلائے گا -

**Minister of Revenue :** Answer to part (*a*) of the question says that only Naib Tehsildars draw an allowance known as Fixed Travelling Allowance.

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ گھوڑا رکھ رہا ہے یا گھوڑے کو کھلا رہا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ کیا گھوڑا نہ رکھنے پر بھی آپ ان کو پنتالیس روپے ماہوار الاؤنس دیں گے ۔

وزیر مال ۔ میرا خیال ہے کہ دیں گے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ وزیر مال صاحب کو علم نہیں ہے ۔ حالانکہ اگر وہ گھوڑا نہ رکھیں تو وہ اس الاؤنس کے حق دار نہیں ہوتے ۔ یہ تو سو سال پرانا قانون ہے ۔ کیا آپ اس پر غور فرمائیں گے (تاکہ رشوت ستانی کم ہو سکے) کہ ان کے ٹی ۔ اے اور ڈی ۔ اے میں کوئی فرق نہ ہو کیونکہ ان کے فرائض ایک جیسے ہیں ۔ تو کیا جناب وزیر مال اس پر غور فرمائیں گے ؟

وزیر مال ۔ جی ہاں ۔ ہم اس پر غور کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اور خان صاحب آپ چودھری محمد سرور خان کی بات پر بھی غور فرمائیں کہ ان کو صرف پندرہ دن کا ٹی ۔ اے نہ دیا جائے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ وزیر مال صاحب نے ابھی ابھی یہ فرمایا ہے کہ ان کا ''خیال'' یہ ہے کہ ان کو گھوڑا الاؤنس دیا جاتا ہے تو ان سے کہیں کہ اس کی وضاحت فرما دیں ۔

---

TRANSFER OF HOUSE NO. NE- VI-22-S-7

***12576. Major Muhammad Aslam Jan :** Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Sardar Muhammad, son of Nabi Bakhsh had filed CH-Form No. LHR-IV 928, dated 25th July 1959, for the transfer of house No. NE-VI-22-S-7 ;

(*b*) whether it is a fact that the said house has not so far been transferred to the said applicant ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons therefor and the action Government intend to take against the officer/official responsible for this inordinate delay ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) No.

(*b*) and (*c*) Does not arise.

---

ISSUANCE OF TWO P.T. DS. IN RESPECT OF PROPERTY NO. 19/266, MOHALLAH MISTERIAN, TEHSIL CHUNIAN

***12577. Major Muhammad Aslam Jan :** Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that two P. T. Ds. in respect of property No. 19/266, Mohallah Misterian, Tehsil Chunian, District Lahore were issued by the Deputy Settlement Commissioner Lahore to Messrs Muhammad Ismail Khan and Ghulam Kibria ;

(*b*) whether it is a fact that the first transferee, namely, Muhammad Ismail Khan, son of Muhammad Mukhtar Khan, presented several applications to the said Deputy Settlement Commissioner for illegal issue of P. T. D. to Ghulam Kibria ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for issuing two P. T. Ds. against one property and what action Government intend to take against the official/officer responsible for this irregularity ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) No. P.T.D. for house No. 19/266, Mohallah Misterian, Tehsil Chunian, District Lahore owned by Mool Chand evacuee has been issued to Haji Muhammad Ismail Khan P. T. D. for shop No. 434/266 owned by Khushi Ram evacuee has been issued to Ghulam Kibria.

(*b*) Only one application submitted by Haji Muhammad Ismail Khan is on record. In this application he has requested that the property transferred to him may be demarcated. This is being considered.

(*c*) Does not arise.

---

SCHEME FOR REHABILITATION OF GOVERNMENT EMPLOYEES

***12578. Major Muhammad Aslam Jan :** Will the Minister for Revenue and Rehabilitation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a scheme for the rehabilitation of Government memployees was prepared in the year 1964 ;

(*b*) whether it is a fact that applications were invited under the said scheme by the Chief Settlement Commissioner ;

(*c*) whether it is a fact that each applicant was required to pay a sum of Rs. 6 as monthly subscription and membership fee ;

(*d*) if answer to (*a*), (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, whether the amount so received has been deposited in the Government treasury under proper Head of Account ; if not, reasons therefor ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) No.

(*d*) Does not arise.

---

HAILSTORM IN TEHSIL SWABI

***12580. Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that on 5th May 1968 a serious hailstorm hit a large area of Tehsil Swabi with the result that the entire standing crop of tobacco was completely destroyed ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, names of villages and areas thereof in which the said standing crops were destroyed ;

(*c*) whether Government intend to declare the said area as a calamity affected area ; if not, reasons therefor ;

(*d*) whether Government intend to compensate the affected landowners by granting them interest-free loans ; if not, reasons therefor ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) A few villages of Swabi Tehsil were hit by hailstorm. As a result the standing tobacco crop was damaged.

(*b*) (*i*) (1) Hund.

(2) Khunda.

(3) Ambar.

(4) Sheikh Dheri.

(5) Lahore-pore.

(6) Lahore—rapore.

(7) Jalsai.

(8) Sadri.

(9) Sikandari.

(10) Bachai.

(11) Tarakai.

(12) Naudah.

(*ii*) Estimated damaged area is as under :—

| | | |
|---|---|---|
| Tobacco Desi | ... | 344 Acres. |
| Tobacco Virginia | ... | 1357 Acres. |

(*c*) Swabi Tehsil was declared as calamity affected on 20th May, 1966 and this declaration has not yet been withdrawn.

(*d*) (*i*) Remission will be allowed in accordance with the rules.

(*ii*) No. As a matter of policy Government does not grant interest-free loans.

**خان اجون خان جدون** - جناب والا - انہوں نے اپنے جواب کے حصہ (ج) میں فرمایا ہے کہ تحصیل صوابی کو بیس مئی سے آفت زدہ علاقہ قرار دیا گیا ہے - تو میں ان سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جواب کے حصہ (د) میں جو یہ فرمایا ہے کہ ''قواعد کے مطابق معافی دی جائیگی'' - تو میں اس سلسلے میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ دو سال قبل بھی تحصیل صوابی میں ژالہ باری ہوئی تھی اور اس وقت باغبانوں تک کو بھی پچاس روپے فی کس محکمہ مال نے دیا تھا - تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ان کو جو مراعات دے رہے ہیں آیا آپ ان کا مالیہ اور آبیانہ بھی معاف فرما رہے ہیں یا نہیں ؟

**وزیر مال** (غلام سرور خان) - جناب والا - یہ مراعات مقامی افسران کی سفارشات پر دی جاتی ہیں - اس لئے اگر وہ اس امر کے لئے سفارش کریں تو اس پر یقیناً غور کیا جائیگا -

**خان اجون خان جدون** - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس وقت تک آپ نے ان سے کوئی رپورٹ منگوائی ہے اور آیا انہوں نے اس وقت تک کوئی سفارش بھی کی ہے یا نہیں ؟

وزیر مال - جناب والا - ڈپٹی کمشنر مردان نے تقاوی قرضے کی شکل میں پچاس ہزار روپے زمینداروں کو امداد کے طور پر دینے کی سفارش کی ہے جس پر غور کیا جا رہا ہے -

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - اگر مقامی افسران آپ کو صحیح حالات سے مطلع نہ کریں اور وہاں کے نمائندے آپ کی توجہ کسی امر کی طرف دلائیں تو اس صورت میں کیا آپ کوئی تدابیر اختیار کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں ؟

وزیر مال - جناب والا - مقامی رؤساء کے خیالات بھی مقامی افسران کے پاس بھیجے جاتے ہیں اور اس کے بعد ان سے بھی رپورٹ طلب کی جاتی ہے جس کے بعد اس کی روشنی میں ہم ایسے معاملات پر غور کرتے ہیں -

خان اجون خان جدون - جناب وزیر مال نے فرمایا ہے کہ ڈپٹی کمشنر مردان نے سفارش کی ہے کہ پچاس ہزار روپے بطور تقاوی قرضوں کے وہاں کے زمینداروں کو دیئے جائیں تو میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا انہوں نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ ان کا مالیہ اور آبیانہ معاف کر دیا جائے یا کہ یہ ان کی عبوری سفارش ہے اور ابھی آخری سفارش ہونی باقی ہے -

وزیر مال - جناب والا - جواب کے حصہ (د) میں یہ عرض کیا گیا ہے کہ ''قواعد کے مطابق معافی دی جائیگی''- تو اس سلسلے میں جو بھی قواعد ہوں گے اس کے مطابق ان کو امداد دی جائیگی اور پھر جس قسم کی رپورٹ ہمیں پہنچے گی اس کے مطابق اس پر غور بھی کیا جائیگا -

خان اجون خان جدون - جناب والا - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سترہ سو ایکڑ تمباکو کی فصل تباہ ہو گئی ہے جس کے نقصان کا اندازہ

ایک کروڑ روپے کے قریب ہے اور اس کے باوجود وہ کہتے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر کی سفارش کے مطابق اس پر غور کیا جائیگا وہ اس کے بارے میں کوئی صحیح جواب دیں کہ آیا وہ کوئی معافی دینا چاہتے ہیں یا نہیں ۔ دو سال قبل جب اس قسم کی آفت وہاں پر نازل ہوئی تھی تو ان کے محکمے نے باغبانوں کو بھی پچاس روپے فی کس کے حساب سے امداد دی تھی ۔ تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ آگئی ہے یا نہیں اور یہ کہ انہوں نے کیا امداد تجویز کی ہے اور اس پر آپ کیا عمل کر رہے ہیں ؟

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ربیع اور خریف کے علاوہ جس موسم میں تمباکو کاشت کیا جاتا ہے اسے زائد ربیع کہتے ہیں جس کی گرداوری ۱۶ مئی اور اکتیس مئی کے درمیان کی جاتی ہے ۔ تو اب اس گرداوری کے بعد جونہی ان کی سفارشات آجائینگی ہم اس کے مطابق اس پر عمل کریں گے ۔

---

## FIRES IN JHUGGI COLONIES AND CLUSTERS OF HUTMENTS IN KARACHI

***12588. Mr. Zain Noorani :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the total number of fires in Jhuggi colonies and clusters of hutments in Karachi from November, 1967 to the end of May, 1968 and the total estimated damage in terms of money and loss of human life alongwith the names of colonies and settlements of the affected localities ;

(*b*) the amount of compensation if at all given in each case alongwith the names of the colonies where aid was given ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) Total number of fires from November, 1967 to May, 1968. 10

2. Total estimated damage in terms of money and human life :—

(*a*) Money ... Rs. 2,50,650

(*b*) Human life ... ... Three.

(*c*) Names of colonies and settlements of the affected localities. Statement enclosed.*

(*b*) Total amount of cash compensation paid so far ... Rs. 27,100

Names of colonies where aid was given

**Mr. Zain Noorani**: Sir, in the statement given on page 17, column 7 says against Ratti Lines: "These families were provided shelter in tents, cooked food, clothes, atta and other relief articles." Does it apply only to Ratti Lines or to any other of the ten colonies also?

**Minister of Revenue (Khan Ghulam Sarwar Khan)**: It is written in the relevant column that it has been given in the Ratti Lines.

**Mr. Zain Noorani**: Now, Sir, would it be correct if I said that not a single one of these items was given by the local administration or by the Government in Ratti Lines; tents had been given by the Red Cross, food by Habib Bank and Valika, clothes and blankets by other industrialists, and the Government has not given anything to the Ratti Lines. It is the only area in Karachi to which no cash compensation was given by the Karachi Administration, because they did not like to see the face of one of the public leaders who went and asked for help.

**Minister of Revenue**: I have no knowledge; I don't know what the member wants to say. Does he want to say that even this assistance should not have been given?

**Mr. Zain Noorani**: The member only means that in Karachi the practice is that wherever there is fire and houses are destroyed, each family is given one hundred rupees. But in the case of Ratti Lines, not a single pie was given just the same as in the rain-affected areas, no pie was given to the population of Gizri because the Chairmen of these areas does not bow to the wishes of the Commissioner and the Controlling Authority.

**Minister of Revenue**: If there is any politics involved, I am not aware of it.

**Mr. Zain Noorani**: Politics is not involved, criterion is involved.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - زین نورانی صاحب
نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ

"...the total estimated damage in terms of money and loss of human life along with the names of colonies and settlements of the affected localities."

---

**Please see Appendix II at the end.*

جواب میں فرمایا گیا ہے -

"Names of colonies and settlements of the affected localities. Statement enclosed."

تو شامل کردہ گوشوارے میں آبادکاری کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے - جن آبادیوں کو آگ لگ جانے کی وجہ سے نقصان ہوا تھا ان کی آبادکاری کے سلسلے میں آپ نے کیا کیا ہے ؟ :

Serial No., Date, Locality, No. of families affected, Estimated damage caused, Loss of human life, cash compensation paid...

statement میں settlement کا کوئی ذکر نہیں ہے -

**وزیرمال** - جناب والا - مسلم آباد کالونی کے متاثرہ خاندانوں کو بلدیہ کالونی میں آباد کیا گیا ہے اور ان کو فی کس اٹھارہ مربع گز زمین دی گئی ہے -

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** - تو کیا آپ نے دوسرے علاقے کے لوگوں کو آباد نہیں کیا -

**وزیر مال** - منسلک گوشوارے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ باقی لوگوں کو کسی دوسری جگہ آباد نہیں کیا گیا -

**صاحبزادہ نور حسن** - جناب میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ زین نورانی صاحب نے ابھی ابھی ریٹی لائین کے متعلق فرمایا ہے - کیا معزز رکن کی allegation کے بعد انکوائری hold کریں گے ؟

**وزیر مال** - کس قسم کی انکوائری ؟ یہ ۱۹۶۷ء کی بات ہے مقامی افسران نے مناسب نہیں سمجھا ہو گا - میرے خیال میں اس وقت تحقیقات کر لی تھی -

**Mr. Zain Noorani**: I would like to point out that according to the statement itself Ratti Lines is the only area where no aid was given. I have visited it personally and the damage done was not less than that of any other area. All the houses were completely burnt out. My supple-

mentary question from the beginning have been as to what is the reason that not a single pie in aid was given by the Karachi Administration in the Ratti Lines despite the fact that most of the houses were completely burnt.

**Minister for Revenue**: Probably because, as given in this column, these families were provided with shelter in tents, cooked food, clothes, Atta and other relief articles.

**Mr. Zain Noorani**: Sir, in case of every fire the Red Cross immediately sends tents, the industrialists send clothes and people send eatables. In every colony it happens but in the care of Ratti Lines no governmental aid or compensation was given. On the contrary, I think, that the person who has given this information to the Minister should be held responsible and action should be taken against him. All the information shows that no aid has been given to the Ratti Lines. Not a single pie in aid has been given and the Government have not lifted a finger to give aid to the Ratti Lines.

**Minister for Revenue**: It is the aid which is required and desired. From whatever sources it may be—whether from Government source or private source—does not matter. If the aid was required it was provided at that time.

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - سٹیٹمنٹ کے صفحہ ۱۷ کے آخری کالم میں تین cases ہیں - جن کے نام پر ۲۴ ہزار روپیہ کی رقم ہے میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں - کہ کب تک گورنمنٹ payment کر دے گی ؟

وزیر مال - اس کی منظوری تو کمشنر کو بھیج دی گئی ہے -

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - ایک رکن پوری ذمہ داری کے ساتھ بیان کر رہا ہے اور میں اس کے متعلق جناب وزیر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس میں کوئی انکوائری hold کریں گے - وہ کہتے ہیں کہ ۷۰ ہزار روپے میں سے ایک پائی بھی وہاں نہیں دی گئی - اگرچہ یہ معاملہ گذشتہ سال سے تعلق رکھتا ہے یا اس سے قبل کا ہے - لیکن اس کے متعلق تحقیقات کرنا ضروری ہے - اس کے متعلق ان کا کیا خیال ہے ؟

**Mr. Speaker**: I think, this supplementary has already been answered. Next question.

HAILSTORM IN VILLAGES OF TEHSIL SWABI, DISTRICT MARDAN

*12617. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that standing crops in large areas of Village Lahore, Jalbai, Jalsai, Sheikh Dheri, Ambar, Mank and Zakarya of Tehsil Swabi, District Mardan has been destroyed by the recent hailstorm;

(*b*) whether Government have granted remission in land revenue and abiana to the zamindars affected by the said hailstorm; if not, reasons therefor;

(*c*) the amount for *taccavi* loans placed at the disposal of Deputy Commissioner, Mardan for payment to the said zamindars, and if no amount has been placed at the disposal of the Deputy Commissioner, Mardan, reasons therefor?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (*a*) No. Only a part of Tobacco crop of Villages Lahore, Jalsai, Sheikh Dheri and Ambar was affected.

(*b*) The damage was not such as to warrant remission in Land Revenue and *abiana*.

(*c*) A proposal for grant of *Taccavi* Loan to the extent of Rs. 50,000 is under consideration of Commissioner, Peshawar Division.

خان اجون خان جدون - میں جناب وزیر موصوف کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ میرے پچھلے سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا -

Remission will be allowed in accordance with the rules.

اور کل نقصان جو انہوں نے خود بتایا ہے - وہ ۱۷ سو ایکڑ بتایا ہے - یہاں آج فرما رہے ہیں -

Damage was not such as to warrant remission in land revenue of Abiana.

تو کیا آپ ان کو remission دینے کے متعلق سوچ رہے ہیں - اور یہ ۱۷ سو ایکڑ کا رقبہ جس میں تقریباً ایک کروڑ روپے کا تمباکو ضائع ہو چکا ہے - ان کو آپ کچھ آبیانہ میں رعایت دینے کے متعلق سوچ رہے ہیں اور اس کو آفت زدہ علاقہ بھی قرار دیا ہے؟

وزیر مال (خان غلام سرور خان) - یہ میں جواب دے چکا ہوں - اس کی گرداوری ہوتی ہے - فصلات کا معائنہ کیا جاتا ہے - اور مقامی حکام کی سفارشات پر فیصلہ کیا جاتا ہے - کیونکہ اس کے متعلق ان کی رپورٹ یہ ہے - کہ یہ نقصان اس قدر نہیں تھا - جس میں آن کو کوئی remission دیا جاسکے -

خان اجون خان جدون - جناب والا - آپ نے خود پچھلے سوال میں تسلیم کیا ہے - کہ ۱۷ سو ایکڑ damage ہو گیا اور ۱۷ سو ایکڑ damaged area ہے - پھر آپ کہتے ہیں کہ ان کو لینڈ ریونیو میں کوئی رعایت نہیں دی جائے گی - آپ تسلیم کرینگے کہ یہ کوئی معقول جواب نہیں ہے - کیا آپ ایسی معلومات حاصل کریں گے - اور ان کو مناسب aid دیں گے جو آفت زدہ علاقے کو دینی چاہئیں ؟

وزیر مال - میرے خیال میں میں اس کو آفت زدہ علاقہ قرار دے چکا ہوں - البتہ میں معزز ممبر کے سوال کو نہیں سمجھا ہوں - کہ یہ جو ژالہ باری ہوئی ہے ایک تاریخ کی ہوئی ہے - یا مختلف تاریخوں میں ہوئی ہے - اگر ممبر صاحب کو یہ علم ہو تو مجھے بتا دیں - یہ ایک سوال تھا اور دوسرا سوال - - - - - -

خان اجون خان جدون - ژالہ باری ایک ہی تاریخ میں ہوئی ہے - یہ تمام مواضعات جو ہیں - - - - -

مسٹر سپیکر - اجون صاحب اس کا جواب یہ ہے کہ ژالہ باری سے جو نقصان ہوا ہے - وہ اس قدر شدید نقصان نہیں ہے - کہ جس کیلئے آبیانہ میں معافی دی جائے -

خان اجون خان جدون - جناب وہی تو میں انکو عرض کر رہا ہوں -

مسٹر سپیکر - آپ یہ فرما رہے ہیں - کہ ۱۷ سو ایکڑ میں جو نقصان ہوا ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ اگر نقصان ہوا بھی ہو تو ان کا کہنا یہ ہے کہ ۱۷ سو ایکڑ میں اتنا شدید نقصان نہیں ہوا ہے -

**Khan Ajoon Khan Jadoon :** Sir, 1700 acres is the damaged areas.

یہ ایریا وہ ہے جو damage ہو چکا ہے - اس ۱۷ سو ایکڑ ایریا میں ایک کروڑ کا نقصان ہوتا ہے -

**Mr. Speaker :** They have replied —

"No. Only a part of Tobacco crop of villages Lahore, Jalsai, Sheikh Dheri and Ambar was affected."

**وزیر مال** - جناب میرے پاس یہ بھی figures ہیں - کہ ان دیہاتوں میں ۷۷۵ ایکڑ سے زیادہ میں تمباکو کاشت ہوا تھا - اور اس میں نقصان اس قدر نہیں ہوا -

**Mr. Speaker :** Next question.

---

SETTING UP OF GUJRANWALA CANTONMENT

*12622. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar :** Will the Minister for Revenue be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that land in 17 villages of Gujranwala and Wazirabad Tehsils near Rahwali is being acquired by the Provincial Government for setting up Gujranwala Cantonment ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the total land proposed to be acquired for the said purpose ;

(*c*) whether Collector, Land Acquisition for the said purpose has been appointed ; if so, the name of the said Officer and the stage of the land acquisition proceedings ;

(*d*) whether Government intend to give the affected land holders any alternative lands like the displaced persons of Mangla Dam and Islamabad ; if so, where and when ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) Yes.

(*b*) 9,006 acres and 6 marlas.

(*c*) (*i*) Yes.

(*ii*) Mr. Saif Ullah Khan, Revenue Assistant, Sargodha but he has not so far taken over.

(*iii*) The notifications under sections 4 and 17 of the Land Acquisition Act, 1894 have been issued.

(*d*) The West Pakistan Government has already decided that the displaced persons from Gujranwala will be compensated by the allotment of alternative land in the Old Colony Districts, on similar conditions as the displaced persons of Islamabad. The cash compensation will be adjusted by the Provincial Government towards the cost of lands to be allotted to these displaced persons.

چودھری سیف اللہ خان ۔ کیا یہ درست ہے کہ سیف اللہ خان مال افسر سے پہلے چار افسران کی تعیناتی ہوئی تھی ۔ اور انہوں نے اپنا چارج نہیں لیا تھا ؟

وزیر مال (خان غلام سرور خان) ۔ اس بات کا مجھے علم نہیں ہے ۔ اگر نیا نوٹس دیں تو میں دوسری دفعہ اس کا جواب دے دونگا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ اس سیف اللہ خان کو تبدیل ہوئے بھی ۱۷ اور ۱۸ دن ہو گئے ہیں بلکہ ۱۹ روز ہوگئے ہیں کیا آپ یہ assure کرائیں گے کہ یہ شخص یہاں آ کر چارج لے لے ۔ یہ بھی تبدیلی کرانے کی کوشش کر رہا ہے ۔ اس کو تو آپ cancel نہیں کر دیں گے جس طرح سے چار آدمیوں کی transfer کو cancel کر دیا ہے ؟

وزیر مال ۔ میں نے عرض کر دیا ہے کہ مجھے علم نہیں ہے ۔ جس تاریخ کو یہ draft ہوا ہے ۔ اس تاریخ کو اس نے چارج نہیں لیا تھا میں اس کا پتہ لوں گا کہ کیوں نہیں لیا ؟

چودھری محمد ادریس ۔ ہر ایک شخص کو آپ چارج لینے پر مجبور کر سکیں گے یا نہیں ؟

وزیر مال ۔ ہم ضرور مجبور کریں گے ۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے کیوں چارج نہیں لیا ۔

چودھری سیف اللہ خان ۔ کیا یہ سیف اللہ خان تین مہینے کی چھٹی پر چلا گیا ہے ۔

وزیر مال - مجھے اس کا علم نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - خان صاحب - آپ نے فرمایا ہے - کہ یہ سیف اللہ خان جو ہیں انہوں نے ابھی چارج نہیں لیا - ان کے آرڈر ہو چکے ہیں - یہ تو معلوم ہونا چاہیئے کہ کیا یہ چھٹی پر تو نہیں چلے گئے - ان کا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ تین مہینے کی چھٹی پر چلے گئے ہیں - آرڈر ہونے کے بعد ؟

چودھری محمد ادریس - وہ دو تین مہینے کی چھٹی پر چلے گئے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ آرڈر منسوخ ہو جائیں -

وزیر مال - میں نے یہ عرض کر دیا ہے کہ مجھے علم نہیں کہ آیا اس نے چھٹی کی درخواست دی ہے -

چودھری محمد سرور خان - کیا محترم وزیر اس طریق کار کی وضاحت فرمائیں گے کہ ضلع گوجرانوالہ کی زمین کا معاوضہ کس طرح دیا جائیگا -

وزیر مال - Land Acquisition Act میں compensation دینے کے لئے set rules ہیں -

چودھری محمد نواز - آپ نے جواب کے حصہ (ڈی) میں فرمایا ہے کہ Old Colony Districts میں ان کو زمین الاٹ کی جائے گی - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ان districts میں کیا سروے کرائی ہے کہ واقعی کچھ زمین باقی رہ گئی ہے جو آپ ان کو الاٹ کرنے والے ہیں ؟

وزیر مال - معلومات حاصل کر کے بہم پہنچائی جا سکتی ہیں - میرا خیال ہے کہ ابھی زمین ہو گی کوئی وجہ نہیں کہ نہ ہو -

**Mr. Speaker** : Should we repeat this question so that the Minister may give two informations, one about Mr. Saifullah Tarar and the other about provision of land ?

چودھری محمد سرور خان - اس فیصلہ کے پیش نظر کیا آپ اس بات کا خیال رکھیں گے کہ ضلع گوجرانوالہ سے حکومت ۴۰ کروڑ روپیہ زر مبادلہ حاصل کرتی ہے پھر آپ جو متبادل زمین دیں گے وہ اس زمین سے جتنی کہ acquire کی گئی ہے کتنی زیادہ ہوگی ؟

وزیر مال - جس شرح پر اسلام آباد میں دی گئی ہے -

چودھری محمد سرور خان - اسلام آباد کا گوجرانوالہ سے کیا مقابلہ ہے -

چودھری محمد ادریس - کیا حکومت کی یہ واضح ہدایات نہیں کہ جب کوئی سرکاری ملازم ٹرانسفر ہو تو جب تک وہ چارج نہ لے وہ چھٹی نہیں لے سکتا -

وزیر مال - مجھے اس معاملہ کے متعلق علم نہیں لیکن اگر کوئی ملازم بیمار ہو جائے تو ہم کس طرح ڈاکٹر کو کہہ سکتے ہیں کہ اسے چھٹی نہ دی جائے خواہ وہ مر جائے لیکن اسے چھٹی نہ دی جائے - یہ تو کوئی ٹھیک سوال نہیں -

چودھری سیف اللہ خان تارڑ - جناب والا - فوج پیسہ دینے والی ہے اور گوجرانوالہ کے لوگ پیسہ لینے والے ہیں ، فوج پیسہ دینے کو تیار ہے لیکن وہاں افسر مال کے نہ جانے کی وجہ سے وہ نہیں دے سکی -

وزیر مال - میں نہیں سمجھا کیا سوال ہے -

مسٹر سپیکر - ڈیفینس والوں نے پیسہ جمع کرا دیا ہے - اور وہ دینے کو تیار ہیں اور لوگ لینے کو تیار ہیں لیکن افسر مال کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ پیسہ نہیں دے سکے اور نہ ہی لوگ پیسہ لے سکے ہیں -

خان اجون خان جدون - کیا وزیر مال اطمینان دلائیں گے کہ وہاں فوری طور پر افسر مال کو متعین کیا جائے گا تا کہ لوگ معاوضہ حاصل کر سکیں ؟

مسٹر سپیکر - خان صاحب اجون خان صاحب کے سوال کا جواب دیں -

وزیر مال - ان کا کیا سوال ہے ؟

مسٹر سپیکر - وہ یہ پوچھتے ہیں کہ کیا آپ اس بات کا اطمینان دلائیں گے کہ وہاں افسر مال چارج لے لے -

چودھری محمد نواز - ان لوگوں کو جیسا کہ فرمایا گیا ہے Old Colony Districts میں آباد کیا جائے گا - آباد کرتے وقت کیا اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ ان کی برادریاں اور ان کی روایات بدستور قائم رہیں ؟

وزیر مال - ضرور کوشش کی جائے گی -

میاں محمد شفیع - وزیر موصوف نے سرور صاحب کے جواب میں فرمایا ہے کہ گوجرانوالہ کی زمین کے بدلے میں جو زمین دی جائے گی وہ اسلام آباد کے طریقے پر دی جائے گی - آپ شہری زمین لے کرتھل اور دوسرے بیراجوں میں زمین دیتے ہیں - آپ بتائیں کہ ان لوگوں کو کتنے گنا زمین دی جائے گی ؟

وزیر مال - یہ سوال اس سے پیدا نہیں ہوتا - البتہ اتنا عرض کرتا ہوں کہ ان کو Old Punjab Colonies میں زمین دی جائے گی - گوجرانوالہ بھی پنجاب کالونیز میں شمار ہوتا ہے - اس کے علاوہ یہ عرض کروں گا کہ ان کو ۴ کنال کے عوض ۱۰۰ کنال زمین دی جائے گی - یعنی جس سے ۴ کنال لی جائے گی اس کو ۱۰۰ کنال دی جائے گی -

**Mr. Speaker :** Next question.

*۱۲۶۳۴ - چودھری سیف اللہ خان تارڑ - کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع شیخوپورہ کی تحصیل فیروزوالا اور تحصیل شیخوپورہ کے ہر دیہات میں ایسی متروکہ زرعی اراضی کتنے ایکڑ ہے جو کہ ابھی تک کسی بے خانماں شخص کو الاٹ نہیں کی گئی - نیز یہ اراضی کونسے درجوں کی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (آغا صدر الدین خان درانی) - مطلوبہ معلومات فی الوقت دستیاب نہیں - انہیں اکٹھا کیا جا رہا ہے اور مناسب وقت میں ایوان کی میز پر رکھدیا جائیگا -

رائے منصب علی خان کھرل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - شیخوپورہ یا گوجرانوالہ سے کوئی انفارمیشن حاصل کرنا مشکل بات نہیں - کیا وجہ ہے کہ جواب نہیں دیا جا سکا - فیروز والا تحصیل تو لاہور کے بالکل قریب ہے -

وزیر مال - بہت سی انفارمیشن collect کرنا پڑتی ہے ہم کوشش کریں گے کہ جلد حاصل کی جائے-

**Mr. Speaker :** This question would be repeated on the next turn. Next question now.

---

EVACUEE AGRICULTURAL LAND IN TEHSIL GUJRANWALA

***12635. Chaudhri Saifullah Khan Tarar :** Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state the area of evacuee agricultural land in each village of Tehsil Gujranwala of District Gujranwala not allotted to any displaced person so far, alongwith its classification ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : The required information is not readily available. It is being collected and will be laid on the Table of the House in due course.

**Mr. Speaker :** I think the same is the position about this question and this question will also be repeated on the next turn.

---

LAND COMMANDED BY SUKKUR BARRAGE IN SANGHAR DISTRICT

***12642. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some land commanded by Sukkur Barrage

in Sanghar District has recently been granted to *Haris*; if so (*i*) whether on full rate or on *harap* or on *Yaksaala* or on long term lease tenures ; (*ii*) what is the *Deh* and *Taluka* wise acreage of the said land and (*iii*) how many of the said grantees are *Hurs*, locals and non-locals ;

(*b*) whether it is a fact that out of the non-Hur guarantees more than 50% are those who are non-local *Haris* ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani): (*a*) Yes.

(*i*) On all tenures.

(*ii*) Statement is placed on the table of the Assembly.*

(*iii*) 207 Hurs, 282 Locals and 31 Non-Locals.

(*b*) No.

---

GOVERNMENT OPEN PLOTS NEAR DRIG ROAD RAILWAY STATION

***12690. Mr. Mahmood Azam Farooqi :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that S.D.M., Karachi Cantonment recommended in January, 1967 that 90 families living in huts set up on Government open plots near Drig Road Railway Station be permanently settled on the same plots ;

(*b*) whether it is a fact that the Deputy Commissioner, Karachi subsequently decided that the said plots be put to auction ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative (*i*) the steps taken to settle the said 90 families, (*ii*) reasons for passing orders by the Deputy Commissioner, Karachi against the recommendations of the S.D.M., Karachi Cantonment and not allotting the said plots to the said 90 families ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) The matter is under consideration of the Commissioner, Karachi Division.

(*ii*) The policy of Government for the disposal of such plots is by open auction. The Deputy Commissioner did not, therefore, accept the recommendations of the S.D.M.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ

---

**Please see Appendix III at the end.*

آپ نے (سی) میں فرمایا ہے کہ ۹۰ خاندانوں کی آبادکاری کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو کہیں اور لے جا کر بسایا جائے گا ۔

میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ ان ۹۰ خاندانوں کو جو ۲۰ سال سے وہاں بسے ہوئے ہیں بجائے اس کے کہ ان کو کسی دوسری جگہ لے جائیں اور ان کی زمین نیلام کر دیں انہیں وہیں آباد کر دیں اور جس جگہ ان کو لے جانا چاہتے ہیں وہ زمین نیلام کر دیں ۔

وزیر مال - اس پر غور کیا جائے گا ۔

---

BARRAGE LANDS GIVEN TO RETIRED AND RETIRING GOVERNMENT OFFICIALS

*12733. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a three member Cabinet Committee was set up in February, 1968 to consider the question of curtailing grant of barrage lands being given at present to the retired and the retiring Government officials ;

(*b*) the number of meetings held so far by the said committee ;

(*c*) whether the said Committee has submitted its report ; if so, a copy of the same be placed on the Table of the House ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) Yes.

(*b*) One.

(*c*) No.

**Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Minister for Revenue please state how long the Committee intend to take to decide the matter finally ?

**Minister for Revenue** (Khan Ghulam Sarwar Khan) : We are trying very hard to get together and decide this matter as early as possible.

چودھری محمد نواز - جو کارروائی جناب والا یہ کر رہے ہیں کم سے کم اس میں وقت کا تو تعین ہونا چاہئیے کہ کب تک وہ فیصلہ

کریں گے - try تو بڑی hard یہ کر رہے ہیں لیکن کچھ اس کے متعلق وضاحت تو کریں -

وزیر مال - جناب ہم نے کہا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں - لیکن تاریخ کا تعین بہت مشکل ہوگا -

**Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** What progress was made at the said Committee's meeting ?

**Minister for Revenue :** We met once and we took a lot of decisions.

**Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** What are the names of the Members of the Committee ?

**Minister for Revenue:** The Minister for Agriculture, the Home Minister and myself.

ملک محمد اسلم خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - صفحہ ۲۱ پر ایک سوال ہے جس کا نمبر ۱۲۷۲۱ ہے - یہ میرا سوال تھا اور غلطی سے یہ ادریس صاحب کے نام آگیا - انہوں نے یہ سوال نہیں کیا لیکن میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں -

چودھری محمد ادریس - جناب میں نے یہ سوال واپس لے لیا تھا یہ میرے نام پر غلطی سے آگیا -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب کیا آپ نے اس سوال کا نوٹس دیا تھا ؟

چودھری محمد ادریس - کل میں نے اس سوال کو واپس لیا ہے -

مسٹر سپیکر - اس سوال کا نوٹس آپ نے دیا تھا ؟

چودھری محمد ادریس - اس سوال کا نوٹس غلطی سے میرے نام سے دے دیا گیا میں نے اس کو واپس لے لیا -

مسٹر سپیکر - مجھ سے آپ یہ فرمائیں کہ آپ نے اس سوال کا نوٹس دیا تھا -

چودھری محمد ادریس - یہ غلطی سے میرے نام پر آگیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا سوال تھا - ہینڈ رائٹنگ دیکھ کر میرے نام آ گیا -

**Mr. Speaker :** It was sent by Malik Aslam ?

**Malik Muhammad Aslam Khan :** It was sent by me.

صاحبزادہ نورحسن - پوائنٹ آف آرڈر - کیا کسی ممبر کے ہینڈ رائٹنگ اور اس کے نام سے سوال کیا جا سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر - جس کے نام سے سوال دیا جاتا ہے اسی کے نام سے وہ سوال آئیگا -

ملک محمد اسلم خان - جناب والا - آٹھ دس سوال تھے ان میں سے چار پانچ میرے تھے اور چار پانچ ان کے تھے -

**Mr. Speaker :** Alright I allow the Member to ask this question.

**Malik Muhammad Aslam Khan :** 12721.

---

CONSOLIDATION WORK IN DISTRICT CAMPBELLPUR

***12721. Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) total number of villages in District Campbellpur in 1961 ;

(*b*) names of villages out of those Mentioned in (*a*) above in which the consolidation operation has been completed upto 30th April 1968 ;

(*c*) the date on which the consolidation work started in Jahanabad village alongwith :—

(*i*) the volume of work so far done in this village ;

(*ii*) the time by which the consolidation work is likely to be completed ;

(*d*) whether it is a fact that consolidation operation has been stopped in this village ; if so, reasons therefor ?

**Parliamentary Secretary** (Agha Sadr-ud-Din Khan Durrani) : (*a*) 484 villages.

(*b*) The list is placed on the Table of the Assembly.*

(*c*) 7th July 1962.

(*i*) About 90 per cent of the work has been completed.

(*ii*) Efforts are being made to finalize the work by the end of this year.

(*d*) No.

ملک محمد اسلم خان - جناب والا - انہوں نے (ڈی) کے جواب میں بتایا ہے کہ یہاں پر اشتمال بند نہیں ہوا تھا - میں ان سے کہتا ہوں کہ انہوں نے ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۶۸ کو یہاں اشتمال بند کر دیا تھا اور پھر اس کے ایک مہینے کے بعد دوبارہ شروع کیا اور وہ بھی اس طرح کہ جب میں منسٹر صاحب کے پاس گیا لیکن پھر بھی انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہم نے بند نہیں کیا - حالات یہ ہیں کہ سنہ ۱۹۶۲ میں شروع کیا گیا اور سنہ ۱۹۶۵ میں بند کر دیا گیا اور چھ مہینے بند رہا اور پھر ۲۷ اپریل کو بند کر دیا گیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کبھی بند ہو جاتا ہے اور کبھی بند نہیں ہوتا - یہ کیا بات ہے ؟

وزیر مال (خان غلام سرور خان) - جناب سنہ ۱۹۶۴ میں سٹاف کی کمی کی وجہ سے بند ہو گیا تھا - سوال یہ تھا :-

"(*d*) whether it is a fact that consolidation operation has been stopped in this village ; if so, reasons therefor ?

The answer is 'No'. That means that it will start now.

اس کا جواب no ہے تو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ختم ہو جائے -

چودھری محمد نواز - جناب والا - وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ سٹاف کی کمی کی وجہ سے یہ کام بند ہو جاتا رہا ہے تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ آپ کے محکمہ کا کام نہیں ہے کہ وہ کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے اچھی طرح سے دیکھ لے کہ سٹاف کتنا ہے اور کیا ہم اس کام کو لگا تار جاری رکھ سکیں گے -

---

**Please see Appendix IV at the end.*

وزیر مال - جناب دیکھ لیا جاتا ہے لیکن بہر حال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سٹاف کم ہو جائے -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب میں نے اس سوال کی فائل منگوائی ہے اس پر آپ کا نام لکھا ہوا تھا جو کاٹا گیا ہے لہذا یہ سوال آپ کے نام پر آیا -

**Mr. Speaker :** The Question Hour is over. We will now take up a short notice question by Rana Phool Muhammad Khan. The Member is not present.

چودھری محمد سرور خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب محترم ممبر نے آپ کے سامنے صریحی جھوٹ بولا ہے -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب آپ ان سے ایک Assembly Question اس بارہ میں کریں -

---

## ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

### BARRAGE LANDS GIVEN TO RETIRED AND RETIRING GOVERNMENT OFFICIALS

***12733. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a three member Cabinet Committee was set up in February, 1968 to consider the question of curtailing grant of barrage lands being given at present to the retired and the retiring Government officials ;

(*b*) the number of meetings held so far by the said Committee ;

(*c*) whether the said Committee has submitted its report ; if so, a copy of the same be placed on the Table of the House ?

**Minister for Revenue** (Khan Ghulam Sarwar Khan) : (*a*) Yes.

(*b*) One.

(*c*) No.

CONFIRMATION OF TEHSILDARS AND MUKHTIARKARS

***12737. Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo :** Will the Minister for Revenue be pleased to state :—

(*a*) the number of Tehsildars working at present in former Punjab ;

(*b*) the number of Tehsildars, out of those mentioned in (*a*) above, who are confirmed ;

(*c*) the number of Mukhtiarkars working in the former Sind area ;

(*d*) the number of Mukhtiarkars, out of those mentioned in (*a*) above who are confirmed ?

**Minister for Revenue** (Khan Ghulam Sarwar Khan) :

| | | |
|---|---|---|
| (*a*) (*i*) Against permanent posts | ... | 62 |
| (*ii*) Against temporary and *ex*-cadre posts | ... | 41 |
| (*b*) | ... | 5 |
| (*c*) (*i*) Against permanent posts | ... | 78 |
| (*ii*) Against temporary posts | ... | 27 |
| (*d*) | ... | 59 |

---

## QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT STATEMENT MADE BY THE MINISTER FOR EXCISE AND TAXATION ABOUT THE GRANT OF A 'NO OBJECTION CERTIFICATE' FOR THE CONSTRUCTION OF A CINEMA HOUSE IN NAZIMABAD No. 1, KARACHI

**Mr. Speaker :** We will now take up the privilege motion which was deferred for today. No : 11 by Mr. Mahmood Azam Farooqi. The Finance Minister was to reply to this question.

**Minister of Finance** (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : Before I submit my reply I would read the privilege motion tabled by my learned friend, Mr . Mahmood Azam Farooqi, with a view to refreshing the memory of this House. It says that Mr. Mahmood Azam Farooqi wants to raise a question of privilege of the Assembly on the ground that a breach of privilege of the Assembly has occurred due to incorrect and misleading statement made by the Minister for Finance, Excise and Taxation on the floor of this House on the 1st of May, 1968, while opposing my adjournment motion regarding the construction of a cinema house on plot No : 1-K/2 Nazimabad, Karachi. The Minister for Finance, Excise and Taxation had said that the Provincial Government granted the 'no objection'

certificate to the applicant in the year 1960 and that only recently the 'no objection' certificate already granted was revalidated. Sir, I may now produce a copy of a counter-affidavit sworn on 27-5-1968 by one Muhammad Akhtar S/o Dr. Muhammad Ali in connection with case No : W.P.226 of 1968 in the High Court of West Pakistan, Karachi Bench (Inamuddin) Vs. Mrs. Mumtaz Akhtar and another from which it is evident that the 'no objection' certificate for the construction of the cinema house referred in my adjournment motion was granted in January 1968 and not in 1960 as stated by the Minister in his reply on the 1st of May, 1968. Sir, the breach of the privilege in this case is very serious as the Minister being the most responsible person representing the Government, the Chair normally and rightly too attaches weight to the statements made by him and many adjournment motions are sometimes rejected merely on the ground of facts stated by him. The Minister of Finance has, therefore, breached the privilege of this august House and of its Members.

Now, Sir the crux of the whole matter is this that I made a statement on the 1st of May 1968 to the effect that the applicant was granted no objection certificate in the year 1960, and that only recently, the no objection certificate already granted was re-validated.

Now, Sir, the position is that the certificate was granted in the year 1960, and I read out the relevant order of the Magistrate, and, Sir, for your perusal I submit a copy of the same to you. Sir, this was the year 1960 when the District Magistrate of Karachi was competent to grant no objection certificate, and if you allow me, it is like this :

Application dated 14-11-57, from Mr. R.R. Khan, 25, Victoria Road near Habib Bank Safe Deposit, Karachi, requesting therein for permission to construct a Cinema House on Plot No. 2, Sub-Block 'K' Block No. 1, Nazimabad, Karachi.

This office letter No. JN/6117 dated 3rd July, 1958 refusing requisite permission to the applicant.

Order of the Administrator of Karachi dated 6-12-60 by the Assistant Secretary to the Administrator of Karachi allowing the applicant's appeal.

**Order of the District Magistrate**

Permission is hereby accorded to Mr. R.R. Khan for construction of a Cinema House on Plot No. 2, Sub-Block 'K' Block No. 1, Nazimabad, Karachi, subject to the following conditions :—

1. The plans of the Cinema shall be got approved from the Authority concerned before commencing the construction work.

2. Space for parking of 50 cars shall be left inside the premises for which a plan shall be prepared and got approved from the Superintendent of Police Traffic, Karachi.

3. The Cinema Building shall be completed within the period of two years, from the date of issue of this permission.

Issued under my hand and seal of the court. This 19th day of December, 1960.

Sd/-District Magistrate,
Karachi.

It was given to Mr. R.R. Khan, regarding the construction of a Cinema House on Plot No. 2 Sub-Block 'K' Block No. 1, Nazimabad, Karachi. Now, Sir, during the year 1960, the District Magistrate was competent. It was later on with the merger of Karachi with West Pakistan that the power vested with the Provincial Government. Now, Sir, under this permission the applicant was supposed to construct the Cinema within a period of two years from the grant of permission. For reasons best known to the applicant, he could not construct the Cinema.

(*interruptions*)

Now you interrupt me. I am going to make out a case that you have broken the privilege of the House and you have committed a breach of the privilege of the House, though I will not suggest punishment, that you have made a misleading statement and not the Finance Minister.

I was respectfully submitting Sir that this permission was for two years, he was to construct the Cinema within two years. For some reason, he could not construct it. In the meantime the West Pakistan Cinematograph Rules came into force in 1962. Under these rules, it was obligatory for the applicant to get it revalidated. He applied for revalidation of the permission, which had lapsed. It was done in the year 1968, and there was no mis-statement. It was in 1960 that he was granted the no objection certificate to construct the Cinema House. I was really at a loss to understand as to how I had made a false statement or a misleading statement, and thereby breach the privilege of this august House.

Sir, if you feel, this document can be shown to the Member to convince him that it is he who has breached the privilege of the House by making a false statement and a misleading one, and he unnecessarily threw mud on me for no fault of mine. I again repeat that it was in the year 1960 that the District Magistrate granted the permission with regard to the construction of a Cineme House on plot No. 2, Sub-Block 'K' Block No. 1 Nazimabad, Karachi, and later on in the year 1968, it was revalida-

ted because of the coming into being of the West Pakistan Cinematograph Rules 1962. This is the factual position.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - میں پہلے جناب وزیر مالیات کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس ایوان میں تشریف لا کر مجھے جواب دینے کی زحمت گوارا فرمائی اور انہوں نے میری تحریک استحقاق کا جواب دینا پسند کیا - میں ان کا نہایت شکر گزار ہوں ـ

**Minister of Law :** This is wrong. We have always faced it.

**Minister of Finance :** How far is the statement of the Member relevant, and where is the occasion to say that ?

مسٹر محمود اعظم فاروقی - یہی خیال ہوا ہے - جناب والا میں عرض کروں گا کہ سن ٦٠ میں جو No Objection Certificate دیا گیا وہ مسٹر اے آر خان کو دیا گیا ـ

مسٹر سپیکر - پلاٹ وہی ہے ؟

مسٹر محمود اعظم فاروقی - پلاٹ وہی ہے لیکن فریقین مختلف ہیں . . .

**Minister for Finance :** My information is that Mr. A.R. Khan is one of the proprietors of Nayab Corporation ... ... ...

مسٹر محمود اعظم فاروقی - لیکن اب جو شخص اسی جگہ سینما بنا رہا ہے نایاب کارپوریشن اس پلاٹ کی مالک نہیں تھی - نایاب کارپوریشن نے تو کہیں ١٩٦٢ء میں پلاٹ خریدا تھا - اور یہ جو سرٹیفیکیٹ جنوری ١٩٦٨ء کا ہے اس میں لکھا ہے کہ

> "Government have approved the grant of a no objection certificate to M/s Nayab Corporation for the construction of a Cinema House."

**Mr. Speaker :** The statement of the Finance Minister is that no objection certificate was issued for the construction of the said Cineme on this site in 1960.

**Mr. Mahmood Azam Farooqi :** To the applicant.

**Mr. Speaker :** Not to the applicant.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب فائننس منسٹر کے جواب میں ہے

> "I am not sure whether the construction is complete or not but the fact remains that the Provincial Government granted the no objection certificate to the applicant in the year 1960."

جناب والا - یہ سرٹیفیکیٹ ۲۵ - ۱ - ۶۸ کو دیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے

> "Government have approved the grant of a no objection certificate to M/s Nayab Corporation."

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ نایاب کارپوریشن درخواست دہندہ تھی جس کو متذکرہ بالا سرٹیفیکیٹ دیا گیا لیکن اس کارپوریشن کا سرے ہی سے وجود نہیں تھا -

**Mr. Speaker :** The words are "to the applicant."

مسٹر محمود اعظم فاروقی - تو پھر درخواست دہندہ کون تھا - نایاب کارپوریشن درخواست دہندہ تھی اس کو وہ سرٹیفیکیٹ دیا گیا اور اے آر خان کا کوئی ذکر نہیں ہے وہ ختم ہو گیا اس کی اجازت تو ختم ہو گئی یہ کہنا کہ ۲۵/ ۱ کو revalidate کیا گیا اس کا بھی کوئی ذکر نہیں ہے -

**Mr. Speaker :** Mr. A.R. Khan might be the applicant.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - اس میں ان کا ذکر نہیں ہے -

**Mr. Speaker :** The fact is there that no objection certificate was issued in the year 1960 for the construction of the said Cinema on this site.

**Khawaja Muhammad Safdar :** It was not issued to the Nayab Corporation ; it might have been issued to somebody else.

**Mr. Speaker :** He has not said this no objection certificate was issued to the Nayab Corporation.

**Mr. Mahmood Azam Farooqi :** To the applicant.

میں نے نایاب کارپوریشن کا ذکر کیا ہے ۔

**Minister of Finance :** The question arises, Sir, to simplify the matter, whether the Nayab Corporation is building the Cinema House on that plot or not.

**Mr. Speaker :** Prima facie there is no case for breach of privilege. The motion is ruled out of order.

---

## ADJOURNMENT MOTIONS

### DEMOLITION WITHOUT NOTICE, OF A HOUSE IN CLIFTON COLONY, LAHORE BY THE LAHORE IMPROVEMENT TRUST

**Mr. Speaker :** We will now take up adjournment motions. The first adjournment motion is from Khawaja Safdar. The Minister for Basic Democracies was to answer this.

**Minister for Basic Democracies** (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : I oppose this adjournment motion. The position about this area is that this has been notified under the provisions of the Town Improvement Act 1922, and in the area which has been notified under the provisions of this Act, no construction is allowed there. So, this house was constructed without any permission, and this was unauthorised construction.

Now, the demolition staff of the Lahore Improvement Trust noticed the unauthorised construction in this Scheme and a notice under section 78(2) of the Municipal Administration Ordinance 1960 was therefore issued on 12th April 1968, to the effect that unauthorised construction should be pulled down or removed within two days. This notice, according to the report of the Building Inspector, was pasted on the wall of the said unauthorised construction as nobody was willing to receive it.

In continuation of the notice, referred to above, as no compliance was made, another six-hour notice, under section 78(3) of the Municipal Administration Ordinance, was issued. This notice was also pasted on the wall of the House as nobody was willing to receive it.

**Khawaja Muhammad Safdar :** When was that notice issued ?

**Minister for Basic Democracies :** The first one was issued.....

**Khawaja Muhammad Safdar :** I have got the first one. I want to know about the second notice.

**Minister for Basic Democracies :** In continuation of the notice referred to above, as no compliance was made, another six-hour notice, under section 78(3) of the Municipal Administration Ordinance, was issued. This notice was also pasted on the wall of the house as nobody was willing to receive it. This was done on the 15th of April, 1968. A report was put up by the Building Branch to the Secretary who ordered demolition of the unauthorised construction on the 22nd of April, 1968. A portion of unauthorised construction was demolished by the Demolished Inspector on 26th April, 1968.

The Building Inspector again reported on 28th May, 1968, that the offender had again started the unauthorised construction on the said plot. A six-hour notice, under section 78(3) of the Municipal Administration Ordinance, was again issued on 30th May, 1968. The Secretary, on the 31st May, 1968, ordered that the demolition may be effected. The demolition, which was partial, was effected on 31st May, 1968 and not on 29th May. According to the report of the Building Inspector, the demolition could not be completely carried out because of the intervention of the offender and other people including the staff of the school of which the offender is the Headmistress. This, however, was not the only demolition carried out on that day as another unauthorised house was demolished in the neighbourhood. This indicates, of course, that the action was taken in the ordinary administration of law. The position is that the owners of land in that area which has been notified under a scheme which is by this time known by the name of Two-Thousand-Acre Kacha Multan Road Scheme.....

**Malik Muhammad Akhtar :** Point of order. May I ask the Minister whether it is a fact that over ten thousand unauthorised constructions exist in that area ?

**Mr. Speaker :** The Question Hour is already over.

**Minister for Basic Democracies :** So far as my information goes, four or five months back some people came to say that their houses had been demolished but now the position is that we cannot permit the breach of law on the grounds, which the law has taken into consideration while passing that notification, because this is ultimately to the over-all benefit of the people that that area should be developed in a planned manner. If we notify the area and prepare the plan but in between this time if new construction comes up then the planned development of the town in that area is not possible. Ultimately, the general public is going to suffer and I feel this would be misplaced sympathy if we would like that one individual should be helped at the cost of the general public. So, my submission is that all these actions have been taken in the ordinary

administration of law. A notice was given and if somebody would not be ready to receive it then the law provides that it should be pasted at the House. If we leave it to the person that he refuses to receive the notice and it is considered that there is no notice then nothing would be possible because in that way the law cannot be complied with. The law was complied with but when they refused to receive the notice it was pasted on the wall and then, according to the law, this action was taken.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - جو واقعات محترم وزیر صاحب نے ارشاد فرمائے ہیں جہاں تک میری اطلاع ہے وہ درست نہیں ہیں - مسز بشیر ہیڈ مسٹریس وحدت کالونی گورنمنٹ پائلٹ گرلز ہائی سکول کو اس وقت تک کوئی نوٹس نہیں ملا - میں نے یہ عبارت لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کی اپنی فائل سے پڑھی ہے جو مسز بشیر کے وکیل نے بطور وکیل وہاں جاکر اس فائل کا مطالعہ کرنے کے بعد وہاں سے نقل کی ہے اور مجھے دکھائی ہے - میں ایک نوٹس کی رپورٹ پڑھتا ہوں جو سیکشن (۳) ۷۸ کے تحت ۶۸-۷-۲۰ کو جاری کیا گیا - ان کے بھائی نے نوٹس لینے سے انکار کردیا - سٹاف کے عملہ کو گالیاں دیں - حالانکہ ان کا عملہ جس مکان پر گیا اس مکان کے قریب ہی وحدت کالونی گرلز ہائی سکول ہے جہاں مسز بشیر ہیڈ مسٹریس ہیں وہ وہاں آسانی سے تعمیل کرا سکتے تھے - جناب والا - دوسری بات یہ ہے کہ یہ نوٹس بھی غلط ہے اس نوٹس کو سیکرٹری صاحب کی جانب سے جاری کیا گیا - ظاہر ہوتا ہے مگر اس پر صرف ان کی مہر ہے دستخط نہیں ہیں -

مسٹر سپیکر - کیا legal interpretation کی بناء پر آپ کا خیال کہ یہ نوٹس خلاف قاعدہ ہے کیونکہ اس پر سیکرٹری کے دستخط ہونے چاہئیں - یا ویسے آپ کا خیال ہے کہ یہ جاری ہی نہیں ہوا -

خواجہ محمد صفدر - میں سمجھتا ہوں یہ جاری ہی نہیں ہوا - یہ ساری کارروائی جعلی ہے اور عناد کی بناء پر کی گئی ہے - عناد یہ ہے جناب والا کہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے ایک اے - ایس - آئی خالد رشید ہیں - ٹرسٹ کی اپنی پولیس بھی ہے - شاید وہ deputation پر ہوں گے - مسٹر

خالد رشید کے کہنے کے مطابق ایک استانی صاحبہ صغرا بیگم ان کی رشتہ دار ہیں یہ استانی صاحبہ وحدت کالونی گرلز ہائی سکول میں بطور ٹیچر کام کرتی تھیں - یکم اپریل کے آخر میں جب نوٹس جاری کیا گیا ہے - مسٹر خالد رشید ہیڈ مسٹریس کے پاس آئے اور انہیں کہا کہ بی - اے کے امتحان ہونے والے ہیں اس استانی کو کسی سنٹر میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لگانے کی سفارش کر دیں - ہیڈ مسٹریس نے انتظامی معاملات کو سامنے رکھتے ہوئے سفارش کرنے سے انکار کر دیا - ۲۷ مئی سے گورنمنٹ نے اس استانی کا تبادلہ کسی اور سکول میں کردیا - اگرچہ وہ دوسرا سکول لاہور ہی میں ہے - خالد رشید صاحب پھر ہیڈ مسٹریس کے پاس گئے اس استانی کو لے کر اور ان سے کہا کہ دیکھئے اسے فارغ نہ کیا جائے - ہیڈ مسٹریس نے کہا میں یہ کیسے کر سکتی ہوں مجھے تو اپنے محکمہ کی جانب سے حکم ہے لہذا میں اسے فارغ کروں گی چنانچہ ۲۹ مئی کو انہوں نے اس استانی کو فارغ کردیا - یہ تقریباً ۱۱ بجے کا واقعہ ہے جب وہ استانی اور مسٹر خالد رشید ہیڈ مسٹریس کے دفتر سے واپس آئے - مسٹر خالد رشید نے وہاں سے واپس آتے ہوئے ہیڈ مسٹریس سے کہا کہ میں آپ سے سمجھ لونگا - اس کے بعد ۲۹ مئی سے ۳۱ مئی تک دو دن میں یہ تمام واقعات ہو گئے - ۳۰ تاریخ کو بلڈنگ انسپکٹر Demolition کی رپورٹ بھی تحریر کر دی - تمام کے تمام عملہ نے جس تیزی کے ساتھ کارروائی کی اس عجلت کے ساتھ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے کبھی کسی اور جگہ کارروائی نہیں کی - سیکرٹری صاحب کے دستخطوں کے بغیر ۳۰ تاریخ کو مکان گرانے کا نوٹس جاری کیا گیا - ۳۱ تاریخ کو ہیڈ مسٹریس صاحبہ اپنے سکول میں موجود ہیں مگر ان کو اطلاع نہیں دی جاتی جو عملہ وہاں مکان گرانے کے لئے جاتا ہے - اس کے ہمراہ وہ اے - ایس - آئی صاحب بذات خود سفید کپڑوں میں موجود ہیں - وردی میں نہیں - اور اس مکان کی حالت کیا بنا دی گئی ہے -

یہ ان کی اپنی رپورٹ ہے ۔ کوٹھی کے تمام کمروں کے لنٹر مسمار کر دئیے گئے ہیں ۔ تمام دروازے اور کھڑکیاں اکھاڑ کر توڑ دی گئی ہیں ۔ باہر کی چار دیواری کو مسمار کر دیا گیا ہے ۔ ابھی کام جاری تھا کہ مالکہ موقع پر آ گئیں ۔

جناب والا ۔ یہ کہتے ہیں کہ ابھی کچھ عمارت گرانی باقی تھی ۔ اس مکان کی کھڑکیاں ٹوٹی ہوئی ہیں ۔ شیشے ٹوٹے ہوئے ہیں ۔ چار دیواری بھی گرائی گئی ہے ۔ وہ اس موقع پر آئی اور اس نے آکر منت سماجت کی اور دوسرے لوگوں نے بھی اے ۔ ایس ۔ آئی صاحب کی منت سماجت کی کہ تمام مکان کو نہ گرایا جائے ۔ وہ بچاری دوڑ دھوپ کر کے چیئرمین امپرووومنٹ ٹرسٹ کے پاس گئی ۔ اس کا سارا مکان ملبے کی صورت اختیار کر گیا ہے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس علاقے میں جیسا کہ ملک اختر صاحب نے کہا ہے کہ اس سکیم میں دس ہزار مکان بن چکے ہیں ان میں کچھ کچے ہیں اور کچھ پکے ہیں ۔ گرانے کے لئے صرف ایک مکان ہی خاص طور پر کیوں منتخب کیا گیا تھا ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ آپ فائل منگوا کر دیکھیں ۔ یہ ساری کارروائی ۳۰ کو ہی مکمل کی گئی ہے اس میں اتنی عجلت محض ہیڈ مسٹریس صاحبہ کو انتقام کا نشانہ بنانے کے لئے کی گئی ہے ۔ وزیر صاحب کی اطلاع درست نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ میں پھر نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرونگا کہ یہ ساری کارروائی اس بزرگ کی ہے جسے خالد رشید اے ۔ ایس ۔ آئی کہتے ہیں ۔ یہاں کسی افسر کی ناراضگی مول لینا بڑی مصیبت ہے ۔

**Mr. Speaker :** I would like to see the file in this respect.

**Minister for Basic Democracies :** Which day, Sir ?

**Mr. Speaker :** Any day; I think we should defer it till 12th of this month.

فائل کل بھجوا دیں ۔

خواجہ محمد صفدر - ۱۲ تاریخ کی صبح کو دیکھ لیں گے -

مسٹر سپیکر - آپ فائل بھجوا دیں -

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ - صرف فائل ہی بھجوانی ہے -

Would it be discussed in the House ?

خواجہ محمد صفدر - اس روز discuss بھی کر لیں گے -

**Mr. Speaker :** I am defering it till 12th; meantime the Minister should please send the file to me.

**Minister for Basic Democracies :** Sir, I can send the file even today but will it be coming before the House, because on the 12th there will be general discussion on the budget ?

**Mr. Speaker :** No that would not be.

**Minister for Basic Democracies :** The position is that I am not trying to avoid it. Anyhow, I will send the file.

---

EXECUTION OF FOUR PERSONS UNDER THE SENTENCE OF DEATH PASSED BY SOME MALIKS OF DARRA ADAM KHEL

**Mr. Speaker :** Next motion now; Minister for Revenue had to reply to that.

**Minister for Revenue** (Khan Ghulam Sarwar Khan) : Sir, I had submitted the other day that the information given in the paper is wrong.

جناب والا - حقیقت یہ ہے کہ درہ آدم خیل میں دو پارٹیاں تھیں اور وہ دونوں مفرور پارٹیاں تھیں - وہ آپس میں ایک دوسرے سے الجھ گئیں اور ایک دوسرے پر فائرنگ کی - ایک طرف سے چار آدمی اور دوسری طرف سے دو آدمی مارے گئے - یہ فرماتے ہیں کہ ملکوں نے اجازت دی ہے کہ تم باقی آدمیوں کو قتل کردو - ایسا نہیں ہو سکتا ہے - ٹرائبل ایریا میں ایسی واردات نہیں ہو سکتی ہے - اور نہ ہوئی ہے - وہاں یہ قانون اور قاعدہ نہیں ہے اور نہ وہاں رواج ہے کہ قاتلوں کو مقتول کے لواحقین کے حوالے کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - ملکوں نے سزائے موت تو کسی کو نہیں دی ہے -

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میرے ہاتھ میں روزنامہ 'مشرق' ہے یہ ٹرسٹ کا اخبار ہے اور یہ معتبر اخبار ہے . . .

**Mr. Speaker:** But this is not as reliable as the statement of the Minister.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں وزیر صاحب نے اصل حالات معلوم کرنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی ۔ ۲ جون کو جو واقعات کئے گئے تھے وہ درست نہیں یا جو آج واقعات بیان کئے گئے ہیں یہ درست ہیں ؟ اس روز وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ دونوں پارٹیاں مفرور تھیں یہ غلط ہے ۔ جس آدمی نے ان چاروں آدمیوں کو بلوایا وہ بھی محلہ ڈھکی دالگراں کا رہنے والا ہے ۔ وہ آدمی وہاں سے بلوائے گئے کہ زمین کا تنازعہ ہے اسے طے کر لیا جاوے ۔ مکرم خان نے اپنے بھائی کے داماد شاہ زمان کو پیغام بھیجا کہ وہ یکم جون کو درہ آدم خیل آئیں تاکہ شیخ سعد الدین کی چھوڑی ہوئی جائیداد کی وراثت کا فیصلہ ہو سکے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ ڈپٹی کمشنر کی ٹیلیگرام پڑھ کر سناتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ اسکے متعلق یہ ہے (میں ان چار آدمیوں کے قتل یا ان دو آدمیوں کے قتل کے متعلق نہیں کہتا) بلکہ جیسا کہ اس اخبار کے تراشے سے ظاہر ہے ہمارے ملک میں قانون کی حرمت قطعی طور پر ختم ہو چکی ہے ۔

> ''اسی جھگڑے کے دوران مکرم خان دکان سے بھاگ کر باہر نکل آیا اور اس نے دکان سے نکلتے ہی دکان کے دروازے بند کر دیئے اور ان چار آدمیوں کو مقید کر کے قبائلیوں کو اکٹھا کر لیا ۔ قبائلیوں کی ایک کثیر تعداد نے مسلح ہو کر دکان کے دروازے کھلوائے اور پانچوں

افراد سے جن میں گل عظیم بھی شامل تھا
اسلحہ رکھوا لیا اور ان کے ہاتھ پیر باندھ کر
انہیں دوبارہ بند کردیا ۔ اسی دوران علاقے کے
ملکوں کو جمع کیا گیا ۔ جنہوں نے مکرم خان
سے تمام واقعات سن کر یہ فیصلہ دیا کہ چونکہ
دونوں مرنے والے اسکے آدمی تھے جو قبائلی
علاقہ میں پناہ لے چکے تھے لہذا مکرم خان خود
انکے قاتلوں کو قتل کر دے ۔ مکرم خان نے اس
فیصلے کو بخوشی تسلیم کیا اور اس نے سینکڑوں
افراد کی موجودگی میں شاہ زمان ۔ گل زمان ۔
محمد زمان ۔ اور حبیب اللہ کو یکے بعد دیگرے
بندوق سے فائر کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا ۔
اور مقتولین کی لاشوں کو بندوق کے بٹ مار مار
کر مسخ کر دیا ۔ شاہ زمان کی لاش کی تو اتنی
بے حرمتی کی گئی کہ اسے پہچانا نہ جا سکتا
تھا ۔ پھر ان کی لاشیں ایک ٹرک میں لاد کر
پشاور واپس بھیج دی گئیں''

اس خبر کی تردید آج تک جہاں تک میرے علم میں ہے نہیں ہوئی ہے ۔ کم از کم اسکی تردید تو ہوتی ۔ اگر یہ واقعات درست نہیں تھے تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکی تردید ہونی چاہئے تھی ۔

وزیر مال ۔ میں وہ ٹیلیگرام پڑھ کر سنا دیتا ہوں ۔

"This is incorrect. No death sentence was passed by any Malik in Darra Adam Khel. No Malik or any Jirga had the authority to award a death sentence. Consequently the question of 4 persons being shot as a result thereof does not arise. No dead body was mutilated. In actual fact, two groups of proclaimed offenders belonging to District Peshawar who had previous enmity between them fired at each other in Darra Adam Khel, the tribal territory, with the result that two persons from one group and 4 persons from the other group were killed."

**Mr. Speaker**: It has been denied by the Minister for Revenue that no sentence was passed by any Malik in Darra Adam Khel. The motion is ruled out of order.

---

FAILURE OF GOVERNMENT TO MAINTAIN THE SUPPLY OF DRINKING WATER TO GOVERNMENT GIRLS HIGH SCHOOL, CHAUBURJI GARDENS ESTATE, LAHORE

**Mr. Speaker**: Next motion by Mr. Hamza and Minister for Education to reply to that.

**Minister for Education** (Mr. Muhammad Ali Khan): Sir, there are two schools in Chauburji Gardens Estate, one the Government Girls High School and the other Government Boys High School. Water to the Girls School is supplied from the Tubewell installed in the Chauburji Gardens Estate. Water is supplied for 24-hours, *i.e.* round the clock, from this tubewell. Drinking water is supplied to the Boys School from the tubewell installed in the Poonch House Staff colony. There is great rush in that area. The supplying hours for drinking water there are from 4.00 a.m. to 9.00 a.m in the morning and 11.00 a.m. to 2.00 p.m. and then from 4.00 p.m. in the evening to 9.00 p.m. at night. To meet the requirements during off-hours, a special tank has been built in the School which has a storage capacity of about 800 gallons. There are also two hydrants on playing fields for irrigation purposes. There are three bath-rooms in the School. The boys usually go and take water from water hydrants which are installed in those grounds. Out of the three bath-rooms, two had been turned into godowns by the staff and the third was being used by the members of the staff, restricting the boys to use it. But now instructions have been issued to the Headmaster and the members of the staff to remove the godowns from the two bath-rooms so that the boys may be able to take water from the taps which are being fed from the tank. The two water hydrants which are situated in the grounds, get direct connection, and during flow-hours, water can be had from there. When water stops coming from the main, then there is no water left in these two water hydrants and the boys usually go to the two bath rooms, but those rooms were turned into godowns.

**Mr. Speaker**: What is the position now ?

**Minister for Education**: The position now is that the staff has been asked to remove the godowns from the two bath rooms to enable the boys to use them for drinking water. The position of water supply, therefore, is regular as far as tubewells are concerned.

**Mr. Speaker**: Have they vacated the bath rooms or not ?

**Minister for Education**: Sir, instructions have since been issued. Actually, this adjouroment motion was to be answered by the Minister for

Communications and Works; he is not here and he had asked me to reply on his behalf. So these are the facts which I have placed before you. The instructions have been issued to the Headmaster to get those two bath-rooms vacated. The tanks are there and whenever there will be any scarcity of water, that will be made good.

**Mr. Speaker:** Is the Member satisfied with this statement?

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - یہ سکول لاہور ہی میں واقع ہے اور اس میں صبح اور شام کی شفٹوں میں ۱۴۴۲ طلبا تعلیم پاتے ہیں اور میری معلومات کے مطابق وہاں پر پانی کا نل تو موجود ہے لیکن اس میں پانی نہیں ہے - حالانکہ شدید گرمی ہے لیکن پھر بھی ان کو پینے کا میسر نہیں آتا اور قرب و جوار میں رہنے والے ان کو پینے کیلئے پانی نہیں دیتے -

**Mr. Speaker:** Any how now arrangements have been made.

مسٹرحمزہ - ان کی مہربانی ہے - ویسے میں یہ عرض کر دوں کہ میری معلومات اخبار کی اطلاع پر مبنی نہیں ہیں بلکہ میں ذاتی طور پر اس واقعہ سے آگاہ ہوں اور وہاں کے لوگوں نے بھی مجھے اسکے متعلق بتایا تھا جو کہ میں نے اس ایوان کی خدمت میں پیش کی ہیں -

**Mr. Speaker:** The motion is not pressed.

---

DEMOLITION OF A LARGE NUMBER OF HOUSES BY THE MUNICIPAL COMMITTEE, OKARA (DISTRICT SAHIWAL) WITHOUT PROVIDING ALTERNATIVE ACCOMMODATION.

**Mr. Speaker:** Next—264 Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ - میں پیش کر چکا تھا -

**Minister for B.D. & Local Government** (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): I oppose it. Sir, this does not pertain to a single specific matter. My friend has mentioned in the adjournment motion that he wants to discuss a matter which is important and of recent occurrence, namely the demolition of a large number of houses; most of which were built by the refugees since after independence; by the Municipal Committee Okara, District Sahiwal without providing the occupants with alternate accommodation which has caused dismay to the ejected persons and has also generated a wave of resentment among the public of the town.

**Mr. Speaker :** The motion does not relate to a single specific matter. It is ruled out of order.

No : 265—Malik Muhammad Akhtar.

(*interruptions*)

خواجہ محمد صفدر - اس میں بعض ایسے مکانات بھی ہیں جن کو ہندو تعمیر کر کے گئے تھے لیکن انہوں نے ان کو بھی گرا دیا ہے -

**Minister for B.D. :** I may tell you, Sir, that alternate accommodation has been provided.

**Mr. Speaker :** Alternate accommodation has been provided?

**Minister for B.D. :** We have given alternate accommodation and this action has been taken at four places. At some places it is 3 to 3½ marla per family while at others it is 3 to 5 marlas. They will now be in a position to construct houses on legally and officially allotted land and there will be nobody to disturb them.

---

NOTICES OF TERMINATION OF SERVICES SERVED ON 53 CLERKS OF THE OFFICE OF THE D.C. MUZZAFFARGARH.

**Mr. Speaker :** No : 265.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely 53 clerks working in the office of Deputy Commissioner, Muzaffargarh have been served with notices of termination of service. The news relating to the illegal notice of termination of service has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

**Minister of Revenue & Rehabilitation** (Khan Ghulam Sarwar Khan) : Sir, it is opposed on the ground that it is not a matter of urgent public importance. The reason being that these posts were created for one year with effect from the 1st of July last year. This period has expired. The Deputy Commissioner approached the Government for the continuance of these jobs and efforts were made with the Finance Department to sanction these posts but the Finance Department refused. As these posts were for one year and we could not persuade the Finance Department to sanction these posts for a further period we could not help them.

**Mr. Speaker :** Was this clarified at the time of their appointment?

**Minister of Revenue :** They were informed that these posts were for one year. They were appointed for the collection of Government dues?

**Mr. Speaker:** Does the Member press the motion?

**Malik Muhammad Akhtar:** In veiw of the statement made by the Minister the motion is not pressed.

**Mr. Speaker:** The motion is not pressed.

---

## ORDINANCES

### THE WEST PAKISTAN TRADE UNIONS ORDINANCE, 1968

*(resumption of discussion)*

**Mr. Speaker:** The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Trade Unions Ordinance, 1968. Yes, Malik Muhammad Akhtar.

**Minister of Labour** (Malik Allah Yar Khan): Sir, before we resume discussion on the amendment I would beg leave of the House to permit me to move a verbal change in this amendment. The amendment which I moved yesterday for substituting Section 29. In sub-section (*a*) of Section 29 (1) I want to delete the word 'and' in the end.

**Mr. Speaker:** So your amendment before the House is without this word "and".

**ملک محمد اختر (لاہور-۲)** - جناب صدر - آپ ملاحظہ فرمائیں اگر جناب وزیر محنت کی ترمیم منظور یا نامنظور ہو جاتی ہے تو اس کی بنیاد پر ہماری کم و بیش بائیس ترامیم کو خلاف ضابطہ قرار دیاجائیگا - اور آپ اس دفعہ کی اہمیت کا بھی اندازہ کریں کہ اس پر میں نے اور میرے رفقائے کار نے بیس سے زائد ترامیم تجویز کی ہیں - تاہم اس امر کے پیش نظر کہ ہم نے آج اس ہنگامی قانون پر بحث کو ختم کرنا ہے - میں کوشش کروں گا کہ اس زیر بحث ترمیم پر مختصر ترین تقریر کروں - بایں ہمہ اس ترمیم کی اہمیت سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا -

جناب سپیکر - در اصل یہ ایک ایسی ترمیم ہے کہ جسکے ذریعے اس شخص کے لئے prescribe, disqualification کی گئی ہے جسے کہ ٹریڈ یونین کا عہدیدار منتخب ہونا ہے - پیرا (*a*) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کو Industrial Disputes Ordinance, 1959 کے تحت کسی misconduct کا مرتکب قرار دیا گیا ہو یا اس مغربی پاکستان کے صنعتی

تنازعات کے آرڈیننس مصدرہ ۱۹۶۸ء کی دفعات ۳۰ اور ۳۱ کے تحت misconduct کا مرتکب قرار دیا جائے تو اس شخص کو کسی عہدے کے انتخاب کے سلسلے میں نااہل قرار دیا جائیگا ۔

جناب والا ۔ سابقہ دفعہ اور نئی دفعات یعنی ان دونوں قوانین میں قانونی ہڑتال اور unfair labour practices کے بارے میں جسکا scope اسقدر وسیع ہے کہ کوئی شخص اگر کسی بھی activity میں مصروف ہو یا وہ ٹریڈ یونین ازم میں مصروف ہو تو وہ انتخاب کے سلسلے میں نااہل قرار دیا جائیگا اور وہ انہی دفعات کے تحت نااہل قرار دئیے جائیں گے جن کا میں نے ابھی ابھی حوالہ دیا ہے ۔ اس unfair labour practices میں پانچ چیزیں شامل ہیں ۔

1. Coerce any employee to join any trade union,
2. Discriminate in any way against any employer in order to encourage or discourage the union members,
3. refuse to bargain collectively,
4. wage a strike or picket or force an employed person to join the strike,
5. intimidate and provoke a person not to work.

پھر اس قسم کی ایسی باتیں ہیں کہ وہ اکسائے کہ مزدور کام نہ کرے ۔ اب جناب والا ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ یہ چھوٹی چھوٹی سی باتیں ہیں ۔ اور ان کے لئے جناب والا misconduct کے لئے کسی بھی شخص کو مستوجب گردانا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ کچھ ایسی باتیں ہیں جن کا کچھ وزن ہے مثلاً اگر کوئی illegal strike کرے یا hunger strike کرے ۔ جناب والا ۔ دراصل unfair labour practices کی انہوں نے definition کو اس قدر vast کر دیا ہے کہ کوئی شخص بھی ان unfair labour practices کے sphere سے نہیں نکل سکتا ۔ اب جناب والا ۔ مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ یہ ان لوگوں کو بھی disqualify کر رہے ہیں ۔ جو عرصہ تین سال سے قبل انڈسٹریل Disputes آرڈیننس ۱۹۵۹ء کے تحت ایسی سزاؤں کا

مستوجب قرار دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں ۔ میں زیادہ لمبی بات نہیں کرونگا کہ ہمارے ملک میں گذشتہ چند برسوں میں ٹریڈ یونینزم جن حادثات اور جن تشدد کا شکار ہوئی ہے اس کے تحت کوئی بھی موجودہ عہدے دار نہیں رہا ۔ جس کو unfair پریکٹس کا مجرم نہ گردانا جا سکے ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے وقت ہماری یہ حالت تھی ۔ کہ ہمیں ۴۹۱ کاٹن فیکٹریوں میں سے ۱۶ فیکٹریاں دست یاب ہوئیں ۔ بقایا ہندوستان میں رہ گئیں اور اس طرح ہمیں ۱۶۰ شوگر فیکٹریوں میں سے نو شوگر فیکٹریاں ملیں ۔ اور ۹۸ سیمنٹ فیکٹریوں میں سے پانچ سیمنٹ فیکٹریاں پاکستان کے حصے میں آئیں ، اور اس کے علاوہ آئرن سٹیل ملز ہمارے حصے کوئی نہ آئی ۔ اور جناب والا ان میں جو کل ورک مین تھے ۔ تو ان کی تعداد ہندوستان میں ایک کروڑ تین لاکھ ۷۳ ہزار دو سو پچاس تھی ، ان میں سے صرف ۲۵ ہزار سات سو مزدور تھے جو باضابطہ رجسٹرڈ فیکٹری میں تھے ۔ یہ جناب والا کل employment پانچ ، چھ فیصد بنتی تھی ۔ اس طرح سے جناب والا پاکستان صرف زرعی ملک بن کر رہ گیا ، جس میں انڈسٹری نہ تھی ۔ تو جناب والا گذشتہ ۱۸ سال میں ہم نے جو ترقی کی ہے ۔ کیونکہ میں اس ترقی کو ۱۹۴۹ء سے سمجھتا ہوں ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۴۹ء تک انڈسٹری کے میدان میں کوئی قابل ذکر ترقی نہیں ہوئی ۔ تو جناب والا ان ۱۸ سالوں میں ہمارا جو سرمایہ تھا پرائیویٹ سیکٹر کا وہ کئی گنا بڑھ گیا ۔ اور اس میں کروڑوں بلکہ اربوں روپے کا اضافہ ہوا ۔ ہمارے مزدوروں کی تعداد کم و بیش ۱۰ لاکھ ہو گئی ۔ جناب والا اب آپ اندازہ فرمائیں ۔ کہ ان مزدوروں نے continuous struggle کے ساتھ اپنی ٹریڈ یونین کو بنایا ۔ یعنی میں یہ کہنا نہیں چاہتا ہوں ۔ کہ ٹریڈ یونین کو بہت ہی فروغ ہوا ہے لیکن یہ فروغ جو حاصل ہوا ہے ، اس کے لئے قربانیاں

دی گئیں ۔ جناب والا ۔ اس وقت جو کچھ آخری اطلاعات ملی ہیں ، اس کے مطابق ہماری چار بڑی یونینیں ہیں ۔

(۱) آل پاکستان فیڈریشن آف لیبر

(۲) پاکستان مزدور فیڈریشن

(۳) یونائیٹڈ ٹریڈ یونین فیڈریشن

(۴) ایسٹ پاکستان مزدور فیڈریشن

(I am sorry it is all Pakistan Labour Federation).

جناب والا ۔ یہ چار فیڈریشن ہیں ۔ اب ان مزدوروں نے یکے بعد دیگرے ہمیشہ کوشش کی اور جناب وہ اکثر نظر بند ہوئے ۔ اکثر انڈسٹریل کورٹ میں انہیں قرار دیا گیا ہے کہ وہ misconduct کا ارتکاب کر چکے ہیں ۔ اب جناب والا یہ اتنی سی frivolous ground پر illegal strike کا مرتکب ہو ۔ یعنی جناب والا اگر ایک سٹرائک ہوتی ہے ۔ اس میں دس ہزار مزدور سٹرائک کرتے ہیں ۔ اور اس سٹرائک کو غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے ۔ اور وہ مزدور ایک دن کے لئے غیر حاضر ہوتے ہیں ۔ تو اخبار میں آجاتا ہے کہ انہوں نے ہڑتال میں حصہ لیا ہے ۔ اب جناب والا اس definition کے تحت دس ہزار مزدور ہیں ۔ ان میں سے کوئی بھی office bearer نہیں بن سکتا ۔ اب جناب اس کے بعد دیکھیں کہ آگے یہ قرار دیا گیا ہے ۔ کہ کوئی شخص الیکشن کا اہل نہیں ہوگا ۔ جناب والا آگے یہ قرار دیا گیا ہے کہ

"he has been convicted of an offence involving moral turpitude, or for any act, prejudicial to the defence or security of Pakistan, or public order, and sentenced to imprisonment for a term of not less than 6 months, unless 3 years or such less period as Government may by notification in the Official Gazette specify in this behalf has elapsed from the date of expiration of the sentence.

جناب والا ۔ مجھے کہنے دیجئے کہ مزدوروں کی ٹریڈ یونین کی ہسٹری مشتاق احمد کے ساتھ ایک خطرناک اور زہریلا لفظ کمیونزم کا ہمیشہ لکھا جاتا رہا ہے اور چار فیڈریشن کے جو میں نے نام دیئے ہیں ۔ جناب لیبر منسٹر اور جناب فائننس منسٹر جو ٹریڈ یونین سے متعلقہ رہے ہیں ۔ ایک بھی لیبر لیڈر کا نام لیں جس کو نظر بند نہ کیا گیا ہو ۔ جناب والا ۔ آپ تو اس کی moral turpitude رکھیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ۔ آپ یہ بھی رکھیں کہ اُسے conviction ہوئی دو یا تین سال یا چھ ماہ کی ۔ اور آپ کچھ عرصہ کا وقفہ رکھ لیں کہ اس طرح وہ اہل نہیں ہوگا ۔ یہ قرار دینا کہ سیکوریٹی ایکٹ آف پاکستان کے تحت اور ایسی امتناعی دفعات کے تحت جو شخص کسی وقت بھی سزا کا مستوجب گردانا گیا ہو وہ ٹریڈ یونین کا office holder نہیں بن سکتا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے ان لوگوں کو جو اس وقت بھی اپنی تمام عمر جیلوں میں کاٹنے کے بعد انہوں نے ایک معتدل اور اعتدال پسندانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے ۔ اور آج بھی وہ حکومت اور مزدوروں کے درمیان negotiation کا کام کر رہے ہیں ۔ یعنی آپ reasoned ٹریڈ یونین لیڈر کو نکال کر raw and illiterate hands کو ٹریڈ یونین کی لیڈر شپ دے کر خون ریزی کو دعوت دے رہے ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں ۔ کہ اس سے بڑا ظلم اس ملک کے ساتھ ، ملک کی سالمیت کو خطرے میں ڈال رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ اگر آپ ان لوگوں کو جن میں سے ۹۰ فیصد میں ان لیڈروں سے معافی مانگتے ہوئے کہتا ہوں کہ وہ مزدوروں سے زیادہ حکومت کے ہاتھ میں کھیلتے تھے اور دراصل یہ قانون ان کو اپنے کئے کی سزا بھگتنے کے لئے بنایا گیا ہے ۔ اور آپ نے ان اپنے وفادار لیڈروں پر بھی اعتماد نہیں کیا ۔ جناب صدر ۔ ماسوائے تین یا چار ایسے لیڈروں کے جن کی حکومت سے ان بن ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمام

کے تمام لیڈر ایک اچھے پاکستانی کا رول ادا کر رہے تھے ۔ اور وہ مزدوروں اور حکومت کے درمیان رابطہ قائم کئے بیٹھے تھے ۔ لیکن اس دفعہ (۲۰) کے بعد ان کا سب دھندا ختم ہو کر رہ جاتا ہے ۔

اب جناب والا ۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا اور ایک restriction impose کر دی گئی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کے جو ۷۵ فیصد افراد میں سے افسر ہونگے وہ انڈسٹریز سے متعلق ہونگے ۔ اب مجھے بتائیے کہ ریلوے کے کیرج یا لوکو شاپ میں جو ٹریڈ یونین ہے اس میں اے یا بی یا سی کلاس کے قلی ہیں وہ اس اہلیت کے مزدور ہیں ۔ کیا وہ اپنے میں سے صدر یا سیکرٹری بنائیں گے ۔ ان کو اتنی اجازت ہے کہ وہ صرف ۲۵ فیصد باہر سے لے سکتے ہیں ۔ آپ کو چاہئے کہ Professional Leaders کو اجازت دیں کیونکہ یہ whole time job perform کرتے ہیں ہاں اگر ان کی activities پبلک interests میں نہ ہوں تو آپ ان کو علیحدہ کر سکتے ہیں ۔

age limit کے لئے جو provide کیا گیا ہے میں اس کے متعلق بات نہیں کرونگا وہ ۲۱ سال ہو یا ۲۵ سال ہو یہ چیز immaterial ہے ۔ اس کے بعد تیسری restriction یہ ہے ۔

"No person shall hold office in more than one registered Trade Union."

جناب والا ۔ اس طرح تو ٹریڈ یونین کی تبلیغ بند ہو جائے گی ۔ جو لوگ ٹریڈ یونین کے office holders ہیں وہ فیکٹریز میں جاتے ہیں اور مزدوروں کی ٹریڈ یونین کو sponsor کرتے ہیں encourage اور inspire کرتے ہیں ۔ ان کا ذاتی مفاد اس حد تک ضرور وابستہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ ملازم ہوتے ہیں اور وہ حقیقتاً ٹریڈ یونین میں believe کرتے ہیں ۔ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے حالات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ قید اور مختلف مصیبتوں نے ان کے ذہن کو اس طرح develop کر دیا ہے کہ

وہ دیانتداری سے یقین رکھتے ہیں کہ لیبر کلاس کے لئے قربانیاں دی جائیں اس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص ایک سے زیادہ رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کا عہدیدار نہیں بن سکتا ۔ یہاں پر پھر وہی لوگ نشانہ بنے ہیں ۔ جن پر پہلے ہی disqualification کے لئے قید ، نظر بندی اور ۷۵ فیصد اشخاص کی شرط لگا دی گئی ہے ۔ اب یہ کہتے ہیں کہ جو office holder ہو گا وہ ایک سے زیادہ ٹریڈ یونین کا office holder نہیں ہوگا ویسے ہی یہ اس کی spirit کے خلاف ہے.....

**Mr. Speaker :** Please be brief.

**Maik Muhammad Akhtar :** I will try to do so if you kindly allow me to rush up with it.

نمبر ۵ میں یہ قرار دیا گیا ہے ۔

> "Government may, on the grounds of security, by notification in the Official Gazette, prohibit any registered trade union in any industry connected with defence carried on by or under the authority of the Central Government....."

اب یہ اور بھی restriction لگا دی ہے ۔

> ".....from electing any person as its officer, who is not for the time being employed or connected with such industry."

یعنی public utility service انہوں نے بہت explain کر دیا ہے ۔ اس کے بعد یہ قرار دیا گیا ہے کہ حکومت کے جو sponsored ادارے ہونگے باہر کا کوئی شخص اس کا office holder نہیں بن سکتا ۔ آخری شق نمبر ۶ ہے اس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جس وقت یہ آرڈیننس enforce ہو جائے گا ۔ کوئی شخص اگر پایا جائے گا کہ اس نے کوئی جرم کیا ہے یا پہلے جو ۵ restrictions لگائی گئی ہیں ان کے مطابق disqualify کیا تھا تو اسے remove کر دیا جائیگا ۔

جناب سپیکر ۔ میں مشکور ہوں کہ مجھے تھوڑے سے وقت میں اظہار خیال کرنے کا موقع دیا ہے ۔

**خواجہ محمد صفدر ۔** آپ نے نصف گھنٹہ تقریر کی ہے ۔

ملک محمد اختر - normally اس پر دو گھنٹے بحث ہونی چاہئے یہ ایک ظلم ہے - مجھے ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں اور میں ان کی activities پر راضی نہیں ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے وہ جتنے خیر خواہ ہیں اتنے ہی مزدوروں کے ہیں اور ان کا جھکاؤ اکثر حکومت کی طرف ہوتا ہے - کیونکہ ان میں سے اکثر nominate ہوتے ہیں کوئی کسی کونسل میں تو کوئی انڈسٹریل ٹریبونل میں nominate ہوتا ہے - پھر بھی ہم ان کے وجود کو حکومت اور لیبر کلاس کے درمیان غنیمت سمجھتے تھے - اب ان کو ختم کرنا اس ٹریڈ یونینزم کو کم و بیش ۲۰۰ سال پیچھے پھینک دینا ہے -

**Minister for Labour :** With your permission I would like to make another change. I would like to substitute the word "has" in place of the word "is", occurring in line 3 of sub-section (3) of section 29.

**Mr. Speaker :** The word "is" occurring in line 3 of sub-section (3) of section 29 would be read as "has".

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) - جناب والا - اپنی گزارشات کی ابتدا میں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر محنت کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے اس نئی کلاز میں جو انہوں نے ترمیم کے ذریعہ اس کے گھناؤنے پن کو کم کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ اس میں دو چیزوں کو حذف کردیا ہے - پہلے اصل کلاز میں یہ تھا کہ اگر تین ماہ کے لئے کوئی مزدور کسی قانون کے تحت نظر بند رہا ہو تو وہ ٹریڈ یونین کے انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتا اب یہ جو تبدیلی کی ہے اس سے یہ پابندی اڑا دی گئی ہے - دوسری تبدیلی یہ ہے۔ کہ اصل سیکشن میں درج تھا کہ حکومت جب کسی عہدہ دار سے ناخوش ہو یا اسے نا پسند کرے تو اسے ہٹا دیا جائے اسے بدل دیا ہے - دونوں باتیں اصل سیکشن میں سے حذف کر دی ہیں - اور ترمیم کے بعد یہ سیکشن جس شکل میں موجود تھا اب اس شکل میں موجود نہیں - اس سے اس سیکشن کے گھناؤنے پن میں کچھ خوشگوار تبدیلی ہوگئی ہے۔ لیکن میں محترم وزیر محنت کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس سارے

سیکشن کو ترک کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔ میری دلیل یہ ہے کہ اس قسم کا سیکشن پہلے کسی قانون میں موجود نہیں تھا۔ ماسوائے اس کے کہ ۱۹۶۱ء میں ایک ترمیمی آرڈیننس کے ذریعہ مارشل لاء کے دوران ۱۹۲۶ء کے ٹریڈ یونین ایکٹ کو تبدیل کیا گیا۔ وہ تبدیلی اس حد تک نہیں تھی جس حد تک آج وزیر صاحب نے پیش کی ہے۔ دوسرے قانون کا حوالہ جو وزیر محنت کی جانب سے دیا جاسکتا ہے یہ ہے کہ مشرقی پاکستان نے ۱۹۶۵ء میں ایک ٹریڈ یونین ایکٹ پاس کیا تھا۔ وہ اس قدر گھناؤنا تاریک متشددانہ نہیں ہے جس قدر یہ قانون ہے۔ آخر مزدوروں پر جو ہمارے معاشرہ کا کمزور ترین جزو ہیں ایسی پابندیاں کیوں لگائی جاتی ہیں۔ پہلی پابندی یہ ہے کہ اگر Industrial Disputes Act کے تحت یا اس قانون کے تحت مزدور خلاف قانون ہڑتال کریں یا ہڑتال میں حصہ لیں یا مزدوروں کو ہڑتال پر اکسائیں تو یہ خلاف ضابطہ کارروائی کرنے کا ارتکاب ہے۔

**وزیر محنت** - جب وہ جرم ثابت ہو چکا ہو۔

**خواجہ محمد صفدر** - اور وہ جرم ثابت ہو کر اسے سزا مل چکی ہو تاکہ وہ آئندہ انتخاب میں حصہ نہ لے سکے۔ اور اس کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کہ دو سال انتخابات میں حصہ لے نہیں سکتا چار سال نہیں لے سکتا۔ یا دس سال تک حصہ نہیں لے سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ تمام عمر حصہ نہیں لے سکتا۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں اور بار بار میں عرض کر چکا ہوں کہ مجھے ان تینوں قوانین میں یعنی جو لیبر لاز ہم پاس کر رہے ہیں یا جو پاس کئے جا رہے ہیں ان میں مجھے وہ طریقہ بتا دیا جائے جس کے ذریعہ قانون کے مطابق اس صوبے میں ہڑتال کی جاسکے گی۔ جب کوئی ہڑتال قانون کے مطابق نہیں ہو سکے گی تو جو ہڑتال ہو گی وہ خلاف قانون ہو گی تو اس کے نتیجہ میں جن جن اشخاص کو سزا ملے گی وہ عمر بھر ٹریڈ یونین کے عہدے دار بننے سے نا اہل ہو جائیں گے۔ جناب والا۔ یہ بات ۱۹۲۶ء کے ایکٹ میں نہیں تھی

لیکن اسے اب ترمیم کے ذریعہ اس میں شامل کیا گیا ہے اور اگرچہ اس ترمیم کا یہ جزو یا حصہ مشرقی پاکستان کے قانون میں موجود ہے۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے دنیا کے کسی حصہ میں کسی قانون میں کوئی اس قسم کا سیکشن موجود نہیں ہے۔ دوسری بات جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی اخلاقی جرم میں چاہے تحفظ پاکستان یا دفاع ملک سے تعلق رکھتا ہو یا امن عامہ سے تعلق رکھتا ہو اگر چھ ماہ یا اس سے زیادہ سزا ہوئی ہے تو وہ تین سال تک سزا ختم ہونے کے بعد بھی کسی انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتا۔ جناب والا۔ میں آپ کی توجہ اور آپ کے توسط سے جناب وزیر محنت اور اس معزز ایوان کے ارکان کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ٹریڈ یونین کے عہدے دار نیشنل اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان سے زیادہ معتبر نہیں ہیں۔ اس کی شخصیت اس کی حیثیت ان بزرگوں سے زیادہ نمائندہ نہیں ہے۔ نیشنل اسمبلی کے تمام ارکان قومی اسمبلی میں اپنے حلقہ کی طرف سے نیابت کرتے ہیں اور صوبائی اسمبلی کے معزز ارکان صوبہ کی اسمبلی میں اپنے حلقہ کی نیابت کرتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا ہے کہ اگر کوئی ٹریڈ یونین ۱۰۰ مزدوروں پر مشتمل ہو تو کوئی شخص اس کا نمائندہ ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ یہاں انتخاب میں حصہ لینے کے لئے اس قسم کی پابندیاں لگا رہے ہیں کہ اگر کسی شخص کو تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت نہیں امن عامہ میں خلل ڈالنے کی وجہ سے نہیں دفاع پاکستان میں رخنہ ڈالنے کی وجہ سے نہیں تحفظ پاکستان میں خلل ڈالنے کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اخلاقی جرم میں دو سال یا دو سال سے زیادہ سزا ہوئی ہو تو اس صورت میں وہ انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتا۔ آپ ان بیچاروں پر جو پہلے ہی مرے ہوئے ہیں جو پہلے ہی نیم جان ہیں جن میں پہلے ہی قوت نہیں جن کی حیثیت صوبائی یا

مرکزی اسمبلی کے ارکان کے برابر نہیں اگرچہ اس قانون کے مطابق آپ نے ان کی حیثیت اونچی بنادی ہے یعنی ہماری پوزیشن ٹریڈیونین کے ایک عہدے دار سے نیچے چلی گئی ہے - یعنی اگر ہم ایک سال ۱۱ مہینے اور ۲۹ دن کی سزا پائیں گے پھر بھی انتخابات کے اہل رہیں گے - میں آپ کی توجہ صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبروں کے disqualification کے سلسلے میں آئین کے آرٹیکل ۱۰۳ کی طرف مبذول کراتا ہوں - لیکن مزدوروں کے لئے یہ سخت گیر سیکشن ہے اس سے ہم ٹریڈ unionism کو اس ملک میں پروان چڑھنے سے روک رہے ہیں - ان پر اس قسم کی پابندیاں عائد کر رہے ہیں جو کسی طور پر بھی درست اور جائز نہیں ہیں - جناب والا - یہ شق کبھی ۱۹۲۶ء کے ایکٹ میں نہیں تھی اور ۱۹۶۱ء کے قانون میں بھی یہ ترمیم نہیں تھی یعنی یہ پیداوار اس زمانے کی ہے جب کہ اس ملک میں لا قانونیت تھی میری مراد لا قانونیت سے یہ ہے کہ جب اس ملک میں مارشل لاء تھا - مارشل لاء کوئی قانون نہیں ہوتا اس لئے میں اس کو لا قانونیت کہتا ہوں۔ اس زمانے کے حکمرانوں کو شاید سابقہ قانون پسند نہ آیا ہو انہوں نے اس قسم کی پابندی عائد کر دی اور ۱۹۶۲ء کے بعد بھی ہمیں اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی خصوصاً جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کے ممبروں پر بھی ایسی کوئی پابندی نہیں ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ٹریڈ یونین کے عہدے داروں پر اس قسم کی پابندی عائد کی جائے - لیکن اس کے بعد انہوں نے اس ترمیم کے ذریعہ عمر بھر کی پابندی عائد کر دی ہے - مگر اس سے بھی زیادہ اعتراض مجھے یہ ہے کہ کوئی شخص ایک ٹریڈ یونین سے زیادہ ٹریڈ یونین کا عہدے دار نہیں بن سکتا یہ قید ۱۹۶۵ء کے مشرقی پاکستان کے قانون میں نہیں ہے اور یہ قید ۱۹۶۱ء کے ترمیمی آرڈیننس کے ذریعہ ۱۹۲۶ء کے ایکٹ میں نہیں شامل کی گئی تھی - یہ محض اور محض اس آرڈیننس کے ذریعے اس صوبہ پر عائد کی جا رہی ہے میں نہیں جانتا کہ اس کی کیا غرض

ہے ۔ غالباً اس سے ان کی خواہش یہ ہے کہ کوئی شخص اپنا اثر ونفوذ وسیع نہ کر سکے ۔ اس کی غرض یہ ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی شخص ایک دو تین یا چار ٹریڈ یونین کا عہدے دار ہو گا تو اس کا اثر وسیع ہو گا ۔ شاید ان کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص باقی نہ رہے جس کا تعلق مزدوروں کی انجمنوں کے ساتھ ہو ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مزدوروں کے مفاد کے خلاف ہے اگر ٹریڈ unionism اس ملک میں ہو گی اور ان کی لیڈر شپ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہو گی جو دیانتدار ہوں گے سمجھدار ہوں گے محب وطن ہوں گے تو یقیناً گورنمنٹ کے لئے یہ نفع بخش ہوگا اس صوبے کے لئے نفع بخش ہو گا ہم سب کے لئے نفع بخش ہو گا لیکن اگر اس قسم کی پابندیاں عائد کی جائیں گی تو نئے نئے لوگ ٹریڈ یونین پر قبضہ کریں گے جو ملک کے حالات سے بے خبر ہوں گے جو قوم کے حالات سے بے خبر ہوں گے جو صوبے کے حالات سے بے خبر ہونگے۔ جناب والا ۔ میں دانستہ طور پر کسی کی حب الوطنی پر شبہ نہیں کرتا کہ اس سے ملک کو نقصان پہنچے گا ۔ میں صوبے کے کسی رہنے والے دوست کو ملک کا دشمن نہیں تصور کرتا ۔ ہو سکتا ہے کہ مجھ سے بھی زیادہ دوسرے لوگ محب وطن ہوں گے مگر اس میں جو پابندی لگا دی گئی ہے وہ ازحد مضرت رساں ہے اس لئے اس کو یہاں سے حذف کردینا چاہئے۔ اس شق کے ذریعہ گورنمنٹ کو پانچواں مزید اختیار یہ ہے کہ وہ کسی ایسی صنعت میں جو مرکزی حکومت کے ماتحت چل رہی ہو جس کا دفاع سے تعلق ہو اس صنعت سے تعلق رکھنے والی ٹریڈ یونین کے آدمیوں کو حکم دے دے کہ فلاں آدمی کو وہ یونین اپنا عہدے دار منتخب نہیں کرے گی ۔

**وزیر محنت** ۔ بشرطیکہ وہ اس سے تعلق نہ رکھتا ہو ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ وہ ۲۵ فیصدی میں آئے گا ۔

**وزیر محنت** ۔ باہر کے لئے پابندی نہیں ۔ کسی باہر کے آدمی کو منتخب نہیں کرنا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر - یہ بھی غیر ضروری ہے کیونکہ یہ ایسی شرط ہے کہ کوئی ٹریڈ یونین ایسی نہیں جو ۲۵ فیصد باہر سے عہدیدار نہ رکھتی ہو - کیا وہ تمام غیر محب وطن ہیں اور ۷۵ فیصد والے زیادہ حب الوطن ہیں - ہم کیوں کسی کی حب الوطنی پر شک کریں ہم کیوں کسی شخص کو کہیں کہ فلاں مشکوک کردار کا مالک ہے اور فلاں شخص مشکوک کردار کا مالک نہیں ہے جبتک ہمارے پاس ثبوت نہ ہو کہ وہ شخص جس پر یہ پابندیاں مناسب خیال کیجائیں گی اگر اسکے خلاف کوئی ایسا طریقہ کار استعمال کیا جائے اور اسکے متعلق انڈسٹریل کورٹ ہی سے فتویٰ صادر کرا لیا جائے کہ اسکی حب الوطنی مشکوک ہے کہ یہ شخص اس ٹریڈ یونین کے لئے مفید نہ ہوگا تو پھر سمجھ میں آ سکتا ہے لیکن اسکے بغیر یہ اختیار دینا کسی طور پر مناسب نہیں ہے -

آخر میں جناب والا میں جناب وزیر محنت کی خدمت میں آئی - ایل - او کنوینشن ۸۷ کا حوالہ دیتا ہوں - ان تمام تر پابندیوں کو سامنے رکھتے ہوئے پھر وہ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ جو ہم نے بین الاقوامی وعدے کئے ہوئے ہیں کیا ہم ان کو پورا کر رہے ہیں - کیا ہم ان وعدوں سے انحراف تو نہیں کر رہے - میں جناب والا ۸۷ آرٹیکل کا (۳) آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں :-

1. "Workers' and employers' organisations shall have the right to draw up their constitutions and rules, to elect their representatives in full freedom, to organise their administration and activities and to formulate their programme."

2. "The public authorities shall refrain from any interference which would restrict this right or impede the lawful exercise thereof."

جناب والا - ہم نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ٹریڈ یونین پر کسی قسم کی پابندی نہیں عائد کریں گے اور ان کے اندرونی معاملات پر بھی کوئی پابندی عائد نہیں کریں گے - ان کو اپنے قواعد و ضوابط

اور ان کو اپنے قوانین بنانے کا پورا اختیار ہو گا ۔ اور انہیں اپنے نمائندے چننے کا بھی پورا پورا اختیار ہو گا اور ساتھ ہی ہم نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہماری گورنمنٹ کسی صورت میں بھی ان کے اختیارات میں مداخلت نہیں کریگی یعنی ان کو اپنے اختیارات کے استعمال کرنے سے نہیں روکے گی ۔ کیا یہی قانون اس بات کا کافی ثبوت نہیں کہ ہم نے اپنے اس ملک کے نہایت ہی پختہ وعدے سے انحراف کرنے کی مذموم کوشش کی ہے ۔ میں آخر میں صرف آرٹیکل ۸ پڑھوں گا :-

1. "In exercising the rights provided for in this convention workers and employers and their respective organisations, like other persons or organised collectivities, shall respect the law of the land."

2. "The law of the land shall not be such as to impair, nor shall it be so applied as to impair, the guarantees provided for in this Convention."

In this convention means Convention 87.

میں ان گذارشات کیساتھ نہایت ہی ادب سے جناب وزیرمحنت سے اور ان کی خدمت میں التجا کروں گا گزارش کروں گا کہ آپ ان تمام پابندیوں کو جنکی مثال کسی قانون میں نہیں ملتی اور مشرقی پاکستان میں بھی نہیں ملتی آپ ان پابندیوں کو کیوں روا رکھتے ہیں ۔ جب مارشل لاء نافذ ہوا تھا تو آپ کو علم ہے کہ چھوٹے چھوٹے جرم کی سزا ایک دم موت تھی اور اب آپ نے بھی قانون کو اسی حد تک سخت اور سنگین بنا دیا ہے اور مشرقی پاکستان کی حکومت نے بھی اس حد تک سنگین نہیں بنایا ۔ آج کل تو مارشل لاء نہیں ہے اور عام حالات ہیں اور آپ عام حالات میں بھی قانون کو مارشل لاء سے بھی زیادہ سنگین بنا رہے ہیں ۔ خدارا سوچئیے اور مزدور تحریک کے پنپنے میں آپ کی طرف سے ہمدردی ملنی چاہئے اور کوئی چیز ان کے راستے میں رکاوٹ ثابت نہیں ہونی چاہئے ۔ آپ کا شکریہ ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے میں خواجہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مزدور تحریک کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ۔ لیکن قانون میں اس بات کو مد نظر رکھا گیا ہے کہ سابقہ شق میں جو امور قابل اعتراض تھے ان کو ہٹا دیا گیا ہے ۔ انہوں نے ساتھ ہی یہ ضروری سمجھا کہ اس ترمیم میں جو کہ یقیناً پہلی شق سے بہتر صورت میں پیش کی گئی ہے اس پر بھی اعتراض کرنا ضروری سمجھا حالانکہ یہ شق قریب قریب وہی ہے جو مشرقی پاکستان کے ٹریڈ یونین ایکٹ میں بھی موجود ہے ۔

جناب والا ۔ اس ترمیم کے حصہ (الف) میں سب سیکشن ایک کے بارے میں ملک اختر صاحب نے فرمایا ہے کہ چونکہ موجودہ قانون کے تحت کسی ہڑتال کو قانونی تصور نہیں کیا جاتا اس لئے جو بھی ہڑتال کیجائے گی وہ غیر قانونی ہوگی اور جو کریگا وہ غیر قانونی ہڑتال کرنے کا مرتکب تصور کیا جائیگا ۔ تو اس دفعہ کے تحت پابندی عائد کیجائیگی کہ کوئی مزدور کسی یونین کا عہدہ نہیں سنبھال سکے گا ۔ یہ رجسٹرار کے اختیار میں بات نہیں ہے اور یہ حکومت کے اختیار میں بات ہے کہ وہ کسی کو ہڑتال کیوجہ سے ہٹا دے ۔ صنعتی عدالت کو اختیار ہے کہ وہ دیکھے کہ آیا کسی غیر قانونی ہڑتال میں مزدور لوگ ملوث ہونیکے مرتکب تو نہیں ہوئے ہیں اور اس کا بعد میں فیصلہ صادر کیا جائیگا ۔ تو جناب والا یہ اختیارات عدالت کے پاس ہیں نہ کہ حکومت کے کسی اہلکار کے پاس ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں کسی ناانصافی کا کسی ٹریڈ یونین کے عہدے دار کیساتھ ہونا ممکن نہیں ہے ۔ پھر جناب والا اس سب سیکشن (ا) کے حصہ (ب) کے بارے میں اعتراض فرمایا گیا ہے کہ کوئی ایسا شخص بھی کسی انجمن کا عہدے دار نہیں بن سکتا جو کہ کسی اخلاقی جرم یا گراوٹ کا مرتکب ہوا ہو یا اس کو تحفظ پاکستان یا امن عامہ کے کسی

جرم میں سزا ملی ہو لیکن جناب والا یہ ساتھ ہی شرط لگا دی گئی ہے کہ وہ سزا کم از کم چھ ماہ سے کم نہ ہو اور کہ وہ سزا کے پورا ہونے کے بعد تین سال تک کسی انجمن کا عہدے دار نہیں بن سکتا ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے بھی ایک شق موجود تھی مجھے افسوس ہے کہ خواجہ صاحب نے اس کی اہمیت اور افادیت کو سمجھنے کی زحمت گوارا نہیں کی ۔ بہر حال اس ترمیمی شق کو یہاں رکھنے کی یہ منشاء اور غرض و غایت نہ تھی کہ انجمن سازی پر کسی قسم کی پابندی عائد کیجائے یا انجمن سازی کے فروغ میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کیجائے ۔ فی الحقیقت انجمن کے تمام ایسے عناصر جو انجمن سازی میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں ان کو دور کرنے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس شق کے ذریعے پابندی عائد کر دیجائے ۔ میں ایک اور بات کہنی چاہتا ہوں کہ سابقہ قانون اور موجودہ قانون میں ایک شق وہ ہے یعنی ایک حق جو کسی شخص کو دیا گیا عہدے دار بننے کے لئے وہ یہ ہے کہ کسی انجمن کے عہدے داروں کے انتخابات میں ۲۵ فیصد وہ اشخاص حصہ لے سکتے ہیں جو کہ اس انجمن سے تعلق نہ رکھتے ہوں یا بہت سے ایسے لوگ جن کو ہم پیشہ ور مزدور رہنما کہتے ہیں جو ٹریڈ یونین کے ممبر نہیں لیکن جناب والا انہوں نے پچھلے ۱۰ / ۱۵ سالوں میں مزدور انجمنوں کی بے پناہ خدمات سر انجام دی ہیں اور ایمانداری کے ساتھ ان کی رہنمائی میں حصہ لیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے نہایت ایمانداری کے ساتھ اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کی ہے ۔ اس کا جناب والا مجھے بھی اعتراف ہے اس ہاؤس کو بھی اعتراف ہے اور اس ایوان کے تمام اراکین کو بھی اعتراف ہے کہ اس امکان کو جھٹلایا نہیں جا سکتا ۔ اس ترقی

کے بعد جب کہ مزدوروں کی تعداد آئے دن اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے - صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ صنعتی اداروں میں مزدور انجمنوں کا قیام عمل میں آ رہا ہے اور ان میں ایسے عناصر شامل ہو رہے ہیں جن کا بلا واسطہ اس کے ساتھ تعلق نہیں ہے - وہ صرف پیشہ ور مزدور لیڈر ہونے کی وجہ سے ایسی انجمنوں کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں اور انہیں وہاں سے تنخواہ دی جاتی ہے - اس صورت میں ہم اس امکان کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ بعض حالات میں ایسے اشخاص جو کہ خود غرض ہوں - میں مانتا ہوں کہ ان کی تعداد کم ہو گی - مگر اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ان انجمنوں میں ایسے لوگ شامل ہو سکتے ہیں جو اپنے مفاد اور اپنی اغراض کے لئے مزدور انجمنوں اور ان کے اراکین کے مفادات کو قربان کر دیں - اگر یہ پابندی عائد کی گئی ہے تو صرف اس لئے - آپ یقین کیجئے میں ایمانداری سے کہتا ہوں - تا کہ مزدور انجمنوں کو فروغ ہو اور انہیں زیادہ تقویت ملے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان کے عہدے دار ایسے اشخاص منتخب ہوں جو صحیح معنوں میں دیانتدار اور ایماندار ہوں تا کہ مزدور انجمنیں صحیح معنوں میں ترقی کر سکیں - جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ اقدام مزدور انجمنوں کے فروغ میں رکاوٹ نہیں ہے بلکہ ان کو استحکام اور تقویت بخشنے کے مترادف ہے اس لئے میں جناب قائد حزب اختلاف اور ایوان کے تمام اراکین کی خدمت میں یہ گذارش کرونگا کہ وہ اس ترمیم کو قبول کر لیں -

**Mr. Speaker :** The question is :

> That for section 29 of the Ordinance, the following be substituted :—
>
> "29 (1) No person shall be elected as an officer of a registered trade union, who—
>
> (*a*) has at any time within the preceding 3 years, been convicted of an offence under this Ordinance

or under section 23 or section 24 of the Industrial Disputes Ordinance, 1959 (Ordinance, LVI of 1959), or under section 30 or section 31 of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968;

(*b*) has been convicted of an offence involving moral turpitude, or for any act, prejudicial to the defence or security of Pakistan, or public order, and sentenced to imprisonment for a term of not less than 6 months unless 3 years or such less period as Government may by notification in the Official Gazette specify in this behalf has elapsed from the date of expiration of the sentence.

(2) A registered Trade Union, shall elect not less than 75 per centum of the total number of its officers, from amongst the persons, who are for the time being employed or engaged in the industry with which the Trade Union is connected.

(3) No person shall be elected as an officer of a registered Trade Union who has not—

(*a*) in case he is employed or engaged in the industry with which the Trade Union is concerned atttained the age of 21 years ; and

(*b*) in any other case, attained the age of 25 years, and is a paid full time Trade Union Worker.

(4) No person shall hold office in more than one registered Trade Union.

(5) Government may, on the grounds of security, by notification in the Official Gazette, prohibit any registered trade union in any industry connected with defence carried on by or under the authority of the Central Government, from electing any person as its officer, who is not for the time being employed or connected with such industry.

(6) On the coming into force of this Ordinance, if any person who is an officer of a registered trade union and under the provisions of this Ordinance is disqualified, or is not qualified to become or to be, an officer of such registered trade union, he shall forthwith vacate his office, and cease to be such officer, and his seat shall, as soon as may be, be filled in accordance with the provisions of this Ordinance and the rules of the registered union by a person qualified to hold such office."

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** In view of the acceptance of this amendment, amendments No. 102 to 123 are ruled out of order.

*(Amendments from No. 124 to No. 130 and No. 132 by Malik Muhammad Akhtar were not moved as the Member was not present).*

**Mr. Speaker :** Amendment No. 131 by Khawaja Muhammad Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir, I beg to move—

That section 37 of the Ordinance, be deleted.

**Mr. Speaker :** The amendment moved is—

That section 37 of the Ordinance, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

That section 37 of the Ordinance, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendments No. 133 to 140 by Malik Muhammad Akhtar are not moved, as the Member is not present.

**Minister of Labour :** If you kindly allow me I would move an amendment. I was in fact going to accept the two amendments of Malik Akhtar but he was not present. So, if you kindly allow me.

**Mr. Speaker :** He is not present.

**Minister of Labour :** If you allow me to move that amendment to para (*c*) of sub-section (1) of section 38.

**Mr. Speaker :** I will not allow the Minister to move that amendment. If however, he gives notice of an amendment now, I will allow him. But the Minister cannot move an amendment on behalf of any other person.

**Minister of Labour :** I am not moving any other member's amendment. I am moving my own amendment, if you will allow me.

**Mr. Speaker :** Yes please.

**Minister of Labour :** Sir I beg to move—

That in para. (*c*) of sub-section (1) of section 38 of the Ordinance, between the words "one" and "Trade" occurring in line 1, the word "registered" be inserted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That in para. (*c*) of sub-section (1) of section 38 of the Ordinance, between the words "one" and "Trade" occurring in line 1, the word "registered" be inserted.

As there is no opposition, the amendment stands carried.

**Minister of Labour :** Sir I beg to move another amendment to the same sub-section. I beg to move—

> That in para. (*c*) of sub-section (1) of section 38 of the Ordinance, for the words "ten" occurring in line 2, the word "twenty" be substituted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved, the question is—

> That in para. (*c*) of sub-section (1) of section 38 of the Ordinance, for the words "ten" occurring in line 2 the word "twenty" be substituted.

As there is no opposition, the amendment stands carried.

**Mr. Speaker :** Next amendment No. 141 by Khawaja Muhammad Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir, I beg to move—

> That for sub-section (2) of section 38 of the Ordinance, following be substituted, namely :—
>
> "(2) When an employer has recognised a Trade Union under sub-section (1), a memorandum of recognition signed by the employer and the President and the Secretary of the Trade Union, or their authorised representatives, shall be presented to the Registrar who shall record the memorandum in the prescribed manner".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

> That for sub-seceion (2) of section 38 of the Ordinance, following be substituted, namely :—
>
> "(2) When an employer has recognised a Trade Union under sub-section (1), a memorandum of recognition signed by the employer and the President and the Secretary of the Trade Union, or their authorised representatives, shall be presented to the Registrar who shall record the memorandum in the prescribed manner."

**Minister for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is —

> That for sub-section (2) of section 38 of the Ordinance, following be substituted, namely :—
>
> "(2) When an employer has recognised a Trade Union under sub-section (1), a memorandum of recognition signed by the employer and the President and the Secretary of the Trade Union, or their authorised representatives,

shall be presented to the Registrar who shall record the memorandum in the prescribed manner."

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendment Nos. 142 to 144 by Malik Akhtar not moved as the Member is not present. Next amendment No. 145 by Khawaja Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir I beg to move—

That in section 39 of the Ordinance, for the word "Registrar" wherever occurring the words "Industrial Court" be substituted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That in section 39 of the Ordinance, for the word "Registrar" wherever occurring the words "Industrial Court" be substituted.

**Minister of Labour :** Opposed Sir.

**Mr. Speaker :** The question is—

That in section 39 of the Ordinance, for the word "Registrar", wherever occurring, the words "Industrial Court" be substituted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendments Nos. 146 to 152 are not moved. Next, the Minister for Labour.

**Minister for Labour :** I beg to move—

That in sub-section (1) of section 40 of the Ordinance, for the words "un-employment", occurring in line 4, the words "non-employment" be substituted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That in sub-section (1) of section 40 of the Ordinance, for the the words "un-employment", occurring in line 4, the words "non-employment" be substituted.

As there is no opposition, the motion stands carried.

**Mr. Speaker :** Amendments Nos. 154 to 158 are not moved. Next, Khawaja Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

That section 43 of the Ordinance be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That section 43 of the Ordinance be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

That section 43 of the Ordinance be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendment No. 160 is not moved. Next, Khawaja Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

That para (*a*) of section 45 of the Ordinance be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That para (*a*) of section 45 of the Ordinance be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

That para (*a*) of section 45 of the Ordinance be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendment No. 162.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

That para (*b*) of section 45 of the Ordinance, be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That para (*b*) of section 45 of the Ordinance, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

That para (*b*) of section 45 of the Ordinance, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendment No. 163 is not moved. Next, Khawaja Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

That para (*c*) of section 45 of the Ordinance, be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That para (*c*) of section 45 of the Ordinance, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

That para (*c*) of section 45 of the Ordinance, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendment Nos. 165 to 171 are not moved. Next amendment, the Minister for Labour.

**Minister for Labour :** I beg to move—

> That in sub-section (1) of section 49 of the Ordinance, the words, and commas "or, if there is no such officer or person, every member of the executive of the Trade Union,", occurring in lines 6-7 be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved, is—

> That in sub-section (1) of section 49 of the Ordinance, the words and commas "or, if there is no such officer or person, every member of the executive of the Trade Union,", occurring in lines 6-7 be deleted.

As the amendment is not opposed, it stands carried.

**Mr. Speaker :** Next amendment, Khawaja Muhammad Safdar.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, for the words and commas "with imprisonment which may extend to six months, or with fine which may extend to five hundred rupees, or with both" occurring in lines 7—10, the words "which may extend to five hundred rupees" be substituted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, for the words and commas "with imprisonment which may extend to six months, or with fine which may extend to five hundred rupees, or with both" occurring in lines 7—10, the words "which may extend to five hundred rupees" be substituted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, for the words and commas "with imprisonment which may extend to six months, or with fine which may extend to five hundred rupees, or with both" occurring in lines 7—10, the words "which may extend to five hundred rupees" be substituted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker .** Next amendment.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, for the words and comma "imprisonment which may extend to six months, or with" occurring in line 8, be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, for the words and comma "imprisonment which may extend to six months, or with" occurring in line 8, be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, for the words and comma "imprisonment which may extend to six months, or with" occurring in line 8, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next amendment.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, the comma after the word "rupees" appearing in line 9, be replaced by a full-stop and the rest of the words be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, the comma after the word "rupees" appearing in line 9, be replaced by a full-stop and the rest of the words be deleted.

**Miniiter for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, the comma after the word "rupees" appearing in line 9, be replaced by a full-stop and the rest of the words be deleted.

*The motion was lost*

**Mr. Speaker :** Next amendment.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, for the words "or with both" occurring in lines 9-10 be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, for the words "or with both" occurring in lines 9-10 be deleted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

> That in sub-section (2) of section 49 of the Ordinance, for the words "or with both" occurring in lines 9-10 be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Next amendment.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move—

> That in sub-section (3) of section 49 of the Ordinance, between the words "a" and "Trade Union" occurring in line 2, the word "Registered" be inserted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

> That in sub-section (3) of section 49 of the Ordinance, between the words "a" nd "Trade Union" occurring in line 2, the word "Registered" be inserted.

**Minister for Labour :** Not opposed.

**Mr. Speaker :** As there is no opposition the amendment, it, therefore stands carried.

Amendment Nos. 178,179 and 180 are not moved.
Amendment No. 181.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I beg to move —

> That in section 51 of the Ordinance, between the words "punishable" and "with" occurring in line 4, the words and comma "with imprisonment which may extend to six months, or" be inserted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

> That in section 51 of the Ordinance, between the words "punishable" and "with" occurring in line 4, the words and comma "with imprisonment which may extend to six months, or" be inserted.

**Minister for Labour :** Opposed.

**خواجہ محمد صفدر** (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - اس کے متعلق میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ جناب وزیر محنت صاحب نے جہاں مزدوروں کے لئے قید کی سزا یا جرمانہ دونوں تجویز فرمایا ہے وہاں اس قسم کے قانون کی خلاف ورزی کرنے کیلئے مل مالکان یا کارخانے والوں کے لئے صرف جرمانہ کی سزا تجویز کی ہے - میں پوچھتا ہوں کہ یہ تفریق

کیوں ہے کہ اگر کسی جرم کے عوض مزدور کو قید ہو سکتی ہے تو اسی قسم کے جرم کی پاداش میں مل مالکان کے لئے بھی قید کی سزا ہونی چاہئے - دوہزار روپیہ جرمانہ بھی اگرچہ مل مالکان کو بہت کم صورتوں میں ہوگا - لیکن وہ دوہزار کی بجائے دولاکھ بھی دینے کیلئے تیار ہونگے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر جرم کی نوعیت ایک ہی قسم کی ہو اگر دونوں میں سے کسی نے جرم کا ارتکاب کیا ہو تو ان کو ایک جیسی سزا ملنی چاہئے - انصاف کا تقاضا یہی ہے -

**وزیر محنت** (ملک اللہ یار خان) - جناب والا - سزا کا مقصد یہ ہے کہ سزا کسی خاص مقصد کیلئے دی جاتی ہے - جہاں مزدوروں کیلئے جو سزا رکھی گئی ہے وہاں اس بات کو نظر انداز نہیں کیا گیا کہ کسی ادارے کے مالک کیلئے اس قسم کی سزا نہیں رکھنی چاہئے لیکن جناب والا یہ بات عام طور پر اس قسم کے فیڈریشن یا ٹریڈ یونین کے عہدے کی حیثیت سے مالکان کا کسی فعل کا مرتکب ہونا بہت کم دیکھا گیا ہے اور ایسے بہت کم ہوتا ہے اس لئے سزا صرف جرمانے تک محدود رکھی گئی ہے -

**Mr. Speaker:** The question is—

> That in section 51 of the Ordinance, between the words "punishable" and "with" occurring in line 4, the words and comma "with imprisonment which may extend to six months, or" be inserted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker:** Amendment Nos. 182, 183 and 184 are not moved. Minister for Labour to move his amendment.

**Minister for Labour:** I beg to move—

> That for sub-section (1) of Section 52 of the Ordinance, the following be substituted namely :—
>
> "(1) Any employer who contravenes any provision of Section 9 or commits any unfair practice set out in Section 46, shall be liable on conviction to a fine not exceeding one thousand rupees for the first offence and five thousand rupees for every subsequent offence.".

**Mr. Speaker:** Amendment moved is –

That for sub-section (1) of Section 52 of the Ordinance, the following be substituted namely :—

"(1) Any employer who contravenes any provision of Section 9 or commits any unfair practice set out in Section 46, shall be liable on conviction to a fine not exceeding one thousand rupees for the first offence and five thousand rupees for every subsequent offence.".

As the amendment is not opposed, it stands carried.

**Mr. Speaker:** Next amendment No. 185.

**Khawaja Muhammad Safdar:** I beg to move—

That in sub-section (1) of section 52 of the Ordinance, between the words "punishable" and "with" occuring in line 3, the words "with imprisonment which may extend to six months and" be inserted.

**Mr. Speaker:** Amendment moved is —

That in sub-section (1) of section 52 of the Ordinance, between the words "punishable" and "with" occurring in line 3, the words "with imprisonment which may extend to six months and"be inserted.

**Parliamentary Secretary (Labour):** Opposed.

**Mr. Speaker:** The question is—

That in sub-section (1) of section 52 of the Ordinance, between the words "punishable" and "with" occurring in line 3, the words "with imprisonment which may extend to six months and" be inserted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker:** Next amendment by Minister for Labour for substitution of clause 52 (1) ; this should be moved first.

**Minister for Labour:** Sir, I beg to move —

That for sub-section (1) of Section 52 of the Ordinance, the following be substituted namely :—

"(1) Any employer who contravenes any provision of Section 9 or commits any unfair practice set out in Section 46, shall be liable on conviction to a fine not exceeding one thousand rupees for the first offence and five thousand rupees for every subsequent offence.".

**Mr. Speaker:** Amendment move is —

That for sub-section (1) of Section 52 of the Ordinance, the following be substituted namely :—

"(1) Any employer who contravenes any provision of Section 9 or commits any unfair practice set out in Section 46, shall be liable on conviction

to a fine not exceeding one thousand rupees for the first offence and five thousand rupees for every subsequent offence.".

There is no opposotion to this amendment ; it is carried. Amendment at No. 186 is now out of order. Next amendment for addition of a new section by the Minister for Labour.

**Minister for Labour :** Sir, I beg to move —

That after section 52 of the Ordinance, the following new section be added and subsequent sections renumbered accordingly :—

"53. (1) The officers of the registered Trade Union which commits an unfair labour practice as defined in section 45 shall be punishable with fine which may extend to one thousand rupees :

Provided that, the Registrar may suspend all or any officer of the said registered trade union from their office against whom a complaint has been made to the Court for their trial under this section.

(2) Where the Court has acquitted or discharged the officers of the registered Trade Union, the order of suspension made by the Registrar will stand vacated ; and in the event of their conviction by the Court ; they will stand removed from their offices in the said Trade Union.".

**Mr. Speaker :** Amendment moved is —

That after section 52 of the Ordinance, the following new section be added and subsequent sections renumbered accordingly :—

"53. (1) The officers of the registered Trade Union which commits an unfair labour practice as defined in section 45 shall be punishable with fine which may extend to one thousand rupees :

Provided that, the Registrar may suspend all or any officer of the said registered trade union from their office against whom a complaint has been made to the Court for their trial under this section.

(2) Where the Court has acquitted or discharged the officers of the registered Trade Union, the order of suspension made by the Registrar will stand vacated; and in the event of their conviction by the Court ; they will stand removed from their offices in the said Trade Union.".

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir, I oppose it but won't speak.

**Mr. Speaker :** The question is —

That after section 52 of the Ordinance, the following new section be added and subsequent sections re-numbered accordingly :—

"53. (1) The officers of the registered Trade Union which commits an unfair labour practice as defined in section 45 shall be punishble with fine which may extend to one thousand rupees ;

Provided that, the Registrar may suspend all or any officer of the said registered trade union from their office against whom a complaint has been made to the Court for their trial under this section.

(2) Where the Court has acquitted or discharged the officers of the registered Trade Union, the order of suspension made by the Registrar will stand vacated ; and in the event of their conviction by the Court, they will stand removd from their offices in the said Trade Union.".

*The motion was carried.*

**Mr. Speaker :** Next amendmcnt at No. 188.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Sir I beg to move—

That section 53 of the Ordinance, be deleted.

**Mr. Speaker :** Amendment moved is—

That section 53 of the Ordinance, be deleted.

**Parliamentary Secretary** (Labour) : Opposed.

**Mr. Speaker :** The question is—

That section 53 of the Ordinance, be deleted.

*The motion was lost.*

**Mr. Speaker :** Amendments at Nos. 189, 190, 191, and 192 by Malik Muhammad Akhtar ; he is not present.

The amendments are over now. I will now put the question.

**Mr. Hamza :** Sir I want to oppose the Ordinance as a whole.

**Mr. Speaker :** Yes, please.

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔٦) ۔ جناب سپیکر ۔ مزدور انجمنوں کا قانون جس شکل میں آج اس ایوان میں پاس ہوا ہے یا جس کی اس ایوان نے توثیق دی ہے ۔

(اس مرحلے پر مسٹر ڈپٹی سپیکر - مسٹر احمد میاں سومرو کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے) -

در اصل یہ انجمن سازی کا نہیں بلکہ انجمن شکنی کا قانون ہے - سابقہ قوانین بھی مثالی تو نہیں تھے - تاہم مزدوروں کی تنظیم سازی جدوجہد کرنے کی آزادی ، تحفظ روز گار اور بے انصافی کا موثر ازالہ کرنے کے لئے ان قوانین میں متعدد حقوق کی ضمانت تھی - مزدور تحریک کو صحت مند بنیادوں پر قائم کرنے کے دعوے کے ساتھ ساتھ ہماری حکومت نے ان قوانین کو جو کہ مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کرتے تھے انہوں نے ان کو اس پردے میں بے اثر اور بے معنی بنا لیا ہے - میرے نقطہ نظر کے مطابق یہ قانون جس شکل میں بھی پاس کیا گیا ہے اس سے اس صوبے میں آئندہ کے لئے مزدوروں کی انجمن سازی ناممکن ہو کر رہ جائیگی -

جناب سپیکر - اس سے قبل عوام کو تو یہ شکایت تھی کہ ان کے حقوق نمائندگی سلب کر لئے گئے ہیں لیکن آج مزدور بھی اس حق سے کہ جس حق کے تحت وہ انجمن سازی کر سکتے تھے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں - اور محکمہ محنت انجمن سازی کے سلسلے میں مختار کل بن گیا ہے جو کہ آزاد مزدور انجمنوں کے لئے پیام مرگ سے کم نہیں ہے - مجھے افسوس ہے کہ سرمایہ داروں اور ان کے گماشتوں نے تاریخ سے کوئی سبق نہیں سیکھا -

جناب سپیکر - میں نے کل یہ عرض کیا تھا کہ حالانکہ مزدوروں اور محنت کشوں کی تعداد اس صوبے میں کروڑوں تک پہنچ گئی ہے لیکن اس کے باوجود صوبائی اسمبلی نے یا وہ اراکین جو کہ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں اور مغربی پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے ایک رکن

بھی ایسا نہیں ہے جو کہ اس صوبے کے مزدوروں یا محنت کشوں کی نمائندگی کرتا ہو ۔ جناب وزیر محنت نے میرے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے ہمیں یہ بتایا تھا کہ اس وقت ہماری صوبائی کابینہ میں ایک ایسے وزیر محترم موجود ہیں کہ جن کو مزدور لیڈر کہلانے کا شرف حاصل ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس مزدور لیڈر وزیر کے ارشادات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ ان کے قول کے مطابق یہ قانون جس شکل میں پاس کیا گیا ہے اس اسمبلی کو ہی نہیں اس قانون ساز ادارے کو ہی بلکہ اس حکومت کو اٹھا کر باہر پھینکنا چاہئے تھا ۔ جناب سپیکر ۔ آج سے تقریباً چھ سال پہلے اس مزدور لیڈر نے جو کہ آج وزیر ہیں اس ایوان میں یہ فرمایا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Whom is the Member referring to ?

**Mr. Hamza :** Mr. Ahmed Saeed Kirmani.

کہ انگریزوں کے وقت میں اور پاکستان کے زمانے میں لیبر لاء نہیں ریلوے ملازمین کا احترام کرتے ہوئے ریلوے انتظامیہ نے مزدوروں کو مل بیٹھنے کے حقوق دیئے تھے ۔ مگر اب ان ٹریڈ یونین کے حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے ۔ اور کوئی شخص ریلوے مزدوروں کی تکالیف کو رفع کرنے کی طرف رجوع کرتا ہے ۔ تو فوراً اس کے لئے دشواریاں پیدا کر دی جاتی ہیں ۔ اور چند دنوں کے بعد اسے ملازمت سے بھی برخاست کر دیا جاتا ہے ۔ لہذا جناب والا ۔ میں آپکی وساطت سے دیکھئے حسن اتفاق دیکھئے آج خود وزیر خزانہ کی خدمت میں گذارش کروں گا ۔ کہ ریلوے کے مزدوروں کو جو مل بیٹھنے کے حقوق حاصل ہیں ۔ کہ وہ ہڑتال کر کے اپنے مطالبات منوانے کی کوشش قانوناً کر سکتے ہیں ۔ یہ تھوڑے بہت حقوق جو مزدوروں کو میسر ہیں ۔ ان کے استعمال پر ان کو

victimise نہ کیا جائے انہیں تشدد اور ظلم کا نشانہ نہ بنایا جائے ۔ جناب سپیکر ۔ یہ ۱۹۶۲ کا زمانہ تھا جب کہ یہی حکومت بر سر اقتدار تھی ۔ اور یہی مزدور کش پالیسی جس پر کہ حکومت اس وقت کاربند تھی ۔ اس کو آج یہ حکومت اپنائے ہوئے ہے ۔ بلکہ مزدوروں کو قابو میں کرنے کے لئے اس قانون میں مزید گنجائش بلکہ مزید زنجیریں مہیا کی گئی ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نقطہ نظر سے اگر مزدوروں کو یا مزدور انجمنوں کو اپنے حقوق منوانے کے لئے ہڑتال کا حق دے دیا جائے ۔ تو محکمہ محنت کو ان کے حقوق کی حفاظت کی قطعاً ضرورت نہیں پڑے گی ۔ بلکہ مزدور اپنے حقوق کی ہڑتال کے ذریعہ بطریق احسن حفاظت کر سکیں گے ۔ جناب سپیکر ۔ وہ حکومت جس نے کہ اس قانون کے تحت ملازموں کے یا محنت کشوں کے ایک بہت بڑے طبقہ کو انجمن سازی کے حق سے محروم کر دیا ہے ۔ تمام محنت کشوں کو اپنے حقوق منوانے کے لئے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑی ۔ اس حکومت کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ یہ مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کریں گے یا انجمن کو صحت مند طریقے سے چلانا چاہتے ہیں ۔ صحت مند بنیادوں پر قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ انتہائی زیادتی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی ۔ بلکہ مزدوروں کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا ہے اور بہت سے محکمہ جات ایسے ہیں ۔ جن میں ہزارہا مزدور کام کرتے ہیں ۔ جن محکمہ جات یا جن صنعتوں کو Essential Science یا Essential Industry قرار دیا گیا ہے اس صنعت یا انڈسٹری میں کام کرنے والے افراد صنعتی عدالت کے سامنے اپنے معاملات اور تنازعات کو بھی نہیں لے جاسکتے ۔ ان حالات میں حکومت کا یہ فرمانا کہ ہم محنت کشوں کے بہی خواہ ہیں ۔ یہ کسی طور پر بھی درست نہیں ۔ جناب سپیکر ۔ ایک بہت

ہی مشہور مصنف Mr. Wilbert E. Moor نے International Relations and the Social Order میں یہ فرمایا ہے ۔

> "A labour organisation must include within its purposes the acquisition and use of power—either through modification of the political structure or more directly through devices such as the strike and the collective contract. The importance of direct power to the union has, of course, been organized by by labour organisations since the first days of industrial production."

ان کا ارشاد یہ ہے کہ مزدور انجمن کا بغیر ہڑتال کے تصور ہی نہیں کیا جاسکتا ۔ اور ہڑتال کرنے کا جو حق ہے وہ آج نہیں بلکہ آج سے تین سو سال پہلے تسلیم کیا گیا ہے ۔ جس حق کو ہماری حکومت نے سلب کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نزدیک مزدور انجمنوں کا آزاد ہونا انتہائی ضروری ہے ۔ جب تک مزدور انجمنیں آزاد نہیں ہونگی ۔ وہ فعال نہیں ہو سکتیں ۔ بلکہ یہ لازمی ہے کہ وہ اپنے دائرہ کار میں خود مختار ہوں ۔ یہ مزدور انجمن محض جمہوری لائنز پر نہیں چلائی جاتیں یہ محض جمہوری ادارے نہیں ہوتے بلکہ یہ معاشی انجمنیں بھی ہیں سیاسی انجمنیں بھی ہوتی ہیں ۔ چونکہ جہاں مزدور اپنے مطالبات منواتے ہیں وہاں وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ملک کے نظام میں ان کو وہ طاقت حاصل ہو ۔ جو کہ ان کی تعداد تقاضا کرتی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ہماری حکومت اس قانون کے ذریعہ ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ ہم مزدور انجمنوں کی فکر میں لگے ہوئے ہیں ۔ اور انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ بہت سی مزدور انجمنیں جعلی ہوتی ہیں ۔ اور ان کے عہدے دار ان کے مفادات کی نگرانی نہیں کرتے ۔ اس لئے ہم نے رجسٹرار کو اتنے وسیع اختیارات دیئے ہوئے ہیں ۔ میں جناب وزیر محنت سے یہ کہوں گا ۔ آپ مزدور انجمنوں کی کیوں فکر کرتے ہیں ۔ مزدور باشعور ہیں ۔ مزدور اپنے مفادات کی حفاظت کر سکتے ہیں ۔ اگر آپ نے کوئی اچھی قابل تقلید مثال

پیش کی ہے تب تو آپ مزدور انجمنوں کو سبق دے سکتے ہیں ۔ ان کو نصیحت کر سکتے ہیں لیکن کیا میں جناب وزیر محنت سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں ۔ کہ آپ نے اپنی سیاسی جماعت میں کتنے جعلی رکن بھرتی کئے ہیں ۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ سرکاری جماعت کے بیشتر ممبر جعلی طور پر . . . .

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کونسی جماعت ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ سرکاری جماعت کونسی ہے ۔ کنوینشن لیگ سرکاری جماعت جو مسلم لیگ کی ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Is that a Trade Union?

**Mr. Hamza :** Yes Sir.

**Mr. Deputy Speaker :** Trade Union?

**Mr. Hamza :** Trade Union of exploiters.

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ کی اپنی کیفیت تو یہ ہے ۔ کہ آپ کی تمام کی تمام رکن سازی جعلی ہے ۔ تو آپ کا اپنا یہ کردار ہے ۔ آپ مزدور انجمنوں کو کب یہ سبق سکھلانا پسند کرتے ہیں ۔ آپ کے اندرون خانہ میں کیا ہے باہر آ کر آپ نے تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا ۔ جناب سپیکر ۔ میں اب آپ کے سامنے Royal Commission on Labour in India کی رپورٹ سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں ۔

> "It is in the power to combine that the labour has the only effective safeguard against exploitation and the only lasting security against inhuman conditions. Nor is labour the only party that would benefit from a sound development of the trade union movement. Employers and the public generally should welcome its growth."

اس کمیشن نے اپنی رپورٹ ۱۹۳۱ء میں پیش کی جو ہمارے انگریز حکمرانوں نے مقرر کی تھی ۔ میں اس رائل کمیشن کی بعض سفارشات کو آپ کے سامنے پیش کروں گا ۔ یہ آج سے تقریباً چالیس سال قبل کی رپورٹ

ہے ۔ آپ اندازہ لگائیے کہ آیا آج ہم ایک آزاد مملکت میں زندگی گذار رہے ہیں کہنے کو تو ہم آزاد ہیں ۔ لیکن یقین جانئے کہ ہمارے حکمرانوں کی سوچ ہمارے حکمرانوں کا عمل سابقہ غیر ملکی حکمرانوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے ۔ جناب سپیکر ۔ انجمن سازی کے بارے میں اس کمیشن نے یہ سفارشات کی تھیں ۔ اگر حکومت چاہتی ہے کہ تعمیر و ترقی میں روز افزوں اضافہ ہو اور ملک اور قوم ترقی کر سکے تو جب تک ہم مزدوروں کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے اس وقت تک یہ کام کبھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا ۔ اس کے آگے چل کر وہ فرماتے ہیں :۔

> "The importance of developing healthy trade unionism is denied by practically none. Government has declared its policy to be one of encouragement and a great majority of employers appearing before us avowed a single aim, while the minority of employers are frankly opposed to trade unions. We have been struck by the great measure of unanimity on this point on the part of the reasonable employers organizations and others including officials in charge of the Government establishments."

جناب سپیکر ۔ اس وقت حالات یہ تھے کہ کوئی شخص بھی ماسوائے چند ایک کوتاہ اندیش بڑے کارخانہ داروں کے اس Royal Commission کے سامنے پیش نہ ہوا جس نے مزدوروں کی انجمن سازی کی اہمیت کا اعتراف نہ کیا ہو ۔ آج جس شکل میں اس قانون میں انجمن سازی کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے یہ انجمن سازی نہیں یہ انجمن شکنی ہے ۔ اس سے انجمنیں کٹ پتلی بن کر رہ جائیں گی اور وہ حکمرانوں کی ہوں گی ان کے vested interests کی حفاظت کے لئے معرض وجود میں آئیں گی ۔ اور ان کے مخصوص مقاصد کی حفاظت کرنا ان کا طرہ امتیاز ہوگا ۔

**Mr. Deputy Speaker :** Please try to finish.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ مزدور انجمنوں کے افراد جو اہم رول ادا کریں گے یا ان کو ادا کرنا چاہئے اس صورت حال کے پیش

مزدور عہدہ دار کو برداشت نہ کیا جائے گا۔ اس کے برعکس Royal Commission کی رپورٹ میں یہ واضح طور پر سفارش کی گئی تھی کہ ۱۹۲۶ء کے قانون میں جو مزدور انجمن کے لیڈر تھے ان میں سے ۵۰ فیصد office holders مزدور نہیں ہوں گے بلکہ باہر سے لئے جائیں گے انہوں نے سفارش کی تھی کہ اس حد کو بڑھا کر ۲/۳ کر دیا جائے لیکن آج کیفیت یہ ہے کہ ہم نے مزدوروں کے عہدہ داروں پر اس قسم کی شدید اور خطرناک پابندی لگا دی ہے جس کا ۴۰ سال پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جناب سپیکر۔ آج کیفیت یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ۲/۳ کر دیتے مزدور انجمن کے عہدہ دار جو مزدور نہیں ہوں گے ان کی ۵۰ فیصد کی بجائے ۲۵ فیصد نمائندگی ہوگی۔ دفعہ ۲۹ میں مزدور انجمنوں کے عہدہ داروں پر جس قسم کی پابندی لگائی گئی ہے اس قسم کی پابندی اس سے پہلے کبھی سننے میں نہیں آئی تھی۔ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں اور یہ بتانا پسند کرتا ہوں کہ مرزا ابراہیم ایک مشہور لیڈر ہیں تقسیم سے پہلے ایک بار بھی انہیں کسی امتناعی قانون کی وجہ سے نظر بند نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد کئی بار انہیں Maintenance of Public Order Ordinance اور ایسے ہی دوسرے کالے قوانین کے تحت نظر بند رکھا گیا۔ شیخ عبدالغفور ریلوے کے مزدوروں کے مخلص لیڈر ہیں ان کو DPR کے تحت قلعہ میں قید تنہائی میں رکھا مختلف قسم کی صعوبتیں دی گئیں۔ راتوں کو سونے نہیں دیا گیا۔ صعوبت دیتے وقت ان کی انگلی سے ناخن کھینچ لیا گیا۔ اسی طرح عبدالمجید قریشی جو لاہور کے مشہور لیڈر ہیں بیشتر بار ان کو ضلع بدر کیا گیا۔ گنیش فلور مل کے لیڈر کو ضلع بدر کیا گیا۔ کریسنٹ مل کے مزدوروں پر فائرنگ کی گئی۔ حکومت کے اپنے تحقیقات کمیشن نے اس فائرنگ کو ناجائز قرار دیا تھا۔ جن حکام نے فائرنگ کی تھی ان سے باز پرس کی بجائے

ان کو ترقیاں دی گئیں - پھر رجسٹرار جس کو اتنے وسیع اختیارات دیئے گئے ھیں کہ وہ اپنے اختیار کے مطابق مزدور انجمن کے حساب کتاب کی جانچ پڑتال کر سکتا ھے کسی عہدہ دار کو علیحدہ کر سکتا ھے - مزدور انجمنوں کی رقومات پر قبضہ کر سکتا ھے - رجسٹریشن واپس لے سکتا ھے - اس لئے میں سمجھتا ھوں کہ یہ انتہائی خطرناک اختیار ھے - حکومت کو چاھئے تھا کہ مزدور انجمنوں کو ایک خود مختار ادارے کے طور پر کام کرنے دیتی - میں نہیں سمجھتا کہ وہ حکومت جو خود گم کردہ راہ ھو وہ دوسروں کی رھنمائی کس طرح کر سکتی ھے - جناب وزیر محنت نے دفعہ ۲۱ کو جس شکل میں اس ھنگامی قانون میں رکھا ھے وہ ایک نرالی دفعہ ھے - ان کا خیال ھے کہ دنیا کے کسی ملک میں دیکھنے میں نہیں آتی - میں نہیں سمجھتا کہ جب مزدوروں کو سیاسی مقاصد کے لئے فنڈز اکٹھے کرنے کی اجازت دیتے ھیں تو پھر آپ کیوں چاھتے ھیں کہ ان پر پابندی لگائیں - آپ کیوں چاھتے ھیں کہ وہ اس فنڈ کو مفاد عامہ کے تحت استعمال نہ کریں - جناب وزیر محنت کا خیال ھے کہ وہ ملک میں وفاداری کے ٹھیکیدار ھیں - لیکن وہ مزدور انجمنوں پر الزام عائد کرتے ھیں کہ وہ کسی وقت بھی ملک اور قوم کے خلاف اجتماعی طور پر کوئی کام کریں گے یہ انتہائی عبث ھے اور زیادتی ھے - اس قسم کی گنجائش رکھنا جمہوریت کشی ھے اور انجمن سازی کے خلاف بد ترین قسم کی کارروائی ھے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) - جناب والا - آج سے ایک دو صدی پہلے کرہ ارض پر مزدوروں اور محنت کشوں کے نام کی مخلوق بستی تھی - جو اعضائے جسمانی کے لحاظ سے تو انسان تھے لیکن ان کو انسانوں کے حقوق میسر نہیں تھے - اس وقت جب کسان اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر فصل پیدا کرتا تھا - دوسروں کے لئے خوراک مہیا کرتا تھا لیکن خود

محتاج تھا ۔ اس وقت صنعتی کارخانوں میں کپڑا بننے والے کپڑا بنتے تھے مگر دوسروں کے جسم ڈھانکنے کے لئے ۔ مگر ان کے بچے اور اہل خاندان پھر بھی ننگے رہتے تھے ۔ اس وقت مزدور بڑے بڑے محلات تعمیر کیا کرتے تھے لیکن اپنے سر کو دھوپ سے بچانے کے لئے یا سردی سے بچانے کے لئے ان کو کوئی چھت میسر نہیں تھی ۔ تب یورپ میں صنعتی انقلاب آیا ایک صنعتی انقلاب کا بادل اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے یورپ پر چھا گیا ۔ اس وقت مزدور اپنے صدیوں پرانے خواب گران سے بیدار ہوا اور اسے یہ محسوس ہوا کہ اسے بھی اس دنیا میں جینے کا حق ہے ۔ اس دنیا میں اپنی محنت سے جب دوسروں کے لئے سامان تعیش مہیا کرتا ہے تو اسے بھی ضروریات زندگی پورا کرنے کا حق ہے اور تب زمیندار اور جاگیردار اس بات پر مجبور ہوا کہ اپنے کسانوں کو غذا دے ۔ تب اس وقت صنعت کار اس بات پر مجبور ہوا کہ اپنے مزدور کو کچھ حقوق عطا کرے ۔ حکومتیں اس بات پر مجبور ہوئیں اور انہیں اس بات پر سوچنا پڑا کہ مزدور بہت دنوں تک وعدہ فردا کی تھپکیوں سے سلایا نہیں جا سکتا ۔ بلکہ اس کو حق دینے کے لئے قوانین مرتب کرنے پڑیں گے ۔

جناب والا ۔ دنیا کے حالات کا یہ پس منظر تھا ۔ جس وقت انگریزوں نے اس محکوم برصغیر کے باشندوں کے لئے وہ ٹریڈ یونین ایکٹ نافذ کیا جس کو ہم آج ساقط کر کے ایک دوسرا قانون اس ملک میں نافذ کرنا چاہتے ہیں ۔ اس وقت غیر تقسیم شدہ ہندوستان میں صنعت ابھی اپنے ایام طفولیت میں تھی ۔ اور مزدور بیدار نہیں ہوا تھا لیکن اس کے باوجود دنیا کی رائے عامہ کا دباؤ اور خود انگریز کا ایسا رہنما سیاسی ذمہ داری کا تقاضا تھا کہ اس نے مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے ان قوانین کو جنم دیا ۔ [illegible] ٹریڈ یونین ایکٹ [illegible] میں جانے جاتے ہیں ۔ [illegible] ہوا [illegible] یا ہندوستان معرض وجود میں آیا وہ قانون [illegible] اس ملک پر نافذ کیا

ضرورت اس بات کی تھی کہ آزادی سے جو استفادہ ملک کے تمام شہریوں کو حاصل ہو اس میں مزدوروں کو ان کے حقوق دینے کے لئے قوانین میں ضروری ترمیم کی جاتی - مزدور یونین کی طرف سے مطالبات بھی کئے گئے محضر نامہ بھی پیش کئے گئے - اسمبلیوں میں سوالات بھی کئے گئے لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود سنہ ۱۹۵۹ - ۱۹۶۰ اور سنہ ۱۹۶۱ میں مارشل لاء کے لا قانونی دور حکومت میں ان مزدوروں کے قوانین میں مزدور انجمنوں کے بنانے کے قوانین میں جو ترامیم کی گئیں وہ ترقی معکوس کی طرف لے جانے والی تھیں ان ترامیم سے مزدور انجمنوں کے وہ حقوق بھی ان سے چھن گئے جو انگریزوں نے ان کو عطا کئے تھے - جناب والا - سنہ ۱۹۶۰ کو ۸ سال گذر گئے اور ۸ سال کے بعد بھی آج اس ملک میں اصلاحات کے نام سے مزدوروں کی انجمن سازی کے لئے یہ حکومت نیا قانون لائی ہے - لوگ بجا طور پر یہ توقع کر رہے تھے کہ اب شاید اس میں ایسی ترامیم کریں گے اور قانون کو اس شکل میں دنیا کے سامنے لائیں گے جو کسی آزاد ملک کا قانون سمجھا جا سکے گا - لیکن میں بڑے افسوس کے ساتھ اس ایوان میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہ قانون سنہ ۱۹۲۶ کے قانون سے بھی بدتر ہے - یہ قانون آئین میں دیئے ہوئے حقوق انجمن سازی کے منافی ہے - یہ قانون بین‌الاقوامی نظام ہائے کار یا انٹرنیشنل لیبر آرگانائزیشن کے کنوینشن کے خلاف ہے - پھر یہ قانون مشرقی اور مغربی پاکستان میں مزدوروں کے حقوق میں عدم توازن پیدا کرنیوالا قانون ہے - جناب والا - اس قانون میں سب سے پہلے اس حکومت نے ملک کے ایک بہت بڑے حصہ کو ورک مین کی ایک مخصوص تعریف کرکے اگر اس قانون میں کوئی استفادہ کی گنجائش تھی بھی تو اس استفادہ سے محروم کر دیا ہے - آج تک کبھی اس ملک میں ایسا نہیں ہوا یا دنیا کے کسی ملک میں کہ وہ چھوٹے چھوٹے کم

تنخواہ پانے والے اور کم وسائل رکھنے والے سرکاری ملازمین - ہسپتالوں کے کام کرنے ملازمین - سیکوریٹی کے محکموں کے ملازمین - جن کی کہ تنخواہ ان کے نان شبینہ کے لئے بھی کافی نہیں ہے ان کو انجمن سازی کے حق سے محروم کر دیا جائے - اب اس قانون کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ سب سے پہلے اس میں تمام جمہوری اصولوں کے خلاف آئین میں کئے ہوئے وعدوں کے خلاف اور دنیا کے سامنے عہد ناموں کے خلاف اس ملک کے ایک ایسے طبقہ کو جس میں پولیس کے سپاہی ، دفتروں میں کام کرنے والے چپراسی، کلرک ، اسکول کے ماسٹر ، ہسپتالوں میں کام کرنے والے ڈسپنسر اور ہسپتالوں میں کام کرنے والے کمپاؤنڈر اور سیکوریٹی میں کام کرنے والے چوکیدار اس حق سے محروم کر دیئے گئے کہ وہ انجمن سازی کر کے اپنے مسائل کے حل کے لئے ان قوانین سے استفادہ کر سکیں جو اس ملک میں رائج ہیں اگر ان میں کوئی استفادہ کی گنجائش ہے - جناب والا - میں نے قانون کی شق پر بحث کرتے ہوئے جناب وزیر محنت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آج اس آزاد ملک میں ہڑتال کا کسی کو حق حاصل ہی نہیں ہے جب کہ قوانین اس طرح کے ہیں کہ کوئی شخص اپنے کام کو روک سکنے کا مجاز ہی نہیں ہے تو پھر کیا وجوہ ہیں جن کی بناء پر آپ سرکاری ملازمین کو جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے انجمن سازی کے حق سے محروم کرنے کے لئے قوانین میں گنجائش مہیا کر رہے ہیں پھر فرض کیجئے حق ہو بھی تو میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ پچھلے ۴۴ - ۴۵ سالوں سے جب ۱۹۲۶ء کا ایکٹ اس ملک پر نافذ تھا تو کونسے پولیس کے لوگوں نے ہڑتال کی ، کونسے چوکیدار کام چھوڑ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے ، کونسے سرکاری ملازموں کی وجہ سے سرکاری دفاتر بند ہو گئے کہ انہوں نے ہڑتال کردی ہے اور کب ہسپتالوں

کے کمپوڈر مریضوں کو جان بلب چھوڑ کر اپنے فرائض سے کنارہ کشی کر گئے کہ وہ اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال کرنا چاہتے ہیں اگر پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان ملازمین کو اور ننگے بھوکے ملازمین اور کم سرمایہ رکھنے والے ملازمین کو آپ اس حق سے محروم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی انجمن سازی نہ کر سکیں اور اپنی پسند کی انجمن میں شریک ہو سکیں اور پھر اپنے حقوق کے حصول کے لئے اپنے مطالبات کو منوانے کے لئے جائز اور قانونی جد و جہد کا آغاز کر سکیں ۔ جناب والا ۔ ایک بہت بڑے طبقہ کو ان حقوق سے محروم کر دینے کے بعد صنعتی ملازمین کے طبقہ ، جس کے لئے آپ نے اس بات کی گنجائش رکھی ہے کہ وہ انجمن سازی کر سکیں اور اپنے ذرائع اور اپنی کوششوں سے اپنے مقاصد اور اپنے مطالبات کو منوا سکیں کے راستے میں ایک نہیں بلکہ دوہری تہری دیواریں کھڑی کر دی ہیں آپ نے ایسے پتھر انکے راستے میں ڈالدئے ہیں جنکو وہ ہٹا نہ سکیں ۔ آپ نے ایسی دیواریں کھڑی کر دی ہیں جنہیں وہ سوراخ نہ کر سکیں ۔ آپ نے وہ روڑے ڈالدئے ہیں جنکو وہ ہٹا نہ سکیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس مہذب ملک میں قانون ہوگا جس میں حکومت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی کو انجمن سازی کی اجازت نہ دے ۔ یاد رکھئے کہ سکول کے طلبا کی انجمن نہیں ہے یہ صنعتی اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کی انجمن ہے وہ اپنے نفع نقصان کو اچھی طرح سمجھتے ہیں ۔ وہ اپنی ضرورت کو جانتے ہیں وہ اپنے منافع کو پہچانتے ہیں انکو اس بات میں کسی کی رہنمائی کی ضرورت نہیں ۔ ان کو معلوم ہے کہ ان کے درمیان کون قابل اعتبار آدمی ہے اور ان کے آفس bearers میں کون کیسا ہے انکا صدر کون ہے انکا سیکریٹری کون ہے وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں ۔ وہ ملک کے مفاد کو بھی جانتے ہیں ۔ ان کو اللہ نے

اتنی سمجھ دی ہے کہ ان کے مفاد کو ذبح کرنے والا کون ہے۔ آپ کون کہ ان کے نفع نقصان کو سمجھنے والے بیچ میں ٹپک پڑے ہے۔ جناب والا۔ آپ نے اس قانون میں یہ گنجائش رکھی ہے یہ شرط رکھی ہے یہ قید لگا دی ہے کہ کوئی مزدور انجمن اسوقت تک رجسٹر نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس ادارے کے ملازمین کا ۱۰ فیصد حصہ اس یونین کا ممبر نہ ہو جائے۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی یونین کی بات تو طفولیت کے محور میں ہے ابھی بلوغت کو کہاں پہنچی ہے بلوغت تو رجسٹریشن کے بعد ہو گی اور ابھی سے آپ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ۱۰ فیصد اس کے ممبر بننے پر وہ رجسٹریشن کے لئے درخواست دیں اور پھر ان کو رجسٹریشن کا حق حاصل ہو گا میں نے اس شق پر گفتگو کرتے ہوئے وزیر محنت کو توجہ دلائی تھی کہ اس کا اثر یہ ہوگا۔ ہوتا یہ ہے کہ جس صنعتی ادارے میں صنعتکار کو یہ معلوم ہوتا ہے یا اس کے کان میں بھنک پڑتی ہے کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والے اپنے حق کی حفاظت کے لئے کوئی انجمن بنانے والے ہیں تو اس کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ صنعتکار مزدور یونین سے allergic ہے۔ مزدور یونین بننے سے اس کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں اور کان کھڑے کر دینے کے لئے یہ چیز کافی ہوتی ہے۔ وہ ایسے ذرائع اور وسائل اختیار کرنے لگتا ہے کہ سرے ہی سے یونین نہ بننے پائے۔ تمام لوگوں کو جو اس میں شریک ہوتے ہیں یا شریک ہونا چاہتے ہیں ان کو نہ صرف مزدور انجمن کا ممبر بننے سے روکا جاتا ہے۔ میں یہ بات کسی خاص نظریے کے تحت نہیں کر رہا۔ میں عملی دنیا میں رہتا ہوں۔ میں صنعتکاروں کے شہر میں رہتا ہوں۔ میں صنعتکاروں کو بھی جانتا ہوں۔ محنت کشوں کو بھی جانتا ہوں اور میں اپنے تجربے کی بناء پر کئی باتیں جانتا ہوں۔ یہ بات ممکن ہی نہیں کہ کسی انجمن کے ۱۰ فیصد ممبران رجسٹرڈ یونین بنانے کی درخواست دیں اور اس وقفے

میں جب کہ درخواست دیں اور اس کی منظوری میں جو وقت صرف ہوتا ہے اس دوران میں اگر وہ چاہے تو وہ انجمن کی ممبر شپ سے اپنا نام خارج کرا سکتا ہے۔ تو جب ممبران یونین سے اپنا نام خارج کرا لیں گے تو اس صورت میں میں جانتا ہوں کہ قانون میں ایک دفعہ رکھی ہوئی ہے کہ رجسٹری کی درخواست دینے کے وقت سے اور اس کی منظوری کے وقت تک کوئی صنعتکار کسی مزدور کو اس کی ملازمت سے برطرف نہیں کر سکتا۔ اگر آپ اس چیز کی ضمانت دیتے تو میں سمجھتا کہ یہ قانون آپ نے صنعتکار کے لئے نہیں بنایا بلکہ مزدور کی حمایت کے لئے بنایا ہے۔ مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مزدوروں کی بہبود کا اس شق کے ذریعے خیال نہیں رکھا گیا۔ میں اس قانون کی ایک اور شق کی طرف اشارہ کرتا ہوں کہ اس قانون میں بدنام زمانہ شق موجود ہے وہ مذموم شق رکھی گئی ہے جس کی وجہ سے کوئی مزدور انجمن اگر سیاست میں حصہ لینا چاہے اس خیال سے کہ وہ اپنا کوئی آدمی اسمبلی کی ممبر شپ کے لئے آگے کرے یا اسکو نامزد کرے یا کرنا چاہے اگر وہ کوئی سیاسی کتابچہ نکالنا چاہے کوئی جلسہ کرنا چاہے اور اپنی مرضی سے روپیہ اکٹھا کرنا چاہے تو حکومت اس کو اس سے روک سکتی ہے اور کہہ سکتی ہے کہ تم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس کے بر عکس صنعتکار جو مزدوروں کا خون چوستا ہے اور سیاست میں بے دریغ حصہ لیتا ہے اور وہ صنعتکار جتنا چاہیں خرچ بھی کر سکتے ہیں تو ان پر کوئی پابندی نہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کہ مزدور پر کیوں پابندی عائد کی جاتی ہے۔ اگر وہ مزدور اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی اپنی انجمن کے ذریعے بغیر کسی جبر کے وہ سیاسی کام پر خرچ کرنا چاہے تو آپ کون ہوتے ہیں اس کو روکنے والے۔ جائز اخراجات سے ان کو روکنے کے لئے آپ درمیان میں کیوں آتے ہیں۔ آپ نے رجسٹرار کو بہت وسیع اختیارات دئے ہیں وہ جس شیطانی دروازے

کو کھولنا چاہے وہ کھول سکتا ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ نے یہ قانون بناتے وقت دنیا کے حالات پر نظر نہیں ڈالی نہ ماضی کو سامنے رکھا اور نہ موجودہ حالات کو دیکھا اور نہ آپ نے مستقبل کے حالات کا اندازہ کیا ۔ ہوشمند لوگ تو خوب سمجھ سوچ کر کسی کام کو کرتے ہیں وہ پہلے سے سبق حاصل کرتے ہیں اور فیصلہ کرتے وقت اپنے ملک کے سیاسی اور معاشی حالات کو سامنے رکھ کر قانون بناتے ہیں ۔ اگر آپ اپنے ملکی حالات کو سامنے نہیں رکھیں گے تو جو حق آپ مزدوروں سے چھین رہے ہیں تو وقت آئیگا کہ وہ اپنے زور بازو سے وہ آپ سے اختیار حاصل کر لیں گے ۔ وہ آپ سے بھیک نہیں مانگتے تو قبل اس کے انقلاب کے ذریعے وہ آپ سے اپنے حقوق زبردستی چھین لیں اور آپ کے حلق میں وہ ہاتھ ڈالکر نکال لیں میں حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ آپ ان غریب مزدوروں کے تمام جائز حقوق ان کو دیں تاکہ آپ کی عزت محفوظ رہے اور یہ حکومت بھی محفوظ رہے اور وہ لوگ بھی محفوظ رہ سکیں جنکی نمائندگی آپ کرتے ہیں ۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو نہ آپ کے لئے مفید ہوگا اور نہ قوم کے لئے مفید ہوگا ۔

**ملک محمد اختر** (لاہور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ آج اس ایوان میں نوحہ گری کا آخری دن ہے ۔ آج ہم ۱۰ لاکھ مزدوروں کے تابوت میں آخری کیل لگانے والے ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ میں ذرا سا پیچھے جا کر عرض کرتا ہوں کہ اس ملک میں . . . . (قطع کلامی)

**مسٹر ڈپٹی سپیکر** ۔ پیچھے کہاں جا کر عرض کرو گے ۔

**ملک محمد اختر** ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ گذرے ہوئے زمانے کی بات عرض کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اس ملک میں ۱۸۹۰ء میں کچھ اینگلو انڈین حضرات نے ایک سوسائٹی بنائی تھی اور اس سوسائٹی کا نام ریلوے سرونٹس آف انڈیا اینڈ برما رکھا تھا ۔ جناب والا ۔ چونکہ اس زمانے میں ٹریڈ

یونین ایکٹ نہ تھا تو اس سوسائٹی کو کمپنی ایکٹ کے تحت رجسٹر کرایا گیا ۔ اسکے بعد جناب والا ۔ چونکہ انگریز چاہتا تھا کہ رسل و رسائل کا نظام بہتر بنایا جائے تو مزدور لوگ یکجا اکٹھے ہوئے اور انجمن سازی کا آغاز کیا ۔ گذشتہ جنگ میں ہماری صنعت کو اور فروغ ملا ۔ یورپی ممالک جنگ میں الجھ گئے اور ہم نے امپورٹس کو کم کر دیا اور ہم نے دستی چیزیں بنانا شروع کیں اور یہ ملک صنعت کی طرف بڑھنا شروع ہوا پھر جناب والا ۔ بڑھتے ہوئے مزدوروں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت سے قوانین اس Sub Continent میں بنائے گئے ۔ سب سے پہلے ملک میں ٹریڈ یونین ایکٹ کا نفاذ کیا گیا ۔ جناب صدر ۔ دراصل دنیا میں اس وقت دو طبقوں کے درمیان جنگ چل رہی ہے ۔ ایک طبقہ تو سوشلسٹس اور کمیونسٹس کا ہے اور دوسرا سرمایہ داروں کا طبقہ ہے ۔ جناب والا ۔ جب ہمیں ۱۹۴۷ء میں آزادی کی نعمت عطا ہوئی تو اس کے ساتھ ہمیں ہمارے بے بہا وسائل بھی حاصل ہوئے تو ان کو بروئے کار لاتے ہوئے ہم نے چند صنعتکاروں کو اس قسم کی مراعات دیں اور آہستہ آہستہ ملک میں یہ حالات ہوگئے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ خاندان بن گئے جو حکمرانی کرنے لگے ۔ جناب والا ۔ ہر ملک میں سرمایہ دار نے کوشش کی ہے کہ حکومت میں اس کا زیادہ سے زیادہ دخل رہے ۔ اس سے قبل جب ملک محض زراعتی سیکٹر پر depend کرتا تھا تو جاگیردار تمام سیاست پر قابض تھے ۔ آج بی ڈی کے نظام میں کھلے بندوں ووٹوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے اور رشوت چلتی ہے ۔ سیاست میں سرمایہ داروں کی اجارہ داری ہے ۔ تو ان باتوں کا لازمی کوئی نتیجہ نکلنا تھا اور وہ یہ کہ حکومت دوبارہ مزدوروں کے قوانین کو بنائے ۔

سید عنایت علی شاہ ۔ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ بی ڈی کے نظام میں رشوت لینے یا دینے کا کیا آپ کو کوئی تازہ تجربہ ہوا ہے ۔

ملک محمد اختر - اس کا جواب آپ اپنے ہی دل سے پوچھیں - میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں میں آپ کو اس چیز کا جواب نہیں دوں گا - تو جناب والا آخر کار سرمایہ دار بازی جیت گیا اور مزدوروں کو زنجیریں پہنانے کا انتظام کیا گیا اور اس مقصد کے لئے اس ایوان کو چنا گیا اور اور جناب لیبر منسٹر صاحب کے سر پر اس کا سہرا رہا - جناب والا - یہ حکومت جو اپنی سست روی میں مشہور ہے -جو قانون سازی کے میدان میں آج تک قوانین کو یونیفائی نہیں کر سکی - ٹینسی ایکٹ جیسے ضروری قوانین کو نظر انداز کیا گیا ہے - اب یہ یک لخت مزدوروں کی ہمدرد بن کر ایک بہروپئیے کی صورت میں نمودار ہوئی ہے اور اس نے نمودار ہوتے ہی یہ کیا ہے کہ ان تمام کے تمام قوانین کو جیسے ٹریڈ یونین ایکٹ، صنعتی تنازعات کا قانون ، کمرشل اور سٹینڈنگ آرڈر سامنے لاکر مزدوروں کو اپنے سحر سے سلا دیا ہے اور انہیں ان تمام حقوق سے محروم کر دیا ہے جو انہوں نے گذشتہ نصف صدی بلکہ ۷۰ سال میں - جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ مزدور سرگرمیوں کا آغاز ۱۸۹۳ء سے ہوا تھا - حاصل کئے تھے - جناب صدر - اس قانون کے بعد مزدوروں کے پاس اب دو راستے ہیں - یا تو وہ انجمن سازی چھوڑ دیں - ٹریڈ یونین ایکٹ کا ایک مقصد یہ تھا کہ دفعہ ۱۲۴ جو سازش کے متعلق ہے مزدوروں کو اس سے بچانے کے لئے اوپن جنرل لائسینس دیا جائے - تاکہ وہ کھلم کھلا انجمن سازی کر سکیں یا ٹریڈ یونین بنا سکیں - جناب صدر - یہ انہیں فوجداری قوانین کے احکام سے بچانے کے لئے تھا تاکہ اگر مزدور بیٹھ کر فیصلہ کریں تو ان پر دفعہ ۱۲۴ کا اطلاق نہ ہو کہ انہوں نے صنعت کار کے خلاف یا حکومت کے خلاف یا مفاد عامہ کے خلاف سازش کی ہے - ان کے مل بیٹھنے کو غیر قانونی اجتماع قرار نہ دیا جائے - یہ تحفظ انہیں ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۸۹۶ء کے

تحت دیا گیا تھا۔ مگر وہ موجودہ ٹریڈ یونین آرڈیننس کے تحت ختم کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ جناب والا۔ آپ یہ دیکھیں کہ اس سے زک کس کس کو پہنچے گی۔ اس سے مزدوروں کی بہبودی کو۔ ان کی تعلیمی سہولتوں کو۔ ان کی طبی امداد کو اور ان کی شرائط ملازمت کو زک پہنچتی ہے اس کے علاوہ ان کی چھانٹی اور برطرفی کے قواعد کو بھی اس سے زک پہنچتی ہے۔ جناب والا۔ مزدوروں کے تمام حقوق کو سلب کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ یہ اس قدر پیچیدہ قانون ہے کہ اول تو کوئی ٹریڈ یونین رجسٹر نہیں ہو گی اگر رجسٹر ہو بھی جائے تو ان کے جو فنڈ ہوں گے ان پر حکومت کا اس قدر کنٹرول اور نگرانی ہو گی کہ ان کا تین چوتھائی حصہ بلا اجازت صرف نہیں کیا جا سکے گا۔ اس کے بعد جناب والا یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ سیاسی فنڈ یعنی ان کے وہ رقومات جو وہ سیاسی فنڈ کے لئے اکٹھی کریں گے . . . .

**Mr. Deputy Speaker** : Whom is the Member addressing ?

**Malik Muhammad Akhtar** : I am addressing the Chair.

جناب والا۔ میں آپ کو خطاب کر رہا ہوں جناب والا سیاسی فنڈ کا علیحدہ قیام ان کی بدنیتی کو آشکارا کرتا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ سیاسی فنڈ علیحدہ ہو تاکہ یہ جس انجمن کو چاہیں یہ حکم دے سکیں کہ آپ سیاسی فنڈ اکٹھا نہ کریں۔ جناب والا۔ انہوں نے ملک کی تینوں اسمبلیوں میں مخصوص مفادات کی کوئی سیٹ نہیں رکھی۔ یہ مزدوروں کو یہ حق دینے کے لئے تیار نہیں کہ وہ اپنے ایک یا دو نمائندے منتخب کر کے ان قانون ساز اسمبلیوں میں لا سکیں تاکہ وہ ایسے کالے قوانین کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ جن کے لئے کسی مہذب ملک کی کسی قانونی کتاب میں کوئی جگہ نہیں۔ جناب والا۔ آپ اندازہ فرمائیں جیسا کہ جناب فاروق

صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے ۱۹۱۹ء میں آئی - ایل - او کی کنوینشن کو ratify کیا - اس کے بعد ۱۹۴۸ء میں ہماری پاکستان گورنمنٹ نے پھر اس کو ratify کیا - جناب والا - یہ قانون ان تمام کنونشنز کے منافی ہے بلکہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کی نظر ثانی شدہ پالیسی کے بھی منافی ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ تمام صنعتی تنازعات arbitration, conciliation of negotiation سے طے کریں گے - موجودہ ٹریڈ یونین ایکٹ میں ان تینوں دفعات کو ختم کر کے رکھ دیا گیا ہے اور ایک ہنٹر - ایک تلوار رجسٹرار کے ہاتھوں میں دے دی گئی ہے کہ وہ جس ٹریڈ یونین کو چاہے رجسٹر کرے اور جس کو چاہے ختم کر کے رکھ دے . جن افراد کو چاہے ٹریڈ یونین کے عہدے دار رکھے جن کو چاہے نہ رکھے -

جناب والا - سب سے بڑی بات جو موجودہ ایکٹ میں کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام تجربہ کار افراد کو جو اس وقت ٹریڈ یونینوں میں اعلیٰ عہدیدار تھے - وہ لوگ جنہوں نے تبلیغ کر کے ٹریڈ یونینزم کو اس ملک میں رائج کیا - ان تمام کو ختم کر کے رکھ دیا گیا ہے اگر آج کل وہ کہیں کام کر رہے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں - یہ وہ لوگ تھے جو متعدد بار جیلوں میں گئے - جناب والا - یہ ایسے ہی ہے جیسے ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے قیام کے بعد یہ قرار دیا جاتا کہ کوئی مسلم لیگی کسی اسمبلی یا مجلس آئین ساز کا رکن نہیں ہو سکتا یا وہ کسی طور پر حکومت میں شامل نہیں کیا جاسکے گا - جن لوگوں نے ۱۸۹۰ء سے لے کر گذشتہ ۸۰ سال ٹریڈ یونینزم کو فروغ دیا ہے انہیں ان قوانین کے تحت اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ٹریڈ یونین کی سرگرمیاں قانونی طور پر جاری رکھ سکیں- جناب والا- اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ under the ground چلے جائیں گے -

**Mr. Deputy Speaker :** What does the Member mean by it ?

**ملک محمد اختر** — 'under the ground' میں نے اس لئے کہا ہے کہ یہ پاکستان کی گراؤنڈ ہے ۔ وہ انڈر گراؤنڈ جا کر ایسی سرگرمیوں کا ارتکاب کریں گے جو مفاد عامہ کے منافی ہوں گی ۔ جو صنعت کاروں کے مفاد کے منافی ہوں گی اور جو لیبر کے مفاد کے منافی ہوں گی ۔ جناب والا ۔ میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایسے ہی حالات تھے جب کہ برطانیہ میں صنعتی انقلاب آیا ۔ وہاں بھی اس وقت طبقاتی جنگ تھی ۔ جناب والا یہ کہنا بھی درست نہیں کہ امریکہ یا برطانیہ میں جو لیبر قوانین ہیں وہ بہتر قوانین ہیں ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اس وقت ہماری حکومت کا رجحان آزاد فارن پالیسی کی طرف ہے اور ہم سوشلسٹ ممالک کی طرف زیادہ مائل ہیں ۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ ہم اپنے ان لیبر قوانین کو اس نمونہ پر کیوں نہ ڈھالتے جو سوشلسٹ ممالک میں ہیں ۔ میری مراد ہے کہ ہم نے جو قوانین بنائے ہیں ان کی ساخت وہی ہے جیسے امپریلسٹ ممالک میں ہے ۔ جناب صدر ۔ اب آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس قانون میں جو پابندیاں لگائی گئی ہیں ان پابندیوں کے متعلق عرض کروں ۔ سب سے پہلے رجسٹریشن پر پابندی کے متعلق عرض کروں گا — یونین پر پابندی یہ ہے کہ تمام کے تمام فنڈز آڈٹ ہوں گے — آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ آپ نجی اداروں کے یا پرائیویٹ اداروں کے accounts audit کریں — جب ایک انجمن بنائی جاتی ہے اس کے اپنے قواعد ہوتے ہیں ۔ اس کے اپنے ضوابط ہوتے ہیں ۔ اس کے اپنے رولز ہوتے ہیں ۔ اگر رولز میں کوئی شک ہے یا accounts ایسے ہیں کہ اس کے متعلق کوئی سٹیٹمنٹ بنائی ہے تو ٹھیک ہے لیکن آپ نے یہ قرار دیا ہے کہ اگر کسی صورت میں apprehension ہو یا فنڈز میں embezzlement ہونے کا

احتمال ہو تو رجسٹرار تین ماہ کے لئے اس فنڈ کو اپنی تحویل میں رکھ لے گا اور جس office bearer کو چاہے گا اس کو اینٹی ٹریڈ یونین حرکات . . . کی بناء پر حکم دے دے گا کہ آپ کا account ٹریڈ یونین کے مفادات کے مطابق نہیں ہے یا یہ ان کے interest میں نہیں ہے ۔ اگر embezzlement ہو یا misappropriation of fund ہو اس کے لئے آپ کو democratic ہونا چاہئے ۔ آپ کو جمہوری ہونا چاہئے ۔ ٹریڈ یونین کے ممبران کو اپنے اعتماد کے ذریعہ office bearer elect کرنے کا حق دیں ۔ حکومت کون ہے کہ ان کے روزمرہ کے معاملات میں دخل دے ۔ جناب والا یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ انجمن سازی کو نہ صرف monopolize قرار دیا گیا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اسی لیول پر لے آئیں جو ۱۹۲۶ء سے پہلے کے حالات تھے ۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ مزدوروں کی آبادی روز بروز بہت بڑھ رہی ہے اگر آپ لسٹوں کو دیکھیں جو آپ صنعتی میدان میں الاٹ منٹ کر رہے ہیں یا وہ پرمٹ جو آپ دے رہے ہیں اس سے ٹیکسٹائل ۔ شوگر ملز ۔ جیوٹ اور فلور ملز ہر روز لگ رہی ہیں ۔ صنعتی فروغ کے ساتھ ساتھ ہماری آبادی بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے ۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ یہاں صنعتی فروغ اور مزدوروں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہو رہا ہے وہاں اشیائے صرف کی قیمتوں میں بھی گراں قدر اضافہ ہو رہا ہے ۔ آپ جو قانون لائے ہیں اس قانون کے تحت آپ نے مزدوروں کو ان کے wages بڑھانے کے حق سے محروم کر دیا ہے کہ وہ اپنا مطالبہ نہ کر سکیں ۔ جو بونس ہے اس کا مطالبہ نہ کر سکیں ۔ wages کے مطابق اشیائے صرف میں بہت گرانی ہو چکی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم ۱۹۲۶ء کے قبل کے زمانے میں جا رہے ہیں جب کہ forced labour تھی ۔ مزدوروں کو آپ مجبور کر رہے ہیں . . . . .

**Mr. Deputy Speaker :** The Member may please try to finish.

**Malik Muhammad Akhtar :** I was promised thirty minutes Sir.

**Mr. Deputy Speaker :** The Member has five minutes more.

**Malik Muhammad Akhtar :** Ten minutes more.

**Mr. Deputy Speaker :** The Minister wants twenty minutes' time. Is that so?

**Minister of Labour :** Sir he may be allowed another five minutes.

**Mr. Deputy Speaker :** How much time will the Minister take?

**Minister of Labour :** I will take twenty minutes.

**Malik Muhammad Akhtar :** Alright Sir; when we are cooperating, let us cooperate on this final issue also.

جناب والا ۔ یہ قانون انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے منافی ہے آئین پاکستان کے منافی ہے ۔ تمام اخلاقی قدروں کے منافی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سوشل جسٹس کے منافی ہے ۔ آج آپ نے اس ایوان میں ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جس قدم سے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو آئندہ آنے والی مشکلات میں گھیر دیں گے میری مراد اس سے یہ ہے کہ میں آنے والے وقت کی طرف اشارہ کر رہا ہوں جبکہ مزدوروں کی تعداد اس ملک میں کم و بیش دو کروڑ ہو چکی ہوگی اور آئیندہ بیس سال میں اضافہ ہونے کی توقع ہے ۔ جب اس صوبہ میں دو کروڑ کی آبادی ہو چکی ہوگی تو مزدوروں کو ان کے حق سے محروم کرنا ۔ ان کے بچوں کو تعلیمی سہولتوں سے محروم کرنا اور ان کے dependents کو میڈیکل سہولتوں سے محروم کرنا ۔ ان کو کم اجرت پر کام کرنے پر مجبور کرنا آپ اندازہ لگائیں کہ اس گرانی کے زمانہ میں آج کوئی مزدور اس قابل نہیں کہ وہ اپنے بچوں کی ضروریات زندگی مہیا کر سکے ۔ میں جانتا ہوں اور میں ان خاندانوں سے واقف ہوں جن کے افراد ایسی سہولتوں سے محروم ہیں ۔ جناب والا ۔ میں ایسے خاندانوں کو بھی جانتا ہوں جو موذی

امراض جس میں ٹی بی بھی شامل ہے میں مبتلا ہیں ۔ وہ تمام کے تمام خاندان مزدور طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ جناب والا ۔ کیا آزادی آپ نے اس لئے لی ہے ۔ آزادی کے سب سے بڑے علمبردار وہ مزدور تھے ۔ وہ کاشتکار تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے عالم اسلام کے اس حصہ سے جسکا نام پاکستان ہے ۔ کیا لوگوں نے اپنی جانیں نہیں دیں ۔ کیا ان کی عصمتیں نہیں لٹیں ۔ کیا ان کے خون سے ہولی نہیں کھیلی گئی ۔ کیا انہوں نے تلواروں کی چھاؤں میں ملک حاصل نہیں کیا ۔ انہوں نے اس ملک کو انگریز سے حاصل کیا اور آپ نے اسکو دو سو خاندانوں کے حوالے کر دیا ۔ جناب والا ۔ اگر عوام کے حقوق کیلئے آج یہ لیجسلیچر ۔ آج یہ لیڈر آٹھ کھڑے نہیں ہونگے ۔ وہ نیم مردہ ٹریڈ یونین کے لیڈر جو آپکے اور ان کے درمیان رابطہ قائم کر رہے ہیں ان کو بھی آپ نے ختم کر دیا ہے ۔ یہ وہ وقت آنے والا ہے جو انقلاب فرانس میں حالات ہوئے ۔ جو انقلاب روس میں حالات ہوئے ۔ جو چائنا میں انقلاب کے وقت حالات ہوئے ۔ آپ ان حالات کو دعوت دینا چاہتے ہیں تو دیجئے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب سپیکر ۔ بیشک قائد حزب اختلاف اور حزب اختلاف کے اراکین نے زیر بحث قانون اور اس سے قبل جو قوانین پاس کئے گئے ہیں ان کو کالا قانون ثابت کرلے کی کوشش کی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اور کامیابی سے کوشش کی ہے ۔

وزیرمحنت ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مزدور قوانین نہ صرف یہ کہ اس صوبے میں بلکہ اس ملک کی تاریخ میں اور مزدوروں کی انجمن

سازی کی تحریک کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں جس کا اعتراف اس صوبے کے ہر گوشے سے خاص و عام نے کیا ہے اور بالخصوص مزدور انجمنوں اور مزدور انجمنوں کے رہنماؤں کی طرف سے ہمیں ان قوانین کے پاس کرنے پر مبارکبادی کے تار اور خطوط وصول ہوئے ہیں - جناب والا - جیسا کہ جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے فرمایا ہے کہ قوانین مرتب کرتے وقت ہمیں اپنے ملک کے حالات کو پیش‌نظر رکھنا چاہیئے - مجھے ان سے کلی طور اتفاق ہے اور حقیقت بھی یہ ہے کہ ان قوانین کو منظور کرتے وقت اور ان قوانین میں ضروری تبدیلیاں کرتے وقت یہ امر ملحوظ رکھا گیا تھا اور یہ حقیقت ہمارے پیش نظر تھی کہ قیام پاکستان کے بعد ملک کی صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ اس ملک کے مزدور اور ان کی انجمنوں کے میدان میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں ان کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ ان قوانین میں بعض اہم اور ضروری تبدیلیاں کی جائیں اور مزدور انجمنوں کے مفاد کو زیادہ تحفظ دینے کے لئے اور ان کو زیادہ صحت مند طریقے پر فروغ دینے کے لئے ایسے قوانین میں ضروری اور اہم تبدیلیاں کی جائیں - چنانچہ اس غرض کے پیش نظر زیر بحث قانون میں جو کہ ۱۹۲۶ء میں نافذ کیا گیا تھا ضروری تبدیلیاں کی گئیں -

// جناب والا - جیسا کہ میں اس سے پیشتر بھی عرض کر چکا ہوں کہ ٹریڈ یونین ایکٹ مزدوروں کی انجمن سازی کے متعلق ہے اور اس سے قبل ۱۹۲۶ء کے قانون میں انجمن سازی کے طریق کار اور ان انجمنوں کے فنڈ کے استعمال کے بارے میں کوئی ہدایات واضح طور پر موجود نہیں تھیں - جس کا نتیجہ یہ تھا کہ ملک میں چھوٹی چھوٹی انجمنوں کا ظہور ہونے لگا اور ایسے اشخاص انجمنوں کے عہدوں پر متمکن ہونے

لگے جن کو مزدور انجمنوں کے مفاد اور ان کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں زیادہ احساس نہیں ہوتا تھا ۔ چنانچہ اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ انجمن سازی کو بہتر بنانے کے لئے اور ان انجمنوں کو بہتر طریقے پر چلانے کے لئے طریق کار مرتب کئے جائیں جن کے تحت مزدور انجمنوں کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ باقاعدہ طور پر اپنے اجلاس منعقد کریں اور اپنی انجمنوں کے عہدیداروں کا صحیح معنوں میں اور صحیح طریقے سے انتخاب کریں اور یہ کہ ان عہدیداروں کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک بھی منظور کر سکیں ۔ اس سے قبل یہ طریق کار نہ تھا جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ جب بھی کبھی کسی مزدور انجمن پر بعض خود غرض عہدیدار مسلط ہو جاتے تھے تو چونکہ مزدور انجمنوں کے قواعد میں کوئی ایسی شق موجود نہیں تھی کہ وہ ان عہدیداروں کے خلاف عدم اعتماد کی کوئی تحریک پیش کر سکیں تو ایسی صورت میں آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ مزدور انجمنوں کے عہدیداروں کو جہاں لامحدود اختیارات حاصل تھے وہاں مزدور انجمنوں کے اراکین کے لئے کوئی ایسا طریق کار موجود نہ تھا کہ جس کو بروئے کار لا کر وہ اس قسم کے اقدامات کرنے سے اپنی انجمنوں کے عہدیداروں کو روک سکیں یا یہ کہ اپنی انجمنوں کے فنڈز کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہوئے دیکھ کر بھی اس کے استعمال سے ان عہدیداروں کو منع کرسکیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جو ضروری تبدیلیاں اس قانون میں کی گئی ہیں یہ مزدور انجمنوں کے مفاد اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے کی گئی ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ مزدور انجمنوں کے اراکین کے حقوق کے تحفظ کے لئے کی گئی ہیں ۔

جناب والا ۔ آپ گذشتہ دو تین روز سے حزب اختلاف کے اراکین کی جانب سے کئے گئے اعتراضات اور ان کی تقاریر سن رہے ہیں جن سے آپ نے یہ اندازہ لگا لیا ہو گا کہ انہوں نے اپنی تمام تقاریر کا زیادہ تر حصہ مزدور انجمنوں کے عہدیداروں کے حقوق کے تحفظ پر زور دینے میں صرف کیا ہے لیکن جہاں مزدور انجمنوں کے عہدیداروں کے حقوق کا تحفظ بھی ضروری ہے وہاں ہم مزدور انجمنوں کے اراکین کے مفادات کے تحفظ کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے ۔

جناب والا۔ جہاں اس قانون میں انجمن سازی کے فروغ کو زیادہ تقویت دینے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں ۔ وہاں انجمنوں کے اراکین کے مفادات کے تحفظ کو بھی زیادہ تقویت دینے کی کوشش کی گئی ہے ۔ جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے اپنی تقاریر کے دوران یہ فرمایا ہے کہ اس قانون میں بعض ایسی شقیں رکھی گئی ہیں کہ جن سے انجمن میں سازی کے سلسلے میں زیادہ قیود اور پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور آئین میں انجمن سازی کے سلسلے میں جو حقوق دیئے گئے ہیں یہ پابندیاں اور قیود ان حقوق کے منافی ہیں ۔ تو میں ان سے آپکی وساطت سے بصد ادب اختلاف کرتا ہوں اور یہ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ اگر فی‌الواقع اس قانون میں کوئی ایسی شق موجود ہو کہ جس سے انجمن سازی کے حقوق پر کوئی زد پڑتی ہو یا ان حقوق میں سے کسی ایک حق کو بھی سلب کرنے کی کوشش کی گئی ہو تو ایسی شقوں کے تحت کئے گئے اقدامات کو کسی بھی وقت عدالت عالیہ میں چیلنج کیا جا سکتا ہے ۔ یہ قانون مارچ ۱۹۶۸ء میں پاس ہوا تھا یعنی آج سے تقریباً تین ماہ پیشتر اس کو پاس کیا گیا تھا تو اگر اس قانون میں کوئی ایسی شق موجود ہوتی یا موجود ہے جو کہ آئین میں دیئے گئے

انجمن سازی کے حق کے خلاف ہے تو اس شق کو اب تک عدالت عالیہ میں چیلنج کیا جا چکا ہوتا ۔ لیکن اگر اسکے برعکس کسی ایسی شق کو عدالت عالیہ میں آج تک چیلنج نہیں کیا گیا تو یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ جناب محمود اعظم فاروقی صاحب کا یہ خیال کہ اس قانون میں ایسی شقیں موجود ہیں جو آئین میں دیئے گئے انجمن سازی کے حقوق کے منافی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں یہ درست اور مناسب نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ زیر بحث قانون پر تقریر کرتے ہوئے جناب فاروقی صاحب نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ حکومت کے ملازمین کو انجمن سازی کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ مجھے ان کی اس بات سے بھی اتفاق نہیں ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ حکومت کے وہ ملازمین جو کہ حکومت کے صنعتی ادارے سے تعلق نہیں رکھتے انہیں انجمن سازی کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی ساتھ یہ کہنا کہ ان کو کسی قسم کی انجمن سازی کا حق حاصل نہیں ہے یہ درست نہیں ہے ۔ کیونکہ اس قانون کے ہوتے ہوئے بھی حکومت کے تمام ملازمین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی انجمنیں بنائیں اور انہوں نے اپنی انجمنیں بنائی ہوئی ہیں ۔ علاوہ ازیں حکومت نے خود ان کے لئے ایسے قواعد و ضوابط مرتب کر رکھے ہیں جن کے تحت ان کی ملازمت اور ان کے مفادات اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جانا مقصود ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ان قواعد وضوابط کی موجودگی میں اور اس کے علاوہ وہ حقوق جو کہ وہ اپنی انجمن سازی کے لئے استعمال کر سکتے ہیں ان کے ہوتے ہوئے یہ کہنا نا درست ہے کہ ان کو انجمن سازی سے محروم رکھا گیا ہے ۔ اس کے پیش نظر اگر اس قانون کے تحت ان کی انجمن سازی پر کوئی

پابندی عائد کی گئی ہے تو اس سے ان کے حقوق پر کوئی زد نہیں پڑیگی اور نہ ہی ان کے مفادات کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کو آئین کے تحت انجمن سازی کا حق دیا گیا ہے جسے کوئی نہیں چھین سکتا اور انہوں نے اس حق کے تحت اپنی انجمنیں بنائی ہوئی ہیں۔ جناب والا۔ محمود اعظم فاروقی نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ اس زیر بحث قانون کی اس شق کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ جہاں انجمنوں کے عہدیداروں اور انجمنوں پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی انجمنوں کے عہدے داروں کی تعداد کا تعین کرتے وقت اس انجمن کے اراکین اور انجمنوں کے عہدہ داروں کے تناسب کا خیال رکھیں۔ جناب والا۔ اس شق کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی۔ کہ اس صوبے میں بہت سے ایسے ادارے ہیں۔ جہاں کل ملازمین کی تعداد ۸۰ یا ۱۰۰ کے لگ بھگ ہے۔ اور اس مزدور انجمن کے عہدے داروں کی تعداد ۵۰ یا ۶۰ کے لگ بھگ ہے۔ تو جناب والا کیا میں اس ایوان کے اراکین سے پوچھنے کی جسارت کرونگا۔ کہ کیا آپ کے خیال میں یہ مناسب ہے۔ کہ جس ادارے کی کل تعداد ۷۰ اور ۸۰ ہو۔ اور اس مزدور انجمن کے عہدے داروں کی تعداد ۵۰ ہے۔ جناب والا۔ یہ کسی صورت میں بھی مناسب اور مفید خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے مزدور انجمنیں کمزور ہو سکتی ہیں۔ مزدور انجمنوں کے مالی مفادات کو زک پہنچنے کا احتمال ہے۔ کیونکہ جب بھی مزدور انجمنوں کے عہدے دار اپنے کام کے لئے اپنے صنعتی تنازعات کے سلسلے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے۔ عدالتوں میں پیش ہونا پڑتا ہے۔ تو اس صورت میں انہیں بہت سے اخراجات کا متحمل ہونا پڑتا ہے۔ تو جناب والا وہ تمام عہدے دار جن کی تعداد اتنی غیر متناسب ہوگی۔ ان کو اخراجات کا بھی حق حاصل

ہوگا کہ اس طرح اس مزدور انجمن کے funds کو ناجائز طور پر استعمال کرنے کی صورت پیدا ہونے کا امکان ہے ۔ صرف اس امکان کو دور کرنے کے لئے اور اس صورت حال سے بچنے کے لئے یہ شق دی گئی ہے کہ رجسٹرار کو یہ حق دیا گیا ہے ۔ کہ وہ اگر دیکھے کہ اس کے خیال میں کسی انجمن کے عہدے داروں کی تعداد اس انجمن کے اراکین کی تعداد کے تناسب سے زیادہ ہے ۔ تو وہ اس انجمن کے اراکین کو اور انتظامیہ کو یہ ہدایت جاری کریں ۔ کہ وہ اسی تناسب سے اپنی انجمن کے عہدے داروں کی تعداد گھٹا دیں ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا ہے ۔ کہ زیر بحث قانون میں تمام ایسے اشخاص کو کسی انجمن کا عہدہ حاصل کرنے سے محروم کیا گیا ہے جو کہ کسی وقت بھی اس ملک کے امتناعی قوانین کی زد میں آئے ہوئے ہوں یا انہیں اس سلسلے میں کوئی سزا ہوئی ہو ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں جناب خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں وضاحت کر دی تھی ۔ حقیقت میں وہ شق جو کہ زیادہ مضر تھی ۔ اور جس سے اس بات کا امکان تھا کہ بہت سے ایسے اشخاص کم عرصہ کے لئے یا کسی بھی وقت ایسے امتناعی قوانین کی زد میں آئے ہوں ۔ یا انہوں نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہو ۔ جناب والا ۔ وہ شق اس قانون میں نہیں رکھی گئی ۔ جو شقیں یا جو پابندیاں اس زیر بحث قانون کی شق ۲۹ میں دی گئی ہیں ۔ جناب والا ۔ اس کے تحت جیسا کہ میں پہلے بھی وضاحت کر چکا ہوں ۔ کہ وہ انتہائی مناسب اور ضروری ہیں ۔ کیونکہ جب اس قسم کے عناصر کسی مزدور انجمن میں آجاتے ہیں جن کا مدعا اور مقصد صرف کسی صنعتی ادارے میں افراتفری پیدا کرنا ہو ، انتشار پیدا کرنا ہو ۔ جن کا مدعا ایک ادارے کی مختلف انجمنوں میں اس قسم کے واقعات اور اس قسم کے حالات

پیدا کرنے ہوں جن سے اس ادارے کی مزدور انجمنوں یا انجمنوں کے اراکین کو کوئی فائدہ نہ پہنچ سکے ۔ لیکن ان کے اپنے ذاتی مفادات ان کے اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کا حصول ہو سکے ۔ میں سمجھتا ہوں اس صورت میں اس قسم کی پابندی اور اس قسم کی قیود زیر بحث قانون میں دینا انتہائی ضروری ہے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں اس سے قبل عرض کر چکا ہوں ۔ کہ قیام پاکستان کے بعد یہ ملک صنعتی لحاظ سے تیزی سے ترقی کر رہا ہے ۔ ہمارے مزدوروں کی تعداد میں اس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انجمن سازی میں بھی اس قدر تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے ۔ کہ ہم جس وقت تک انجمن سازی کے طریق کار کو ایک صحیح طریقے سے چلانے کی کوشش نہیں کریں گے ۔ اور ان انجمنوں کے اراکین کے حقوق کا صحیح معنوں میں تحفظ اور ان کے مفادات کا تحفظ صحیح معنوں میں کرنے کی کوشش نہیں کریں گے ۔ تو یہ انجمنیں صحیح طور پر کبھی بھی پنپ نہیں سکینگی ۔ اور ان کا فروغ صحیح معنوں میں کبھی بھی نہیں ہو سکے گا ۔ جناب والا ۔ ہمارا مقصد اور منشاء صرف یہ ہے ۔ کہ اس صوبہ میں مزدور انجمنوں کو صحیح معنوں میں فروغ دیا جائے اور ان کو صحیح معنوں میں مضبوط اور مستحکم کیا جائے ۔ اور مزدور انجمنیں کبھی بھی مستحکم اور مضبوط نہیں ہو سکتیں جس وقت تک کہ ان مزدور انجمنوں میں ایسے اشخاص شامل ہو جائیں ۔ جن کو مزدور انجمنوں کے اراکین سے زیادہ اپنے اغراض و مقاصد سے زیادہ لگاؤ ہو ۔ تو ہم نے اس لئے اس قسم کی پابندی اس قانون میں دی ہے ۔ جناب والا ۔ عہدے داروں کی تعداد کے بارے میں جو پابندی اس قانون میں دی گئی ہے یہ نئی نہیں ہے یہ اس سے پہلے بھی اس قانون میں موجود تھی اور اس قانون کے تحت یہ حق ان اشخاص کو دیا گیا جو

کسی صنعتی ادارے سے بلا واسطہ تعلق نہیں رکھتے ۔ جو ملازمین نہیں ہیں ۔ جو باہر کے لوگ ہیں ۔ انہیں بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ کسی انجمن کے عہدے پر فائض ہوسکتے ہیں بشرطیکہ ایسے عہدے داروں کی تعداد ۲۵ فیصد سے زیادہ نہ ہو ۔ لیکن یہاں یہ بھی ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ جو ملازمین کسی ادارے سے تعلق رکھتے ہوں ۔ ان کے عہدے دار ۷۵ فیصد سے کم نہ ہوں تو اس صورت میں جہاں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے ، کہ اس انجمن کے اراکین کو یہ حق حاصل ہو ۔ کہ وہ اپنی ایک متناسب تعداد میں اپنی انجمن کے عہدوں کو حاصل کر سکیں وہاں انہیں ہم نے یہ بھی حق دیا ہے کہ اگر وہ یہ سمجھیں کہ کوئی باہر کا شخص جو کہ بلا واسطہ اس صنعتی ادارے سے تعلق نہیں رکھتا ۔ اور وہ سمجھیں کہ ان کے حقوق کا تحفظ صحیح معنوں میں کر سکے گا تو انہیں یہ حق دیا گیا ہے ۔ کہ وہ باہر کے اشخاص کو اپنی انجمن کے عہدے دار کی صورت میں اسے منتخب کر سکیں ۔ جناب والا ۔ آپ نے گذشتہ چند دنوں سے زیر بحث قانون کی تمام شقوں کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے ۔ اور اس پر مختلف جانب سے اور اراکین حزب اختلاف کی جانب سے آپ نے تقاریر سنی ہیں ۔ آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ ہر شق جس میں ہمیں سابقہ قانون میں ترمیم یا تبدیلی کرنا مقصود تھی اس میں ہمیں انجمن سازی کو بہتر بنانے کے لئے مزدور انجمنوں کے اراکین کے مفادات کو زیادہ تحفظ دینے کی کوشش کی ہے ۔ اور جو اقدام ہم نے اس قانون کے تحت کیا ہے ۔ وہ مزدوروں کے مفاد اور مزدور انجمنوں کے مفاد کے حق میں کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ ایک اعتراض ہے جو کہ حزب اختلاف کی جانب سے کیا گیا ۔ وہ انجمنوں پر کسی سیاسی فنڈ قائم کرنے پر پابندی کے بارے میں ہے ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھیں گے کہ اس قانون میں جناب اختر

صاحب نے اپنی تقریر میں یہ اعتراض فرمایا ہے کہ اس علیحدہ فنڈ کے قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ حالانکہ جناب والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس بات کو سراہتے کہ اس قانون میں اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ مزدور انجمنیں اپنے جنرل فنڈ کے علاوہ ایک سیاسی فنڈ بھی قائم کر سکتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قابل تحسین بات ہے تاکہ وہ ملک کے سیاسی میدان میں بھی صحیح معنوں میں بہتر طور پر حصہ لے سکیں ۔ اور جناب والا یہاں اس کے بعد جس پابندی کا ذکر کیا گیا ہے ۔ اور جس بارے میں اعتراض کیا گیا ہے ۔ وہ پابندی اس لئے ضروری اور مناسب خیال کی گئی ۔ کہ چونکہ ہم نے انجمن سازی کے لئے ان انجمنوں کے عہدے داروں کے لئے باہر کے اشخاص کو بھی ۲۵ فیصد کی تعداد تک عہدوں پر فائض رہنے کا حق دیا ہے ۔ تو اس صورت میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی پابندی اور قید ضروری ہے ۔ وہ اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ باہر کے لوگ جو کہ انجمنوں کے عہدوں پر فائز ہوں ۔ وہ اس سیاسی فنڈ کو اپنے اغراض و مقاصد کے لئے استعمال نہ کریں ۔ ہم نے ہر سطح پر مزدور انجمن کے اراکین کے مفاد کا تحفظ کرنے کی کوشش کی ہے ۔ جناب والا ۔ آخر میں میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ یہ نا مناسب ہوگا ۔ اگر میں یہاں جناب قائد حزب اختلاف اور ان تمام اراکین کا شکریہ ادا نہ کروں ۔ جنہوں نے زیر بحث قوانین میں بحث کے دوران بھر پور حصہ لیا اور بالخصوص میں جناب قائد حزب اختلاف اور جناب ملک اختر صاحب کا بے حد شکر گذار ہوں کہ انہوں نے انتہائی محنت سے ان قوانین کا مطالعہ کیا ہے ۔ اور ان پر بحث کی ہے اور ان کی اس محنت اور بحث کا نتیجہ ہے کہ بعض انتہائی اہم ترامیم جو ان کی طرف سے پیش کی گئیں اور جو انتہائی مفید تجاویز تھیں وہ اس ایوان نے تسلیم کیں ۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ مجھے اس

بات کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے کہ انہوں نے بہت سی ترامیم کو جن کی اگرچہ ضرورت نہ تھی اور اس زیر بحث قانون کے مقاصد اور غرض و غایت کے لئے مناسب نہ تھیں پیش کرنا ضروری نہیں سمجھا ۔ میں آخر میں تمام اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے تعاون اور معاونت سے اس قانون کے پاس کرنے میں میری امداد کی ہے ۔

**Mr. Deputy Speaker :** I will now put the question. The question is —

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Trade Unions Ordinance, 1968 promulgated by the Governor of West Pakistan on 8th March 1968 as amended by the Assembly.

*The motion was carried.*

**Mr. Deputy Speaker :** Motions by Khawaja Muhammad Safdar, Malik Muhammad Akhtar, Mr. Hamza and Sardar Haji Atta Muhammad for the disapproval of the Ordinance are deemed to have been rejected.

The House in now adjourned to meet at 5-30 p.m.

*The Assembly then adjourned (at 12-30 p.m.) till 5.30 p.m. the same evening.*

———

## EVENING SITTING

*The Assembly met at 5.30 p.m. Mr. Speaker in the Chair.*

*Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ
تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

پ ۳- س ۲- ع ۵ و ۶- آیات ۲۷۲ تا ۲۷۴

اے پیغمبر تم ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہو بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے۔ اور مسلمانو! تم جو مال فلاحی کاموں میں خرچ کرو گے اس کا فائدہ تم ہی کو پہونچیگا۔ اور جو بھی تم خرچ کرو گے اللہ کی خوشنودی کے لئے کرو گے اور جو مال بھی تم نیک راہوں میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں کیا جائے گا۔

اور البتہ جو ان ضرورت مندوں پر خرچ کرو گے جو اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے اور ملک میں کسی طرف آنے جانے کی طاقت نہیں رکھتے اور مانگنے سے شرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ سوال نہ کرنے کے باعث ناواقف شخص اس کو مالدار خیال کرتا ہے۔ تو تم اُن کے چہروں سے پہچان لیا کرو (کہ ضرورتمند ہیں) شرم کے سبب وہ منہ پھاڑ کر اور چمٹ کر نہیں مانگ سکتے۔ اور تم جو بھی مال نیک راہ میں خرچ کرو گے بلاشبہ اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ جو لوگ اپنی دولت دن و رات پوشیدہ و ظاہر اچھے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو نہ کسی طرح کا کبھی خوف ہوگا اور نہ غم۔

وما علینا الا البلاغ

## PRESENTATION OF THE RAILWAY BUDGET FOR THE YEAR 1968-69.

**Mr. Speaker**: The Minister for Finance to present the Railway Budget for the year 1968-69.

**وزیر خزانہ** (سید احمد سعید کرمانی) ۔ جناب سپیکر ۔ میں ریلوے کا میزانیہ بابت ۶۹-۱۹۶۸ء پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ۔

۲ ۔ سال رواں کے اہم ترین واقعات میں سے ایک یہ ہے کہ زرعی شعبے میں تیز رفتار ترقی کی راہیں کھل گئی ہیں ۔ ہم خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہونے کی منزل سے کافی حد تک قریب تر ہو گئے ہیں ۔ در حقیقت ، انشاءاللہ ہم جلد ہی اس قابل ہو جائیں گے کہ کافی مقدار میں زائد از ضرورت غذائی پیداوار بر آمد کر سکیں (تالیاں) ۔ یہ بات ہمارے لئے از حد باعث مسرت ہے ۔ گذشتہ چند سالوں میں موجودہ حکومت کی یکسویانہ مساعی نے قابل دید نتائج بر آمد کئے ہیں ۔ ان نتائج کا حصول بڑی حد تک اس سیاسی استحکام کا رہین منت ہے جو ہمارے محبوب صدر کی دور اندیشی اور سر گرم عمل قیادت نے ملت کو عطا کیا ہے ۔ (تالیاں) ۔ ہم حق بجانب ہیں کہ اس کارنامے کی تکمیل پر اظہار طمانیت کریں ۔ ہم مستقبل کی طرف اب زیادہ اعتماد سے دیکھ سکتے ہیں ۔ ریلوے نے کیمیاوی کھاد ، فصلوں کے تحفظ کی دوائیں اور اعلیٰ درجے کے بیج ، سرعت کے ساتھ اور بسا اوقات قلیل مہلت میں ، ملک کے طول و عرض میں اندرونی علاقوں تک پہنچا کر اس قابل ذکر کارنامہ میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔ (تالیاں) ۔

۳ ۔ دوسری جانب بین الاقوامی پس منظر ہنگامہ خیز رہا ہے ۔ مشرق وسطیٰ کے گذشتہ جون کے بحران اور نتیجتاً نہر سویز کے بند ہونے کے بعد اکثر ممالک کی معیشت مختلف نوع سے متاثر ہوئی ہے ۔ ترقی پذیر ممالک ، جنہیں اپنی اقتصادی ترقی کے ابتدائی مراحل میں کثیر درآمدات پر انحصار کرنا پڑتا ہے ، بری طرح متاثر ہوئے ہیں ۔ مزید برآں بہت سے نسبتاً

مستحکم اور ترقی یافتہ ملکوں سے بھی وسیع پیمانے پر ہنگاموں کی خبریں ملتی رہی ہیں جو بڑی حد تک موجودہ اقتصادی صورت حال کا نتیجہ ہیں ۔ نومبر ۱۹۶۷ء میں پونڈ کی قیمت میں کمی ہونے اور اس کے بعد سونے کی بے تحاشا خریداری سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کی پالیسیاں، بالخصوص وہ جن کا تعلق بین‌الاقوامی تجارت اور امداد کے شعبوں سے ہے ، دوبارہ ترتیب ہو رہی ہیں جن کے نئے اثرات ظہور پذیر ہوں گے ۔ ان سے ہماری تیز رفتار اقتصادی ترقی کی کوششیں جس حد تک متاثر ہوں‌گی ، اسی قدر ہمیں مسلسل نظر ثانی اور جائزے کی ضرورت پیش رہے گی ۔

۴ ۔ سال گذشتہ کے دوران جو عوامل کار فرما رہے ہیں ، وہ قدرتی طور پر ریلوے کی کارکردگی پر بھی اثر انداز ہوئے ۔ غذائی اجناس ، کیمیاوی کھاد اور دیگر اشیاء کے جو جہاز موجودہ مالی سال کے آغاز میں یہاں پہنچنے والے تھے ، نہر سویز بند ہونے کی وجہ سے ان کی آمد میں تاخیر واقع ہو گئی اور نتیجتاً ہمارے محاصل آمدنی تخمینوں سے کم ہونے لگے ۔ اس کے علاوہ اندرون ملک غذائی اجناس کی مقامی پیداوار کی بہتر صورت حال کی وجہ سے درآمدی غلے کی مقدار میں کمی آ گئی ۔ چنانچہ تمام سال درآمدات اصل تخمینوں کے مقابلے میں کافی کم رہی ہیں ۔ سال رواں کے دوران ریل کے ذریعے ۱۷ لاکھ ٹن غذائی اجناس اور چھ اعشاریہ پچیس لاکھ ٹن کیمیاوی کھاد کی نقل و حمل کی توقع کی گئی تھی لیکن فی‌الواقع درآمدات اس سے کافی کم رہیں گی اور اب توقع کی جاتی ہے کہ سال کے آخر تک ریل کے ذریعے صرف ۱۲ لاکھ ٹن غذائی اجناس اور ۳ لاکھ ٹن کیمیاوی کھاد کی نقل و حمل عمل میں آئے گی ، جو اصل تخمینے کے مقابلے میں آٹھ اعشاریہ پچیس لاکھ ٹن کی کمی ظاہر کرتی ہے اسی طرح برآمدی اشیاء کی مقدار کے ، جن کے نقل و حمل کی ریلوے کو توقع تھی ، ترمیمی تخمینے تقریباً ۶ فیصد کمی ظاہر کرتے ہیں ۔ طاس

سندھ کی متبادل تعمیرات کے بیشتر حصے کی تکمیل کی وجہ سے اندرون ملک بھی روڑی ، پتھر اور بجری کی نقل و حرکت کم رہی - کوئلے ، چاول ، عمارتی لکڑی اور شکر کی نقل و حمل میں بھی سال رواں کے دوران قدرے کمی آگئی - تربیلا بند پر کام شروع ہونے پر تعمیراتی سامان کی نقل و حمل میں اضافہ ہو جانے کی توقع ہے - وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے شعبوں میں بھی بتدریج بہتر حالات کی توقع ہے - آئندہ سال کا جو خاکہ سامنے آتا ہے وہ ایک ترقی پذیر معیشت کا ہے جو رفتہ رفتہ مستحکم ہوتی جائے گی - (تالیاں) -

۵ - ماضی قریب میں مختلف عوامل کے اثرات کی وجہ سے متوقع محاصل آمدنی کم رہے ہیں اور سال کے آخر تک محاصل آمدنی میں تین کروڑ روپے کی قطعی کمی کی توقع ہے - اس کے برعکس اخراجات میں گذشتہ دو سال سے اضافے کا رجحان کار فرما رہا ہے - میں نے سال گذشتہ کی تقریر میں ذکر کیا تھا کہ ایندھنی تیل پر مرکزی حکومت کے اضافی محصول کی وجہ سے اس سال ریلوے کو ایک کروڑ باون لاکھ روپے کے لگ بھگ زیر بار ہونا پڑا - سال رواں سے ہمیں اس حساب میں مزید ۶۰ لاکھ روپے ادا کرنے ہوں گے ، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس مد کے تحت متواتر بار ۲ کروڑ روپے سے زائد ہوگیا ہے - سال گذشتہ کے دوران تو یہ ممکن ہوگیا تھا کہ مرمتوں اور نگہداشت کے اخراجات میں عارضی طور پر کمی کر کے ایندھنی تیل کے محصول میں اضافے کو برداشت کر لیا جائے کیونکہ اس وقت یہ خیال کیا گیا تھا کہ نقل و حمل میں مسلسل اضافے سے ریلوے کو مزید آمدنی ہو گی جس کی بدولت ریلوے کے لئے اس وقت تک عائد شدہ محصولات کا بار برداشت کر لینا ممکن ہوگا - تاہم حالیہ اضافوں کو برداشت کرنا کسی صورت ممکن نہیں ہوسکتا تھا میں پہلے ہی اس امر کی وضاحت کر چکا ہوں کہ ریلوے کے محاصل

آمدنی میں اس حد تک اضافہ کیوں نہیں ہوا جس حد تک قبل ازیں توقع کی گئی تھی ۔ مزید برآں کچھ اور بھی بار ہیں جنہیں برداشت کرنا ناگزیر ہے ۔ بیرونی قرضوں کے اخراجات اور حکومت کو واجب‌الادا منافع میں جو آہستہ آہستہ لیکن مستقل طور پر اضافہ ہو رہا ہے ، اور جو اقتصادی ترقی کی پالیسی کا لازمہ ہیں ، ان کے لئے گنجائش نکالنی ہی پڑتی ہے ۔ یہ صورت حال جس طرح رونما ہوئی ، اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرایوں اور شرحوں میں اظافہ ناگزیر ہو گیا ۔ بعض اشیاء کی بار برداری کی شرحوں میں اس سال یکم مئی سے اضافہ کردیا گیا ۔ اور مسافروں کے کرایوں اور مسافر گاڑیوں کے دیگر نقل و حمل کی شرحوں میں ۲۱ مئی سے ۵ فیصد اضافہ کردیا گیا ۔ (حزب اختلاف . . .) ۔ شرحوں میں اس اضافے کا اطلاق اس مخصوص نقل و حمل پر نہیں ہوگا جو طے شدہ شرحوں کے مطابق عمل میں آتی ہے ۔ اس اضافے کے نتیجے میں توقع ہے کہ ایک پورے سال کی کارکردگی کے دوران تقریباً ۵ کروڑ روپے کی مزید آمدنی ہوگی (حزب اختلاف کی طرف سے طنزیہ تالیاں) ۔ اس موقع پر میں ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ قدم مجبوراً قطعی ناگزیر حالات میں اٹھایا گیا ہے ۔ مزید برآں ، جو اضافہ کیا گیا ہے اس میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ اس سے صرف ایسی اشیاء کی بار برداری کی شرحوں میں صرف معمولی سا اضافہ ہو جو اس بار کو بہ آسانی برداشت کرسکتی ہوں ۔ مسافروں کے کرایوں میں بھی اضافہ عوام کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے ۔ (حزب اختلاف . . .) ۔ اور یہ موجودہ حالات میں حتی‌الامکان قلیل ترین اضافہ ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ ملک کی اقتصادی ترقی کی وجہ سے عوام کی روزافزوں خوشحالی اور بالخصوص سال رواں کی وافر غذائی پیداوار کے پیش نظر یہ معمولی سے اضافے گراں بار ثابت نہیں ہوں گے ۔ یہاں یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ اس اضافے کے بعد بھی یہ

شرحیں اور کرائے ان پڑوسی ممالک میں نافذ کرایوں کے مقابلے میں بالعموم کم ہیں جہاں کے اقتصادی حالات ہمارے اپنے ملک کے اقتصادی حالات سے کافی مماثلت رکھتے ہیں ۔ (تالیاں) ۔

٦ ۔ اب میں چند ایسے حقائق اور اعداد و شمار پیش کرتا ہوں جن کی مدد سے یہ واضح ہو سکے گا کہ کرایوں اور شرحوں میں اضافہ کیوں ضروری تھا ۔ اول یہ کہ ریلوے کا محکمہ صوبائی تحویل میں آنے کے بعد ایندھنی تیل کی قیمت میں اضافے سے اخراجات ۹ کروڑ روپے سالانہ بڑھ گئے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ٦٢-١٩٦١ء سے ریلوے کے اخراجات کاروبار میں تیس فیصد کا اضافہ ہو چکا ہے دوسرے یہ کہ ١٩٦٣ء میں ریلوے کے عملے کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا تھا ، اس سے ریلوے کو ہر سال ٣ کروڑ روپے کا مزید بار برداشت کرنا پڑتا ہے ۔ تیسرے یہ کہ تنخواہوں کے نئے سکیلوں کے مطابق عملے کو ملنے والی سالانہ ترقیوں اور پنشن کے اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے ۔ اگلے سال تک اس مد میں اخراجات میں ایک کروڑ روپے سے بھی زیادہ اضافہ ہو جائے گا ۔ اس طرح ریلوے کے عام اخراجات کاروبار میں مجموعی اضافہ تقریباً ١٣ کروڑ روپے ہو گیا ہے ۔ دوسری طرف ماضی میں دوبار یعنی ١٩٦٣ء میں اور ١٩٦٦ء میں کرایوں اور شرحوں میں معمولی اضافے کئے گئے تھے ۔ ان اضافوں سے تقریباً ٣ کروڑ روپے کی مزید آمدنی ہوئی ہے ۔ اس طرح ان سالوں کے دوران ١٠ کروڑ روپے کا فرق پیدا ہوگیا ہے جسے عام طور پر کرایوں میں کمی و بیشی کر کے پورا کیا جانا چاہئے تھا ۔ جبکہ یہ فرق کچھ زیادہ نہیں تھا ، ریلوے بورڈ نے مختلف اقدامات کئے تاکہ اخراجات کو کم سے کم حد تک گھٹایا جا سکے ۔ ان میں سے بعض اقدامات مثلاً مرمتوں اور نگہداشت پر اخراجات کا جزوی طور پر التوا ، محض عارضی نوعیت کے تھے ۔ تاہم ان اقدامات کی کامیابی کا انحصار

دو اہم مفروضات پر تھا ۔ اولاً یہ کہ ریلوے کی آمدنی میں کافی اضافہ ہوگا اور دوئم یہ کہ تنخواہوں، سامان اور اشیاء کی قیمتوں اور محصولات اور دیگر واجبات میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا ۔ بد قسمتی سے گذشتہ دوسال کے واقعات کی روشنی میں یہ دونوں مفروضات عملی صورت اختیار نہیں کر سکے ۔ یہ توقع کہ ریلوے کے ذریعہ نقل و حمل میں تیزی سے اضافہ ہونے سے ریلوے کی آمدنی بڑھے گی ، پوری نہیں ہوسکی ۔ اس کے چند اسباب میں قبل ازیں بیان کر چکا ہوں ۔ دوسری طرف محصولات میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ہے لہذا ایک ایسا مقام آگیا جہاں کرایوں اور شرحوں میں اضافہ ناگزیر ہو گیا ۔ تاہم میں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ کرایوں اور شرحوں میں تازہ ترین اضافے کے بعد بھی ، جس سے تقریباً ۵ کروڑ روپے کی مزید آمدنی ہو گی ، ریلوے بہترین نظم و نسق کے ذریعے اخراجات میں پانچ کروڑ روپے کے بقیہ اضافے کر جذب کرتی رہے گی ۔ یقیناً یہ کوئی معمولی کامیابی نہیں ہے ۔ (حزب اختلاف کی طرف سے طنزیہ تالیاں ) ۔

۷ ۔ اس مرحلے پر میں یہ صراحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ریلوے بورڈ نے اپنے عام اخراجات کاروبار کی سختی سے نگہداشت کی ہے ۔ باوجود اس کے کہ ضروری سامان کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اور ریلوے کے ذریعہ نقل و حمل میں ٹن میل کے حساب سے ۲۶ فیصد اور مسافر میل کے حساب سے ۱۴ فیصد اضافہ ہوا ہے ، عام کاروباری اخراجات قریب قریب اپنی سطح پر قائم رہے ہیں ۔ محصولات آبکاری اور تنخواہوں میں اضافے کو ، جن کا میں قبل ازیں ذکر کر چکا ہوں ، نظر انداز کر کے عام اخراجات کاروبار میں ۶۲ - ۱۹۶۱ء کی سطح کے مقابلے میں محض ۴ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریلوے بورڈ نے حسن کارکردگی کو متاثر کئے بغیر اخراجات کم کرنے کی ضرورت پر

انتہائی توجہ دے رکھی ہے - اور یہ اسی مستقل توجہ کا نتیجہ ہے کہ ریلوے بورڈ زیادہ نرخوں اور مزید محصولات وغیرہ کی وجہ سے ۵ کروڑ روپے کے لگ بھگ بار کو برداشت کرنے کے قابل ہو گیا ہے - (تالیاں) -

۸ - علاوہ ازیں ، میں اس امر کی بھی وضاحت کردینا چاہتا ہوں کہ قرضوں پر سود کے اخراجات اور حکومت کے لگائے ہوئے سرمائے پر واجب‌الادا رقم کے علاوہ محفوظ سرمائے کی مدد میں منتقلی کے لئے الگ کی ہوئی رقم میں مجموعی طور پر ۹ کروڑ پچاس لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ہے - اس اضافے کے اخراجات کو ان بڑھتے ہوئے محاصل آمدنی کی مدد سے پورا کیا گیا جو ریلوے بورڈ کو سالانہ سرمایہ اندازی سے حاصل ہوئے اس سے بھی ریلوے بورڈ کے مالیاتی حسن انتظام کا ثبوت ملتا ہے -

۹ - اب میں سال رواں کے ترمیمی تخمینہ جات اور ۶۹ - ۱۹۶۸ء کے تخمینہ جات میزانیہ کے اہم نکات کی تشریح کرتا ہوں -

## حسابات بابت ۶۷ - ۱۹۶۶ء

۱۰ - سب سے پہلے میں سال گذشتہ کے تکمیل شدہ حسابات کو لیتا ہوں - جب ۶۷ - ۱۹۶۶ء کے حسابات مکمل کئے گئے تو فی‌الواقع محاصل آمدنی کی رقم ۶۱ کروڑ ۵۲ لاکھ روپے بنتی تھی جو ۶۱ کروڑ ۳ لاکھ روپے کے ترمیمی تخمینہ جات کے مقابلے میں ۴۹ لاکھ روپے زیادہ تھی - اس کے برعکس عام اخراجات کاروبار ۴۲ کروڑ ۸۷ لاکھ روپے کے ترمیمی تخمینہ جات سے ایک کروڑ ۳۷ لاکھ روپے زیادہ تھے - تاہم قرضوں پر سود کی تخفیف شدہ رقم ۷۵ لاکھ روپے کی ادائیگی سے ، ملتوی کھاتوں اور منہائیوں میں تبدیلیوں کی وجہ سے ۱۵ لاکھ روپے کے اضافے سے اور ترقیاتی فنڈ میں ۳ لاکھ روپے کے کم تصرف کی وجہ سے اس اضافے بہت حد تک کمی ہوگئی - محاصل آمدنی میں ۴۹ لاکھ روپے اور

اخراجات محاصل میں ۴۴ لاکھ روپے کے اضافے کا قطعی اثر یہ ہوا کہ ترمیمی تخمینہ جات کے ۶ کروڑ ۲۸ لاکھ روپے کے مقابلے میں فی‌الواقع منافع ۶ کروڑ ۳۳ لاکھ روپے ہوا۔ حکومت کے لگائے ہوئے سرمائے پر واجب‌الادا رقم کی ادائیگی کے بعد ۵ لاکھ ۲۳ ہزار روپے کی تخمینی رقم کے مقابلے میں ۹ لاکھ ۸۳ ہزار روپے کی رقم ریلوے کے محفوظ سرمائے میں منتقل کی گئی۔

## ترمیمی تخمینہ جات بابت ۶۸-۱۹۶۷ء

### محاصل آمدنی:

۱۱ - سال رواں کے لئے محاصل آمدنی کا ترمیمی تخمینہ ۶۲ کروڑ ۵۷ لاکھ روپے ہے جو کہ بجٹ کے ۶۴ کروڑ ۶۳ لاکھ روپے کے مقابلے میں ۲ کروڑ ۶ لاکھ روپے کی کمی ظاہر کرتا ہے۔ میں اس کمی کے اسباب کی وضاحت پہلے ہی کر چکا ہوں۔ کل کمی تقریباً ۳ کروڑ روپے ہونے کی توقع ہے۔ کرایوں اور شرحوں میں حالیہ اضافے کی وجہ سے اندازہ ہے کہ یہ کمی تخفیف ہو کر ۲ کروڑ ۶ لاکھ روپے رہ جائے گی۔

### اخراجات محاصل :

۱۲ - سال رواں کے لئے ترمیمی اخراجات محاصل ۵۵ کروڑ ۴۵ لاکھ روپے ہیں جو کہ میزانیہ کی منظور شدہ رقم ۵۷ کروڑ ۶۸ لاکھ روپے کے مقابلے میں ۲ کروڑ ۱۳ لاکھ روپے کم ہیں یہ کمی ریلوے بورڈ کے ایک حالیہ فیصلے کے نتیجے میں ہوئی ہے جس کی رو سے اثاثہ کی تجدید و بحالی کی مد میں غیرملکی قرضوں کی واپسی کی اقساط براہ راست محاصل آمدنی سے واجب الادا ہونے کی بجائے محفوظ سرمایہ فرسودگی سے واجب الادا ہونگی۔ اس مقصد کیلئے ایک مالی سال کے دوران اقساط واپسی کی رقم اس رقم میں سے منہا کرلی جائے گی جو محاصل آمدنی

سے محفوظ سرمایہ فرسودگی میں منتقل کرنے کے لئے مختص ہو گی اور صرف بقیہ رقم ہی محفوظ سرمایۂ فرسودگی کو واجب‌الانتقال ہو گی ۔ اس فیصلہ کا اطلاق ان غیر ملکی قرضوں کی واپسی کی اقساط کے حساب پر بھی ہو گا جو ان کاموں کے لئے حاصل کئے گئے ہوں جن پر سرمایہ ترقیاتی فنڈ سے لگایا جاتا ہے ۔ یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ ماضی میں کچھ مدت تک تجدید و بحالی یا ترقیاتی فنڈ کی تعمیرات کے سلسلے میں حاصل کئے ہوئے غیر ملکی قرضوں کی واپسی کی اقساط براہ راست محاصل آمدنی سے واجب الادا ہوتی تھیں کیونکہ متعلقہ سرمایوں میں کافی رقوم بسہولت دستیاب نہیں تھیں ، لیکن اب ان سرمایوں میں کافی رقوم موجود ہیں اور محاصل آمدنی کو مزید ایسے واجبات کا بار براہ راست برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ۔

۱۳ ۔ ''عام اخراجات کاروبار'' کے لئے ترمیمی تخصیص میں ۴۴ لاکھ روپے کا اضافہ کردیا گیا ہے اور اب یہ رقم میزانیہ کے تخمینہ جات کی ۴۴ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کے مقابلے میں ۴۵ کروڑ ۱۴ لاکھ روپے ہے ۔ یہ زائد رقم ایندھن کے مد کے تحت ہے ۔ جو ۷۵ لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے ۔ سال رواں کا بجٹ منظور ہونے کے معاً بعد مرکزی حکومت نے ایندھنی تیلوں کی بیرون از کارخانہ قیمتیں بڑھا دیں ، جس کی وجہ سے ریلوے کو سال رواں کے دوران تقریباً ۴۰ لاکھ روپے کے مزید مصارف برداشت کرنے پڑیں گے ۔ گاڑیوں کی نقل و حمل کی موجودہ صورت حال کی وجہ سے ریلوے کو ایندھن کے ضمن میں ۳۵ لاکھ روپے کے قریب مزید اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے کیونکہ نقل و حمل کے موجودہ طریق کار کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بندرگاہ تک ڈبے بڑی تعداد میں خالی ہی جاتے ہیں ۔ دوسری طرف انتظامی اخراجات اور دیگر اخراجات میں کفایت کر کے ۳۱ لاکھ روپے کے لگ بھگ انتظام عمومی کے لئے مختص

شدہ رقم میں تخفیف کر دی گئی ہے۔ مزید برآں ریلوے بورڈ نے ایک فیصلہ یہ بھی کیا ہے کہ حسابات کو جدید نظام پر لانے جیسی سکیموں کے اخراجات اور شعبہ تحقیق اور شعبہ تنظیم و طریق کار میں مامور عملے کے اخراجات موجودہ طریقے پر محاصل آمدنی سے ادا ہونے کی بجائے رواں حساب کی اساس پر ترقیاتی فنڈ سے واجب‌الادا ہوں۔ اس مقصد کے لئے ترقیاتی فنڈ کا دائرہ کار وسیع کر دیا گیا ہے تا کہ اس میں ایسے اخراجات شامل کئے جا سکیں۔ اس فیصلے کے نتیجے میں عام اخراجات کاروبار میں ۱۳ لاکھ روپے کی کمی ہوئی ہے جو قبل ازیں مذکورہ ۳۱ لاکھ روپے کی رقم میں شامل ہے۔

۱۴۔ جہاں تک ''دیگر اخراجات'' کا تعلق ہے، مختلف سرمایوں کو منتقل ہونے والی رقوم کے ضمن میں ترمیمی رقم میزانیہ کے تخمینوں سے ۲۲ لاکھ ۴۸ ہزار روپے زیادہ ہونے والی تھی۔ لیکن چونکہ اب خالص رقوم ہی ان سرمایوں کے حسابات میں جمع ہوں گی، جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے، اس لئے بجٹ کے تخمینہ جات کے مقابلے میں ان مدات کے تحت ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ روپے کی کمی ہو جائے گی۔ اخراجات میں ۴۹ لاکھ روپے کی کمی بھی ہوئی جو غیر ملکی قرضوں کے سود اور زراصل کی واپسی کی اقساط کی بنا پر تھی۔ مزید برآں ملتوی کھاتوں اور سنہائیوں کی مدات کے تحت تبدیلیوں سے بھی اخراجات میں تقریباً ۱۲ لاکھ روپے کی تخفیف ہو گئی ہے۔ چنانچہ بحیثیت مجموعی ''دیگر اخراجات'' کی مد کے تحت کل ۲ کروڑ ۷۱ لاکھ روپے کی بچت ہے، جو حسابات کو جدید لائنوں پر رکھنے جیسی سرگرمیوں پر اخراجات وضع کرنے کے بعد، جن کے لئے ابتداً عام گنجائش رکھی گئی تھی، ۱۳ لاکھ روپے کی حد تک کم ہو جائے گی۔ اس طرح سے مجموعی اخراجات میں ۲ کروڑ ۵۸ لاکھ روپے کی تخفیف کرنا ممکن ہو گیا ہے۔

"عام اخراجات کاروبار" کے تحت اخراجات میں ۴۴ لاکھ روپے کے اضافے کو شمار کرنے کے بعد جس کا ذکر قبل ازیں کیا جا چکا ہے اخراجات میں خالص کمی ۲ کروڑ ۱۴ لاکھ روپے ہو گی۔

## فاضل رقم :

۱۵ - اس امر کے پیش نظر کہ محاصل آمدنی میں ۲ کروڑ ۶ لاکھ روپے کی کمی ہوئی ہے اور اخراجات محاصل میں ۲ کروڑ ۱۴ لاکھ روپے کی تخفیف ہو گئی ہے، اب منافع کا تخمینہ میزانیہ کی رقم ۶ کروڑ ۹۵ لاکھ روپے کے مقابلے میں ۷ کروڑ ۳ لاکھ روپے ہے۔ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے لگائے ہوئے سرمایوں پر منافع کی رقم ادا کرنے کے بعد جو میزانیہ میں منظور شدہ رقم ۶ کروڑ ۷۵ لاکھ روپے کے مقابلے میں ترمیمی تخمینہ جات میں ۶ کروڑ ۹۸ لاکھ روپے ہے۔ ۲۰ لاکھ روپے کی ابتدائی تخمینے کی رقم کے مقابلے میں اب صرف ۵ لاکھ روپے کی فاضل رقم بچے گی۔ اس رقم کو ریلوے کے محفوظ سرمایہ میں منتقل کردینے کی تجویز ہے۔

## تخمینہ جات میزانیہ برائے ۶۹-۱۹۶۸ء

## محاصل آمدنی :

۱۶ — اب میں سال آیندہ کے تخمینہ جات میزانیہ کا تذکرہ شروع کرتا ہوں - ۶۹-۱۹۶۸ء کے لئے کل محاصل آمدنی کا تخمینہ ۶۷ کروڑ ۲۴ لاکھ روپے ہے، جو سال رواں کے ترمیمی تخمینہ جات کے مقابلے میں ۴ کروڑ ۶۷ لاکھ روپے کا اضافہ ظاہر کرتا ہے — اس زائد رقم کا بیشتر حصہ قبل ازیں مذکورہ کرایوں اور شرحوں میں اضافے کے نتیجے میں حاصل ہونے کی توقع ہے۔ چونکہ مستقبل میں ریلوے کو غذائی اجناس کی مقامی پیداوار پر زیادہ سے زیادہ انحصار کرنا پڑے گا، جن کو

اوسطاً درآمدی غذائی اجناس کے مقابلے میں بہت کم فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے ، اس لئے توقع ہے کہ یہ کمی دوسرے شعبوں میں سرگرمیوں میں اضافے کے ذریعے پوری ہو جائے گی ۔ علاوہ ازیں ریلوے کے مختلف سیکشنوں میں ریل کار سروس کے اجراء اور سال آیندہ سے کوٹ ادو ۔ ڈیرہ غازی خاں ریلوے لائن پر گاڑیاں چلنی شروع ہو جانے سے کچھ مزید آمدنی حاصل ہونے کی توقع ہے ۔ (تالیاں) ۔

## اخراجات محاصل :

۱۷ — ۱۹۶۸-۶۹ء کے لئے اخراجات محاصل کا تخمینہ ۵۸ کروڑ ۹۸ لاکھ روپے ہے جو سال رواں کے ترمیمی تخمینہ جات کی رقم ۵۵ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے کے مقابلے میں ۳ کروڑ ۴۴ لاکھ روپے کا اضافہ ظاہر کرتا ہے ۔ اس اضافے میں سے عام اخراجات کاروبار پر مزید اخراجات ۲ کروڑ ۵۸ لاکھ روپے ہوں گے ۔ باقی اضافہ غیر ملکی قرضوں کے سود اور حکومت کو واجب الادا رقوم میں ۹۰ لاکھ روپے کی حد تک اضافہ ہو جانے کی وجہ سے حسابات کو جدید لائنوں پر لانے کی سکیم اور شعبہ تحقیق اور شعبہ تنظیم و طریق کار پر اخراجات میں ۲۰ لاکھ روپے کی حد تک اضافہ سے ، ملتوی کھاتوں اور منہائیوں کی مدات کے تحت تبدیلیوں کی وجہ سے ۱۲ لاکھ روپے کے اضافہ کی وجہ سے ہوا ، جس کی جزوی تلافی ۳۶ لاکھ روپے کی حد تک سرمایوں کو منتقل ہونے والی رقوم میں بچت سے ہو جاتی ہے ۔ عام اخراجات کاروبار میں ۲ کروڑ ۵۸ لاکھ روپے کا اضافہ بڑی حد تک مرمتوں اور نگہداشت پر زیادہ اخراجات کی وجہ سے ہے جو ۱ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے کے قریب ہوں گے ۔ کفایت کے پیش نظر ان اخراجات کو ماضی میں ایک مدت تک کم رکھنے کے بعد اب یہ ضروری ہے کہ انہیں بڑھا کر عام سطحوں پر لایا جائے ۔ ایندھن پر مزید اخراجات ، جو ۵۹ لاکھ روپے کے لگ بھگ ہوں گے ، ایک حد تک ڈیزل کاروں کے اجرا کے نتیجے میں ڈیزل کی زیادہ کھپت کی وجہ سے اور ایک

حد تک ایندھنی تیلوں کی قیمتوں میں مرکزی حکومت کے حالیہ اعلان کردہ اضافہ کی وجہ سے ہوں گے۔ عملے کی تنخواہوں میں سالانہ اضافے، پنشن وغیرہ اور متفرق اخراجات کی کل رقم ۲۵ لاکھ روپے اور آپریٹنگ سٹاف پر خرچ ۲۰ لاکھ روپے زاید ہو جائیں گے۔ میں یہ ذکر کرنا مناسب خیال کرتا ہوں کہ حسابات کے نظام کو جدید ترقی یافتہ شکل دینے کی سکیم جو دو سال قبل شروع ہوئی تھی، خوش اسلوبی سے جاری ہے۔ کمپیوٹر (COMPUTOR) استعمال کئے جانے سے متعلق جناب صدر کی ہدایات کی تعمیل میں جہاں تک ممکن ہو گا، موجودہ طریق کار میں کم سے کم خلل اندازی کئے بغیر مستقبل میں کام کو مشینی ذرائع سے انجام دینے کے لئے سال آئندہ کے شروع میں ابتدائی کام شروع کر دیا جائے گا۔

فاضل رقم :

۱۸ — سال آیندہ کے لئے منافع کا تخمینہ ۸ کروڑ ۲۶ لاکھ روپے ہے۔ حکومت کے واجبات ادا کرنے کے بعد جن کی رقم ۷ کروڑ ۳۵ لاکھ روپے بنتی ہے، فاضل رقم ۹۱ لاکھ روپے رہ جائے گی جسے محفوظ سرمائے میں منتقل کر دینے کی تجویز ہے۔

## ترقیاتی پروگرام

### ۶۸-۱۹۶۷ء کے ترمیمی تخمینے :

۱۹ — سال رواں کے تخمینہ جات میزانیہ میں ترقیاتی اخراجات کے لئے ۲۹ کروڑ روپے کے خرچ کی گنجائش فراہم کی گئی تھی۔ اسی رقم کی گنجائش ترمیمی تخمینوں میں برقرار رکھی گئی۔ اگرچہ اوپن لائینز کے کاموں کے منصوبے کے تحت ۱ کروڑ ۵۹ لاکھ روپے کا اضافہ

ہوا ہے ۔ مگر یہ رقم ''نئی تعمیرات'' کے دوسرے منصوبے کے تحت اتنی ہی رقم کی بچت سے پوری ہو گئی ہے ۔ نئی تعمیرات کی مد میں یہ تخفیف ڈیرہ غازی خان ۔ کاشمور ریلوے لائن پر کام دیر سے شروع ہونے کی وجہ سے واقع ہوئی ہے ۔ اس کام کی منظوری گزشتہ سال اپریل میں حاصل ہوئی تھی ۔ اصل کام شروع کرنے سے قبل ابتدائی ضوابط کی تکمیل اور مقامی ادارہ کار کی تشکیل ضروری تھی ۔ بدیں وجہ ۸۵ لاکھ روپے کی رقم واپس کرنا پڑی ۔ کوٹ ادو ۔ ڈیرہ غازی خان لائن کے اخراجات میں ۳۰ لاکھ روپے کی بچت کی توقع ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اخراجات میں کفایت شعاری سے متعلق حکومت کے احکام کے پیش نظر پٹری کی بھرائی ملتوی کرنی پڑی ، مزید برآں کراچی سرکلر ریلوے پراجیکٹ کے دوسرے مرحلے میں وزیر مینشن سے کراچی شہر تک کا کام شروع نہ کیا جا سکا کیونکہ کراچی پورٹ ٹرسٹ کے حکام نے پرانی ماری پور سڑک پر پل کی لاگت کی اپنے حصے کی رقم ابھی تک جمع نہیں کرائی ہے ۔ اس لئے بجٹ کی ۳۶ لاکھ روپے کی گنجائش سے کوئی استفادہ نہ کیا جا سکا ۔ کل ۱ کروڑ ۶۱ لاکھ روپے کی تخفیف ہو گی جس میں بعض تکمیل شدہ منصوبوں کے حسابات مکمل کرنے کے لئے مزید رقم کی ضرورت کی وجہ سے بقدر ۲ لاکھ روپے کمی ہو جائے گی ۔ اس طرح نئی تعمیرات کی مد کے تحت قطعی تخفیف ۱ کروڑ ۵۹ لاکھ روپے ہو گی ۔ اوپن لائینز کے کاموں کی مد کے تحت اضافہ انجنوں اور ڈبوں کے لئے ۱ کروڑ ۹۵ لاکھ روپے کی مزید رقم فراہم کئے جانے کے باعث ہوا ہے ۔ یہ زائد رقم اولاً ویگنوں کی تعمیر کے لئے اس سامان کی قیمت کے اندراج کے لئے درکار ہے جو گذشتہ سال وصول ہونا تھا لیکن جہازی ترسیل میں تاخیر کی وجہ سے جو قدرے نہر سویز کے بند ہونے کی وجہ سے ہوئی ، سال

رواں میں وصول ہوا ہے ' دوئمش اس میں سے بڑی لائن کے ۸۸ زیر ترسیل مسافر ڈبوں کی قیمت میں اضافے کی ادائیگی ہو گی اور ۶۲ مسافر ڈبوں کی جن کے لئے چند ماہ قبل آرڈر دیا گیا ہے پیشگی رقم ترسیل کی جائے گی - مقررہ وقت سے پہلے ہی مکمل کرنے کی غرض سے انجینئرنگ اور دیگر تعمیراتی کاموں کے لئے ۲۸ لاکھ روپے کی مزید رقم کی گنجائش فراہم کی گئی ہے - مزید برآں تنصیبات اور مشینری کی مد کے تحت خرچ میں ۱۲ لاکھ روپے ، کارخانوں کی بحالی اور توسیع کے خرچ میں ۴۱ لاکھ روپے اور پلوں کے کام میں ۱۱ لاکھ روپے کی تخفیف کی توقع ہے - ان وجوہات سے اوپن لائنز کے کاموں کی مد کے تحت خالص اضافے کی رقم ۱ کروڑ ۵۹ لاکھ روپے ہو جاتی ہے -

## تخمینہ جات میزانیہ برائے ۶۹-۱۹۶۸ء

۲۰ - سال آئندہ کے تخمینہ جات میں ۳۰ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کے اخراجات کی گنجائش فراہم کی گئی ہے جس میں سے زیر تعمیل سکیموں کے لئے ۲۸ کروڑ ۳۴ لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے اور بقایا ۱ کروڑ ۹۶ لاکھ روپے کی رقم ان سکیموں کے لئے جو سال آئندہ کے دوران میں شروع کی جائیں گی - اس پروگرام میں ۷ کروڑ ۲۴ لاکھ روپے انجنوں اور ڈبوں کے لئے ، ۳ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے نئی تعمیرات کے لئے، ۱۲ کروڑ ۸۹ لاکھ روپے انجینئیرنگ اور تعمیراتی کاموں کے لئے' ۴ کروڑ ۹۴ لاکھ روپے ریل کی پٹری کی تجدید کے لئے ، ۸۰ لاکھ روپے پلوں کی تعمیرات کے لئے ، ۸ لاکھ روپے تنصیبات اور مشینری کے لئے اور ۷۰ لاکھ روپے کارخانوں کی بحالی اور توسیع کے لئے مختص کئے گئے ہیں -

۲۱ - ''نئی تعمیرات'' کے لئے جن کے لئے گزشتہ سال ایوان میں پیش کردہ منصوباتی تخمینہ میں متوقع اخراجات کے طور پر ۶۹-۱۹۶۸ء کے لئے ۴ کروڑ ۵۵ لاکھ روپے کی گنجائش مہیا کی گئی تھی اب

۱۹۶۸-۶۹ء میں جو رقم مختص کی گئی ہے وہ ۳ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے ہے۔ اوپن لائنز کے کاموں کے سلسلے میں ۱۹۶۸-۶۹ء میں ۳۴ کروڑ ۵۵ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ اب اس کے لئے جو رقمی گنجائش فراہم کی جا رہی ہے وہ ۲۶ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے ہے۔ چنانچہ ان دونوں منصوبوں میں سے کسی منصوبے پر رائے شماری کی ضرورت نہ ہو گی۔

## ترقیات کی منازل :

۲۲ — جہاں تک ترقیاتی سرگرمیوں کا تعلق ہے ۶۸-۱۹۶۷ء مغربی پاکستان ریلوے کے لئے کارگذاریوں کا سال رہا ہے۔ میں ان میں سے صرف چند اہم کارگزاریوں کا ذکر کروں گا۔

(۱) حیدرآباد اور میر پور خاص کے درمیان سیکشن میں چھوٹی لائن کو بڑی لائن میں تبدیل کر دیا گیا ہے جس پر ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کی لاگت آئی ہے۔ (تالیاں) اسے نومبر ۱۹۶۷ء سے آمدورفت کے لئے کھول دیا گیا ہے۔

(۲) کوٹ ادو سے ڈیرہ غازی خاں تک نئی ریلوے لائن جو ۴۸½ میل لمبی ہے اور جو ۶ کروڑ ۶۷ لاکھ روپے کی لاگت سے تقریباً مکمل ہو گئی ہے اس ماہ کے آخر تک مال گاڑیوں کی آمدورفت کے لئے کھول دی جائے گی (تالیاں) اور ۱۹۶۸ء کے اختتام تک مسافر گاڑیوں کی آمد و رفت کے لئے کھول دی جائے گی۔

(۳) ڈیرہ غازی خاں کو کاشمور سے ملانے والی ۱۴۲ میل لمبی ریلوے لائن پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس پر اخراجات کا تخمینہ ۱۰ کروڑ ۳۲ لاکھ روپے ہے اور اس کے ۱۹۷۰ء میں مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ (تالیاں)۔

(۴) سال رواں میں اسلام آباد لائن پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ کام ۱ کروڑ ۲۷ لاکھ روپے کی تخمینی لاگت سے دو سال کے عرصے میں پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

(۵) امروکا اور وساوے والا کو ۱ کروڑ ۱۲ لاکھ روپے کی تخمینی لاگت سے بذریعہ ریل ملانے کی منظوری قومی اقتصادی کونسل کی طرف سے حاصل ہو چکی ہے۔ مجوزہ لائن ۱۹ میل لمبی ہو گی جو سماسٹہ کے طویل راستے کی بجائے بہاول نگر کو ملک کے شمالی حصوں سے براہ راست ملا دے گی۔ اس کام کو شروع کرنے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

(۶) لاہور سے خانیوال کے درمیان برقی ریل چلانے کے منصوبے پر کام، جس کی تخمینی لاگت ۱۲ کروڑ ۷۸ لاکھ روپے ہوگی تسلی بخش طور پر جاری ہے اور آئندہ سال جون تک پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا، (تالیاں)۔ جس سے ریلوے لائن کی استعداد میں اضافہ ہو گا اور بقدر ۴۳ لاکھ روپے غیر ملکی زر مبادلہ کی بچت ہو گی۔ رائے ونڈ اور لاہور کے درمیان کے سیکشن پر آئندہ ستمبر تک کام مکمل ہو جائے گا۔ اس وقت عملے کو تربیت دینے اور بجلی کے انجنوں کی آزمائش کی غرض سے اسے برقی رو سے منسلک کر دیا جائے گا۔

(۷) انجنوں اور ڈبوں کی فراہمی کے پروگرام کے تحت ۳۴ ڈیزل ریل کاریں اور ۹۲ ٹریلرز حاصل کئے گئے ہیں جن میں تین ایر کنڈیشنڈ ٹریلرز ہیں، تاکہ عوام کو وہ سہولت مہیا کی جا سکے جو مسافروں میں حد درجہ مقبول ہوتی جا رہی ہے۔

(۸) مسافر ڈبے بنانے کا کارخانہ اسلام آباد میں قائم کرنے کا کام اس سال شروع کر دیا گیا تھا۔ یہ کارخانہ ۱۹۷۱-۷۲ء میں کام شروع کر دے گا اور ۲ سال کے بعد ۱۵۰ ڈبے سالانہ

تیار کرنے کی دوامی استعداد حاصل کر لے گا ۔ (تالیاں) ۔ اس سے ریلوے کی مسافر گاڑیوں کی جملہ ضروریات پوری ہو جائیں گی ۔ اس کارخانہ پر ۸ کروڑ ۹ لاکھ روپے کی لاگت آئے گی اور ۲ کروڑ ۲۸ لاکھ روپے کی مالیت کے غیر ملکی زرمبادلہ کی سالانہ بچت ہو گی ۔

(۹) محکمہ ریلوے کی اس پالیسی کے تحت کہ نئے کارخانے اور تنصیبات لاہور سے دور قائم کی جائیں ، حیدرآباد میں ڈبوں اور ویگنوں کے موجودہ کارخانے کی ترتیب نو کی جا رہی ہے تاکہ وہ چھوٹی لائن کی گاڑیوں اور ویگنوں اور بڑی لائن کے ٹینک ویگنوں کی بھاری مرمت کرنے کے قابل ہو جائے ۔ موجودہ سال کے دوران اس کام میں کافی پیش قدمی ہو گئی ہے اور آئندہ سال اس کے مکمل ہو جانے کی توقع ہے ۔

(۱۰) ریلوے ورکشاپ مغل پورہ میں ، جس نے ۱۹۵۷ء میں ویگنیں تیار کرنا شروع کیا تھا اب تک دس ہزار آٹھ سو پچپن ویگنیں تیار کی جا چکی ہیں جس کے نتیجے میں ۹ کروڑ ۳۱ لاکھ روپے کی مالیت کے غیر ملکی زر مبادلہ کی بچت ہوئی ہے ۔ موجودہ استعداد ۱۵۰۰ ویگنیں سالانہ تیار کرنے کی ہے جو ریلوے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے ۔

(۱۱) نقل و حمل کی رفتار تیز کرنے کی غرض سے بہت سے پرانے پلوں کو مضبوط یا دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے ۔ ان میں سے اہم ایک تو دریائے سندھ پر سکھر کا پل ہے جو ۷۰ لاکھ روپے کی لاگت سے تقریباً قریب الاختتام ہے اور دوسرا دو منزلہ شیرشاہ پل ہے جو دریائے چناب پر ریل اور سڑک کی ٹریفک کے لئے ہے جس پر ۳ کروڑ ۵۵ لاکھ روپے

خرچ ہوں گے ۔ اس کا نقشہ ریلوے انجینیئروں نے تیار کر لیا ہے اور اس کے لئے سامان منگوایا جا رہا ہے ۔ ان دونوں پلوں کی تعمیر ہمارے اپنے انجینیئروں اور عملے کے ذریعے ہو رہی ہے ۔ (ہیئر - ہیئر)

(۱۲) سکھر میں پری‌اسٹریسڈ کنکریٹ سلیپر تیار کرنے کے کارخانے کی تنصیب ہو چکی ہے اور سال رواں میں کام شروع کر دیا گیا ہے ۔ یہ برصغیر ہند و پاک میں اپنی نوعیت کا واحد کارخانہ ہے ۔ اب تک تقریباً تیس ہزار سلیپر تیار کئے جا چکے ہیں ۔ یہ کارخانہ جو ۴۰ لاکھ روپے کی لاگت سے تیار کیا گیا ہے بالآخر ۲ لاکھ سلیپر سالانہ تیار کیا کرے گا جس سے تقریباً ۴۳ لاکھ روپے سالانہ غیر ملکی زر مبادلہ کی بچت ہو گی ۔

(۱۳) ریلوے لائن اور سگنلنگ کو جدید ترقی یافتہ شکل دینے اور سیکشنوں اور ٹرمینلز کی استعداد کار میں توسیع کرنے کا کام خوش اسلوبی سے آگے بڑھ رہا ہے ۔ پٹری کی تجدید کے چند مراحل کو مشینی طریق سے جزوی طور پر انجام دینے کی غرض سے ایک تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ، جس کی بدولت ریلوے لائن پر کام اور گاڑیوں کی رفتار پر پابندی کی مدت میں جو تجدید کے دوران لازمی ہوتی ہے کافی حد تک تخفیف ہو گئی ہے اور اس طرح ریلوے مین لائن پر پٹری کی تجدید تیز رفتاری سے کرنے کے قابل ہو گئی ہے ۔ اس مقصد کے لئے پٹری کی بھرائی ، سطح بندی اور خط بندی کی بہت سی مشینیں حاصل کی گئی ہیں اور یہ پٹری کی تجدید کے لئے سود مند طریقہ پر استعمال کی جا رہی ہیں ۔

## ۱۹۶۸-۶۹ کا پروگرام

۲۳ - ۱۹۶۸-۶۹ ء کے پروگرام کے سلسلے میں ڈبوں اور انجنوں کے پروگرام کے تحت آٹھ کروڑ پچاس لاکھ روپے کی تخمینی لاگت سے ۶۵ ڈیزل انجن حاصل کرنے کے لئے گنجائش فراہم کی گئی ہے ۔ ٹنڈر جاری کر دیئے گئے ہیں اور آئندہ سال کے آخر تک انجنوں کی پہلی قسط وصول ہونے کی توقع ہے ۔

۲۴ - آئندہ سال پٹری کی تجدید کے پروگرام کے تحت ۱۳۶ میل پٹریوں کی تجدید اور ۲۵۵ میل سلیپروں کی تجدید پیش نظر ہے ۔ اس میں ٹنڈو آدم اور روہڑی کے درمیان مین لائن کو مستحکم کرنا اور چک جھمرہ ہنڈے والی اور شیر شاہ کندیاں کے سیکشنوں میں پٹری کی تبدیلی شامل ہے جو مین لائن کی تجدید سے حاصل ، استعمال شدہ کے پٹری ذریعے عمل میں آئیگی ۔ لاہور ، رائے ونڈ اور روہڑی ، خانپور سیکشنوں میں ۱۲۵ میل لمبی لائن کی ویلڈنگ بھی مکمل کی جائے گی جس سے مرمت اور نگہداشت کے مجموعی خرچ میں کمی ہو گی اور مسافروں کی سہولت میں اضافہ ہو گا ۔

۲۵ - انجینئیرنگ اور تعمیراتی کاموں کے پروگرام کے تحت سگنلنگ کو جدید ترقی یافتہ شکل دینے اور لائن کی استعداد کار میں توسیع کے کام پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے ۔ اس سے ریل گاڑیوں کی استعداد کار میں اضافہ ہو گا ۔ اس پروگرام کے تحت نئی تعمیرات زیادہ تر ان کاموں پر مشتمل ہیں ۔ کندیاں ، خوشاب سیکشن میں بلا ٹوکن بلاک کے طریق کار کے آلات نصب کرنا ، سیالکوٹ ، حسن ابدال ، برھان ، لارنس پور ، سنجوال اور خوشاب کے سٹیشنوں پر درجہ سوم کے سگنلنگ کے انتظامات مہیا کرنا ، ٹنڈو آدم روہڑی سیکشن میں لاکھا روڈ اور محراب پور کے درمیان ، روہڑی خان پور سیکشن میں میر پور متھیلو اور ڈھرکی کے درمیان ، خان پور سما سٹہ سیکشن میں کلانچ والا اور سما سٹہ کے درمیان ، سما سٹہ اور لودھراں سیکشن میں سما سٹہ اور بہاولپور

کے درمیان خود کار بلاک سگنلنگ کی تنصیب، اچھری اور جنڈ کے سٹیشنوں کے درمیان ایک نئے کراسنگ سٹیشن کا قیام، چک لالہ اور راولپنڈی کے درمیان مزید ایک لائن کی فراہمی اور چک لالہ کے نئے یارڈ کی توسیع، خانپور کے یارڈ کی ترتیب نو۔ اس پروگرام میں حیدرآباد اور میر پور خاص میں صاف پانی مہیا کرنے کے تنصیبات، ساہیوال اور سرگودھا میں سڑک پر پل تعمیر کرنا اور بہت سے لیول کراسنگ کا معیار بلند کرنا شامل ہیں۔

## مسافروں کے لئے آسائشی انتظامات اور عملے کی بہبود :

۲۶ - مسافروں کی آسائش کے سلسلے میں ریلوے کے محدود وسائل پر دیگر شدید ضروریات و مطالبات کا بار گراں ہونے کے باوجود تمام سٹیشنوں پر مسافروں کے لئے کم از کم بنیادی سہولتوں اور آسائشوں کی فراہمی کا پروگرام جاری رکھا جا رہا ہے۔ مختلف سیکشنوں، بالخصوص برانچ لائن کے سیکشنوں میں ریل کار سروس کے آغاز سے نچلے درجے کی گاڑیوں میں نہ صرف مسافروں کے ہجوم کا موجودہ مسئلہ بہت حد تک کم ہو جائے گا بلکہ تیز اور آرام دہ سفر کی سہولت بھی میسر ہو جائے گی۔ نئے ڈبوں کی آمد سے بعض مسافر گاڑیوں میں مزید گنجائش فراہم کی جا سکے گی۔ اس سے عوام کا سفر زیادہ آرام دہ ہو جائے گا۔

۲۷ - مسافروں کے لئے آسائش بہم پہنچانے کی سکیمیں جو سال آئندہ کے دوران میں شروع کی جائیں گی ان پر ۵۰ لاکھ روپے خرچ آئے گا۔ ان میں مسافروں کے لئے دھوپ اور بارش سے بچنے کے لئے چھتوں، پلیٹ فارموں، مسافر خانوں، انتظار گاہوں، حفظان صحت کی سہولتوں، پانی ٹھنڈا کرنے کی مشینوں، آرام گاہوں، بالائی پلوں، بجلی کی فراہمی اور دیگر سہولتوں کی بہم رسانی شامل ہے چند کام جن کے آئندہ سال ہو جانے کی توقع ہے یہ ہیں۔ ۱۴ سٹیشنوں کے پلیٹ فارموں پر چھتوں

کی فراہمی ، ۱۱ سٹیشنوں پر بالائی پلوں کی تعمیر ، ۱۹ سٹیشنوں پر ٹھنڈے پانی کی مشینوں کی تنصیب اور ۳۳ سٹیشنوں پر بجلی کی فراہمی ۔

۲۸ — آئندہ سال عملے کی بہبود کے لئے جن سکیموں پر عمل درآمد کیا جائے گا ان پر ۱ کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کا خرچ ہو گا ۔ ان میں سٹاف کوارٹرز ، آرام گاہیں ، کینٹینیں ، اقامت گاہیں ، انسٹی ٹیوٹ ، آرام کے لئے چھتیں ، تعلیمی ادارے ، سٹاف کوارٹروں میں بجلی اور حفظان صحت کی سہولتیں فراہم کرنا شامل ہیں ۔ چند کام جن کی سال آئندہ مکمل ہونے کی توقع ہے یہ ہیں ۔ ۸۸ درجہ سوم اور ۲۷۴ درجہ چہارم کے سٹاف کوارٹرز ، دو سٹیشنوں پر آرام گاہیں ، ریلوے ملازمین کے بچوں کے لئے تین سٹیشنوں پر ریلوے سکولوں کا قیام اور توسیع ، مغل پورہ ورکشاپ کے عملے کے لئے آرام گاہیں ، کوئٹہ میں ریلوے ہسپتال کی توسیع اور سرگودھا میں عملے کے لئے ایک انسٹی ٹیوٹ کا قیام ۔ مزید برآں ۵۷۰ سٹاف کوارٹروں میں بجلی کی فراہمی مکمل ہو جائے گی ۔

## عملے اور انتظامیہ کے باہمی تعلقات :

۲۹ — میں یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ عملے اور انتظامیہ کے باہمی تعلقات سال بھر خوشگوار رہے — ریلوے انتظامیہ کو اپنے عملے کے گونا گوں مسائل کا بخوبی احساس ہے اور کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی حالت بہتر بنانے کے لئے موزوں اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ ایوان کو یاد ہو گا کہ گذشتہ سال ریلوے نے کواپرٹیو سٹورز اور راشن ڈپو کے ذریعے کم تنخواہ پانے والے کارکنوں کو گندم ، آٹا ، شکر اور خوردنی تیل فراہم کرنا شروع کیا تھا ۔ یہ سہولت عملے کے آرام کے لئے مہیا کی گئی ہے تاکہ انہیں اجناس خوردنی کی بنیادی ضروریات معقول نرخوں پر دستیاب ہو سکیں ۔ ریلوے کے ملازمین کے بچوں کی تعلیم

پر کثیر رقم خرچ کی جارہی ہے ۔ ریلوے سکولوں کی تعداد ۱۹۶۶-۶۷ء کے بہ نسبت ۹۴ سکولوں سے بڑھ کر ۵۱ ہو گئی ہے اور اسی نسبت سے ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی تعداد پندرہ ہزار سات سو نواسی سے بڑھ کر سولہ ہزار دو سو اٹھانوے ہو گئی ہے ۔ ہر سال تینتالیس ہزار روپے کی مالیت کے وظائف مستحق طلبا کو دیئے جاتے ہیں ۔ یہ رقم ۲ لاکھ روپے کی اس رقم کے علاوہ ہے جو بہبود عملہ کے سرمایہ میں سے تعلیمی غرض کے لئے منظور کی گئی ہے ۔ کالج میں زیر تعلیم طلبا کے ہوسٹلوں کے لئے تیس ہزار روپے سالانہ کے اخراجات برداشت کئے جائیں گے ۔ تمام درجوں کے عملے کو طبی سہولتیں فراخدلی سے فراہم کی جا رہی ہیں ۔ ریلوے ملازمین اور ان کے لواحقین کو ہسپتالوں میں مفت خوراک مہیا کرنے کی بابت تنخواہ کی حد ایک سو سے بڑھا کر ایک سو پچپن روپے کر دی گئی ہے ۔ اس سے ریلوے ہسپتالوں میں زیر علاج مزید عملہ مفت خوراک کی سہولت سے مستفید ہو سکے گا ۔ کھیل اور تفریحی سرگرمیوں کو معقول اور مناسب امداد پہنچائی جا رہی ہے ۔ کھیلوں کے ذریعہ تفریح بہبود عملہ کے متعدد اقدامات میں سے ایک ہے جس پر ریلوے انتظامیہ ہمیشہ مناسب توجہ کرتی ہے ۔ ریلوے کے کھلاڑیوں نے بین‌الاقوامی کھیلوں اور مقابلوں میں ممتاز حیثیت سے ملک کی نمائندگی کی ہے اور تمام قومی مقابلوں میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے ۔ مجھے یہ بتانے میں خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ امسال ریلوے نے قومی ہاکی چیمپین شپ جیت لی ہے اور اسے تمام سال عمدہ کارکردگی اور مظاہرے کی بنا پر قابل فخر قائد اعظم چیلنج ٹرافی عطا کی گئی ہے ۔ (تالیاں) ۔

۳۰ ۔ جناب سپیکر ۔ تقریر ختم کرنے سے قبل میں گزارش کروں گا کہ جس تندہی اور جانفشانی سے ریلوے ملازمین نے ملک کی خدمت کے فرائض انجام دیئے ہیں اس کے اعتراف اور ستائش میں ایوان میری ہمنوائی کرے ۔ مجھے یقین کامل ہے کہ وہ آئندہ بھی اسی

انہماک اور جذبے سے اپنے فرائض انجام دیتے رہیں گے جس کا مظاہرہ انہوں نے ماضی میں کیا ہے اور جس کی بدولت ریلوے حسن کارکردگی کا بلند معیار قائم کئے ہوئے ہے۔

۳۱ ۔ آخر میں میں اس امر پر توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ریلوے کی یہ عمدہ کارکردگی اور ترقی جو اسے حاصل ہوئی ہے بہت حد تک جناب گورنر کی اس ذاتی اور گہری دلچسپی کی رہین منت ہے جو وہ ریلوے کے معاملات میں لیتے رہے ہیں ۔ ان کی سرگرم رہنمائی اور مستقل نگرانی ریلوے انتظامیہ کی تقویت کا سرچشمہ ثابت ہوئی ہے ۔ میں اس امر کا بھی ذکر لازمی سمجھتا ہوں کہ ہم جناب صدر کے بیحد ممنون احسان ہیں جن کی ولولہ انگیز قیادت میں ملک نے بے مثال ترقی حاصل کی ہے اور جس سے ریلوے بھی بیحد مستفید ہوئی ہے ۔ (طویل تالیاں) ۔

**Mr. Speaker** : The House is adjourned till 11th June, 1968 to meet at 5.30 p.m.

*The Assembly then adjourned till 5.30 p.m. on Tuesday, the 11th June, 1968.*

## APPENDIX I

(*Ref*: Starred Question No. 12561)

**Statement showing the Rates of Land Revenue in Sheikhupura District**

| District | Tehsil | Circle | Class of Land | Rates sanctioned at settlement. | Rates as revised under the Punjab Land Revenue (W.P. Amendment,) Ordinance 1962 |
|---|---|---|---|---|---|
| Sheikhupura ... | Sheikhupura... | Lower Chenab Bar | 1st Class | 3/8/- | 4.38 |
| | | | 2nd Class | 1/4/- | 1.56 |
| | | | 3rd Class | 1/-/- | 1.25 |
| | | Upper Chenab Bar | 1st Class | 3/8/- | 4.38 |
| | | | 2nd Class | 1/4/- | 1.56 |
| | | | 3rd Class | 1/-/- | 1.25 |
| | | Gugera Colony | 1st Class | 4/9/5 | 5.75 |
| | | | 2nd Class | 2/2/10 | 2.93 |
| | | | 3rd Class | -/12/- | 0.94 |
| | Shahdra. ... | Lower Chenab Circle. | 1st Class | 3/1/- | 3.82 |
| | | Bar Circle | 1st Class | 3/1/- | 3.82 |
| | | Ex-Ray villages | 1st Class | 2/10/- | 3.29 |
| | Nankana Sahib | Bar | 1st Class | 3/15/3 | 5.00 |
| | | | 2nd Class | 1/4/- | 1.51 |
| | | | 3rd Class | 1/-/- | 1.25 |
| | | Northern Banger | 1st Class | 3/-/- | 3.75 |
| | | | 2nd Class | 1/2/- | 1.40 |
| | | | 3rd Class | -/12/- | 0.94 |
| | | Eastern Banger | 1st Class | 2/7/- | 3.05 |
| | | | 2nd Class | 1/-/- | 1.25 |
| | | | 3rd Class | -/8/- | 0.62 |
| | | Southern Banger | 1st Class | 3/2/- | 3.90 |
| | | | 2nd Class | 1/2/- | 1.40 |
| | | | 3rd Class | -/12/- | 0.94 |
| | | Khadir | 1st Class | 3/4/- | 4.06 |
| | | | 2nd Class | 1/4/- | 1.56 |
| | | | 3rd Class | 1/-/- | 1.25 |
| | | | 4th Class | 1/2/- | 1.45 |

## APPENDIX II

(*Ref*: Starred Question No. 12588)

**Incidents of fire in cluster of hutments in Karachi from November 1967 to May 1968**

| Serial No. | Date | Locality | No. of families affected | Estimated Damage caused | Loss of human life | Cash compensation paid | Not paid for want of Government sanction |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | Rs. | Rs. | Rs. | Rs. | Rs. |
| 1 | 16th December 1967 ... | Ratti Lines ... | 122 | 17,000 | *Nil* | These families were provided shelter in tents, cooked food, clothes, atta and other relief articles. | |
| 2 | 12th January 1968 ... | Railway Colony ... | 6 | 200 | *Nil* | Minor incident | |
| 3 | 20th January 1968 ... | Banaras Colony ... | 80 | 40,000 | *Nil* | 8,000 | |
| 4 | 7th February 1968 ... | Bhutta Village ... | 176 | 1,10,000 | 1 | 17,600 | |
| 5 | 25th March 1968 ... | Pakistan Quarters ... | 34 | 15,000 | 2 | ... | 3,400 |
| 6 | 26th March 1968 ... | Muslimabad ... | 161 | 43,550 | *Nil* | ... | 16,100 |
| 7 | 3rd April 1968 ... | Goharabad Federal 'B' Area. | 8 | 5,150 | *Nil* | Under consideration | |
| 8 | 4th May 1968 ... | Kalakot ... | 45 | 19,000 | *Nil* | ... | 4,500 |
| 9 | 7th May 1968 ... | Gujro Nallah ... | 42 | Under process of verification. | | | |
| 10 | 8th May 1968 ... | 'B' Block Shershah | 15 | 750 | *Nil* | 1,500 | ... |
| | | Total ... | 691 | 2,50,650 | 3 | 27,100 | 24,000 |

**APPENDIX**

(*Ref* : Starred

**Details of Land Disposed of Haris**

| | | Full Rate | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| Shahdadpur | ... | ... | ... | 108 | 893-22 | ... | ... |
| Sinjhoro | ... | 1 | 36-37 | 63 | 1433-39 | ... | ... |
| Khipro | ... | ... | ... | 9 | 66-1 | ... | ... |
| Sanghar | ... | ... | ... | 5 | 71-20 | ... | ... |
| Makhi | ... | ... | ... | 4 | 78-18 | ... | ... |
| Total | ... | 1 | 36-37 | 189 | 2543-10 | ... | ... |

III

Question No. 12642)

**from 1-1-1966 to 30-9-1967 District Sanghar**

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 5 | 148-29 | 1 | 14-0 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 23-20 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 6 | 172-9 | 1 | 14-0 | ... | ... |

**Details of Land Disposed of Haris from 1-1-1966**

| | Long Term Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| Shahdadpur ... | ... | ... | 3 | 52-28 | ... | ... |
| Sinjhoro ... | 5 | 111-14 | ... | ... | ... | ... |
| Khipro ... | ... | ... | 2 | 86-0 | ... | ... |
| Sanghar ... | 2 | 1-48 | ... | ... | ... | ... |
| Makhi ... | ... | ... | 1 | 12-30 | ... | ... |
| Total ... | 7 | 159-14 | 6 | 151-18 | ... | ... |

to 30-9-1967 District Singhar—(*Concld.*)

| Eksalo | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| ... | ... | 38 | 612-23 | ... | ... |
| 34 | 535-9 | ... | 28 | ... | 413-9 |
| ... | ... | 30 | 412-38 | ... | ... |
| 41 | 812-36 | ... | ... | ... | ... |
| 118 | 846-11 | 18 | 1311-8 | 3 | 66-28 |
| 193 | 2194-16 | 86 | 2336-29 | 31 | 479-37 |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Hurs | | Full Rate | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| Barandi ... | ... | ... | 10 | 235-3 | ... | ... |
| Qubo Yagan ... | ... | ... | 2 | 4-37 | ... | ... |
| Burira ... | ... | ... | 10 | 54-23 | ... | ... |
| Kalari ... | ... | ... | 1 | 19-28 | ... | ... |
| Gupchani ... | ... | ... | 3 | 32-08 | ... | ... |
| Bhiriwari ... | ... | ... | 4 | 9-26 | ... | ... |
| Derar ... | ... | ... | 1 | 22-28 | ... | ... |
| Chamro ... | ... | ... | 5 | 15-6 | ... | ... |
| Landi ... | ... | ... | 1 | 0-24 | ... | ... |
| Panjochan ... | ... | ... | 4 | 75-21 | ... | ... |
| Malsodo Rindi ... | ... | ... | 1 | 7-20 | ... | ... |
| Shahdadpur ... | ... | ... | 6 | 32-11 | ... | ... |
| Sutiari ... | ... | ... | 7 | 57-23 | ... | ... |
| Mashaikh-dho ... | ... | ... | 3 | 19-17 | ... | ... |
| Sarhari ... | ... | ... | 5 | 54-15 | ... | ... |
| Batri ... | ... | ... | 3 | 41-39 | ... | ... |
| Gango ... | ... | ... | 2 | 9-4 | ... | ... |
| Sangher ... | ... | ... | 1 | 2-0 | ... | ... |
| Murad Ali Rind ... | ... | ... | 3 | 72-36 | ... | ... |
| Dabhro ... | ... | ... | 3 | 8-17 | ... | ... |
| Luhano ... | ... | ... | 3 | 5-11 | ... | ... |

**to 30-9-1967 Taluka Shahdadpur.**

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Long Terms Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| Barandi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Qubo Yagan ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Burira ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Kalari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Gupchani ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bhiriwari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Derar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Chamro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Kandi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Panjochan ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Malsodo Rindi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Shahdadpur ... | ... | ... | 1 | 5-02 | ... | ... |
| Sutiari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Mashaikh-dho ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sarhari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Batri ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Gango ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sangher ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Murad Ali Rind ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dabhro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Luhano ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Shahdadpur—(*Contd.*)

| Remarks | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| ... | ... | 2 | 44-0 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 3 | 74-10 | ... | ... |
| ... | ... | 1- | 8-0 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 9-39 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 27-38 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 6-37 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 17-37 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 27-9 | ... | ... |
| ... | ... | 3 | 68-31 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 34-05 | ... | ... |
| ... | ... | 4 | 16-33 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 37-7 | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Full Rate | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| Lundo ... | ... | ... | 1 | 0-20 | ... | ... |
| Mari Sabar ... | ... | ... | 2 | 8-00 | ... | ... |
| Jhimal ... | ... | ... | 2 | 16-06 | ... | ... |
| Manik Thahim ... | ... | ... | 2 | 7-37 | ... | ... |
| Chan Babu ... | ... | ... | 1 | 4-0 | ... | ... |
| Kubo Mir Shahdad ... | ... | ... | 2 | 3-16 | ... | ... |
| Darha ... | ... | ... | 1 | 4-6 | ... | ... |
| Yaru Dahri ... | ... | ... | 1 | 4-6 | ... | ... |
| Bhabar ... | ... | ... | 3 | 2-19 | ... | ... |
| Giyhoro ... | ... | ... | 1 | 5-14 | ... | ... |
| Bhelaro ... | ... | ... | 1 | 2-20 | ... | ... |
| Muwachora ... | ... | ... | 2 | 2-10 | ... | ... |
| Biro Zardari ... | ... | ... | 3 | 14-39 | ... | ... |
| Liski ... | ... | ... | 1 | 1-21 | ... | ... |
| Haji Agedino ... | ... | ... | 3 | 13-7 | ... | ... |
| Sehta ... | ... | ... | 1 | 1-24 | ... | ... |
| Shuja Jakhro ... | ... | ... | 1 | 3-35 | ... | ... |
| Ahdi Junejo ... | ... | ... | 1 | 1-0 | ... | ... |
| Paboro ... | ... | ... | 1 | 7-35 | ... | ... |
| Shah Ali Nizmani ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bhaji ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Ranjo Bagtani ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Shahdadpur—(*Contd.*)

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hars | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Long Term Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| Lundo ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Mari Sabar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jhimal ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Manik Thahim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Chan Babu ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Kubo Mir Shahdad ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Darha ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Yaru Dahri ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bhabar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Giyhoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bhalaro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Muwachora ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Biro Zardari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Liaki ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Haji Agedino ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sehta ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Shuja Jakhro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Ahdi Junejo ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Paboro ... | ... | ... | 2 | 47 | 26 | ... |
| Shah Ali Nizmani ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bhaji ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Ranjo Bagrani ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |

**to 30-9-1967 Taluka Shahdadpur—(*Contd.*)**

| Remarks | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| ... | ... | 1 | 8-0 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 13-32 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | |
| ... | ... | 1 | 9-28 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 27-26 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 7-34 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 6-23 | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | | Hurs | | Full Rate | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | Locals | | Non-Locals | |
| | | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| Monjwah | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Mianji Masjid | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dukand | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Manghno | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sarhori | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jam Jani | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Tando Adam | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Berani | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Kumb Darhoon | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Gullar | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Total | ... | ... | ... | 108 | 893-22 | ... | ... |

**to 30-9-1967 Taluka Shahdadpur—(*Contd.*)**

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Long Term Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| Monjwah ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Mianji Masjid ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dukand ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Manghno ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sarhori ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jam Jani ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Tando Adam ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Berani ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Kumb Darhoon ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Gullar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Total ... | ... | ... | 3 | 52-28 | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Shahdadpur—(*Concld.*)

| Remarks | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 3-5 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 15-35 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 2-19 | ... | ... |
| ... | ... | 3 | 90-18 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 7-30 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 2-08 | ... | ... |
| ... | ... | 3 | 81-19 | ... | ... |
| ... | ... | 38 | 612-23 | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Full Rate | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| Ibhpur ... | ... | ... | 7 | 76-39 | ... | ... |
| Kunro ... | ... | ... | 6 | 191-33 | ... | ... |
| Jhol ... | ... | ... | 6 | 36-14 | ... | ... |
| 2-Dim ... | ... | ... | 1 | 22-0 | ... | ... |
| 25-Jamrao ... | ... | ... | 2 | 20-11 | ... | ... |
| Lot Bijar ... | ... | ... | 4 | 19-14 | ... | ... |
| Jarari ... | ... | ... | 1 | 9-13 | ... | ... |
| Gujgeran ... | ... | ... | 1 | 2-00 | ... | ... |
| 27-Jamrao ... | ... | ... | 1 | 4-00 | ... | ... |
| 15-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Kharho Rayati ... | ... | ... | 1 | 1-00 | ... | ... |
| Dhamrakhi ... | ... | ... | 4 | 39-36 | ... | ... |
| 20-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 17-Jamrao ... | ... | ... | 1 | 15-8 | ... | ... |
| 40-Jamrao ... | ... | ... | 1 | 16-00 | ... | ... |
| 11-Dim ... | ... | ... | 9 | 351-00 | ... | ... |
| 1-Jamrao ... | ... | ... | 1 | 1-34 | ... | ... |
| 8-Dim ... | ... | ... | 2 | 18-12 | ... | ... |
| 26-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 23-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 8-Jamrao ... | ... | ... | 1 | 1-00 | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Sinjhoro.

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 22-25 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 54-26 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | .. |
| 1 | 23-28 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 23-30 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 14-0 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | | Long Term Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| Ibhpur | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Kunro | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jhol | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 2-Dim | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 25-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Lot Bijar | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jarari | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Tujgeran | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 27-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 15-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Karho Rayati | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Damrakhi | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 20-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 17-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 40-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 11-Dim | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 8-Dim | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 26-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 13-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 8-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Sinjhoro—(*Contd.*)

| Remarks | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| 1 | 4-5 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 13-27 | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 24-0 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 8-0 |
| 4 | 30-3 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 2 | 38-14 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 5-0 |
| ... | ... | ... | ... | 2 | 31-0 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 3 | 34-35 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 4 | 85-1 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 4-0 |
| ... | 21-26 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Hurs | | Full Rate | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| 20-A-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 53-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 41-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Lakha | ... | ... | 1 | 62-19 | ... | ... |
| 31-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 2-Dim | ... | ... | 4 | 60-26 | ... | ... |
| 13-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 12-Dim | ... | ... | 4 | 170-23 | ... | ... |
| 10-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jutehlo | ... | ... | 1 | 1-20 | ... | ... |
| 13-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 19-Jamrao | ... | ... | 1 | 5-0 | ... | ... |
| 20-Dim | ... | ... | 1 | 12-0 | ... | ... |
| 42-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Duffani | ... | ... | 1 | 291-32 | ... | ... |
| Dutehro | ... | ... | 1 | 2-35 | ... | ... |
| 11-Dim | ... | 1 | 36-37 | ... | ... | ... |
| 7-Dim | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 2-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 3-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 86-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 55-Jamrao | ... | ... | ... | ... | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Sinjhoro—(*Contd.*)

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 24-0 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Long Term Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| 20-A-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 53-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 41-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Lakha ... | 1 | 52-29 | ... | ... | ... | ... |
| 31-Jamrao ... | 1 | 5-32 | ... | ... | ... | ... |
| 2-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 13-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 12-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 10-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jutehlo ... | 1 | 11-00 | ... | ... | ... | ... |
| 13-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 19-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 20-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 42-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Duffani ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dutehro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 11-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 7-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 2-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 3-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 86-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 55-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Sinjhoro—(*Contd.*)

| Remarks | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 14-28 |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 12-0 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 17-32 |
| 1 | 1-32 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 2-1 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 7-0 |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 5-0 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 2-10 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 15-14 | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 2-08 | ... | ... | ... | ... |
| 2 | 40-10 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | 2 | 31-13 |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 19-3 |
| ... | ... | ... | ... | 2 | 16-0 |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Full Rate | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| 57-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 13-A-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 22-A-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 45-A-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 23-A-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 58-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 32-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 67-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 3-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 16-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 34-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 9-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 24-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Larichan ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Binjhoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sarki Kandi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bitore ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Thahim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bothro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 16-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 14-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 40-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Total ... | 1 | 36-37 | 63 | 1433-0 | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Sinjhoro—(*Contd.*)

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 29-5 | 148-29 | 29 | 1 | 14-0 | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Long Term Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| 57-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 13-A-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 22-A-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 45-A-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 23-A-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 58-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 32-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 67-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 3-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 16-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 34-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 9-Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 24-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Larichan ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Binjhoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sarki Kandi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bitore ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Thahim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bothro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 16-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 14-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 40-Jamrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Total ... | ... | 5 | 111-14 | ... | ... | ... |

**to 30-9-1967 Taluka Sinjhoro—(*Concld.*)**

| Remarks | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hur | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| ... | ... | ... | ... | 2 | 44-32 |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 12-11 |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 2-0 |
| ... | ... | ... | ... | 3 | 61-0 |
| ... | ... | .. | ... | 1 | 11-32 |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 15-0 |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 2-0 |
| 2 | 50-6 | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 9-13 | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 18-24 | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 9-12 | ... | ... | ... | ... |
| 1 | ... | ... | ... | 1 | 11-0 |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 16-0 |
| ... | ... | ... | ... | 1 | 76-0 |
| 1 | 20-10 | ... | ... | ... | ... |
| 2 | 29-37 | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 9-36 | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 25-34 | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 25-10 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 34 | 535-9 | ... | ... | 28 | 413-9 |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Hurs | | Full Rate | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| Kamaro ... | ... | ... | 2 | 23-10 | ... | ... |
| Walwari ... | ... | ... | 1 | 11-35 | ... | ... |
| Kander ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Nian ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Morhadi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bhitiani ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sandh ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Saifal Junejo ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Khipro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Taracho ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dhandhliari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sam-Nahar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Girhore ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Hathungo ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Allah Khohi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bakhreji ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Ding ... | .. | ... | ... | ... | ... | ... |
| Keti ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Gharhi Bux Pahore ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Laik Pir ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Morhadi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Amli ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Waryan ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Khajni ... | ... | ... | 3 | 19-0 | ... | ... |
| Bhopi ... | ... | ... | 2 | 11-02 | ... | ... |
| Dherr Mitho-Bakir ... | ... | ... | 1 | 0-6 | ... | ... |
| Total ... | ... | ... | 9 | 66-1 | ... | ... |

**to 30-9-1967 Taluka Khipro.**

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ...

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Long Term Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| Kamaro ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Walwari ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Kander ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Nian ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Morhadi ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Bhitiani ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Sandh ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Saifal Junejo ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Khipro ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Taracho ... | ... | ... | 1 | 26-0 | ... | |
| Dhandhliari ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Sam-Nahar ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Girhore ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Hathungo ... | ... | ... | 1 | 7-0 | ... | |
| Allah Khohi ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Bakhreji ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Ding ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Keti ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Gharhi Bux Pahore ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Laik Pir ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Morhadi ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Amli ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Waryan ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Khajni ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Bhopi ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Dherr Mitho-Bakir ... | ... | ... | ... | ... | ... | |
| Total ... | ... | ... | 2 | 86-0 | ... | |

**to 30-9-1967 Taluka Khipro**—(*concld.*)

| Remarks | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| ... | ... | 1 | 6-0 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 1-4 | ... | ... |
| ... | ... | 3 | 90-0 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 12-0 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 14-7 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 20-0 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 3-37 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 5-28 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 38-00 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 10-0 | ... | |
| ... | ... | 1 | 5-24 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 2-15 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 16-0 | ... | ... |
| ... | ... | 3 | 60-0 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 8-0 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 19-5 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 6-0 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 3-32 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 15-2 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 9-24 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 3-0 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 3-0 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| | | 30 | 412-38 | | |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | | | Full Rate | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| Rajwah ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Phatudhoro ... | ... | ... | 2 | 34-11 | ... | ... |
| Gharo ... | ... | ... | 1 | 18-3 | ... | ... |
| Bochna ... | ... | ... | 1 | 15-8 | ... | ... |
| Luhriro ... | ... | ... | 1 | 3-38 | ... | ... |
| Jhun ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Chotiarun ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Siranwari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bakhoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Lihore ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bamzi Jikhand ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Thar Chotiarun ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Shair Pir ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Lalar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Toori ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bobi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Tando Mitha Khan ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dhoro Janib ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Waghyon ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sethar Pir ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Saroji ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Yaru Hingoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sanghar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Santore ... | ... | ... | ... | ... | ... | — |
| Mohd. Ali Wah ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Total ... | ... | ... | 5 | 71-20 | | |

**to 30-9-1967 Taluka Sanghar excluding Makhi Area**

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 23-20 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 1 | 23-20 | ... | ... | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Long Term Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| Rajwah ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Phatudhoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Gharo ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bochna ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Luhariro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jhun ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Ghotiarun ... | 1 | 8-0 | ... | ... | ... | ... |
| Siranwari ... | 1 | 40-0 | ... | ... | ... | ... |
| Bakhoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Lihore ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bamzi Jikhand ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Thar Chotiarun ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Shair Pir ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Lalar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Toori ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bobi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Tando Mitha Khan ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dhoro Jonib ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Waghyon ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sethar Pir ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Saroji ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Yaru Hingoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sanghar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Santore ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Mohd. Ali Wah ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Total ... | 2 | 48-0 | ... | ... | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Sanghar excluding Makhi Area—(*concld.*)

| Remarks | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| ... | ... | 1 | 24-17 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 47-9 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 11-21 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 4-16 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 23-31 | ... | ... |
| ... | ... | 3 | 90-0 | ... | ... |
| ... | ... | 5 | 132-14 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 30-5 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 18-18 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 48-01 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 2-0 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 28-25 | ... | ... |
| ... | ... | 4 | 85-0 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 00-34 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 3-32 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 3-25 | ... | ... |
| ... | ... | 4 | 104-29 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 39-32 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 4-0 | ... | ... |
| ... | ... | 4 | 7-0 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 1-16 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 12-5 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 3-25 | ... | ... |
| ... | ... | 5 | 3-39 | ... | ... |
| ... | ... | 41 | 812-36 | ... | ... |

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Hurs | | Full Rate | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| Dim ... | ... | ... | 1 | 5-5 | ... | ... |
| Kundho ... | ... | ... | 2 | 5-13 | ... | ... |
| Tugacho ... | ... | ... | 1 | 68-0 | ... | ... |
| Lib ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Samathri ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Mithrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sadrat ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jakhrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Makhi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Khadwari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dubi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sinhori ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sim Jiando ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bakhoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bakar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Akanwari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Awadh ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Har anthari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... Total ... | ... | ... | 4 | 78-18 | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Sanghar (Makhi Area).

| Harap | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ...

**Details of Land Disposed of from 1-1-1966**

| | Long Term Lease | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| | No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 1 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 |
| Dim ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Kundho ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Tugacho ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Lib ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Samathri ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Mithrao ... | ... | ... | 1 | 12-30 | ... | ... |
| Sadrat ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Jakhrao ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Makhi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Khadwari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dubi ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sinhori ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Sim Jiando ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bakhoro ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Bakar ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Akanwari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Dwadh ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Haranthari ... | ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| Total ... | ... | ... | 4 | 12-30 | ... | ... |

to 30-9-1967 Taluka Sanghar (Makhi Area)—(*concld.*)

| Remarks | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| Hurs | | Locals | | Non-Locals | |
| No. | Area | No. | Area | No. | Area |
| 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 |
| ... | ... | ... | ... | 3 | 66-28 |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 14 | 157-32 | ... | ... |
| ... | ... | 24 | 254-0 | ... | ... |
| ... | | 8 | 134-24 | ... | ... |
| ... | ... | 2 | 37-24 | ... | ... |
| 6 | 100-37 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| 60 | 344-3 | ... | ... | ... | ... |
| 30 | 253-14 | ... | ... | ... | ... |
| 12 | 148-0 | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 10 | 120-0 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 112-0 | ... | ... |
| ... | ... | ... | ... | ... | ... |
| ... | ... | 10 | 124-20 | ... | ... |
| ... | ... | 54 | 4-28 | ... | ... |
| ... | ... | 1 | 16-0 | ... | ... |
| ... | ... | 4 | 34-0 | ... | ... |
| 118 | 846-11 | 118 | 1311-8 | 3 | 66-28 |

## APPENDIX IV

(*Ref*: Starred Question No. 12721)

**Statement showing names of villages where Consolidation has been done upto 30-4-1968.**

| S. No. | Name of Estate with Tehsil | S. No. | Name of Estate with Tehsil |
|---|---|---|---|
| | **Attock Tehsil** | 23 | Khura Khel. |
| 1 | Tarbathi. | 24 | Nawa. |
| 2 | Lundi. | 25 | Tatari. |
| 3 | Noor Pur Karmalia. | 26 | Katcha. |
| 4 | Jallo. | 27 | Shinbagh. |
| 5 | Rangoo Cantt. | 28 | Pathi. |
| 6 | Murraria. | 29 | Boora. |
| 7 | Kotli. | 30 | Voro. |
| 8 | Qutba. | 31 | Dheri Chohan. |
| 9 | Jabbar. | 32 | Chapper Hardo. |
| 10 | Bahadur Khan. | 33 | Bhallar Jogi. |
| 11 | Qazi Abad. | 34 | Sultanpur. |
| 12 | Malik Mala. | 35 | Shakardara. |
| 13 | Rangoo. | 36 | Barriar. |
| 14 | Haider. | 37 | Mansar. |
| 15 | Rehmoo. | 38 | Surag Salar. |
| 16 | Bhulessar. | 39 | Shamas Abad. |
| 17 | Dheri Kot. | 40 | Roomian. |
| 18 | Fatehullah. | 41 | Salim Khan. |
| 19 | Ismaila. | 42 | Shadi Khan. |
| 20 | Pirdad. | 43 | Jamgah. |
| 21 | Daman. | | **Tehsil Fatehjang** |
| 22 | Dheri Lagal. | 44 | Sukhwal. |

| S. No. | Name of Estate with Tehsil | S. No. | Name of Estate with Tehsil. |
|---|---|---|---|
| 45 | Bhalot. | 71 | Tragger. |
| 46 | Lund. | 72 | Dhok Mela. |
| 47 | Kharala Kalan. | 73 | Thatti Chah. |
| 48 | Hastal. | 74 | Cohil Kamariala. |
| 49 | Shahpur. | 75 | Dhok Ganja. |
| 50 | Dhok Syadan. | 76 | Natha Malkan- |
| 51 | Kisanan. | 77 | Jabba. |
| 52 | Sadqal. | 78 | Domial. |
| 53 | Ichral. | 79 | Mukhad. |
| 54 | Gadda. | 80 | Chauntra. |
| 55 | Sadrial. | 81 | Dhulian. |
| 56 | Phanra. | 82 | Choora. |
| 57 | Khidwal. | 83 | Dhok Inyat. |
| 58 | Bhagwi. | 84 | Surag. |
| 59 | Gaggan | 85 | Damal. |
| 60 | Daulat Pur. | 86 | Maghian. |
| 61 | Nikodar. | 87 | Dhok Ganganwali. |
| 62 | Amir Khan. | 88 | Thati Kalra. |
| 63 | Mian Bashida. | 89 | Dhek Dera. |
| 64 | Parri. | 90 | Saura. |
| 65 | Bohlool. | 91 | Dhak. |
| 66 | Bango. | 92 | Kamalpur Sher Jang. |
| 67 | Mahura. | 93 | Kharpa. |
| | **Tehsil Pindigheb** | 94 | Choa Nurpur. |
| 68 | Mirjal. | 95 | Ferozwali. |
| 69 | Tajal. | 96 | Gharibwal. |
| 70 | Nasirabad. | 97 | Kehali. |

| Name of Estate with Tehsil. | S. No. | Name of Estate with Tehsil. |
|---|---|---|
| Rangli. | 118 | Danda Shah Bilawal. |
| Bhonawali. | 119 | Pathar. |
| Sipiala. | 120 | Bidhar. |
| Tlikna. | 121 | Kufri. |
| Larwai. | 122 | Dhbba. |
| Toutal. | 123 | Akwal. |
| **Tehsil Talagang** | 124 | Mamdoot. |
| Nakka Kahut. | 125 | Chaukhandi. |
| Markhaki. | 126 | Markhal. |
| Dhok Hommu. | 127 | Shah Mohammad Wali. |
| Adlaka. | 128 | Kot Qazi. |
| Mehmoodwala. | 129 | Sirhali. |
| Kotehra. | 130 | Jhatla. |
| Qadirpur. | 131 | Dewal. |
| Khichi. | 132 | Khuian, |
| Traggar. | 133 | Pachnand. |
| Dhok Marian. | 134 | Vinhar. |
| Sukka. | 135 | Barwala. |
| Loteri. | 136 | Chamcha. |
| Datwal. | 137 | Banjra. |
| Sangwala. | | |

# PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

## SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

**Tuesday, the 11th June, 1968**

سہ شنبہ ۔ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۸ ھ

*The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 5-30 p.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.*

*Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

(پ ۵۔ س ۴۔ ع ۵ آیات ۵۸ و ۵۹)

بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ جو (امانتیں تمہارے سپرد ہیں) وہ صحیح حقداروں کے حوالے کیا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو عدل و انصاف کیساتھ فیصلہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت کرتا ہے۔ بیشک وہ سُن بھی رہا ہے اور دیکھ بھی رہا ہے۔

اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اور جو تم میں صاحب حکومت و اختیار ہیں اُن کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملے جھگڑ پڑو تو اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس (معاملے) میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے (احکام) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت ہی عمدہ بات ہے۔ اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

## SUSPENSION OF THE QUESTION HOUR

**Minister for Food** (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, I rise to request through you this Honourable House, to agree to suspend Question Hour for today. I make this request in view of importance of the presentation of Budget. This request is not unprecedented. Moreover, if we have Question Hour, then the Finance Minister will not be able to complete his speech till the evening prayers. In view of these circumstances, I will recommend to the House to agree to suspend the Question Hour to enable the Finance Minister to deliver his speech and present budget before this august House.

**Khawaja Muhammad Safdar** : Agreed Sir.

**Mr. Speaker** : I think this is the sense of the House.

(*Voices* : Yes)

In view of the sense of the House, the Question Hour for today is suspended.

---

## PRESENTATION OF THE WEST PAKISTAN BUDGET (GENERAL) FOR THE YEAR 1968-69

**Mr. Speaker**: Now the Finance Minister to present the West Pakistan Budget (General) for the year 1968-69.

**وزیر خزانہ** (سید احمد سعید کرمانی) - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب صدر محترم ! آپ کی اجازت سے میں انیس سو اڑسٹھ - انہتر کے مالی سال کا میزانیہ پیش کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں -

اصلاحات ' تعمیر نو اور ترقیات کے شاندار کارناموں نے ہماری گزشتہ دس سال کی تاریخ کے صفحات کو مزین کر رکھا ہے - یہ میزانیہ انہیں کارناموں کا نقطہ' عروج ہے -

اس دس سال کی کارگزاری نے ایک جامع اور مجموعی صورت اختیار کر لی ہے لہذا اگر ترقی کا مکمل مرقع دیکھنا ہو تو ایک سال کی کارگزاری کو دوسرے سال سے الگ نہیں کیا جا سکتا -

آئندہ سال کے میزانیہ کا جائزہ اس دس سالہ دور کے عزائم کے پیش نظر کرنا ہو گا جس نے باعزم قیادت کی بدولت ہم کو زرعی انقلاب کی منزل مقصود کے قریب پہنچا دیا ہے ۔

میں سال رواں کے میزانیے کا تجزیہ و نتائج اور سال آئندہ کی مالی تجاویز اسی حقیقت کو مد نظر رکھ کر پیش کروں گا ۔

میں نے ایوان کی خدمت میں جو دستاویزات میزانیہ کی پیش ہیں ان کے نام یہ ہیں ۔

۱ ۔ سالانہ میزانیہ کا گوشوارہ

۲ ۔ متوقع آمدنی کے تخمینے

۳ ۔ (چارجڈ) اخراجات کے تخمینے اور اعانت کے مطالبات (غیر ترقیاتی)

۴ ۔ (چارجڈ) اخراجات کے تخمینے اور اعانت کے مطالبات (ترقیاتی)

۵ ۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام

۶ ۔ منصوبوں کے تخمینے

۷ ۔ یادداشت میزانیہ

۸ ۔ جدید اخراجات کا شیڈول

۹ ۔ وائٹ پیپر (قرطاس ابیض)

ان دستاویز کے علاوہ تیرہ عدد دیگر دستاویزات بھی پیش کی گئی ہیں ۔ ان میں سے بارہ عدد دستاویزیں فرداً فرداً صوبے کے انتظامیہ کے ہر ڈویژن سے متعلق ہیں ۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ ہر ڈویژن میں گذشتہ دس سال کی مسلسل کار گزاری کے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں ۔

تیرھویں دستاویز میں فوری حوالے کے لئے اس کارگزاری کے اعداد و شمار درج کئے گئے ھیں ۔

مجھے امید ھے کہ معزز اراکین ایوان کے لئے یہ دستاویزات مفید ثابت ھوں گی ۔

یہ دستاویزات اس صوبے کے لوگوں کی دس سالہ محنت اور انہماک کا مرقع ھیں اعداد و شمار کی ھر ایک مد اُس انہماک اور شبانہ روز محنت کی سند ھے جس کے ساتھ منصوبہ سازی اور تکمیل منصوبہ جات کا کام شاندار نتائج پر منتج ھوا ۔ ھر ایک مد اس منزل کا نشان راہ ھے جو استحکام اور ترقی کی منزل کے نام سے موسوم ھے ۔

مجموعی طور پر یہ اعداد و شمار ظاھر کرتے ھیں کہ گذشتہ دس سال میں ریونیواکاؤنٹ (Revenue Accounts) کی مد میں ایک ھزار دو سو دس کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا اور اس کے مقابلہ میں ایک ھزار تین سو تیس کروڑ روپیہ موصول ھوا یعنی ریونیواکاؤنٹ (Revenue Accounts) میں ایک سو بیس کروڑ روپے کی بچت ھوئی ۔

لیکن انیس سو سنتالیس سے لیکر انیس سو اٹھاون تک ریونیو کے موصولات چار سو پچپن کروڑ تھے ۔ اخراجات چار سو انچاس کروڑ اور فاضل ریونیو صرف چھ کروڑ تھا ۔

ان معروضات سے واضح ھو جائیگا کہ موجودہ دور حکومت میں اولین دس سال کے مقابلے میں تقریباً بیس گنا اضافہ ھوا ھے ۔

جناب والا ۔ میں اس ایوان ذی وقار کی خدمت میں مقابلے کی سہولیت

کیلئے اولین دس سال اور حالیہ دس سال کے وہ اعداد و شمار پیش کرتا ہوں جن کا تعلق اہم پبلک سیکٹر سے ہے ۔

| | ۱۹۴۷-۱۹۵۸ اکونٹس | ۱۹۵۸-۱۹۶۸ (ترمیم شدہ) |
|---|---|---|
| زراعت | پندرہ کروڑ تریسٹھ لاکھ | ایک سو چون کروڑ گیارہ لاکھ |
| تعلیم | اکہتر کروڑ سینتالیس لاکھ | دو سو اٹھاسی کروڑ ستاسی لاکھ |
| دیہی ترقیاتی پروگرام | صفر | تینتالیس کروڑ |
| ریلوے | اڑتالیس کروڑ | دو سو چوبیس کروڑ |
| مواصلات | اٹھائیس کروڑ | ستر کروڑ چھیاسٹھ لاکھ |
| سرکاری عمارات | سات کروڑ چوالیس لاکھ | ستاون کروڑ چھتیس لاکھ |
| خانہ سازی | دو کروڑ نواسی لاکھ | بارہ کروڑ بیاسی لاکھ |
| دیہی، شہری آب-رسانی | سینتیس لاکھ | نو کروڑ چھیاسی لاکھ |

اب میں ایوان کے سامنے سال رواں کا مالی تجزیہ پیش کرتا ہوں ۔ لیکن پیشتر اس کے کہ میں یہ تجزیہ پیش کروں میں ایوان کو یاد دلانے کی جسارت کرتا ہوں کہ یہ مالی سال اس وقت شروع ہوا جبکہ دنیا کو شدید بین‌الاقوامی مالی بحران درپیش تھا ۔

جناب والا ۔ ہر چند کہ دنیا میں معاشرتی اور سیاسی حد بندیاں موجود ہیں ۔ لیکن ان حدبندیوں کے باوجود جہاں تک اقتصادی ضروریات

اور تقاضوں کا تعلق ہے دنیا کے مختلف ملک ایک دوسرے کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں ۔ کسی ایک بڑے صنعتی ملک کے اقتصادی اور مالی ردوبدل کا اثر دیگر ممالک کی اقتصادیات پر بھی پڑتا ہے ۔ انیس سو سڑسٹھ میں پونڈ اسٹرلنگ کی قیمت میں تخفیف اور ادائیگی کے ناگزیر توازن کے باعث دنیا کے بڑے بڑے سکوں کی قیمت پر تشویش پیدا ہوئی اور اس تشویش سے جو حالات رونما ہوئے انہوں نے ترقی پذیر ممالک کی مالی اور اقتصادی حکمت عملی کو لازمی طور پر متاثر کیا ۔ موجودہ حالات کے نتائج کے متعلق سردست کوئی حتمی اندازہ لگانا مناسب نہ ہو گا ۔ تاہم یہ امر بخوبی واضح ہے کہ موجودہ حالات کے نتائج کے طور پر بہت سے ممالک کو اپنی تجارتی اور اقتصادی حکمت عملی پر نظر ثانی کرنی ہو گی ۔ اور ایسی تدابیر اختیار کرنی ہونگی جن کی بدولت ادائیگی کا توازن بحران سے بچ جائے ۔

حکومت پاکستان نے ان حالات کا جائزہ لیا ۔ اور غور و خوض کے بعد اس نتیجے پر پہنچی کہ پاکستانی روپے کی قیمت میں کوئی تخفیف نہ کی جائے ۔ یہ فیصلہ اس امر کا نا قابل تردید ثبوت ہے کہ گذشتہ دس سال میں پاکستان کی اقتصادی قوت ایسے معیار پر پہنچ گئی ہے کہ عالمی زرمبادلہ کے ردوبدل کے دباؤ کا مقابلہ کر سکتی ہے ۔

پاکستان کے ہر شخص نے حکومت کے اس فیصلے کا پرتپاک خیر مقدم کیا کہ پاکستانی روپے کی قیمت میں تخفیف نہ کی جائے ۔ لیکن یہاں بھی چند حضرات ایسے پائے گئے جنہوں نے اس فیصلے کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ۔

یہ وہ حضرات ہیں جن کی نگاہوں میں ہمیشہ حسرت ویاس دکھائی دیتی ہے ۔ اور جن کے دلوں کی دھڑکن کو ہمیشہ کسی نہ کسی وہم

کا بوجھ دبائے رکھتا ہے ۔ خاص طور پر بیرونی قرضہ جات کا وہم در وہم بوجھ ۔

اس ضمن میں پاکستان کی تجارت کو کسی امکانی ضرر سے بچانے کے لئے بیک وقت دو اہم فیصلے کئے گئے ۔ اول یہ کہ درآمدات کے قوانین کو حالات حاضرہ کے مطابق مرتب کیا جائے مزید برآں بدلے ہوئے حالات کے پیش نظر برآمدات کے لئے خاص ترغیبات وضع کی جائیں ۔

دوم یہ کہ جس قدر جلد ممکن ہو خوراک کی درآمدات کے اخراجات کو بند کیا جائے ۔ مرکزی حکومت نے پہلے فیصلے پر عمل پیرا ہونے کے لئے برآمدات کے بونس میں مناسب تبدیلیاں کیں اور دیگر مالی تدابیر کے علاوہ درآمدات کی کسٹم ڈیوٹی میں بھی حالات کے مطابق رد وبدل کیا ۔ خوراک کی درآمد بند کرنے کے بارے میں جو فیصلہ کیا گیا اس کا تعلق بنیادی طور پر اس صوبے کی حکومت سے تھا ۔ یہ اس صوبے کے لئے بہت بڑا چیلنج تھا ۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے صوبے نے نہایت پامردی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا اور متحد ہو کر اس چیلنج کو قبول کیا ۔

مغربی پاکستان کے گورنر صاحب نے خوراک کے معاملے میں انیس سو ستر تک خود کفیل ہونے کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کیا میرا فرض ہے کہ میں اس معزز ایوان کے سامنے اس امر کا اظہار کروں کہ خوراک کے معاملے میں صوبے کو خود کفیل بنانے کا منصوبہ اور اس منصوبے پر عمل درآمد کی تدابیر کا کام جناب گورنر صاحب نے بذات خود اپنی نگرانی میں کرایا ۔

میں اس پروگرام کے اہم نکات پیش کرتا ہوں ۔

۱ ۔ چونکہ مغربی پاکستان کی بنیادی خوراک گندم ہے اس لئے ایسی تجاویز پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا گیا جن کی بدولت یہ صوبہ انیس سوستر تک گندم کے معاملے میں خود کفیل ہو جائے ۔

۲ ۔ کیمیاوی کھاد ۔ زرعی مشینری ۔ پانی اور جراثیم کش ادویات کے مزید استعمال کے ذریعے پیداوار بڑھائی جائے ۔

۳ ۔ زرعی رقبے کو بڑھایا جائے اور مزید برآں ایسے بیج استعمال کئے جائیں جن سے پیداوار میں اضافہ ہو ۔

۴ ۔ انتظامیہ میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں تا کہ کارکردگی میں آسانیاں پیدا ہوں ۔

اس پروگرام میں اہم ترین امر یہ تھا کہ اگرچہ زرعی پیداوار کا پروگرام گذشتہ پندرہ برس سے موجود تھا لیکن خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہونے کے لئے انیس سوستر کی واضح منزل مقرر کی گئی ۔

یہ پہلی مرتبہ ہے کہ صوبے نے خوراک کے معاملے میں اپنی منزل مقرر کی ہے ۔ اور اس منزل کی طرف گامزن ہونے کیلئے یک جہتی اور عزم کے ساتھ قدم اٹھایا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے کرم فرمایا اور عوام کی کوششیں بارآور ہوئیں ۔ ان کوششوں کے نتائج حیرت انگیز ہیں ۔ اور متعدد مقامات پر پیداوار تخمینے سے بھی زیادہ ہوئی ہے ۔

میں نہایت مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ اس اہم کام پر تیئیس کروڑ پچپن لاکھ کی رقم سال رواں میں اب تک خرچ ہو چکی ہے ۔ زرعی رقبے پر زیادہ سے زیادہ کیمیاوی کھاد ڈالی گئی ہے ۔ پبلک سیکٹر میں سال رواں میں جو ٹیوب ویل نصب کئے گئے تھے ان کی تعداد چار ہزار ترانوے تھی ۔ اور اس تعداد کے مقابلے میں انیس سو سنتالیس سے انیس سو اٹھاون تک کی مجموعی تعداد تین ہزار دو سو بیالیس تھی ۔

زرعی پیداوار کو جراثیم وغیرہ سے بچانے کے لئے حفاظتی تدابیر میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور زرعی زمین کی حفاظت کے لئے مؤثر قدم اٹھائے گئے ہیں ۔

ان تمام کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے ابتدائی اندازے کے مطابق گندم کی پیداوار چون لاکھ ٹن تھی ۔ مگر اس اندازے کے مقابلے میں پیداوار باسٹھ لاکھ ٹن ہوئی ۔ مکی کی پیداوار کا اندازہ سات لاکھ ٹن تھا مگر پیداوار سات لاکھ اسی ہزار ٹن ہوئی ۔ چاول کی پیداوار کا اندازہ چودہ لاکھ ٹن تھا ۔ مگر اصل پیداوار اس سے ساٹھ ہزار ٹن زیادہ ہوئی ۔ اس سال روئی کی پیداوار اٹھائیس لاکھ سات ہزار گانٹھیں ہے یہ پیداوار پچھلے برس کی پیداوار سے تین لاکھ گانٹھیں زیادہ ہے ۔

پیداوار میں یہ شاندار اضافہ ہمارے کسانوں اور کاشتکاروں کی محنت اور مشقت کا قابل افتخار کارنامہ ہے اور وہ مبارک باد کے مستحق ہیں ۔ یہ سب ان کی انتھک کوششوں کا ثمرہ ہے اور اس سر گرمی اور مہارت کا نتیجہ ہے جس کے ساتھ انہوں نے موجودہ سہولتوں اور وسائل کو استعمال کیا ۔ اس کامیابی کا صحیح اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ انیس سو سینتالیس سے لے کر انیس سو اٹھاون تک زراعت میں اضافہ دو فی صد سالانہ سے بھی کم رہا تھا ۔ مگر اس کے مقابلہ میں صرف سال رواں میں آٹھ اعشاریہ ایک فی صد کا اضافہ ہوا ہے ۔

جناب والا ۔ اب جب کہ زراعت کی ترقی کی طرف وہ قدم اٹھ چکا ہے جو آگے ہی بڑھتا چلا جائے گا ۔ میں ایوان کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرتا ہوں جو آئندہ ہماری زرعی پیداوار پر اثر انداز ہوں گے ۔

موجودہ بندوبست اراضی کے تحت جتنی پیداوار ممکن ہے ہم کو انشاءاللہ آئندہ چند سال میں حاصل ہو جائیگی ۔ اس کے بعد ہم کو کیا اقدامات کرنے ہونگے ؟

صدر پاکستان نے ہمیں اس مسئلے پر دعوت فکر دی ہے کہ ہم زرعی علاقوں کے مفادات کو اس طرح یکجا اور منظم کریں کہ جدید مشینری ، جدید زرعی آلات اور جدید زرعی طریقوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے ۔ صدر پاکستان نے جو مسئلہ اٹھایا ہے اس کا حل اسی صورت میں دریافت ہو سکتا ہے کہ ہم اس معاملے پر فہم و فراست کے ساتھ سائنٹیفک انداز میں غور و فکر کریں ۔ مجھے امید ہے کہ معزز اراکین بحث کے دوران میں اس مسئلے پر اپنے گران قدر خیالات کا اظہار فرمائیں گے ۔

میرا ذاتی خیال ہے کہ اگر ہم زمین کے مفادات کو یکجا کرنے اور مشینری کے مشترکہ اور کفائیتی استعمال کی کوئی مناسب تجویز وضع کر سکے تو ہم ایک ایسی قوت کو بروئے کار لانے میں ممد ثابت ہوں گے جو تا حال ظہور پذیر نہیں ہوئی اور اس طرح ہم دیہی آبادی میں زندگی کی نئی روح پھونک دیں گے ۔ تخمینہ ہے کہ نان ڈویلپمنٹ حلقہ میں Revenue Receipts ایک سو بیاسی کروڑ پنتالیس لاکھ سے گھٹ کر ایک سو پچھتر کروڑ تہتر لاکھ رہ جائے گی ۔ اس تخفیف کی اہم وجہ یہ ہے کہ مرکزی حکومت نے بعض اشیاء کے سیلز ٹیکس کو اکسائز ڈیوٹی میں شامل کر دیا ہے ۔ اس فیصلے کے رو سے مرکزی حکومت کی جانب سے ہم کو اس مد میں بارہ کروڑ سترہ لاکھ کی رقم کم ملے گی ۔ مختلف کفائیتوں کے ذریعے اس سال ہم اپنا Revenue Expenditure ایک سو تینتالیس

کروڑ تینتیس لاکھ سے گھٹا کر ایک سو چھتیس کروڑ بیاسی لاکھ پر لے آئے ہیں۔

ترقیاتی شعبہ میں ترمیم شدہ ریونیو بجٹ اڑتیس کروڑ اکیانوے لاکھ ہے۔

جناب والا۔ ترقیاتی شعبے میں ہمارا ترمیم شدہ تخمینہ ایک سو ستتر کروڑ انسٹھ لاکھ ہے۔ میں اس ایوان کے سامنے نہایت مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ مغربی پاکستان کی حکومت نے اخراجات کا اس سے بڑا تخمینہ اس سے قبل کبھی تشکیل نہیں کیا۔

ہر شعبے کا الگ الگ تخمینہ یہ ہے۔

| | |
|---|---|
| پانی اور بجلی | پینسٹھ کروڑ چھیاسی لاکھ |
| زراعت | تیئیس کروڑ ایک لاکھ |
| خانہ سازی اور آباد کاری | آٹھ کروڑ اکیس لاکھ |
| صنعت، ایندھن اور معدنیات | گیارہ کروڑ چھہتر لاکھ |
| تعلیم و تربیت | نو کروڑ چھ لاکھ |
| صحت | سات کروڑ انہتر لاکھ |
| مواصلات | انتالیس کروڑ اڑسٹھ لاکھ |
| سماجی بہبود اور افرادی قوت | تراسی لاکھ |
| سرحدی علاقہ جات | ایک کروڑ انچاس لاکھ |
| دیہی ترقیاتی پروگرام | دس کروڑ |

یہاں مجھے اپنی گذشتہ سال کی بجٹ کی تقریر کا حوالہ دینے کی اجازت دیجئے۔ گذشتہ سال میں نے عرض کیا تھا کہ جناب گورنر محمد موسیٰ صاحب

نے مجھے تجاویز پیش کرتے وقت تین امور کا خیال رکھنے کی ہدایت فرمائی تھی ۔ وہ تین امور یہ تھے ۔

اول ۔ ہم کو اپنی توجہ آبادی کی اکثریت کی طرف مبذول کرنی چاہئے ۔ یہ آبادی دیہات میں آباد ہے ۔

دوم ۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ عوام کو خوراک کی اشیاء مناسب قیمتوں پر دستیاب ہو سکیں ۔

سوم ۔ ترقی کے پروگرام میں صوبے کے کسی حصے کو نظر انداز نہ کیا جائے اور اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ جو علاقے نسبتاً کم ترقی یافتہ ہیں ان میں ترقی کی رفتار تیز ہو ۔

میں نہایت مسرت سے عرض کرتا ہوں کہ ہم نے ان تینوں امور کو مد نظر رکھا ہے اور ان تینوں شعبوں میں خاطرخواہ ترقی کی ہے ۔ جہاں تک دیہی علاقوں کا تعلق ہے دیہی ترقیاتی پروگرام میں سو فی صد کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں اس پروگرام کی ہر دفعہ پر عمل درآمد ہو چکا ہے اور اس میں کسی کمی کی گنجائش نہیں ۔

خوراک کی ضروریات کے بارے میں تفصیلات عرض کی جا چکی ہیں ۔ اس ضمن میں گزارش کرتا ہوں کہ سترہ روپے فی من کے نرخ پر کافی مقدار میں گندم خریدنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ ہم نے چاول کی قیمت خرید بھی اکتیس روپے سے بڑھا کر اڑتیس روپے فی من مقرر کی ہے ۔ یہ خرید وسیع پیمانے پر جاری ہے ۔ اس کام میں حکومت اعانت کے طور پر گران قدر رقم خرچ کریگی ۔ چونکہ صوبے کو اناج کے معاملے میں خود کفیل بنانے کے لئے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی ضروری ہے اور عوام کے بہبود کا کام بہت اہم ہے ، اس لئے حکومت اعانت کے اخراجات کو برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہے ۔

جناب والا ۔ گورنر صاحب کی ہدایت کے مطابق کم ترقی یافتہ علاقوں کے لئے زیادہ رقم مقرر کی گئی جس سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ۔

یہ معزز ایوان آگاہ ہے کہ سال رواں میں متعدد کمیٹیاں اس غرض سے مقرر کی گئیں کہ سرحدی علاقوں کے لئے ترقیاتی پروگرام وضع کریں ۔ نیز سرحدی علاقوں کے بہبود کے لئے ایک خاص محکمہ تشکیل کیاگیا ہے ۔ ان تدابیر کے باعث سرحدی علاقوں میں کافی ترقی کے آثار نمودار ہوئے ہیں ۔

اب میں انیس سو اڑسٹھ ۔ انہتر کے میزانیئے کا تخمینہ پیش کرتا ہوں ۔ اس تخمینے میں بھی ہم نے خوراک اور زراعت کو سب سے زیادہ ترجیح دی ہے ۔ اور اس ضمن میں دیہی ترقیاتی پروگرام اور کم ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کا خاص خیال رکھا ہے ۔

ریونیو کے محاصل اور اخراجات کی مجموعی پوزیشن یہ ہے :۔

| | |
|---|---|
| محاصل | دو سو چھ کروڑ چھیاسی لاکھ |
| اخراجات | دو سو چھ کروڑ اڑتالیس لاکھ |

با الفاظ دیگر ہم کو آئندہ سال میں اڑتیس لاکھ کی بچت ہو گی ۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ ہم نے محاصل اور اخراجات دونوں شعبوں میں نسبتاً زیادہ رقمیں مقرر کی ہیں ۔ محاصل میں ایزادی کا باعث یہ ہے کہ ہم نے ٹیکسوں اور دیگر واجبات کی وصولی کی مہم کو تیز تر کر دیا ہے ۔

غیرترقیاتی شعبہ جات کے اخراجات میں پانچ کروڑ سڑسٹھ لاکھ کا اضافہ دکھایا گیا ہے ۔ یہ اضافہ زیادہ تر ان تازہ قرضہ جات کے سود کے لئے ہو گا جو ہم ترقیاتی پروگراموں کے اخراجات اور تعلیم کے مصارف

کے لئے حاصل کر رہے ہیں ۔ بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ سال کے دوران میں کفایت کی اعلیٰ کمیٹی کی سفارشات پر عمل پیرا ہونے کے بعد ہم اخراجات میں کمی کر سکیں گے۔

میں نے حسابات کو مشینی بنانے کے لئے اس سال پندرہ لاکھ روپے کا اعادہ کیا ہے ۔ اس معاملے کی جزئیات پر غور کر لیا گیا ہے ۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ہم عنقریب اس سلسلے میں عملی قدم اٹھائیں گے ۔

پچھلے برس اجتماعی بیمے کے پری می ایم کی قسط کے لئے تین لاکھ روپے کی رقم مقرر کی گئی تھی ۔ اس سال میں پھر اس رقم کا اعادہ کرتا ہوں ۔ یہ سکیم تیاری کے آخری منازل میں ہے

ترقیاتی شعبے میں ہم نے ایک جامع پروگرام مرتب کیا ہے اس پروگرام پر دو سو اڑتیس کروڑ ستاون لاکھ صرف ہوں گے ۔ صوبائی حکومت نے اس سے پیشتر اتنا وسیع پروگرام کبھی پیش نہیں کیا تھا ۔ ذیل میں اس پروگرام کے مختلف شعبوں کے اخراجات دئیے جاتے ہیں ۔ ان کے ساتھ سال رواں کی رقومات بھی درج ہیں ۔ تاکہ مقابلے میں آسانی ہو ۔

| | ترمیم شدہ | مجوزہ بجٹ |
|---|---|---|
| پانی اور بجلی ۔ | پنسٹھ کروڑ چھیاسی لاکھ | اسی کروڑ اکتیس لاکھ |
| زراعت ۔ | تئیس کروڑ ایک لاکھ | چونتیس کروڑ چھیاسی لاکھ |
| خانہ سازی اور آبادکاری ۔ | آٹھ کروڑ اکیس لاکھ | تیرہ کروڑ تینتیس لاکھ |
| صنعت، ایندھن اور معدنیات ۔ | گیارہ کروڑ چھہتر لاکھ | سترہ کروڑ چوھتر لاکھ |

| | | |
|---|---|---|
| تعلیم وتربیت ۔ | نو کروڑ چھ لاکھ | چودہ کروڑ نوے لاکھ |
| صحت ۔ | سات کروڑ انہتر لاکھ | نو کروڑ پچانوے لاکھ |
| مواصلات ۔ | انتالیس کروڑ اڑسٹھ لاکھ | اڑتالیس کروڑ تینتیس لاکھ |
| سماجی بہبود اور افرادی قوت | تراسی لاکھ | ایک کروڑ بیالیس لاکھ |
| دیہی ترقیاتی پروگرام ۔ | دس کروڑ | پندرہ کروڑ |
| کوٹہ قلات ڈویژن صفر کیلئے مجموعی رقم ۔ | | پچاس لاکھ |
| سرحدی علاقہ جات ۔ | ایک کروڑ انچاس لاکھ | دو کروڑ تیس لاکھ |
| کل میزان | ایک سوستتر کروڑ انسٹھ لاکھ | دوسواڑتیس کروڑ ستاون لاکھ |

پیشتر اس کے کہ میں ہر شعبے کے متعلق الگ الگ اپنی گزارشات پیش کروں میں اس بات کی اجازت چاہتا ہوں کہ ایوان کے سامنے آئندہ سال کے اقتصادی حالات کا مجموعی نقشہ پیش کروں ۔

ہم کو واثق امید ہے کہ ہم ترقی کی موجودہ رفتار کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوں گے اور نیز زرعی میدان میں ترقی کا جو درجہ حاصل کیا ہے ۔ اس کے اعزاز کو قائم رکھیں گے ۔ اگلے برس ہم تریسٹھ لاکھ ٹن گیہوں کی فصل کی سرحد کو نگاہ میں رکھیں گے ۔ ہم نے خریف انیس سواڑسٹھ کے لئے اکیس لاکھ ٹن چاول اور اکتیس لاکھ گانٹھیں روئی کی کم سے کم حد مقرر کی ہے ۔ گندم اور چاول کی مقررہ مقدار انشاءاللہ ہم

کوضرور حاصل ہوگی ۔ اور ہر چند کہ روئی کی حد زیادہ معلوم ہوتی ہے لیکن اس حد تک پہنچنے کی ہر امکانی کوشش کی جائے گی ۔ صنعت کے میدان میں بھی ہمارا قدم منزل کی جانب مستعدی سے بڑھتا رہے گا ۔ بشرطیکہ پلیننگ کمیشن کے تخمینے کے مطابق صنعتی خام مال اور فالتو پرزوں کے دستیابی میں پچیس فیصد اضافہ ہو جائے ۔

ترغیبات کی نئی ترتیب کے باعث بہبود کے شعبوں پر مثلاً تعلیم، صحت دیہی پروگرام اور خانہ سازی و آبادکاری کے شعبوں پر ناگزیر دباؤ پڑا ہے ۔ گورنر کی ہدایت کے مطابق اگلے برس کے پروگرام میں بہبود کے شعبوں کی کمیوں کو پورا کرنے کی خاص کوشش کی جائے گی ۔

اگلے برس کے الگ الگ شعبوں کے پروگرام کی اہم شقیں یہ ہیں ۔

## زراعت :

زرعی شعبہ کے لئے چونتیس کروڑ چھیاسی لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے ۔ باالفاظ دیگر سال رواں سے پانچ کروڑ سترہ لاکھ زیادہ رقم رکھی گئی ہے ۔ یعنی سترہ اعشاریہ چار فی صد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ درآں حالیکہ پلان میں یہ اضافہ تیرہ پوائنٹ چھ ہے ۔ اس میں کیمیاوی کھاد کو ارزاں کرنے کیلئے بارہ کروڑ پچھتر لاکھ کی وہ رقم شامل ہے جو حکومت کی طرف سے بطور اعانت ادا کی جائیگی ۔

فصلوں کو مختلف وباؤں سے بچانے کیلئے چار کروڑ دو لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے ۔ Plant Protection Services کو زیادہ مؤثر بنانے کیلئے Plant Protection Institute قائم کیا جا رہا ہے اس انسٹی چیوٹ میں جراثیم کش دواؤں کا معائنہ کیا جائے گا ۔ اور مزید برآں کاشت کاروں کو ضروری تربیت دی جائے گی ۔ فصل کی حفاظت

کے کام کو وسعت دینے اور اس کو زیادہ موثر بنانے کی تجاویز پر غور کیا جا رہا ہے ۔ تین کروڑ انتالیس لاکھ کی رقم زراعت کے پروگرام کو مشینی امداد دینے کے لئے مقرر کی گئی ہے ۔ اور اس امداد کے ذریعے آئندہ سال تین اعشاریہ چار لاکھ ایکڑ زمین کو ہموار کرنے کا پروگرام وضع کیا گیا ہے ۔ اناج کو محفوظ گوداموں میں رکھنے کا کام بہت اہمیت رکھتا ہے ۔ اگلے سال ان گوداموں پر ایک کروڑ پنتیس لاکھ روپیہ خرچ کیا جائیگا ۔ واضح رہے کہ یہ رقم موجودہ رقم کے دوچند سے بھی زیادہ ہے ۔

کھیتوں میں کام کرنے والوں کی امداد کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسی مشینیں مہیا کی جا رہی ہیں جو بڑھتی ہوئی پیداوار کے پیش نظر چھڑائی اور اناج کو خشک کرنے کے کام میں خاطر خواہ مدد دے سکیں ۔

## آب رسانی :

آب رسانی کے لئے تقریباً سینتالیس کروڑ کی رقم مقرر کی گئی ہے ۔ آب رسانی کا سب سے بڑا پروگرام Scarp ہے ۔ مقررہ رقم کا تقریباً نصف حصہ اس پروگرام پر صرف کیا جائے گا ۔ چج دوآب ۔ اپررچنا ۔ شمالی روہڑی ۔ لوئر تھل کے منصوبوں کا کام جاری رکھا جائے گا ۔ اوربہاول پور کے لئے ایک نیا Scarp پروگرام جاری کیا جائے گا ۔ آب رسانی کے پروگرام میں خانپور، کراچی ڈیم ، ٹھٹھہ کے کاری بوگر فیڈر اور گدوبیراج کے سیم کے پروگرام کے لئے مناسب رقم مقرر کی گئی ہے ۔ اور لائل پور میں ستیانہ سمندری نکاسی ۔ نالیوں کے اخراجات کا بھی خیال رکھا گیا

ہے ۔ حکومت اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ پشاور میں زیر زمین پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے ۔ اس کے سدباب کے لئے اگلے سال موثر قدم اٹھائے جائیں گے ۔

بجلی :

بجلی کے لئے سال رواں کے بتیس کروڑ کے مقابلے میں آئندہ سال تینتیس کروڑ اسی لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے ۔ یہ ایک کروڑ اسی لاکھ کی زائد رقم بجلی کی تقسیم کے لئے ضروری خیال کی گئی ہے ۔ بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی تعداد سال رواں میں پانچ ہزار تھی آئندہ سال یہ تعداد پانچ ہزار کی جگہ آٹھ ہزار کردی گئی ہے ۔

دیہی ترقیاتی پروگرام :

دیہی ترقیاتی پروگرام کے اجراء کا مقصد یہ تھا کہ ملک کے ترقیاتی پروگرام میں ملک کے عوام عملی طور پر شریک ہوں ۔ بنیادی جمہوریت کے نظام کی مدد سے دیہی ترقی کے پروگرام نے پاکستان کے دیہات کی زندگی میں نہایت خوشگوار اور شاندار تبدیلی پیدا کر دی ہے ۔ یہ پروگرام تین پہلوؤں سے اثر انداز ہوا ہے ۔ اقتصادی نقطہ نگاہ سے دیہی ترقیاتی پروگرام نے صنعت و حرفت کے ان بنیادی لوازمات کو تعمیر کیا ہے جن کی دیہی زندگی کو سخت ضرورت تھی، اور اس طبقے کے لئے روز گار مہیا کیا ہے جو یا تو بے روز گار تھا یا کم روز گار ۔

اس پروگرام نے دیہات میں نقد آمدنی کے بہاؤ کو تیز کر دیا ہے ۔ اس پروگرام کے تحت جو سرمایہ دیہات میں صرف ہو رہا ہے وہ کسی حد تک اس سرمائے کا جواب ہے ۔ جو دیہات سے نکل کر شہروں میں آ جاتا تھا ۔

مادی طور پر اس پروگرام کی بدولت دیہات میں جو کام ہوا ہے ۔ وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے اس صوبے میں گذشتہ پانچ سال میں پنتالیس ہزار سکیموں پر کام کیا گیا ہے ۔ ان سکیموں میں چھوٹے بڑے پل، سڑکیں، سکول، بند، اور دواخانے وغیرہ شامل ہیں ۔ ان تمام کاموں پر تینتالیس کروڑ کا سرمایہ صرف ہوا ہے ۔ سال رواں میں ہم نے اس پروگرام کی رقم پانچ کروڑ سے بڑھاکر دس کروڑ کر دی تھی ۔ اب میں نہایت مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ صدر پاکستان کی ہدایت کے مطابق سال آئندہ کے لئے یہ رقم پندرہ کروڑ مقرر کی گئی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ اس وسیع پروگرام پر عمل درآمد کے باعث ہمارے دیہی علاقوں میں ترقیاتی کام کو سر انجام دینے کے زیادہ مواقع فراہم ہوں گے ۔ اور زیادہ خوشحالی کا دور دورہ ہو گا ۔

تعلیم :

موجودہ حکومت نے طریقہ تعلیم کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے متعدد اقدام کئے ۔ ہمارے ہاں آرٹس (Arts) کے طلبا کی تعداد بمقابلہ زراعت، انجینرنگ اور سائنس کے طلبا کے بہت زیادہ ہے ۔ ہماری درسی کتابیں یا تو گھٹیا معیار کی ہیں اور یا متروک مواد پر مشتمل ہیں ۔

دیگر مسائل کے علاوہ تعلیم کے مختلف شعبوں میں طلبا کا باہمی توازن اور درسی کتابوں کا مسئلہ حکومت کے زیر غور رہا ہے ۔ ان مسائل سے متعلق ایک واضح پروگرام پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے ۔ انیس سو اڑسٹھ ۔ انہتر کے میزانیے میں ان تمام مسائل کا لحاظ رکھا گیا ہے ۔ اور چودہ کروڑ نوے لاکھ کی رقم تعلیم کے ترقیاتی کاموں کے لئے اور غیر ترقیاتی کاموں کے لئے تینتیس کروڑ چار لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے ۔

نئی سکیم کے تحت ایک ہزار پانچ سو پرائمری سکول، ایک سو پچاس مڈل سکول، چودہ ہائی سکول، نو کالج، اور دو پولی ٹیکنک کھولے جائیں گے۔

نئے ترقیاتی کاموں کے اجراء کے علاوہ یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ موجودہ اداروں کے ساز و سامان، فرنیچر، تجربہ گاہوں، کتب خانوں اور عمارتوں کے حلقے کو وسیع اور زیادہ منظم کیا جائے۔ فنی شعبوں پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ ان شعبوں نے گذشتہ دس برس میں بے مثال ترقی کی ہے۔ گذشتہ آٹھ برسوں میں پولی ٹیکنک کے طلبا کی تعداد پندرہ سو سے سات ہزار ہو گئی ہے۔ انجینئرنگ کالجوں میں اٹھائیس اعشاریہ نو فی صد فی سال کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ ایشیا کے تمام ملکوں سے زیادہ ہے۔

انیس سو اٹھاون۔ انسٹھ میں پرائمری سکولوں کی تعداد سترہ ہزار پانچ سو چودہ تھی، انیس سو اڑسٹھ۔ انہتر میں یہ تعداد انتالیس ہزار چار سو اٹھارہ ہو جائیگی۔ مڈل سکولوں کی تعداد انیس سو ترپن تھی اب تین ہزار دو سو سولہ ہو جائیگی۔ ہائی سکول ایک ہزار چودہ تھے اب اٹھارہ سو اڑتیس ہو جائیں گے۔ کالجوں کی تعداد ایک سو سات تھی اب دو سو انہتر ہو جائیگی۔ پولی ٹیکنک صرف دو تھے اب انیس ہو جائیں گے۔ انجینئرنگ کالج نو تھے اب چار ہو جائیں گے۔ یونیورسٹیاں چار تھیں اب سات ہو جائیں گی۔

انیس سو اٹھاون انسٹھ میں تعلیمی اداروں میں داخل ہونے والے طلبا کی مجموعی تعداد چوبیس لاکھ تھی اب انیس سو اڑسٹھ۔ انہتر میں ان کی تعداد پچاس لاکھ سے زائد ہو جائے گی۔

نئی تجاویز میں تربیتی، فنی اور کمرشل تعلیم پر زیادہ زور دیا گیا۔

## سڑکیں :

سڑکوں کے نئے سال رواں میں پندرہ کروڑ سینتالیس لاکھ کی رقم مقرر کی گئی تھی آئندہ سال اس مد میں اٹھارہ کروڑ تین لاکھ کی رقم تجویز کی گئی ہے۔ لاہور، ملتان اور کراچی۔ حیدرآباد کی شاہراہوں کے بیرونی امداد والے منصوبوں کے جاری کام کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ مزید برآں لاہور، شیخوپورہ، سرگودھا اور شیخو پورہ۔ لائل پور کی سڑکوں کے بیرونی امداد والے نئے منصوبوں کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔ آر سی ڈی (R.C.D.) کی سڑک کے لئے ایک کروڑ پنتالیس لاکھ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔ موجودہ سڑکوں کو ہر لحاظ سے بہتر بنانے کے کام کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ دو کروڑ روپے کی رقم گنے کی سڑکوں کے لئے تجویز کی گئی ہے۔

## ریل :

سال آئندہ میں ریلوے کیلئے تیس کروڑ تیس لاکھ کی رقم تجویز کی گئی ہے۔ یہ رقم سال رواں سے چار فیصد زیادہ ہے۔ رولنگ اسٹاک کو حسب سابق خاص اہمیت دی گئی ہے لیکن پٹڑیوں کو بدلنے اور سگنل کے کام کو بہتر بنانے Line Capacity کے کام اور دیگر تعمیراتی کاموں کو پہلے سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ لاہور خانیوال سیکشن کو برقانے کا کام سال رواں میں مکمل ہو جائے گا۔ نئی تعمیرات میں کاشمور ڈیرہ غازی خان ریل لنک کا کام جاری ہے۔ اس کے لئے دو کروڑ کی رقم مقرر کی گئی ہے۔

## خانہ سازی اور آبادکاری :

بڑے بڑے شہری حلقوں میں پانی کی بہم رسانی کو خاص اہمیت دی گئی ہے ۔ Greater Karachi کی واٹر سپلائی سکیم کے دوسرے اقدام کے دونوں حصوں کو انیس سو ستر ۔ اکہتر میں مکمل کرنے کیلئے خاص رقم رکھی گئی ہے ۔ لاہور ۔ کراچی ۔ گوجرانوالہ ۔ شیخوپورہ ۔ نواب شاہ ۔ ملتان ۔ حیدر آباد اور کوئٹہ میں پانی کی بہم رسانی کے لئے مناسب انتظام کیا گیا ہے ۔

جہاں تک خانہ سازی کی سکیموں کا تعلق ہے Lahore Township سکیم اور Greater Karachi Resettlement سکیم کا کام جاری رکھا جائے گا ۔ پچھتر لاکھ کی رقم لاہور میں کچا ملتان روڈ پر کم آمدنی کے افراد کے مکانوں کی تعمیر کیلئے رکھی گئی ہے ۔

سرکاری دفاتر اور دیگر عمارتوں کے لئے اور سرکاری ملازموں کے مکانوں کیلئے مناسب رقم مقرر کی گئی ہے ۔

## صنعت :

صنعتی شعبے میں سترہ کروڑ چوہتر لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے ۔ یہ رقم اعلیٰ پیمانے کی بڑی صنعتوں پر صرف کی جائیگی ۔ مثلاً پاکستان مشین ٹول فیکٹری ۔ Forge and Foundry , Heavy Electrical Complex Project اور Heavy Mechanical Complex ۔

اس سے یہ حقیقت واضح ہو جائیگی کہ ہم درمیانہ درجے کی صنعت سے بھاری صنعت کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ قدم اٹھا رہے ہیں ۔ یہ بھاری صنعت ہماری ترقی پذیر صنعتی پیداوار کے لئے بہت ضروری ہے ۔

صنعتی پیداوار کی لگاتار ترقی نے زرعی خام مال کی توسیع کے دوش بدوش چل کر وہ خوشگوار صورت پیدا کر دی ہے جس کے باعث عام استعمال کی اشیاء خاص کر آٹا ۔ وناسپتی گھی اور موٹے کپڑے کی قیمتوں میں کمی ہو گئی ہے ۔

صحت :

صحت کے پروگرام پر نو کروڑ پچانوے لاکھ روپیہ خرچ ہوگا اس پروگرام میں ملیریا کے انسداد اور خاندانی منصوبہ بندی کے شعبوں کو خاص اہمیت حاصل ہے ۔ مزید برآں پشاور میں خیبر میڈیکل کالج کی نئی تعمیر ، بڑے بڑے ہسپتالوں کے اخراجات اور دیہی ہیلتھ سنٹرز کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے ۔ صوبے کے بڑے ہسپتالوں کو بہتر بنانے کے لئے تقریباً ایک کروڑ کی رقم مقرر کی گئی ہے ۔

یہ تمام نئی تجاویز اس بات کی مقتضی ہیں کہ آمدنی کے نئے ذرائع پیدا کئے جائیں ۔

اس کے باوجود ہم نے اپنے مالی معاملات کو اس ڈھب سے مرتب کیا ہے کہ تمام کا تمام مالی جمع خرچ ہمارے موجودہ مالی ذرائع کے حدود کے اندر رہا ہے ۔ ہم نے اپنے سابقہ واجبات کی وصولی کے لئے خاص اقدام کئے ہیں اور اس بات کا بھی اقدام کیا ہے کہ پہلے سے زائد کیپیٹل محاصل کی تحصیل ہو سکے ۔

اندریں حالات میں نہایت مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ سال آئندہ کے لئے کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کیا گیا ۔ صرف یہ درخواست ہے کہ وہ عارضی ٹیکس جاری رکھے جائیں جو فائنینس ایکٹ آنیس سو سڑسٹھ کے تحت عائد کئے گئے تھے ۔

جناب والا ۔ میں گذشتہ دس سال کا مکمل اقتصادی نقشہ اور آئندہ سال کی تجاویز آپ کے سامنے پیش کرنے کا فرض اداکر چکا ہوں ۔ تمام روداد کار گزاری آپ کے سامنے ہے ۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صدر پاکستان کی با عزم اور دانشمندانہ قیادت میں جو خدمت اس صوبے کی حکومت نے سر انجام دی ہے اس کا جائزہ پیش کرتے ہوئے میرا دل فخر و مباہات سے معمور ہے ۔ تاہم مجھے اس امر کا بھی احساس ہے کہ ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں جو موجودہ نظام کے بارے میں شکوک و شبہات کو دل میں جگہ دیئے ہوئے ہیں ۔ شکوک و شبہات کی اس تاریکی میں ان کو یہ دکھائی نہیں دیتا کہ یہ تمام عظیم الشان ترقی موجودہ نظام ہی کی بدولت ہوئی ہے ۔

سیاست کے ہوائی قلعے تعمیر کرنے والوں کی نگاہ میں نظریاتی طور پر جمہوریت کی کچھ ہی تعریف کیوں نہ ہو لیکن یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ جمہوریت کو پرکھنے کی صرف یہی کسوٹی ہے کہ آیا نظام جمہوریت کے تحت زیادہ سے زیادہ افراد کو زیادہ سے زیادہ فلاح و بہبود کی سہولتیں بہم پہنچی ہیں یا نہیں ۔ بجٹ ہی صحیح معنوں میں جمہوریت کا آئینہ دار ہوتا ہے ۔ اس لئے مجوزہ بجٹ کو ملاحظہ فرماتے وقت ان امور کا خیال رکھا جائے کہ :۔

آیا تمام آبادی کے مجموعی مفاد کو مد نظر رکھا گیا ہے یا نہیں ۔ دوم یہ کہ اس بجٹ میں کسی خاص طبقے کے لئے کوئی خاص مراعات تو نہیں رکھی گئیں ۔ اگر بجٹ کی تجاویز کی بنیاد ان ٹھوس اصولوں پر رکھی گئی ہے تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جمہوریت کے

اعلیٰ مقاصد کی تکمیل کی گئی ۔ یہی ایک معیار ہے جس پر بجٹ کو پرکھا جا سکتا ہے ۔ باقی تمام معیار محض کتابی اور درسی ہوں گے ۔

ہم کو ان لوگوں کی باتوں میں آ کر سلامتی کا راستہ نہیں چھوڑنا چاہئے جن کے نزدیک کوئی تجویز اس وقت تک قابل قبول نہیں جب تک کہ ان کی قبولیت کی مہراس پر ثبت نہ ہو ۔ ترقی پذیر ممالک اس نایاب مہر کے انتظار میں اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتے ۔ ہمیں ایک عظیم الشان کام سر انجام دینا ہے جس کے لئے ہم کو یک جہتی اور انہماک کی ضرورت ہے ۔

جناب والا ۔ کارگزاری کی مکمل روداد آپ کے اور عوام کے پیش خدمت ہے خدائے بر تر و بالا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم خدمت گذاری کے فرض کی بجا آوری میں سر خرو ہوئے ۔

جناب والا ۔ اس ایوان ذی وقار کی خدمت میں اپنی گذارشات کے اختتام پر میں نہایت مسرت سے محکمہ مالیات کے سیکرٹری جناب تجمل حسین صاحب کے حسن کار کردگی کا دلی اعتراف کرتا ہوں ۔ سال رواں بڑی مشکلات کا سال تھا لیکن تمام مشکلات پر ایک منظم لائحہ عمل کے مطابق قابو پا لیا گیا ۔ اور ہر ایک تجویز پر پابندیٔ وقت اور مناسب مالی وسائل کے ساتھ عمل در آمد کیا گیا ۔ یہ کامیابی محکمہ مالیات کے سیکرٹری کی ہمت ، ادراک ،قابلیت اور شبانہ روز محنت کی مرہون منت ہے ۔

---

## THE WEST PAKISTAN FINANCE BILL, 1968

(*introduction*)

**Mr. Speaker :** Next motion from the Finance Minister.

**Minister for Finance :** Sir, I beg to introduce the Finance Bill, 1968.

**Mr. Speaker :** The West Pakistan Finance Bill 1968 stands introduced.

The House is adjourned for tomorrow to meet at 8 a. m.

*The Assembly then adjourned till 8.00 a.m. on Wednesday, the 12th June, 1968.*

## SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEM[illegible] OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 12th June, 1968.

چہار شنبہ - ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

*The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. [illegible] clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K., in the Chair.*

*Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari [illegible] the Assembly) and its translation.*

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ
لَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ
حَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَا
الَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ
كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ
لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ۝

(پ ۳- س ۲- رکوع ۴- آیات ۶۲ تا ۶۴)

جو لوگ اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور اسطرح خرچ کرتے ہیں کہ اسکے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ لینے والے کو اذیت پہونچاتے ہیں تو انکے پروردگار کے نزدیک انکے عمل کا اجر ہے اور نہ تو انکے لئے کسی قسم کا ڈر ہوگا نہ وہ کسی طرح کے غمزدہ ہونگے۔ سیدھے منہ سے میٹھا بول اور عفو درگذر کی بات اس صدقے سے کہیں بہتر ہے جسکے ساتھ بندوں کو اذیت ہو اور اللہ تو بڑا بے نیاز اور بردبار ہے۔

مسلمانو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور لوگوں کو اذیت پہونچا کر برباد نہ کرو جسطرح وہ آدمی برباد کر دیتا ہے جو محض لوگوں کے دکھانے کیلئے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ و آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان جس پر مٹی کی تہہ جم گئی ہو اور اس پر بیج بویا گیا جب زور سے پانی برسا تو ایک صاف اور سخت چٹان کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔ انہوں نے جو کچھ کمایا تھا وہ رائیگاں گیا کچھ بھی انکے ہاتھ نہ لگا اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ ان لوگوں پر ہدایت کا راستہ نہیں کھولتا جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

## STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

**Mr. Speaker** : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

### ALLOTMENT OF LAND UNDER LAND REFORMS

*10349. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Land Reforms be pleased to state :—

(a) the number of tenants allotted land acquired from the various landlords in West Pakistan under the land Reforms who failed to pay their instalments leading to the cancellation of the allotment ;

(b) the acreage of land involved in (a) above ;

(c) whether it is a fact that the said tenants failed to pay the instalments because the land acquired and allotted to them was mostly of the inferior quality ?

**Parliamentary Secretary** (Malik Muhammad Muzaffar Khan) : (a) 7,593 tenants.

(b) 94,313 acres.

(c) It was already under their cultivating possession when it was allotted to these tenants under the Schemes. They could refuse its allotment to them at the very out-set rather than default in the payment of its price after reaping a number of harvests and committing breach of the conditions of sale to them.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ مزارعین سے جو ۹۴۳۱۳ ایکڑ زمین حاصل کی گئی ہے اس کو حکومت نے آئندہ کس طریقہ پر dispose of کیا یا وہ کس مصرف میں لائی گئی ؟

**Minister for Law** (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : This is to be again alloted in accordance with the rules. Regarding the disposal of these lands, I would submit that it was done under Martial Law Regulation No. 64.

مسٹر حمزہ ۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ آیا قواعد و ضوابط کے تحت صرف مزارعین کو یہ اراضی الاٹ کی گئی تھی یا دوسرے افراد کو بھی دی گئی تھی ۔

**Minister for Law** : Originally, the land which was resumed was to be alloted to the tenants who were in possession but if the tenants committed breach of the conditions and the land has reverted back to the Land Reforms Commission then it has to be given to the persons who are eligible under the rules. In some cases it may be given to tenants but in other cases it may be given to other landless people. It all depends on the rules.

مسٹر حمزہ ۔ وزیر موصوف سے میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ آپ کی پالیسی کیا ہے ۔ آپ رولز کا حوالہ تو دیتے ہیں لیکن اصل بات بتانے کو تیار نہیں ہیں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ مارشل لا ریگولیشن ۶۴ کے تحت جن مزارعین کو اراضی الاٹ کی گئی تھی ان میں سے جن مزارعین نے اپنی اقساط باقاعدہ طور پر ادا کر دیں ان کو مستقل طور پر الاٹ کر دی گئی بعض صورتوں میں مزارعین باقاعدہ اقساط ادا نہ کر سکے ۔ اس صورت میں اراضی حکومت کو منتقل ہو گئی اور ایسی اراضیات کو نیلام کے ذریعہ فروخت کر دیا گیا ۔ بعض صورتوں میں یہ ضروری سمجھا گیا اور اس قسم

کی اراضیات کو دوبارہ مزارعین کو الاٹ کیا گیا لیکن زیادہ تر ان کو نیلام کیا گیا ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب وزیر محنت نے اس معاملہ سے نقاب اٹھایا ہے ۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ کل اراضی کتنی تھی اور کتنی زمین نیلام کی گئی اور کتنی الاٹ کی گئی ۔

**Mr. Speaker :** The Member should give a fresh notice for that.

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے اقساط کیوں ادا نہیں کیں ۔ کیا وجہ تھی ؟

**وزیر محنت** ۔ اس کا جواب تو مزارعین ہی دے سکتے ہیں لیکن میں اتنا عرض کروں گا کہ جو لوگ باقاعدہ طور پر اقساط ادا نہ کر سکے ان کی مالی حالت اچھی نہیں تھی یا وہ اس سودے کو مفید یا بہتر نہیں سمجھتے تھے ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ کیا اس کا سبب یہ تو نہیں تھا کہ آپ نے ان کو ریگستان میں زمین دے کر آباد کیا تھا ۔ پھر وہ اس کے لئے کیوں اقساط دیں ۔

**وزیر محنت** ۔ ایسی بات نہیں تھی ۔

---

DEVELOPMENT SCHEMES RELATING TO TRIBAL AND MERGED AREAS

***12105. Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary Planning and Development be pleased to state the names of the develop-

ment schemes relating to tribal areas and merged areas approved or rejected by the Planning and Development Department during the years 1962 to 1967 alongwith the following details in respect of each scheme :—

(i) date of submission of the scheme to the Planning and Development Department ;

(ii) date of its consideration ;

(iii) estimated cost of the scheme ;

(iv) present stage of the approved scheme ; and

(v) the executing authority of the scheme ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The required information has been received from the quarters concerned only yesterday. It is, at present, under examination in the Planning & Development Department. The department will furnish the necessary information on the next date allotted for the Assembly Questions regarding Planning & Development Department.

Sir, this question was also deferred last time as a lot of details were to be collected from different outside quarters. The information has now been received and, as I have said, is under scrutiny in the Planning & Development Department. If the Member so desires I am prepared to treat it as a Short Notice Question.

**Mr. Speaker** : I think the Parliamentary Secretary would be able to reply this question on the next turn and, I think, the scrutiny will definitely be complete by that time.

**Parliamentary Secretary** : Yes, Sir.

**Mr. Speaker** : Next question.

## PAMPHLET "ZABEEH KAY AHKAAM" DISTRIBUTED AMONGST KHATIBS AND IMAMS

*12151. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Auqaf be pleased to refer to answer to my starred question No. 11269, placed on the Table of the House on 6th May 1968 and state :—

(a) the authority under whose direction the pamphlet "Zabech-kay Ahkaam" was distributed amongst the Khatibs and Imams ;

(b) whether it is a fact that there was resentment among the Muslims against the distribution of the said pamphlet ;

(c) whether it is a fact that the distribution of the said pamphlet was stopped later on ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The pamphlet was distributed by the Education & Publication Advisor of the Auqaf Department alongwith other literature which is supplied to the Imams. No separate circulation of this pamphlet was arranged.

(b) Yes.

(c) Yes.

**چودھری محمد نواز** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب مجھے نہیں ملا ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ سردار صاحب کیا آپ نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو جواب مہیا کیا تھا ۔

**Parliamentary Secretary :** I will check it up.

**Mr. Speaker :** We have not received any copy of the answer and, therefore, it could not be laid on the seat of the Member. The Parliamentary Secretary may please furnish a copy of the answer to the Member and we will take up this question last of all.

Next question.

---

## COLLECTION OF RENT OF WAQF PROPERTIES BY IMAMS AND KHATIBS

*12152. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Auqaf be pleased to refer to answer to part (c) of starred question No. 11296, laid on the Table of the House on 6th May 1967 and state the particulars of the waqf property in Lahore selected fo the purpose of collecting rent thereof by the Imams/Khatibs duly empowered in this behalf alongwith (i) amount of rent recovered so far (ii) names of the Imams/Khatibs (iii) the amount of commission paid to the said Imams/Khatibs and (iv) arrears of rent of the said properties as on 30th April 1968 ?

**Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :** The following properties have been selected for this purpose in the first phase:—

(i) Masjid Hanfia, Mohini Road.

(ii) Takia Shadey Shah.

(iii) Masjid Shah Chiragh.

(iv) Masjid Serai Muhammad Shafi.

(v) Masjid Sh. Qalandar Bakhsh.

(vi) Masjid H. Hassan Shah Wali.

(vii) Masjid H. Shah Abul Moali Sahib.

(viii) Masjid Akbari Mandi.

(ix) Masjid H. Chur Shah Bandgi.

(x) Masjid H. Shah Shams Qari.

(xi) Masjid Safdar Street.

(xii) Masjid Maulvi Taj Din.

2. The answer to the remaining parts of the question are as follows —

(i) The Khatibs/Imams have started the collection of rent only in May, 1968. The amounts collected by them have not so far been intimated by them because they are to report their recoveries at the end of every month.

(ii) The names of the Imams who have volunteered to undertake this work are—

(1) Moulvi Mushtaq Ahmad, Imam Masjid, Hanfia, Mohini Road.

(2) M. Muhammad Saeed, Imam Masjid, Takia Shadey Shah.

(3) M. Muhammad Din Chishti, Khatib, Masjid Shah Chiragh.

(4) M. Amanullah, Khatib, Masjid Serai Muhammad Shafi.

(5) M. Muhammad Tufail, Khatib, Masjid Sh. Qalander Bakhsh.

(6) Moulvi Muhammad Abdul Latif, Imam, Masjid Hazrat Hassan Shah Wali.

(7) S. Akbar Shah, Khatib Shah Abul Moali Sahib.

(8) S. Saadullah Shah, Khatib, Masjid Akbari Mandi.

(9) Abdur Rashid, Khatib Chur Shah Bandgi.

(10) M. Abdul Baqi, Khatib, Shah Shams Qari.

(11) M. Abdul Haq Zafar, Khatib, Masjid Safdar Street.

(12) M. Muhammad Irfan, Khatib, Masjid Maulvi Taj Din.

(iii) No commission has so far been paid for this additional duty because the recovery made by these gentlemen has not yet been reported by them.

(iv) The following arrears are outstanding against the properties mentioned below :—

| Serial No. | Name of property | | Arrears as on 30th April 1968 Rs. |
|---|---|---|---|
| 1 | Takia Shadey Shah. | ... | 4,884.00 |
| 2 | Lal Masjid Hanfia. | ... | 35.00 |
| 3 | Masjid Shah Chiragh. | ... | 4,055.50 |
| 4 | Masjid Serai Muhammad Shafi. | ... | 60.00 |
| 5 | Masjid Sh. Qalandar Bakhsh. | ... | 1,981.50 |
| 6 | Masjid Hassan Shah Wali. | ... | 413.00 |
| 7 | Hazrat Shah Abul Moali. | ... | 11,087.00 |
| 8 | Masjid Akbari Mandi. | ... | Nil |
| 9 | Masjid Chur Shah Bandgi. | — | 2,317.39 |
| 10 | Masjid Shah Shams Qari. | — | 3,311.00 |
| 11 | Masjid Safdar Street. | ... | 233.00 |
| 12 | Masjid Maulvi Taj Din. | ... | 3,597.50 |

**چودھری محمد نواز** ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہوں نے اس سوال کا جو جواب لسٹ میں دیا ہے اس میں انہوں نے ان مساجد کا ذکر کیا ہے جن کا کرایہ ان کے انچارج مولوی صاحبان collect کرتے ہیں میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسلمہ امر ہے کہ حکومت کے حسابات میں سے جو مولوی صاحب کچھ خرچ کرتے ہیں تو کیا وہ محکمہ سے پہلے اجازت لیتے ہیں کیوں کہ جب کوئی بھی خرچ کیا جاتا ہے تو اجازت لینی پڑتی ہے ۔ اس میں آپ نے لکھا ہے کہ ان کو کرایہ اکٹھا کرنے کے لئے کمیشن دی جائے گی ۔ اب جو کمیشن دی جائے گی کیا اس کے لئے حکومت سے اجازت لے لی ہے یا کیا حکومت کی کوئی پالیسی طے ہو چکی ہے ۔

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ فیصلہ اس لئے کرنا پڑا کیوں کہ اکثر اوقات در مسجد کے لئے رقومات مختص کی جاتی ہیں اور وہ رقومات مینجر کے پاس ہوتی ہیں ۔ ضرورت کے وقت متعلقہ امام صاحب کو خرچ کے لئے منظوری حاصل کرنا پڑتی ہے ۔ اور پھر خرچ کیا جاتا ہے ۔ اس طرح امام صاحب کو مینجر کے پاس چکر کاٹنے پڑتے تھے اور بہت تکلیف ہوتی تھی ۔ لہذا یہ فیصلہ کیا گیا کہ امام خود کرایہ اکٹھا کرے اس میں سے وہ اتنی رقم خرچ کر سکتا ہے جو کسی مسجد کے لئے منظور کی گئی ہو ۔ مثال کے طور پر اگر ایک امام ۱۰۰۰۰ روپیہ بطور کرایہ اکٹھا کرتا ہے اور محکمہ کی طرف سے ۲۰۰/- روپیہ کی اجازت ہے تو بجائے اس کے کہ وہ ۲۰۰/- روپیہ خرچ کرنے کے لئے اسے مینجر سے وصول کرے ۔ امام کی سہولت کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ ۱۰۰۰۰ روپیہ میں سے منظور شدہ رقم وضع کرکے باقی رقم مینجر کے پاس جمع کرا دے ۔

اس طرح کام جلدی ہو سکے گا ۔ تاخیر واقع نہیں ہو گی اور امام کو کرایہ اکٹھا کرنے میں کوئی مشکلات درپیش نہیں ہونگی ۔

**ملک معراج خالد** ۔ کیا اس میں یہ جذبہ کار فرما ہے کہ دوسرے کلرکوں کی نسبت امام زیادہ دیانت دار ثابت ہوتے ہیں اور زیادہ اچھا کام کرتے ہیں ۔

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔

**چودھری محمد ادریس** ۔ جواب میں جو بقایا جات کی رقمیں دی گئی ہیں ان میں چار ہزار اور گیارہ ہزار روپیہ تک کے بقایا جات دکھائے گئے ہیں کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مینجر نے یہ رقوم کیوں وصول نہیں کیں ؟

**وزیر اوقاف** (مسٹر محمد علی خان) ۔ یہ بقایا جات پہلے سے چلے آ رہے ہیں ۔ شروع میں مینجر کو کرایہ اکٹھا کرنے کا اختیار تھا ۔ ان کا اپنا کام زیادہ ہوتا تھا اس لئے انہوں نے خاص توجہ نہیں دی ۔ اب جتنی جلدی ہو سکے گا بقایا جات وصول کئے جائیں گے ۔

**میاں محمد شفیع** ۔ ان ۱۲ مساجد کے بقایا جات کی کل رقم ۳۱ ہزار روپیہ کے قریب بنتی ہے ۔ جو ۶۸-۳-۳۰ تک ہے ۔ کیا آپ بتائیں گے کہ یہ بقایا جات کتنے سالوں یا کتنی مدت کے ہیں ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ یہ اس وقت سے ہیں جب سے مساجد محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں آئی ہیں ۔

**چودھری محمد نواز** ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے میرے سپلیمنٹری سوال کا جواب صحیح نہیں دیا اور اسکو گول مول کر دیا ۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ آپ باقاعدہ ایک رجسٹر بناتے ہیں اور اسمیں دو خانے ہوتے ہیں ایک رسید کا خانہ ہوتا ہے اور دوسرا اخراجات کا ۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ حساب رکھنے کے کچھ ڈیپارٹمنٹ کے بھی اصول ہوتے ہیں تو یہ مسجد کے چندے کو وصول کرنے کے فرائض جو آپ نے انکو سونپے ہیں کیا اسکے لئے آپ نے گورنمنٹ سے اجازت لی تھی یا چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب نے انکے یہ فرائض سونپنے اور کرایہ اکٹھا کرنے کا خود ہی فیصلہ کر لیا ۔

**وزیر اوقاف** ۔ جناب والا ۔ اسمیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے جتنے مساجد کے آئمہ ہوتے ہیں یہ سب محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہوتے ہیں اور انکو ملازم تصور کیا جاتا ہے۔ غالباً چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب نے ایک حکم نامہ جاری کر دیا ہوگا بلکہ انہوں نے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر پیش کیا ہو گا کہ وہ چندہ وصول کریں گے تو پھر چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب نے کہا ہوگا کہ ہم آپ کو اس کا معاوضہ دیں گے ۔

**چودھری محمد نواز** ۔ جیسا کہ ابھی ابھی وزیر صاحب نے چودھری محمد ادریس کے سپلیمنٹری سوال کے جواب میں کہا ہے کہ تحصیلدار صاحبان کو یہ اختیارات مل گئے ہیں کہ وہ بقایاجات وصول کر سکیں تو جب انکو یہ اختیارات مل گئے ہیں تو پھر امام صاحبان کو یہ فرض کیوں سونپا گیا ہے اس کی کیا ضرورت ہے ۔

**وزیر اوقاف** ۔ آپ سمجھے نہیں ۔ جو تحصیلدار تحصیلوں میں بقایاجات وصول کرتے ہیں وہ اوقاف کے تحصیلدار نہیں ہوتے ۔ اب اوقاف کے مینجرز کو کلکٹر کے اختیارات دے دئے گئے ہیں کہ جتنے پرانے بقایاجات ہیں وہ وصول کریں کیونکہ

Administrators of Auqaf have been given the powers of Collectors.

---

RECONSTRUCTION OF PIPAL MOSQUE, PESHAWAR

*12354. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister for Auqaf be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a sum of Rs. one lac was allocated for re-construction of Pipal Mosque, Qissa Khani Bazar, Peshawar during the current fiscal year ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said amount has not yet been released to the Administrator Auqaf, Peshawar ; if so, reasons therefor ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Dose not arise.

**سید عبدالخالق** ۔ کیا وزیر صاحب آئندہ اس مسجد کی تعمیر پر کوئی ہمدردانہ غور فرمائیں گے ؟

**وزیر اوقاف** (مسٹر محمد عایخان) ۔ جناب والا ۔ اس مسجد کی تعمیر میں

بہت مشکلات ہیں ۔ یہ بازار کے بیچ میں واقع ہے ۔ پہلے جو اس کا نقشہ بنایا گیا تھا اسمیں نیچے دکانیں اور اوپر مسجد دکھائی گئی تھی تو وہاں کے علماء نے یہ فتویٰ دیا کہ جہاں سجدے کئے جا رہے ہوں وہاں مارکیٹ نہیں بن سکتی ۔ اگر اس مسجد کو بنانا ہے تو جو اسکا پہلا نقشہ ہے اسمیں ترمیم کرنا ہوگی ۔ بلکہ شاہ صاحب سے چیف ایڈمنسٹریٹر نے یہ کہا بھی تھا کہ اگر آپ کسی عالم سے یہ فتویٰ لے لیں کہ وہاں مارکیٹ بن سکتی ہے اور اسکے اوپر مسجد تعمیر کی جا سکتی ہے تو جو پرانا نقشہ ہے ہم اس کی تعمیر شروع کر دیں گے ۔ چونکہ شاہ صاحب ابھی تک اسکے لئے فتویٰ نہیں حاصل کر سکے تو اس نقشہ میں ترمیم ہو رہی ہے اور جب ترمیم شدہ نقشہ منظور ہوجائیگا تو انشاءاللہ جتنا ہم سے ہو سکے گا ہم اس کی تعمیر پر صرف کریں گے اور باقی اس علاقہ کے لوگ چندہ اکٹھا کرکے مسجد کی تعمیر لیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ کیا وزیر اوقاف مجھے بتا سکتے ہیں کہ کیا آپ نے کسی عالم سے کوئی فتویٰ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی اور اگر کی ہے تو اسکا کیا نتیجہ نکلا ہے ؟

**وزیر اوقاف** ۔ جناب والا ۔ اتنا تو مجھے بھی علم ہے کہ جہاں سجدے کئے جا رہے ہوں وہاں کسی اور چیز کیلئے کوئی تعمیر نہیں کی جا سکتی ۔

"Once a mosque is always a mosque"

**چودھری محمد سرور خان** ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ نئی مساجد کی تعمیر کیلئے گورنمنٹ ان امور کو ملحوظ خاطر رکھتی ہے کہ صوبے میں

مسجدیں زیادہ ہیں اور نمازی کم ہیں یا نمازی زیادہ ہیں اور مسجدیں کم ہیں یا نمازیوں کے لئے مسجدیں کافی ہیں ؟

**وزیر اوقاف** اس قسم کا سروے نہیں کیا گیا اگر ممبر صاحب چاہیں تو یہ کیا جا سکتا ہے ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ میں عرض کروں گا کہ آپ یہ سروے چودھری محمد سرور خان صاحب ہی سے شروع کیجئے ۔

**میاں محمد شفیع** ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسجد بہت خطرناک حالت ہے اور خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے ۔

**وزیر اوقاف** ۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہ خطرناک نہیں ہے یہ صرف پرانی مسجد ہے ۔

---

## DEVELOPMENT PROJECTS NAMED AFTER GOVERNMENT OFFICERS OR THEIR WIVES

***12397. Mr. Zain Noorani** : Will the Parliamentary Secretary Planning and Development be pleased to state :—

(a) the number of development projects completed in the Province, out of Government funds, during the last ten years which have been named after Government Officers or their wives ;

(b) what is the name of the stadium at Liah and after whom it has been named ;

(c) after whom the Rashidabad Colony at Multan has been named ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected from all the Government Departments and Agencies concerned and will be furnished to the House as soon as received from them.

**Mr. Speaker** : This question will be repeated on the next turn.

---

NON-GAZETTED OFFICIALS OF LABOUR DEPARTMENT SUSPENDED FROM SERVICE FROM 1963 TO 1967

*12484. **Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Minister for Labour be pleased to state :—

(a) the names of the non-gazetted officials of the Labour Department who were suspended from service from 1963 to 1967 alongwith the period of suspension of each of them and whether any of them was punished;

(b) in case any of the said suspended officials were subsequently re-instated due to their being innocent, what action was taken against the Officer responsible for their suspension ;

(c) whether the promotion made in the Directorate of Labour Welfare and its subordinate offices since 1963 were according to the gradation lists of those offices ;

(d) whether the said gradation lists were brought to the notice of the staff concerned; if so, when these were last circulated amongst them ;

(e) in case the gradation lists have not been finally prepared and circulated amongst the said staff what criteria was adopted for making their promotion during the period from 1963 to 1967 ?

**Parliamentary Secretary (Mian Miraj Din)** : The position in respect of the various wings of the Labour Directorate is as follows :—

(1) Labour Welfare, Coal Mines Labour Welfare, and Mines Wings.

| (a) Name of suspended official | Period of suspension | Whether punished |
|---|---|---|
| (i) | (ii) | (iii) |
| 1. Mr. Faiz Hameed Niazi, Asstt. Labour Officer. | One day (30.5.63) | No. |
| 2. Mr. Muhammad Safdar, Labour Inspector. | One day (30.5.63) | No. |
| 3. Mr. A. H. Rabbani, Labour Inspector. | 6.5.67 to 19.10.67 | No. He resigned. |
| 4. Mr. Ashfaq Ahmad, Junior Clerk. | 23.2.65 to 4.6.65 | No. |
| 5. Mr. Abdul Aziz, Junior Clerk. | 29.11.63 to 31.1.66. | No. |
| 6. Mr. Mohammad Muslim, Junior Clerk. | 25.5.65 to 21.6 65 | No. He resigned. |
| 7. Mr. Khalid Kashmiri, Senior Clerk. | 24.6.65 to 6.1,66 | Yes. |
| 8. Mr. Zamir Ahmed, Peon. | 23.2.65 to 21.9.65 | No. |
| 9. M. Shaukat Beg, Peon. | Was suspended on 1.12.67. | Enquiry pending with Inquiry Officer. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 10. | Mr. Mir Sultan, Senior Clerk. | 10.6.66 to 28.4.67. | Yes. |
| 11. | Mr. Masood Ahmad Senior Clerk | 5.1.65 to 9.5.65. | Yes. |

(b) No action was taken.

(c) (i) *Executive Staff* :

Yes.

(ii) *Ministerial staff* :

Yes.

(d) (i) *Executive staff* :

Yes. The seniority lists were circulated from time to time and last one was circulated on 20.5.68.

(ii) *Ministerial staff* :

Yes. The seniority list was circulated from time to time and last one was circulated on 20.2.1968.

(e) Does not arise.

MANPOWER AND EMPLOYMENT EXCHANGES WING.

| (a) Name of suspended official | Period of suspension | Whether punished |
|---|---|---|
| (i) | (ii) | (iii) |
| 1. Mr. W.A. Abbasi, Assistant. | 1.8.67 to 19.12.67. | No. |

| | | |
|---|---|---|
| 2. Mr. S. David, Head Clerk | 11.8.67 to 31.12.67. | Yes. |
| 3. Mr. Abdul Sattar Anjum, Junior Clerk. | 13.1.66 to 13.11.66. | Enquiry pending with the Anti-corruption Establishment. |
| 4. M. Qurban Ali, ex-Peon. | 26.8.64 to 1.10.64. | No. |

(b) No action was taken.

(c) Yes.

(d) Yes. The seniority lists were circulated from time to time and last one was circulated in June 1968.

(e) Does not arise.

(3) TECHNICAL TRAINING AND APPRENTICESHIP TRAINING WING.

| (i) | (ii) | (iii) |
|---|---|---|
| (a) Name of suspended official | Period of suspension | Whether punished. |
| Mr. Muhammad Zubair, Welder Instructor. | 31.3.67 to 11.2.68. | Yes. |

(b) Does not arise.

(c) Yes.

(d) Yes. The seniority lists were circulated from time to time and last one was circulated on 24.4.65.

(e) Does not arise.

**ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ** ۔ جناب والا ۔ مجھے جو جواب مہیا کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ملازمین کو صرف ایک روز کیلئے معطل کیا گیا ہے نمبر ۲ پر مسٹر محمد صفدر لیبر انسپکٹر اور بعض ملازمین کو کچھ لمبے عرصے کیلئے معطل کیا گیا ہے مثال کے طور پر نمبر ۵ پر مسٹر عبدالعزیز جونیئر کلرک ہیں جنکو ۲۹ ۔ نومبر ۱۹۶۳ء سے ۳۱۔ جنوری ۱۹۶۶ء تک معطل کیا گیا ہے تو میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ معطلی کی میعاد کا کیا اصول رکھا گیا ہے ؟

**وزیر محنت** (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ اسکا کسی خاص فعل کی نوعیت پر انحصار ہے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ نمبر ۲ ۔ پر جو ملازم ہیں یعنی مسٹر محمد صفدر کو صرف ایک دن کیلئے معطل کیا گیا تھا ۔ انکے فعل کی نوعیت اسی قسم کی تھی کہ انہوں نے ۳۰ ۔ مئی ۱۹۶۳ء کو ایک دکاندار سے جھگڑا کیا اور اس کی رپورٹ انکے افسر کو موصول ہوئی ۔ چونکہ بادی النظر میں انکے خلاف شکایتوں میں کافی وزن تھا اسلئے فوری طور انکو معطل کر دیا گیا لیکن دوسرے روز جب دیکھا گیا اور تمام حالات کے بارے میں آگاہی ہو گئی تو پھر ضرورت نہیں سمجھی گئی کہ انکو معطل رہنے دیا جائے تو انکو دوبارہ بحال کر دیا گیا اور اسی طرح بعض معاملات میں جہاں معطلی کی میعاد زیادہ ہے اور وہاں ملازمین معطل ہوئے ہیں انکے بارے میں تحقیقات ہوتی ہے اور تحقیقات ہونے کے بعد یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آیا انکے خلاف جو الزامات ہیں وہ درست ہیں یا نہیں اور ابتدائی انکوائری کے بعد باقاعدہ انکوائری ہوتی ہے تو ایسی صورت میں

مختلف معاملات کی نوعیت پر اسکا انحصار ہوتا ہے ۔ عام طور پر اس کی میعاد چھ ماہ تک ہے اگر چھ ماہ تک اسکے خلاف تحقیقات مکمل نہ ہو جائے تو عام حالات میں دوبارہ بحال کر دیا جاتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر محنت مجھے بتائیں گے کہ حکومت کے کیا واضح احکامات موجود نہیں ہیں کہ کسی اہلکار کو چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کیلئے معطل نہ کیا جائے اگر اس قسم کے احکامات ہیں تو کیا وہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ایک کلرک کو دو تین سال تک معطل رکھنے کی کیا کیا وجہ ہے ؟

وزیر محنت ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ عام طور پر قاعدہ یہی ہے کہ کوئی ملازم چھ ماہ تک جسکے خلاف کوئی تحقیقات ہو رہی ہو معطل رہ سکتا ہے لیکن بعض حالات میں وہ میعاد بڑھ بھی سکتی ہے اور بڑھائی بھی جا سکتی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں بعض حالات ہی کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں کہ ایک جونیئر کلرک جو ایک معمولی سا ملازم ہوتا ہے اسکو اتنا لمبا عرصہ کیوں معطل رکھا جائے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس سے متعلقہ فرموں کو نقصان پہنچتا ہے اور بعض محکموں کو بھی بھاری نقصان پہنچتا ہے اور دو تین سال کے بعد جب اسکو بحال کیا جاتا ہے تو اس کو تمام کی تمام رقومات بھی محکمہ کو ادا کرنا پڑتی ہیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ کسی الزام کی نوعیت پر منحصر ہے بعض حالات میں اسکے خلاف الزامات کافی وزنی

ہوتے ہیں اور کافی شدید نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن مقررہ میعاد یعنی چھ ماہ تک اگر وہ تحقیقات مکمل نہیں ہوتی مثلاً بعض cases اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیجے جاتے ہیں اور تفتیش کے دوران میں زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے تو ایسے حالات میں یہ مناسب نہیں سمجھا جاتا کہ انکو دوبارہ ملازمت میں لایا جائے اور پھر مناسب یہی خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی معطلی کی میعاد میں توسیع کر دی جائے اور ایسے حالات میں معطلی کی میعاد میں توسیع کر دی جاتی ہے۔

---

## MOSQUE WITH LIBRARIES

***f2525. Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Auqaf be pleased to state :—

(a) the district-wise number of mosques administered by the Auqaf Department which have been provided with Libraries ;

(b) the total amount so far spent on those libraries by the Auqaf Department ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The number of such mosques in the various districts is as follows :—

| | | |
|---|---|---|
| 1 | Lahore. | 6 |
| 2 | Sialkot. | 1 |
| 3 | Rawalpindi. | 5 |
| 4 | Jhang. | 1 |
| 5 | Jhelum. | 5 |
| 6 | Sheikhupura. | 1 |

| | | |
|---|---|---|
| 7 | Gujranwala. | 1 |
| 8 | Gujrat. | 1 |
| 9 | Sargodha. | 1 |
| 10 | Peshawar. | 3 |
| 11 | Mardan. | 2 |
| 12 | Hazara. | 1 |
| 13 | Bannu. | 1 |
| 14 | D. I. Khan. | 1 |
| 15 | Mirpurkhas. | 2 |
| 16 | Sukkar. | 1 |
| 17 | Shikarpur. | 1 |
| 18 | Hyderabad. | 3 |
| 19 | Dadu. | 1 |
| 20 | Nawabshah. | 3 |
| 21 | Shahdadpur. | 1 |
| 22 | Sanghar. | 1 |
| 23 | Thatta. | 3 |
| 24 | Multan. | 7 |
| 25 | Sahiwal | 2 |
| 26 | Bahawalpur. | 2 |
| 27 | Ahmadpur East. | 1 |
| 28 | Bahawal Nagar. | 4 |
| | | 62 |

(b) Rs. 13,000/-.

**چودھری محمد ادریس** ۔ جھنگ میں کسی ایک مسجد ذکر نہیں کیا گیا جس کے ساتھ لائیبریری ہو ۔ کیا اس امر کی وضاحت فرمائی جائے گی ؟

**وزیر اوقاف** (مسٹر محمد علی خان) ۔ کسی مسجد کے ساتھ fulfledged لائیبریری نہیں ہے ۔ جو ہیں ان میں علمی اور مذہبی رسالے آتے ہیں اور ان کا تعلق دین سے ہوتا ہے ۔

**چودھری محمد ادریس** ۔ جناب اس لائیبریری کا نام تو بتا دیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ جس ادارے کے ساتھ آپ لائیبریری قائم کرتے ہیں اس میں کتنی کتابیں یا رسالے آتے ہیں جس کی بناء پر آپ اس کو لائیبریری کا نام دیتے ہیں ۔

**وزیر اوقاف** ۔ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ اس امر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔

**چودھری محمد سرور خان** ۔ کیا جناب وزیر اوقاف کو یہ علم ہے کہ داتا صاحب کے دربار کیساتھ جو لائیبریری بنی ہوئی ہے اس میں ماسوائے چند کتابوں کے اور کوئی کتاب نہیں ہے ؟

**وزیر اوقاف** ۔ میں اس سے قبل عرض کر چکا ہوں کہ کوئی fulfledged لائیبریری نہیں ہے دربار داتا گنج بخش صاحب کے لئے ایک سکیم ہے کہ وہاں ایک فرسٹ کلاس لائیبریری قائم کیجائے جس میں بہترین کتابوں کا ذخیرہ رکھا جائے ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ ایک لائیبریری کے اوپر کیا خرچ آتا ہے ۔ کتنے ہی سال گزر چکے ہیں اور ابھی تک اس ضمن میں خرچ کا معیار نہیں بتایا گیا ۔ کیا وزیر صاحب اس کی وضاحت فرمائیں گے ؟

**وزیر اوقاف** ۔ اگر فاضل ممبر میرا جواب سنتے تو یہ سوال نہ کرتے ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ کوئی fulfledged لائیبریری نہیں ہے بلکہ وہاں چند رسالے اور اخبارات آتے ہیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ کیا وزیر اوقاف جو کہ وزیر تعلیم بھی ہیں یہ پسند فرمائیں گے کہ جو انہوں نے جواب ایوان میں دیا ہے اس کے پیش نظر اسے لائیبریری کے بجائے اس کو دارالمطالعہ کا نام دیا جائے ۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا ؟

---

## RESEARCH ON LIFE AND SAYINGS OF LAL SHAHBAZ QALANDAR OF SEHWAN SHARIF

***12540. Rais Khan Muhammad Khan Nizamani :** Will the Minister for Auqaf be pleased to state :—

(a) whether there is any scheme for establishing a centre for conducting research on the life and sayings of Lal Shahbaz Qalandar of Sehwan Sharif ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the details of the said scheme (ii) when it was approved by the Government and (iii) when it is expected to be implemented ?

**Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) and (b) : No scheme has yet been prepared, but the Department is examining its feasibility.**

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب جواب میں بتایا گیا ہے کہ اس ضمن میں مطالعہ کر رہے ہیں میں دریافت کرتا ہوں کہ اتنی آمدنی کے باوجود بھی آپ مطالعہ کر رہے ہیں ۔ کیا آپ نے اس کام کے لئے کوئی کمیٹی بنائی ہے ؟

**وزیر اوقاف** (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق feasibility report بن رہی ہے اور اس کے بعد اس ضمن میں غور کیا جائیگا ۔

**خان اجون خان جدون** ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق کون رپورٹ بنا رہا ہے اور اس کے مکمل ہونے کا کب تک امکان ہے ؟

**وزیر اوقاف** ۔ کوشش کیجا رہی ہے کہ جتنی جلد ہوسکے یہ کام ہو جائے ۔

**قاضی محمد اعظم عباسی** ۔ یہ کب سے بنا رہے ہیں ۔

**وزیر اوقاف** ۔ اس کے لئے نیا نوٹس دیدیں ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ کس تاریخ سے مطالعہ کر رہے ہیں ۔

**وزیر اوقاف** ۔ میں نے اس سے قبل جواب عرض کر دیا ہے کہ اس کے لئے نیا نوٹس چاہئیے ۔

## RESUMED LAND OF FORMER WIFE OF SIR KHIZAR HAYAT TIWANA

*12583. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Land Reforms be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Land Commission has laid down a policy of not recognising gifts of land in lieu of *Haq Mahr* unless they have been registered or entered in the revenue records ;

(b) whether it is also a fact that all such cases from claimants which have not been registered in the revenue records, including the claim of Mrs. Zainab Khizar Hayat, the former wife of Sir Khizar Hayat Tiwana, were considered and rejected by the Land Commission ;

(c) whether it is a fact that the case of Mrs. Zainab Khizar Hayat Tiwana mentioned in (b) above was considered a number of times by the Commission and every time rejected and that her appeals to the Governor and the President were also rejected ;

(d) whether it is also a fact that since then the said Mrs. Zainab Khizar Hayat Tiwana has been permitted to get six squares of resumed land as a special case ;

(e) whether it is also a fact that a dependent could only get land if he or she fell within the category of dependents as defined in the Land Reforms Regulation and so nominated by the last owner and the price is even then to be deducted from the declarant's compensation ;

(f) whether it is a fact that the said Mrs. Zainab Khizar Hayat Tiwana does not fall within this category nor was she nominated by the last declarant land owner and thus cannot be considered for the grant of the said land ;

(g) whether it is a fact that the land which she originally claimed in Village Chak Umar was on a non-perennial canal and with far less produce

index units than the one she has now applied for, which is perennial and of much higher produce index units, the price of which went up a lac and a half per square at the auction held recently ;

(h) if answer to (g) above be in the affirmative, why the land was not given to the person who made a bid of about one lac and fifty thousand rupees at the auction and reasons why six squares out of the said land is now being given to Mrs. Zainab Khizar Hayat Tiwana ?

**Parliamentary Secretary** (Malik Muhammad Muzaffar Khan) : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes.

(e) Yes.

(d) Yes, but the question of deduction of compensation does not arise as in that case the area involved is not resumed by the Commission.

(f) Yes. Under Paragraph 19 of the West Pakistan Land Reforms Regulation of 1959, the Commission is however competent to sell resumed land which is untenanted or which is not purchased by the sitting tenants to such other persons, and on such terms and conditions, as may be considered suitable by it.

(g) Yes, the land fetched on average price of Rs. 1,70,500 per square at the last auction.

(h) The land could not be given to the auction purchasers as it was considered that it could fetch much more price if sold in smaller lots and accordingly it is now proposed to auction the area in lots of 12½ acres each. The area involved has not yet been given to the lady and her request for the grant of six squares out of the area in Chak No. 293/RB, Lyallpur District or other State land is being placed before the Land Commission.

**Mr. Zain Noorani** : Sir, may I be permitted to ask my next question because the two are inter-related ?

**Mr. Speaker** : Yes.

**Mr. Zain Noorani** : No : 12586.

---

AUCTION OF LAND IN CHAK No. 293-RB, DISTRICT LYALLPUR

*12586. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Land Reforms be pleased to state :—

(a) is it a fact that land measuring 269 acres in Chak No. 293-RB, situated in Chak Jhumra, District Lyallpur was auctioned twice with the reserve price of Rs. one lac per square ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the date on which the said auctions were held, the various offers received at the auction and the names of the persons who made the offers at the said auctions ;

(c) whether it is a fact that despite getting higher offers than the reserve price, the same was not finalised and the highest offer rejected ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, reasons for the same ;

(e) whether it is also a fact that the Land Reforms Commission is now considering an offer for six squares out of the said land at Rs. 20,000 per square (Rs. 8 per unit) ; if so, the name of the person who has made this offer ?

**Parliamentary Secretary** (Malik Muhammad Muzaffar Khan) : (a) Yes, but a resumed area measuring 290 acres, 1 kanal and 2 marlas in the chak was auctioned in the first instance with a reserve price of Rs. 75,000 per square while an area of 263 acres, 3 kanals and 7 marlas out of it was auctioned again with a reserve price of rupees one lac per square.

(b) A statement containing the requisite information is laid on the table.*

(c) Yes.

(d) Before tne confirmation of the first auction the Land Commissioner decided, on the application of S. Masood Ahmad, son of the landowner who had surrendered this area, to sell the land to the applicant and the widow of his brother at the price offered in the auction by the highet bidders. The Commission subsequently decided that if S. Masood Ahmad did not purchase the land then it should be re-auctioned in smaller lots of one square each. S. Masood Ahmad and the widow of his brother did not purchase the land and, therefore, it was re-auctioned. Since the highest offers made in the second auction were lesser than those received in the first auction it was decided to re-auction the land in still smaller lots of 12½ acres each to attract more bidders.

(e) Lady Zainab, former wife of Malik Khizar Hayat Tiwana, has applied for the purchase of 150 acres out of the land in question at the rate of Rs. 8 per Produce Index Unit. The matter will be considered in the next meeting of the Land Commission.

**Mr. Zain Noorani**: Will the Minister of Labour kindly explain by what method of calculation does Rs. 8/-per produce unit or twenty thousand per square become more than one lakh, seventeen thousand five hundred per square. (*a short pause*)

**Mr. Zain Noorani**: Shall I explain my question ?

**Minister of Labour**: Yes.

**Mr. Zain Noorani**: What I mean is that in part (h) of Question No: 12583 it is stated that the land could not be given to the auction-purchasers whose auction offer according to part (g) was Rs. 1,17 500 per square as it was considered that it could fetch much more price if

*Please see Appendix at the end.*

sold in smaller lots and accordingly it is now proposed to auction the area in lots of 12½ acres each.

Then in part (e) of the answer to question No: 12586 it is stated that Lady Zainab, former wife of Malik Sir Khizar Hayat Tiwana, has applied for the purchase of 150 acres out of the land in question at the rate of eight rupees per produce Index Unit. That comes to Rs. 20,000/- per square. And that the matter will be considered in its next meeting by the Land Commission.

So, Sir, obviously the answer is that the land would be given for a price higher than one lakh seventeen thousand and five hundred per square. How does twenty thousand which the lady is offering become more than Rs. 1,17,500/-?

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ بیگم زینب خضر حیات نے جس قیمت پر اراضی خریدنے کی درخواست دی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا قبل از وقت فرض کر لینا کہ اسی قیمت پر ان کو اراضی دی جائے گی یہ درست نہیں کیوں کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ معاملہ لینڈ کمیشن کے زیر غور ہے اور وہی اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ جو قیمت درخواست دہندہ نے اپنی درخواست میں لکھی ہے یا جس کی انہوں نے تحریک کی ہے آیا وہ قیمت مناسب ہے یا نہیں ۔

Mr. Zain Noorani : Is the Minister in a position to give an assurance that the land would not be given to Lady Khizar Hayat at a price lesser than that offered in the auction by the highest bidder ?

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس سے قبل جواب میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ نیلام کے ضمن میں جو رقم مقرر ہوئی تھی وہ رقم بالکل ناکافی سمجھی گئی اور یہ خیال کیا گیا کہ اگر ان اراضیات کو چھوٹے چھوٹے پلاٹس میں فروخت کیا جائے تو قیمت زیادہ وصول ہو گی تو اس سے ظاہر ہے کہ

لینڈ کمیشن کی یہ نیت ہے کہ اس اراضی کی زیادہ سے زیادہ قیمت وصول ہو۔ تو اس چیز کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ مسٹر زین نورانی کا اندیشہ بے بنیاد ہے کہ لینڈ کمیشن کم قیمت پر مسماۃ بیگم زینب خضر حیات کو زمین فروخت کرنا چاہتی ہے۔

**Mir. Wali Muhammad Khan Talpur :** Sir, it is laid down in the Land Reform Rules that the land which has been surrendered will be sold at eight rupees per produce index unit. That is the price fixed by the Land Commission itself. How can they deviate from that ?

**وزیر محنت۔** جناب والا۔ یہ اس صورت میں ہے جب کہ یہ اراضی کسی مزارع کو یا کسی درخواست دہندہ کو الاٹ کی ہو۔ لیکن لینڈ کمیشن کو یہ اختیار ہے کہ جو اراضی بحق سرکار ضبط ہو وہ اسے نیلام کر سکے۔ یا اسے مقررہ قیمت پر کسی درخواست دہندہ کے ہاتھ فروخت کر دے۔

**چودھری محمد ادریس۔** جناب والا۔ میں وہ خاص حالات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کون سی خدمات ہیں جن کے عوض یہ چھ مربعے زمین اس عورت کو دی جا رہی ہے۔

**وزیر محنت۔** جن مخصوص حالات کے تحت اس کی درخواست پر غور کیا جا رہا ہے میں ان کے بارہ میں پوری تفصیل سے عرض کر سکوں گا۔ اگر محترم رکن تفصیل میں جانا چاہتے ہیں تو ایک علیحدہ سوال دے دیں۔

**Mr. Zain Noorani :** Sir, I am glad the Minister Incharge has a lot of confidence in the Land Commission as he has stated, but Sir I have been given a statement over here, Statement 'A' and Statement 'B'. Statement 'A' gives the highest price offered in auction No. I, and Statement 'B' is in regard to auction No. II. The answer to my question says that

since the highest offers made in the second auction were lower than those received in the first auction, therefore, such and such thing was done. In the statement given to me, the highest offer in the first auction is Rs. 1,05,267 and Rs. 117,000, as said in the answer, and the highest offer of the second auction is Rs. 140,000. How does he reconcile the various rigmarole answers given by the Land Commission through the Minister ?

**وزیر محنت** ۔ میں جناب والا ۔ سمجھ نہیں سکا ۔ جناب زین نورانی نے یہ اطلاع کہاں سے حاصل کی ہے ۔ جو حقائق ہیں ان کے بارہ میں اس سوال کے جواب میں واضح طور پر تحریر کر دیا گیا ہے ۔ جو قیمت یہاں درج ہے وہی نیلامی کی صورت میں مقرر کی گئی تھی ۔

**Mr. Zain Noorani :** I have not brought it from my home ; it has been supplied to me on my table, and it has been laid on the Table of the House.

**مسٹر سپیکر** ۔ زین نورانی صاحب آپ یہ فرمائیں کہ سٹیٹمنٹ (اے) میں کون سے اندراج کے متعلق آپ نے اشارہ کیا تھا ؟

**Mr. Zain Noorani :** The highest price, which I can find in Statement 'A' is Rs. 105,000, which is at No. 11, and the highest price, which I can find in Statement 'B', is Rs. 140,000. How can it be said that in the first auction, when the Statement 'B' relates to the second auction ? Sir, the whole thing is being manipulated, wrong figures are being quoted and wrong excuses are being given to allot this six squares of land at a price of Rs. 20,000/- per square to this lady, Mrs. Zainab Khizar Hayat Khan.

**وزیر محنت** ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ درست نہیں ہے کہ مسماۃ زینب کے بارہ میں لینڈ کمیشن یہ چاہتا ہے کہ اسے کم قیمت پر یہ اراضی فروخت ہو ۔ اس کا واضح طور پر جواب دیا جا چکا ہے ۔ اگر

لینڈ کمیشن نے نیلام شدہ قیمت سے کم داموں پر فروخت کی تو اس صورت میں زین نورانی صاحب کی شکایت بجا ہو سکتی ہے ۔

**Mr. Zain Noorani** : Since the case of Mrs. Zainab Khizar Hayat Khan Tiwana has been rejected by the Commissioner, the Governor and the President, as it has been stated in answer to part (c) of Question No. 12583, what special qualifications has she now developed all of a sudden that she has been given a land at almost a lakh of rupees less than what was offered in the public auction ?

**وزیر محنت** ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ بعض مخصوص حالات کے تحت اس کی درخواست پر غور کیا گیا ہے ۔ جناب گورنر صاحب نے بعض حالات کے تحت یہ فیصلہ مناسب سمجھا ہے کہ مسماۃ زینب کو یہ اراضی کچھ تعداد میں الاٹ یا نیلام کی جائے ۔ اگر وہ زیادہ تفاصیل میں جانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے نیا سوال دے دیں ۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں چونکہ وہ بیرونی ملک کی رہنے والی ہیں پاکستان کی رہنے والی نہیں ہیں ۔ خاوند سے اس کے تعلقات اچھے نہیں رہتے تھے وہ الگ ہو چکی ہے ان تمام حالات کے مطابق گورنر صاحب نے مناسب سمجھا ہو کہ چونکہ اس کے دوست یا رشتے دار نہیں ہیں ایسے حالات میں انتہائی مناسب ہو گا اگر اسے کچھ زمین دے دی جائے ۔ اگر زین نورانی صاحب زیادہ وضاحت سے اس کا جواب چاہتے ہیں تو علیحدہ سوال دیں ۔

**Mr. Zain Noorani** : Sir, I want a ruling from you, I would appreciate it, as to how a fresh notice is called for, and how my supplementary is not in order. I also question the statement of the Minister that she is a foreigner and not a Pakistani. In fact all her husbands are Pakistanis.

مسٹر سپیکر - زین نورانی صاحب آپ کے سپلیمنٹری کی بنیاد یہ ہے کہ یہ فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ مسماۃ زینب کو یہ زمین دے دی جائے -

**Mr. Zain Noorani :** No Sir.

مسٹر سپیکر - لیکن وزیر محنت نے فرمایا ہے کہ یہ فیصلہ نہیں کیا گیا -

**Mr. Zain Noorani :** I have only asked that when her application for land was rejected by the Land Commission, she filed an appeal to the Governor, who rejected it ; then she filed an appeal to the President, who also rejected it ; this is clear in the answer given to my question ; what qualification has she now suddenly developed that her application is being considered for giving the land to her ? She has offered Rs. 20,000/ which is a ridiculous price. The Land Commission has not even had the decency to tell her that Rs. 20,000 is a low price, & whether she is prepared to give a higher price ? Instead, her application is being considered. Will they give this land at a price of Rs. 150,000 to the widow of the original surrenderer ? Now Begum Zainab's application is being considered ; for what is it being considered for ? At Rs. 20,000/.?

**Minister of Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh):** Sir, may I intervene at this stage. Sir, anyone can give an application to the appropriate authority and that has to be considered by the appropriate authority. Does Mr. Zain Noorani mean or advocate that an application given by an individual should not be considered ? Consideration does not involve or mean or envisage acceptance. She has applied that as she has failed to find the type of land that Land Commission was inclined to give her, she should be accommodated in this valuable plot of land. Now, this is the situation. It is quite premature to assume or anticipate that is going to get this land or she will not get this land. So, the question of consideration does, Sir, entail a process and reference to the appropriate authority. Since the Land Commission has not met, so the appli-

cation has not yet been decided. This question, I believe, purports to indicate the feelings on the subject. I have taken a note of it and I will endeavour to place those feelings before the Land Commission whenever this case comes for consideration. I think that should satisfy the Member.

**Mr. Zain Noorani** : Sir, I am grateful to the Minister for the assurance given on the floor of the House and I hope he will be able to fulfil the sentiments which he has expressed. Sir, before I sit down I would like to draw his attention to (a), (b), (c) and (d) of question No. 12583, where it has been admitted that everything I have said is correct, including those six squares of land, which it has been decided to give to Begum Zainab Khizar Hayat. I have no objection to give land to this lady, give her twelve squares of land, but whatever land is given, it must be given at the highest price. That is all I ask for.

**Mr. Speaker** : No supplementary information is solicited. Next question please.

---

## AMOUNT DONATED BY RULER OF ABU DHABI

***12590. Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Auqaf be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that out of Rs. two lac donated by Sheikh Zaid bin Sultan Al-Zaryan, Ruler of Abu Dhabi, the Central Government has very graciously granted a sum of Rs. one lac to the West Pakistan Auqaf Department ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, details as to how the department has spent the said amount or intends to spend the same ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) This donation is not earmarked for a particular purpose. It has, therefore, been credited to the Central Auqaf Fund and will be used in due course for the beneficent activities of the department, particularly in the propogation, of the teachings of the Holy Qur'an among the younger generation, for which arrangements have already been started.

**Mr. Zain Noorani :** Since this donation has been received from Sheikh Zaid bin Sultan Al-Zaryan, Ruler of Abu Dhabi, would the Government consider setting up an institution for Islamic teachings out of this fund, and naming it after the said Sheikh, so that it may be remembered by the future generations that there was a prince who came to Pakistan, there was a prince who thought of Islam, and left behind some money to propagate the teachings of Islam ?

**Minister of Auqaf (Mr. Muhammad Ali Khan) :** To start an institution and then to run that institution would involve a colossal amount of money, and Rs. 100,000 would not be sufficient for it.

مسٹر حمزہ ۔ یہاں تو پہلے مشہور تھا کہ پرنس باز کا شکار کھیلنے کے لئے آئے ہیں ۔ کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ ان کے نام پر آپ بازوں کی ایک نرسری قائم کر دیں ۔

**Mr. Speaker :** Disallowed.

**Mr. Zain Noorani :** Would the Department reciprocate the generosity of the Shaikh and name at least one of its own institutions after the Shaikh to appreciate his generosity ?

**Mr. Speaker :** That is a suggestion. Next question.

---

## ABIANA ON LANDS IN VILLAGE NADHALA KHAN OF TEHSIL HAFIZABAD

***12612. Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Land and Water Development be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Village Nadhala Khan of Tehsil Hafizabad is included in SCARP I and the lands of this village totalling 421 acres are being charged abiana ;

(b) whether it is a fact that no water has ever been supplied to this village since SCARP I scheme was introduced ;

(c) whether it is also a fact that the said village was previously irrigated by canal water which was stopped in view of the SCARP I scheme ;

(d) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to refund the abiana so far recovered ?

**Parliamentary Secretary** (Mian Ghulam Muhammad Ahmad Khan-Maneka) : (a) Yes.

(b) No. It is continuing to receive its allocated share of canal supply. The additional tubewell supply is also availabe to the estate except a small portion of about 300 acres which at present is not commanded by the existing tubewells.

(c) No. The regular canal supply allocated to the area was never stopped.

(d) In view of (b), the question does not arise.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ اس گاؤں کا کل رقبہ ۴۲۱ ایکڑ ہے اور آپ نے یہ فرمایا ہے کہ :۔

> "A small portion of three hundred acres which at present is not commanded by the existing tube-wells....."

اس تمام رقبہ میں سے ۳۰۰ ایکڑ کے بارے میں آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس

کو ٹیوب ویل سے پانی نہیں دیا جاتا ہے یا اس کو سیراب نہیں کیا جا رہا ہے لیکن آپ ۳۰۰ ایکڑ زمین کے مالکان سے ٹیوب ویل سے آبپاش کرنے کا آبیانہ وصول کرتے ہیں ۔ اگر کرتے ہیں تو کیوں کرتے ہیں ؟

**Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) :** The total area in this project was about twelve lakh acres and, compared to that, this 300 acres is considered to be a small portion.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں نے اپنے سوال کے حصہ (الف) میں دریافت کیا ہے کہ آیا اس دیہہ یا گاؤں کی اراضی ۴۲۱ ایکڑ ہے ؟ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا ہے "ہاں" پھر آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس ۳۰۰ ایکڑ زمین کو ٹیوب ویل سے پانی مہیا نہیں کیا جا رہا ہے ۔ آپ پہلے میرے اس ضمنی سوال کا جواب دیں کہ ٹیوب ویل سے پانی کی بہم رسانی پر کیا آپ آبیانہ وصول کرتے ہیں ۔ اگر کرتے ہیں تو کیوں ؟

**Minister for Law :** We have repeatedly said on the Floor of the House that the object ...

**رانا پھول محمد خان** ۔ جناب والا ۔ ضمنی سوال اردو میں کیا جاتا ہے وزیر صاحب بھی اس کا جواب اردو میں دیں تاکہ ہم بھی ضمنی سوال پوچھ سکیں ۔

**وزیر قانون** ۔ جناب والا ۔ میں نے کئی بار عرض کیا ہے کہ اس سکارپ سکیم کا مقصد یہ ہے کہ زیر زمین پانی کو کم کیا جائے یعنی پانی کی سطح کو کم کیا جائے یا پانی کی سطح کو گرایا جائے ۔ تا کہ زمین اچھی

نکلے اور زمین بحال ہو ۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک کو ٹیوب ویل کا پانی ملے بلکہ فائدہ یا مقصد یہ ہے کہ سکارپ ایریا میں پانی کی سطح کم ہو جائے تا کہ زمین اچھی نکلے کاشت بہتر ہو اور پیداوار زیادہ ہو ۔

**رانا پھول محمد خان۔** کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ پانی کی سطح کو نیچا کرنے کے لئے اگر زمین کو پانی نہیں دیا جاتا ہے تو کیا ان سے ٹیوب ویل کا آبیانہ وصول کیا جا سکتا ہے ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) ۔ جناب والا ۔ فائدہ تو ساری سکیم کو پہنچا ہے ۔ پانی نیچے جا چکا ہے اور زمین قابل کاشت ہو چکی ہے ۔

**رانا پھول محمد خان** ۔ جناب والا ۔ سوال یہ ہے کہ آبیانہ اس زمین سے وصول کیا جا سکتا ہے جس زمین کو پانی مہیا کیا جائے لیکن کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ جس زمین کو پانی مہیا نہ کیا جائے اس زمین سے آبیانہ بھی وصول کیا جائے کس قانون یا کس قواعد کے تحت آپ ایسا کرتے ہیں ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ جناب والا ۔ یہ سوال سمجھے ہی نہیں ہیں ۔ انہوں نے خواہ مخواہ ضمنی سوال پوچھ لیا ہے ۔ وزیر قانون صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ سکارپ ایریا میں ٹیوب ویلز لگے ہیں ۔ پانی کی سطح کو نیچا کرکے زمین کو کاشت کے قابل بنایا ہے ۔ اس سے تین سو ایکڑ کے مالکان کو بھی فائدہ پہنچا ہے ۔ اگر ان کو ایڈیشنل ٹیوب ویلز سے پانی کی سپلائی نہیں پہنچی تو آئندہ سال ٹیوب ویلز لگا کر پانی مہیا کریں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔؟ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب از راہ کرم مجھے بتائیں گے لیکن تیور چڑھا کر نہیں . . . (قہقہہ)

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ آپ کو آئینہ میں اپنی شکل ہی نظر آتی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آتش لئے کہ دو وٹو اکٹھے ہو گئے ہیں . . . (قہقہہ)

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Order please, order.

مسٹر حمزہ ۔ آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ کاشتکار جن کو ٹیوب ویلز سے پانی مہیا کیا جاتا ہے ان کو دوہرا فائدہ پہنچا ہے ۔ ایک تو پانی کی سطح نیچے چلی گئی ہے اور دوسرے اس کے ساتھ ہی ساتھ ان کو آبپاش کے لئے پانی بھی مہیا کیا جا رہا ہے ۔ تو ۳۰۰ ایکڑ زمین کے مالکان نے کیا تصور کیا ہے ۔ اگر یہ حقیقت ہے کہ آپ کا فیصلہ یہ ہے کہ دونوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا ہے تو کیا یہ ظالمانہ اور غیر منصفانہ فعل نہیں ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق رٹ وٹ ہائی کورٹ میں ہوئی ہے ۔ اور یہ معاملہ sub-judice ہے اس لئے اس کے متعلق میں اب کوئی بیان نہیں دینا چاہتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ قابل ترین پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ رٹ وٹ ہوئی ہے ۔ یہ جواب غیر موزوں ہے انہیں اس قسم کا جواب نہیں دینا چاہئے ؟

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ؟

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں wit کا مطلب نہیں سمجھا ہوں ۔ writ تو سنی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انگریزی میں wit کے معنی عقل کے ہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ اس لئے ان کو رٹ وٹ کی غلط فہمی ہوئی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یک نہ شد دو شد ۔ دو وٹو مل گئے ہیں اس لئے میں خاموش ہوں ۔

---

MACHINES LYING UNSERVICEABLE IN GOVERNMENT DEPARTMENTS

*12649. **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo** : Will the Parliamentary Secretary Planning and Development be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago, the Provincial Government appointed a five member Committee to collect the data about all sorts of machines which had become unserviceable in different Government Departments ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the date on which the said Committee was appointed the names of the members of the said Committee and its terms of reference ;

(c) whether the said committee has submitted its report to the Government ; if so, the details thereof and if not, the date by which the report is expected to be made public ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) (i) The Committee was appointed in May, 1964.

(ii) The members of the Committee were :—

1. Mian Muhammad Shafi, Additional Secretary, P&D Department.

2. Mr. Majid Hasan Khan, Superintending Engineer, Agricultural Machinery, Lyallpur.

3. Mr. Ghulam Ahmad, General Manager, MPO, WAPDA.

4. Mr. Nawazish Ali Shah, Assistant Chief Engineer, WPIDC Fertilizer Factory, Multan.

(iii) The terms of reference of the Committee were :—

1. To collect data about the machinery lying unused for want of repairs.

2. To sort such machinery out of it as can be economically repaired.

3. To list unserviceable machinery which is not economically repairable and its mode of disposal.

(c) The committee submitted its report in February, 1965.

The recommendations contained in the report were as follows :—

I. The equipment considered non-recoverable should be disposed of either through public auction or the Department concerned should negotiate with the Wah Ordnance Factory for sale of scrap. Before this plant is disposed of in either of the manner mentioned above

all those parts which can be used in other similar machines should be stripped of for purposes of cannibalization.

II. It is felt that some machinery which is lying idle for want of repairs can be reclaimed by purchasing necessary parts from the U. S. Excess Property Pool. The Government of India have purchased a large stock of such machinery from the Pool and have also received a sizeable amount of spare parts to repair machinery. It is recommened that a delegation should be sent to USA by the Provincial Government and they may examine such plant as can be economically used for repair of machinery in West Pakistan. They must, however, have a comprehensive list of parts repaired by the several Departments of the Government.

III. The present Committee should be given a permanent status so that it can inspect plant and workshops, periodically, evaluate the machinery reported to be non-recoverable by the Departments and assess the workship needs of various Departments. It is suggested that this Committee may be called "Machinery Evaluation Committee."

IV. The process of cannibalization by the Department themselves should be stopped. The parts should be removed by the Departments only after the machines have been inspected and declared beyond economical repairs by the Committee. The Departments should also keep complete record of such replacements etc.

V. The standardization of machinery is very essential. Now that the various Departments have gained adequate experience of machinery most suited to our conditions they should be asked to recommend such machines which should be standardised. In the past due to 'wild cat purchasing', equipment was procured from such manufacturers who had no experience in the line. In almost all such cases the plant gave a very poor performance and on account of frequent breakdowns, and high cost of operations it had to be scrapped. It is recommended that in future no machinery should be purchased on experimental basis

and only well-tried and reputed machines should be purchased. This will not only result in considerable saving of foreign exchange on the quality of spare parts but also help operations and maintenance staff to get conversant with the standard machines and work on them in a better manner.

VI. At the time of purchase of machines, spare parts sufficient for two years (fast moving items plus overhauling set for each major assembly) should be purchased alongwith the machines. Most of the machines have been rendered unserviceable for lack of spare parts which the manufacturers have now stopped producing. The manufacturer should be asked to recommend the vital spares in each machines and these should be produced right at the time of purchase. Although this will entail some additional capital investment in the beginning, it will pay itself off by increasing the life of the machines.

VII. The Departments have faced considerable difficulty in procuring spare parts due to lack of foreign exchange and import restrictions etc. with the result that if a piece of equipment failed for want of a small part, it should not be procured in time. Such equipment continued to be used on projects resulting in breakdown of other vital parts and ultimately it completely went out of commission. This state of affairs could have been avoided if spare parts had been readily available. It is recommended strongly that adequate amount of foreign exchange should be made available for purchase of spare parts.

VIII. It is felt that adequate workshop facilities are not available. The equipment was being repaired in fields under dustry conditions which had heavily damaged the equipment. There is also dearth of trained personnel which it is hoped will be soon removed as Training Schools are being established everywhere and the manufacturers' representatives are also giving training to the operators.

IX. Local Industries should be encouraged to manufacture those spares which are not of a very specialised or of precision nature. Such industries should be given adequate foreign exchange to import the requis-

ite plant and raw materials so that many of the spare parts can be manufactured locally.

X. The following suggestions are made in regard to efficient operation of machinery :—

(i) OPERATION

Good and experienced operators should be employed and given reasonable salary as they have to operate machines which sometimes cost as much as a factory. If the operator is not experienced and does not know the machine thoroughly he will mis-use the machine resulting in low output and ultimate breakdowns. A bad operator can keep the whole workshop busy on the repair of one single machine and thus make the process of repairs highly uneconomical. To encourage operators it is suggested that they should be given an incentive by way of bonus which may be fixed on the optimum output of the plant. For example if a Tractor-scraper is capable of giving optimum output of 5 lac cubic feet in a month and if, due to good operation. it gives a higher output, bonus should be allowed to the operator for the extra output. Another mode of compensation could be on the basis of working hours. The optimum number of hours a machine should work can be fixed for a month and if, the operator can work the machine for more hours then the fixed optimum bonus should be paid for the extra hours he has taken from the machine.

(ii) PROPER MAINTENANCE

It is a fact that poor maintenance reduces the useful life of a plant ultimately resulting in loss of output and subsequent failure of the plant. A maintenance schedule should, therefore be followed so that the maintenance is carried out at proper intervals. For this purpose MPO has introduced standard Forms of Maintenance. Periodic maintenance tests should be carried out according to the instructions laid down in these Forms. Each Department should have preventive maintenance teams who should be equipped with mobile service units, mobile workshops and other necessary tools. The personnel for these teams should be specially selected on the basis of their previous experience.

(iii) REPAIRS AND OVERHAUL

Proper repairs and overhaul must be carried out to the equipment according to the instructions of the manufacturers. The total cost of repairs and overhauls should not exceed 125% of the replacement value of the plant during its entire useful life. The maximum cost of repairs at a time may be fixed at 60% of the replacement value of the plant and whenever the cost of repairs and overhaul exceeds this percentage, the plant should be referred to the Machinery Evaluation Committee which should inspect it and make suitable recommendations.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب از راہ کرم مجھے بتائیں گے کہ اس کمیٹی کی سفارشات پر کوئی عمل بھی کیا گیا ہے ؟ اگر کیا گیا ہے تو اسکے نتائج کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ جواب میں عرض کیا ہے کہ یہ کمیٹی مئی ۱۹۶۳ء میں قائم کی گئی اور اس نے اپنی سفارشات ۱۹۶۵ء میں گورنر مغربی پاکستان کو پیش کیں ۔ اس وقت سے لیکر آج تک تقریباً چار ہزار مشینری آئٹمز کمیٹی کے غور کے لئے پیش کی گئی تھیں ۔ جس وقت اسکا معائنہ کیا گیا تو اس مشینری کی قیمت ۱۰ کروڑ روپیہ تھی تو دو کروڑ روپیہ کی مشینری بچا لی گئی اور اسکو دوبارہ زیر استعمال لایا گیا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ کیا میں ان کے جواب سے یہی نتیجہ اخذ کروں کہ بقایا ۸ کروڑ کی مشینری قبرستان بھیجی گئی ۔ اسے استعمال میں کیوں نہیں لایا گیا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب کے متعلق افسوس ہوتا ہے کہ وہ ہر ایک آدمی کو ایک ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں جب مانیکا صاحب

پر ضمنی سوالات کر رہے تھے تو وہ عینک لگائے بغیر ان پر سوال کر رہے تھے ۔

**چودھری محمد سرور خان** ۔ جناب والا ۔ معزز پارلیمنٹری سیکرٹری حمزہ صاحب پر بہتان تراشی کر رہے ہیں جب ان کی ایک آنکھ خراب ہوگئی ہے تو انہوں نے ہر آدمی کو ایک ہی آنکھ سے دیکھنا ہے ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا جو کہ میرے خیال میں بہت ہی اہم نہایت ہی موزوں اور متعلقہ تھا ۔ میں نے ان سے یہ دریافت کیا ہے کہ وہ مجھے یہ بتائیں کہ جس مشینری کے متعلق کہ آپ نے فرمایا ہے کہ وہ آٹھ کروڑ روپے کی ہے اور ابھی تک استعمال میں نہیں لائی گئی تو اسکے متعلق حکومت نے کیا فیصلہ کیا ہے ۔ کیا آپ اسکو زیر استعمال لانا چاہتے ہیں یا اسے بالکل بیکار چھوڑنا چاہتے ہیں ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ جناب والا ۔ مجھے پھر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جناب حمزہ صاحب نے جواب نہیں سمجھا اور نہ ہی میرے جواب سے استفادہ کر سکے ہیں ۔ میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ یہ وہ مشینری تھی جو کہ بالکل بیکار تھی اور خراب حالت میں پڑی ہوئی تھی اور جس کی مناسب طور پر مرمت نہیں کی جا رہی تھی ۔ اس دس کروڑ روپے کی مشینری سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ اس میں سے دو کروڑ روپے کی مشینری کو کام میں لایا جا چکا ہے اور بقیہ آٹھ کروڑ روپے کی مشینری کو نیلام کر دیا گیا اور یہ routine کام ہے جو کہ متعلقہ محکمے میں ہوتا رہتا ہے کہ جو مشینری زائدالمیعاد ہو گئی ہو اور اسے دوبارہ استعمال میں نہ لایا جا سکے تو اسے نیلام کر دیا جاتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر۔ ملک خدابخش صاحب جناب پارلیمنٹری سیکرٹری کو مشورہ دے رہے تھے اور مجھے اس پر یہ اعتراض ہے کہ کم از کم ملک صاحب کو "زائد المیعاد" کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے تھا ۔ کیونکہ مشینری جتنی بھی پرانی ہو گی اتنی ہی کار آمد ہوگی ۔

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں نے اس لحاظ سے انہیں کہا تھا کہ ٹریکٹروں یا اسی قسم کی مشینری کی کچھ میعاد ہوا کرتی ہے اور ان کی یہ میعاد ختم ہو گئی ہے ۔

---

ALLEGATIONS MADE BY MOULVIS AGAINST AUQAF DEPARTMENT

***12751. Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Auqaf be plessed to state :—

(a) whether it is a fact that some Moulvis held a Press Conference at Lahore in February, 1968 and made some allegations against the Auqaf Department ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the nature of allegations and the action Government has taken in the matter ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) It is a fact that a Press Conference had been held by some insignificant Molvis representing some paper organizations of the Moulvis. They were used for this purpose by some interested parties, who were determined to malign the Auqaf Department. One opposition paper went to the length of publishing also false news in this connection, which the paper contradicted later on.

(b) Since the allegations made in this Press Conference were mostly false, Government took no action on these Briefly the allegations were :—

(1) that the Auqaf Department gave grants to APWA and a Historical Research Society, which were not a valid charge on the Auqaf funds. This allegation proved to be false since the grants given were not out of the Muslim Auqaf funds.

(2) that the Department by its negligence lost a few lakhs of rupees on account of interest on its fixed deposits in the Banks due to delay in renewls. This allegation was found to be absolutely false.

(3) that the Department had on its staff officials who did not believe in Sunnah. This allegation was found to be absolutely false.

(4) that the department publishes literature which does not contain much reference to the Sunnat-e-Nabvi. This allegation was found to be absolutely false, since the literature published by the department was approved by learned Ulema and contains copious references to the traditions of the Holy Prophet.

(5) that the department circulated the pamphlet 'Ahkam-e-Zabiha'. No particular circulation of this pamphlet was arranged by the department. It was already on the market and was being supplied to the readers alongwith some other literature that the department sends to the Imams. This pamphlet also went through the Education and Publication Advisor of the department but its cirulation was stopped when it was known to contain some controversial material.

(6) that the department circulated a monthly magazine of the Islamic Research Institute known as Fikr-o-Nazar. It is true that this magazine was sent by the said Institute to the Education & Publication Advisor who considered it to be a rasearch publication and circulated it to some of the Imams of the department ; but subsequently as it was found to contain some controversial material, its circulation was also withheld.

(7) that the department was going to screen out the Moulvis in the mosques who were not liked by the Auqaf Department. This allegation was absolutely false. The screening was not with that motive, but was intended to replace illiterate Moulvis by qualified ones.

(8) that the department is forcing the Molvis to learn derogatory trades, such as, agriculture, farming and poultry. This allegation was equally false, as the programme of training for the Molvis was approved by nearly 400 Ulema, who met in three seminars at Peshawar, Lahore and Bahawalpur. The training was given purely on voluntary basis, and no compulsion was used in any way.

(7) that the department is forcing the Moulvis to collect rents of the properties attached to the mosques. This allegation was equally false, as the programme of that type was worked out to enable the Moulvis to exercise some powers by being responsible for the collection of rents from the tenants. In this way they were going to be helped not only financially, but also in status Besides, they were going to be made independent of the control of the Managers to some extent, and in addition this scheme aimed at the improvement of the internal administration of the mosques by providing imprest money to the Moulvis on the spot for repairs and other equipment in the mosques.

(8) Maulana Jafar Qasmi was appointed in the grade of Rs. 450-50-1000 and was given three advance increments unduly. This allegation was false. Mr. Qasmi was persuaded to join the Department with great difficulty. The salary offered to him was much below his expectations and he has already threatened to resign if his salary was not enhanced further on merits.

(9) Mr. Inamullah Jan employed as Research Scholar at Rs 300/- p.m. is Munkar-i-Hadith. This was false as he was not a Munkar-e-Hadith and was a Research Scholar of sound standing.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ ارشاد

فرمائیں گے کہ یہ جو الزامات ایک پریس کانفرنس میں محکمہ اوقاف پر عائد کئے گئے تھے اور ان اعتراضات کی فہرست بھی آپ نے مہیا کر دی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ الزامات serious قسم کے تھے جن کی تردید کرنے کے لئے آپ نے کوئی پریس کانفرنس بلائی تھی - کیا آپ نے اسے اس قابل نہیں سمجھا کہ اس کی تردید کی جائے تاکہ عوام کو بھی اس سے باخبر کیا جاتا -

**Parliamentary Secretary :** As it has been clearified in the answer, it was not felt necessary to give counter-statement as it was not considered proper to enter into controversy by giving counter-replies.

**ملک معراج خالد** - کیا اس سلسلے میں ان مولوی صاحبان کو جو کہ اوقاف کے ائمہ مساجد ہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس غلط پراپیگنڈے کی تکذیب کرنے کی کوشش کریں اور اس طرح رائے عامہ کو ہموار کریں -

**وزیر اوقاف** (مسٹر محمد علی خان) - جناب والا - جب اخبارات میں یہ معاملہ چھپا تو محکمہ اوقاف کے بعض علماء نے از خود ہی اس کی تردید کی تھی -

**چودھری محمد نواز** - کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ سوال میں نمبر شمار ے پر یہ جواب دیا گیا ہے کہ بعض مولوی صاحبان کو نکال دیا گیا تھ :-

> "Screening was notwith that motive but they intneded to replace illiterate Maulvies by qualified ones."

تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے "ناخواندہ" کی تعریف میں کن کن مولویوں کو رکھا ہے ۔

**وزیر اوقاف** ۔ جناب والا ۔ یہ مساجد اوقاف کی تحویل میں آنے سے پہلے بولین کمیٹیوں کے تحت ہوا کرتی تھیں اور ان مساجد میں بعض ایسے ائمہ بھی ہوا کرتے تھے جنکی کوئی خاص قابلیت نہیں ہوا کرتی تھی لیکن وہ وہاں پر چونکہ سلسلہ وار آ رہے تھے اس لئے ان کو کسی نے نہیں چھیڑا تھا ۔ لیکن اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اوقاف کے تحت جتنی بھی مساجد ہیں ان میں جتنے بھی learned لوگ ہیں ان کو رکھا جائے اور جو پرانے تو ہیں لیکن ناخواندہ اور بوڑھے ہیں ان کو پنشن دیکر ان کی جگہ learned علماء رکھے جائیں ۔

**چودھری محمد سرور خان** ۔ جناب والا ۔ اس صوبے میں عالم کی جو تعریف کی جاتی ہے اس سے ہم کیا مراد لیں ۔ آیا اس سے مراد اس کی تعلیمی قابلیت ہے یا حکومت نے کوئی اور ہی معیار اسکے لئے مقرر کیا ہے ۔ یا یہ کہ اس کے لباس اور وضع قطع کو ملحوظ رکھ کر ہم اسے عالم تسلیم کریں کہ فلاں شخص عالم ہے ۔ اگر ایسا ہے تو جب ایک عالم کوئی ایک رائے دیتا ہے اور اس مسئلے پر دوسرا عالم کسی دوسری رائے کا اظہار کرتا ہے تو اس صورت میں ہم کس کی رائے کو درست تسلیم کریں ؟

**وزیر اوقاف** ۔ جناب والا ۔ کسی کو اس کی وضع قطع کے پیش نظر تو عالم قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ اس سلسلے میں دارالعلوم ہیں جن میں مستندنصاب تعلیم مقرر ہیں جیسے کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور ہے یا ہمچو قسم دیگر ادارے ہیں جہاں سے وہ فارغ التحصیل ہو کر سند حاصل کرتے ہیں جسکے بعد ان کو

عالم تسلیم کیا جاتا ہے ۔ ویسے تو عالم کی تعریف بہت مشکل ہے ۔ کیونکہ جو باعمل نہیں ہو گا اسے عالم نہیں کہا جا سکتا ہے ۔

**چودھری محمد سرور خان** ۔ معزز وزیر موصوف نے عالم کی جو تعریف کی ہے کہ وہ باقاعدہ طور پر یونیورسٹی یا سکول کا سند یافتہ ہو تو کیا جو عالم یونیورسٹی یا سکول کا سندیافتہ نہ ہو تو کیا حکومت یہ سب کچھ تحریر کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ عوام بھی ان لوگوں کو ہی عالم تسلیم کریں اور جو ان شرائط کو پورا نہ کریں ان کو عالم تسلیم نہ کریں ۔

**وزیر اوقاف** ۔ جناب والا ۔ یہ تو عوام پر منحصر ہے ۔ ہم کس طرح کسی کو dub کر سکتے ہیں کہ فلاں عالم ہے اور فلاں عالم نہیں ہے ۔

**چودھری محمد نواز** ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ لازمی ہے کہ محکمہ اوقاف چونکہ مذہبی امور کے ادا کرنے میں کافی ممد و معاون ہے ۔ تو کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ کے محکمہ اوقاف کے افسران کو بھی مذہبی امور میں دلچسپی ہو یا ان پر عبور حاصل ہو ۔

**وزیر اوقاف** ۔ جناب والا ۔ یہ لازمی تو نہیں ہے لیکن ہمارے پاس ایسے لوگ ہیں جو مذہبی تعلیم سے کافی واقف ہیں اور اس میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب وزیر اوقاف نے عالم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ عالم کو با عمل بھی ہونا چاہیئے تو کیا حکومت کے نزدیک وہ لوگ باعمل ہوا کرتے ہیں جو حکومت کی تعریف و توصیف کریں ۔

**وزیر اوقاف** ۔ حمزہ صاحب کے سوالات عموماً ٹیڑھے ہوتے ہیں ۔

**وزیر بلدیات** (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ دراصل حمزہ صاحب سراپا ٹیڑھے ہیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ اسی لئے تو زیادہ تکلیف دیتا ہوں ۔

**چودھری محمد نواز** ۔ جناب وزیر موصوف نے میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان کے محکمے میں ایسے افسر ہیں کہ جن کو مذہبی امور پر عبور حاصل ہے ۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے محکمہ اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر کی مذہبی معاملات میں کیا qualifications ہیں ؟

**Mr. Speaker** : Next question.

---

EXPENDITURE ON URS OF BABA FARID SHAKAR GANJ AT PAKPATTAN

***12752. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Auqaf be pleased to state the amount spent by the Auqaf Department at the time of *Urs* of Baba Farid Shakar Ganj at Pakpattan in 1966, 1967 and 1968, separately, to maintain law and order during the said *Urs* ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : This question relates to the Home Department and has been transferred to that department for necessary action.

SCHEME TO START DARS-I-NIZAMI SILSALA

*12753. **Chaudhri Muhammad Nawaz :** Will the Minister for Auqaf be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a scheme is under the consideration of the Auqaf Department to start Dars-i-Nizami Silsala ; if so, when the said scheme will be finalized ;

(b) whether it is a fact that an amount of Rs. 5 lac has been reserved for the above-mentioned scheme ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. The question of finalizing the scheme does not arise.

(b) No.

**چودھری محمد نواز** ۔ جناب سپیکر ۔ اگر میں جناب وزیر موصوف کو یہ بتاؤں کہ ان کے چیف ایڈمنسٹریٹر نے ہمارے ایک معزز رکن کو یہ کہا تھا کہ وہ سکیم کو آخری شکل دے رہے ہیں اور اس کے لئے گرانٹ بھی رکھی گئی ہے تو پھر آپ اس کے متعلق کیا فرمائیں گے ؟

**وزیر اوقاف** ۔ جناب والا ۔ اس سوال کے متعلق اطلاع بھی تو اسی چیف ایڈمنسٹریٹر نے ہی فراہم کی ہے ۔

---

HISTORICAL BUILDINGS, MOSQUES, SHRINES AND RELIGIOUS INSTITUTIONS IN THE TRIBAL AREAS

*12760. **Ataliq Jafar Ali Shah :** Will the Minister for Auqaf be pleased to state :—

(a) the circumstances under which historical buildings, mosques, shrines and religious educational institutions are taken over by the Auqaf Department ;

(b) the names of historical buildings, mosques, shrines and religious institutions in the Tribal Areas and Frontier States which have been taken over by the Auqaf Department ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Historical buildings and religious educational institutions are not taken over by the Auqaf Department merely because they are of a historical character. Under section 6 of the West Pakistan Waqf Properties Ordinance, 1961, their administration, control and management can be taken over by the Auqaf Department if they come under the category of waqf properties. However, where a mosque or a shrine is of great importance and considerable property is attached to them, or where due to mismanagement anti-social elements are creating trouble on the precincts of the shrines, the Auqaf Department considers the question of taking them over under its control.

(b) The West Pakistan Historical Mosques and Shrines Fund Cess Ordinance, 1960, and the West Pakistan Waqf Properties Ordinance, 1961, do not apply to the tribal and special areas respectively. The question of taking over any such institutions in those areas under the control of the Auqaf Department does not arise.

---

## TAKING OVER MOSQUES AND SHRINES

***12761. Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister for Auqaf be pleased to state the principle kept in view by Government for the purpose of taking over mosques and shrines in the Province ?

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Under the West Pakistan Waqf Properties Ordinance 1961, if a person is unauthorisedly in occupation of any waqf property, or has ceased to be entitled to that property. Chief Administrator can, after giving him a reasonable opportunity of showing cause, evict him from that property. The Ordinance does not specifically mention mosques or shrines. The underlying principle is that where a property attached to a mosque or a holy shrine is being misused, e.g., the income is being diverted to other purposes, or is being employed for anti social activities or has fallen into the hands of unauthorised persons, the Auqaf Department takes over such mosques and shrines.

The Auqaf Department also takes over mosques and shrines on receipt of applications from the public containing allegations of mismanagement.

**میاں محمد شفیع** - جناب والا - جواب کے آخری پیرا میں آپ نے فرمایا ہے - جو پبلک کی طرف سے شکایات آئیں یا درخواستیں آئیں کہ ان مساجد اور مزاروں کو محکمہ اوقاف اپنے قبضہ میں لے لے میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں - کیا آپ کے پاس کوئی ایسا انتظام ہے جس سے سروے کرا کے ان پرانی مساجد اور پرانے مزاروں کو جو کہ بے یارو و مدد گار پڑے ہیں اپنے قبضہ میں لے کر ان کا انتظام کریں یا ان کی مرمت کریں ؟

**وزیر اوقاف** (مسٹر محمد علی خان) - جہاں تک ان مساجد اور مزاروں کا تعلق ہے - جو کہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی تحویل میں ہیں - ان کی باقاعدہ مرمت کی جاتی ہے - لیکن جو ہمارے قبضے میں نہیں ہیں - ہمارے پاس کوئی ایسا سروے نہیں ہے- جس سے پتہ چلے کہ فلاں مزار اور فلاں مسجد کی مرمت ہونے والی ہے -

**میاں محمد شفیع** ۔ محترم وزیر نے بتایا ہے کہ جو مساجد یا مزار ہمارے قبضہ میں ہیں ان کی ہم حفاظت کرتے ہیں ۔ میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ جو مساجد اور مزار بے یارو مددگار پڑے ہیں جن کی کوئی آمدنی نہیں ۔ آپ آمدنی والے تمام مزاروں اور مسجدوں کو اپنے قبضے میں رکھتے ہیں اور ان کی آمدنی لے رہے ہیں ۔ لیکن جن کی کوئی آمدنی نہیں ہے ۔ ان کی طرف بھی آپ کی تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے ۔ ان کو بھی آپ اپنی تحویل میں لے کر ان کی بھی مرمت کروائیں ۔ تاکہ یہ تاریخی مقامات کہیں ختم نہ ہو جائیں ۔

**وزیر اوقاف** ۔ جناب والا ۔ جہاں تک تاریخی مقامات کا تعلق ہے ان کا سنٹرل گورنمنٹ سے تعلق ہے باقی ملک بھر میں کئی مساجد ہیں ۔ اگر اوقاف ڈیپارٹمنٹ ان سب مساجد کو اپنی تحویل میں لے لے ۔ تو میرے خیال میں ان کے ایک مہینہ کا خرچ بھی ہمارے سارے بجٹ سے پورا نہیں ہو سکے گا مسلمانوں کا بھی کچھ فرض ہے ۔ وہ ان کی دیکھ بھال کیا کریں اور ان کی مرمت کیا کریں ۔

---

## LAND IN UNAUTHORISED POSSESSION OF THAKUR THANJI B. D. MEMBER, TALUKA NAGARPARKAR

***12820. Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Minister for Land Reforms please refer to the answer to my starred question No. 10320 given on the floor of the House on 3rd May 1968 and state :—

(a) the total acreage of land in the unauthorised possession of Thakur Thanji, B. D. Member, Taluka Nagarparkar alongwith the year

since which it has been under his possession, the area of land, out of that, which is under cultivation and the person who pays the land revenue for the said land ;

(b) whether it is a fact that the matter regarding unauthorised occupation of the said land by the said person was not refferred to the Land Commission in time ; if so, the names of the Officers responsible for such negligence and the action intended to be taken against them ?

**Parliamentary Secretary** (Malik Muhammad Muzaffar Khan) : (a) (i) 160—15 acres.

(ii) from 1964 to 1968.

(iii) 160—15 acres.

(iv) Thakur Thanji.

(b) (i) Yes.

(ii) M/s. Abdul Waris Sheikh, Haji Kauro Khan and Bagh Ali, Mukhtiarkars and Saleh Muhammad, Chila Ram, Tikamdas, Haji Muhammad Khan and Sewa Singh, Supervising Tapedars and Muhammad Hussain, Muhammad Umar, Photo Khan, Pirinmal and Lutaf Ali, Tapedars.

(iii) The Deputy Land Commissioner is being asked to take necessary disciplinary action against them.

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ جناب والا ۔ انہوں نے میرے سوال کے حصہ (ب) کے جزو ۳ میں یہ دیا ہوا ہے کہ ڈپٹی لینڈ کمشنر سے کارروائی کی درخواست کی جا رہی ہے یہ جو ۱۶۰ ایکڑ اراضی کا مالک آپ کے کہنے کے مطابق ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۸ء تک فائدہ اٹھا رہا ہے اور اس میں کئی حصہ دار بھی مثلاً مختار کار ٹوہ دار وغیرہ شریک ہیں ۔ اور پھر وہ آدمی اس

زمین کا وارث بھی نہیں ہے ۔ تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ڈپٹی لینڈ کمشنر سے کیا استدعا کریں گے ۔ میں ان کا مطلب نہیں سمجھا ۔

**وزیر زراعت و خوراک** (ملک خدا بخش) ۔ میں جناب حاجی صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ وہ شخص جو ناجائز طور پر قابض ہو گیا ہے اس سے دس گنا تاوان لگان مالیہ کے طور پر وصول کیا جاتا ہے ۔ اور جن اہل کاروں نے اس سے سازش کر کے زمین کو غلط طور پر دیا ہے ۔ ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر کو کہہ دیا گیا ہے ۔ ان دونوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ کیا جناب وزیر زرعی اصلاحات کو یہ احساس ہے ۔ کہ یہ معاملہ کافی پرانا ہو گیا ہے ۔ اور تاخیر کی وجہ سے بہت سے ایسے افراد جو کہ اس بدعنوانیوں کے ذمہ دار ہیں آپ کا محکمہ ان کو با ضابطہ سزا دینے میں کس حد تک ناکام رہا ہے ؟

**وزیر زراعت و خوراک** ۔ میرا خیال ہے کہ ان کے بر خلاف جنہوں نے سازش کر کے یہ کام کیا ہے محکمہ کارروائی کر سکے گا ۔

**حاجی سردار عطا محمد** ۔ میں وزیر زرعی اصلاحات کے جواب سے مطمئن ہو گیا ہوں ۔ لیکن میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو کارروائی کی جائے گی کیا اس کے نتیجہ سے اس ایوان کو بھی مطلع کریں گے ؟

**وزیر زراعت و خوراک** ۔ اگر آپ چاہیں گے تو آپ کو بھی اطلاع دے دی جائے گی اگر ایوان چاہے تو اس کو بھی اطلاع دے دیں گے ۔

**Mr. Speaker** : The Question Hour is over. We will now take up the Short Notice Questions.

**چودھری محمد نواز** ۔ جناب والا ۔ میرا ایک سوال تھا ۔ اس کا جواب نہیں دیا گیا ۔ جس کا نمبر ۱۲۱۵۱ ہے ۔

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan): I repeat the answer.

(a) The pamphlet was distributed by the Education and Publication Adviser of the Auqaf Department along with other literature which is supplied to the Imams. No separate distribution of this pamphlet was arranged.

(b) Yes.

(c) Yes.

**چودھری محمد نواز** ۔ حضور والا ۔ میرا سوال یہ تھا کہ کس اتھارٹی کے تحت اس کی تقسیم کی گئی تھی ۔ آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ وہ ایجوکیشن اینڈ پبلیکیشن ایڈوائزر جو اوقاف ڈیپارٹمنٹ کا ہے ۔ اس نے تقسیم کیا ہے ۔ میں آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آخر اس ایڈوائزر سے آپ کے کسی Head نے یا کسی اور افسر نے کہا ہو گا ۔ کہ اس کو تقسیم کرنا ہے وہ کون تھا ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ جہاں تک محکمہ متعلقہ کا تعلق ہے وہ تو میں نے عرض کر دیا ہے کہ افسر متعلقہ اس مسئلے میں جو تمام سرکولیشن کرتا ہے ان سب پبلیکیشنز کی وہ تو ایجوکیشن اینڈ پبلیکیشن ایڈوائزر ہے ۔ یہ

متعلقہ آدمی ہے۔ جو کہ تمام سرکولیشن محکمہ اوقاف کی طرف سے کرتا ہے ۔

**چودھری محمد نواز** ۔ تو کیا میں آپ سے یہ معلوم کر سکتا ہوں ۔ جیسا کہ آپ نے میرے سوال کے حصہ (ڈی) کے جواب میں "ہاں" کہا ہے ۔ اور آپ جب یہ تسلیم کرتے ہیں ۔ کہ عوام میں اس سے بڑا اضطراب پیدا ہوا تھا ۔ تو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کے محکمہ نے پیشتر اس کے کہ وہ سرکولیٹ کیا جاتا اس کو کیوں نہ پڑھا ۔ اور اسے پہلے روکنے کی کیوں نہ کوشش کی ۔ کہ یہ سرکولیٹ ہی نہ کیا جاتا ؟

**پارلیمنٹری سیکرٹری** ۔ بعض ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو routine میں سرکولیٹ ہو جاتی ہیں ۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ میرے فاضل دوست کو اس جواب سے خوش اور مطمئن ہونا چاہیئے تھا کہ جونہی حکومت کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی گئی فوری طور پر اس پر عمل کیا گیا ۔ اور اس کی سرکولیشن کو بند کر دیا گیا ۔

**ملک معراج خالد** ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے۔ کہ ان کی تجویز کے پیش نظر آئندہ جو پمفلٹ لکھے جائیں گے ۔ پہلے عوام سے ان کی رائے لی جایا کرے گی ۔

**وزیر اوقاف** (مسٹر محمد علی خان) ۔ جناب عالی۔ جہاں تک پمفلٹ لکھنے کا تعلق ہے ۔ یہ بہت مشکل ہے کہ جو بھی کوئی پمفلٹ لکھنا ہو ۔ اس کے لئے پہلے عوام سے رائے طلب کرے ۔ یہ پمفلٹ لکھی گئی تھی Islamic

Council of Ideology کی طرف سے جو کے پنڈی میں ہے۔ اور ڈاکٹر فضل الرحمن کے ماتحت وہاں لکھی گئی تھی - پھر وہاں سے اس ڈیپارٹمنٹ میں آئی اور جب اس کی سرکولیشن ہوئی تو پھر پتہ چلا کہ اس میں کچھ objection-able چیزیں ہیں - جو کہ ہمارے مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہیں لہذا گورنر صاحب نے آرڈر دے دیا کہ وہ سرکولیشن بند کر دی جائے -

**چودھری محمد نواز** - میں با ادب عرض کرتا ہوں - کہ کیا یہ ٹھیک ہے - کہ آپ کے محکمہ کے بعض انسران کو اس ڈاکٹر فضل الرحمن نے ٹیلیفون پر دھمکی دی تھی - کہ اگر وہ پمفلٹ بند کیا گیا تو میں آپ سے نپٹ لوں گا -

**وزیر اوقاف** - دھمکیوں کا تو مجھے کوئی علم نہیں - اگر کوئی اس قسم کی دھمکی دے تو ہم لوگ کسی کی دھمکی میں آنے والے نہیں ہیں - ہم وہی کام کریں گے - جو اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو - کوئی بھی کچھ کہے ہم اس کو نہیں کریں گے - (تالیاں)

**Mr. Speaker**: Now, we will take up the short notice question of Khawaja Jamal Muhammad Koraija.

**مسٹر حمزہ** - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ شاید وزیر اوقاف کو مجھ سے اتفاق ہو - کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے - وہ غلط ہے چونکہ انہوں نے فرمایا تھا کہ Council of Islamic Ideology نے یہ پمفلٹ لکھی تھی میرا خیال ہے اس کا نام یہ نہیں ہے بلکہ اسلامک ریسرچ سنٹر ہے -

**وزیر اوقاف** - جناب والا - مجھے اس کا پورا نام تو یاد نہیں ہے یہ وہی

سنٹر ہے - جو ڈاکٹر فضل الرحمن پنڈی میں چلا رہا ہے -

---

## SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

**Mr. Speaker :** Now the Short Notice Question from Khawaja Jamal Muhammad Koraija. The Member may please read out his question.

### REFRESHER COURSES AND SEMINARS FOR MAULVIS OF AUQAF MOSQUES

***13291. Khawaja Jamal Muhammad Koraija :** Will the Minister for Auqaf be pleased to state:—

(a) whether it is a fact that the Auqaf Department has been holding Refresher Courses and Seminars only for the Maulvis of Auqaf Mosques; if so, reasons for not extending such facilities to other Maulvis also;

(b) the approximate percentage of Maulvis employed in the mosques administered by the Auqaf Department who have been given training and are running adult literacy classes and libraries ?

**Parliamentary Secretary, (Auqaf) (Sardar Muhammad Ashraf Khan) :** The refresher courses are primarily.....

خواجہ جمال محمد کوریجہ - آپ اردو میں جواب دیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - پہلے آپ سن لیں ممکن ہے سمجھ میں آجائے -

I regret Sir I have received only one copy of the answer of this Short Notice Question just now.

خواجہ جمال محمد کوریجہ ۔ اگر سمجھ میں آ سکتا تو کیوں عرض کرتا کہ اردو میں جواب دیں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میرے لئے مشکل ہو گا کہ میں ساتھ ساتھ اردو میں ترجمہ کرتا جاؤں ۔

ملک محمد اختر ۔ لائبریں میں کر دیتا ہوں ۔

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Refreshers Courses are primarily intended for the training and improvement of the Moulvis incharge of the mosques under the Auqaf Department, but seminars are not confined to these moulvis only, but are open to other Moulvis also. Refresher Courses are not open to other Moulvis, because such Moulvis are not under the discipline of the Auqaf Department, nor are they selected according to any standards. Besides, the expansion of the refreshers courses would commit the Department to heavy costs which it would not be able to bear. However, in the case of seminars which are of a shorter duration and are less expensive and cover a more restricted field, the other Moulvis are allowed to participate. Uptil now nearly 300 such Moulvis have taken part in these seminars at the cost of the Auqaf Department.

(b) About 40% of the Moulvis of the Department have been trained, but the training given so far did not include the subjects of adult education and library science, which are now being introduced gradually. At any rate, some Moulvis on their initiative have started adult education centres and reports from four centres have been received so far. As regards libraries 62 Moulvis are handling small libraries of the department.

**خواجہ جمال محمد کوریجہ** ۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تین سنٹروں میں لائبریریاں چل رہی ہیں کیا آپ ان کے نام بتا سکتے ہیں ۔ اور وہ کہاں کہاں چل رہی ہیں ؟

**وزیر اوقاف** (مسٹر محمد علی خان) ۔ ابھی ایک سوال ہوا تھا اس کا جواب دیکھ لیں تو آپ مطمئن ہو جائیں گے ۔

**خواجہ جمال محمد کوریجہ** ۔ میری یہ گذارش تھی کہ باقی جتنے مولوی ہیں ان کو بھی ٹریننگ دی جائے لیکن یہ کہتے ہیں کہ اتنی رقم نہیں ۔ اور کچھ نہیں ۔ جہاں پر خواجہ غلام فرید صاحب نے درس شروع کیا تھا وہاں چالیس پچاس عالم اور مولوی صاحبان درس دیتے تھے اور ہزاروں سینکڑوں طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے اب بجائے اس کے کہ وہاں لائبریری کھولیں پہلے جو درس دیتے تھے وہ بھی ختم کر دیا ہے ۔ وہاں نہ کوئی لائبریری ہے نہ کوئی درس دیتا ہے ۔ کیا وزیر صاحب اس امر کی طرف توجہ فرمانے کے لئے تیار ہیں ۔

**وزیر اوقاف** ۔ جناب والا ۔ ہم اس کو examine کر لیں گے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے سوالات کی فہرست میں ۲۲ سوالات ہیں ۔ ۸ کے جوابات آ چکے ہیں ۱۴ کے جوابات نہیں ہیں ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ وزراء صاحبان کی moral ذمہ داری نہیں کہ جتنے سوالات درج

کئے جائیں اور ہمیں واقفیت ہو تا کہ ہم ضمنی سوالات کر سکیں ۔ اس سے تو وہی ضمنی سوال کر سکتا ہے جس کا اصل سوال ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو پہلے ہی اس پوزیشن کو واضح کر چکا ہوں ۔ ہمارے ہاں یہ روایت ہے کہ تمام سوالات کے جوابات پہلے مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ فہرست میں چھپ جاتے ہیں جو جوابات ذرا دیر سے آئیں یا ان کے جوابات فراہم نہ کئے جائیں تو وہ چھپ نہیں سکتے ۔ اگر چہ کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہر وقت جوابات بھیجے جائیں ۔ آئندہ کے لئے میں پارلیمنٹری سیکرٹری اور وزراء صاحبان سے توقع کرتا ہوں کہ وہ وقت پر جوابات بھیج دیا کریں گے تا کہ تمام جوابات چھپ سکیں اور آپ معلومات حاصل کر سکیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ شکریہ ۔

---

## ADJOURNMENT MOTIONS

### DEMOLITION, WITHOUT NOTICE, OF A HOUSE IN CLIFTON COLONY LAHORE BY THE LAHORE IMPROVEMENT TRUST

**Mr. Speaker :** There is only one adjournment motion, which is standing and that is No: 260 by Khawaja Muhammad Safdar. I had called for the file and I am now ready with my ruling.

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ آپ کی اجازت سے اور اس معزز ایوان کی خواہش اور احترام اور حالات کو مد نظر رکھتے

ہوئے میں اس تحقیقات کا حکم دینے کے لئے تیار ہوں ۔ جب رپورٹ موصول ہو جائے گی ۔ تو وہ اس معزز ایوان میں پیش کر دوں گا ۔

**Mr. Speaker :** Anyhow I am quite ready with the ruling. It is for the satisfaction of the mover.

**خواجہ محمد صفدر ۔** وزیر صاحب کو یہاں تشریف لانے سے پہلے انکوائری کا حکم دینا چاہیئے تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب انہیں اس معاملہ کی شدت کا احساس ہو گیا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ وٹو صاحب حکم دے کر یہاں تشریف لاتے ۔

**Mr. Speaker :** If the Minister had said this on that day, we would have saved much of our labour.

**وزیر بلدیات ۔** جناب والا ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے آپ کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ آیا یہ مسئلہ زیر بحث آئے گا ۔ تو آپ نے فائل لینا چاہی اور فرمایا کہ معاملہ پھر زیر بحث آئے گا چونکہ بحث ختم نہیں ہوئی تھی میں نے سمجھا کہ جب یہ چیز ایوان کے سامنے آئے گی تو میں عرض کر دوں گا ۔

**Mr. Speaker :** This is upto the Minister.

**خواجہ محمد صفدر ۔** اس روز وزیر صاحب اس ملازم کو defend کر رہے تھے اور آج آپ یہاں آ کر فرماتے ہیں کہ انکوائری کرانے کو تیار ہوں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو کم از کم احساس تو ہوا ہے کہ محکمہ کی زیادتی کی وجہ سے اس عورت کو ہزاروں روپیہ کا نقصان پہنچ گیا ہے ۔

اگر آپ اس بات کے لئے تیار ہیں تو کسی ذمہ دار افسر کو انکوائری پر مامور کر دیں اور انکوائری کے نتیجہ سے اس ایوان کو با خبر کر دیں ۔ اگر آپ وعدہ فرماتے ہیں تو میں اس تحریک التواء پر زور نہیں دیتا ۔ کیونکہ جس نے غلط کام کیا ہے اس کو سزا ملنی چاہئے ۔ یہی میرا مقصد ہے ۔

**وزیر بلدیات** ۔ جناب والا ۔ اے ایس آئی کے متعلق فائل آپ نے منگوائی تھی لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ اس پر مزید بحث نہیں ہو گی میں عرض کرنے والا تھا کہ اس کی انکوائری کراؤں گا ظاہر ہے کہ جب انکوائری کراؤنگا تو کسی ذمہ دار افسر سے کراؤں گا ۔ انکوائری کے بعد جو مناسب اقدامات ہوں گے وہ کئے جائیں گے ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ وزیر صاحب کے اس وعدہ پر کہ وہ جلد از جلد انکوائری کرائیں گے میں اسے press نہیں کرتا ۔ جس شخص نے یا جن افراد نے یہ سازش کی ہے اور خلاف قانون حرکت کی ہے اور اس عورت کو عظیم نقصان پہنچایا ہے اس سے آپ کی حکومت کی ساکھ بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے آپ چونکہ انکوائری کرائیں گے اور قصور وار کو سزا دیں گے اس لئے میں اسے press نہیں کرتا ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ کسی تحریک کو press کرنے کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس کا کوئی فیصلہ کیا جائے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اسے پہلی stage پر ہی press نہ کیا جائے کیونکہ بعد میں بہت سی labour involve ہوتی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس وقت press نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وزیر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ جن لوگوں نے غلطی کی ہے ان کو سزا دی جائے گی ۔ اس کے علاوہ اب ہمیں معلوم ہوا ہے جو پہلے معلوم نہیں تھا کہ انکوائری کی جائے گی پہلے تو وٹو صاحب محکمہ کو defend کر رہے تھے ۔

**Mr. Speaker :** Because I had to prepare a seventeen page ruling over this adjournment motion.

**Khawaja Muhammad Safdar :** Seventeen pages !

**Mr. Speaker :** Yes.

**Minister of Basic Democracies :** I am thankful to you for the special interest that you have taken in the matter.

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ نے واقعی بہت محنت کی ہے ۔

وزیر بلدیات ۔ اس دن میں نے عرض کیا تھا کہ آپ اسے discuss کریں گے تو اس خیال سے کہ اس ایوان میں اسے discuss کیا جائے گا میں اپنی گذارش پیش کر دوں گا ۔

You did not say. I had particularly requested for this information.

---

## SUPPLEMENTARY BUDGET STATEMENT, 1967-68

### DISCUSSION ON THE EXPENDITURE CHARGED UPON THE PROVINCIAL CONSOLIDATED FUND.

**Mr. Speaker :** The House will now have discussion on the expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund as shown in the

Supplementary Budget Statement for 1967-68. Yes, Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - اس مطالبہ زر کے ذریعہ کم و بیش ایک کروڑ روپے کی رقم مطلوب ہے جسکو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے - پہلے head میں ۳۳ - لاکھ ۳۲ - ہزار چار سو روپے charged expenditure کیلئے طلب کیا گیا ہے دوسرا یہ قرار دیا گیا ہے کہ floating loans کیلئے ۶۲ - لاکھ روپے کی رقم درکار ہے ۶۲ - لاکھ کی رقم میں سے کچھ رقومات محدود ہیں جنکو دیگر مدات سے پھر منتقل کیا گیا ہے اور ۳۲ - لاکھ ۳۲ - ہزار چار سو روپے charged expenditure کے طور پر اس head کیلئے رکھے گئے ہیں -

جناب والا - item نمبر ۲ کے تحت جو نہایت ہی اہم item ہے اسمیں سے ۷۹ - لاکھ ۴۳ - ہزار تین سو کا پراویژن اسطرح سے کیا گیا تھا کہ وہ سود جو مرکزی حکومت کو صوبائی حکومت ادا کرے گی اسکی شرح پہلے سوا پانچ روپے per annum تھی لیکن اب مرکزی حکومت نے اس سود کی شرح کو بڑھا کر چھ فیصد سالانہ کر دیا ہے - اسکے علاوہ ۴ - کروڑ کی رقم بطور قرضہ raise کیگئی ہے اور اس طرح سے کم و بیش ایک کروڑ ۳۹ - لاکھ ۴۵ - ہزار نو سو ۷۰ روپے بطور سود کے ادا کرنے ہونگے اور اسمیں سے ۶۰ - لاکھ ۲ - ہزار ۶۷۰ روپے ایڈیشنل اخراجات کے طور پر لئے جائیں گے اور کل رقم جو دیگر مدات سے حاصل کیجائیگی اور جسکے لئے مطالبہ زر پیش کیا جا رہا ہے وہ ۳۲ - لاکھ ۷۳ - ہزار نو سو روپے ہے - میرا ذاتی attack اسی item پر ہے -

جناب والا ۔ یہ ان قرضہ جات پر سود کی رقومات ہیں جو مرکزی حکومت سے مد (اے) ۵ (۵۸) کے تحت حاصل کی گئی ہیں اور ان رقومات پر جو سود واجب الادا ہے وہ اے ۵ (۵۸) کے تحت آتا ہے جناب والا ۔ اس قرضہ کو ڈویلپمنٹ loan کی حیثیت سے ۶۸ - ۱۹۶۷ء کے وائٹ پیپر میں دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں میری دو گذارشات ہوں گی ایک تو یہ کہ یہ بیرونی قرضہ جات جو مرکزی حکومت نے ہمیں دئے ہیں انکا بیشتر حصہ بیرونی ممالک سے قرضہ جات اور aid کی صورت میں حاصل کیا گیا ہے اور دوسرے یہ کہ یہی ہماری تباہی کا باعث ہوگا کہ انکو ڈویلپمنٹ loan title دیا گیا ہے ۔ کیا اس ڈویلپمنٹ loan سے ہمیں فی‌الواقعی کوئی فائدہ پہنچا ہے ۔ جناب صدر ۔ مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ عرصہ دراز سے بلکہ کل جناب وزیر خزانہ جب اپنی تقریر فرما رہے تھے تو اسمیں بھی انہوں نے اسبات کی شکایت کی کہ حزب اختلاف کے بعض رہنماؤں نے ہماری اقتصادی پالیسی کو وطن کیلئے غیر مفید قرار دیا ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ اسوقت پاکستان پر بیرونی قرضہ جات کی رقم ساڑھے ۱۵ ۔ ارب تک پہنچ چکی ہے اور جناب والا ۔ ہمنے گزشتہ ۹ ۔ سال میں ساڑھے ۷ سو کروڑ کا قرضہ لیا ہے ۔ جناب والا ۔ ڈویلپمنٹ loan کے تحت یہ بات کہی گئی ہے کہ ہم نے ۱۵ ۔ کروڑ روپے کا آمدنی میں اضافہ کیا ہے لیکن اگر ہم اس ۱۵ ۔ کروڑ کے اضافہ کا اس گراں قدر سود اور قرضے سے تقابل کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ فائدہ مند loan نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے گذارش یہ کرنا ہے کہ اسوقت جو ہمارے قرضہ جات ہیں وہ دن بہ دن بڑھتے

جا رہے ہیں اور ۳۱ - دسمبر ۱۹۶۶ء تک ہمارے قرضہ جات ۱۵۴۹ - کروڑ روپے تھے جو ۳۲۵۴۳ کروڑ ڈالر کے قریب بن جاتے ہیں - اسمیں سے یکم جون ۱۹۶۷ء کو ہم پر ۸۴۱ - کروڑ روپے بطور قرضہ واجب الادا تھے - جناب والا - میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ دوسرے منصوبےمیں جو ہم نے قرضہ جات حاصل کئے ہیں انکا اگر تیسرے منصوبے کے قرضہ جات سے تقابل کیا جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیسرے منصوبے میں ہمارے قرضہ جات تین سو فیصد تک بڑھ گئے ہیں - جناب والا - دوسرے منصوبے میں ہم نے جو قرضہ جات پروجیکٹس کیلئے وہ ۳۹۴ - کروڑ تھے اور تیسرے منصوبے میں وہ قرضہ جات ۸۸۰ - کروڑ تھے - سامان کی صورت میں اور دوسری صورت میں ہم نے دوسرے منصوبے میں جو مدد لی ہے وہ ۳۳۱ - کروڑ روپے ہے اور تیسرے منصوبے میں وہ ۵۵۰ - کروڑ روپے ہو کر رہ گئی - جناب والا - اسکے بعد نجی غیر ملکی سرمایہ میں دوسرے منصوبے میں ہمنے ۴۵ - کروڑ کی مدد حاصل کی اور تیسرے منصوبے میں وہ ۷۰ کروڑ روپے ہو گئی یعنی جناب والا - reconciliation کے بعد ۸۱۳ - کروڑ روپے کی ہم نے مدد حاصل کی اور تیسرے منصوبے میں ۵۱۵ - کے قریب وہ بنکر رہ گئی - اسکے بعد پی - ایل ۴۸۰ کے تحت ہم نے جو مدد حاصل کی وہ جناب والا - دوسرے منصوبے میں ۱۹۷ - کروڑ تھی اور تیسرے منصوبے میں وہ ۱۰۰ - کروڑ رہ گئی - جناب والا - دراصل یہ ایک چال تھی کہ جسوقت ہمارے ملک کو ۳۰- فیصد گندم کی کمی محسوس ہوئی تو اسوقت امریکہ نے باربرداری کے جہازوں کا

بہالہ کرکے ہمیں مجبور کیا کہ ہم زائد اور مہنگے داموں پر گندم حاصل کریں - جناب والا - اسطرح سے ہمارے جو قرضہ جات ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ تیسرے منصوبے کے اختتام پر وہ ۱۶۵۰ - کروڑ روپے بنکر رہ جائیں گے - یعنی آپ کو ایک ارب یا ایک سو کروڑ روپیہ سالانہ اسکا سود دینا ہوگا - جناب والا - ہمنے گزشتہ اور رواں مالی سال میں ۶۹ء۴۹ء- کروڑ روپے کے قرضہ کی مالیت کا بوجھ اپنے ملک پر ڈال دیا ہے - جناب والا - آپ دیکھیں کہ ہمارے قرضہ جات کی تعداد اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ ہم اپنے قرضہ جات کو ۱۹۷۰ء تک ۱۶۵۰ - کروڑ روپے تک پہنچا دیں گے - جناب والا - ۱۹۵۸ء سے قبل جب بدنام سیاستدانوں کی حکومت تھی تو اسوقت ہمارے پاس کتنے قرضہ تھے - اسوقت ۵۹ - ۱۹۵۸ء میں ہمارے ذمہ جو قرضہ جات کی رقوم واجب الادا تھیں وہ مجموعی طور پر ۱۲ء۱۳ کروڑ تھیں -

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - وزیر مالیات صاحب کو یہاں پر موجود ہونا چاہئیے -

**پارلیمنٹری سیکرٹری** (مسٹر عبدالقیوم) - جناب والا - میں notes لے رہا ہوں -

**مسٹر سپیکر** - آپ کے نوٹ کرنے سے میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کی تسلی نہیں ہوگی - فائننس منسٹر صاحب کو ایوان میں موجود ہونا چاہئیے خاص طور پر جبکہ سپلیمنٹری بجٹ پر بحث ہو رہی ہے -

ملک محمد اختر - جناب والا- ۱۹۵۸-۵۹ء کے مطابق اس سال ۱۳ء۱۲ کروڑ ہمارے قرضہ جات کی مجموعی رقم تھی اور جناب والا - ۱۹۶۵-۶۶ء اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں اس مد میں ۴۶ کروڑروپیہ صرف کرنا ہے - ۱۹۶۶-۶۷ء کے نظرثانی شدہ تخمینے کے مطابق ۵۳ء۱ کروڑ ہم نے روپیہ صرف کیا - اس طرح سے آپ دیکھیں گے کہ سود اور قرضہ جات کی اقساط دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں -

**Mr. Speaker** : Malik Muhammad Akhtar may please take his seat. The attendance in the House is very thin. I suspend the proceedings till the Members arrive in the House. (*a short pause.*)

There are only two Ministers and nobody from amongst the Parliamentary Secretaries. (*a short pause.*)

This is not desirable. After all the Members should feel their responsibility (*a short pause.*)

I have been seeing these things for quite some time and I have been warning the Members time and again, that they should feel this responsibility to the House and if the things go on like this I shall have to take some action. (*a short pause.*)

After all we are not gathered to pass time here.

(*At this stage some Members arrived in the House*).

Yes, Malik Sahib.

**Minister for Basic Democracies** (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, the Finance Minister is just coming. He is not feeling well and he has gone to take some medicine and will be just arriving.

**ملک محمد اختر** ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے یہ گذارش کرنا ہے کہ ۱۹۶۷ء تا ۱۹۷۰ء جو ان قرضہ جات میں اضافہ ہوا ہے وہ تقریباً ۷۵ کروڑ روپیہ کا ہے ۔ یہ قرضہ جس کو ہم ہر سال بڑھا رہے ہیں یہ اتنے دور کے قرضہ جات نہیں ہیں بلکہ ان کی ادائیگی آج سے ۵ یا ۱۰ سال بعد شروع ہو جاتی ہے ۔ جناب والا ۔ اس وقت جبکہ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے لئے ہمیں بہت سی رقوم اصل میں سے اور سود میں سے ادا کرنی ہوں گی میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا تمام کا تمام زرمبادلہ ان قرضہ جات کی ادائیگی میں کم از کم ۴۰ فیصد ضائع ہو جائے گا ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ گزارش کرنا ہے کہ ان قرضہ جات کے متعلق بات کرنے کے بعد ہماری موجودہ انقلابی حکومت نے ۱۹۵۸ء کے کے بعد یہ قرضہ جات کثیر تعداد میں حاصل کئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان کی ادائیگی کے وقت کافی مشکلات سے دو چار ہونا پڑے گا بلکہ ہماری وہ تمام پاور جس سے ہم اپنا فارن ایکسچینج کما رہے ہیں وہ ختم ہو کر رہ جائیگی ۔ جناب والا ۔ میں قرضہ جات کے متعلق تبصرہ کر چکا ہوں ۔ اور اب قرضہ جات کی وصولی کے بعد جو حالات پیدا ہوتے ہیں ان کی طرف میں آتا ہوں جناب والا قرضہ جات ۴ قسم کے ہوتے ہیں credit aid, commodity aid, technical aid, اور پی ۔ ایل ۴۸۰ کے تحت جو ہم اشیائے خورد و نوش کی aid حاصل کرتے ہیں پھر یہ چیز بھی قابل غور ہے کہ اس امداد کو ترقی پذیر ممالک جو قرضہ دیتے ہیں ان کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جائے گا وہی انڈسٹریاں لگائی جائیں گی جس کیلئے

وہ قرضہ دینے کے لئے تیار ہوں ۔ جناب والا ۔ اس صورت میں مثال دیجاسکتی ہے کہ ہم نے آئندہ سالوں میں جبکہ کم و بیش ۱۷۵۰ ۔ کروڑ روپے ۱۹۷۰ء تک امریکہ سے قرض اٹھانا ہے ۔ مغربی پاکستان میں فولاد کے کارخانے کے نصب کرنے کا جو منصوبہ بنایا گیا ہوا ہے اس پر امریکہ نے ابھی تک عمل در آمد نہیں ہونے دیا اور اسے ابھی تک عملی جامہ پہنانے نہیں دیا گیا ۔ اس سٹیل مل کے نہ ہونے کی وجہ سے ہم نہ صرف موجودہ حکومت کو مورد الزام ٹھہرائیں گے بلکہ امریکہ کی مداخلت کی وجہ سے جو کوششیں ۱۹۵۸ء سے قبل کی حکومتوں نے کی ہیں وہ بھی جناب والا ۔ ناکام رہیں ۔ پھر جناب سپیکر ۔ قرضہ جات ہمیں ایسی مشینری کے دئے جاتے ہیں جن کے فالتو پرزوں کے لئے ہم عمر بھر کے لئے ترقی یافتہ ممالک کے دست نگر بنتے ہیں اور ماضی میں بھی ہم ان کے دست نگر بنتے رہے ہیں ۔ اس کے بعد پراجیکٹس ایڈ کے سلسلے سے بیرونی ماہرین کی ایک بہت بڑی ٹیم ہمارے ہاں آ جاتی ہے اور مدد کا بیشتر حصہ ان کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے سلسلے میں خرچ ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن ممالک سے مدد لی جاتی ہے اس مدد کا بیشتر حصہ انہیں ممالک کو واپس چلا جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مدد کا ۲۵ فیصد حصہ واپس چلا جاتا ہے ۔ ۱۹۵۸ء سے قبل کی حکومتوں کے قرضہ جات اور موجودہ حکومت کے قرضہ جات کی شرائط میں فرق تھا ۔ اس سے قبل ایک ماہر اقتصادیات کی رائے تھی کہ کم از کم ۲۰ فیصد مقروض ملک سے واپس آ جاتا ہے لیکن

اب یہ رقم جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے اس سے ۲۵ فیصد کے قریب امریکہ میں واپس چلی جاتی ہے ۔

**Mr. Speaker :** Will Malik Sahib please explain which item he is discussing, as there are only three items of interest ?

**Malik Muhammad Akhtar :** It is item No. 2 Sir, and this is a very important one.

**Mr. Speaker :** That is Interest on Loans taken from the Central Government ?

**Minister for Finance :** How Sir, the Member can discuss in this House the conduct of the Central Government in the matter of foreign loans ?

**Mr. Speaker :** Yes, he can't.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, I may refer to page 28 of the White Paper 1967-68 wherein it is clearly given that all these loans have been raised by the Central Government and forwarded to the Provincial Government. Sir, they are all US loans and other loans.

**Minister of Revenue** (Khan Ghulam Sarwar Khan) : So what ?

**Malik Muhammad Akhtar :** So I can discuss them because they are controlling your economy. No : (2) relates to Interest on Loans taken from the Central Government.

**Mr. Speaker :** These are Development Loans for 1967-68. These loans are taken from the Central Government.

**Malik Muhammad Akhtar :** They have been raised from 29 countries.

**Mr. Speaker :** May be. But the Member is not concerned with that. Debate on that point can take place only in the National Assembly.

**Malik Muhammad Akhtar :** I consider that to a certain extent we can make a reference to them whether those loans .....

**Mr. Speaker :** Of course the Member can make a reference but he cannot discuss. He may please distinguish between making a reference and discussing the loans.

**Malik Muhammad Akhtar :** I can discuss the consequence where the application of these loans has been done by the Provincial Government .....

**Mr. Speaker :** Of course that the Member can.

**Malik Muhammad Akhtar :** That will be an indirect way of discussing the whole affair.

**Minister of Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani) :** The Provincial Government should not have taken the loan from the Central Government and the Central Government should have transferred the whole loan to the East Pakistan Government - if that is your point that whatever loan the Central Government secures from outside that should be tranferred only to East Pakistan so that development should take place there and not here it is alright. We will hear with interest and attention.

**Malik Muhammad Akhtar :** It is very necessary to answer the worthy Minister.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر صاحب نے بڑا ہی اچھا نقطہ اٹھایا ہے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ یہ تمام کے تمام قرضہ جات مشرقی پاکستان میں چلے جاتے تو میں شائد یہاں اعتراض نہ کرتا ۔ جناب والا ۔ میں صرف دو جملوں میں ان کو جواب دیتا ہوں ۔ کہ ان قرضہ جات کو برداشت کرنے

کی کوشش ۱۹۵۲ء میں ہوئی اور پھر آج تک ۱۹۶۵ء تک ان قرضہ جات کے تحت ہماری جو فارن پالیسی ہے وہ independent نہ ہو سکی ۔

**Mr. Speaker:** The Member is not relevant.

**Malik Muhammad Akhtar:** But, Sir, he has raised that point and so I have a right to answer the Minister.

اس کے باعث ہم سیٹو اور سینٹو کے ممبر بنائے گئے ۔ اس کے باعث سوشلسٹ ممالک سے ہم نے تصادم مول لیا ۔ اسی کے باعث ہم پر ۱۹۶۵ء کا حملہ کیا گیا ۔

**Mr. Speaker:** The Member is again not relevant. He may please discuss Item No : 2.

**Khawaja Muhammad Safdar:** Sir, I may point out to you the White Paper, page 16 para 3 (c).

صرف ایک لائن پڑھوں گا ۔

> "foreign loans are routed through the Central Government."

تو بیرونی قرضہ جات کے متعلق بحث کی جا سکتی ہے ۔

because they are routed through the Central Government.

کیونکہ یہ سینٹرل گورنمنٹ اپنے پاس سے نہیں دیتی اپنے ۔ یہ قرضہ جات مرکزی حکومت کے ذریعہ سے صوبائی حکومت کو حاصل ہوتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر - آئیٹم نمبر ۲ میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ جو قرضہ جات صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت سے لئے ہیں ان کے سود کی شرح بڑھ گئی ہے اس لئے زیادہ اخراجات برداشت کرنے پڑے ہیں - اور اس کے متعلق یہ سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا گیا ہے - اس لئے صرف اس حد تک تقریر relevant ہوگی -

**Khawaja Muhammad Safdar :** There you are right.

**Minister of Finance :** I only submitted respectfully, and Khawaja Muhammad Safdar will bear me out, that while discussing this item we cannot discuss the conduct of the Central Government in the matter of procuring the loans. He was discussing the conduct of the Central Government and he was so much encouraged .....

**Khawaja Muhammad Safdar :** He cannot discuss the Central Government.

**Minister of Finance :** Outside this House and in the National Assembly we can do so. But he did not care to listen to my request and he went on discussing the foreign affairs of the country and your Honour rightly interrupted him by asking as to what these things have to do with this item. I was submitting that we should not bring into discussion these matters which were primarily the concern of the Central Government.

**Khawaja Muhammad Safdar :** That is right.

**Malik Muhammad Akhtar :** Yes Sir, I quite agree.

جناب صدر - اب گذارش مجھے یہ کرنا ہے کہ سال رواں میں جو رقومات گرانقدر قرضوں کے طور پر ہمیں ٹرانسفر کی گئی ہیں اس کا زیادہ بوجھ مرکزی

حکومت کو ہم نے اس commodity کے لئے ادا کرنا ہے جس کے لئے یہ رقوم ہمیں دی گئی ہیں ۔ یہ رقوم ہمیں پی ایل ۴۸۰ ایڈ کے ذریعہ دی گئی ہیں جناب والا ۔ یہ اجناس جو سال رواں میں پی ۔ ایل ۴۸۰ کے تحت ہم نے وصول کی ہیں میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ قرضوں کی کچھ رقم جنس کے طور پر مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو دی ہے ۔ ہمارے محکمہ خوراک نے براہ راست شپمنٹ جو سنٹرل گورنمنٹ کے نام پر تھی وصول کی اور وہ جنس ہمیں دی گئی وہ جناب والا ۔ ان نرخوں پر نہیں دی گئی جن پر انٹرنیشنل منڈی کے بھاؤ تھے بلکہ ہمیں اس سے کم و بیش ۳۰ فیصد زیادہ رقومات ادا کرنی پڑیں ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد نہ صرف ان قرضہ جات ہی سے بلکہ آمد و رفت پر ہماری گندم میں تاخیر ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۵۰ اور ۶۰ روپے من تک گندم ہمارے عوام کو بازار سے خریدنی پڑی جناب والا ۔ اس وقت امریکہ نے ہمیں ۲۲ لاکھ ٹن کی بجائے صرف ۱۲ لاکھ ٹن اناج دیا ۔

**Mr. Speaker :** The Member is not relevant.

**Malik Muhammad Akhtar :** Sir, the loan was not paid in the form of cash to us. It was paid in the form of commodities.

**Mr. Speaker :** Which loan ?

**Malik Muhammad Akhtar :** Loan under PL 480 which stood in the name of the Central Government and which was received by the Provincial Government in the form of commodity.

**Mr. Speaker :** There has been an increase of more than four crores of rupees. The Member means these four crores.

**Malik Muhammad Akhtar :** I don't want to pin-point any item. If you will permit me to explain myself I would say that our Food Secretary, or the Food Directorate or the Food Department (whatever you may call it) have directly received the commodity which was booked in the name of Pakistan and, Sir, procured at the port by the Provincial Government. No money was passed in the form of cheque or currency notes by the Central Government but we were given part of the loan in the form of commodity and I am attacking that commodity loan.

**Mr. Speaker :** Does the Member mean to say that it is included in this loan of four crores ? If it is not included then he would not be relevant.

**Malik Muhammad Akhtar :** If you kindly look into the Supplementary Budget Statement it is stated therein that in the Budget Estimates 1967-68 a provision of Rs. 79,43,360 was made on the basis of the previous rate of interest, i.e. 5·25 percent per annum. The rate of interest now increased to 6 percent per annum the amount of interest charges works out to Rs. 1,39,45,970/-. Now Sir is the Minister prepared to make a statement that this amount of over one crore of rupees, which has been paid in the form of interest to the Central Government, does not include commodity loan ? If he is prepared to make that statement, then I will pass on to my next point. And, Sir, if that is included, then I would like to discuss it.

**Mr. Speaker :** What is the position about this matter ?

**Minister of Finance :** This has nothing to do with the commodity loan. I really don't understand.

**Malik Muhammad Akhtar :** Why not ?

**Minister of Finance :** If you want to entertain this idea, nobody

can stop you but when you ask me, I have to reply, and it has nothing to do . . . .

**Mr. Speaker :** What about four crores of loan ; does this cover the commodity loan, which is being discussed by Malik Akhtar ?

**Minister of Finance :** Sir, these four crores of rupees were needed for developmental purposes. While carrying on the developmental activities in the province, we discovered that we need four crores more, and the Central Government has not got this loan from any outside agency. The Central Government has given us loan from its fund in order to enable us to carry on our developmental activities in the province. I don't know how he has brought in this commodity loan and PL-480, and everything on earth he has brought under this discussion.

**Malik Muhammad Akhtar :** May I raise another point Sir. If you kindly look into item No. 2, I will again repeat that in the budget estimates for 1967-68 a provision of Rs. 79,00,43,000 was made on the basis of the previous rate of interest of 5·25 percent per annum. The Central Government has now raised the rate of interest to 6 percent. Under that increase in the rate of interest, which is ·75 percent per annum, I can discuss that commodity loan Sir, because the item does not concern four crores only.

**Mr. Speaker :** The Member wants to attack the enhancement of the rate of interest by the Central Government ?

**Malik Muhammad Akhtar :** I want to attack that, and in that sphere I can attack the entire loan on which that enhanced interest became due.

**Mr. Speaker :** I don't agree with the learned Member.

**Malik Muhammad Akhtar :** Anyhow, Sir, as you please. That means I can't discuss at all the utilization of this loan by the Provincial Government.

**Mr. Speaker :** The Member can.

**ملک محمد اختر** ۔ جناب سپیکر ۔ اب اس مسئلہ کو چھوڑتے ہوئے آگے یہ عرض کرتا ہوں کہ اب مجھے وہ نتائج جو اس سلسلہ میں حاصل ہوئے ہیں یعنی ان قرضہ جات کو Developmental Loans کا ہیڈنگ دیا گیا ہے ۔ اس صفحہ میں اس کا ہیڈنگ یہ ہے ۔

Interest on loans taken from the Central Government ; Interest on developmental loans.

اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان قرضہ جات کے مصرف دو ہیں ۔ ان قرضہ جات کا مصرف ایک یہ ہے کہ انہوں نے ان قرضہ جات کو نجی کارخانہ داروں کو دیا ہے ۔ اسکے علاوہ جو حکومت نے قرضہ جات حاصل کئے ہیں ان قرضہ جات سے جو ڈویلپمنٹ ہوئی ہے یہ اس کے خلاف کر رہے ہیں ۔

Am I relevant Sir ?

**Minister of Finance :** It is not my function to declare whether you are right or not ; it is for the Speaker.

**ملک محمد اختر** ۔ جناب والا ۔ میں یہ دیکھتا ہوں کہ انہوں نے ایگریکلچرل سیکٹر میں کس قدر ڈویلپمنٹ کی ہے ۔ گندم کے متعلق جیسا کہ کل وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تقریر میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم نے ایگریکلچرل سیکٹر میں بہت ترقی کی ہے ۔ ہم گندم کے بھاؤ کو بھی کنٹرول کر گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ گندم کی اس آئٹم کو discuss کرتے ہوئے کہوں گا کہ گندم کا

بھاؤ مارچ ۱۹۵۵ء میں ۱۱ء۵۰ روپے فی من تھا - مارچ ۱۹۶۰ء میں ساڑھے بارہ روپیہ فی من تھا - مارچ ۱۹۶۳ء میں ساڑھے سترہ روپے فی من تھا - مارچ ۱۹۶۴ء میں ۲۲ روپے فی من تھا - مارچ ۱۹۶۵ء میں ۲۵ء۷۵ روپے فی من تھا مارچ ۱۹۶۶ء میں سترہ روپے فی من تھا - مارچ ۱۹۶۷ء میں ۳۹ روپے فی من تھا اور جنوری ۱۹۶۸ء میں ساڑھے چوبیس روپے فی من تھا - اب بھاؤ قدرے نیچے آ گئے ہیں -

جناب والا - اس کے علاوہ چاول کا بھاؤ فی من دیکھیں - مارچ ۱۹۵۵ء میں ساڑھے سترہ روپے فی من تھا - مارچ ۱۹۶۰ء میں ۲۷ء۵۰ روپے فی من تھا مارچ ۱۹۶۳ء میں ۳۰ روپے فی من تھا - مارچ ۱۹۶۴ء میں ۵۰ روپے فی من تھا - مارچ ۱۹۶۵ء میں ۴۵ روپے فی من تھا - مارچ ۱۹۶۶ء میں ۴۲ روپے فی من تھا - مارچ ۱۹۶۷ء میں ۵۸ روپے فی من تھا اور جنوری ۱۹۶۸ء میں ۸۵ روپے فی من بھاؤ تھا -

جناب والا - جنس کے جو بھاؤ تھے وہ یہ تھے کہ مارچ ۱۹۵۵ء میں چینی ۴۵ روپیہ فی من تھی - مارچ ۱۹۶۰ء میں ۵۵ روپے فی من تھی یعنی ۱۰ روپیہ فی من بھاؤ چڑھا - مارچ ۱۹۶۳ء میں ۱۵ روپیہ فی من بھاؤ بڑھ گیا یعنی ۷۰ روپیہ فی من ہو گئی - مارچ ۱۹۶۴ء میں ۸۵ روپے فی من تھی - مارچ ۱۹۶۵ء میں ۹۱ روپیہ فی من تھی - مارچ ۱۹۶۶ء میں ۶۴ روپیہ فی من تھی مارچ ۱۹۶۷ء میں ۵۹ روپیہ فی من تھی اور جنوری ۱۹۶۸ء میں ۶۹ روپیہ فی من تھی اب اس وقت ۱۲۰ روپیہ فی من بھاؤ ہے -

جناب والا ۔ اس کے علاوہ دیسی گھی مارچ ۱۹۵۵ء میں ساڑھے چار روپے فی سیر تھا ۔ مارچ ۱۹۶۰ء میں ۵ء۸۷ روپے فی سیر تھا . . .

**رانا پھول محمد خان** ۔ جناب والا ۔ یہ اکبری منڈی سے بھاؤ لے آئے ہوں گے ۔

**ملک محمد اختر** ۔ جناب والا ۔ ۱۰ سالہ ترقی کے لئے یہ بڑی شاندار کتاب پیش کر رہے ہیں ۔

When they are going to claim that they have been doing development during ten years, and it is a Supplementary Budget, are we debarred to attack their development programme? Sir, we have every right. Of course, if you think ..

**Mr. Speaker** : The Member has every right at the time of general discussion on the General Budget.

**Malik Muhammad Akhtar** : Sir, these investments have been made in development form, and these loans have been invested for the development of agricultural sector. I am finishing it Sir, if you will allow me.

**Mr. Speaker** : Is it for the development of the agricultural sector?

**Malik Muhammad Akhtar** : It is for private persons. Sir, all these loans have been given to Malik Akhtar.

**Mr. Speaker** : Then the Member is absolutely not relevant.

**Minister of Finance** : Unfortunately my learned friend, and my dear friend seems to be in a holiday mood.

**Malik Muhammad Akhtar** : No Sir.

**Minister of Finance :** That appears to be. Sir, so far as these loans are concerned, they were not confined to any particular developmental activity. These loans were spread all over the activities, which were carried out in the province last year, and naturally some amount out of this loan was also transferred to the agricultural sector. To that extent Malik Akhtar is right, but to discuss, while discussing this item, matters, which strictly do not fall within the purview of this item, to that conduct of Malik Akhtar I have serious objection. And Sir, you have very rightly in the past pointed out to him that he should remain relevant.

Now, Sir, as a matter of fact, just recently, he has referred to the budget speech and the documents which I placed on the Table of the House yesterday. Even reference to them is not permissible while discussing supplementary budget because those documents relate to the year which is yet to commence. Whereas this supplementary budget relates to 1967-68 those documents related to 1968-69. I can understand the difficulty of the Member because if one has to be relevant on this supplementary budget then one has to say a few things but if one wants to remain irrelevant then he can continue talking for hours and there is no end to it. There are only three topics. One is Interest on other floating loans, the second is Interest on Ways and Means Advances and the third is Interest on loans taken from the Central Government. The scope of discussion under this item is very limited and nothing much can be said. Your honour is well aware that so far as the item "Loans from the Central Government" is concerned, the scope of discussion is not very wide.

**Mr. Speaker :** If rupees four crores have been spent on all the developmental activities of the Government then in that case, so far as the developmental activities of the Provincial Government are concerned, those could be discussed.

**Minister for Finance :** I think, if the Member is so keen, he can do that but I will submit that he should confine himself to 1967-68 and

not discuss 1968-89. The trouble is that he is referring to those documents which relate to 1968-69.

**Malik Muhammad Akhtar :** I am comparing 1968-89. I will leave it and go back to 1967-68.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I think he can refer to the documents which were presented to this House by the learned Finance Minister yesterday. We can only refer them and cannot discuss them.

**Mr. Speaker :** Yes, of course. They stand presented to the House and they can be referred to.

**Minister for Finance :** Sir, Khawaja Muhammad Safdar can keep the difference between the words "reference" and 66 "discussion" but not Malik Muhammad Akhtar.

**مسٹر حمزہ** ۔ جناب سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان مجھے لابی میں ملے تھے اور وہ مجھے بتا رہے تھے کہ ملک اختر صاحب گھی کے متعلق سنی سنائی باتیں کر رہے ہیں کیونکہ انہوں نے گھی کبھی کھایا ہی نہیں ۔

**ملک محمد اختر** ۔ جناب صدر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ گھی کی قیمت ۱۹۶۷-۶۸ء میں نو روپے سیر تھی اور اس سے پہلے ۱۹۶۶-۶۷ء میں آٹھ روپے اور ۱۹۶۵-۶۶ء میں سات روپے سیر تھی ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ ملک صاحب یہ کون سی developmental activities ہیں ؟

**ملک محمد اختر** ۔ جناب صدر ۔ یہ سب ہی developmental activities ہیں ۔

**مسٹر سپیکر** ۔ ملک صاحب گھی یا چینی کی قیمتیں developmental activities نہیں ہیں ۔

**ملک محمد اختر** ۔ تو پھر میں اسے چھوڑ دیتا ہوں ۔ اب مجھے یہ گزارش کرنا ہے کہ روز مرہ استعمال کی جو چیزیں ہیں ۔ مثلاً گندم ، گھی ، چاول اور چینی جن کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے زرعی سیکٹر میں خاطر خواہ ترقی کی ہے ۔ تو میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ اگر ان اشیاء کی افراط ہوتی تو ہمیں یہ اشیاء یقیناً سستے داموں دستیاب ہوتیں ۔ اسکے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ اگر میں یہ allege کروں کہ انہوں نے اس کا بیشتر حصہ پرائیویٹ سیکٹر میں صرف کیا ہے تو وہ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے اور ان اخراجات میں سے کم و بیش ۔ ۔ ۔

**Minister for Finance** : He is not only irrelevant but he is absolutely irrelevant; if this phrase is permissible. Every year we frame an annual development programme. That is a public sector activity. Obviously, the money which we get from the Central Government by way of loan, or otherwise the money which is contributed by the Provincial Government, that money is spent in carrying out the developmental activities as enunciated in the annual development programme. I don't really understand what he is aiming at. Frankly speaking nothing much could be said but if my friend is bound to speak then, to that desire, we have no remedy. He wants to give us the maximum punishment by making us sit down and hearing him for hours delivering irrelevant speeches.

**Malik Muhammad Akhtar :** That is because you don't study your files.

**Minister for Finance :** Go ahead then.

**ملک محمد اختر ۔** یہ اس لئے کہ آپ اپنی مثلیں نہیں پڑھتے ۔ بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہماری صوبائی حکومت کا جو ترقیاتی پروگرام ہے یہ کم و بیش collapse ہو کر رہ گیا ہے اور یہ جس خوشحالی کا دعویٰ کر رہے ہیں اور جس خوشحالی کا دھوکہ دے کر وہ عوام کو گروی رکھ رہے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ وہ خوشحالی عوام کو حاصل نہیں ہو سکی ۔ البتہ یہاں تک درست ہے کہ یہ خوشحالی دو سو خاندانوں کو حاصل ہوئی ہے جنہوں نے اس ترقیاتی فنڈ سے استفادہ کیا ہے اور جنہوں نے اس ترقیاتی فنڈ میں سے ان غیر ملکی قرضوں سے مشینری درآمد کی ۔ ۔ ۔ ۔

**Mr. Speaker :** This also is not the concern of the Provincial Government.

**Malik Muhammad Akhtar :** Why not? I will make it clear. There is a Committee which is Licensing Committee of the West Pakistan Government.....

**Mr. Speaker :** But that has got nothing to do with rupees four crores.

**Malik Muhammad Akhtar :** These licenses are being financed from this foreign exchange.

**Mr. Speaker :** Has this amount got anything to do with that?

**Parliamentary Secretary, (Finance)** : Issuing of licenses is the responsibility of the Central Government and not the Provincial Government.

**Malik Muhammad Akhtar** : I beg to differ. The previous Governor was making all these allocations. He was juse sending chits.....

**Mr. Speaker** : Has the Member got any other point?

ملک محمد اختر ۔ میں اپنے دوسرے نقطے کی طرف آ رہا ہوں ۔

جناب صدر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں زرعی سیکٹر میں جو ان کو ناکامی ہوئی ہے وہاں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت صنعتی سیکٹر میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۴۹ء تک ہمارے سرمائے میں کم و بیش تین ہزار ملین روپے کا اضافہ ہوا ہے اور یہ تمام کا تمام اضافہ دو سو پچاس خاندانوں میں ہوا ۔

(اس مرحلے پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

اس کا بیشتر حصہ اب ان اڑھائی سو خاندانوں میں سے بھی سمٹ کر بیس خاندانوں میں آ گیا ہے ۔ جناب صدر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک نہایت ہی ذمہ دار ڈاکٹر محبوب الحق صاحب جو کہ ایک کمیشن کے رکن تھے ۔ انہوں نے اپریل ۱۹۶۷ء میں ایک بیان دیا تھا جس پر ایک نہایت ہی اہم اخبار نے اداریہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے "بیس خاندانوں کا مسئلہ؟" ۔

جناب والا ۔ اگر کرمانی صاحب بیس خاندانوں کے اکیس نہیں بنانا چاہتے تو شاید وہ میرے ساتھ اتفاق کریں کہ ہمیں ان کی تعداد کم کرنی چاہئے اور انہیں بڑھنے نہیں دینا چاہئے ۔ جناب والا ۔ اب آپ یہ اندازہ فرمائیں کہ یہ تمام قرضہ جات در اصل ہمارے پرانے بدنام سیاستدانوں نے دو مفادات کے لئے raise کرنے شروع کئے تھے ۔ ایک تو وہ پرائیویٹ سیکٹر . . .

وزیر خزانہ ۔ آپ اپنے سارے خاندان کے آدمیوں کو دے دیں ۔

ملک محمد اختر ۔ مجھے آپ کیا دیں گے ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر حکومت رہا ہوں۔ کہ ان پرانے سیاستدانوں نے ان دنوں میں یہ ایک حربہ استعمال کیا تھا ۔ کہ وہ یہ بیرونی قرضہ فرموں کو براہ راست لے کر دیتے تھے ۔ اور لائسنس جاری کر دیتی تھی اب جناب والا ۔ ۱۹۵۸ء کے بعد جب پریس کو دبا دیا گیا آزادی کو curb لگا دئیے گئے ۔ اور ملک میں پابندیاں لگا دی گئی ہیں - - - - -

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member is not relevant.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir, I come to the next point-

جناب والا ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ بیرونی قرضہ جات سے صرف بیس خاندان پرورش پا رہے ہیں اور یہ ان کے ہی استعمال میں آ رہا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ سچی باتیں ہیں اور حقیقت میں سچی باتیں ناگوار گذرتی ہیں ۔ مجھے ایک تیسرا نقطہ اٹھانا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ development کے لئے جو قرضہ جات ہم نے انٹرنیشنل بنک سے حاصل کئے وہ

محض ہم نے تین دریاؤں کی قربانی دے کر حاصل کئے ہیں جس کے تحت ہمارا منگلا ڈیم تربیلا ڈیم وغیرہ بن رہے ہیں ۔ اب ان دریاؤں کی قربانی دے کر ہم نے جو فنڈز raise کئے ۔ میں ان کو اس صوبے کے لئے ہرگز پسند نہیں کرتا ۔ ہمیں ان قرضہ جات کے لئے سیٹو اور سینٹو کا ممبر بننا پڑا ۔ اور ان قرضہ جات کے تحت ہمیں ۱۹۶۵ء کے حملے کا مقابلہ بھی کرنا پڑا میرے نظریے میں یہ قرضہ جات ملک کی سالمیت کے لئے خطرے کا باعث ہیں ۔ جناب وزیر متعلقہ شاید اس بات سے ناراض ہیں ۔ کہ میں ان قرضہ جات کے نام بھی نہ لوں ۔ کل انہوں نے اپنی تقریر میں سابقہ سیاستدانوں پر سب سے بڑا جو حملہ کیا تھا کہ سابقہ سیاستدان ان قرضہ جات کو کیوں گنواتے رہتے ہیں ۔ جناب والا ۔ جن قرضہ جات میں سے غلامی کی بو آتی ہو . . .

**Parliamentary Secretary** (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir, I again draw your attention to the fact that the Member is not only irrelevant but highly irrelevant. I beg to say that he has failed to understand the actual demand that was presented in the supplementary budget so much so that he has so confused himself that he cannot differentiate between the public sector and private sector. The interest is being paid by the Provincial Government to the Central Government.

**Malik Muhammad Akhtar** : Is that being paid for the Basic Democrats? Why are you paying this interest?

**Parliamentary Secretary** : Sir, the amount which is being spent is in the Annual Development Programme in the public sector and not in the private sector. If you allow me I can make my friend understand as to what is public sector and what is private sector and why this

interest is paid to the Central Government and what is the scope of the Provincial Government in this demand. In the whole of the speech of the Member, which you have heard in the last 15 minutes—and he may take hours more—he has made out nothing but wasted the time of the House. It is better that substantial arguments and useful material from that side come before the House.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Yes please.

**ملک محمد اختر** ۔ جناب صدر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ انہوں

نے تین دریاؤں سے دست بردار ہو کر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

**Mr. Senior Deputy Speaker :** The Member is not relevant.

**Malik Muhammad Akhtar :** Alright Sir, I will leave that point if they are more allergic to that.

جناب والا ۔ اب میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمیں اس developmental

قرضہ میں سے راول ڈیم کی تعمیر کی لاگت پر انہوں نے ۲۰۱۱ کروڑ روپیہ

خرچ کیا ہے ۔ اور اس میں سے متوقع آمدنی ۲۱۰۸۸ لاکھ اور متوقع خرچ

۱۹۰۱۸ لاکھ ہے ان کو ۲۰۱۱ کروڑ روپے کی لاگت سے صرف ایک فیصد

سالانہ آمدن ہو گی۔ اور متوقع سود جو ادا کیا جائے گا وہ چھ فیصد ہو گا بظاہر

حکومت پراجیکٹس کو پیداوار کے لئے دکھاتے ہیں ۔ مگر میں یہ سمجھتا

ہوں کہ یہ صوبہ کے لئے مفید ثابت نہیں ہوئے ۔ اس کے بعد میں یہ گذارش

کرتا ہوں۔ ڈیمز کی development کے لئے جو قرضہ جات حاصل کئے گئے تھے۔

اگر ان کی شرح منافع دیکھی جائے ۔ اور سود کو compare کیا جائے تو

میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ ہمیں اتنا منافع نہیں ہو رہا جس سے سود کی ادائیگی کی جا سکے ۔ اب مجھے ایک ٹیکنیکل اعتراض اٹھانا ہے ۔ اس ڈیمانڈ کے دوسرے حصہ میں یہ لکھا ہے :-

> "In the Budget Statement for 1967-68, a provision of Rs. 79,43,300 was made on the basis of the previous rate of interest of 5.25 per cent per annum. Central Government has now increased the rate of interest to 6 per cent."

جناب والا ۔ ۸۰ لاکھ روپے کا جو ہم نے سود ادا کرنا ہے جسے سوا پانچ فیصد سالانہ سے بڑھا کر ۶ فیصد سالانہ کر دیا گیا ہے اب آپ اندازہ فرمائیں ۔ کہ کم و بیش اس میں سے ہمیں ۱۰ لاکھ روپیہ زائد مرکزی حکومت کو دینا ہو گا یعنی مرکزی حکومت ۱۰ لاکھ روپیہ سود کے طور پر ہم سے زیادہ لے گی ۔ جناب والا ۔ کیا مرکزی حکومت کے پاس ایسا طریقہ کار ہے کہ وہ اس قرضہ کی شرح سود میں اضافہ کرے جو اس نے پندرہ یا بیس سال کے لئے حاصل کیا ہو ۔ جناب والا ۔ اگر وہ کوئی نیا قرضہ حاصل کرتی اور ہمیں pass on کرتی تو پھر تو اسے حق حاصل تھا کہ قرضہ کے لئے شرح سود کا تعین کرے۔ اب جبکہ قرضہ گذشتہ دس ، بیس سال ہوئے حاصل کیا گیا تھا ۔ اور اس میں سے کچھ investment کے لئے ہمیں دیا گیا تھا ۔ بظاہر تو سود کی شرح میں اضافہ معمولی سا معلوم ہوتا ہے جو تقریباً ۷۵ء فیصد ہے لیکن یہ جو اضافہ ہے اس کی مقدار دس لاکھ روپے کی ایک بڑی رقم بن جاتی ہے جو ہم کو ۶۸ - ۱۹۶۷ء میں

زائد دینی ہو گی ۔ بلکہ آئندہ سالوں میں بھی زیادہ رقم ہی دینی ہو گی ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں گزارش کروں گا Item No. 1 کے تحت Interest on Other Floating Loans میں یہ ظاہر کیا گیا ہے :-

> "The expenditure under this head depends on the daily ways and means position of the Government. The expenditure fluctuates from year to year. The provision of Rs. 30 lakhs in the current year's budget is insufficient to meet the anticipated expenditure of Rs. 92 lakhs."

اب اس حکومت کی efficiency دیکھئے کہ ۳۰ لاکھ روپیہ کی provision کی گئی تھی اور بتایا گیا کہ اب انہوں نے ۹۲ لاکھ کی provision کر دی ہے ۔ جناب والا ۔ جس تیزی سے قرضہ جات کو حاصل کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی بے سود investment کی جا رہی ہے وہ میرے خیال میں نہایت ہی تشویش ناک ہے اور اس سے سود کی رقم میں صرف اسی آئٹم میں جو باسٹھ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے وہ بھی کافی حد تک تشویش ناک ہے ۔ اس کے بعد تیسری item میں interest on refunded debts جو general provident fund اس کے تحت interest on general provident fund پر ہے اس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اس میں جو expenditures لگائے گئے تھے وہ ایک کروڑ سترہ لاکھ ۱۰ ہزار کے تھے اور اب اسے بڑھا کر -/۱۵۰,۱۰,۰۰۰ روپیہ کر دیا گیا ہے ۔ اس سے ان کی budgeting کی

مہارت کا اندازہ لگا لیں ۔ کیا وہ provident fund کے interest کو originally provide نہیں کر سکتے تھے ۔ اس میں کون سے unforeseen expenses ہو گئے تھے جن کو انہوں نے Supplementary Budget کی صورت میں پیش کیا ہے ۔

جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ میں حکومت کی قرضہ جات raise کرنے کی پالیسی کی شدید مخالفت کرتا ہوں جس کی متعدد وجوہات ہیں ۔ سب سے بڑی قوی وجہ یہ ہے کہ یہ جو قرضہ جات حاصل کئے جا رہے ہیں ان کا اسی نوے فیصد روپیہ original loan giving countries کو واپس چلا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ agricultural section میں جو یہ ترقی claim کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہرگز خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے بلکہ قیمتوں میں اس قدر اضافہ کر دیا گیا ہے کہ consumer goods یعنی روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کی قیمتیں بہت زیادہ ہو گئی ہیں ۔ اور عام آدمی کی reach سے بالا تر ہیں ۔

اس کے بعد تیسرا اعتراض یہ ہے کہ انہوں نے public section کی انڈسٹریز کے بجائے private sector کی انڈسٹریز کو فروغ دیا ہے ۔ چوتھا اعتراض یہ ہے کہ انٹرنیشنل بنکوں سے جو قرضہ جات لے کر پراجیکٹ بنائے جاتے ہیں وہ ٹھیک نہیں اور میں اس بات کے لئے شدید احتجاج کرتا ہوں کہ حکومت نے تین درباؤں سے دست بردار ہو کر قرضہ جات حاصل کئے ہیں ۔ یہ نامناسب اور ناواجب ہے ۔

سپلیمنٹری بجٹ تو ایسی مدات کے لئے ہوتا ہے کہ اگر کوئی unforeseen item آرٹیکل ۴۴ (۱) یا ۴۴ (۲) کے تحت ہو یا کوئی excess expenses ہو جائیں یا unforeseen expenses ہوں تو اس کے لئے سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا جاتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسے کوئی unforeseen expenses نہ تھے ۔ البتہ وہ اس قدر کہہ سکتے تھے کہ مرکزی حکومت نے سوا ۵ فیصد سے بڑھا کر سود کی شرح ۶ فیصد کر دی ہے ۔ یہ اضافہ unforeseen تھا حالانکہ ایسا کرنے کے لئے مرکزی حکومت کے پاس کوئی وجہ جواز نہیں تھی ۔ اگر مرکزی حکومت کوئی نیا قرضہ حاصل کرنے کے بعد صوبہ کو زائد سود pass on کرتی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شرائط کے مطابق وہ addition کر سکتی تھی ۔ یہ قرضہ جات جو مرکزی حکومت نے ۶۸ - ۱۹۶۷ء میں ہمیں فراہم کئے مجھے خدشہ ہے کہ یہ نئے قرضہ جات یا ۶۸ - ۱۹۶۷ء کے قرضہ جات پر سود کی رقم کو نہیں بڑھایا گیا بلکہ تمام کے تمام قرضہ جات جو آج تک صوبہ کو مرکز نے اپنے خزانہ سے دیئے ہیں یا foreign aids سے حاصل کرکے دیئے ہیں ان تمام قرضہ جات پر سود بڑھایا گیا ہے ۔ یہ ایک خطیر رقم ہے کوئی چھوٹی رقم نہیں ۔ پھر اس میں ۱۰ لاکھ روپیہ سالانہ کا اضافہ اور ڈال دیا گیا ہے ۔

اس کے بعد دوسری دو مدات ہیں ۔ مثلاً provident fund اور عام قرضہ جات کی مد ان میں اس قدر اضافہ ہو گیا ہے اور floating loans جس

کو کہ صوبائی حکومت براہ راست raise کرتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان میں بکلخت ۶۴ لاکھ روپیہ کا اضافہ ۔ یعنی ۳۲ لاکھ روپے ہم نے originally provide کئے تھے ۔ اور ۹۲ لاکھ روپیہ ہمیں سود کے لئے درکار ہے عام قرضہ جات جو سال رواں میں حاصل کئے ہیں ان کی ادائیگی کے لئے درکار ہے ۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ قرضہ جات کس قدر ہیں جن پر ۶۲ لاکھ روپیہ بطور سود ادا کرنا ہوگا ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر خزانہ کی کارگزاری کے متعلق کوئی observation نہیں کرنا چاہتا ۔ وہ نہایت ہی مستعد اور قابل آدمی ہیں ۔ لیکن اتنا عرض کروں گا کہ یہ جو تین مدات گذشتہ دو سال کی ہیں یہ ہماری وزارت خزانہ اور ہمارے economic stricture پر ایک قسم کے زندہ comments ہیں ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ وہ حکومت جس کے قرضہ جات میں کم و بیش ۶۲ لاکھ روپیہ ایک جگہ اضافہ ہوا ہے اور دوسری جگہ پھر additional expenses سات لاکھ روپیہ کئے ہیں اور اس کے علاوہ تیسری جگہ ۳۳ لاکھ ہے ۔ یہ اندازہ لگائیں کہ یہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہے جو حکومت demand کر رہی ہے اپنے additional interest کے لئے اگر وہ حکومت یہ claim کرے کہ اس کی financial position نہایت ہی مضبوط اور اچھی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دعویٰ باطل ہے ۔ اور جھوٹ ہے میں ان قرضہ جات کے متعلق اپنی تقریر کے اختتام پر یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان قرضہ جات کو نہ صرف مغربی پاکستان کی روز مرہ زندگی پر ایک بار سمجھتا ہوں بلکہ میں ان قرضہ جات کو public interest

کے منافی سمجھتا ہوں ۔ میں ان قرضہ جات کو پاکستان کی سالمیت کے منافی سمجھتا ہوں میں ان قرضہ جات کو جو آپ نے تین دریا surrender کرکے حاصل کئے ہیں آئندہ تاریخ میں ہمارے لئے نہایت ہی black spot ہوں گے ۔ ہوں گے ۔ اور میں ان کی شدید مخالفت کرتا ہوں حکومت نے جب کہ تمام قسم کی پابندیاں آزادی' تحریر اور تقریر پر لگا رکھی ہیں جب کہ حکومت کی پالیسی صرف چند سرمایہ داروں کے حق میں ہے۔ تو میں اسے عوام کے مفاد کے منافی سمجھتا ہوں ۔ حکومت کے پاس صرف ایک slogan ہے اور وہ ہے development اس وقت آپ نے مجھے اجازت نہیں دی ۔ اگر آئندہ موقع ملا تو میں اس development کا post mortem کرکے دکھاؤں گا کہ یہ development عوام کے لئے نہیں ہے۔ جناب والا۔ آپ دیکھیں گے کہ ہمارے ملک میں ۹۰ ۔ فیصد خاندان ایسے ہیں جن کی آمدنی کے متعلق صدر مملکت کی ایک تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ ۱۰۰ ۔ روپے سے کم ہے ۔ یہ قرضہ جات نہ صرف ہماری فارن پالیسی کو command کرتے ہیں ۔ بلکہ ان قرضہ جات سے پبلک کی cost پر چند خاندان پل رہے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان قرضہ جات کو دینے کے بعد وہ توقعات جو کی گئی تھیں ہم ان توقعات پر پورے نہیں اترے ۔ اور امریکہ نے ہم پر ہندوستان سے حملہ کروا دیا ۔ اس لئے میں اس مطالبہ زر کی شدید مخالفت کرتا ہوں اور آخر میں اعلان کرتا ہوں اور یہ گزارش کرتا ہوں اور اس بات پر زور دیتا ہوں کہ ہمیں اس ایوان میں یہ حق حاصل ہے کہ ہم اگر مرکزی حکومت کی فارن پالیسی پر نکتہ چینی نہ کریں تو اس کا پوسٹ مارٹم ضرور کر سکیں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** (کراچی - ۸) - جناب والا - اسوقت اس ایوان میں کوئی مطالبہ زر زیر بحث نہیں ہے بلکہ ایک ایسی رقم پر گفتگو کرنا ہے جو صوبے کی انتظامیہ نے اس ملک کے عوام کی جمع کی ہوئی دولت سے یا تو خرچ کر دی ہے یا ۳۰ - جون تک خرچ کرنیوالی ہے اور وہ رقم صوبے کی مالیت کی ایک بہت بڑی رقم کا جزو ہے جسپر اس ایوان کو رائے دینے کا حق حاصل نہیں ہے - ایک ایسا خرچ جس پر اس مغربی پاکستان کا نمائندہ ایوان گفتگو تو کر سکتا ہے اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتا اور اسمیں سے ایک پائی کم کرلے کا اس ایوان کو اختیار نہیں ہے - جناب والا - اگر اس موقع پر میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتا چلوں تو شاید غیر متعلق نہ ہوگا کہ دنیا کی جانی پہچانی تاریخ میں جہاں تک ہماری نظر جاتی ہے اسوقت سے لیکر آج تک جمہوریت کا یہ مسلمہ اصول سمجھا جاتا ہے کہ ملک کے عوام کو اپنی دولت خرچ کرلے کا اختیار حاصل ہو - ظاہر ہے کہ اگر کسی ملک کے ۱۰ - کروڑ عوام ہوں تو وہ سب ایک مجلس میں نہیں بیٹھ سکتے اس لئے جس نظام حکومت میں ملک کے عوام کے نمائندوں کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ عوام سے ٹیکسوں کے ذریعے اکٹھی کی ہوئی دولت پر تصرف کر سکیں تو وہ نظام حکومت جمہوری سمجھا جائیگا - مالیات یا نظام حکومت کے جمہوری خرچ کو جمہوری سمجھنے کا معیار یہ نہیں ہے کہ روپیہ کہاں خرچ کیا جاتا ہے بلکہ اسکا معیار یہ ہے کہ روپیہ کون خرچ کرتا ہے - جناب والا - سقراط سے لیکر Lasky اور Lasky سے لیکر

پروفیسر الیاس احمد تک جتنے بھی سیاسی عمرانی اصولوں کے ماہرین اور مفکرین ہیں آپ انکی کتابیں اٹھا کر دیکھ ڈالئے میں بلاخوف تردید یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے سب مفکرین میں یہ بات کسی بحث کا موضوع نہیں ہے بلکہ متفق علیہ ہے کہ جمہوریت کا اصول یہ ہے کہ رقم کون خرچ کرتا ہے یہ نہیں ہے کہ رقم کہاں خرچ کیجا رہی ہے یا کیجاتی ہے۔

**Minister of Finance** (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : Point of order Sir. Are we discussing whether we have democracy in the country or we have no democracy in the country? Are we discussing the provisions of the Constitution, which says that a particular item is a a charged expenditure, or are we discussing the item before us? I would, Sir, respectfully submit that the Member, in his anxiety to deliver a very fluent speech, is not keeping himself within the limits of relevancy.

**Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Decency.

**Minister of Finance** : Decency I would not say; decent he is. What I mean to say is that this is not the occasion to voice his feeling with regard to the helplessness of the Members in respect of a particular item. This is true that we can only discuss the charged expenditure and we cannot vote on it, but to utilize this occasion for voicing his grievance against that provision of the Constitution is not, I think, proper, because this is not relevant. He should be a sked to be relevant so that he saves the precious time of this august House.

**خواجہ محمد صفدر** ۔ جناب والا ۔ مجھے جناب وزیر محترم سے قطعی اتفاق نہیں ہے جب ہم charged expenditure کے متعلق اس ایوان

میں بحث کر رہے ہیں تو ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم اس ایوان کے ان اختیارات کو جو کہ میرے نقطہ نظر سے محدود ہیں charged expenditure کے متعلق بحث کریں ۔ البتہ other than new expenditure کے متعلق بحث نہیں ہوسکتی ۔ میں وزیر محترم سے اس حد تک اتفاق کرتا ہوں کہ charged expenditure کے متعلق اس پر بحث ہو سکتی ہے charged expenditure کے علاوہ نہیں ہو سکتی لیکن charged expenditure کے متعلق اس ایوان کو اختیارات حاصل ہیں اور وہ اس پر بحث کر سکتا ہے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ پہلے بھی اس پر بحث ہوتی رہی ہے اور میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دنیا کا یہ متفق علیہ اصول ہے ۔

**Minister of Finance :** I had raised a point of order Sir, but without any decision on that, my learned friend has presumed that that point of order has been thrown out, whereas on that point of order, the Leader of the Opposition has also, to a large measure, supported my point of view.

**خواجہ محمد صفدر** ۔ ہم ٹھیک بات ضرور کہیں گے ۔

**Minister of Finance :** Quite right. So, Sir, is this the occasion to talk about democracy, the type of democracy, the power of this House, or we have to talk with regard to the item before us. Since he is talking about democracy, he is talking about the power of this House, he is attacking, by implication, certain provisions of the Constitution, which relate to the financial matters. I think, Sir, he cannot discuss that.

**Mr. Senior Deputy Speaker :** I agree with the Finance Minister that Mr. Farooqi went beyond his limits while making certain remarks.

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ آپ میری عرض سنیں کہ اس ایوان میں اس مد پر متعدد بار اختلاف ہوا ہے کہ اس پر اس ایوان کو رائے دینے کا حق نہیں ہے ۔ اس سلسلے میں اس ایوان کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس پر گفتگو کرے اور قومی اسمبلی میں بھی اس پر گفتگو ہوتی رہی ہے اور اس ایوان میں بھی ہوتی رہی ہے میں اس پر تقریر کر چکا ہوں ۔ آپ ایوان کی کارروائی اٹھا کر دیکھ لیں ۔

**وزیر خزانہ** ۔ آپ کو ٹوکا نہیں گیا ہو گا ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ اگر آپ فرماتے ہیں اور آپ کی اگر یہ رولنگ ہے تو آپ کی رولنگ کے سامنے میں ۔ ۔ ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ کیا جناب آپ کی رولنگ charged expenditure کے متعلق یہ ہے کہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ ہاں اس ایوان کے اختیارات پر بحث ہو سکتی ہے ۔ لیکن فاروقی صاحب بہت دور چلے گئے تھے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ میں جناب اس ایوان کے اختیارات پر بحث کر رہا ہوں ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس ایوان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اس اخراجات کی مد میں سے وہ ایک پائی کا اضافہ یا کمی کر سکے لیکن اس پر گفتگو کر سکتا ہے حالانکہ یہ ۵ ۔ کروڑ عوام کا نمائندہ ادارہ ہے اور اس خزانے میں جو رقم آتی ہے وہ اس صوبے کے ۵ ۔ کروڑ عوام اپنے خون پسینے کی کمائی سے اس خزانے کو مہیا کرتے ہیں لیکن اس کے

باوجود اس ایوان کو یہ حق نہیں کہ وہ اپنی رائے دے سکے ۔ جناب والا یہ جو ایک کروڑ کی رقم زیر بحث ہے تو میں، اس سلسلے میں، تین باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ پہلی بات میں یہ عرض کروں گا کہ سپلیمنٹری بجٹ کے نام سے چند صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ دیا گیا ہے ۔ اس طرح ایک کروڑ کی رقم کے سلسلے میں صرف دو صفحات پر اکتفا کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں جو وجوہات بیان کی گئی ہیں وہ اگر سراسر غلط نہیں تو یہ اس ایوان کے لئے غیر تسلی بخش ضرور ہیں جناب والا ۔ رقم تو ایک کروڑ کہی گئی ہے لیکن اگر آپ بغور دستاویز کا مطالعہ فرمائیں تو آپ دیکھیں گے کہ ایک کروڑ ۵۵ ۔ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور ۵۶ ۔ لاکھ کی saving ہوئی ہے جس کو وضع کرنے کے بعد ۹۹ ۔ لاکھ کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ بات اس ایوان کو مغالطہ دینے کے مترادف ہے ۔ در اصل اخراجات کی زیادتی کی طرف دیکھنا چاہئے اور بجٹ کی طرف بھی دیکھنا چاہئے ایوان کے سامنے یہ کہنا کہ خرچ میں صرف ۹۹ ۔ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے یہ صحیح نہیں ہے در اصل خرچ جو زیادہ ہوا ہے وہ ایک کروڑ ۵۵ ۔ لاکھ کا ہوا ہے ۔ پھر میں آپ کی خدمت میں یہ بات بھی عرض کروں کہ اضافہ مجموعی طور پر ۶۹ ۔ فیصد ابتدائی تخمینے سے زیادہ ہوا ہے ۔ لیکن اگر آپ اس کی مختلف مدات کو دیکھیں ۔ جناب والا ۔ یہ تین مدات پر مشتمل ہے ۔ پہلی مد interest on other floating loans اس مد میں بجٹ کے ابتدائی تخمینہ میں ۳۰ ۔ لاکھ روپیہ کی رقم رکھی گئی تھی ۔ اب ۹۲ ۔ لاکھ کے خرچ کا اندازہ ہے اس طرح ۶۲ ۔ لاکھ ابتدائی

تخمینے سے زیادہ خرچ ہو گا یعنی ابتدائی تخمینہ سے ۲۰۷ - فیصد زیادہ ہے - دوسری مد interest on loans taken from the Central Govt. اس مد میں ۷۹ - لاکھ ابتدائی تخمینہ مختص کیا گیا ہے اور خرچ کا اندازہ ایک کروڑ ۳۹ - لاکھ ہے گویا ابتدائی تخمینہ سے ۶۰ - لاکھ زیادہ ہے جو ۷۵ فیصد زیادہ کے مترادف ہے - تیسری مد interest on refunded debt. interest on general provident fund. اس میں ابتدائی تخمینہ ایک کروڑ ۱۷ - لاکھ ہے اور ایک کروڑ ۵۰ - لاکھ خرچ کا اندازہ ہے گویا ابتدائی تخمینہ سے ۳۳ - لاکھ زیادہ ہے جو ۲۸ - فیصد ابتدائی تخمینہ سے زیادہ ہے - میں نے یہ تفصیلات - یہ باتیں تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے رکھی ہیں تا کہ آپ یہ اندازہ کر سکیں کہ جو محکمہ اپنے تخمینہ جات بناتے وقت اپنے اخراجات اور اپنی آمدنی کا اندازہ نہ کر سکے اور اس کا تخمینہ اتنا غلط ہو کہ ابتدائی تخمینہ سے ۲۰۷ فیصد اور منجملہ ۷۰ فیصد اخراجات میں اضافہ ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ بجٹنگ کے سلسلے میں نا اہلی کی اس سے زیادہ بری مثال کہیں نہیں مل سکے گی - ابتدائی تخمینے اور اصل خرچ میں ۱۰ فیصد - ۵ فیصد یا ۱۵ فیصد کی variation تو سمجھ میں آ سکتی ہے لیکن ابتدائی تخمینے اور اصل خرچ میں ۲۰۷ فیصد ۷۵ فیصد اور ۲۸ فیصد منجملہ ۷۰ فیصد کا variation میری ناقص عقل یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے آخر یہ کیسا محکمہ مالیات ہے اور یہ کیسے وزیر مالیات ہیں - ان کے پاس کیا data of information ہے اور کیا اصول بجٹنگ کا ہے جس کی بنیاد

پر وہ اپنے تخمینے مرتب کرتے ہیں ۔ جب سال کے آخر میں خرچ دکھایا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو تہائی اور تین چوتھائی اصل تخمینے سے زائد ہے ۔ جناب والا ۔ یہ دو حیثیت سے بات خالی نہیں ہے ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ عملہ صحیح تخمینہ نہیں لگا سکا یا تو یہ بات ان کو تسلیم کرلی ہو گی ورنہ دوسری بات یہ ہو سکتی ہے کہ صحیح تخمینہ ان کے پیش نظر نہ تھا ۔ تو اصل بجٹ بناتے وقت جب انہوں نے صوبے کی آمدنی کا ۱۹۳ کروڑ کا تخمینہ لگایا تھا اور اس میں انہوں نے ۲۷ لاکھ کی بچت دکھائی تھی اگر اس وقت یہ ۷ کروڑ ۵۵ لاکھ کی رقم یا ۹۹ لاکھ کی رقم سود میں دکھاتے تو بجائے ۲۷ لاکھ روپیہ کی بچت کے تقریباً ۶۰ لاکھ خسارے کا بجٹ ہوتا جو جون سن ۶۷ میں اس ایوان میں پیش کیا تھا اور تحسین دینے والوں سے مبارکبادی کے ہار پہنے تھے ۔ اگر اس وقت یہ آپ نے بجٹ کو خسارہ بجٹ سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنے بجٹ کو فاضل بجٹ بنانے کے لئے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اس ایوان کو مغالطے میں رکھنے کے لئے اس خرچ کو کم کر کے بتایا ہوتا تو پھر بھی کوئی بات تھی ۔ انہوں نے انڈر بجٹنگ کیا تا کہ وہ بجٹ فاضل ہونے کی بجائے ۲۷ لاکھ کا خسارے کا بجٹ ہو جائے اور اگر یہ صورت حال نہیں ہے تو پھر ان کو بتانا چاہئے تھا کہ یہ interest on ways and means جو ہے ۔ جس سے ۲۰۷ فیصد کا اضافہ ہوا ہے یہ ۳۰ لاکھ کی بجائے آپ ۹۲ لاکھ خرچ کریں گے ۔ اس کی دلیل آپ نے یہ دی ہے کہ رقوم vary کرتی رہتی ہیں ۔ کیونکہ مختلف اوقات

میں جس طرح سے قرض لیا جاتا ہے اسی طرح سے زائد سود ادا کیا جاتا ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ حالات میں کیا تغیر ہوا جون سن ۶۷/۶۸ کے حالات میں کیا تغیر ہوا کہ آپ کو اتنی رقوم تیزی سے لینی پڑیں جس کی وجہ سے ۲۰۷ فیصد کا اضافہ ہو گیا۔ وہ مخصوص حالات کیا تھے اور غیر متوقع حالات کیا تھے جن کی بنیاد پر آپ کو ۳۰ لاکھ سود ادا کرنا پڑا اور پھر ۹۲ لاکھ کا سود تو آپ ادا کر رہے ہیں۔ آپ کو آخر اتنا قرض تیزی سے کیوں لینا پڑا اس کے کیا اسباب و علل تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی غیر معمولی حالات نہ تھے اور میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ اگر ایک سال میں غیر معمولی حالات رونما نہیں ہوئے کہ جن کی وجہ سے سود میں اضافہ ہوتا چلا گیا بلکہ حالات وہی تھے جون سن ۶۵ میں جو کہ جون سن ۶۷ میں تھے اور یہ صرف آپ کی نا اہلی تھی اور یہ عمداً واقعات کو غلط طریقے سے پیش کرنے کا ارادہ تھا جو منتج ہوئی اس ۹۹ لاکھ روپیہ کی ڈیمانڈ پر۔ جناب والا۔ پھر آپ دیکھئے جس میں یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ نے اپنی شرح سود کو سوا پانچ فیصد سے ۶ فیصد کر دیا اور دوسری وجہ یہ بتائی گئی کہ ۴ کروڑ روپیہ قرض میں اضافہ ہوا۔ جناب والا۔ ۴ کروڑ روپیہ قرض پر اس میں بھی زیادہ اکاؤنٹینسی کی ضرورت نہیں ہے کہ ۴ کروڑ پر ۶ فیصد کے حساب سے ۲۴ لاکھ کے قریب سود بنتا ہے اور یہ جو سوا پانچ سے ۶ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اس سے آپ کو ۱۵ لاکھ روپیہ سود میں اضافہ ہونا چاہئے تھا یعنی کل اضافہ اور جو وجوہ اس کے بیان کئے گئے ہیں ان کی بنیاد

پر شق نمبر ۲ میں کل اضافہ ۳۵ لاکھ کا ہونا چاہئے تھا حالانکہ آپ
۴ لاکھ کا ہے ۔ تو یہ آپ کو بات بتانی چاہئے تھی کہ یہ ۲۵ لاکھ کا اضافہ
کہاں سے ہوا ہے ۔ جب آپ ۷ لاکھ مزید خرچ کی وجہ صرف یہ بتاتے ہیں کہ
سود کی شرح میں سوا پانچ فیصد سے ۶ فیصد اضافہ ہو گیا تو جس وقت
آپ نے اپنے بجٹ میں ۷۹ لاکھ روپیہ کی رقم رکھی تھی تو اس وقت آپ کے
مختلف اوقات کا اوسط قرض ۱۶/۱۵ بنتا تھا ۔ تو ۱۶/۱۵ کروڑ پر سوا پانچ
فیصد کے حساب سے ۷۹ لاکھ کا سود بنتا ہے ۔ اب اگر سود ۶ فیصد ہو گیا تو اس
پر کوئی ساڑھے پندرہ لاکھ روپیہ اور اضافہ ہونا چاہئے جو آپ نے ابتدائی تخمینے
میں رکھا تھا ۔پھر آپ کہتے ہیں کہ ۴ کروڑ قرض میں اضافہ ہو گیا تو پھر اس
پر سود ۲۰ لاکھ کا ہو گا ۔ تو ان دو وجوہ کی بناء پر ۳۵ لاکھ کی رقم کا
اضافہ آپ کی رقم میں ہونا چاہئے تھا ۔ ۶۰ لاکھ کا جو اضافہ اور یہ ۲۵ لاکھ
کا جو فرق ہے اس کی کیا وجہ ہے کیا اسباب ہیں جن کی وجہ سے ۲۵ لاکھ کا
مزید بوجھ اس غریب صوبہ کے عوام پر ڈالنا پڑا ہے ۔ اس کی وجہ بیان نہیں کی
گئی اور نہ بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس ایوان کو رائے نہیں دینی ہے
اس ایوان کو حق حاصل نہیں ہے کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ ایک پائی
بھی کم کر سکے یا زائد کر سکے ۔ اس کو تو صرف شخصی حکمرانی کا اختیار
حاصل ہے ۔ اسکو مغل شاہزادوں کے اختیارات حاصل ہیں کہ صوبے کی آمدنی
کو جس طرح چاہے وہ صرف کریں ۔ ان کو کوئی ضرورت محسوس نہیں
ہوتی کہ وہ عوام کو بتائیں کہ خرچ میں اضافہ کیوں ہوا ہے ۔ جناب والا ۔

میں آپ کو دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ سود کی رقم کیوں دی جاتی ہے قرض پر اور قرض کیوں لیا جاتا ہے ملک کی ترقی کے لئے اس کی ڈیویلپمنٹ کے لئے صوبے کے عوام کے بہبود کے لئے لیکن میں یہ جائزہ لینے پر مجبور ہوں کہ آپ نے پچھلے دنوں جو قرض کا بوجھ اس صوبے کے عوام پر ڈالا اس کو آپ نے خرچ کس طرح کیا ۔ کیا جس رفتار سے آپ کے قرض میں اضافہ ہوتا رہا ہے کیا اسی رفتار سے صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود میں بھی اضافہ ہوا ہے ۔ کیا ڈیویلپمنٹ اور ترقی اسی رفتار سے ہوئی ہے اگر ایسا ہوا ہے تو بیشک آپ حق بجانب ہیں زر مطالبہ کو اس ایوان میں رکھنے کے لئے لیکن اگر اس رفتار سے نہیں ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے قرض لے کر غیر منفعت کاموں میں ذاتی اغراض کے لئے چند مخصوص خاندانوں کی بھلائی کے لئے اس رقم کو خرچ کیا اور اس کے سود کا بوجھ صوبے کے عوام پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں چند اعداد و شمار پیش کروں گا جس سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ انہوں نے صوبے کی خطیر رقوم کو کس طرح خرچ کیا ہے اور صوبے کے عوام کو کیا فائدہ پہنچا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ میرے پاس حکومت کے ہی مہیا کردہ اعداد و شمار موجود ہیں ۔ میرے پس شماریات کا کوئی دفتر تو نہیں ہے جہاں سے میں اعداد وشمار حاصل کر سکوں ۔ ۳۰ جون سن ۶۰ کو مغربی پاکستان پر ۲ ارب ۲۵ کروڑ ۷۴ لاکھ کا قرض تھا جو ۳۰ جون سن ۶۷ کو ۵ ارب ۳۹ کروڑ ۹۲ لاکھ ہو گیا ۔ سن ۶۰ تا سن ۶۷ اس قرض میں ۱۶۰ فیصد کا

اضافہ ہوا اور پھر ۳۰ جون سن ۶۸ کو توقع ہے جناب وزیر مالیات کو کہ یہ قرض ۵۹۲ کروڑ سے بڑھ کر ۶ ارب ۹۰ کروڑ ۹۵ لاکھ ہو جائے گا۔ تو سن ۶۰ کے مقابلہ میں ۲۰۷ فیصد زائد ہے۔ جناب والا۔ ۳۰ جون سن ۵۹ تک کا جو منصوبہ جناب وزیر مالیات کے سامنے ہے اس کے مطابق یہ توقع ہے کہ یہ صوبہ ۸ ارب کا مقروض ہو جائے گا اور سن ۶۰ کے مقابلہ میں ۲۵۰ فیصد اس قرض کا بار بڑھ جائے گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب اس قرض کا بوجھ آپ اس صوبہ کے عوام پر ڈالتے ہیں تو صوبے کے عوام سے اس کی منظوری لینی چاہئے۔ آپ کو کیا حق ہے کہ آپ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر صوبے کے عوام کو اربوں روپیہ کا مقروض بنا دیتے ہیں جو آپ کے یہ ۵ کروڑ عوام نہیں ان کی نسلیں در نسلیں ادا کرتی رہیں گی اور ان کی زندگی اسی ادائیگی میں صرف ہو جائے گی وہ کھیت میں گیہوں پیدا کریں گے تو وہ قرضہ کی ادائیگی میں جائے گا۔ کارخانہ میں کپڑا بنیں گے تو وہ قرضہ میں ادا کریں گے۔ کھیت میں گنا یا چاول پیدا کریں گے تو اس سے قرضے کی ادائیگی ہو گی۔ عوام کی ساری محنت آج نہیں صدیوں تک قرضوں کے بوجھ تلے دبی رہے گی۔ اور آپ چیمبر میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اس صوبہ کے عوام کو قرضے کا اتنا بار برداشت کرنا ہو گا۔ آپ اسے ایوان میں منظور کرانے کی زحمت کیوں گوارا نہیں کرتے۔ آخر یہ ایوان کس لئے ہے۔ یہ صوبے کا نمائندہ ایوان ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اسے اس کے سامنے رکھیں۔ کہ صوبہ کے عوام پر کس قدر قرضے کا بوجھ ڈالا جائے گا اور کیا عوام اسے برداشت کر سکیں گے یا نہیں۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گذشتہ سات سال کے عرصہ میں صوبہ کے قرضہ میں پہلے ۱۶۰ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ پھر ۱۹۶۰ء تک ۲۶۰ فیصد کا اضافہ ہوا اور اب ۱۹۶۹ء کے آخر میں اس میں ۲۵۷ فیصد کا اضافہ ہو جائے گا ۔ آخر صوبہ کے عوام کی ترقی کو ماپنے کا پیمانہ کیا ہے وزیر مالیات بتائیں گے کہ عوام کی فلاح و بہبود کی ترقی کو ماپنے کا پیمانہ کیا ہے ۔ جہاں تک میری ناقص عقل کا تعلق ہے یہ دیکھا جائے گا ۔ کہ ضروریات زندگی کی قیمتوں میں کیا اضافہ ہوا اور عوام کی آمدنی میں کیا اضافہ ہوا ۔ میں یہ بات سمجھتا ہوں کہ ترقی پذیر ممالک میں ۔ ترقی پذیر اکانومی میں اخراجات زندگی کا بڑھنا ناگزیر ہے ۔ کیونکہ روپے کی سرکولیشن زیادہ ہوتی ہے ۔ زر کی سپلائی زیادہ ہوتی ہے اس لئے اخراجات زندگی میں اضافہ ہوتا ہے ۔ لیکن اگر یہ اضافہ لوگوں کی آمدنی کے اضافہ کے ساتھ متوازن نہ ہو تو یہ کہا جائے گا کہ ترقی کی رفتار میں توازن نہیں ہے ۔ وہ غیر متوازن ہے ۔ لیکن اگر لوگوں کی آمدنی میں اسی رفتار سے اضافہ ہو جس رفتار سے اشیاء کی قیمتیں یا اخراجات زندگی بڑھ رہے ہیں ۔ یا قرضوں کا بوجھ بڑھ رہا ہے ۔ یا سود کی ادائیگی کی مقدار بڑھ رہی ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ رفتار ترقی متوازن ہے ۔ لیکن اگر ان دونوں چیزوں میں توازن قائم نہ رہے تو کہا جائے گا کہ قرضوں کی رقم ایسے خرچ نہیں کی جا رہی جس سے عوام کو مفاد حاصل ہو ۔ جناب والا ۔ حکومت کے اپنے شائع کردہ اعداد و شمار کے مطابق ضروریات زندگی کی عام قیمتوں کا انڈیکس ۱۹۵۷-۵۸ء میں

۹۵۴۳۸ تھا اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۱۲۴۰۳۶ ہو گیا ۔ یعنی اس میں تقریباً ۳۰ فیصد اضافہ ہوا ۔ جناب والا ۔ وہ اشیاء جو جسم و جان کے رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہیں ۔ کھانے پینے کی چیزیں جن کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا ان کا انڈیکس پہلے ۷۹۴۲ تھا اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں وہ ۱۲۴۰۷۹ ہو گیا ۔ یعنی اس میں تقریباً ۴۲ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی بتاتا جاؤں کہ ۱۹۶۷-۶۸ء کے اعداد و شمار پراوبژنل ہیں ۔ ۱۹۵۷-۵۸ء کے مقابلہ میں ۱۹۶۷-۶۸ء میں اجناس خوردنی کی پیداوار میں تقریباً ۲۳ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ اس کے مقابلہ میں فی کس آمدنی میں ۔ میں Net National Product of constant cost factor پر نہیں لیتا کیونکہ وہ غلط فہمی پیدا کرتا ہے ۔ فی کس آمدنی ۱۹۵۸ء میں ۲۹۴ روپے سالانہ تھی ۔ ۱۹۶۶ء میں ۳۵۵ روپے سالانہ ہوئی ۔ گویا اس میں ۲۱ فیصد کا اضافہ ہوا ۔ میں اس موقع پر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ خود حکومت کے قائم کردہ پلاننگ کمیشن کے ایک ذمہ دار افسر کے نوٹ کے مطابق ملک کی دولت کی ۶۰ فیصد رقم یا ۸۰ فیصد دولت ۲۰ خاندانوں میں مرکوز ہے یعنی ملک کی دولت عوام پر مساوی تقسیم نہیں ہے بلکہ ۲۰ خاندان ۸۰ فیصد یا ۶۰ فیصد دولت پر قابض ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ بہت زیادہ تفصیلات میں جا رہے ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں بالکل relevant ہوں ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جس قرضہ کے سود کا ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے اس

سے عوام کو فائدہ پہنچا ہے یا نہیں ۔ جناب والا ۔ اگر میں پلاننگ کمیشن کی بات کو چھوڑ بھی دوں تب بھی فی کس آمدنی میں ۲۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے کوئی حساب دان کوئی وزیر مالیات کوئی محکمہ مالیات کا ماہر مجھ کو یہ بتائے کہ جب کہ قیمتوں میں ۳۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں ۴۲ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور آپ کے ذرائع پیداوار میں ۲۳ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور اس کے مقابلہ میں فی کس آمدنی میں صرف ۲۱ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ اور اس مدت میں قرضوں میں تقریباً ۲۰۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ یہ قرضے عوام کی فلاح و بہبود پر صرف نہیں ہوتے بلکہ چند خاندانوں کو عیش پرستی کے ذرائع اور وسائل مہیا کرنے پر صرف ہوتے ہیں ۔ یہ چند خاندانوں کو صنعت کار اور کروڑ پتی اور ارب پتی بنانے پر صرف ہوئے ہیں ۔ عوام کی فلاح و بہبود پر صرف نہیں ہوئے ۔ جس رفتار سے قرضوں میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے ملک کے عوام کو فائدہ نہیں پہنچ رہا بلکہ چند خاندانوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے ۔ اگر صرف چند خاندانوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے ۔ اور میں اسے ثابت کر سکتا ہوں ۔ بلکہ میں نے ثابت کر دیا ہے آپ کے اپنے اعداد و شمار سے کہ صوبہ کے ۵ کروڑ عوام اس قرضہ سے کوئی استفادہ نہیں کر سکے ۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس خزانہ پر ایک ارب کے زائد سود کی رقم کا بار کیوں ڈال رہے ہیں۔ اس صوبہ کے عوام اسے کیوں ادا کریں ہم کیوں اسے ادا کریں آپ کو چاہئے کہ آپ ان صنعتکاروں یا کارخانہ داروں کے پاس جائیں جن کی آپ نمائندگی کر رہے ہیں اور جن کو آپ فائدہ پہنچا رہے ہیں ۔ آپ ان ۲۰ خاندانوں یا ۲۰۰

افراد کے پاس کاسہ گدائی لے کر جائیے یہ مطالبہ لے کر جائیے اور ان سے اس سود کی رقم وصول کیجئیے ۔ آپ کو اس ایوان سے یہ رقم حاصل کرنے کا کیا حق ہے ۔ یہ کون سے اصول کا تقاضا ہے کہ روپیہ تو وہ ۲۰ خاندان خرچ کریں اور اس کا سود ہم ادا کریں ۔ اس سلسلہ میں، اگلی بات جو مجھے کہنا ہے اور جو میں کہتا رہا ہوں اور کہتا رہوں گا کیونکہ میں وزیر مالیات تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ سود اسلام میں حرام ہے ۔ جناب والا ۔ چند دن پہلے کی بات ہے کہ وزیر مالیات نے بڑی ہی بے باکی کے ساتھ یہ کہا تھا کہ وہ شراب کو حرام سمجھتے ہیں انہوں نے اس بات کو تین دفعہ دہرایا کہ میں شراب کو حرام سمجھتا ہوں ۔ یہ اور بات ہے کہ وہ شراب کو حرام سمجھتے ہیں مگر ان کی غیر ملکی مہمانوں کی دعوتوں میں شراب خرچ ہوتی ہے یہ اور بات ہے کہ وہ شراب کو حرام سمجھتے ہیں مگر ان کی حکومت اس پر ٹیکس حاصل کرتی ہے ۔ یہ بات اور ہے کہ شراب کو حرام سمجھتے ہیں لیکن شراب پورے ملک میں جائز بھی ہے ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ فاروقی صاحب آپ بالکل متعلقہ بات نہیں کر رہے ہیں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ نے کہا ہے کہ شراب حرام ہے لیکن میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ سود اس سے زیادہ حرام ہے اس لئے کہ شراب کو حرام کا حکم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مسلمانوں یہ نجس ہے تم اس کے قریب نہ جاؤ ۔

وزیر خزانہ ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں تو بسم اللہ کریں اور اسمبلی سے الاؤنس نہ لیا کریں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ سود شراب سے زیادہ حرام ہے ۔ جب سود کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مسلمانوں شراب تمہارے لئے نجس ہے لیکن سود کا حکم ہو جانے کے بعد فرمایا کہ جس نے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ۔ جو سود لیتا ہے ۔ جو سود دیتا ہے ۔ جو سودی کاروبار میں شریک ہوتا ہے جو سودی کاروبار کی معاونت کرتا ہے ۔ جو حکومت اس کی سرپرستی کرتی ہے ۔ جو حکومت اس کی پشت پناہی کرتی ہے انہوں نے خدا کے حکم کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ۔ یہ قرآن کریم کا حکم ہے ۔ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب حکم قطعاً شدید ہے تو پھر کیا وجہ ہے ۔ کیا آپ نے سودی کاروبار سے صوبہ کی مالیات کو پاک کرنے کے لئے پیش قدمی کی ہے ؟ میں اس بات کو بھی جانتا ہوں کہ غیر ملکی قرضوں کو حاصل کرنے کے لئے بعض اوقات سود دینا ناگزیر ہو جاتا ہے ۔ میں نہیں جانتا ہو سکتا ہے کہ مفتی یا علماء کے نزدیک کوئی اضطراری یا مجبوری کی صورت میں ایسا مسئلہ نکل آئے کہ آپ سود دے سکتے ہیں لیکن آپ کا یہ اندرون ملک کاروبار ہے ۔ یہ مرکزی حکومت اور مغربی حکومت کے درمیان کاروبار ہے ۔ یہ مغربی پاکستان اور عوام کے درمیان کاروبار ہے ۔ یہ مغربی پاکستان کی حکومت کے مختلف محکموں کے درمیان کاروبار ہے ۔ مغربی پاکستان کی حکومت اور اس کے ملازمین کے

درمیان کاروبار ہے ۔ یہاں قرضوں کے لین دین میں آپ اتنا بڑا سود لیتے یا دیتے رہتے ہیں اور ہر روز اس کو لیتے دیتے رہتے ہیں لیکن آپ کے دل میں کبھی خلش پیدا نہیں ہوتی ہے ۔ آپ کے ضمیر میں چبھن پیدا نہیں ہوتی ہے ۔ آپ کے قلب میں کبھی کوئی چیز کھٹکتی نہیں ہے ۔ یہ سودی کاروبار جس کے خلاف اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے . . .

**وزیر خزانہ** ۔ آپ کے ساتھی چودھری محمد علی سود دیتے رہے ہیں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ میرا کوئی ساتھی نہیں ہے ۔ میرا ساتھی خدا ہے ۔

**وزیر خزانہ** ۔ آپ کے ساتھی چودھری محمد علی تحریک جمہوریہ پاکستان میں ہیں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ آپ میرے اتنے ہی ساتھی ہیں جتنے چودھری محمد علی صاحب ہیں ۔ میں تحریک جمہوریہ پاکستان میں ہوں ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب سود کی حرمت کے بارے میں یہ حکم ہے تو یقیناً آپ اس حکم کو ماننے سے انکار نہیں کر سکتے ۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے پچھلے دس سالہ ترقی کے دور میں جس کا آپ نے بڑا شور مچایا ہے اس زمانہ میں حرام کاروبار کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں ؟

**رانا پھول محمد خان** ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہمیں چونکہ مذہبی مسئلہ مسائل سے اتنی واقفیت نہیں ہے ۔ میں مولانا صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ابھی سود کے بارے میں ہمیں بتایا ہے ۔ کیا وہ اس کی وضاحت فرمائیں گے کہ اگر کوئی شخص کسی فرم میں ملازمت کرتا ہے اس فرم کا روپیہ کسی بنک میں ہو اور وہ فرم اس سے سود حاصل کرتی ہو تو کیا اس سے تنخواہ لینا جائز ہے یا نہیں ؟

**ملک محمد اختر** ۔ یہ ذاتیات میں جا رہے ہیں ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ میں اسمبلی میں عوام کی نمائندگی کرتا ہوں میں لوگوں کو پڑھانے کے لئے نہیں آتا ۔ مسئلہ پوچھنا ہے تو وہ میرے پاس آئیں میں انہیں بتاؤں گا ۔

**وزیر خزانہ** ۔ آپ غصے میں آ گئے ہیں ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ میں بالکل غصے میں نہیں آیا ہوں ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں پڑھانے کے لئے نہیں آتا ہوں ۔ اگر لوگ اتنے نالائق ہیں ۔ نااہل ہیں اور ان کو علم نہیں ہے تو وہ مکتب میں جا کر علم حاصل کریں ۔ وہ سکولوں میں جا کر پڑھیں ۔ وہ میرے پاس آئیں میں ان کو مسئلہ بتا دوں گا ۔

**رانا پھول محمد خان** ۔ جناب والا ۔ مولانا صاحب کو قابلیت کی بہت بد ہضمی ہے وہ نہیں ہونی چاہئے ۔ سب ان سے زیادہ اہل ہیں اور میں ان

کو اپنے سے زیادہ اہل سمجھتا ہوں لیکن وہ عالم ہیں ۔ ایک عالم دین ہیں اور وہ اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور مجھے بتائیں کہ یہ شرعاً جائز ہے کہ کسی دشمن ملک سے قرض لیا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

**مسٹر محمود اعظم فاروقی** ۔ جناب والا ۔ میں ان کو مسئلہ بتا دیتا ہوں ۔ علماء کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ وہ ادارے جن کی بنیاد سود پر ہو ان میں ملازمت کرکے تنخواہ لینا جائز نہیں ہے ۔ مثلاً بنک ۔ انشورنس کمپنیاں جن کی بنیاد ہی سود پر ہے ۔ باقی جو نظام حکومت آپ کے صدر صاحب نے مشرقی اور مغربی پاکستان میں قائم کیا ہوا ہے اس نظام حکومت میں کوئی شریف آدمی کتنا ہی بچنا چاہے وہ اس گندگی سے نہیں بچ سکتا ۔ اس ملک میں جو نظام حکومت قائم کیا ہوا ہے اس میں جو سلائی کی ایک ڈبیہ بھی خریدتا ہے وہ بھی سود دیتا ہے ۔ جو گندم کا ایک دانہ خریدتا ہے اس میں بھی سود شامل ہے ۔ آپ نے زندگی کے کسی شعبہ کو ناپاکی سے محفوظ نہیں رکھا ۔ ہر شعبہ زندگی اس سے ملوث ہے ۔ ہر شعبہ زندگی اس گندگی سے پر ہے ۔

جناب والا ۔ جب انسان گندگی کے سمندر میں چلا جائے تو اس کے کپڑے پاک نہیں ہو سکتے اس کے کپڑوں میں گندگی لگے گی ۔ کیا آپ کسی کو گندگی کے تالاب میں ڈال کر گندگی سے بچا سکتے ہیں ۔

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ای
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

آپ نے ساری قوم کو ایک گندگی کے تالاب میں ڈال دیا ہے پھر آپ کہتے ہیں کہ دامن کو بچائیں ۔ دامن نہیں بچ سکتا ہے ۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ اپنے دامن کو سمیٹیں اپنے کپڑوں کو لپیٹیں جتنا گندگی سے بچ سکتے ہوں بچیں لیکن اگر کوئی چاہے کہ اس گندگی سے اس کا دامن آلود نہ ہو تو یہ ممکن نہیں ہے ۔

**وزیر خزانہ** ۔ "اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت"

**خواجہ محمد صفدر** (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنی گزارشات اختصار کے ساتھ اس ایوان کے سامنے پیش کروں میں ایک گذارش آپ کی خدمت میں بھی کرنی چاہتا ہوں اور وہ گزارش یہ ہے کہ اس اجلاس کے دوران اس معزز ایوان کے اکثر اراکین نے واپڈا کے متعلق کچھ گستاخی کی تھی اور ان اراکین میں میں بھی شامل ہوں ۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ واپڈا ہم سب سے ناراض ہے جہاں ہم مقیم ہیں وہاں ہر دوسرے تیسرے روز بجلی نہیں ہوتی ۔ میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر ان سے دست بستہ معافی مانگتا ہوں ۔ اور میرا خیال ہے میرے باقی دوست بھی معافی مانگ لیں گے ۔ اگر واپڈا ہمیں معافی نہ دے تو میں آپ سے التجا کروں گا کہ آپ پیپل ہاؤس میں روشنی وغیرہ کے ذمہ دار ہیں آپ ہمارے لئے کوئی متبادل انتظام فرما دیں ۔ جیسا کہ محترم قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ ہم ہوم ورک کچھ نہیں کر سکے ۔ دن بھر دو تین بار بجلی فیل ہو جاتی ہے اس لئے مناسب خیال فرمایا ہے کہ واپڈا سے معافی مانگ لیں آئندہ کوئی گستاخی نہیں کریں گے ۔

**Minister for Finance :** It is not deliberate.

**Khawaja Muhammad Safdar :** I know it is not deliberate but it is happening every now and then.

ہمارے لئے بڑا مشکل ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ یہ جان بوجھ کر نہیں کرتے ہیں ۔ چلئے ہم نہیں پڑھیں گے ۔ جو بچے آج کل بی ۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں ان کا اس میں کیا قصور ہے ۔ ان کے متعلق کیا ارشاد ہے ۔ ہماری گورنمنٹ کو سوچنا چاہئے ۔ یہ کیا مذاق ہے کہ ہر دوسرے تیسرے روز تین تین چار چار گھنٹے بجلی بند رہتی ہے ۔ رات گیارہ بجے بجلی چلی گئی تھی اور ساڑھے بارہ بجے تک نہیں آئی تھی ۔ ۔ ۔ ۔

**والا پھول محمد خان ۔** جناب والا ۔ مجھے خواجہ صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں ہے کہ واپڈا والے ان کو تیاری کرنے کے سلسلہ میں بجلی بند کر دیتے ہیں ۔ بات یہ نہیں ہے بلکہ ان کا سسٹم اس قدر ناقص ہے کہ اگر ذرا سی ہوا تیز چلے تو چار چار گھنٹے بجلی بند رہتی ہے ۔ یہ صوبہ کے نمائندگان کا ہوسٹل ہے ۔ بچارے زمیندار جن کے ٹیوب ویلز نہیں چلتے ان کی کیا حالت ہوتی ہے اس لئے واپڈا کو منانا چاہئے ۔

**مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔** جناب والا ۔ خواجہ صاحب نے حکومت سے مطالبہ زیادہ کیا ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ ایک آدمی سے مطالبہ اتنا کرنا چاہئے جتنا وہ مطالبہ پورا کر سکے ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔** خواجہ صاحب ۔

**خواجہ محمد صفدر** ۔ جناب والا ۔ میرے محترم رفقاء کار ملک محمد اختر صاحب اور محمود اعظم فاروقی صاحب نے اس مد پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے ۔ میں اس معزز ایوان کا زیادہ وقت نہیں لوں گا صرف چند ایک باتیں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کروں گا ۔

جناب والا ۔ یہ ضمنی مطالبہ زر جس کی مالیت ۹۹ لاکھ روپے ہے اگر اس کے ساتھ اس رقم کا بھی مطالعہ کیا جائے جو کہ سابق سال کے بجٹ میں اس ایوان کے سامنے پیش کی گئی تھی ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں وہ رقم ۳۶ کروڑ ۳۴ لاکھ روپے تھی تو اگر اس رقم کو ۹۹ لاکھ روپے میں شامل کر دیا جائے تو معلوم ہو گا کہ سال رواں میں ہم صرف سود کی مد میں ۳۷ کروڑ ۳۳ لاکھ روپے ادا کر رہے ہیں ۔ میں جناب وزیر خزانہ کی سہولت کے لئے قرطاس ابیض برائے سال ۱۹۶۷-۶۸ء کے صفحہ نمبر ۲۳ کا حوالہ دیتا ہوں ۔ اس مد کے تحت سال رواں کے لئے سود کی ادائیگی کے لئے ۳۶ کروڑ ۳۴ لاکھ روپے رکھے گئے تھے ۔ اس رقم کو صرف کرنے کے بعد ۹۹ لاکھ روپے کا مطالبہ اس ایوان سے ضمنی مطالبہ زر کی صورت میں کیا گیا ہے تو اس طرح دونوں رقوم کو ملا کر یہ رقم ۳۷ کروڑ ۳۳ لاکھ روپے بنتی ہے ۔ اسی صفحہ پر ایک کالم میں وہ رقوم بھی درج ہیں جو کہ ہم نے اصل زر کی مد کی صورت میں ادا کرنی تھیں جو کہ ۱۲ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے ہے یعنی سال رواں میں ہم نے ۳۷ کروڑ ۳۳ لاکھ روپے سود کی مد میں اور ۱۲ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے اصل زر کی ادائیگی کی مد میں یعنی

کل ۵۰ کروڑ روپے ہم نے اس مد میں ادا کئے ہیں ۔ تو ۵۰ کروڑ کی اس رقم کو سامنے رکھیئے اور پھر جناب وزیر خزانہ کی نہایت ہی فاضلانہ تقریر کے اس حصے کو سامنے رکھیئے کہ جس میں انہوں نے سال رواں کی کل آمدنی کا ذکر کیا ہے ۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ اس آمدنی میں کچھ کمی ہوئی ہے اور اب سال رواں میں کل آمدنی ۱۷۵۰۷۳ کروڑ ہو گی یعنی اس سال کی ہماری کل آمدنی پونے دو کروڑ روپے ہے اور ہم نے سود اور قرضے کی ادائیگی کے سلسلے میں سال رواں میں ۵۰ کروڑ روپیہ ادا کیا ہے جو کہ کل آمدنی کا ۲۸۰۵ فیصد بنتا ہے جو کہ ہم نے سال رواں میں اس مد کے تحت ادا کیا ہے ۔ تو میرا خیال ہے کہ کل جناب وزیر خزانہ نے اپنی تقریر دلپذیر میں وہ تمام باتیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر بتائی ہیں جن کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ ان کے موقف کی تائید کرتی ہیں یا جو کہ ان کے لئے باعث فخر ہو سکتی تھیں یا جن پر وہ فخر کر سکتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ جہاں انہوں نے اخراجات کی مدات میں سے تمام موٹی موٹی مدات کو گنوایا تھا کہ ہم نے بجلی پر پانی پر، زراعت، تعلیم اور صحت پر اتنا اتنا خرچ کیا ہے ۔ وہاں وہ ماسوائے خرچ کی ایک مد کے دوسری سب سے بڑی مد کا ذکر کرنا بھول گئے یا جن کا ذکر انہوں نے عمداً نہیں کیا ۔ کیوں کہ شاید اس کا ذکر ان کے موقف کے حق میں نہیں تھا کیونکہ اگر یہ ان کے موقف کے حق میں ہوتا تو اگر انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ پانی اور بجلی کی مد پر انہوں نے ۶۳ کروڑ روپے خرچ کئے ہیں تو وہ سود کی ادائیگی کی مد میں بھی فرماتے کہ وہ آمدنی کا تقریباً تیسرا حصہ سود کی ادائیگی پر صرف کر رہے ہیں ۔ لیکن انہوں نے ایسا

نہیں کیا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ میرے ساتھ اتفاق فرماتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس پر ہماری یہ حکومت فخر کر سکے یا جسے اپنے لئے طرۂ امتیاز تصور کر سکے یا اس میں اپنی پالیسیوں کے بارے میں تائید حاصل کر سکے یا تائید کی گنجائش پا سکے ۔ ہو سکتا ہے کہ دوسرے محکموں میں بڑی ترقی ہو رہی ہو ۔ مگر اس مد میں تو یقیناً ترقی ہوئی ہے لیکن میں اس وقت اس موضوع پر کچھ زیادہ عرض نہیں کرنا چاہتا ۔ لیکن اس بات کو ایک اور پہلو سے بھی دیکھا جا سکتا ہے ۔ میرے محترم دوست جناب فاروقی صاحب نے ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۸ء کا مقابلہ کیا ہے ۔ تو جہاں تک قرضے کا تعلق ہے میں ان کو مزید دو سال پیچھے کی طرف لے جانا چاہتا ہوں کیونکہ کل محترم وزیر خزانہ نے ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۸ء کا مقابلہ کیا تھا اس لئے جہاں تک قرضے کا تعلق ہے میں بھی ان کو اس طرف لے جانا چاہتا ہوں ۔ جناب وزیر خزانہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ ۳۰ جون ۱۹۵۸ء میں اس صوبے پر ۲ ارب ۶۶ کروڑ روپے کا قرضہ تھا اور جیسا کہ میرے محترم دوست فاروقی صاحب نے فرمایا ہے کہ آج اس صوبے پر ۸ ارب ۳ کروڑ ۷۱ لاکھ روپے کا قرضہ ہے جو کہ ظاہر ہے کہ $3\frac{1}{2}$ گنا زیادہ ہے لیکن اس میں ایک اور فرق بھی ہے ۔ ۲ ارب ۶۶ کروڑ روپے کا قرضہ ۱۹۵۸ء سے پہلے گیارہ سالوں میں برداشت نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس رقم میں وہ قرضہ بھی شامل ہے جو کہ تقسیم ملک کے وقت خصوصیت کے ساتھ سابقہ پنجاب کے حصے میں آیا تھا اور وہ رقم ۱۲ کروڑ روپے ہے ۔ قرطاس ابیض کے صفحہ ۱۵ پر یہ درج ہے جس کے مطالعہ سے آپ ملاحظہ

فرمائیں گے کہ مرکزی حکومت نے ۱۹۶۱ء میں اس مجموعی صوبائی قرضے کے نصف قرضے کو معاف کر دیا تھا جو کہ اس وقت کے حساب کے مطابق ۲ے کروڑ روپے بنتی ہے تو اگر اس حساب سے یہ دو رقوم ملا لی جائیں تو اس وقت صوبے کے ذمے ۹ ارب روپے کا قرضہ ہے ۔ اس سے آپ اندازہ فرمائیں کہ کہاں اڑھائی ارب روپے اور کہاں نو ارب روپے ۔ اسی طور پر سود کی رقم میں بھی کئی سو گنا کا اضافہ ہوا ہے جو کہ شاید ہماری ترقی کی ایک اور علامت ہے ۔ اس ضمن میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سال رواں میں اور آئندہ سال میں جو فرق ہے اسے آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں ۔ سال رواں کے اختتام پر اس کل قرضے کی رقم سات ارب ایک کروڑ روپے تھی اور جب آئندہ سال ختم ہو گا تو یہ رقم آٹھ ارب دو کروڑ روپے ہو جائے گی یعنی سال آئندہ میں ہم مزید ایک ارب ایک کروڑ روپے کا قرضہ برداشت کر رہے ہیں ۔ آپ اس صوبے کے وسائل اور اس کے ذرائع آمدنی سے بخوبی واقف ہیں کوئی ماہر معاشیات مجھے یہ بتائے کہ جس صوبے کی معیشت پر اور اس کی آمدنی پر تیس فیصد کے لگ بھگ محض سود اور قرضوں کی ادائیگی کا بوجھ ہو تو کیا اس صوبے کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ صوبہ معاشی اعتبار سے ترقی کر رہا ہے یا اس صوبے کے متعلق ایک اور صرف ایک ہی فتویٰ دیا جا سکتا ہے کہ وہ صوبہ معاشی طور پر رویہ تنزل ہے ۔ میرے محترم دوست ملک اختر صاحب نے اس بات کا ذکر کیا تھا لیکن وہ سرعت کے ساتھ اس نقطے پر سے گزر گئے تھے ۔ حقیقت یہ ہے کہ دوسرے پنجسالہ

منصوبے میں اس صوبے نے جو قرضہ جات برداشت کئے تھے ان کی ادائیگی کا موقع ہی نہیں آیا اور جو قرضہ جات تیسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے ہم برداشت کر رہے ہیں جب اس کے سود اور اصل کی واپسی کا وقت آیا تو مجھے خطرہ ہے کہ اس صوبے کی کل آمدنی کا ۵۰ فیصد صرف اسی مد میں نکل جائے گا۔ بلکہ ماہرین معاشیات کہتے ہیں۔ اگر کل آمدنی کا تناسب سود کی ادائیگی اور قرضہ جات کی ادائیگی سے ۱۰ فیصد سے زیادہ بڑھ جائے تو اس صوبے یا اس ملک کی معیشت کو خطرے کے اندر سمجھئے۔ چہ جائیکہ اس وقت یہ صوبہ جیسے کہ میں نے ابھی اعداد و شمار سے ظاہر کیا ہے۔ کہ اس سال میں 28½ فیصد اپنی آمدنی کا حصہ محض سود اور قرضہ کی ادائیگی میں ادا کیا ہے۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ زیادہ رقم سود کی ادائیگی میں ادا کی ہے۔ ایسے حالات میں جناب وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ وہ اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں یہ خیال نہ فرمائیں۔ کہ یہ بات کس طرف سے ہو رہی ہے کیونکہ ہمیں تو انہوں نے کل یہ سرٹیفیکیٹ دے دیا ہے کہ ہم تو وہم در وہم کے اندھیرے میں مبتلا ہیں۔ تو ہمیں کچھ سوجھائی نہیں دیتا۔ مگر آپ یہ نہ دیکھیں کہ یہ بات صفدر نے کہی ہے۔ اس بات کو اپنے طور پر پرکھیں۔ خود غور فرمائیں کہ کیا صوبہ کی معیشت پر یہ ۵۰ کروڑ روپے سالانہ کا بوجھ کسی صورت میں بھی قابل برداشت ہے کیا یہ ہماری معیشت کی صورت حال کی بہتری کی نشان دہی کرتا ہے یا یہ ہماری معیشت کی

برتری یا ابتری کی طرف نشان دھی کرتا ہے ۔ تو جناب والا ۔ میں اس موضوع پر ایوان کا مزید وقت صرف کئے بغیر یہ درخواست کروں گا ۔ کہ ٹھیک ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ہم کوھڑ نظر ہوں ۔ ہو سکتا ہے ہم کم فہم ہوں ۔ ہو سکتا ہے کہ ہم بے عقل بھی ہوں ۔ لیکن میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس صوبے سے اتنی ھی محبت رکھتے ہیں جتنی کہ محترم وزیر خزانہ صاحب یا ان کے دوست اور احباب اس ملک سے رکھتے ہیں ۔ ہم ان سے زیادہ محب وطن ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے ۔ لیکن یہی دعویٰ ہے کہ محب وطن ضرور ہیں ۔ ہمیں محب وطن سمجھتے ہوئے ہم جو کچھ کہتے ہیں ۔ اس پر غور فرمائیے ۔ یہ نہ سمجھئے کہ اپوزیشن کوئی غیر محب وطن عنصر ہے ۔ یہاں ایک فیشن ہو چلا ہے ۔ کہ جو آدمی اپوزیشن میں ہو ۔ اس کی حب الوطنی مشکوک ہو جاتی ہے ۔ میں اس وقت اس موضوع پر بحث نہیں کرنا چاہتا ۔

**Minister for Finance :** Not yours. We have never doubted your patriotism.

**خواجہ محمد صفدر ۔** تو میں کیا کہتا ہوں ۔ کہ میری گذارشات کا تجزیہ صرف اسی کسوٹی پر کیجئے ۔ Thank you very much

**Mr. Senior Deputy Speaker :** Yes, Mr. Hamza please.

**مسٹر حمزہ** (لائل پور ۔ ۹) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھ سے پہلے میرے قائد حزب اختلاف اور دوسرے معزز ارکان نے اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی ہے ۔ میں ان سے اس ضمن میں شدید اختلاف کرتا ہوں ۔ کہ انہوں نے سود

کی رقم کو ادا کرنے کی بالواسطہ حمایت کی ہے ۔ جناب خواجہ صفدر صاحب نے اپنی تقریر میں ہمیں یہ بتایا ہے ۔ کہ اس سال کے آخر تک اگر وہ قرضہ جات جو کہ مرکزی حکومت right off کر دیئے تھے کو شامل کر لیا جائے ۔ تو ہمارا صوبہ تقریباً ۹ ۔ ارب روپے کا زیر بار ہو گا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جوں جوں وقت گذرتا چلا جائے گا ۔ قرضہ کا بوجھ وقت گذرنے کے ساتھ زیادہ تیزی سے بڑھتا چلا جائے گا ۔ اور ہمارے قومی یا ملکی وسائل اس تیزی سے نہیں بڑھتے رہے ہیں ۔ کہ وہ اس قرضہ کو ادا کرنے کے بوجھ کا متحمل ہو سکے ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ ہمارا صوبہ یا ملک کچھ نہ کچھ ترقی کرتا رہا ہے ۔ لیکن اس ترقی کے ترانے جناب کرمانی صاحب کی بجائے اگر ۔ ۔ ۔ ۔

**وزیر قانون** ۔ اگر آپ کہیں تو میں اس ہاؤس سے باہر چلا جاؤں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ اگر سرگل صاحبان یا داؤد صاحبان یا ولیکا صاحبان یا گندھارا انڈسٹری کے مالکان گالیں تو زیادہ بہتر ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس سود کی رقم کو سرے سے اس ضمنی میزانیہ میں رکھے جانے کے ہی خلاف ہوں ۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے ۔ کہ سود کا لین دین قرآنی احکامات کی صریح خلاف ورزی ہے ۔ لیکن اس کی سب سے بڑی بنیادی وجہ یہ ہے کہ رقومات قرضہ کی صورت میں جو وصول کی جاتی رہی ہیں ۔ وہ بیشتر ایسے مقاصد کے لئے صرف کی گئیں ۔ جس سے اس قوم کی فلاح و بہبود ،

اجتماعی فلاح و بہبود کا سرے سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ میرے نزدیک وہ حکومت جو آج ایوانوں میں آ کر ایوانوں کی چار دیواریوں میں بیٹھ کر یا اپنے زر خرید اخبارات کے ذریعہ ترقی کا دعویٰ کرتی ہے ۔ اس کو اس امر کا احساس ہونا چاہئے ۔ کہ جن مقاصد کے لئے یہ قرضہ جات وصول کئے گئے ہیں ۔ وہ عوامی نہیں تھے ۔ اور میں محض اس قرضہ جات کے سود کو ادا کرنے کے خلاف نہیں ہوں ۔ بلکہ میں سرے سے وہ قرضہ جات جو قوم کے مفاد کے خلاف وصول کئے جائیں یا حاصل کئے جائیں ۔ میں ان کی ادائیگی کا سرے سے ہی مخالف ہوں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ دیکھیں گے اور حالات آپ کو بتائیں گے کہ جوں جوں وقت گزرتا چلا جائے گا ۔ اس صوبہ کی اس ملک کی اقتصادی حالت اسقدر بگڑ جائے گی ۔ کہ ہم قرضے کی ایک پائی بھی ادا نہیں کر سکیں گے ۔ میں یہ مانتا ہوں کہ آپ کی حکومت کروڑھا روپے ترقیاتی پروگراموں پر خرچ کر رہی ہے لیکن ترقیات کا نتیجہ کیا ہے کیا وزیر مالیات اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ عام انسان کی آمدنی میں محض پانچ چھ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ جب کہ اشیائے خورد و نوش اور عام ضروریات زندگی کی قیمتوں میں تقریباً پچھلے دس سالوں میں کم از کم ۵۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ محض ۵۰ فیصد کا اضافہ ہی نہیں ہوا ۔ اس حکومت کو اتنا بھی شرف نصیب نہیں ہوا ۔ کہ وہ اس ایوان کے سامنے آئے اور یہ بتائے ۔ کہ اس صوبے میں کتنے لوگ بے روزگار ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ کیفیت تو یہ ہے کہ بے روزگاری عام ہے عام لوگوں کو ذرائع آمدنی میسر نہیں ۔ جن لوگوں کو روپیہ میسر ہوتا ہے وہ خرچ کرتے ہیں اور دوسری طرف عام لوگوں کی قوت خرید کم ہو رہی ہے ۔ ان کی یہ دلیل غلط ہے کہ قوم تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور لوگ خوش حال ہیں ۔ کیا وزیر مالیات اس حقیقت کا اعتراف نہیں کریں گے کہ چاول کی قیمت پچھلے سالوں کے مقابلہ میں ۳۰۰ فیصد بڑھ چکی ہے ۔ کپڑے کی قیمت بھی اسی تیزی سے بڑھ رہی ہے ۔ چینی کی قیمت پچھلے سالوں کے مقابلہ میں ۱۰۰ فیصد بڑھ چکی ہے بلکہ یہ تو زندہ مثالیں ہیں جن سے وزیر مالیات انکار نہیں کر سکتے ۔ لیکن میں کیوں کہتا ہوں کہ ان رقومات کا بوجھ عوام پر نہ ڈالیں ۔ سود کا بوجھ نہیں بلکہ اصل زر کا بوجھ ۔ وہ اس لئے کہ اگر آپ نے قرضہ وصول کیا ہے ۔ اس سے جو فائدہ پہنچا ہے وہ محض محکمہ کے بڑے بڑے افسران کو پہنچا ہے جنہوں نے ان رقومات کو خرچ کیا ہے ۔ کیا جناب وزیر مالیات اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ یہ نو ارب کی رقومات جو آپ کے ذمہ واجب الادا ہیں ان رقومات کا بیشتر حصہ افسران کی جیبوں میں نہیں گیا ؟ اگر آپ انکار کرتے ہیں تو میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ گلبرگ کے خوشنما بنگلے ۔ اسلام آباد کی عمارتیں ۔ ناظم آباد اور ملتان کی عمارتیں یا کراچی کی بلند عمارتیں جو افسران نے تعمیر کی ہیں ان کے لئے وہ رقوم انہوں نے کہاں سے حاصل کی تھیں ؟ یہ قوم پر انتہائی ظلم اور زیادتی ہے کہ اس سے یہ رقوم وصول کی جائیں چہ جائیکہ آپ سود وصول

کریں ۔ کیا وزیر مالیات تسلیم نہیں کریں گے کہ وہ رقوم جو آپ تعمیرات کے نام پر خرچ کرتے ہیں اس کا کم از کم ۵۰ فیصد حصہ ٹھیکیداروں کی جیب میں جاتا ہے یا افسران وصول کرتے ہیں ۔ جب آپ کے افسران ناجائز ذرائع سے تمام آمدنی حاصل کرتے ہیں اور قرضہ جات کی بیشتر رقوم انکی جیبوں میں جاتی ہیں تو آپ کو کیا حق ہے کہ ان کا بوجھ عوام پر ڈال دیں ۔ میں تو اس وزیر مالیات کی تائید کروں گا جو ان رقومات کو انتظامیہ کو قابو میں لانے کے لئے یا قوم کی تعمیر و ترقی کے لئے استعمال کرے ۔ میں اس وزیر مالیات کی حمایت نہیں کروں گا جو میری طرح منہ زور انتظامیہ اور بڑے بڑے سرمایہ داروں کی حمایت کرنے پر مجبور ہو جو ان کی وکالت کرنے کی تنخواہ وصول کرتا ہو ۔

جناب سپیکر ۔ کیا اس ایوان میں یہ چیز ہمارے سامنے نہیں آئی کہ پچھلے دس سال میں جس کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ بہت تعمیر و ترقی کا کام ہوا ہے کیا اس عرصہ میں قتل و غارت ، رشوت ستانی ، لوٹ کھسوٹ ، غبن اور مہنگائی میں بے حد اضافہ نہیں ہوا ؟

**وزیر خزانہ** (سید احمد سعید کرمانی) ۔ کیا یہ رقوم قتل و غارت کے لئے استعمال ہوئی ہیں آپ کس item پر تقریر کر رہے ہیں ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ یہ بالکل غیر متعلقہ ہے ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ کیا آپ کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ قتل و غارت

میں اضافہ ہوا ہے ۔

**وزیر خزانہ** ۔ تو کیا یہ رقومات اس مقصد کے لئے خرچ کی گئی ہیں ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ یقیناً ، حکومت کی جو کارروائیاں ہیں ان میں قتل و غارت بھی شامل ہے ۔

**وزیر خزانہ** ۔ شاباش ۔

**مسٹر حمزہ** ۔ جب لوگوں کو ناجائز طور پر روپیہ حاصل ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنے عیش و عشرت پر روپیہ صرف کرتے ہیں ۔ جب روپیہ زیادہ حاصل ہوتا ہے تو یہ لوگ قتل و غارت بھی کرتے ہیں اور رشوت کے ذریعہ سزا سے بچ جاتے ہیں ۔ اس ناجائز دولت کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ اس وقت ملک کا امن و امان بری طرح تباہ ہو گیا ہے اور یہاں قانون کی حکومت نہیں ۔

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** ۔ کیا آپ irrelevent بات نہیں کر رہے ؟

**مسٹر حمزہ** ۔ کیا آپ کے پاس کوئی اخلاقی دلیل اور طاقت ہے یا کوئی اخلاقی جواز ہے جس کے پیش نظر ان رقومات کو حاصل کر رہے ہیں ۔ آپ کو کوئی حق نہیں ۔

میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کے ہاتھ میں اختیار

ہے اور آپ عوام کو اپنا غلام بنانے میں کسی حد تک کامیاب ہوئے ہیں ۔ لیکن یقین کیجئے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ موضوع سے ہٹ گئے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں اس مطالبہ زر کی سرے سے ہی مخالفت کرتا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ یہ تقریر محفوظ رکھیں بجٹ کے دوران کر لیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ جب لوگوں کی حفاظت نہیں کر سکتے تو ان سے ایک پائی وصول کرنا زیادتی ہے ۔ جب یوم الحساب آئے گا اس دن ان کے وصول کئے ہوئے قرضہ جات ادا کئے جائیں گے ان کا سود ادا کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

حاجی سردار عطا محمد (خیرپور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ معزز ارکان نے کافی تقریریں کی ہیں اور بہت اچھی وضاحت کی ہے میں ان کو مبارک دیتا ہوں ۔ میں زیادہ وقت صرف نہیں کروں گا ۔ اور اتنا عرض کروں گا ۔ کہ میں تو سرے سے ہی اس بجٹ کے خلاف ہوں کیونکہ یہ بالکل غلط ہے ۔ اس کے آثار سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ غلط ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں وزیر صاحب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ میرے دل میں اور میرے علم میں جو بات آئی ہے وہ میں عرض کر دیتا ہوں ۔

آپ اس بجٹ میں آئٹم نمبر ۸۵ پر دیکھیں - نولکھی کراس ریگولیشن پر بائی پاس چینل کی تعمیر کے لئے ۴ لاکھ روپیہ کی رقم رکھی ہے - یہ جگہ میرے گاؤں سے تین میل کے فاصلہ پر ہے - جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ سکیم صرف کاغذات میں ہو گی - سر زمین پر تو کوئی چیز نہیں - اسی طرح غلام محمد بیراج کے کچے راستے کے لئے - -/۳۱۹۸۹۰ روپیہ کی رقم دکھائی گئی ہے - لیکن وہاں پر بھی کوئی چیز عمل میں نہیں آئی - خدا جانے یہ رقم کہاں صرف کی گئی ہے - میں ان کی ایک مثال پیش کرتا ہوں - کہ ایک سجاول جاتی روڈ ہے - لڑائی سے پہلے اس کو پکا کرنے کے لئے کافی رقم رکھی گئی تھی ٹھیکیداروں نے پتھر وغیرہ ڈالے لیکن لڑائی لگ گئی اور وہ کام نہ ہو سکا -

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** - آپ کس موضوع پر بات کر رہے ہیں -

**حاجی سردار عطا محمد** - انہوں نے جو contingency کے لئے روپیہ مانگا ہے اس کے متعلق عرض کر رہا ہوں -

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** - لیکن اس میں تو کسی روڈ کا ذکر نہیں -

**حاجی سردار عطا محمد** - میں آپ کو یہ آئٹم دکھا سکتا ہوں -

**مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر** - وہ آئٹم صرف آپ کی اطلاع کے لئے ہے - اس پر بحث نہیں ہو سکتی -

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں وزیر صاحب کی کارکردگی پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں ۔ کہ انہوں نے قوم کے لئے کیا کیا ہے ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ خدا کے واسطے فضول خرچی نہ کریں ۔ آپ قوم کا تمام پیسہ فضول خرچی عیاشی اور ایئرکنڈیشنگ اور اقربا پروری پر خرچ کر رہے ہیں ۔ اس سے آپ قوم کو تباہ کر دیں گے ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فضول خرچی کرنے والوں کے لئے آئتیں نازل فرمائی ہیں ۔ میں ایک حدیث کا حوالہ دوں گا ۔ اور عرض کروں گا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فضول خرچی کرنے والوں کو سختی سے منع کیا ہے ۔ اس لئے میں سود کے کاروبار پر سخت تنقید کرتا ہوں اور یہ میرا فرض ہے ۔ سود لینا ناجائز ہے جس ملک میں یہ باتیں ہوں گی میں اس کو اسلامی مملکت نہیں سمجھتا اور جو لوگ اس مملکت کی سروس میں ہوتے ہیں میں ان کو بھی اچھا نہیں سمجھتا کیونکہ مسلمان ہو کر وہ اس بات کو مان لیتے ہیں ۔ حضور کی ایک حدیث ہے

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الربوا و موکلہ و کاتبہ و شاھدہ و قال ھو سواً (مسلم)

ترجمہ ۔ (رسول اللہ صلعم نے سود کھانے والے کھلانے والے سود کی دستاویزات لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ سب برابر ہیں ۔)

اس سے زیادہ میں ثبوت نہیں دے سکتا ۔ اب قرآن شریف کی آیت بھی

سنائے دیتا ہوں جو میرے لئے ایک کوڈ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ ویسے میں وکیل نہیں ہوں لیکن جس کے کوڈ سے واقف ہوں اس کا حوالہ دیتا ہوں ۔

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس

جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہے ۔ آگے چل کر قرآن شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ ۔

واحل اللہ البیع و حرم الربوا ۔

حلال کیا اللہ نے بیع کو اور حرام کیا سود کو ۔ اس کے بعد قرآن شریف میں پھر آیا ہے ۔

ان المبذرین کانو اخوان الشیطین و کان الشیطن لربہ کفوراً

بلاشبہہ فضول خرچی کرنے والے بھائی شیطانوں کے اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکر گذار ہے ۔

اس لئے میں گذارش کروں گا کہ اللہ کے یہ احکام کبھی تبدیل نہیں ہوں گے ۔ آپ ایک مسلمان قوم کے رہنما ہیں اور آپ نے پاکستان بنایا ہے اور کتنی قربانیاں دے کر پاکستان بنایا ہے خدارا اس کی طرف توجہ کریں ۔

و تلک الایام نداولھا بین الناس ۔

اور یہ فتح شکست کے دن ہم پر آتے رہیں گے ۔ ان مختصر الفاظ میں اپنی حکومت کے سربراہوں اور جناب سپیکر ۔ آپ کے توسط سے جناب گورنر صاحب کے مشیروں سے یہ گذارش کروں گا کہ سود کا جو مسئلہ ہے وہ آپ کو ڈبو دے گا ۔ اس پر غور کر لیا جائے کہ آیا ہم ترقی کر رہے ہیں یا ضلالت کی طرف جا رہے ہیں ۔ یہ میرا فرض تھا کہ میں آپ کو سنا دوں اور میں نے سنا دیا اس کے بعد میں اپنی کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ اب منسٹر آف پاور ہاؤس میں موجود ہیں میں ان سے عرض کروں گا کہ تھوڑی دیر پہلے جب آپ ہاؤس میں موجود نہیں تھے تو لیڈر آف دی آپوزیشن نے اور دیگر ممبر صاحبان نے اس چیز کی شکایت کی تھی کہ عام طور پر پیپل ہاؤس میں بجلی چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہاں مقیم ممبر صاحبان کو سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس سلسلے میں مناسب کارروائی کی جائے ۔

وزیر برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ بہت اچھا جناب ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میری گذارش ہے کہ یہ جو سود کے متعلق میں نے کہا ہے اس کے لئے وزیر صاحب ضرور اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں اور اردو میں اظہار خیال فرمائیں تاکہ میں سمجھ سکوں ۔

وزیر خزانہ (سید احمد سعید کرمانی) ۔ جی ہاں ۔ میں اردو میں عرض

کروں گا ۔ حضور والا ۔ میں جن باتوں میں لاجواب ہو جاتا ہوں ان کے بارے میں خاموش ہو جاتا ہوں ۔ جناب والا ۔ یہ نہایت افسوسناک حقیقت ہے کہ اس اسمبلی میں یہ پہلا موقع ہے کہ سپلیمنٹری بجٹ کے دوران میں سپلیمنٹری بجٹ کے متعلق بہت کم کہا گیا ہے اور جو باتیں اس معزز ایوان کے سامنے ہمارے صد احترام اور فاضل دوستوں نے کہی ہیں ان کا اس سپلیمنٹری بجٹ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے میں مشکل میں ہوں کہ اگر میں ان باتوں کا جواب دینا شروع کر دوں جن کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ وہ غیر متعلق ہیں تو مجھے ڈر ہے کہ آنجناب مجھے بھی اسی زمرے میں شمار کریں گے جس زمرے میں میرے ساتھی شمار کئے گئے ہیں ۔ کاش بہتر ہوتا کہ جو باتیں میرے دوستوں نے اس ہاؤس میں بیان فرمائی ہیں انہیں وہ کسی مناسب موقع پر ارشاد فرماتے ۔ دل تو چاہتا ہے کہ ان باتوں کا جواب دوں لیکن جیسا کہ میں نے آغاز میں عرض کیا ہے کہ اس خوف کے پیش نظر کہ آپ کی جانب سے مجھ پر الزام عائد کر دیا جائے گا کہ میں بھی غیر متعلقہ باتیں کر رہا ہوں ۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ ان کی تمام تقریروں میں سے وہ باتیں چن لوں جن کے متعلق میں اور آپ یہ کہہ سکیں کہ وہ باتیں متعلقہ ہیں میری رائے میں سوائے دو ایک باتوں کے سب باتیں بحث کے موضوع سے ہٹ کر کی گئی ہیں ۔ جناب والا ۔ معاملہ تو بڑا صاف ، سیدھا اور واضح ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ charged expenditure ہیں اور اس میں موجودہ حکومت نے تین items پیش کئے ہیں ۔ پہلا

interest on ways and means advances. ہے جن کا بجٹ بناتے وقت
ہم اندازہ نہیں کر پائے تھے اور میرا دعویٰ ہے کہ کوئی بھی شخص اس
بارے میں بجٹ بناتے وقت قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ دوران سال
ways and means advances پر کتنا سود actual ہو جائیگا ۔ جناب والا ۔
اس بجٹ میں ۳۰ ۔ لاکھ روپیہ جو رکھا گیا تھا وہ ناکافی تھا اور اب
حکومت ایڈیشنل اخراجات ۶۲ ۔ کروڑ چاہتی ہے جس میں سے ۲۸ ۔ لاکھ
۶۷ ۔ ہزار ۶ ۔ سو روپے بجٹ میں سے پورا کرے گی اور بقایا ۳۳ ۔ لاکھ
۳۲ ہزار ۔ ۴ ۔ سو روپے کے لئے not supplementary appropriation
پیش کیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ ہمیں اگر پتہ ہوتا اور ہم یقین کے ساتھ یہ
سود متعین کر سکتے تو حکومت یہ سود ضرور متعین کرتی لیکن چونکہ یہ
متعین نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے اب واقعات نے یہ ثابت کیا ہے کہ جو
advances ہم نے لئے ہیں اس پر سود ہمیں ہماری توقعات سے زیادہ ادا
کرنا پڑے گا ۔ اس کی وجوہات ہم سب پر واضح ہیں ۔ ایسے حالات بھی پیدا
ہو جاتے ہیں کہ ہمیں اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سٹیٹ بنک سے
گاہے بہ گاہے قرضہ جات لینا پڑتے ہیں اور جو ہم قرضے لیتے ہیں تو ان سے
یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ہم ان قرضوں کے ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں بلکہ
اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جتنی رقمیں ہمیں حاصل کرنا ہیں وہ ہمارے
خزانے میں اس وقت میسر نہیں ہیں اور ہم سے دوسرے محکموں نے مطالبات
شروع کر دئے ہیں یہ حضور والا ۔ ایک سادہ سا item تھا بلکہ غیر متنازعہ

قسم کا تھا لیکن اس پر فارن پالیسی بھی پیش کی گئی اور اس پر یہ فتویٰ بھی صادر فرما دیا گیا کہ اسلام میں سود لینا اور سود دینا حرام ہے۔ مجھے اسلام کی اس بنیادی حقیقت سے اختلاف نہیں ہے اور اختلاف کرنے کی میں جسارت بھی نہیں کر سکتا۔ ہماری حکومت کی خواہش ہے کہ ہم ایسے معاشرے کو جنم دیں جس میں ہم یہ دعویٰ کر سکیں کہ ہم اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ منزل اور سٹیج اور سطح بتدریج ہمیں حاصل ہو گی اور اس کے لئے کوشش نہ ختم ہونے والی جاری ہے اور نہ ختم ہونے والی سعی کی جا رہی ہے اور انشاء اللہ ہم اپنے عوام کو اور اپنی حکومت کو ان خطوط پر چلانے کے قابل ہو جائیں گے جب ہم یہ کہہ سکیں کہ اس ملک میں مکمل اسلامی نظام حیات رائج اور جاری ہے۔ جناب والا۔ دوسرا آئٹم تھا سود اور وہ رقم جو مرکزی حکومت سے لی گئی۔ حضور والا۔ قصہ یوں ہوا کہ اس سال کے دوران ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے صوبائی حکومت کو مزید رقوم کی ضرورت پیش آئی اور اس سلسلے میں اس نے مرکزی حکومت سے قرضے حاصل کئے۔ اسی اثنا میں مرکزی حکومت نے سود کی شرح سوا پانچ فیصد سے بڑھا کر ۶ فیصد کر دی اور جب یہ ریٹ انہوں نے بڑھا دیا تو ظاہر ہے کہ اس کا خرچ بھی صوبائی حکومت پر زیادہ پڑ گیا۔ یہ ہمارے بس کی بات نہ تھی اور یہ بھی جو بڑھا ہے یعنی سود کی شرح وہ مرکزی حکومت نے بجٹ بنانے۔ اس کے پیش کرنے اور اس کے پاس کرنے کے بعد کیا ہے۔ ہم کیسے

سوچ سکتے تھے کہ سنٹرل گورنمنٹ بجٹ پاس ہونے کے چند ماہ بعد اپنے سود کی شرح کو بڑھا دے گی ۔ غیب کی باتیں تو خدا ہی جانتا ہے ۔ ہم پر خطا انسان تو مستقبل کا ذکر اور تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کل یا پرسوں یا اس کے بعد کیا ہونے والا ہے کیونکہ جب بجٹ تیار کیا جا رہا تھا اس وقت یہ خیال نہ تھا کہ سود کی شرح میں اضافہ ہو جائے گا اور نہ ہم یہ تصور کر سکتے تھے اور ہمیں ایک موقع پر قرضے میں مزید اضافے کے لئے حکومت کی طرف رجوع کرنا پڑے گا ۔ اس لئے یہ تمام رقومات بجٹ جو پیش کی گئیں تو پچھلے سال کی آمدنی میں اس کا سہارا نہیں لیا جا سکا ۔ اس سال کے دوران میں یہ واقعات ہوئے اور ہم مجبور ہوئے کہ ہمیں اس کی وجہ سے charged expenditure کے لئے ۳۲ لاکھ ۷۳ ہزار ۶۰۰ روپیہ لینا پڑا ۔ یہ سادہ سی بات تھی جس کا افسانہ بنا دیا گیا ۔ تیسری بات سود کی ہے جو جی پی فنڈ پر لگا ۔ یہاں بھی حضور والا ۔ فاروق صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ صاحب بصیرت ہوتے اور چشم تصور سے کام لیتے اور اہلیت کا ثبوت دیتے تو یہ رقم بھی جب یہ بجٹ بنا رہے تھے clear ہو سکتی تھی ۔ مشکل یہ ہے کہ اس بات کا ہم کیسے اندازہ لگائیں بجٹ بنانے کے وقت کیونکہ تجربہ ہمیں یہ بتاتا ہے اور واقعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ جی پی فنڈ میں جو لوگ رقوم ادا کرتے ہیں وہ کس ریٹ سے اپنی رقوم جمع کرواتے ہیں ۔ وہ کسی وقت اپنی رقوم میں جو ادا کرنی ہوتی ہیں تبدیلی بھی کر لیا کرتے ہیں تو ہم کیسے بتا سکتے ہیں ۔ مولانا صاحب تو ان چیزوں کا تصور کرسکتے

ہیں لیکن ہم جیسے ناقص لوگ یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں اور پھر وہ لوگ جو رقوم اس فنڈ میں جمع کرواتے ہیں وہ advance بھی لیتے ہیں تو ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کون شخص کس وقت اپنے فنڈ میں سے کچھ رقم لے گا۔ یہ ساری fluid situation ہے اس لئے ظاہر ہے کہ بجٹ بناتے وقت حتمی طور پر یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس مد میں ہمیں اتنا سود درکار ہو گا۔ یہ تو سال گزرنے کے بعد اور اس کے اختتام پر فیصلہ ہو سکتا ہے کہ فلاں فلاں رقوم ضروری ہیں۔ یہ جناب تین مدیں تھیں جو آج ہاؤس کے سامنے زیر بحث آئیں۔ اس میں جیسا کہ میں نے ادب سے عرض کیا ہے مرکزی حکومت سے صوبائی حکومت کے قرضہ لینے کا کردار زیر بحث رہا ہے۔ کہا گیا کہ قرضہ لینا ملک کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ پھر کہا گیا کہ ملک میں جمہوریت نہیں ہے اور پھر اس بحث کے دوران یہ بھی کہا گیا کہ یہ ہاؤس بے بس ہے اور عوام کے نمائندوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں اور یہ بھی کہا گیا اور حمزہ صاحب نے فرمایا تھا کیونکہ جب وہ تقریر کرتے ہیں تو میں گھبرا سا جاتا ہوں اور میرا ذہن کچھ میرا ساتھ نہیں دیتا۔ غالباً انہوں نے کچھ اس قسم کی بات کہی جو کہ اگر وہ دوران بجٹ کہتے تو وزنی کہلاتی لیکن میری ناقص رائے میں بصد ادب عرض کروں گا کہ وہ بھی غیر متعلقہ تھی انہوں نے رشوت کا ذکر کیا انہوں نے کہا کہ یہ جو قرضے لئے جا رہے ہیں ان سے عیاشی پر خرچ ہو رہا ہے۔ ٹھیکے دار موٹے ہو رہے ہیں۔ چند خاندان ہیں

رہے ہیں اور عوام کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی چلی جا رہی ہے ۔ خیر میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس بات پر غور کرتا رہا ہوں کہ جو ارشادات میرے قابل احترام دوستوں نے فرمائے ان کا ان مدات سے کیا تعلق ہے ؟ میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں ناکام رہا ہوں اس بات میں کہ میں یہ پا سکوں کہ ان کے ارشادات کا ان مدات سے کیا تعلق ہے ۔ انشاء اللہ کسی اور موقع پر جب یہ باتیں متعلقہ کہلائیں گی ان کا جواب دینے کی کوشش کروں گا لیکن ایک بات عرض کرنی چاہتا ہوں اگرچہ وہ غیر متعلقہ ہے لیکن چونکہ وہ بات باہر عوام تک پہنچنے والی ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا نقطہ نگاہ پیش کر دیا جائے ۔ کئی بار حکومت کے قائدین نے کہا ہے کہ قرضہ لینا بری بات نہیں ہے ۔ قرضہ حاصل کرنا پیداواری مقاصد کے لئے کوئی عیب نہیں لیکن قرضہ حاصل کر کے قرضے کا صحیح استعمال نہ کرنا برا ہے اور حضور والا آپ سن کر خوش ہوں گے کہ حکومت پاکستان دنیا کی چند ترقی پذیر حکومتوں میں سے ایک ہے جس کے بارے میں بین الاقوامی رائے یہ ہے کہ اس ملک نے اپنے قرضوں کو صحیح طور پر استعمال کیا ہے ۔ (آوازیں خزانہ بنچوں سے ہیر ہیر) حضور والا قرضہ کون کسی کو دیتا ہے ۔ یہ بھی خدا کا فضل و کرم ہے کہ آپ اپنے حلقوں میں معروف اور کامیاب کاروباری حیثیت رکھتے ہیں ۔ آپ جانتے ہیں کہ قرضہ اس کو ملتا ہے ۔ جو قرضہ واپس کرنے کا اہل ہو ۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مجھ کو کسی نے قرضہ نہیں دیا اور نہ میں نے قرضہ حاصل کرنے کی جسارت کی ہے ۔

مجھے حاجی صاحب کے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا ہے ۔

حضور والا ۔ میں قرضوں کے بارہ میں بات کر رہا تھا کہ دنیا کا ایک عظیم ملک جو اتفاق سے ہمارا ہمسایہ بھی ہے ۔ میری مراد چین سے ہے ۔ اس نے اپنے ابتدائی دور میں رومن سے بے پناہ قرضے حاصل کئے ۔ فی زمانہ کوئی ترقی پذیر ملک ترقی یافتہ نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے غیر ممالک سے مناسب مقدار میں قرضے حاصل نہ کرے ۔ آپ کسی ایک ملک کا حوالہ دیں جو ترقی پذیری سے ترقی یافتگی کی صف میں کھڑا ہو گیا ہو اور اس نے یہ منزل اور یہ سفر بغیر قرضے حاصل کئے طے کی ہو ۔

حضور والا ۔ اب سوال یہ رہا کہ قرضوں کا صحیح صرف ہوا ہے یا نہیں کس کی رائے کو آپ مانیں گے ۔ ہماری رائے کو ۔ یا حزب اختلاف کی رائے کو ۔ جو کل تک اس ملک کے لئے قرضے حاصل کرنے کی خود کوشش کرتے رہے ۔ اس ملک کے ایک سابق وزیر اعظم قرضوں کے لئے واشنگٹن کے چکر کاٹتے رہے ۔ مگر انہیں کئی بار مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس وقت بیرونی ممالک میں پاکستان کی ساکھ نہ تھی ۔ آج سب ملک پاکستان کو آبرو مندانہ شرائط پر قرضہ دینے کے لئے تیار ہیں (تالیاں) اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان نے دو باتوں کا خیال رکھا ہے ایک یہ کہ وہ قرضوں کی ادائیگی میں باقاعدگی رکھ رہا ہے اور سود پر وقت ادا کیا ہے اور دوسرے

یہ کہ پاکستان نے ان قرضوں کو اپنی پیداواری قابلیت اور استطاعت بڑھانے میں استعمال کیا ہے ۔

حضور والا ۔ یہ جو باتیں میں عرض کر رہا ہوں یہ وہ باتیں ہیں جو ورلڈ بنک کے آفیشل جہاں کہیں بیٹھتے ہیں پاکستان کے متعلق کہتے ہیں اگر بیرونی ممالک کو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال ہو جائے کہ پاکستان قرضے حاصل کرنے کے بعد نہ صرف وہ قرضے ادا نہیں کر سکے گا بلکہ وہ انہیں اچھے مصرف میں نہیں لا سکے گا تو دنیا کا کوئی ملک پاکستان کو قرضہ دینے کے لئے تیار نہیں ہو گا ۔ اس حقیقت کو آپ کیسے چھپا لیں گے کہ ملک میں ترقی کی رفتار تسلی بخش ہے ۔

**Mr. Hamza :** In fact it is deteriorating.

**وزیر خزانہ** ۔ حضور والا ۔ اس ترقی کو اگر آپ منزل کا نام دینا چاہیں تو یہ آپ کا حسن ظن ہے آپ جو چاہیں کریں مگر حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا ۔ حضور والا ۔ اس کے متعلق مفصل بحث کسی اور مناسب موقعہ پر ہو گی ۔ اب میں صرف ایک دو باتوں کی طرف اشارہ کر دوں ۔ یہ قرضے بے سمجھی کے انداز میں یا نادانی کے انداز میں نہیں لئے جاتے ۔ بلکہ پہلے ان پر باقاعدگی سے کام کیا جاتا ہے ۔ ایکسپرٹ بیٹھتے ہیں ۔ اور جب تک اس کے متعلق پوری تسلی نہ ہو جائے کہ قرضہ لینا پیداواری مقاصد کے لئے ضروری ہے اس وقت تک حکومت قرضہ نہیں لیتی ۔ اس سلسلہ

میں حکومت کا جو کام ہے ۔

"Average rise in G N.P. is close to 6% per annum and export earnings have been rising steadily at a rate of 9 to 10o/o per annum."

حکومت نے اس سلسلہ میں چند بنیادی اصول وضع کئے ہوئے ہیں تاکہ جب وہ قرضہ لیں تو ان باتوں کو پیش نظر رکھیں ۔ عام زبان میں اسے قرضہ منیجمنٹ پالیسی کہا جاتا ہے ۔ بنیادی طور پر وہ چار اصول ہیں ۔ جب آپ ان پالیسی کے اصولوں کو سن لیں گے تو حضور والا ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ایک اور صرف ایک رائے رکھیں گے کہ حکومت پاکستان نادانی کے انداز میں بے سمجھی کے انداز میں ۔ بے وقوفی کے انداز میں قرضے نہیں لیتی ۔ بلکہ وہ تمام پہلوؤں پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد جب اسے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ قرضہ ملک کی ترقی کے لئے اشد ضروری ہے ۔ یہ قرضہ اس قسم کا ہے کہ ترقی کے بعد پاکستان ان قرضوں کو ہر وقت ادا کر سکے گا ۔ تب کہیں جا کر پاکستان کی حکومت قرضہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے ۔ وہ چار اصول یہ ہیں ۔ اگرچہ اس معاملہ کا تعلق اس ہاؤس سے نہیں ہے یہ سوال مرکزی اسمبلی میں اٹھائے جانے کے قابل تھا لیکن چونکہ لیڈر آف دی آپوزیشن خواجہ محمد صفدر نے ۔ جن کا ہمارے ملک کی سیاست میں اعلیٰ مقام ہے یہ سوال اٹھا دیا ہے ۔ (قطع کلامی) اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ اس کا جواب دیا جائے ۔ اگر ان کے علاوہ کوئی اور اس بات کو

اٹھاتا تو میں شاید اس کی طرف توجہ نہ دیتا آپ نے یہ کہا ہے کہ ہم اس قابل نہیں رہیں گے کہ ان کو ادا کر سکیں ۔ حتیٰ کہ فاروقی صاحب نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ جو گنا پیدا ہو رہا ہے وہ بھی قرضے میں جاتا ہے ۔ جو روئی پیدا ہو رہی ہے وہ بھی قرضے میں جاتی ہے اور مزدور جو محنت کرتے ہیں وہ بھی قرضے میں جاتی ہے انہوں نے ایسی گھناؤنی اور خطرناک تصویر کشی کی ہے کہ سوچنا پڑے گا کہ استغفراللہ یہ ملک کیسے چلے گا ۔ مگر میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ ان کے خود پیدا کردہ خطرات ہیں ۔ ان کی لا علمی کی وجہ سے ۔ میں بد دیانتی کا لفظ استعمال نہیں کرتا کیونکہ مجھے ان کا احترام ہے ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ وہ کون سے بنیادی اصول ہیں جو حکومت پاکستان قرضے حاصل کرتے وقت پیش نظر رکھتی ہے ۔

> "(1) The country's debt liability should not appreciably exceed 20% of its total foreign exchange earning in the foreseeable future.
>
> (2) The debt servicing liability should not normally increase faster than the rate of increase in export earnings."

Just consider what a sound principle it is.

> "(3) Short term credits with repayment periods of less than three years should be restricted and used only selectively for export

industries, essential imports, substitution programme or other quick pay off projects.

(4) The portion of hard loans to be accepted each year should be determined in the light of the expected availability of soft credits so that an appropriate blend between hard and soft loans can be maintained."

اب بتائیے جس حکومت کے پیش نظر یہ چار بنیادی اصول ہوں جب وہ قرضے حاصل کرنے کی کوشش کرے تو کیا اس کے باوجود یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ملک میں ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں کہ وہ وقت بھی آ جائے گا کہ پاکستان اصل کو چھوڑ کر سود کی رقم بھی ادا نہیں کر سکے گا ۔ دراصل یہ تمام باتیں جو انہوں نے کہی ہیں اعداد و شمار سے آنکھیں بند کرکے کہی ہیں ۔ حقائق سے دور ہٹ کر کی ہیں ۔ میں آپ کے وسیلہ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کو اس بات پر فخر ہے ۔ حکومت اس بات پر خوشی محسوس کرتی ہے کہ حکومت نے پچھلے چند سالوں میں اس ٹھوس پالیسی پر عمل کرکے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ ملک کی ترقی جو ہے وہ سب پر عیاں ہے ۔

حضور والا ۔ اب ایک آخری مسئلہ ہے جس کا جواب دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کیوں کہ جناب فاروقی صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ دراصل اگر یہ لوگ ۔ فنانس منسٹری کے لوگ اہلیت سے کام لیتے تو پچھلے سال جو فاضل بجٹ پیش کیا گیا تھا وہ خسارے کا بجٹ ہوتا ۔

انہوں نے اس وقت دنیا کو دھوکہ دینے کی خاطر ایسا کیا تھا ۔ آپ نے اس قسم کے الفاظ استعمال کئے ہیں یا اس سے زیادہ سخت اور آج ظاہر ہوا کہ پچھلے سال کا بجٹ جو تھا وہ surplus نہیں تھا ۔ وہ بجٹ تھا ۔ مجھے ان کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرنا ہے ۔

Ours is a surplus revised budget even after making these adjustments.

اس کے باوجود جو ہم آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں ۔ ان تمام adjustments کے باوجود ہمارا نظرثانی شدہ بجٹ خسارہ میں نہیں گیا بلکہ فاضل ہے ۔ لیکن میں آپ کی مجبوری بھی سمجھتا ہوں کہ ان بنچز پر بیٹھ کر آپ حکومت کی تعریف کیسے کر سکتے ہیں خواہ حکومت کا کام قابل تعریف ہی کیوں نہ ہو وہ مجبوری میں سمجھتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ سے بہتر کون جانتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ بہر حال حضور والا ۔ اس بات کا مجھے شدید احساس ہے ۔ میں نے بہت سی باتیں جو اس جانب سے اٹھائی گئیں ان کا ارادتاً جواب نہیں دیا ۔ آپ میری اس مشکل کو محسوس کریں گے کہ وہ باتیں جو غیر متعلقہ نہیں یا وہ باتیں جو اگلے سال کے جنرل بجٹ کی بحث کے لئے اٹھائی گئیں میں یقین دلاتا ہوں کہ اس بارے میں آپ کی

وساطت سے حکومت کا نقطہ نگاہ اس معزز ایوان کے اراکین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

**Mr. Senior Deputy Speaker:** As there is no business before the House now, the House is adjourned to meet tomorrow at 8.00 A.M.

*The Assembly then adjourned at 12.23 p.m. till 8.00 a.m. on Thursday, the 13th June, 1968.*

# APPENDICES

## APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 12586)

### STATEMENT 'A'

Names and other particulars of the persons who offered the highest bids during the first auction held on 23rd April. 1965 at Chak No. 293 and price offered by each one of them.

| S. No. | Lot No. | Area of the lot. | Name of the highest bidder. | Highest bids offered. |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
| | | A. K. M. | | Rs. |
| 1 | 1 | 12-4-8 | Mst. Safia Begum, wife of Mian Muhammad Hanif. | 71,535/04 |
| 2 | 4 | 12-4-0 | —do— | 90,625/- |
| 3 | 6 | 12-4-0 | —do— | 87,500/- |
| 4 | 8 | 12-4-10 | —do— | 57,787/50 |
| 5 | 9 | 12-4-15 | —do— | 66,746/88 |
| 6 | 10 | 12-4-15 | —do— | 68,006/25 |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 7 | 11 | 13-0-00 | —do— | 67,600/- |
| 8 | 12 | 13-2-16 | —do— | 49,395/08 |
| 9 | 13 | 12-5-00 | —do— | 88,375/- |
| 10 | 14 | 12-6-12 | —do— | 92,340/- |
| 11 | 15 | 12-6-14 | —do— | 1,05,267/50 |
| 12 | 17 | 12-4-00 | —do— | 93,750/- |
| 13 | 22 | 12-4-00 | —do— | 57,500/- |
| 14 | 23 | 12-4-00 | —do— | 90,000/- |
| 15 | 2 | 12-5-12 | Ch. Muhammad Nawaz, son of Ch. Ghulam Rasul. | 76,200/- |
| 16 | 3 | 12-4-00 | —do— | 82,500/- |
| 17 | 5 | —do— | —do— | 88,750/- |
| 18 | 7 | —do— | —do— | 67,500/- |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 19 | 16 | —do | Pehlwan, son of Muthela. | 90,000/- |
| 20 | 21 | —do— | Abdul Aziz son of Nawab Khan. | 41,875/- |
| 21 | 18 | —do— | Nur Ahmad, son of Nabi Bakhsh. | 85,000/- |
| 22 | 19 | —do— | —do— | 87,500/- |
| 23 | 20 | —do— | —do— | 65,000/- |

STATEMENT 'B'

Names and other particulars of the persons who offered highest bids during the second auction held at Chak No. 293, on 28th April, 1967, with the price offered by them in each case.

| S. No. | Lot No. | Area of the lot. | Name of the highest bidder. | Highest bids offered. |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
| | | A. K. M. | | Rs. |
| 1 | 1 | 24-2-0 | Abdul Aziz, son of Nawab Khan. | 1,17,612/50 |
| 2 | 2 | 25-0-0 | Noor Ahmad, son of Nabi Bakhsh. | 1,32,500/- |
| 3 | 3 | 25-0-0 | Muzaffar Shah, son of Saidan Shah. | 1,40,000/- |
| 4 | 4 | 24-5-15 | Kamal Shah, son of Sakhi Shah. | 1,03,415/- |
| 5 | 5 | 13-5-15 | Rahmat Ali, son of Khushi Muhammad. | 61,453/13 |
| 6 | 6 | 24-5-15 | —do— | 1,01,841/25 |
| 7 | 8 | 26-0-12 | Muhammad Ghani, son of Nabi Bakhsh. | 1,30,375/- |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
|---|---|---|---|---|
| 8 | 9 | 25-0-00 | Fazal Karim, son of Wassan Khan. | 1,17,500/- |
| 9 | 10 | 25-0-00 | Luqman Shah, son of Rukan Alam Shah. | 1,25,000/- |
| 10 | 11 | 25-0-00 | Nazir Ahmad, son of Nabi Bakhsh. | 1,00,057/- |
| 11 | 12 | 25-0-00 | Barkat Ali, son of Omar Din. | 1,15,000/- |

## APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 12592)

STATEMENT

| Serial No. | Name of Company | No of permits granted | Name of Route |
|---|---|---|---|
| 1 | M/s. N Sarhad ew Transport Co. Gunjmandi, Rawalpindi. | 3 | Rawalpindi to Lahore. |
| 2 | M/s. Kharian Bus Service Limited, Kharain. | 2 | Ditto. |
| 3 | M/s. Rizwan Transport Service, 1585, Deans Street, Rawalpindi. | 2 | Ditto. |
| 4 | M/s. Pindi-Hazara Transport Co. Limited, Rawalpindi. | 2 | Rawalpindi to Lyallpur via Gujranwala Sheikhupura. |
| 5 | Amjad Transportation Co. 65/A, Ferozepur Road, Lahore. | Limited | Ditto |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 6 | M/s. Sher-e-Islam Bus Service Registered Pul Shah Nazar, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi to Tarbela via Hattian-Ghurghashti. |
| 7 | M/s. New Pervez Bus Service Registered, The Mall, Wah Cantt. | 1 | Ditto. |
| 8 | M/s. Aslam Transport Co. Ganjmandi of New Hazara Goods Forwarding Agency, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi to Abbotabad via Lora. |
| 9 | M/s. Kohisar Corporation Registered, C/7 Satellite Town, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 10 | M/s. Anwar Transport Co., Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi to Jabbar Darwash via Rewat. |
| 11 | M/s. Mirza Transport Co. Registered, C/1587 Sabri Building, Saddar Bazar, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 12 | M/s. Burhan Transport Service Limited, The Mall, Wah Cantt | 2 | Wah Cantt.—Sialkot via Wazirabad. |
| 13 | M/s. New Motors Service, Limited Liaqat Road, Rawalpindi. | 1 | Rawalpindi—Sialkot via Wazirabad. |
| 14 | M/s. Kamran Transport Service, Edwards Road, Rawalpindi. | 2 | Ditto. |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 15 | M/s. Uppal Transport Registered, 36/2 Parade Road, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 16 | M/s Haroon Bus Service, Registered, Circular Road, Gujrat. | 1 | Gujrat to Lahore. |
| 17 | M/s. New Gujranwala Bus Service, Gujranwala. | 2 | Gujranwala to Karial Kalan via Naushera Virkan. |
| 18 | M/s. Cheema Transport Co. Registered, Wazirabad, District Gujranwala. | 1 | Ditto. |
| 19 | M/s. Afzal and Brothers Transport Registered, Bazar Kharadian, Gujranwala. | 1 | Gujranwala to Qaidirabad. |
| 20 | M/s Rahim Bukhsh Pehalwan Transport Co. Talwandi Rahwali, Gujranwala. | 1 | Ditto. |
| 21 | M/s. Mailsiphon Bus Service, Registered, Qaid-abad Colony. | 1<br>1 | Ditto.<br>Ditto. |
| 22 | M/s. Tanweer Bus Service, Registered, Small Industries, Estate, Gujranwala. | | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 23 | M/s. New Kisan Bus Service Registered. Mohallah Baban Bukhari, Hafizabad, District Gujranwala. | 2 | Kot Nikka.—Naushera Virkan via Pindi Bhattian. Jalalpur-Nau Hafizabad—Gujranwala. |
| 24 | M/s. Chenab Valley Transport Service, Registered Gujranwala. | 1 | Kalo Tarar-Gujranwala via Hafizabad. |
| 25 | M/s. Iftikhar Transport Co. Gujranwala. | 2 | Gujranwala-Sialkot via Ghuenk'. |
| 26 | M/s. New Parvez Bus Service, Regd., The Mall, Wah Cantt. | 2 | Ditto. |
| 27 | M/s. Khalid Transport Co. Regd., Gujranwala. | 1 | Ditto. |
| 28 | M/s. Highway Transport Co., Regd., Rawalpindi. | 2 | Sialkot-Lahore via Sambrial. |
| 29 | M/s. Kamran Transport Service, Bank Road, Rawalpindi. | 1 | Ditto. |
| 30 | M/s. Union Transport Service, Ltd., 115-Ravi Park, Lahore. | 1 | Ditto. |
| 31 | M/s. Wasiq Transport Co. Krishan Nagar No. 7, Gujranwala. | 2 | Ditto. |

| 1 | 2 | 3 | 4 |
|---|---|---|---|
| 32 | M/s Midway (Pakistan) Limited 10, The Mall, Lahore. | 1 | Kharian Cantt. to Rawalpindi. |
| 33 | M/s. Friends Transport Society Limited G.T. Road, Lala Musa. | 1 | Ditto. |
| 34 | M/s. New Shaheen Transport Co. Registered Jhelum. | 2 | Chakwal to Sialkot via Wazirabad. |
| 35 | M/s. Friends Transport Society Limited G.T. Road, Lala Musa. | 1 | Kharian Cantt. to Gujrat. |
| 36 | Ditto. | 1 | Local Omnibus within Kharian Cantt. |
| 37 | M/s. Faran Transport Co. Registered, Muslimabad, Gujrat. | 2 | Gujrat to Tanda via Jalalpur Jattan. |
| 38 | M/s. Hilal Bus Service Limited, Gujrat. | 2 | Gujrat to Tanda via Jalalpur Jattan. |
| 39 | M/s. Friends Transport Society Limited G.T. Road, Lala Musa. | 1 | Kharian Cantt. to Lahore. |
| 40 | M/s. Mughal Mujahid Co. Registered, Rasool. | 1 | Serai Alamgir to Mandi Baha-ud-Din via Kharian Dingar. |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 41 | Hamid Bus Service, Mianwali ... | Registered | Mianwali to WAPDA Camp Kundian. |
| 42 | New Indus Transport, Lahore. ... | Limited | Mianwali to Talagang |
| 43 | Bhakhar Transport Co , Bhakkar. ... | Registered | Bhakkar to Karor via Serai Krishana. |
| 44 | Salt Range Transport Co., Sargodha. | Do. | Unchhali to Rawalpindi |
| 45 | Tariq Ismail Transport Co., 19, Birdwood Road, Lahore. | Limited | Lahore to D.G. Khan. |
| 46 | New Ittefaq Transport Co., Badami Bagh, Lahore. ... | | Lahore to Bahawalnagar *via* Kasur Depalpur. |
| 47 | Khokhar Transport Service 93, General Bus Stand, Badami, Bagh, Lahore. | Registered | Ditto |
| 48 | Anwar Transport Co., 679, Shadbagh, Lahore. | Do. | Lahore to Bahawalnagar *via* Sahiwal. Arifwala, Kabula. |
| 49 | Rehman Transport Service, 14 - A, Peoples Colony, Lyallpur. ... | | Lahore to Haroonabad |
| 50 | Malik Hayat Khan Transport Co., Village Gulliana, District Lahore. | stered Regi | Lahore to Halla |

| | | |
|---|---|---|
| [illegible]han-i-Manzil Transport Co. Sheikhupura. | --- | Sheikhupura to Gujranwala. |
| The Noorani Bus Service, Sultanpura, Registered, Lahore. | Limited | Do. |
| [illegible]d Transport Service, Braick Office, Sheikhupura. | Registered | Do. |
| [illegible]blic Bus Service, Sub-Office, Sheikhupura. | Limited | Sheikhupura to Jandiala Sher Khan |
| [illegible]mana Bus Service, G.G. Jhang Saddar. | Registered | Lahore to Jhang |
| Al Asar Transport Co. Near Excise and Customs Office, Kuchery Road, Sialkot. | --- | Ditto |

END